

مطلب	صفحہ	مطلب	صفحہ
حالی مکان حاجی نور	۱۹۴	سب مامہ سید رحمت علی	۱۳۷
حالی قبر عارف جستی	۱۹۵	حالی مراد سادہ کا کو جستی	۱۳۸
حالی گور کماں میاں	۱۹۸	حالی تکیہ رسول ساہیاں	۱۳۸
حالی تکیہ سید جراح شاہ چنود سہروردی	۱۹۹	تخمرہ فقرا کی رسول شاہ	۱۴۱
حالی ٹیلہ شاہ سید صاحب	۲۰۱	حالی سید عبدالرزاق مکی	۱۴۸
حالی شہم سعدی لاہوری	۲۰۱	حالی حاجی محمد سعید لاہوری قادری	۱۵۲
حالی قبر محمد علی جستی	۲۰۳	حالی مقبرہ داماد گنج بخش لاہوری	۱۵۷
مقصل حالی گور کماں خطہ میاں	۲۰۳	حالی مقبرہ شاہ محمد عورت قادری	۱۷۰
دکتر تکیہ کھری	۲۰۴	حالی مقبرہ شاہ ملا دل قادری	۱۷۳
دکتر تکیہ و مقبرہ سیرستیراری	۲۰۴	حالی مقبرہ شیخ ظاہر محمدی	۱۸۰
حالی تکیہ کماں گراں	۲۰۵	حالی تکیہ فقیر دلائی	۱۸۹
حالی خطہ میاں صاحب	۲۰۵	حالی ماعیجہ رانی گل بیگم	۱۸۹
حالی قبر سید امین صاحب	۲۰۵	حالی گورہ می حبیبہ	۱۹۱
حالی شاہ کا کو دوسری مرتبہ	۲۰۵	حالی قنود شاہ ماموں شاہ	۱۹۲
حالی مزار سیرادی رہما	۲۱۳	حالی مقبرہ سیر رہدے	۱۹۲
حالی مقبرہ شاہ شرف	۲۱۵	حالی قبر مولوی حامی لاہوری	۱۹۲
حالی مقبرہ واحد شاہ شہید	۲۱۶	حالی قبر آلا رڈ صاحب فرنگی	۱۹۲
حالی سو دوالہ	۲۱۶	حالی قبر باندے کنجری	۱۹۳
حالی مقبرہ شاہ اسماعیل	۲۱۷	حالی مسجد میاں محمد سلطان ٹہیکہ دار	۱۹۳
حالی مقبرہ شاہ درگاہی	۲۱۸	حالی قبر ابوب سعد یار خان ہالو پور	۱۹۳
حالی مسجد واسطے لاڈو	۲۱۹		

مطلب	تکمیل	مطلب	تکمیل
مال خانقاہ حاجی جمیعت	۳۲۶	مال مکان چلہ بابا فرید	۲۲۶
مال مزار فیصل شاہ مجذوب	۳۲۶	مال قطب شاہ فقہ	۲۲۶
مال تکیہ بنجاریان والد	۳۳۲	مال مکان چوہدرہ چوہدرہ بگت	۲۳۵
مال مزار گہوڑی شاہ خورو	۳۳۳	مال مکان چاہہ میانمیر لاہوری	۲۳۷
مال مکان چوہدری	۳۳۳	مال چوکی سخی سرور سلطان	۲۴۰
مال باغیچہ بخششی کہنیا نسل	۳۳۷	مال مشہد سید یعقوب زرنجانی	۲۶۱
مال تکیہ پٹھانریان والد	۳۳۷	مال مزار قطب الدین غوری	۲۶۱
مال میدان زمین خان	۳۳۸	مال مکان امام بارہ	۲۶۱
مال مزار شاہ کندہ	۳۴۰	مال تکیہ جیسہ شاہ	۲۶۱
مال مزار عبیدی وڈی	۳۴۱	مال مقبرہ شاہ سردانے	۲۶۱
مال تکیہ لودریان والد	۳۴۳	مال مکان چوہدرین بادشاہی	۲۷۲
احوال نزاری بی پاکدامن	۳۴۴	مال مقبرہ پیر غازی	۲۷۷
تکبہ بہاول شاہ گھیلانے	۳۵۷	مال گنبد قاسم خان	۲۷۷
مال چاہ شاہ محمد متیم	۳۵۸	احوال مکان میانمیر لاہوری	۲۷۷
مال تکیہ ولن شاہ	۳۶۳	نقشہ مزارات متعلق میانمیر	۳۷۷
مال مکان گڑھی شاہو	۳۶۳	مال قلعہ گوہر سنگہ	۳۷۷
احوال حضرت ایشان	۳۶۸	مال مسجد محمد صالح	۳۷۷
مال کلابے باغ	۳۸۱	مال مکان شاہ حسرت الدین	۳۷۷
مال خانقاہ شاہ معصوم	۳۸۳	مال ٹہنی ناک روبان	۳۷۷
مال مزار شاہ شہاب الدین نہرا	۳۸۴	مال مسجد نقیبان	۳۷۷

مصحف	مطلب	مصحف	مطلب
۴۲۳	حال مزار گهڑی شاہ کلان	۴۹۲	حال اولاد سید صبی الدین
۴۲۴	حال محمود شاہ مادی	۴۹۳	احوال گهڑی میراں
۴۲۸	حال مراد سیر بدوڑاں وال	۴۹۵	حال حافظہ حامد قاری
۴۳۳	حال مقبرہ نواسہ نصرت الدین	۴۹۷	تفصیل قبریہ عازان محمد حسن صاحب
۴۳۲	حال سترخان	۴۰۳	حال مقبرہ ہاں دوراں
۴۳۴	حال شاہ مسکین امرے	۴۰۴	حال ڈیوڑی باغیچہ علی مردان خان
۴۳۴	حال مقبرہ سید رحمت اللہ	۴۰۵	حال مقبرہ علی مرداں ہاں
۴۳۸	حال بارہ درمی عمارت حدیمہ	۴۰۷	حال مقبرہ کوٹوال
۴۳۸	حال مشرف النساء بیگم	۴۰۸	حال مقبرہ شاہ شمس الدین
۴۳۹	حال مزار کریم شاہ مرحوم	۴۰۹	حال مقبرہ رسول شاہ بیان
۴۳۹	حال مقبرہ پیر جہا	۴۰۹	حال مراد شیخ موسیٰ گھوکہ
۴۳۸	حال مزار ابوالخیر	۴۱۰	حال مقبرہ محترم صاحب
۴۳۹	حال مراد محمد اسماعیل میاں دوا	۴۱۲	حال سجادہ مانو باج سنگہ
۴۵۵	حال مکاں زرگراں	۴۱۳	حال مقبرہ ہاں درخان
۴۵۵	حال فقیر الف شاہ	۴۱۶	حال مقبرہ گلگو
۴۵۶	حال تکیہ بہاگی شاہ	۴۱۹	حال مسجد قصاب خانہ
۴۶۱	حال در بیان سماع	۴۲۰	حال مقبرہ ابوالحسن خاں
۴۶۳	حال ایاخت سماع	۴۲۱	حال مقبرہ سردار خاں نقال
۴۷۱	حال در بیان آداب سماع	۴۲۲	حال روضہ مخدومہ بیگم روضہ اللہ خاں

نمبر صفحہ	مطلب	نمبر صفحہ	مطلب
۴۷۲	حال مکان شاڈھی کھوئی	۵۲۳	حال تکیہ کامل شاہ
۴۷۳	حال مقبرہ سید عبداللطیف	۵۲۵	حال تکیہ سیلانے شاہ
۴۷۵	مزار شاہ فرید	۵۲۸	حال شاہ مدار صاحب
۴۷۶	حال نوشاہ صاحب گنج بخش	۵۳۳	حال تکیہ مراد علی شاہ
۴۸۱	حال مزار شاہ مدار سے	۵۳۳	حال مکان تہان بہیرو
۴۸۱	حال بارہ درمی نواب وزیر خان	۵۳۶	حال قوم جوگیان
۴۸۶	بیان کتاب گہر	۵۴۵	حال راجہ گوپے چند
۴۸۷	حال سجادہ سردار چوہدر سنگھ	۵۴۸	حال راجہ سلوان
۴۸۷	حال تکیہ بنگان والہ	۵۵۴	حال پیر جعفر
۴۸۸	مزار نواب جعفر خان	۵۵۶	حال جو راسی نونا تہہ
۴۹۰	حال مکان بنگلہ	۵۵۶	حال نونا تہہ جوشا سترین تھریر ہے
۴۹۱	حال سجادہ گوروارجن صاحب	۵۵۷	حال بنیاد تہان بہیرو
۵۰۴	حال بعد وفات گوروارجن	۵۵۹	حال قبضہ جوگیان بر تہان بہیرو
۵۰۶	حال گورپرنالی یعنی نسب نامہ	۵۶۲	حال وفات جوگیان
۵۱۰	تشریح عمارت سجادہ گوروارجن	۵۶۴	حال سجادہ مہاراجہ رنجیت سنگھ
۵۱۱	حال تکیہ روڈی شاہ فقیر	۵۶۵	حال دیوی اشٹ پہوچی
۵۱۴	حال تکیہ مطہر شاہ فقیر	۵۷۰	حال مہاراجہ رنجیت سنگھ
۵۱۰	حال گورستان سادات گیلانے	۵۷۴	ذکر واقعات مہاراجہ رنجیت سنگھ
۵۱۰	حال سید بہاوالدین گیلانے	۵۷۶	ذکر وزرا مہاراجہ رنجیت سنگھ
۵۱۰	حال خانقاہ میر میران	۵۷۹	حال خاندان فقیر صاحبان
۵۱۰	حال تکیہ انبلی والہ	۵۸۱	حال بعد وفات رنجیت سنگھ
۵۱۰	تشریح قبور تکیہ انبلی والہ	۵۸۸	حال مزار سید جان محمد حضور سے

صفحہ نمبر	مطلب	صفحہ نمبر	مطلب
۵۹۱	تشریح عمارت مراہاں محمد مصوری	۶۳۲	حال دہرم سالہ ملتانے
۵۹۵	نعل نیریاں عالم گیری	۶۳۳	حال تلمیہ ڈکڑی گراں
۵۹۶	حال مسجد امیریاں	۶۳۴	حال باغ ربیب السامیکم
۵۹۷	شجرہ حاں محمد مصوری	۶۳۷	حال مراہاں محمد اکرم
۵۹۷	حال مکاں فاصل شاہ	۶۳۹	ہاں شاہ رستم عارشی
۵۹۹	حال تالاب سید میر	۶۴۱	حال ربیب السامیکم
۶۰۱	حال مسجد دایہ انگا	۶۴۳	حال مہر محکم دیں
۶۰۳	مراہاں سو نیلی	۶۴۶	حال مقبرہ صدر جہاں
۶۰۶	گورسماں حکیم حاکم سادہ	۶۴۷	حال حاتقاہ سعد عبدالقادر تانی
۶۰۷	حال مقبرہ قلی بیگ	۶۵۰	عصیل عمارت مراہاں عبدالقادر تانی
۶۰۸	حال موضع صو	۶۵۰	حال مراہاں میر یعقوب
۶۰۹	مراہاں شاہ حاکم و علام عوٹ	۶۵۱	حال دہرم سالہ جہنگر شاہ
۶۱۲	حال تکیہ گنج طلے شاہ	۶۵۷	حال مراہاں علی رگرنیہ
۶۱۲	ہاں رسوم مقبرہ حلالیہ	۶۵۸	حال مقبرہ محمد صالح
۶۱۵	پہل تینوں کے تشریح	۶۵۹	حال شوالہ مورمی دروازہ
۶۱۸	شجرہ حاں عدیاں حلالیہ	۶۶۰	حال مکاں شیر علی والہ
۶۲۱	حال مقبرہ جالی حان	۶۶۲	حال سادہ نکاں
۶۲۲	حال پیر سراج الدین گیلانے	۶۶۳	لقیہ حال شرف شاہ
۶۲۲	حال مقبرہ شاہ سحر کے	۶۶۴	حال شوالہ پزادہ عجمو
۶۲۴	حال شہزادہ یرونر	۶۶۵	حال تالاب لکھیت راجہ ہورم
۶۲۴	حال تکیہ مستان شاہ	۶۶۷	حال عمارت موجودہ تالاب
۶۲۵	حال مقبرہ میاں حاں	۶۶۸	حال علیہ شاہ بدر
۶۲۸	احوال سیاں خان	۶۶۹	احوال شاہ بدر
۶۲۹	حال نواب سحر الدین حاں	۶۷۰	حال شوالہ جیتن گڑھ

مطلب	نمبر صفحه	مطلب	نمبر صفحه
حال مکان عید گاہ	۷۰۶	حال مکان منہاربان والہ	۶۷۱
حال مزار مرگت سینہ	۷۰۷	حال تکیہ پورہ می شاہ	۶۷۱
حال بکرم پورہ	۷۰۸	حال شوالہ اسفند گھر	۶۷۱
حال خان بہادر	۷۱۲	حال مکان خانگروبان	۶۷۲
حال اولاد خان بہادر	۷۱۴	حال تکیہ پٹ رنگان	۶۷۲
حال بیگم پورہ دوبارہ	۷۱۹	حال مزار پیر کے	۶۷۲
حال بنگا گنبد	۷۲۰	حال مقبرہ شادی شاہ	۶۷۳
حال باغبان پورہ	۷۲۱	حال باغچہ محمد شاہ کمیدان	۶۷۴
حال مسجد اندرون باغبان پورہ	۷۲۴	حال ٹہاکر دوارہ ہرچو داس	۶۷۴
حال گورستان مہرنگا	۷۲۵	حال مکان ٹہلی صاحب	۶۷۵
حال مسجد خواجہ ایاز	۷۲۵	حال ناگ دیوتا	۶۷۶
حال تکیہ نصر الد شاہ	۷۲۶	حال گور و شہر می چند	۶۷۷
حال مقبرہ عبد العزیز	۷۲۶	احوال گور و خون کا	۶۸۲
حال آباد محمد گریہ باغبان پورہ	۷۲۷	حال تہان مانا	۶۸۴
حال مقبرہ صادق خان	۷۲۷	حال سر امی گولہ	۶۸۵
حال مقبرہ مہابت خان	۷۲۸	حال پزادہ بدھو	۶۸۷
حال پارسیان	۷۳۰	حال مقبرہ شاہ جمال	۶۸۸
حال مسجد فریر خان	۷۳۱	حال مزار فتح شاہ	۶۹۴
تشریح عمارت مسجد فریر خان	۷۳۷	تشریح عمارت فتح شاہ مسرت	۶۹۵
حال امام گامون	۷۴۵	حال مزار شاہ گدا	۶۹۶
حال میران بادشاہ	۷۴۸	حال مزار افضل گدا	۶۹۹
حال مسجد محمد صالح کنہو	۷۴۹	حال جمال گدا	۷۰۱
حال مسجد حبیبان والی	۷۵۳	حال مزار شاہ حسین رنجانی	۷۰۳
احوال مولانا محمد الدین دہلوی	۷۵۳	حال مزار سید علی بیگ گدا	۷۰۳

مطلب	صفحہ	مطلب	صفحہ
نقشہ شان اہل اسلام	۸۱۵	تشریح عمارت مسجد حبیبیہ دہلی	۷۵۷
ذکر شان اہل معلیہ	۸۱۶	حال سعد الدوام سعد	۷۶۰
ذکر سلطنت ہمایوں شاہ	۸۱۷	حال تکیہ سبحان شاہ	۷۶۲
حال خاندان امعاں سورہ	۸۲۰	حال شہید گنج	۷۶۲
ذکر اکبر بادشاہ	۸۲۱	حال سادہ صاحب سکہ	۷۶۸
ذکر ہمایوں بادشاہ	۸۲۴	حال مسجد ستارہ بیگم	۷۶۹
ذکر شاہ جہاں بادشاہ	۸۲۸	حال خاندان ابدی شاہ	۷۷۱
ذکر عالم گیر بادشاہ	۸۳۴	حال تکیہ بہتان سرکی سد	۷۷۱
حال معزالدین بادشاہ	۸۳۳	حال جہانگیر بہو شاہ	۷۷۲
حال شاہ عالم بادشاہ	۸۳۳	ذکر مکان ڈوبی شاہ	۷۷۳
حال مرچ سیر بادشاہ	۸۳۵	تشریح عمارت مکان ڈوبی شاہ	۷۷۷
حال محمد شاہ بادشاہ	۸۳۵	نعل بہہ مامہ بہکی شاہ فقیر	۷۷۸
حال احمد شاہ بادشاہ	۸۳۹	حال مانع سالار مار	۷۸۰
ذکر عالم گیر تائے	۸۴۴	وصف تعمیر باغ سالار مار	۷۸۳
ذکر شاہ عالم تائے بادشاہ	۸۵۱	تشریح زمین سالار مار	۷۸۶
ذکر اکبر شاہ ثانی بادشاہ	۸۵۲	حال تکیہ مائی بہا کی شاہ	۷۸۶
ذکر ابو ظفر بادشاہ	۸۵۲	حال مکان حیدرات	۷۸۹
ذکر مقبرہ جہانگیر	۸۵۳	حال اولاد راجہ راجندر	۷۹۳
حال مقبرہ آصف خان	۸۶۰	حال خاندان راجہ مائی بہو شاہ	۷۹۴
حال خاوراں مقبرہ جہانگیر	۸۶۲	حال خاندان حیدر علیاں	۷۹۵
حال سادہ سیر دار جہانگیر	۸۶۵	ذکر شان اہل اسلام	۸۰
حال مکان نوکھسہ	۸۷۰	حال اولاد سلطان محمود اعرابی	۸۵۵



بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد و سپاس بی نہایت و ثنای بی غایت اوس جنابِ حدیث اور شانِ الوہیت کو کہ جسکا ظہور
 پر نور ہر جا جلوہ گرستے بیتِ جگ میں اگر اوہر اوہر دیکھا + نظر آیا وہی جد ہر دیکھا +
 علی اللہ در القایل بیت از بسکہ چہار ماہی عالم میں نور اوسکا + ہر برگ و شجر میں کہو
 ظہور اوسکا + اور ہر حسن نے کیا اچھا ہی معنون نوچید میں ناگاہی بیت نہ گوہر میں + اور نہ
 سنگ میں + ولیکن چکناہی ہر رنگ میں + نائل سے گر کیجئے غور کچھ + تو سب ہی وہی و
 نہیں اور کچھ + اور شکر و نیاز بعد دستارگان آسمان و قطرہ مائی باران برگ مائی
 درختان و رنگ بیابان و ذرہ مائی زمین و زمان خاص اُس خدا کو سراواری کہ یگانگی اوسکی صفت
 اور جلال و کبر خاصیت ہی اوسکی جلال و کمال سے کوئی آفریدہ آگاہ اور اوسکی حقیقت معرفت
 میں سیکوراہ نہیں بلکہ منتہا ہی معرفت صدیقان اقرار بعجز کرنا حقیقت معرفت سی ہے اور اوسکو
 حمد و ثنای میں اپنے مضمون پر اعتراف لانا عینِ اعتراف فرشتگان و انبیاء اور غایتِ عقل عقلا
 قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مَا عَرَفْنَاكَ حَتَّى مَعْرِفَتِكَ جَنَابِ اَلٰہِی کے ابتدائی شراق جلال

میں جس سارے عالمی طلب و جست میں بہت ہی اتوار و سکی دیدار تھا اس سے انکھوں کو جبر کی نصیب و نظر
 سے مرہ عقل و عقلا اسکی صحت عجائبات میں معرفت سروری ہے اور سیکولار ہم ہیں کہ یہاں خود چلا
 کا دم باری کو نہ کہ کل مخلوقات اسکی قدرت کا ملکہ کے آثار اور مام ہر صانع و مدافع اسکی سماوی
 و باجہا اسکی گنج نعمت کا ایک گوشہ ہے حمد و سپاس خاص اس حد کے سطح ہے کہ جو مالک جہیم
 اور جو اد کریم اور سر نیزہ سلیم ہے کہ جسنی میں آسمان کو تقدیر کا ملکہ خود عدم سے وجود میں طوع کر
 کر کے ماسرا مور کو جس کو ایسی حکمت کے حوالہ میں رکھا آرا سکا کہ **فعل الحکم لایخلو عن الحکمة**
 ہی اسکی حکیم مطلق بی حد و ایں کو واسطی عبادت اپنی کے پیدا کیا اور طے فرما لیں اس کا نقد
 کس دکان کے واسطی مدرجہ غایب رو سں اور نظر کس دکان کے واسطی دلیل واضح ہے
 ملکہ مجھ ہی مد نظر ہے کہ حسرت ہے راد ہدایت و کہادی اور جسے بچا ہے اوسی اصل کو شہاد
 و قہر میں قسائ و قتل میں قشتاء و مستحماں ہدایت سی خوب داما ہے بہت
 اک عین و طرب کا متلا ہے ملک میں + گلزار پرچی سے اک مدایہ ملک میں - میں و سپہ
 جدا ہوں حال دل سے لوگو + حسکا کہ یہہ ملو ہو رہا ہی ملک میں + مناجا جان
 نور احمد کو الہی کر عطا + رو رہ مسترد میں مشکلا + تحسسی ہا منا ہوں میں طیل
 محکوا میں با میں مت کج بویل + کوئی دم دیا میں خود دم میں ہے - وافی یہہ کام کم اور کم میں ہے
 ما الہی مح سے عفت دور کر + دل کو فنی ہر سے ہر پور کر کہہ + عشق میں ایسی نوا میں کریم
 لاسچہ اور بخش راہ سقیم + گو کہ نوا کہد م نہیں مح سے عدا + سخن افریناں وراں میں کہنا
 ایک میری جسم حق میں کو رہزا + اور یہہ جنگ نص ہی نہ رو رہزا تو معبود اللہ میں مل گیا
 پر گنہ کیا کہ سارا رو سیاہ + لیک خود تو نے کھا لا تقنطو + اسپہن نار ان میں ملک
 مومو + یا الہی است ربی ذوالکمال + است مولائی ذوالعز و کمال + درہ آیانہ مکر حکیت +

آبروئی خود بعصیان بختہ + بندہ کو لازم ہے تیری بندگی + میں رہا قاصر بعد رشتہ منکے +
 ہر گز ہی ہر آن اور ہر دم مجھے + رکھنا عشرت میں بد اینم مجھے + اب قہیہ غر جو کم بیش سے +
 کر تیرا ہو فضل پر تو عیش سے + حاسد و نکی حسد سے محفوظ رکھہ + دین بنیامین بھی محفوظ رکھہ +
 سب گناہوں سے ہو تو باہمی کریم + تب علینا انت تو اب الرحیم + بیخ تنہائی فی نار ہے مجھے +
 بندہ ہوں اور شرم ہی میری تجھے + ہی وسیلہ میرا احمد مجتبیٰ + اور دھی اسکا علی المرتضیٰ +
 خادم و جا کر ہوں میں شبیر کا + بیخ خوان ہوں عابد و لگیلا + یا الہی از طفیل مصطفیٰ +
 سید کو نین احمد مجتبیٰ + آرزو میری الہی کر قبول + روز عشرت میں ہوں و آل رسول +
 ابن مانہ میں بھی دل شاد رکھہ + کر عطا فرزند گہرا آباد رکھہ + اور قیامت میں طفیل بیخ تن +
 دور رکھہ مجھسی سب بیخ و محن + عاجزہ میری کو با عفت سدا + مہربانی سے تو رکھہو اسی خدا +
 فکرت دنیاوی سورت کچھ حزن + انت رب انت خیر الرحمن + رحم کچی مجھ پہ یا خیر الکریم +
 دور رکھہ مجھسی شیطان جہیم + مجھ کو دنیا کا نکر ہرگز اسیر + سہل مجھہ کر دی جو کچھ ہے عیس +
 لے چہ تو ہی مالک دل اسی غفور + پر عطا دس چیز ہوں مجھ کو ضرور + اولاطاعت میں کہہ مجھ +
 یاد رکھوں ہر گز ہی ہر دم تجھے + دوسری منظور کر میری کلام + جو درود دنیا بولوں سدا +
 تیسری رکھہ چار و نکا مطیع + روز عشرت کر میرا حمد شفیع + جو پٹی ہی پھیلا عرض العبود +
 لے میری مابات کا انجام خوب + گر مجھی اولاد بخششی ای کہ + دیر پہر رکھنا او نہوں پر تو نگا +
 انچوین مشفق جو میں میری عزیز + تا ابد رکھہ او نکو مولیٰ پر تیر + اور چٹھی یہ عرض ہی یاد واکرا +
 کہہ معزز خلق میں ہر صبح و شام + سائن میں مفروض پنا کا نکر + آٹھوین پان میں قربان سر +
 اور عذاب قبر سے محفوظ رکھہ + ہر دو عالم میں مجھی محفوظ رکھہ + دسویں ہی میری کہہ دگا +
 مانہ کعب میں ہو و مجھ کو بار + جو خطا میں فی کئی میں عطا + چہرہ پاک میں ہر آفت +

فکر دماغی سدا رہا ہوں تنگ + عقل میں اور سکریٹیں ہنسنے لگی + اس کپڑی سمجھی آرا کر
 اللہ حسین ہوں سدا کر + عرض پیری اور داہو مول + روح میں ہوں آل ہوں
 ررو دی نمکو حلال ای کایسار + پاک کرد لگو میری رحمت میں آ + علم ہی کی محبت حقیق وہ
 حدس مایات کی توقع وہ + امر میں اور بھی سے یاد و الحلال + وقت کس نمکو اکمال +
 دور ہو چشتی ہو مارا طمہ + عاقبت ما بحیرا حس حاتمہ + ماکاٹ فت سئل ساد ہوں
 حوکہ او کزدست ہیں آماد ہوں + حوکہ ہو خواہ اس سرکار کا + او سپارل نہر ہو ہنسار کا
 ہیں کور رعلٹ عالی مکان + مامور نکلوا ماعد عورتاں + دارا دریانی کا حواناں
 ایچی در پر ہر گھڑی ہر صبح و شام + اور شہار میں سکھ رہا تو + مدد اس صاحب علم و ہنر +
 ایک صاحب صاحب خود و سما + اور رحمت محمد + لطف و عطا + لارٹ صفا خود بل جاوہ
 پر لو اسکتے ہیں پسرل باہ + صاحب کو کپتر سدا دتا رہ + عدل بیو میرا دل کا دگاڑ
 چارلس پو ایچس ایل کرم + حاکم دی ماہ ماسیف و قلم + دوست ایکی سر سر حورید ہوں
 اور وہ سدا رہا ہو + سر پوینل صبا عدل اور + موک متب سدا رہا ہو + صبا صبا ماعرواں ایک حاکم عیال ہوں
 پلیس کے اور حقد حکام ہیں + وہب الکی ساری عارض نام ہیں + پری مدد ہوں کما سیل
 شاد کہہ دہم ہوں سب انجی دلیل در لغت سید المرسلین خاتم البتین
 محبوب رب العالمین شفیع المذنبین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ -
 صلی اللہ علیہ وسلم اور درود ماسعد و اداس سید محمد سرور کائنات علامہ
 موجودات مالی درجات بیکو معصا پاکدات کو سراور سحر کہ حسی دات مارکات کو اللہ
 تعالیٰ لی سے نور سے خلق کر کے مزہ لولاک لیا معلق لاک لاک ساما آری شعر
 نہونا وہ اگر زیت وہ خاک + تصدق خاک پر ہوتی - افلاک و عرص مو کچہ اسکاتہ

وہ عالم اسکا خود ہی یا خدا ہے اور اپنی تزدیک تو یوں ہے **در مناقب**
 کیا اسکی صفت کرے زبان ادراک پختہ حق تو کہا ہو جسکر حق میں لولاک
 ظاہر میں تو یوں ہے پر باطن دیکھو ظاہر کیا اوسنی نور اپنا افواک سبحان اللہ کیا
 وجود ذی جود ہمارے جناب پیغمبر علیہ الصلوٰۃ الہیہ کاکے ہے کہ سید پیغمبران اور راہ
 نامی مومنان ہوا ذات اعلیٰ امین اسرار ربوبیت برگزیدہ حضرت الوہیت بعدہ
 اصحاب کبار ہر چہ اراہل بیت کہ جنکو شان عالی شان میں اہلبیتی کسفیۃ النج
 من رجب علیہا فنجی اور اصحابین کالنجوم بیائیم اقتدا بتم اہتد بتم خود
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے **غزل من مصنف**
 نمایان ہے بعرش و فرش یکسر نور احمد کا منوۃ الہیہ گل کا ہے فرش اسکی مسند کا
 تعجب کیا ہے ہو جادوئی قلم میرا زبرد کا زہے طالع میری واہ واہ ثنا خوان **من**
 فدائین اسلمی ہوں میم احمد پر سنو لو کہ رکبیں گے حمد پر تو نام پیدا ہو محمد کا
 ابھی کہ میری قسمت کہ میں مشتاق **از** کہ چو مومن میں بحر جا رسول اللہ کو مرقد کا
 مروت اور محبت اول و ثانی سے پیدا ہے سبب نام مبارک میں یہ ہی میم مشدوکا
 رسولوں اور پیغمبروں کی شہرت ذات محمد کوئی ثانی نہیں ہی خلق میں اوس ذات احمد کا
 خیال قصہ کر بل جواب دن رات رہنا ہی چراغ گور محشر تک رہیگا نور احمد کا

در مناقب حضرت فیضدرب محبوب شاہ رالت مالک خزانہ نبوت

وصی مصطفیٰ علی المرتضیٰ کریم اللہ وجہہ و اصحاب کبار

از انسجام اصل ہر فرع فقر یعنی چار پیر چودہ خانوادہ کا ذات عالی درجہات جناب علی
 کریم اللہ وجہہ کی ہے اس نظر سے مناقب آنجناب کرامت تاب زیب دیبا جد ہونا
 خیل مناسب نظر آیا **مصرعہ** اگر قبول افتد رہے عز و شرف

اور سلام و سلامت یار و کور سلطہ اوس امام والا مقام ناچہ حسرت حوالہ
کی حالت میں ادا کر لی و احاطہ ہے کہ جس سکندہ طلحہ حسرت طائل اسر و ستر کے
ساتھ میں ہر رماں حور و علماں لوں ترانہ سحر ہیں کہ لافنی لہذا علیہ السلام
الادو الفقار شجرہاں ہوں کس سے اور اوسکر مقامات +
مسل سے یہ کہ جو ناچہ ہر می باہر بھر صادق زمانہ ہیں کہ امام مدنیہ العلم و علیہا
و اب سی و امامک و لجمک لکھی و درمک دمی جسمک حسنی میں کت مولا
علی مولا اور ہزاراں ہر لایم کالیف کار اور لایم اور مدال لایم بسیار اوسکی
ال اطہار اور اصحاب کار ہر بارل جو حواس شجرہ کچھ بکرماعت
پیام جہاں کستور یہ پانا ہے رسہ کہاں + اوہیں کے سب حسرتک رزمیں
رسنگا گنگہ بہ کزار دیں +

۱۰ احوال مصنف مع سبب تالیف کتاب

حال احوال شجرہ تفسیر اسیر میں سرور حور و ہر چہرہ
راجی الی الرحمہ اند الصمد نور احمد السعید رحمتی علی علیہ السلام کہ حدکلاں راقم
انتم کے مولوی محمد قاضی صاحب ادل پیرا ہی ہماں بادشاہ انارند پیرام ملک
ارام سے مد میں شریف لاکر مدد دیکھیں میں بعدہ نامی علیہ سرور
سے بعد اراں قس انکھار چوں میں معمولی حب الوطن میں اکامان ادھر
مساحہ راکان عالساں مولوی حمایت اند صاحب و مولوی نظام الدین صاحب
مدد حال راطفال ملک مانوبہ میں واپس چلے گئے اور وہاں مانتی ہی پاتا یعنی اولاد
سے فاسپ سے ان میں بعد چہرے لہذا اور می مولوی صبا الحق حلف مولوی
حامد اند مقام م حرم مادر کے اسما و حمد سقیم ہو کہ بعد میں شریف
لاسا و سو سے و او میں نظام الدین صاحب عظم بر گوار اور سوگو

یہاں الحق صاحب برادر خرد و ادنیٰ کے ہمراہ آئے جب شاہ جهان آباد میں
 پہنچے تو مولوی نظام الدین صاحب کو شوق الہی دامن گیر ہوا وہ تو اورنگ آباد
 میں جا کر حضرت خواجہ نظام الدین اورنگ آبادی کے خادم ہو کر مشغول ریاضات
 ہوئے اور بعد چند سے خرقہ خلافتی مغرر ہو کر واپس آئے اس اثنا میں شاہ
 بادشاہ نے براہی نام مولوی فیہا الحق صاحب متوی مولانا روم پر مبنی شروع
 کی اس سے روز بروز ترقی ہوئی گئی مولوی یہاں الحق صاحب قاضی
 اگر ہو گئے مولوی نظام الدین صاحب کی خدمت میں سدا گوگون فی بیعت
 عالیہ حبیبہ میں۔ مولوی فیہا الحق صاحب ہی انہی مستفید ہو کر زہد و
 ریاضت کرنے لگے اتفاقاً اسی ایام میں حضرت خواجہ نظام الدین صاحب اورنگ آباد
 داروہی ہوئی حضرت مولوی نظام الدین صاحب کا فیض عام دیکھ کر ازروست
 محبت پیش آئی اور کافر مایا مولوی فیہا الحق صاحب ہی مستفی ہو کر انکی ہمراہ
 لاہور میں تشریف لائے اور شمال روئے مشعل موضع گڈ ہی شاہو جو پلہاں پہنچے
 خرید کر کے دو باغ اختیار کی ناظم لاہور نواب خان بہادر نے انکی صاحب
 زادوں میں سے سبھی خان بکا آپ کو انالین مقرر کر دیا مولوی نظام الدین صاحب
 وہم صفر المنظر کیکڑا کیسو پھاس رگہو اے عالم بقا ہوئے روضہ عالیہ انانکھا
 حب الحکم شاہی تعمیر ہونا شروع ہوا مولوی یہاں الحق صاحب نے اس واقع سے
 مطلع ہو کر درخواست کی کہ لاہور محض نور محمد شاہی کے حضور سے شلافہ نار و ہال
 میں اورنگ آباد انکو جاگیر عطا ہو ہی باغرت و آباد لاہور میں آئے مولوی فیہا
 صاحب تارک الدنیا ہو کر مشغول با د الہی ہوئے مولوی یہاں الحق صاحب چند مدت
 بہان رہ کر اپنی جاگیر میں جا رہے تھے اپنے ایک اولاد انکی بیرو وال کوٹلی منور
 وغیرہ مواضع میں موجود ہے جبکہ حال درج ذیل کیا جا رہی ہے ۵۵۰ مولوی مستفی ہوا

ہیں ہے کہو کہ تمام اہل اسلام ایسی کلمہ گو دبی بہائی ہیں جس کی تعلیم عرب میں اتنی سوا
 دوم سادات عظام کے ہر ایک شخص سے ماطہ لعلی اور دینی میں گمراہ سادات ہیں
 یہ مسمول ہے کہ ہر ایک قوم سے ماطہ لعلی ہیں اور موی سادات کے ایسا ماطہ کیسکو
 ہیں میر اس مرد میں مولوی محمد ابراہیم صاحب کی کسی سے دوست جانی کو مرایا کہ میر
 گہر میں ایک لڑکی اور ایک لڑکا ہر اور اب لود و اس عاری ہی لا ہو میں ہو گئی ہے سنا
 ہے کہ کہیں دو کو متاہل کیا موی اس تائیں ایک شخص مسمیٰ عصام الدین نے کہ قوم مسکران سے
 مرد متعذر اور صالح تھا اسی لڑکی کا ماطہ حضرت کی صاحبزادی یعنی مولوی ملاح حسین صاحب سے
 کر دانی رہی صاحبزادی و سکی خوشنودی کے دہلوی در صدد ملاش ہی کہیں دینی تیر
 کہ سو مع میر و وال میں جہاں سی بہائی مذہب میں کرس اور کہیں یہاں تلاش کر رہے تھے لکھو
 کا ذکر ہے کہ آپا ہی مسجد مذکورہ مالا من جس معمولی مرد و جمعہ و خط سے مراغت کر کے بیٹھے
 ہوئی تھی کہ ایک آں کر دوست حضرت کی مدت میں ہر میں کی کہ با حضرت یہاں ایک لڑکا
 صاحبزادہ مرارہ جیم احمد بیگ کا حسین فرین مہیم یکا طور ہر اور مرارہ جیم احمد بیگ یہاں
 حواہ مسمدی کہ انگریز ماڈاں سے رابطہ پیدا کرے آں کر پوچھا کہ وہ لڑکا کس عمر کا ہے تو
 او سویت اتفاقاً سر راہ کو اسی لڑکا چلا نا تھا او سنہی کہا کہ وہ لڑکا ایسا اور اتنا ہی
 لڑا ہی حضرت فریہات او سکی سسری مرایا کہ بہائی مولیٰ مراغت کیا کہ ایسا لڑکا
 معاملہ میں اسطر حضرت دیدی اب میں سے تمام تر فاناں محمود ہوں در مجھ میں سب ہے
 کہ اسی لڑکی کی نسبت اسی لڑکے سے جس سے نو فرست دی ہے کہ دوں یہ کہ لکھو کچشم
 ہر تم و دل ہر تم بھی شریف لائے اور اس لڑکے کا ماتہ کیر کے اندر لے گئے اور پوچھا
 کہ اسی لڑکے کو یہ سخت نوکوں ہر او سسری میں کی کہ یا حضرت میں تعجب ملا زادہ ہوں مرایا

کہ قوم سے کون ہی تو بولا کہ والدین میری نودت ہوئی کہ مر گئی مگر اس قدر بانسا ہوں کہ وہ کہا کرتی تھی
 کہ ہم غوری بن آپ فریہ سنکر اوسکو بفرزند ہی قبول فرمایا اور حجابات شکر بجا باری
 عزا سہمہ آدا کئے کہ الحمد للہ وہ لڑکا اشرف قوم سے نکلا اگر کوئی ارسل ہوتا تو نہایت
 ہی صورت بدنامی نہی پہرا و سکو اپنی پاس رکھا اور تعلیم و تدریس فرماتا رہے حتیٰ کہ وہ
 چند مدت میں فارغ التحصیل ہو گیا بعد اوسکے شادی اپنی صاحبزادی کی اوس سے کر دی
 اور موضع خود پور مانگہ میں جو بفاصلہ نوے کر وہ جنوب روئے لاہور ہی ایک مسجد کا امام بن کر
 چودہریان اوسکو کرا دیا لڑکھ و مان رہتی لگا چنانچہ اب تک اولاد اوسکی و مان ہو جوی
 مگر معلوم نہیں کہ جناب والدہ اوسکی اولاد سے کس باعث سے ناراض ہوئے کہ اللہ سے
 میل و ملاقات تک نہیں رکھتا اب سوقت میں ہی کئی آدمی شاگرد اوس مولوی صاحب
 کی شہر لاہور میں مثلاً کہیستا جو بدار جو کوچہ مسکن باقم میں رہتا ہے موجود ہی اور مانسوا
 لالہ راجندر پٹیا اور مشتاق راجی جو پڑہ وغیرہ اوسکی شاگرد تھے جو ابھی تھوڑے عرصہ سے
 مر گئے ہیں اور یہ لوگ اوسکو استاد و پیر و مرشد جانتے تھے اور کہیستا جو بدار و چوڑا
 بیان کرتا ہے کہ مولوی صاحب مرحوم اس مسجد میں ایک چبوترہ خشتی پر بیٹھا کرتے
 تھے اور کوئی دم باد الہی سے غافل نہ رہتی بعد ازاں بتایا کہ پیغمبر المظفرؐ گیارہ سو چھانو
 مولوی صاحب مدوح فوت ہوئے اور مزار اوسکی اوس مسجد میں جو روبروی مطبع کوٹہ
 لاہور بطرف شمال واقع ہے موجود تاریخ وفات اوسکی عین التحریر احوال ہذا جو منفی غلام سرور
 صاحب نے تصنیف کر کر عنایت فرمائی مجنسہ نقل کجائی ہے قطعاً جناب شیخ ابراہیم علی
 کہ عالم بود در علم حقیقت و مسائل گشت ہچون ماہ روشن و زادی زینت بین شہر الالہ
 ۹۵ لہ چونکہ اب وہ مزار پر انوار پوشیدہ ہو گئی تھی سو والدہ کی جدی مولوی صاحب

صاحب کدل سلمہ اللہ تعالیٰ اسے سال بارہ سو سترہ من اسیر لہ تعمیر کرا می اور اب بھی وہ
 مالغہ مالغہ طرف صوبہ ادرود اس مسجد مذکور کی عبارت حسن استرکار حوض گچھو
 ہر اور دروازہ او سکا سال رو یہ اور مسجد کے ہر وقت تعمیر فرار وہ مسجد ویرانہ ٹری
 ہونی تھی صاحب والدہ مے کچھ ہی ماس سے دکر اور کچھ بطور چندہ جمع کر کے وہاں
 ایک چاہ جاری کرا دیا اور مسجد کی بھی کچھ شکست رحیت کی مرمت کرائی اور ایک شخص
 ملا رحمت مامی کو وہاں امام مسجد کیا فقط بعد اسکی مولوی غلام حسین صاحب جبرادی
 او کی محلہ کو کبرہ میں سکونت پذیر رہی اور دستور مدرسہ مانتی رہی چنانچہ جدیدی مقام
 لاہوری سٹی صاحبہ ارکان جو پرگان و دیواں ہوا بعد اس کو پڑھائی رہے اور
 اب اراں مادیان فقیر صاحبان یعنی فقیر سریر الدین صاحب مرحوم مانا بقی حضرت جامع الدین
 علی فقیر سریر الدین صاحب سررار رہی اراں کا ذات سارک اب کی ٹری متعدد
 اور مشیخ ہی لہذا سونق الہی مے وہ حد بہ دکھلایا کہ دل و جان تحسین ہر روز منہ
 میں معمول ہوئے اور اس نام میں یہاں حضرت والدہ مولوی محمد بخش صاحب التماس
 بیک دل مدیا ہوئے حب او ہوں مے ہوش سبہالی اور تعمیر سن سالہ ہوئے
 تو او کو سندھ صاحب مافظ روح اللہ صاحب جو عالم مشہور لاہور کے تھے سیر کیا اور اوہوں
 نے بجا مال عادیانی اکو کو سنسن نام پڑھانا شروع کیا اور سطر در مدانہ او کو دیکھا کرتی
 تھے اور گہر میں والدہ او کی یعنی دادی مجہ کترب کی نہایت ماحدا اور حق پرست
 تھیں انکی بیباں مدرسہ زمانہ یعنی چند لڑکیاں تعلیم علم دینی پائی نہیں آخر مولوی
 غلام حسین صاحب کو شوق پاوا کہی نے فرصت دی اور اوہوں نے شہرہ میں
 عام حباب حضرت فخر زمیں ویران عوٹ دوران حضرت محمد الدین فخر عالم کا سا

ارنگا کا ابا اجداد سے غلامی اس خاندان طائیفان خشت نیک سرشت کی باری کہیں موروثی تھی حضرت
 مدوح بہ شہرہ شکر عیال و اطفال کو تفویض جناب الہی کر دے شاہ جہان آباد ملی ہوئی
 اوس وقت میں نام اورنگا مولوی غلام علی تھا اتفاقاً بروز ہنم محرم الحرام آب نجد مدت کا درجہ
 مخزن کراست حضرت فخر الدین الملک کے جا کر مشرف ہوئی اتفاقاً اوس وقت حضرت کی بہترین
 مرثیہ خوانی ہو رہی تھی اور عجیب لطیف کا وقت تھا بعد فراغت مولوی غلام علی صاحب کے
 آپ نے پوچھا کہ تم کون ہو اور کہاں سے آئی ہو تو اذہنون فی عرض کی کہ بندہ موروثی
 خادم اس خاندان کا ہے چنانچہ جدا مجد سیری مولوی نظام الدین صاحب غلام خانہ زاد
 و خادم حضرت خواجہ نظام الدین اورنگ آبادی کو پہنچا (اور جناب فخر الدین صاحب
 قدس سرہ صاحب زادہ جناب خواجہ نظام الدین اورنگ آبادی کے اور نیز ضلیفہ برحق انکی تہا)
 حضرت فی مجدد کر سنکر یہ جب کمال توجہ فرمایا اور بیعت قبول کر کے ارشاد کیا کہ تمہارا
 نام کیا ہو آپ نے عرض کی کہ نام بندہ کا غلام علی ہے حضرت نے ارشاد کیا کہ آج سے تمہارا نام
 غلام حسین رکھا گیا کیونکہ ہمارا بھی آخری نام غلام حسین ہو گا۔ ظاہر تو یہ لطیفہ کسی نے بھیجا
 مگر آخر کار جب حضرت فخر الدین الملک برحمت حق پوچست ہوئی تو آپ کی تاریخ وفات غلام حسین
 یعنی سن گیارہ سو ننانوین کسی بزرگ نے لکھے سبحان اللہ جو کہ روز بیعت اوکے کا گاہ رسم
 اور جلسہ غزاداری حسین تھا۔ آپ جب تک زندہ رہے تو آپ کا یہی حال تھا کہ اگر نام تک حضرت
 امام حسین کا یہ غلام حسین بن لہو نو دو دو گنا تک آپ کو حالت وجد رستی بلکہ اس عشق و محبت
 بنیاد سے بعضی جہلائی لاہور آپ کو شب سے کھاکر تھے الغرض ذات باریکات انکی فنا فی الحسین
 تھی بعد ازاں سات برس تک حضرت شہید برکت فخر الدین الملک کی قدغن بنجد بنشدہ رہے
 ممتاز رہی اور پھر سبب اللہ واجب الانقیاد حضرت پیر روشن ضمیر کے آپ اچھ بیشریف بن شہر بن

لگتا اور بارہ برس تک وہاں رہ کر باوای ملہ و اردہ سالہ معروف سعادت حق رہی
 حسب ہر وہاں سے لاہور میں آئی جو صاحب والدہ مولوی محمد بخش صاحب یکدل بنو مولوی
 کام میں معام لاہوری سڈی رئیس رادو کو پڑھایا کرتے تھے آپ کا جلال گرجہ رجب
 مدد و اہل دیباہ تہا گردواں گنگا رام صاحب حد بر گوار دیوان بھانڈہ صاحب کسٹری
 کسٹریہ اور لاہور میں محمد جو کرات کو واسطی تعلیم صاحبزادگان عالمانہ اپنی کے سقر و شیر
 اور حجاب والدہ کی سادی میاں محمد بخش صاحب صحافت کی صاحبزادی سی سی ہوی جہانگیر
 حال معسل اور نکاح حال خانقاہ حضرت مادہ ما رہی صاحبہیں دہج ہو گا یہ شخص یکناہی ماہ
 اور تجارت صحف میں مامی و گرامی آدمی تاجر تہا کہ لوگ او کی دوکان کو لاکھوں پونے
 ست دینے تھے اور انہیں شک ہی نہ ہا کیونکہ وہ سی رہاہ جوہر سالی دیکھا کہ ہاتھ آگے او کی
 معام نشست گاہ میں من میں کام اور چار چار پانچ پانچ ملو اور اسی قدر نفاس
 ور دکار و عد دل کس و عمل دی بیٹھا کرے تھے اور یہ سب ملازم تھے اور ایک دران لیف
 او کی یہاں سدہ فی قینی بجا لوسے ہر روز وہ یہ کا دیکھا تہا کہ جو اکری لکھا ماسر و ع کیا ہا
 اور بوقت سا بھان جتم ہوا او سپروس نفسیریں جٹ ہی ہوئی تھیں اور طلاکاری کا
 تو یہ حال تہا کہ رہاں علم او کی عرب میں لال ہی اور ماسوا اسکی ایک اور قرآن شریف معلوم
 جو طلا اور لاہور اور یہاں سے تھرا اور یہ قرآن شریف سہ بارہ سو اہتر میں محمد مذوی نے
 او کی صاحبزادوں سے خریدیا تہا بعد ازاں سفارش مولوی غلام حسین صاحب کر والدہ
 صاحب دولت عاہ دیواں دیبا مائتہ صاحب میں واسطی القی دیواں مرا تہہ صاحب
 دیگر متعلقان دیواں میا مائتہ صاحب کے مقرر ہوئی اسل سائیں ملک سکندر عاں صاحب کل
 سکیرہ لاہور میں واسطی ملاقات مہاراجہ تخت سنگھ کی آئی اور سہر میں تماس کی کہ کوئی شخص اولاد

مولوی بہار الحق و ضیاء الحق سے یہاں ہے کہ نہیں لوگوں نے والد ماجد بندہ کا نام لیا اور وہ
آپ کو اپنے پاس بلا کر بہت خوش ہوا اور کہا کہ میں حضرت مولوی ضیاء الحق کا شاگرد تھا
اور وہ سکندر خان صاحب مذاق اور واقف اسرار الہی تھے۔ بعد چند روزاوستی ملاقات
ہماراج کی والدہ کو کرائی اور تمام حال حضرات بزرگان فقیر کا ہماراج کو کہہ سنا یا اور
چند فرامین قدیمہ جو اسی مولوی صاحبان مرحوم و مغفور تھے سرکار کو دکھلائی اس میں
فی ملان فتح کیا اور حکم دیا کہ کوئی صاحب علم قابل کار آدمی اس فتح کا شاہنشاہ
دیباچہ لندن کو لکھ سکندر خان صاحب نے نام جناب والدہ کا لیا اور اوہنوں نے حسب حکم
حاضر ہو کر مسئلہ تحریر کیا جسکی نقل تواریخ ہماراجہ میں موجود ہے جب وہ مسئلہ تحریر ہو چکا
تو تمام دربار ہماراجہ صاحب کہ دربار کا دربار ہی بفضلہ تعالیٰ شانہ شاگرد اس خاندان کی تھا
آخر میں آفرین پکارا اٹھا اور سرکار بہت خوش ہوئی و سوقت سکندر خان صاحب عرض
کیا کہ ہماراج بیہ چار ہی ہے اوستاد میں آپ انکی حال پر توجہ فرما دین سرکار نے حکم دیا کہ
اسی مولوی احمد بخش آپ سرکار کی نوکری کریں اوہنوں نے حبیبانی والدہ ماجدہ سے
پوچھا تو اوہنوں نے فرمایا کہ ہمارا سور و فی پیشہ معلمی ہے مگر لازم ہے کہ تم اپنی نور و فی کام
پر کھڑے رہو خدای تعالیٰ جل شانہ جو رزاق مطلق ہے اسی کام میں برکت دیو لگا اوستو قوت
مولوی غلام حسین صاحب دھڑل سیر کابل کے گھر ہوئی تھی اور وہاں میں زاد و نگو شہر کا
تھی اور ایک سیر پیمان سے آپ کو ایک روپیہ عیال و معلمی دھڑل شطرنج کہانی کے بھی لکھا
جب ہماراج کی خدمت میں جناب والدہ نے عرض کی کہ میری والدہ ماجدہ بون فرماتی ہیں
تو یہ سنکر ہماراج خوش ہوئی اور اوستو قوت ایک چاہ موضع لبانوالہ اور ایک شریف
اور ایک تلوار اور ایک بکی تھی اور ایک مقام موضع چک پورہ جو شیر دیک ہے اور ایک

شیار پور اور ایک مالندہ میں ملا گیا اور اسو اسکی ایک باغ ہی موضع سادہ پور
 جسکی رہ میں جالسٹیکہ ہر غایت فرما اور کل آمدنی چھ سو روپیہ سالانہ معرکہ دی
 جہاں تک وہ سب بھڑھان مالندہ ہر وہو سہار پور معاف و دوا گدار میں جب مولوی
 غلام حسین صاحب کال سے لایو میں اس میں لکھا لائی اور بدستور قدیم اس خانہ میں
 کی تالیق معرکہ ہوئی تو ہر بار اچھا صاحب فرمایا ہو ہر صد خند روپیہ سالانہ تمام والدہ
 اور مولوی غلام حسین صاحب کی مقرر کردہ چنانچہ وہ ہی انک حراہ لاہور میں عطا ہوتا
 ہیں جلیہ مبارک حضرت مولوی غلام حسین کا قدم مبارک مورون و میان
 اوسط میں حیران امیر و وسطیہا اور رنگ گد مگوں کتاوہ پیالی ہوئے
 اور فراح جسم ماچا سب عادت کثرت مراقبات ہمیشہ سرنگوں رنا کرتے تھے سعید پور
 اور سعید موی سرادر سر مبارک موحسست مویہ مخلوق خوش پوشاک اگر ہر برتار
 سرکہا کرتے اور ہاتھ میں چٹری رنگیں مابوش نامانی اکثر رنگ بستی سلسلہ عالیہ حنیف
 من دانی الحسین بنو اور مراح عا بیت مراح حضرت کا اسقدر حلیق تھا کہ ہر ایک آدمی
 جو جلسہ میں حضرت کا تھا اسی سنت یہی کہنا تھا کہ مجھ سے زیادہ مولوی صاحب کی
 ہر جہان ہیں اور آجک لوگ او کی اخلاق محمدی سے رطب اللسان وعدہ العیان
 میں اور اگر ہر وہامی حجاب او کی حجاب میں مآداب مریہ میں آتے تھے مراح آب کا
 در پستہ صاحب دوست بہا اور آب سیر فالیم کو بہت پسند فرماتے تھے آخر صوبہ پنجاب سال تک
 حضرت کا یہ معمول رہا کہ تمام رات سب بیداری میں سرور ماتی ملکہ غار معرب کی نود
 سر غار خرا دا موتی ہتی محبت خرا و عرا آب کی بہت بطریق طبع ہتی اور مآداب مراح
 منتظر اور اگر کسی لعدما ہی اتفاقاً موقع بھی ہو جاتا تو محسوس ہی تمام امر اس طبع سے

اور جب کسی امیر کے پاس جاتے تو دیر تک وہاں اجلاس نفس رمانی بلکہ فی الفور واپس چلے
آتی اور علاقائی دنیا سی حتی الامکان پہلو نہی کرتے اور حضرت کا معمول تھا کہ بوقت عشاء رو
بطرف پنج اشرف ہو کر بیٹھ جاتی اور دست بستہ یہ سنانے حضرت جامی کا کہ جسکا مصرعہ اول
یہ ہے مصرعہ علی شاہ حیدر امانا ماکیرا + اور بوقت نیم شب مناقب مصنفہ حضرت شاہجہاں
شیرازی علیہ الرحمۃ لکھکا ایک شعر یہ ہے شعر میر حسین حسن + آرام جان و
جسم و تن + بی ہر ایشان دم مزین + گرمی زنی لاف ارولا + باشتیاق و مذاق مالایط
پڑھا کرتے تھے سب جانند جب بوقت نیم شب حضرت با د از بلند پناہ پڑھا کرتے تھے تو کام
اہل محلہ بیدار اور سراپا گوش ہو کر سنتی اور ایسی تاثیر طوین آتی تھی کہ ہر ایک کے
دل میں اشتیاق یا د الہی پیدا ہوتا اور حضرت مرحوم کا یہ بھی دستور قدم تھا کہ باغ سیر
آٹو کی روئیاں ہر روز پکوا کر کتون کو بدست خاص خود کھلاتی اور ما سوا اسکے آپ بطقین
بھی اپنی کوچہ میں رکھی ہوئے تھیں اور کو ہر روز اپنی دست مبارک سے خوراک معمولی ڈالا
کرتے تھے اور بچہ فرید الدین گنج شکر قدس سرہ العزیز مرزا عنایت اللہ بیگ جد کلان قلم خزانہ
کا کہ جسکی اولاد سیرافتم ہے بحالت یتیمی پاک پٹن میں آیا اور بابا فرید الدین گنج شکر نے
ادسکو اپنا بیٹی کیا اور اسکو سبائی فرزند ان خود چاہتی تھے چنانچہ اسی لحاظ سے تمام اولاد
اونکی چشتی کہلاتی ہے اور اب ہم جو چشتی کہلاتے ہیں اسکا بھی یہی سبب ہے کہ ہم اونکی
اولاد میں سے ہیں اور ما سوا اسکے سلسلہ ہمارا بھی چشتی ہے اور خصوصاً تخلص فدوی کا
شعر و سخن میں چشتی ہے اور ایک روز کا ذکر ہے کہ کمرین دروازہ یکی کی طرف سنی ملا آتا تھا
وہاں متفضل چارہ دنی کر نیل سبجان خان کر گیا دیکھتا ہوں کہ آپ ایک شکستہ بند کو ہمراہ لی
گئی ہوئی ہیں اور ایک کٹی کو کہ جسکا پاؤں ٹوٹا ہوا تھا اپنی گود میں لیکر شکستہ بند لے گئی

پاؤں کو مالش کر اسی میں اور ریاں مبارک سے فرما رہے ہیں کہ اس بخاری کو بہت درود ہولی
 ہے کوئی ایسا بدولت کر و کہ اسکو عید معاہدہ ہو جاوے بعد اس کے ایک درود شکستہ بد
 محکوم ابوبہ میں ہے اس سے پوچھا کہ کوجی ادس کتنی کے پاؤں کی حیرت ہنس کر کہی لگا کہ بد
 ہوئی کہ وہ گناہ چاہا ہو گیا اور اسکو موص میں حضرت کی محکوم دور و پہا حیرت کی یہی عطا
 فرما رہے اور اگر چہ آپ چند ہی سخاواں دیوان اور پہا پرتا صاحب دیواں سخاوتہ مبارک اور
 خدی دولت ماند دواں سکرا محض صاحب میں پریم ہاتھ باطل صلح اور سپہ بمانہ
 دغیرہ کو ٹرنا فرمے لیکن میں بارہ سو ماوں میں سب کام جوڑ جہاڑ کر عامہ سب میں ہو گئی
 اور بارہا یہ اتفاق ہوا کہ والدہ مولوی بیکل صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئی اور حالات
 دنیاوی سے بیان کئی تو لوہوں فرمایا کہ اسی احمد بخت بیکل نو دنیا دار اور محکوم صفت
 دین میں ہے بھی لازم ہے کہ پھر ان معاملوں میں تکلیف نہ دیا کر اور وہ حضرت کی سائیں
 اور سوہ رماں کو حرج ماہوار دیا کرتے ہیں اور حضرت کا معمول تھا کہ کاندہ میں وہ پہا پہا
 چو آئیاں بطور ٹوڑی مادہ جوڑا کرتے تھے اسیر ادس کہ جہاں کوئی عاشق مند نظر آتا
 ایک پوری دسکو بدیتی اور اسے معاملات میں استداد و درجہ کمال فرمایا کرتے تھے
 اور یہی مانتے تھے کہ اس مرتبے کی جو حیرت ہو بعد ان دسویں صفر میں بارہ سو ساٹھ
 ہجری بروز چہشمہ علی الصباح وفات انکی وقوع میں آئی سخاں اندر وفات پھر
 سید علی شاہ کی گود میں تھے اور اوصوف انکی حصہ میں سید بلال بخاری کا ذکر ہو
 رہا تھا اور آخر کلام انکی **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ** جو ہی تعداد ان میں
 تھی تسلیم ہوئی اس بعد دو ساعت اگر بری گد رہیں تو بائی مبارک آنکا ہلا بلکہ بائی
 مبارک کو ناران مبارک جہنم ہوئی انخاص موجودہ حیراں ہوئی تو مولوی جانم صاحب

درجہ دوم نے فرمایا کہ یہ معاملہ لعش حضرت شیخ شبلی پر ہی ہوا تھا الغرض حضرت مدوح مسجد
 چینی والہ کے گوشہ لگنی صحن میں بجلد ہا یک سواران بعزت و حرمت تمام مدفون ہوئے
 اب مزار پر انوار حضرت کی زیارت گاہ خلق اللہ ہے اور ہر سال عرس مبارک حضرت کا
 بہ بزرگ تمام ہوتا ہی بقیہ حال مزار گوہر باران مقبول پر وردگار کا علاحدہ تحریر ہوگا انشاء اللہ
 تعالیٰ اور مفتی غلام سرور صاحب فی جو عند التحریر کتاب مذاکرہ قطعہ تاریخ وفات حضرت
 لکھکر عنایت فرمائیے سو چون گل نازہ درج گلدستہ ہذا ہوتی ہیں قطعہ تاریخ آن اہل
 صفا غلام حسین + محبوب خدا غلام حسین + چون رفت بجلد حور و علماں ہر گفتند
 کہ یا غلام حسین + شہ خلد مقبول رب الجلیل + کہ جان کرد قربان بنام حسین +
 نداشتد بسرور بناخ سال + بگو ما دئی با غلام حسین + اور چونکہ قبل از بعیت خان
 چشتیہ کرام شریف آپکا غلام علی تھا سو بموجب اس نام کے ہی ایک قطعہ تاریخ وفات
 محرمہ مفتی صاحب موصوف یہہر قطعہ تاریخ مولوی شیخ چشتی اہل شہت + مدح خوا
 علی وصی نبی + سرور زار سال تر صیاش + گفت پاکیزہ دل غلام علی + اور مولوی
 احمد بخش صاحب یکدل یعنی والدہ اول چندی مدرس بمقام لاہوری منڈی رہے اور
 بعد ازاں اوستاد اتالیق خاندان راجہ دینا ناتھ صاحب مقرر ہوئے چنانچہ انہی کا نام
 رئیس امیر اوگر شاگر دلا ہو میں موجود ہیں اور بعد ازاں آپ معلم مدرسہ سرکار
 انگریزی میں معافیات انکی معذرت نقدی سرکار سے واگذار اور بفضلہ تعالیٰ ہر
 مرفعہ الحال نظم و نثر میں ید طولی رکھتی ہیں حتی کہ تخریج شادی صاحبزادہ دیوان کداز ناتھ
 صاحب برادر راجہ دینا ناتھ صاحب شایعہ ان آباد میں حسب الایمانی راجہ دینا ناتھ صاحب
 کے گھر تو اس بہادر شاہ بادشاہ سے جواب معذرت کیا ہو کہ سن بارہ سو اناسی ہجری

[illegible]

عمامات بیانات و مکتوبہ اصلاح مدی کہ انکار کروں خلا وہ سرائی صاحب مدوح الوعد
 کا ہی محض اسطر فہا حاصل و عام کرتا کہ اس کا ہی سے ہر ایک شخص کو آگاہی ہو جائے
 اسو اسطر مددی سے ہر ارجوسی اس کام کے اس کام کو اسطر کر مہمت مادی اور کتابت صلاح
 و معارج الاولائک و مذکرۃ العارضین و حقیقۃ الفقر و حقیقۃ العواد و قصص الاولیاء و مکتوبہ
 و مذکرۃ العارضین و صفات الاولائک و کتاب بیج جو ہر سنگ و مرآت الہد و حام حم و منفیہ الاولیاء
 و سکنہ الاولیاء و حق ما و کما سنی سعار و دلیل العارضین و دواد العواد و محریہ و سکنہ
 و دقات ہمد و ساجہاں ماہ و نورک جا گمری و اکرامہ و تحفۃ الاولیاء و محرم الاولیاء
 و حقیقۃ العرمان و حقیقۃ الخفاق و اکسیر ولایب و کتاب رسوائی خود رمانے حوالہ
 حوالہ حاد و محمود لا ہوئی یعنی حضرت ایساں کی ہے اور کتاب مفسرۃ الراس من مذکرۃ الخیر
 و کتاب سابقہ حسنہ و سابقہ سہر و وہ و اسرار الاولیاء و مبادی مدارہ و کتاب
 مظہر الاولائت و کشف المحجوب و تصدیق الکرامت و معصدا فی العاشقین و معراج السامعین
 مکتوبہ تمام کہہ دو مستعار اور کچھ حمد ذکر کے یہ کتاب تحفۃ حسنہ حتم کی اور اوج
 رای ہر اکلا غریبا لعین یا تمکین ہو کہ ظاہر تو یہ کہ کتاب اگرچہ مستعار احوال ظاہر و رگزار
 اہل اسلام و عمرہ عمارات و بیج معاد و مراسم مذمبہ ہوں لا سور ہی لیکس فی الاصل
 تواریخ اولیاء و انعام سوسی زمین ہے اور حتی الامکان اس میں ہر ایک حال وادہ کا احوال
 کا حصہ مدد النقصات کثانی و سماعی حور بالی اسخاص خاص کے دریافت ہوا ورج کما گاہی
 اور میر یہ تحریر لگایا ہے کہ طالع صاحب اہل مقررہ کب اور کس زمانہ میں اور کہاں لند
 اور مات سہر او سکا کیا اور آخر کب فوت ہوا اور کیا نایج او سکی فوت کی تھی
 اور کون کون او سکا علیہ و مرد و معتقد ہوا اور سحرہ حسی و سسی او سکا کیا ہے اور او سکر

شجرہ کراشخاص بین کون کون صاحب نامور ہوا اور اب تک بعد فوت ہونی اوسکی کے
 کس قدر سجادہ نشین ہوئی اور اب کون موجود ہے اور وہ صاحب قوم سی کون تھا اب سکی
 اولاد ہی یا نہیں اور اگر ہی تو کس قدر اور کس مقام پر پہنچے اور وہ مقبرہ چہ بستر نزدیکی کار
 میں درج ہے یا نہیں اور اوس مکان مقبرہ یا شیوہ والہ یا گوردوارہ یا ٹہا کر دوارہ وغیرہ
 کرساتہ کیا گیا معافی ہر زمین ہے یا گاؤ یا نقدی اور باعث فقر اور معافی یا جاگیر
 یا بخش کا کیا ہوا اور مقدار و تعداد زر معافی کیا ہے اور بوقت سلطنت چغتائی بہان
 کس قدر بنی اور اب کس قدر ہے اور بہم معافی کس کے حکم اور کس وجہ سے اول مقرر ہوئی اور
 وہ معافی یا جاگیر یا بخش حین حیات سجادہ نشین یا تا قیام خانقاہ و مکان معافی تھے یا
 علی الدوام نسلاً بعد نسل سجادہ نشین کو عطا ہے اور کس قدر خرچ سالیانہ اور آمدنی اوس مکان
 خانقاہ یا شیوہ والہ وغیرہ کے ہے اور اوس آمدنی کی کس قدر شریک ہیں اور کتنی حصہ پتر
 تقسیم ہونی ہے اور خرچ میں کتنی بتیان ہیں اور عرس یعنی سالیانہ کب ہوتا ہے اور عرس
 کرنے کا کیا دستور ہے اور عرس پر کیا کیا کہا نا تقسیم ہوتا ہے اور اوس عرس پر جو عام
 ہوتا ہے یا چند اشخاص خاص حاضر ہوتے ہیں اور سلسلہ صاحب قریا مکان کا کیا ہے
 اور چونکہ اوسکا کس اہل طریق سے ہے اور اوس مکان خانقاہ میں یعنی متعلق اوس کے
 کتنی قبور ہیں اور کون کون لوگوں کی وہاں قبریں ہیں اور کب سے وہ قبرستان ہے
 عمارت اوس مقبرہ یا مکان کی کس نے بنوائی اور کس سال میں بنی اور پہلی کس قدر عمارت
 تعمیر ہوئی اور اب کس قدر ہے یعنی پہلی عمارت سے وہ عمارت زیادہ ہوئی یا کمین
 سے مسما رہو کر کم ہو گئی اور تفصیل مفصل عمارت کہ بالفعل فی زمانہ اسقدر موجود ہے
 اور اوس میں اسقدر چار دیواریاں اور مانی کو ٹہریاں اور تہہ والان اور تہہ اٹھ

قیود و طول و عرض و ارتفاع اور عمارت موجودہ کے اور سرشتیج مسہرح تمار کہ وہ عمارت
 کلی یا سنگین یا چستی ہے اور حال مکانات مناج حصص حصہ داران کا کچھ تکرار و نامی واقع
 ہوا اور سیر تفصیل اس حال کی کہ قاضی حال دارب حقیقی میں یا بہیں اور بہہ قاضی کے
 قاضی اور کو کمر ہو گئی اور حقیقی دارنوں کی کو کمر پیدا نلی ہو گئی اور مفصل حال اس کی
 سلسلہ اور فقر کا اور لعل اور سخر مرکی حوالہ عمارت سر سخر سے مہلا اگر حال
 دیرہ گور وارجن صاحب شروع ہوا ہی ہو عام حال دسوں گوروں سکھان کا متناہج
 تولد و وفات و حال مکان و غیرہ کہا گیا اور بعد گوروں کے سکھ کیو مکر مری یا ب
 ہوئے اور رجب سکھ کا حال مدہ او سکھ اب دادا دیر دست توں میں اور حال
 حکومت او سکھ پنجاب میں اور بعد او سکھ حال دلب سکھ و حال حکومت انکر پری بھی
 تواریخ ابتدائی مہندرساں لکھا گیا اس علی ہذا فقط واجب العرض ضروری متحد
 ناظرین مانگیں یہی کہ بوقت تصیف کتاب ہمارے میاں علامہ سرور صاحب مستی ایک
 آیات الموسوم بحرمۃ الاسیاء حضرت سے مسر حالات اولیاء اللہ بسبب کر رہی تھے
 اور انکو باوجود سعی و فوریہ اگر حالات خصوصاً حال حضرت نواح لاہور و دستپات ہو
 تہر حاد ہوں سے سا کہ کمترین کو منجاب حکام یہ حکم ملا سے تو میری اس شہر
 لاکر ملحق ہوئے کہ یہ حکم آپ کو حوالہ میاں اس میں اللہ تعالیٰ سے محہ سرب رہا بیت ہر
 کی ہے یعنی مدت سی میں متلاشی حالات حضرت نواح لاہور کا تھا اور وہ دستپا
 ہوئی ہے کیونکہ حضرت سجادہ سلیاں حد حاسے کسوا علی حال اپا میاں بہین کی
 امیدوار ہوں کہ جب آپکو ما قال سرکار یہ حالات دستیاب ہوں تو آپ محکو بھی
 نقل انکی عنایت کریں تو بہایت شاکر ہوں گا لہذا اس عاجز کو بحیال محنت کہا کہ

بقول مرتضوی - جزاء البخل عند الله نارا ہر چہ در بعد او ملک غلیفہ مگر باہن بشرط کہ آب سیر
مسودات کی نقل صاف کر کے تحریر کر دیا اور اجرت تحریر کے لیا کرین اور جو جو حالات
مطلوب ہوں بیشک اپنی کتاب میں مندرج کر لین سوا انہوں نے قبول فرمایا اور نام
حالات نواحی لاہور اس کتاب سے لیکر اپنی کتاب میں درج کئی اور اس وجہ سے اکثر حضرت
کی تاریخین مصنفہ انگلی درج کتاب ہذا میں اور اب اندون میں کترین بشہر لاہور بجایہ ایک
سواران جنوب رویہ مسجد طلای و غرب رویہ مسجد جیان والی سجولی زر خرید خود -
سکونت پذیر ہے اور والدہ محمد و ح الصدقہ اسی محلہ میں دیوار بدلواری مکان کثیر رہنم
بیکان علیحدہ تشریف رکھتی ہیں اور یہ عاصی عرصہ بائیس سال سے کہ او سو وقت بعد سولہ
سال تھا معہ عیال طفلان / انبی والد سے علیحدہ اوقات بسر کرتا ہے اور ابتدا سے
میں نحیف گم گشتہ باد یہ ضلالت کو تلاش فقرائے اہل کمال نہیں اور عین مٹائی دلی ہی تھی کہ کو
شہباز ایسا نظر آو جو مجھ کو بھی نسکا رہا کر کے وابستہ فزاک کرے سوا الحمد للہ و الملتی
کہ میں بارہ سو ستر میں جناب شمس فلک انعام قریب اصطفایوسف کفیان شرافت عزیز
بصیر ولایت گلدستہ دست کبریا سے جو بیا تحمل و رضا تحمل بندہ صدیق فقر و فنا ناسک طاعت
صدق و صفاء مرشد کامل اہل والا فقیر بے ریا زائد رند عا عاشق پاک خدا والا والی
خدا آگاہ تارک ماسوا می امتد سالک مسالک تجرید مالک مالک تفریط اسرار عرصہ توحید
برہم زن ہنگامہ تقلید مرد میدان تحقیق مہمان خوان توفیق شمعہ شاہراہ شریعت ناظم ظہر
مسک طریقت مادی سالکان راہ حقیقت پہرہ کشانی شام معرفت پردہ بردا عجبا عرفان
پردہ ساز نعمہ ایقان شمع افروز ایوان ملکوت صدر آرای دیوان جبروت بدرینہ آسمان
لاہوت سلطان سر پر مشادہ مسحان لانا لکھی لایموت من و می

کمبری مریدی رسیدی مولائی مہاشی حیات حسرت سیمیں اللہ شاہ دام فیضیہ شریف
 لاہور ہوئی اور یہی عاصی بر معاصی مضمون میں طلبِ وجود و خود مدہ یا منہ
 مسرت شریف افسانہ انوارِ دیدار نوراً ہوا اور آتلی میراہ مرتبہ ہوا یہی مہ گیسہ
 مادہ - حالات کی دیکھی فرمائی اور مدولت - سب سلسلہ مالکیت مستند سرور اگر کر
 فی لسی بہر باباں فرمائیں کہ شعر اگر ہر مضمون میں گروہ مانا + ولان نام بہر
 راستائی + بنایم گوہر سیر دھیس + سر موعی + احسان سے کہیں -

سید اللہ علیہ احسانہ اور اوں امام میں وہ وہ سب بات سب بات اس کے میں
 حال مرید دل و رمان کے کسے کسے توں میں سب درویش باقی سحائے رمانی ہوں کہ
 نامیں حیات اللہ تعالیٰ سون سرائے عظام میرے دل سے کم کمرے اور سرور سے
 محمد ردا مت کا نعت و سوز اس خاندان مالکیاں کے علاموں میں جو ہر دم ہر لمحہ
 رمان دل سے یہ شعر خیال حضرت ممدوح در دریاں کہتا ہوں شعر
 اسی دستِ بابر عالم دستِ مرا گبر - دستم چاہا نگبر کہ گوید دستِ بکر + حال
 حضرت فیض اللہ شاہ دام فیضیہ بیہ ہے کہ حضرت کو آنا احدا کی تیسر
 حسرت بطرسے شریف ویا سے دار الخلافت ساہنجاں آباد ہوئے اب جس سال سے
 ساعت نہلکہ مسدوس ٹہارہ سوستان سیوی رونق اور اسے کربال شریف میں جس کو
 والد کا نام مبارک مراد سلام رسول قوم معن ہے اب حضرت مریدی کی عمر پیش رفت کی بھی
 ظاہر وضع حضرت کی ہم وضع حیات فخر ماں مولانا فخر الدین قدس سرہ العربیت اگر ادا
 رشتہ مبارک کو رسم اہل ہند ہیراں اور کلاہ کہ فی الحبیب تاج ساہاں ماں
 کلا توئی رکھتو میں میت ہر یک رسم راہی دبی - قلم گاہی + قلمیہ میں کرم یسٹ کج سکھا

حال حضرت مسکین شاہ صاحب قدس سرہ العزیز اور حضرت مجددی مرشد
 کی سمیت محبوبانہ بھند و جناب دانای رموز علم البقین شناسای حقایق دین متین جارق بخاوت
 فاتح ابواب سعادت فارس مضارعبادت سبحان دیار ریاضت مفتاح امصار افانست ساح
 بودی کن فغان سیار فیانی لامکان طیار ہوا می وجوب واسکان ساتی بزنگاہ توکل نسیم
 فانی از انتظار امید و بیم چرخ کرامت راماہ حضرت شیخ المشیخ غلام محمدا الشہو مسکین شاہ نجفی
 عنہ کہتے تھے اور حضرت فیض رحبتا عنی مسکین شاہ تھا کہ سلسلہ قادریہ و نقشبندیہ و چشتیہ
 میں بہار ت نامہ تہی چنانچہ حضرت مرحوم اول چندی مست جام و مدت ہوئی اور مجدد بانہ
 اپنی وطن مالون سی چکر دہلی میں پہونچے اور ان ایام میں حضرت معین کرامت محرم اسرار
 خفی و جلی حضرت شاہ غلام علی نقشبندی مجددی و سادہ آرائی سند راشد شہر حضرت دلی
 میں تھے ایک روزہ ذکر ہے کہ عین ایام قحط سالی میں کہ عرصہ دو سال سے مخلوق الہی دور
 و نزدیک امیدوار بارش باران رحمت الہی تہی اور بسبب قحط سالی داساک باران ہر
 انسان محتاج باران تھا جناب مہر و حضرت غلام علی شاہ صاحب کے مدبرہ معلی خانقاہ
 ذی باہ من شریف لیکن اور بربل حوض شریف کہ کبھی چونکہ وقت و دہر اور موسم
 تھا حضرت غلام علی شاہ صاحب فی آواز دی کہ ای مرد خدا تو کون ہے کہ ایسی وقت گرمی میں
 بہرون برکہ مانند دل عشاق گرمی دہو پستہ جل رہے ہیں کراہتے ہوئے کہ اس وقت خوشین
 آپست جام وحدت تہی آپ نے جواب دیا کہ میں ندا ہوں یہ بات سنکر حضرت غلام علی
 شاہ صاحب نے فرمایا کہ اگر آپ خدا ہیں تو اپنے بندوں پر رحم کر میں تاکہ باران باران
 سی ملک سرسبز و شاداب ہو آپ نے فرمایا کہ بہت بہتر اوس وقت آپ نے بظہر تحمل آسمان
 کی طرف دیکھا مہنوز ایک ساخت نہیں گذری تھی کہ ابر محیط آسمان پہنچو اور ہوا دربارش ہونو لگی

اور اس قدر رساکہ کثرت آت جہاں سبب ہو کما حقہ حضرت علام علی سادہ صاحب مائے دیکھا کہ
 یہ مرد صاحب کمال سہرست شہر و حدت و خودی ہے مابہی کہ اس پر توحہ کیا جاوے تا قریب
 مداح عرفاں ہو بجز اس آت فی انکو اسے پاس رکھا اور سجدت تحریر قرآن سرفہر مائے سرفہر
 اور ذراں سرفہر کے حتم ہوئی تک آت مرداح عرفاں ہی حتم ہوئے اور وہاں سے عطلے
 حرد ملاقات و امارت تا مہ طریقہ عالیہ صمدیہ مجذوبہ سرور ہو کر سرفہر حصص حاصل کی جو کہ
 ہووہ دل محبت سرفہر انحضرت میں طلب خدا مافی نہی وہاں سے ماہنامہ ربانی رواہ سمت حضرت
 ربانی ہوئے اور بعد مہر سہ سن ماہ کو نایر حلقہ ناک ربانی ہوئے اور وہاں سے اعلیٰ و وسیل
 حاتم محمد دمی مکرمی سرور دارین سے سار کو میں انجمن آرائی طلوب و حدت علیہ ہر اسے
 فاست کثرت ملوہ مائے گنجیدہ حسن الست رنگ ردائے آئینہ حسن سہرست عام وصال آت
 می رست می کدہ جمال سماوی سرم سس محل کرامت دشمن کو دہشتا سہا تا ت سرفہر
 درجہ لوس سار احد س کاشف اسرار صمدیت منشکرت کما امحیا متسا و با حیات ان حروف
 آت گوہر احلاس مائے اخرا اختصاص محب خاص و محض با اختصاص حضرت سرفہر اعلیٰ
 محبوب و معشوق مار میں آفریدگار رماں در میں عارف مالک لہ لا یت نہاہ یارے بیار
 حضرت مولوی بیاز احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ استعمال کے و طرقت شریف لاکر لکھنؤ ہوئے
 اور سرفہر مائے او سہار میدان محبت پہلی سطر دیکھا تھی اور اتنی دیر کہاں لگائی وہیں
 سامعہ ہوا اور امانت مفوضہ بحق دار عطا تھی اور خدا یام میں خطاب عوبتہ او کو عطا فرمایا
 اور جہاں سائے سار کی حیت نخدمت جناب حضرت والی التسلیم ولایت امر بلاد ہند
 حامی کست مائے مدعت عرلقی بحر محبت مقتدا تھی اہل مودت الموصوف ماصاف ہوتے
 والمسلمین طیب المحی والبقین رئیس الامال امام الاوقاد احس الخلائق حیر العباد سر فرادار

بی نیاز کو تین معنی الفقر فقر می فقیر مدیت و الفقر منی زب و زین شیخ منین اعنی خباب
 مؤلفان فقر زمان و زمین حضرت مولوی فخر الملة والدين قدس سره العزیز آری ششهر کبشر
 نبی و الفقر فقر می جس فقیری کو نبی : فقر دین فقر جهان پرده فقیری ختم سے افغان
 علی الفقر و الطلبار تبره علیه الرحمه و الرضوان والنجية والغفران من الملک المنان تاریخ
 وفات حضرت مسکین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ۲ جمادی الثانی ۸۳۲ ہجری اور
 حضرت مولوی نیاز احمد صاحب کی تاریخ ہفتم ماہ ربیع الثانی ۱۲۸۲ ہجری نبی اب شجرہ
 عالیہ چشتیہ انہو خاندان نظامیہ کا نظم فارسیہ میں منظوم کر کے زبیب صفحہ دیباچہ ہذا
 کرتا ہوں کہ قبول افتد ہے عز و شرف کسچرہ عالیہ چشتیہ نظامیہ مصنف
 ہندہ مصنف : بسم اللہ الرحمن الرحیم ایک از گنج نعتی در عین الجہاد کے
 کہ دہی اطلاق خود در نقطہ وحدت منور
 حن مجل را چو از عیان مفصل ملحق
 از تجلی جمال خود حن بعد شد
 از لہور قفل نو گشتی سسی با فضیل
 کہہ سدید الدین شدی در عشق از راہ سداد
 کوٹ ممشاد پوشیدی بصدر نشان ملو
 خود ابو احمد شدی و قدوہ دنیا و دین
 گاہ بو یوسف شدی و گاہ مود و دہان
 در لہواف کعبہ ثانی شدی حاجی شریف
 از پی ہر سنین کردی معین الدین لقب
 مرکز عالم گرفتے در محیط وصل وجود
 از کمال نور خود همچون فرید الدین شد

باہمہ اسمائے حسی خود نمودار آدے
 بالباس میم احمد کار مختار آدے
 کسوت شیر خدا پوشیدہ کر آدے
 همچو عبدالواحد آدے واحد با طور آدے
 بر سر برج سلطان جہاندار آدے
 کہہ ابن الدین ابن راڈ ولد آدے
 شام بو اسحاق را صبح پر انوار آدے
 نا صریح بو محمد سخت بیدار آدے
 با چنین جامہ طیس گرم بازار آدے
 همچو عثمان مقتداے حرب ابرار آدے
 در حمت ہندوستان چون طور بزار آدے
 معین قطب الدین شدہ بر چنین سیار آدے

صد سرائی طم کا مارا شکر مارا آمدے
 در نظام دو جهان سلطان و سالار آمدے
 در کمال ارطام علامہ گہر بار آمدے
 ہجو علم الہی علم الدین حسد و آرا آمدے
 خود جمال الدین شدہ با حسن جہار آمدے
 واہ واہ سیح عقد مکہ کردار آمدے
 مطلب دارا در پینہ قطب بر کار آمدے
 رہنما سانی سخی محمود دارا آمدے
 در نظام سلسلہ لولوی شہوار آمدے
 انکسار رحمت عالم ہددار آمدے
 واحد و واحد مدی بارب و مارا آمدے
 اہ عسا مسکن ہزار و کرم بازار آمدے
 سجدہ گاہ حسن و انس و مور و ہم مارا آمدے
 خاک راہ حشیاں کردہ اسرار آمدے
 آوار فیض ام محار سرکار آمدے

نام محبوب الہی کردی و احسار و مار
 کردی از حسار خود در کس چہاں آمدے
 در تناسل دو عالم خود سراج الدین شد
 کسوت محمود راحن کردہ گشتی علوہ کر
 نامہ حلق حسن مل حسن گردی ٹہسور
 ارہی اجار دہسا کردہ نیچی نصیب
 بر سر کوہ طور دل مل کلیم آمدے
 ہوں نظام الدین شدی اور یک بیعت
 اکہار قصر اعم کردی لب بحر جہاں
 مار میں گردیدنی و ہجون نیاز احمد
 گاہ عی گردیدہ مشکین نام خود بیاد
 استخلی لانی شاہی مص حق گشتی سر
 نور احمد راسانق دادہ با فصل عبیر
 با کمالات سیوں و حلقہ ہسانی صفات
 نور احمد متحد با ملک خود اقرار کرد

سفس الہی جوی در لغہ و نارا آمدے واجب العرض
 سعی نام حقیقتا لا کلام و نام لائی ہجو تحفیات چستی رکبا حسن احادی یاں در براہ لوائیں بارچیں سال کیں ہوں
 اد کا کاسکریہ او کا کاسکریہ من ہرانی دوائی خدا کو برائی خودی قطعہ ہوی حسد کہ حسد حکیم حکام کہ کتب
 و تنفسا چستی مالکینی چستی و اداسکی سال نصیف بکئی کامل ہو تحفیات چستی ہس میں سلام سرور صلحہ ہر
 کتاب حریمہ لا صیاسہ قطعہ ہی ہی واہ واہ علی علی اسم و عجب عمدہ ہوا جزوہ و تحقیقا چستی ہستی
 رہر سال الفاد سکر سرور کہ لولو عجب ہے واہ تحفیات چستی کی شہادہ بلفا سلطان سہ کار چستی

قطعه کتاب عمده چوروشن نور احمد شد و پسند اهل جهان شد بدیده ما منظور و چو سال مستان
 جست سرور از دل خویش و بگفت جلوه احمد کتاب مظهر نور و سلسله ایضا مطابق است بکتاب جیتی
 قطعه بلطف حق بوی جدم که تیار و عجیب به عمده تصنیفات چشتی و لکبی سرور و بیله تاریخ
 تالیف که به مقبول تحقیقات چشتی و سلسله ایضا مطابق شد عیسوی قطعه بلطف حق با داد
 محمد و چو شد تصنیف تحقیقات چشتی و بسال عیسوی سرور رقم کرد که عالی جایه تصنیفات چشتی
 سلسله ایضا مطابق شد چو بی مقدس قطعه بنا به نسخه عجیب به گوهر نئی کتاب عجیب چشتی و
 بومی به مشهور یک مین که گر نئی کتاب عجیب چشتی و به اوج مطبوع جلد عالم به نسخه نیکو کسارا
 سالم و بسال تصنیف بولاسر و نئی کتاب عجیب چشتی و سلسله ایضای منصف کتابی
 شد چو تحقیقات چشتی منصرم و از غایبات خدائی کردگار و از پی تاریخ فکر شد و ان و
 باشد و تاریخ من گوهر نثار و چونکه اندر بیان تمام اساس و بر نهادم بود فرق می دو چار و
 خاتمه در سال هشتاد و یک است و امی خوشا طالع که با من گشت بار و خواستم صنعت
 که اندر پیش از سال هشتاد و یکی باید شمار و در بطنش نگرم هشتاد است و این
 عجایب صنعتی آید بکار و چونکه راه و رسم من با ناف است و هر چه گفتم گفت بیکبار
 نثار و هر دو مقصودم شده زین مصرعش و دود و هشتاد و بیج می بکنزار و لطف
 اس تاریخ مین به که مکتوبی الفاظ کے اگر اعداد نکالین تو اسمین سی بی سال
 تاریخ ظاهری است - تصنیف کتاب نثار کا ایک قطعه تاریخ شفقی بیان غلام فرید صاحب
 مدرس مدرسہ مزنگ فی جو قدیمی که مفرمانی فقیر که من با سید اندراج عنایت کیا لهذا بطریق
 یادگار کشفه روح کیا چاه می خورده با داد فرید الدین شکر گنج و خوش انجامید تحقیقات چشتی
 فرید بسال تصنیفش خواهی و بگویند تحقیقات چشتی قایده ارا بخاک کتاب نامی اکثر الا مقبولان درگاهم بزرگترین چشتی
 اول و شروع مطلوب که گویند و کی متعلقه اس راه که سحر بر مونی من واضح به که عبادت محمود
 حقیقی که فرمود علم بفصاحت اولیا الله حاصل حیات طریقه تعاقب است اغرض مقصود خداوندان است

انسان کو یہاں حریف مریضوں سے کہنا چاہیے کہ اس سے بہتر صراط مستقیم سعادۂ وحشت کا ہے
 کما قال اللہ تعالیٰ وَاَنْذَرْتُمْ مَاعَنْدُكُمْ فَاَنْتُمْ مِمَّنْ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرَافَةِ
 عبادت کرو اس سے معلوم ہو کہ اگر عبادت کا امر ضروری ملک میدہ کی مدد سے عیسائی
 حساب میں نامعین نظر کی تو واضح ہو کہ یہ راہ جیل و سوار کداری ہے اس میں بہت بہت
 صعوبتیں اور سخت مشکلات اور لرز لرز آفتیں ہیں ماسوا اس کے دس سال مومی ہوا
 ہر راہ اور ہر تان میں ہر ملک فاطمہ کیری راہ مددگار قلیل جن ٹوٹیوں سے کہ فعل الحکم کا
 محلول اس حکمت بہ راہ اسبابی چاہی ہا کہ وہ ہی عبادت راہ بہت بریں اس پر
 بہ حدیث مومی صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ ہے حضرت وانی ہیں کہ بہت کی کردار و مدد
 کمال مقصود میں اور نکالیف ہیں اور دوح کی راہ سب سے بہتر شہوات و لذات ہے یہ
 علاوہ اس راہ سے صحت و اساعہ کام و س کا مصوبوں کل یوم البقرہ میں اور نصیحت
 میں و ارج وقت قلیل شمولان کبیر عمر کو باہ اہل قرب سفر پیدا و راہ اس سفر کا
 فقط حواس حال اوں کو کہ گاہوں ہی اس وسیلہ سے سعادت ابدی حاصل کی اور جو
 نفس شیریرہ کر محروم رہا مہی ابدی ہو کہ آسا و صدقا کہ بہ راہ صحت شکل او جیل
 صحت گدار ہر آنہ خطر اب عیلہ ہے اسی باعث سے طالب اس راہ کی کم نظر آتی ہیں اور
 خوشحال او کہ گاہوں ہی مات قدمی سے بہ راہ طری کی مسک وہ غریبوں مار کا علم
 ہیں ہم اہل صراط المستقیم صراط الدین علیہم علیہم عین المعصوب علیہم
 و لا اله الا اللہ صراط مستقیم صراط الدین علیہم علیہم عین المعصوب علیہم
 مفصود میں ہو سکا صحت مات ہو کہ یہ راہ ایسا پر خطر صحت گدار ہے اور ضرورت
 فصل و گرم آبی کر لے ہیں ہو سکتا تو لارم ہے کہ ملاست کا حصہ کجا و می سالکان مسک
 ہر اس لیے بہ شیعہ چل کر کہ داعی انسان صحت انسان اس راہ میں صحیح ادراک علم و عمل
 کا ہے اگر بہ حاصل ہو گا وہی تو شاید بہ راہ قطع ہو سکی اور سقا بہت کہ سی سخاٹ ملی اگر بہ

حضرات سلف فی اسباب بین کئی کتابیں مثل جبال العلوم و کتاب الاسرار و قرین الی اللہ و
 کیمیائے سعادت و منہاج العابدین حق نما راہ سنت و غیرہ مفہم علوم و دقیقہ فنون غامضہ
 تصنیف و تالیف کی ہیں لیکن مضمون انکے اس رسالہ میں اکثر حالات مردان راہ خدا کو نہایت
 بین اس خیال سے مستحسن نظر آیا کہ جو قلوب اید متعلقہ اس باب کی راقم الحروف کو حضرات بابرگاہ
 اور سیرت صوفیہ سے حاصل ہو ہی ہیں حوالہ قلم بجز رقم کئی جاوین الحمد للہ والمنہ
 کہ برخلاف گمان انبائے زمان کی بہ بندہ عاصی پر معاضی فیضان پیران عظام سے محروم
 بدرجہ نیک باشی و بدت گوید خلق : بہ کہ بد باشی و نیکت گوئید + نیک ذکر الاخبار خیر الاولیاء
 بروقت تحقیقات حالات مشہور ہے کتاب ہذا کی چند ہی کتب اخبار اولیا مثل نقات الانس
 و اخبار اخبار و صفیۃ الاولیا و تذکرۃ الاصغیا وغیرہ زیر مطالع احقر رہیں اس سیر
 خواہد کا اظہار اس نظر سے مانع ہے کہ مبادا کم بنیان نا عاقبت اندیش دروغ خود ستاوی
 پناہ چیز پر لگا وین ناظرین باتملکین کی خدمات عالیہ درجات میں دست بستہ گزارش ہے
 کہ ہوش گریختاری رسی و لعنہ مرن اذامروا بالکفر و اکرہا اگر من ناچو انمروم بہ کردار
 نور من چون جوان مردان گذر کن قال علیہ الصلوۃ والسلام خذ ما صفا و ریح ما کدہ
 ایسا نہو کہ حبیب جوئی میں وقت ضائع کرین اور اصل مطلب فوت ہو جاوے اس
 بات کا تو بندہ خود ہی قایل ہے کہ مقولہ کو نہایت مشعلہ وار سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ
 فی میرے بلق میں جرج کتاب گلستان فرمایا ہے ایسوی طعن و تشنیع کی طرف متوجہ نہ ہوں
 کہ جسے اشارہ مضمون آیت کریمہ اقامہ و ان للناس بالبر و انفسکم کا صحیح
 یہی احقر العباد و پیرے پیر حال بزرگوں فی فرمایا ہے تا تو انی نکنی و رحن کس قشیری بدی
 یا درمی یا قدمی یا قلمی بلغ ما علیک وان لم یقبلو ما علیک و افرح من صی الی اللہ
 بصیر بالعباد فقط تنبیہ بکوش ہوش پیوستہ سستا - اور بدیدہ تہمت رسیدہ و کینا پناہ
 کہ اتل وہ چیز جو انسان کو خواب غفلت سے بیدار کر کے اس مسہلک کے سلوک کو وسط

جس دینی سے خطرہ آسمانی اور نوبت رحمانی ہے سو کہ محاسن مدح و تعریف اسامی پر
 یہ خیال مدد کرنی ہے کہ ہر انسان حریف دریا بخیر تعالیٰ معمم حبیبی سے یعنی حیات
 قدرت عقل بطق صحت رحمت قس علیٰ برکات حسنی روحانی م
 نفس کہ دروید ممدوح است و چوں برمی آید معراج دابہاں در سر نصیر و دولت
 موجود است در بر رفتی شکار و احب فعل ملا فاعل ممکن الوقوع ہے اگر یہ ادا
 ہوگا تو اللہ کفران نعمت میں ٹروں گا لذات عذاب یکہی ہو مگر حباب سارک دعا
 و اں محمد و ماں محمد میں ارساؤ کر مگر میں کہ فالحمد للہ علیٰ نعمہ و تقویٰ ہا قل
 افسح مرر کیدھا وقت حیات میں۔ سیہا ارام حوت کیو اسطر شیواں ہاں
 نصیر میراں ماسر۔ صلوٰۃ اللہ علیٰ نبیہا و علیہم السلام ہمارے ہی میں
 کرتے ہمارے طرف بھی اوکے وسائل سے علی الامور و الدوالی ہوگا اطلاع دینی ہوگی
 کہ خالق الارض و السموات و ما فیہا ہمارا اسعاد و مدد و وعدہ لاسر کیہ مدد
 باوچ رحم کریم عادل فار کیا عالم مکمل آما رہی ہے کہ پیشک مسیت پر
 عباد و عذاب اور اطاعت و نواب سبحان عبادت کرتا ہے حب اس
 معصوں سر ما رہی تو نص امار و سرور کر اسی مخلصی کا طریقہ مادی و معنوی
 کہ دال علی و علی سے اسدلال صانع میں ما باہر آشکر سکو ظاہر ہوتا ہے کہ ضرور
 کوئی درود دکار مالک و محارب ہے اسکا نام سقہ علم ہے اور یہی طالب کو اول
 پیش المبت ہے کہ اس حبیبہ کی طرح کیو اسطر سنو تحصیل علمی اور صحت علمانی علم اہر
 خود انبی خراج راہ دیا ہے ہمداسو ما ہے بعد ازاں اگر فقیہ الہی تعالیٰ
 و نیکو علم العیب بالقبض حاصل ہو جائے اور اس سے وہ یہہ اترار کر رہا ہے
 کہ ضرور سر کوئی مدائے واحد ہے جو حکم انبی طاعت کا دیتا اور کفر و ماسی
 سر یہی فرما ہے خدا و س کی عدم نواب اور معصیت کی مدلی عقاب و عذاب

دنیہ ہے یہ سچہ کہ اوسکو شوق عبادت ہوتا ہے مگر وہ یہ نہیں جانتا کہ عبادت کس طرح کرے
 ۱ در کیا اوسکا واجبات ہے پہر جب اوسکو قرائض ظاہری و باطنی معلوم ہو
 جائی ہیں تو شروع عبادت کر وقت اپنی آپ کو گرفتار گناہان اور ملوث بالذات
 معاصی و گناہ ہے پہر وہ اسکی تلاش کرتا ہے کہ باوجود این ملوثی کس طرح دخل
 بعبادت باؤں پہر اوسکو خیال ہوتا ہے کہ میں توبہ کروں تاکہ وہ غفور الرحیم میرے
 گناہوں کو بخشے اور مجھ کو بالقریب کا عرفان عنایت فرما دے اس سے اوسکو
 واضح ہوتا ہے کہ عقبہ توبہ درپیش ہے پہر اگر انجام کبچہ ہوتا ہے تو تمام
 شرائط اوسکی بجالاتا ہے اس تردد میں اوسکو چار مواقع نظر آتی ہیں ایک
 دنیا و سرائق تیرا شیطان جو ہا نفس بعد اوسکو دفع میں مشغول ہوتا ہے
 اوسکا نام عقبہ عواقب ہے پہر اوس عقبہ کی دفع کرنے کو واسطی ان چار چیزوں کا
 محتاج ہوتا ہے ترک دنیا و ترک دوستی اہل دنیا اور شیطان سے مجاہدہ کرنا اور تقویٰ
 کی انجام دہی بین لینی جب یہ سب کچھ تو متوجہ عبادت ہوا پہر اوسکو چار چیزیں مانع
 آتی ہیں اول زرق یعنی نفس کہتا ہے کہ چھی رزق مطلوب ہی اور تو تارک الدنیا
 ہو رہا ہے دوم خطرہ کار یعنی عواقب امور تو معلوم نہیں کہ کیا ہوگا نیک ہو
 یا بد سیوم سختی یا دھیمیت یا کہ ہر طرف فساد می ہر گزرتی ہیں اور خصوصاً
 اوسہر کہ جو مخالفت نفس و شیطان ہوا اور واقعی وہ مجاہدہ شیطان میں پہنچا ہوا
 ہے اور مجاہدہ نفس میں مشغول ہے جب اوسہر نفس مشغول غصب ہو تو اس
 کو غصہ خواہد پیش آتا ہے اس میں پہر وہ محتاج چار چیزوں کا ہوتا ہے اول
 توکل دوم قنوت یعنی کرنا اپنی کاموں کا خباب الہی پر سو وضع پر خطر میں سیوم صبر کرنا
 بلا پر چہارم راضی رہنا بوقت نزول آفت جب اس سے فارغ ہو تو یہ عقبہ یہی
 طے ہو گیا پہر اگر ارادہ عبادت کیا تو عقبہ بواجب نہیں آتی یہی عجب فرمان روا ہیں

نوساہ نہاں سردار میں شیر رواں شاہ مردان :
 نع دوریاں سر می رون مٹاں تخریب ماں پیہ لیاں
 سلطان رماں بہہ جسم لوعاں بہہ میں بہہ واں سمیع عرفاں
 نو ہی جستم ہا کور نصار ہی علی علی علی علی علی

آغاز احوال قبور و مزارات و مقبرہ مہدی بزرگان لاہور اول

ذکر احوال مزار پر انوار و خانقاہ عالیجاہ حضرت والا حبش

مقبول کوئین حضرت مادہ لال حسین لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

جنکی مزار گوہر بار شمال رو یہ موضع باغبان پورہ و غریب

پانچ سالہ مار واقع ہی پک کاب حقیقت الفقرا میں شیخ بیر محمد صاحب

کہ حکام نام تاریخی شیخ محمود اور حامی مادم حضرت مادہ کو کہتے حالات صادق

یوں نخر زرا می ہیں کہ حضرت کا نام مشہورہ ڈہڈا حسین ہے اور ڈہڈا اسما

کر راجہ لوہ میں ایک دات ہی ہم حضرت تہال کیطرس ڈوٹا اور باب کی عات

سر کلانی ہی بعض آپ کی برگوں میں سے جو شخص کا دل مشرف اسلام ہوا

مام اسکا کلانی تھا جب وہ مسلمان ہوا تو شیخ الاسلام خطاب مایا اسما

اسکی اولاد کلانی مشہور ہوئی حضرت کر والد کا نام شیخ عماں ہوا اسی باعث

اور جب راقم فرمایا کہ تاریخ تو لد منظوم ہو تو یہ شعر موزون ہوا **مشعر**
 سال مولودش از سروش آید + خواست چشتی کہ تا شود آگاہ + آتش بس ہوا
 ز عرش مجید + مسیح صادق براوج فقر و سبب ^{۹۴۵} چہ چکر کثر فرمایا کرتے ہیں کہ
 نقطہ فقر کے تین حرف ہیں طالب کہ چاہیں کہ ان حروف کی راز سے آگاہ
 ہو اول فاس سے مراد فقر و فاقہ و فنا اور فرائض حق کا گزارنا اور راہ
 بہرہ بدین فیروز می ^{ماہ} اور فسق و فجور سے ترک اوقاف سے قناعت اور قصد
 دل با خدا اور عہد خدا پر اقرار اور قیام کرنا اور قرب حق کو پہنچنا اور
 ریح سے ریاضت اور رضا اور روحی دل غیر خدا سے پھیرنا اور راہ
 راست پر چلنا اور نفس مارہ کی خیانت سے آگاہ رہنا اور راہِ سچی پانا
 جو نقطہ سجادہ نشین خاتماہ حضرت کے پاس ایک بیاض ہے اس میں بدستخط
 خاص اُنکے لکھا ہوا ہے کہ وردیش کر با پنچ حرف ہیں سو وردیش
 کو لازم ہے کہ ان با پنچ حرفوں کی اشاروں سے آگاہ ہو دال سے
 در و دل اور ریح سے ریاضت اور رد و یا کو چھوڑنا اور غیر حق سے
 رخصت ہونا اور او سے وحدت اور وداع وجود اور واصل
 سچی ہونا اور ایسی کتب و امید پڑیس اختیار کرنا اور بار می غیر حق سے سچا ہنی
 اور یاد حق کی سوا دم نہ مارنا اور بیک رنگ و یک دل رہنا اور شین سے
 شکر حق ادا کرنا اور شکایت سرب نہ کرنا اور خدا سے شرم رکھنی شریر
 نہ ہونا مراد ہے حضرت لال حسین کی بیعت بخدمت جناب حضرت بہلول رضی
 اللہ عنہ کی تھی اور اُنکی بخدمت حضرت شہ لطیف برہی اور اُنکی بخدمت جناب
 شاہ محمد مقیم اور اُنکی بخدمت حضرت حیات المیر قادر می جو نبیرہ حضرت
 غوث الاعظم قدس اللہ سرہ العزیز کی ہیں اور مال اُنکا کمتر میں فی جلد حضرت

محمد مصطفیٰ میں مسلسل درج کیا ہے

ذکر حضرت غوث الاغواث قطب الاقطاب شیخ

بہلول مرشد حضرت لال حسین رضی اللہ عنہما

حضرت شیخ بہلول مدہب امام اعظم من روضے صاحب ریاضت و حماد
اپنی وقت کی سنی اور حیدر بنو مراح حضرت کا ستیاج سفر سعد آب و مانی
ہے کہ یہ ہر مانی سر کامل حوصلت محکو عطا ہوئی ہے رکات سفر سے
حاصل ہوئی ہے حب حضرت کو اول شوق الہی ہوا تو اول سحر اس
من عاکر مشرف مشرف استناء موسیٰ روضہ مالد حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ
وہد ہوئی اور مادی دو سال حضرت کی روضہ سورہ کی عار و کسفی تصدیق
دل کر فر ہے دماں توجہ موحہ حضرت ساء دیں و دیبا فقرات کا کامل مواد
یوقت رحمت حکم حاضر ہوئی کا مرار بر اور حضرت ساء دشت کر بلا مادی ہوا آب
ماراوت تمام دماں حاضر ہوئی در و مانی ساء کی دیں و مادی مشکلیں حل ہوئی
یسو حاکم امام ہمام علیہ السلام فرمایا اور مانی حال پر مدرجہ کمال توجہ فرمایا حضرت
دماں میں بہت مسکف رہے اور و مانی قبول تمام حاصل کر کے مبیہ اللہ
مین آخر حج ادا کیا بعد تقدیم مراسم حج نعیم طواف روضہ سورہ
حاکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روانہ مدینہ شریف ہوئی دماں
پہونچکر ساء و ساء زیارت خست اللہ مشرف ہوئے اور ہر ارکان و مانی
روضہ مالد امام حسن علیہ السلام اور حاکم دین اللہ

علیہ الرحمۃ اللہ الی یوم الدین اور مزار حضرت امام باقر و حضرت جعفر صادق اور جناب سیدنا
 جاثون قیامت حضرت بنی فاطمہ الزہرا اور مقابر اصحاب اور جناب حضرت عثمان بن عفان جامع
 القرآن رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے اونہا می اور ہر ایک سی اجازت یاب ہو کر داخل
 مدینہ منورہ ہوئی اور بروضہ عالیہ حضرت شاہ رسالت علیہ الصلوٰۃ والسلام علیہ السلام
 صلوات و سلام بی تعداد + ہر رسول ویر آل پاکش باد + حاضر ہو کر مدت ہر دو چنان چاہا
 کشتی کی اور معتکف رہا اور شیش ماہ و مان ہی آرزو کرنی رہا کہ جناب اقدس سے اس بنا
 میں اجازت ہو کہ اب بندہ کہان کو جاؤی بعد شش ماہ حضرت شاہ بنوت کی طرف
 سی ہمہ ارشاد ہوا کہ تم یہاں سی اب بغداد میں واسطی حصول زیارت حضرت محسن
 رحمۃ اللہ علیہ سید الکونین غوث الثقلین محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ عید القادر جیلانی چاہا
 اور سعادت دارین اونہا و چنانچہ حضرت شیخ مدنیہ سی روانہ ہو کر بغداد میں پہونچی اور
 ایک سال کامل جاؤب کشتی کی اور مدنیہ زیارت روضہ مقدسہ حضرت امام اعظم
 شرفیاب ہوئی اور مدنیہ عجائبات الہی ویکہر جناب حضرت موسیٰ امام کاظم کی رضو
 مبارک کی زیارت کی اور ہر اشرف البلاء و بغداد سی با زیارت حضرت غوث الاعظم روانہ
 مشہد مقدس ہوئی اور وہاں پہونچ کر زیارت روضہ منورہ مقدسہ دیدہ دل روشن کر کے
 چند می و جان شریف رکھی تب امام نام سی حکم ہوا کہ اب بیجا نسی کوستان کی طرف چلاؤ
 اور کوہ پنجشیر کی بند سی پر جا کر ہر اوسکی اسطری سی اوترین کیونکہ وہاں ایک غار مقدر
 غار اصحاب کہف ہی اوسمیں ایک فقیر صائب کمال ظاہر و مجتہد ورفی الاصل حیرت افزائی
 سالکان مسلک سلسلہ قادریہ اس قایدہ مطلوبہ آپکا آپکو عنایت و مرحمت ہوگا آپ پہونچ
 مژدہ سنگر بہار خوشی کوہ پنجشیر پہونچی اور وہاں سی اگر اوس غار میں مشرف ہوگا

وہاں ایک رگ کو دیکھا کہ سحاب ثانی اندر مراقبہ میں ڈالی ہوئی بیٹھا ہے اور اوسکو
 اند فانی نے دو نظریں ایک عالمی دوسری عالمی حجاب کی ہوئی ہے یعنی اوپر دو عالمی
 طاری ہوئی تھیں حالت عالمی میں تو ایک شب نظر ڈالو تب وہ عکس کا کمر ہو جاتا تھا
 تاکہ اوس نظر عالمی کی مائت سے شہ و سر و غیرہ سب حل ہانا اور عالم حجابی میں جید ہر کچھ
 ہتی وہ بھال اور سرسبز ہو جانا اور حو آدمی اوس دم رور و آناونی کامل ہو جاتا قدر الہی
 سی حب حضرت شیخ ہلول وہاں یونہی تو او میر حالت عالمی کا وقت تھا لوگوں نے اوسکو
 مطلع کر دیا اور آپ شیخ گئی پیر حب وہ مشغول مراقبہ ہوئی تو یہ حضرت شیخ ہلول دالسی
 کسی گا و مہج گئے اوکالات مونتر انسی بھم ہو سچا کی اوسکی خدمت میں آئی اور ام کے
 در و ولت ہر آئینہ اوسوقت او میر حالت عالمی طاری نہی حب نظر مبارک اوس
 صاحب کمال کی آپ پر پڑی تو محہ قلب رہا ہر و جعفر عقدی تھمتل ہو گئی شاعر
 مست شذازی فقر حق + حو ادا سر ارحق بکبت حق + رفت ارحو و مستی باطل +
 مست سندس ہستی باطل + امام اوس شیخ محمد باب کا کسکو معلوم ہیں کہ یہ حضرت ہلول بی
 کسی سی طاہر میں فرمایا اگر اکرم و حق انسا را کہا کرنی نہی پیر حضرت ہلول نے اوس مرد حق سے عرض
 کی کہ اگر اعارت ہو تو فدوی مونتر انسی حضرت کی کرے اور با حق ہی درست ما و سے آپ نے
 اثنائاً فرمایا کہ اچھا حو تاجی سو کر پیر حضرت بی ایک مونتر انسی مستونہ فرمائی اور پیر مرد حق سے
 رحمت چاہی اہو بی فرمایا کہ یہاں سیر ابراہام کو عاؤ اور خات حسین کو راہ ہدایت
 دکھاؤ آب و حیاں ہی ہمہ ش قدم ہو کر شرب فرمائی لاہور ہوئی جب لاہور میں ہو کر
 نو مائیں حضرت حسین کے کرنی لگے اوسوقت الہام الہی سے اوسکی کوچہ میں سندھ لائے
 سحان اٹ رہی نصیب دس مرید کی کہ جبکا پیر متلانی ہو کر انسی دور دراز سفر سے آوے

اور گہرین بیٹے بیٹھائے اور سکو نعمت و لایبت پہونچائی جب وہ اس طرح نعمت پاوی تو بہرہ
 کیونکر لال حسین نہ کہا وی اور بہر کیونکر نہ مرید کا ماتہ پڑ کر حق تک پہونچا وی راوی کہتا ہے
 کہ انصوف حضرت لال حسین وہ سالہ تھی اور سجدت مولوی ابو بکر ساکن گیارہ قرآن شریف کا
 سپارہ حفظ کرتے تھے حضرت بہلول ان کے مکتب میں آئی اور حضرت حسین پر تپس
 تو ازین شمع گماہ کر کے حافظ ابو بکر سی پوچھا کہ اس لڑکی کا کیا نام اور کیا پڑھتا ہے اوہون
 فی عرض کی کہ یا مولی نام اسکا حسین ہے اور ساتواں سپارہ حفظ لڑچکا ہے البتہ
 شروع کر گیا بعد از آن حضرت بہلول نے کہا کہ اس لڑکی کو کہو کہ ہماری وضو کیواسطی
 دریا سے پانے لاوے کہتی ہیں کہ وہ مکتب حضرت حسین کا اونہی کی محکمہ میں تھا اور وہ محلہ
 منجیرون و رواڑہ ٹنگسالی لاہور متصل دریا سی راوی تھا راوی کہتا ہی کہ حافظ ابو بکر
 حضرت حسین کو کہا جاؤ اور اس بزرگ کیواسطی حد دریا سے پانی لاؤ جب وہ پانے لایا
 تو حضرت بہلول فی وضو فرما کر اس کے حق میں دعائی خیر کی کہ یا الہی اشکو فقیر عارف
 باندہ بعد از آن حضرت بہلول حسب الحکم اس مرد حق کے جدیدت لاہور میں مشغول
 حال حضرت حسین سے انحضرت بہلول کو نظر عاشقانہ اونپر سو گئی الغرض انکو بہت بلکہ
 نیا کر کیا اس اثنا میں ماہ رمضان المبارک بھی نزدیک آیا اور حضرت بہلول نے حافظ ابو بکر
 سی فرمایا کہ نماز تراویح میں امام نماز حسین ہو اور قرآن شریف سناوے الغرض
 اول رمضان سی ناشتم حضرت حسین نے چہلہ سپاری خواندہ نماز تراویح میں
 اور ساتویں روز حضرت فی مرشد کی خدمت میں مودیانہ عرض کی کہ یا مولی جو قرآن مجید
 یاد تھا میں سنا چکا ہوں اب آگے کیواسطے کیا حکم ہے آپ فی فرمایا کہ تو فی انکس پڑھا ہوا
 سنا یا ہی کچھ عجب نہیں کہلایا اب تجھی لازم ہے کہ بعد وضو نماز آد کر اور ہر

قرآن شریف پڑھتا ہوا ملک دریا اور بہاری واسطی آب درمائی ملی، الکن خا کو
 بھر جا گیا تو وہاں ایک شخص سرسبز سنہ سے بلیگا جو کچھ کہ وہ ٹکڑے کو کھانے کو کھانے
 اوہوں نے ویسا ہی کیا حبیبی بہر کے روانہ ہوئی تو ایک شخص با روئی نورانی سر
 پوش وہاں ظاہر ہوا شعر گفتم کامی کو دکھ اسلام علیک + ارسل اللہالی وحیہ
 جھیر میر مرآت ساس + ناما منہ سچا طر و سوس + خاطر حوین جمعہ ارار من
 مبیناں تنگ یار اس + حق ہر تادہ رومرا + حکم ہم دادہ آشت بر تو مرا + کہ نرا علم حق سخا نام
 وز لدنی سق سخا نام + چوں تو این عسکرم حق رس حوالی + ہر جہ
 ما حوالہ ہمہ دانی + آئی از شکر علم بی سکون + ریز در دس مس ایوت کورہ
 ما یریم کام تو آن آب + کشف گرد ز علم رتو حجاب + اس سخی چوں ابرو شہ
 سر بایق بہادر و حسین + کف تھاں و دلم ارین احساں + ماد در زیر بانی تو فرماں
 آئی ار کورہ چہ بل اردل و حاں + رزم کنوں اگر ڈھی فساں + گت حقش کہ ایسی
 رہبار + تو میر جو در مائی مس ردار + اور بہر ز بابا کہ اس کورہ سے نانی سرے ہاتھ نال
 حضرت حسین نے کورہ سے بانی ان کے ہاتھ پر قدرے ڈالا اور انہوں نے اوہیں سے
 قاری بانی حضرت حسین کے مہد میں ڈالا شعر آس کر فہم دست حضرت حید
 ہر جہ نو دس جہاں سماں ہمہ دید + ہر حضرت تھری نے او کو حوالہ سدا کر کے رخصت کیا
 اور فرمایا کہ ایسی سیج کو بہار اسلام دیباست حسن ایسی سیج کی یا س آئی تو اوہوں نے
 فرمایا کہ اس را کو بھی رکھنا کیونکہ شعر اس مد سماں و طبیعت سخن اسد + کا سرا
 کہ حضرت حسرتس ار ساد + اور بعدہ فرمایا کہ اب رات کو امامت کرنا اور قرآن مجید
 ربہ العرس سادج + ہر رمضان المبارک اوہوں نے ختم قرآن کر لیا اور فرمایا کہ

بہتر از خواندہ پڑہ سنایا شعر تاکہ از لفظ بسم تا والذاس + خواند قرآن تمام بی وسواس +
 ہر کس از خواندنش بحیرت ماند + کہ چگونہ ستخواندہ قرآن خواند + سامعانش شدند پس حیران +
 کہ چنان گشت نیکو شالسان + القصہ حضرت حسین کو جناب الہی بن قرب کلی حاصل ہو گیا
 جبکہ حضرت بہلول حسب الحکمہ پیران عظام و امامان بہام علیہم السلام کے واسطی تربیت حضرت حسین
 امی اور انکو کامل بنایا تو اسوقت بقول حضرت پیر محمد صاحب حقیقت الفقر اشعر
 در زمانی کہ شیخ سوئی حسین + آید از بہر جستجوی حسین + وقت خوش بود و ساعت مسعود +
 سال پنجاہ و پنج و نہصد بود + لمحرو شعر جبکہ بہلول در تلاش حسین + امی لاہور میں بلانہ
 اسکی تاریخ چشتیا پہی + حق شدہ نادانی حسین فقیر + جب حضرت بہلول کو انکی طرف
 سہی خاطر جمعی ملی ہو گئی تو آپ نے حضرت حسین سے رخصت ہونا چاہا اور بوقت رخصت
 فرمایا کہ اسی حسین بیان لاہور میں جناب حضرت پیر محمد دم علی گنج بخش بھوپر کے
 رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر انواری شعر کو مست محبوب حضرت حسین + اوست مطلوب حضرت
 منان + پیر پیران راہ عشق دلا + شاہ شامان ملک فقر و غنا + ہر مریدی کہ یافت زد
 ملقین + شد سخی واصل از کمال نصین + جب ہم چلی جاوین تو ہماری مہاجرت
 موری سے غم کرنا ہم نے ٹکوپیر علی گنج بخش بھوپری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچ
 کیا انکی ایسی جناب ستطاب ہے کہ جو کو ملی انکی در دولت پر شرف ہو تو او شکو
 جہٹ پٹ راہ حق کا راہ ملی + اور جو نامراد و حان خلوص دل سے آوی ٹواتے ہی سر دیاو
 اچکو لازم ہے کہ اچکی دروازہ فیض نڈازہ پر حاضر رہنا کہ شود کا تمہارا نڈر جہ کما
 ومان سے ہوگا اور وہ راہ حق میں مربی تمہارے ہونگے اور ٹکوبلد تروا
 کردیگی شعر عزان سیر دم ترا بان مخدوم + کہ سہرت خدا بان مخدوم

خدمت اوسماں و دل کرس + کوسٹ محمد ام اہل صدق و یقین + کر جو بہت مسم ہوا
 خدا + ایک مس کر دم اور حق اسعدا + کہ لغت چمن کر سنم + اور اوست
 کیر دار دستم شہید نصیحت فرما کر آپ روانہ وطن مبارک ہوئی اور وطن مبارک
 اہنگام مقام جہد لوٹ ہی سات میل اس طرف ہی اور حضرت حسین نے ادھر راہ
 حویلی کوشش عام عبادت کرنی شروع کی شہر فی حرار جہاں و اہل جہاں + نو دور
 رہی بادل ستاراں + اور حضرت حسین اکثر دریا پر مشغول ریاضت اور بہت طعم
 الصوم اور قائم الیل رہا کرتے تھے حتی کہ اس طرح چھ بیس سال او کی زد و ریاضت میں
 کدیری اور وہ حصر گراؤں میں اکثر رنگ نمانا اوقات بھری کیا کرتے تھے
 میل و باران و باد و ترالہ وار + حور و سی اسکا و کردے آنکھ صبر + رات کو تمام رات
 رہا س کہڑے ہو کی آپ ماسح ختم قرآن کیا کرتے اور دم صبح ختم تشریف کر کی دریا
 مامراتی اور نماز صبح و اشراق نثر کی حضرت میر علی گنج بخش بھویری کے خالقاہ پر حاضر
 اور حضرت فی کھی اس عرصہ میں ہماری حماحت او کی تھے ہمیشہ مارا حماحت او کیا
 کرتے تھے اور بارہ برس تک حضرت کا یہ معمول رہا کہ حضرت کی خالقاہ پر صبح سے
 سچاٹ بیت کردی از مر کلام حق آثار + بسم نامس ختم کر دی باز ابکوں روجو
 رصاں کا ذکر ہے کہ شہر باگہ رمقہ پر پور کر دے دیدہ حسین ظہور + ہکری خیر
 نور رمانی + مطہر نور پاک رحمانی + دیدہ حسن سند مست + رفعت رنجودی خا
 ریت + کست ار دیدہ چوست حسن + بچو از حمانی خویش حس حسین + ار اراست
 قناد دریا لبش + مر خدمت بہاد و در پالش + یہ صورت نورانی حضرت ہیں دیکھ کر
 انکی خدمت میں عرض کے کہ آپ کون ہیں اور نام مامی حضرت کا کیا ہے شہر

رقص سنا کر در آسنا + اور پھر حشر میں نے فرمایا کہ اب میں نے سمجھا کہ دنیا عام لہو و لعل
 ہر سچ سوائے کھاکہ وہ مطلب سمجھا در جو راسخا ص ہوست باران ہیں آب فی کعب کہ
 ہوست بار وہ ہی کہ خود دو جہان میں خوش ہو بہر کس نادنی کہا کہ رقص مسجد کیا معنی کرتا
 ہی شعر کتاری کو رب قصیدن + جس خود را رنگ باویدن + رقص و دیدہ
 حرد می است + بہتر از حب و کر خود می است + جب علم کے ساتھ عمل ہو اس علم کے
 ماحیا کو ماہر ہے آپ ہی ہر فرمایا کہ ارا سنا کہ ردینا لہو و لعل ہے پس اس بازی ہی ہو گیا
 ساری ہے رنگانی جہان کو خواب الہی نے لہو و لعل فرمایا ہے یہاں سکی بہو تو ہیں بلکہ
 س مخلوق اسکی لہو و لعل ہی پس محکو لازم ہے کہ لہو و لعل کروں تاکہ مخلوق خدا مت ہو
 اگر ہم اس لہو و لعل سے اکراہ کرین تو فعل خدا سے اکراہ ہی حسی خدا کی فعل کو کر وہ عا مادہ
 خود مرد وہ مطلق ہے اور آبی اس خوش ہیں وہ وہ کلام میں فرمایا کہ اسکی ہماست کے
 واسطے کو حق موت کم ہم ہو سچا ہے اور یہ فرمایا کہ خواب الہی کی ذات گنج محی نہ جا
 ادسی جا نا کہ امی حس کی سحلی کو حیلان کری تو رازا حست ظاہر ہو پھر اس راز سی خلق کو
 پیدا کیا تاکہ خدا کو ساخت کریں اور دیا کو بازی فرمایا پس اسمین بازی رہا جا الہی حب
 شیخ سعدی نے یہ سادو مساوت ہماوتی میں بکسی اور پھر انکی رقص پر حور وہ نہ بکرا
 اور انکو یقین ہو کہ جس اسی کے احاکے واسطے علم ظاہری پڑھتی تھے بعد اسکی حضرت
 مدوح پائی کو مان اور رقص کمان مدرسے باہر نکلی کتاب بہار یہ میں شکر ہے کہ اس
 مدرسے ماہر لکچ پاد تھا اسمین آتے تفسیر مدارک بینکدی طالب العلم اس حرکت ہی مارا فر
 دینی او کی حق میں طعن کرے لکے آپ نے فرمایا کہ میں اب اس کتاب سی گذرا اگر
 تمکو مطلوب ہے تو لیلو یہ کہتی ہی پانی کی لٹ فحاطب ہوئی اور فرمایا کہ اسی پاس نے ہما جی

باران جانی کتاب کے پینکٹے سے خفا ہو تو بہن کتاب ہماری واپس دیدے قدرت الہی
 سے کتاب خشک نارسیدہ چاہ سے باہر اگنی طالب علمان ہم درس آپ کے یہ گرا
 انکی دیکھ کر حیران ہوئے اور تمام شہر میں اس کراست کا جہ چاہیلا اور اس روز
 سے آپ کی طرف ملامتہ اختیار کر لیا تا لوگ اوشے نفرت کریں اور وہ بفراعت
 تمام مشغول باد الہی رہیں اسکے بعد آپ فریش مبارک سنڈ واڈوالی اور جام
 بکف رکھ لیا۔ **شعر** ساقی و منطرب و شراب و رباب + برگزیدہ و کز
 ہیج حجاب + جس وقت حضرت نے یہ طریقہ ملامتہ اپنے اوپر جاری کیا تو
 اوس وقت کی۔ **قطع** سال تاریخ چشتیا کیا تھی + ہکو بتلا تصدق حسین
 دوستوں سو یہ ہے تاریخ + کہ شدہ مست از آلہ حسین + **شعر** اوشے وقت
 عمر آپ کی چپٹیں برس کی تھی پھر تو آپ صومعہ سے رونق افزائی منجانب ہوئے
 مگر بقول شیخ پیر محمد **شعر** میاں خود دیئے از ہوا دھوس + از بی حظ
 نفس خوردے بس + اور یہ تمام عیش و طرب اسکے واسطے خود خواری کی تھی۔
 اور آپ راضی اس لونڈی و رندی میں بسر کیا کرتے تھے کہ بہر رات کئی تک آپ
 ہنستے کہلتے رہتے اور پھر تا نصف شب آپ لب مبارک کو بخیال نا پا پاری جان
 فانی آشنائی خندہ نغماتے اور عتیرے پھر آپ بادل گریبان رکھتے تھے
شعر بودے از گریہ مائے مائے زنان + بودے از نالہ وائے وائے
 کسان + بعد اسکے آپ زندانہ مستانہ ہو جاتے تھے جب اس حال کی خبر خباب
 حضرت شیخ پہلول کو پہونچی کہ حسین حاطہ صلاح سے باہر ہو گیا تو وہ بہر سنتی ہی
 لاہور میں تشریف لائے اور حضرت حسین کو دیکھ کر بجا نب اسکے متوجہ و مراف
 ہوئی۔ **شعر** جو دیکھا تو ایسا کچھ آیا نظر + کہ سب کچھ گیا اوکے جو سے گزر + اور کیا کویتو
 میں کہ حضرت حسین باحق واصل میں پھر تو اوونکی فلی ہو گئی اور اوونکی اوس حال میں

او کو چھوڑ کر رحمت ہوئے لہذا اسکے حب و دروس گد سے توحاب پہلول اس
 دار برطال سے لغز ابر و معال و اصل ہوئے حب نحر پر کات ہمارہ کے قطعہ
 حسنی تاریخ او کی رحلت کی + جلد لکھ کیسی شکو عمت ہو + جو کہ سچ رہا نہ ہو
 وہ حسرت + شیخ پہلول سال رحلت ہے اور سچ ہر محمد کتاب حقیقت العقب اس
 تاریخ و مات او کی یہ نحر پر کہتے ہیں شعر کہ سال وصال و سب عساں +
 اس دو تاریخ اور دو مصرع حیاں + سدھی واصل و قول رسول + بافت توں
 اندھنی پہلول + بعدہ حضرت حسن دستور لاہور میں حریرہ جس عام رہی رہے
 اور ادھکا معمول تھا کہ مت سراب ہو کر اگر حگ و رہا کی صدا مرا کوں
 رہا کرتے تھے مگر یہ امور محض واسطو احوال سے مال اسے کر دیتے ہو مگر حضرت کا
 یہ معمول تھا کہ سچے ہر رات کو ہر تہ حتم قراں کیا کرتے اور اسخاص طاہر اس کی
 حق میں کچھ کہہ کر نہ حاشہ بیچ ہر محمد کہتے ہیں شعر جوں کساں دجہا
 را سے العین + می سرد بے بحال حیں + می مکتدش اکثر سے براہ +
 حسن بلحد لب حولاہ + مگر او کو یہ حریرہ نہی کہ یہ حولاہ ہمیں ملکہ حوی
 الہ ہے + احوال حضرت شیخ مادہ ہو قدس سرہ العزیز یہ ہے
 کہ حضرت مادہ ہو ایک حبیب لڑکا ذات کا رہمن تھا اتفاقاً ایک روز بعد ازاں ہوا
 ہو احوال ماتا تھا کہ حضرت حسین مقتدا ہی کو نبی کی نظر میں اس را و سہر جاٹری وہ
 دیکھتے ہی عاشق رہا ہو گئے اور دوستوں سے لوجہا کہ یہ لڑکا کوں اور کہاں رہتا ہے
 لوگوں کو کہا کہ یہ رہیں سر ساکن نسہ سادہ ہو حضرت اوسی وقت سواری کتنی دنا
 نشر لیا لیکو اور یہ ہوت اکی ہو گئی کہ بغیر دیکو اس کے جاں بجاں مالک میں نہ رہی تھ
 ہر نو حضرت کا یہ معمول ہوا کہ سب کو اس کے گھر کے گرد طواف کیا کرتے اور وہ اسے
 فیلیہ کے ساتھ ہم بستر رکھتا تھا اور جاں لوجہا کہ وہ کا درجہ آگنی طرف مودہا تھا

اور وقت شوافع جو جو یا نہیں نہ بخشی اپنی زور بہ سزا کہا کرتا حضرت علی الاعلان دو باتیں باہر بیان کرتا الفرض
 اسی طرح سولہ برس گزری کہ حضرت اوس کے عشق میں بدنام اور زبان و فاعل عام ہو گیا اور بقیہ کلمی یہ
 حال تھا کہ آپ سرف بقولہ دیکھ کر مدام بی خور و بی خواب رہا کرتے تھے بعد اس قدر تکلیف بخشی کہ حضرت کے غم
 فرادہ کی دل میں ہی اثر کیا یہ تو وہ پیشہ شب و روز حضرت کی خدمت میں حاضر رہنے لگا بلکہ جب تک کہ
 حضرت کی زیارت نہ کر لیتا تو نہ بے قرار و سکون نہ آتا تھا اور ہمیشہ حضرت کی ساتھ شریک بادہ نوشی ہوتا
 اور دہن پیتا اور دہن و ٹہنا اور دہن سوتا بعد دو سال کے اوسکو اوحقین کو خبر ہوئی کہ مادہ ہر
 حسین ہو گیا تو اوسکو یہ خوف پیدا ہوا کہ مبادا مادہ ہو مسلمان ہو جاوے اور ہماری عزت و ابر کو کھاتا
 لگا دے اور سپرد خون و شفق ہو کر اس بات پر کہ باندھی کہ جب حسین مادہ ہو ہم سب نظر آویں تو حسین کو
 شہید کر ڈالیں قدرت الہی سے کہ وہ ہر روز یکجا ہم سب رہتی تھی مگر رات کو وقت جب وہ بارادہ قتل
 کرتی تو دروازہ مکان بناتو شرمسار ہو کر چل جاتی آخر کار مادہ ہو ظاہر ہوئی مسلمان ہو گیا اور مذہب نہ ہو
 سو مخارقت کی و نہیں یا مین بحسب اتفاقات روز بنت پنجمی آگیا تو ہندوؤں نے حسب رسم معمول خود
 عیش و عشرت شروع کی اور رقص و نشاط میں بظہر ایام قرب ہولی مشغول ہو کر حضرت مادہ ہو کر ایسا
 دیکھا تو اوسکو پہچانی ہوئی اس وقت کا دامن گیر حال ہو تو بنا نہ معشوقانہ رنگ گل لال لاکر حضرت حسین پر
 اور ریش و بر و حسین کو رنگین کیا حضرت یہ دیکھ کر حالت مد میں آگئی اور رقص و نشاط میں نہ رہیں
 خود مشغول ہو کر بعد ازاں ہر سال بروز بنت حضرت حسین خوشی بنت تائیں خیانت فرمایا کرتے تھے یہی
 ہر گشت الی الان بروز بنت انجی ہزار پر سرود و سماع و رقص و رنگ اندازی ہوتی ہی اور آخر فرمایا کہ
 کہ اسی مادہ و ان تیری لوان خون کی بہت چند روز ہی اور ہماری قہاری نسبت تا قیامت قائم رہے گی اب
 یہاں ان شخص کا ذکر کیا جاتا ہے کہ جو ہمیشہ حضرت حسین کے ساتھ شریک مجلس ماکر تھے اور انہیں
 حلقہ و دیشان جان باز حضرت مادہ ہو تھے اور ماسوا کے میان شعبان و رابرہیم اور ملا محمد و

اور بیعت یثرب اور ہار جہاں وفاقی سادہ اور باوجود ہڈی و مایا نامی سے اسلام شہادت لیں اور کاتواور
 پاسبین اور صالح ہر ایک لوگ مولانا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ذکر کرامات و خوارق عادات
 حضرت لال حسین رحمۃ اللہ علیہ حضرت نور الدین جہانگیر بادشاہ غازی کا خاندان و سیرت
 حضرت حسین کے ہر کمال تھا خاصہ اوچے ایک شخص سہمی بہار میں منی کو آگے پہنچے
 سر رکھا ہوا تھا کہ شب دور میں آپ جو کچھ کیا کریں تو اس سے وہ بطورہ و رماچہ حضرت طلحہ جانی
 کو اطلاع کیا کریں سونے آئے حالات کی ایک کتاب ہمارے نام نصیب کی ہے جس میں جو حق و حقیقت ہوا اس میں
 مسلمان ہونی و مادہ جو کا بہرہ جو کہ ماہ حبیب میں جس معمول ماریداں ہو وہ انھیں مادہ و بیعت و سیرت
 دربار گنگا آبادی اور مادہ ہو حضرت سید اگر عرض کی کہ با حضرت سرور الدین عمل گنگا کو واسطے ہزار
 اور چار سو روپیہ ہیں اس عمل کا نوا عظیم اگر آپ درمادیں تو میں ہی او کو ساتھ جاؤں اور عمل
 کر آؤں جو کہ حضرت کو نام سعادت اور ہونہ نہی ابو اسلمی و بابا کہ اسی مادہ ہوا اگر عمو ضرور سوچنا
 گنگا کا ہے تو میری اس شہر اور سرور حضرت عمل گنگا کہ یکم ماہ میا کہ ہونا ہی ہو کہ اطلاع دو میں و میں
 انکو عمل گنگا کر لاؤ گا العرصہ لاجس و کے روانہ گنگا ہو اور مادہ ہو سرور حضرت کو اگر
 کھا کہ حضرت آج روز عمل گنگا کا ہی در میری والدین عہد ملت گنگا عمل گنگا کے فیہ کے مجھ کیا مکہ سے
 آپ نے در مانا کہا اور اسی وقت آٹ ٹھو اور اسکو کہا کہ میری قدم بر قدم رکھو اور انھیں مدد کر
 جہاں سے اسکا کہا تو بعد ایک قدم رہی کے آسے اسکو کہا کہ انھیں کہہ دو کہ اس سے اسکا کہیں کہیں
 لڑائی آپ کو گنگا پر دیکھا حیران ہو کر آپ سے متعجب ہوا کہ با حضرت پہنچا معاملہ ہے آسے کہا کہ جبکہ
 پہنچا رہا بی بی پر اسکا ساں کر یا مسابہیں جاؤ عمل کہ اور والدین سے ملو اور ہر آؤ کہ ملدے نکاو اور
 لاؤ کروں العرصہ مادہ ہو گیا اور عمل کیا اور والدین ہی ملکر حضرت کو اس آبا اور سید سے ساقی جو
 میں پہنچ گیا اسی روز مادہ ہو صدق دل مسلمان ہو گیا حبیب و مسلمان ہو تو عمر اسکی خردہ سال

اور سن ایک ہزار ایک تہا آپ نے اپنے ہاتھ سے اسکو شراب پلائی اور کہہ دیا کہ اسکو دل سے بیخ کنی ہو اور اسکو قریب حق حاصل ہو گیا اور حضرت حسین نے مادہ کو فرمایا کہ آج تم اور ہم بابو پورہ میں علیحدہ ہو کر شراب و حدیث پین اور ایک ساعت و مان تنہا بیہوش ہو کر انکار کیا اور عرض کی کہ باحضرت بابو پورہ میں طلب کرینگے تو میں خلق میں بدنام ہو جاؤ گا لوگ کیا کہینگے مگر اسے افسوس و سکون نہ تھی کہ اس خلوت میں کیا جلوت جلوہ کرے کہ الغرض آپ اسکو بابو پورہ میں علیحدہ کر دیا اور ایک مکان تنہا میں جا بیٹھا اور وہ بابو پورہ آیا دیکھا ہوا وہی بابو کا تھا جو حضرت کا مرید خاص و حاضر باش صحبت تھا اور آپ اسکی دلا وجوش ہوئی تو حضرت حسین نے حالت میں نوشی پانی پیا اور فیصل میں لیکر وہ اصل سخن کر دیا اور بی محنت و مشقت ولی کامل بنا دیا بعد اذ کے حسب الامر حضرت کو مدعو کیا اور ملازم راجہ مان سنگھ ہو کر اسکو ساتھ میں لے گیا اور بجائے کمرشہ راجہ مان سنگھ ہم دکن پر روانہ ہوا وہ مادہ کو بھی ہمراہ لے گیا وہ راجہ مان سنگھ کو مستعد ہوئی تو لاچار مادہ کو کا نچا تھا نہا جب وہاں لڑائی ہوئی تو راجہ کی فوج بیدل ہو کر ہانگوں کو مستعد ہوئی تو لاچار راجہ نے مادہ کو کہا کہ اب وقت امداد ہے اگر تو فقیر ہے تو اس وقت میری یاری کر حضرت مادہ کو اسکو حال زار پر رحم آیا اور بجا عالم باطن متوجہ ہو کر حضرت حسین سے امداد چاہی اور اسوقت حضرت حسین لاہور میں مشغول بعضی طرح ہوئے کہ یکایک آپ اٹھ کھڑے ہوئے اور بارانِ حاضرین سے فرمایا کہ تم یہاں بیٹھو اور ہم اپنی آئے ہیں یہ کہہ کر نزد کر امت آپ دکن میں مادہ کو کو باس چاہو گئے اور کہا کہ اسی پارہ کی کیا حکم ہے اور کس واسطے کہو یا دیکھا ہی مادہ ہونے حال بیان کیا حضرت نے کہا کہ اچھا راجہ ہی جا کر کہو کہ لڑائی شروع کرے اور نظر با آسمان رکھو جب جنگ شروع کیا اور راجہ نے آسمان کی طرف دیکھا تو کیا دیکھا کہ آسمان پر فوج قلندر کثرت کھڑی ہے اور عدد و کثرت میں غلج ہوئی اور اسی وقت دشمن کو شکست ہو گئی اور آپ بعد فتح ایک ساعت پر مادہ کو کو باس بیٹھ کر روانہ ہوئے ہوئے اور بعد ساعتی اپنے بارانِ ہم کو باس آگئے اور تمام حال کہہ سنایا بعد فتح راجہ نے مادہ کو کو باس پر سر رکھا اور کہا کہ آج سے میں آپ کا مرید ہوں اور ہونے کے کہا کہ جب تک تو چاروں حال سے بیخبر تھا

ما یار ہنہا ہاں مناسب ہا اب ہجو حیت دی تاکہ میں ہر صبر حسن کے ماؤں ہر وہ اگر احارت
 دیکھ کر میں تنہا ہی پاس آؤنگا الغرض راحت ہی حصہ ہو کر آپ دار و لاہور ہو کر اور ہر صبر حسین
 کو چھوڑ کر کس نہ گھر اور حسرت حسین کا یہ معمول تھا کہ آت مو صغ ما لو پورہ میں اکثر لکھ لاپاکیے
 تہو اور وہ مو صغ ما لو پورہ اس ماعاں پور ہش پوہی اور وہیں اس فرار بر او آنحضرت کی واقعہ ہر
 ور یہ مقام ما لو پورہ حضرت کو بہت پسند ہا اور نقل ہے کہ ایک دن حضرت متصل سیدہ زینب
 لگے اور وہاں ایک گاہہ مسعودیکہ فرما لی گئے کہ یہاں ایک ہ کدہ کرو اور سنہرہ لگاؤ کہ یہاں تہی
 مریجگی اور جب ہم یہاں دس ہو جائیں گے تو عدت تہرہ سال یہاں پہلا آؤ گے اور ہمارے
 ہمارے لاس فری کھالیں گے اور ہر ما لو پورہ میں لے جا کر دس کر بچ گے اور بعد وفات مری کے
 ایک مریں بعد ماد ہوسر کو مانگا اور ہر بارہ مریں کے بعد لوٹ کر آئی گا اور میری سب رعایا تم ہوگا
 اور میری عدلیہ سجادہ نشین ما ہوہی اور بعد پتیس سال میری فری سجادہ نشین رہیگا بعد ازاں اسل
 حق ہوگا اوسکی مری میری قر کے راہ کر ما العرص بعد وفات جو کجہ کہ آت دریا پتہ طور میں آتا
 اور نیز ایک دن کا ذکر ہے کہ حضرت حسین فرما با کہ اے ما راں جلو سیر کیاں کسی مو صغ میں طلب
 باراں ہمد دس مریں کی کہ با مولیٰ اگر گمان ما مری مریں کہلاؤ تو ہم ملی ہیں آت فرما کہ بہت اہما
 العرص سب حصرا لا ہو سہی حکمہ بار درما ی راوی کے مو صغ سڈیاں والہ نشر لکھ کر دانا کھیر
 لڑکے مشہور ہو ح وٹان ہونچو اب ایک دوست آپکا سیر کیاں مو صغ میں ہلا گیا اور اس مو صغ کا
 سردار ہما رماں قوم مشہور ہونچا جو کہ اس موسم میں اسکا ما راں مد رحہ کمال تھا اور رہنما
 لوگ یہاں اسدا و ما راں کے ہات سکا ہی سہ فی صلاح کی کہ آج یہاں حسین ہنیر لا ہو سو آتا سہ
 اور وہ اس حوا ر غیر مریج ہی آج اوسکا امتحاں کر ما ماہی بہرہ مند وبت کر کے اہوں کے مسورت
 ہما رماں سردار حضرت کو دوستوں کو گر مار کر لیا اور بہرہ جویر کی کہ ان سہ دعائی ما رماں ان
 کرانی ماہی اگر دعا کی قبول ہوہی اور منہرہ سہا نو منہرہ اہکا کا لا کر کے دار پیاں موید کر کالہ شکر
 لکھ پست حضرت حسین کی ہی او ہوں نے اسی ہی جویر دل میں ٹہرائی جب حضرت حسین جنگ سے

سیر کر فرمایا وہاں آنی تو بار ونگو گرفتار دیکھا تو منہسک فرمایا کہ اسی باران تم نے مانا ہی مرغن خوب پیا
 پہر کر کہا تھی میں اور ہوں نے عرض کی کہ حضرت آپ فرمایا ارادہ سیر کر کہ ہوا اس بلا میں پہنچا یا ہے
 آپ فرمایا کہ غلطی سے رکھو کچھ جاسی اندیشہ نہیں خدا تعالیٰ بارش باران پہنچکا پھر ہمارا خان بھی
 ہمارا ہی طرح ہمارا مرید و خادم بنے گا اور خود اپنی ریش تر شوامی گا بعد از ان آپ دہ والون سے
 فرمایا کہ اسی نا خدا تر سو ایسا معاملہ مردان خدا سی کرنا تمکو مناسب نہیں ہے بلکہ تمکو لازم ہے کہ
 فقرا براعتا دلاؤ اور اگر تم میری دوستوں کو بچھوڑو گے تو میں تم پر بجائی با بانی آگ برساؤنگا اب انہو
 کو بیعت ہمارے ایک جہاں مل جاوے اب اگر اپنا پہلا جاستہ ہو تو فقروں کے واسطی مانا ہی مرغن
 اور شرب لاؤ تاکہ پیہ کہا وین اور پیوین اور جب سرور میں آوین تو دعای خیر کریں ہر اندیک
 بارش باران پہنچکا العقد زمندار لوگ اپنا مرغن با شرد شکر تیار کر کے لاؤ ادائیکے یاران بعد نماز قس
 کرنا شروع کیا اور آسمان کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ اب کیا دیر ہی حسین تو معہ باران خود سیر ہے
 بانی برسا ہکو نہ ترسا او سیوقت آسمان پر ابر نمودار ہوا اور بانی برسا شروع ہوا اور ابر
 برسا کہ تمام روئی زمین سطح آب ہو گیا جب بانی نے حد سے تجاوز کی تو تمام سکنا ہی وہ حضرت کی
 خدمت میں دوڑے آئے اور عرض کی کہ یا حضرت اب بس کبھی اگر اس سے زیادہ برسا تو تمام ذرا
 ہمارا ہی خراب ہو جائیگی او سیوقت بارش بند ہوئی اور تمام دہ والی حضرت کی خدمت میں
 اگر خادم ہوئے اور ہمارا خان سیر دار و مہر دار ونگا بھی حضرت کا خادم ہوا اور ریش برسا
 کٹوا کر آپ کے ہمراہ فقیر ہوا یا اور بجائی خود اپنے فرزند کو مقرر کر دیا اور خادم زندگی حضرت کی
 خدمت میں عبدانہوا اور نیز نقل ہے کہ ایک شخص حاجی یعقوب نام شخص منی تھا وہ ہمیشہ حضرت
 حسین کو مدینہ منورہ میں ہر روز پر وضہ مطہرہ حباب سالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے پیشہ
 مستکف دیکھا کرتا تھا اور اکثر حجوں میں وہاں بھی ہوتا تھا کہ فرمایا کہ فرماتے ہیں
 وہ آپکا بخوبی شناسا تھا اتفاقاً وہ لاہور میں سیر کرتا ہوا آپ کو بچا ایک دن اوسنی میان حضرت
 حسین کو بائیمال دیکھا کہ شرب کی بوتل ہتھ میں اور نغمہ ورق قص کنان پہر رہی میں یہ میر

دیکھ کر حیران رہا کہ آیا یہی کما معاملہ ہے جس سے میں ٹرازا بدستور ہوا تھا تو میں
اسکی کما حالت پر لاچار ہو کر لوگوں سے پوچھا کہ یہ شخص زمین و روئے تراستیدہ می حواریوں سے
لوگوں نے کہا کہ حیا کر اسی صاحب ران سرہ لانا یہ حضرت حسین معقول مستدیکو میں ولی کامل
ہی حاجی صاحب سرہ سکے اور حضرت کی باس ماکر کہی گئی کہ اسی مردِ عالم لاہور میں کس سوا
ہی ہو میں نے لوگو مدیہ منورہ میں پائی صورت چھوٹا تھا اور میں جہتہ انکہ دنان دیکھا کرتا تھا
کہ تم سراب میں اصلاح سے ہو تھی اور چیشہ مکہ مدیہ میں میں واپس کیجا پیرا کرتے رہا
درامی کہ یہ کما معاملہ ہی حضرت کی کہا کہ انکہ سداورد کہہ کہ یہ کما معاملہ ہی حیا و سی انکہ ہر ملک
نو حضرت کو مناسب شانہ دیکھا اور پیر دیکھا کہ حضرت اوسنی طرح روضہ مطہرہ بنویہ متکعب میں
حی حاجی یہ کما امت حضرت کی دیکھ حکا تو آسنی دریا کہا کہ اسی شخص اب یہاں سے حلا ما اور سیرا
ماز کسی سے فاس کر میں نے جلیشہ لاہور میں رہتا ہوں کہی کہ وہ درہ میں ہیں گیا مگر اوسو مانا
اور تا وار بلند کہا کہ اسی سا کہاں لاہور یہ ولی کامل ہے میں اسکو طواف کعبہ میں جو کر کر دو
لاہور ہو ہوں اور مدیہ نیربہ میں یہ میرا دوست تھا حضرت کی دیکھا کہ اسی ہا را را
فاش کر دیا ہے تو آسا و سکی انہوں سے گم ہو گئی بعد ازاں اوسو ہر جہد تلاش کی مگر نہ ماحص
وہ تلاش سی مابوس ہو تو اوسو ارادہ کیا کہ اس کہ میں حاکم دیکھوں ساداب دستور و مان
ہی موجود ہوں جس دنان گیا تو دستور انکو طواف کعبہ میں سرسجود مایا و مان جانے ہی حضرت
کو قدموں برگیرا اور خادم ہوا ہر اوسکی حیرت میں کہ کہا گیا اور کیا ہوا فقط اور نہر کتاب
حقیقت القصر میں لکھا ہے کہ اگر ماساہ کے دربار میں لوگوں نے اگر سے کہا کہ لاہور میں ایک بصر
حسین نامی ایسا ہے کہ داڑھی سدا کر لاسن نامی سرچ سنہا ہے اور سراب فی کر رفس کنان
ہر نامی اور دعوی سے ولایت کر نامی اگر یہ سکر تمام ملک علی کو نوال شہر لاہور فرمان تاکہ ی
ہمما کہ نور ہو کچھ دیاں ہذا کے حضرت میں کو بطلیل چند کر کے ہا رہی باس لا دی وہ چند ہا کچھ
وربہ تلاش نامکرات اوسکو نہ مانے ایک دن کا ذکر ہے کہ حسب الحکم بادشاہ کو دلائی

جو بڑا سفور باغی اور راہ زن تھا کہ فارہ پور لاهور میں آیا اور حکم شاہی تھا کہ اسکو منجم خاص پناہ
 دیوین ملک علی کو توال سکوپہا نسی دینی کی واسطی دمان گیا ہوتا تھا اور اسوقت اسکے پاس دس کا
 بیٹا جو حسین تھا بیٹھا ہوا تھا اتفاقاً دمان حضرت حسین پہونچا اور اس حسین لڑکے کو دیکھنے لگے
 لوگوں نے دیکھکر کو توال کو خبر دی کہ حضرت حسین مجھ کھڑے ہیں دسویں دسویں وقت آہکو گرفتار کیا
 آپ نے فرمایا کہ تو مجھ کو کیوں گرفتار کرتا ہے اور سنی کہا کہ باوجود می نوشی وغیرہ شرعی کے باعث ہوتا
 بعد ازان حکم ملک علی حضرت کو باؤنیں زنجیر ڈالی گئی قدرت الہی سے وہ زنجیر دسویں وقت ٹوٹ گئی
 پھر پناہی پر ٹوٹ گئی وہ حیران ہوا حضرت نے اس سے کہا کہ مجھ کو چھوڑ دی اور سننے کھا کہ تو جا دو گے
 میں تجھے ایسی سیخ مار دوں گا کہ جان برہوگا اسل شاہین فرما لیں بنام اسکے پہونچا کہ دلاہٹی کو
 پناہی جلد نردی اور بوقت دار کینچ جانیک وہ جو گنگو کہی ہکو اسکی ربوٹ کروا دینی اور سیقت
 اسکو دار پر چڑھا یا اور دلاہٹی نے بوقت دار اکبر کو ہزار ماگالیاں دین بعد دینی پناہی کے
 ملک علی کو توال نے عرضی بھٹو اکبر بدین مضمون لکھی کہ بوقت دار دلاہٹی نے غلام گالیاں
 آپ کو دی ہیں و تمام حال حضرت حسین کا یہی لکھا کہ اسکی اسکی دفعہ زنجیر اسکے پاؤں سے ٹوٹ
 گئی تھی جب وہ عرضی اکبر نے سنی تو کہنے لگا کہ اس باجی ملک نے کچھ خیال اب نہ کیا اور تفصیل وار
 گالیاں درج عریضہ کرین الغرض وہ بوقت حکم دیا کہ ملک علی کو سفرہ میں بیچ ٹھوکیں اور اسوقت ہی
 اسکو ماہرین الغرض وہ سہی طرح سے مارا گیا اور تمام شہر میں یہ کہراست حضرت حسین کی سہو ہوئی
 اور تا باکبر خبر پہونچی وہ سنکر حیران ہوا آری شعر کا رپاکا نراقباسل ان خود دیگر کرچہ آید دوشتر
 شیر و شیر + اس ملک علی کی قبر گورستان سیانی میں سعد و حیرہ مسجد موجود ہے اور حال گورستان
 سیانی میں حال سکا کٹر نے زبان کی گورکان درج کیا ہے اگرچہ انہوں نے بھی یہی بیان کیا تھا کہ دلا
 ہٹی کے باعث یہ کو توال مارا گیا تھا مگر انہوں نے وہ بیان کھی و طرح سے کیا تھا اسکے فرزند
 نے قبر اسکی بنوائی فقط بادشاہ نے حضرت کو انہی پاس بلوایا جب آپ حضور اکبر میں پہونچی تو اسوقت
 بونل شراب کی ماتہ میں تھی اکبر نے دیکھکر کہا کہ اسی نفر یہ کیا معاملہ ہے غیر شرح ہونا چاہیے

ہوا یہاں سب کو آپ نے ایک نام دیا تو تل ہی ہو کر اوسکو دیا اور وہاں کہ دیکھ لیں کس سے حساب کرے
 دیکھا تو آب سرد بہا بہر دو سر عام دیا تو سیر تھا بعد ازاں اکرے اور تو تل سراب کی سگو اکر اوسکو
 دی تاکہ امتحان کریں وہاں سے اوس میں سے بھی ہالہ ہر کر اوسی مادہ سرست تھا العزیز اٹھ پالہ
 آب دے دیا اور ہر ایک ہالہ میں سے الگ الگ چیریں نکلیں اکر یہ دیکھ کر اوسکو کہے لگا کہ تم میں
 کرامت کی متفقہ ہیں کہی اور کرامت دیکھا اور اُنکو ایک حجرہ میں بند کر رکھوں میں اعلیٰ ہو جائے
 اور رہا نہ میں گیا تو کیا دیکھا ہے کہ حضرت اوسکے مادہ سب کو محل میں لیکر بیٹھ ہوئے ہیں
 اکر حیراں ہو کر ماہر آیا اور مخبری کا در کھلوا مانا تو دیکھا کہ آب اسی حجرہ میں سر راقہ بیٹھ ہیں ہر
 اندر محل میں گاتا تو دماغ حضرت سب بستوں محل میں کھڑی ہیں اکر اس سے یہاں سے سرمد
 ہوا اور قدموں سے گر کر آب دے دیا تاکہ ہر کو مادی دے ورنہ ایک دم میں سلسلہ تیری مراد چوکی
 اور ادسا ہو کو تکلیف دیا ضرر کا لازم نہیں اکر دل مان سے اس کا خادم ہوا اور اسنو اسی در پر
 ماتہ سے کہ اس وقت اوال الفصل تھا سب حال کھسکا یا اوسو عرض کی کہ اسی جہاں مادہ فزاری
 ماسا مقدس کوئی مات بید ہیں ہر ہوا کرے باعزت اوسکو حصت فرمایا اور جہتہ بکی حساب میں
 ارادت ملی رکھا تھا اور ماسوا کے سہارہ سلیم اور تمام گھماں اکی ارادت سند تھیں اور
 سادہ ہال اور شاہ مراد اکی دلی علام تھا اور امیری سامی خواجہ دولت ماں و رخان حاماں اور
 سعتی اور میر عدل و ریح اوال الفصل اکی متفقہ ہوئی اور بیچ عبدالرحمن کو بیٹے و حطات اعلیٰ کا
 اکی دہرانی سے ماما اور جبرائیل ہارخان صادق ماں و شہباز مان و تمام امرا اور راجہ
 مادار اکی مطیع فرمان و رامند و اہر مائیں تھے مگر آکسی کی طرف کوئی التمانہ لاتی تھے اور سب
 بیکہ رقص کان بڑی بہرتی تھے کہنی ہیں کہ گو حراماں ایک شخص شرا میر کرتا اوسکی گہریں اولاد
 تھی اوسکی عورت ایک دن حضرت کی حدیث میں آئی اور عرض کی کہ با حضرت میری گہریں اولاد
 ہیں آپ دہرانی کریں کہ در مدہو آب دے فرمایا کہ اچھا ملاں رات ہم تیری گہریں آدین گے
 تو بے خواب آراں سے ہمارے سکھار کرنا تمام رات ہم تیری ساتھ ہم بستر ہو گے اور نہراں ہو چکے

پہر بوقت صبح غسل کر کے دعا کرینگے پہر تیری گھر فرزند ہوگا اوسنی قبول کیا آپ دیکھی گھر تشریف لے گئے
 اور اوسی طرح تمام رات می نوشی کرتے اور انبشار غاشقانہ پڑتی رہے جب اسکی بی بی فریہ حال کیا
 تو سنبانہ شوہر کے خانہ چوی اور اپنی کنز کو کہتی لگی کہ تو نگہبان رہ تاکہ کوئی آفرینہ پاوی
 وہ نگہبانی میں مشغول رہی پہر رات کو اوب کو شبہ ہو کہ دیکھوں تو سہی یہ فقیر کس طرح میری
 بی بی کو ساتھ ہم بستر رہی جب دروازہ کی سوراخ سے دیکھا تو کیا دیکھا کہ آپ شکل بچہ شیر خوارہ و سکی
 ساتھ لیٹی ہوئی ہیں اور اسکے پستان سے دودھ پی رہی ہیں و سکو نلی ہوئی جب صبح ہوئی تو حضرت
 غسل کر کے اور دعا خیر دیکر چلے گئے دوسری دن و سنی اپنے شوہر سے قربت کی اور معاملہ ہو گئی بعد مدت
 سہوہہ کو فرزند تولد ہوا بعد ازاں جب اسکے شوہر کو یہ خبر ہوئی کہ حضرت حسین میری گھر میں اگر
 شب باش ہوئی تھے اور انکی توجہ سے یہ فرزند سعادتمند جناب حق سے عطا ہوا یہ بات سنکر اگرچہ
 اوب کو غصہ تو بہت آیا بلکہ در صد قتل حضرت کو ہو مگر مردانا تھا یہ ارادہ کیا کہ بعد امتحان اوب کو
 قتل کرنا چاہی اس خیال سے آپ کی ضیافت کی و اسٹین یہ تجویز کی کہ آپ کو نہ ہر ملا پل کھلا دی اگر
 اس سے آپ کو کچھ اثر ہو تو خیال کرونگا کہ یہ نہانی ہی اور پہر بدلہ لوں گا والا نہ خیر اس خیال سے چند
 بوتلین ہر ملا پل کی گھر میں لایا اور آپ کی ضیافت کی جب آپ آئے تو آتی ہی فرمایا کہ شراب لاؤ
 اوسنی ایک جام نہ ہر ملا پل کا آپ کو دیا آپ نے لیکر پیٹ پی لیا اور کہا کہ اسی گوجر خان پہر پانی
 ہی اور ہم تجھ سے شراب مانگتی ہیں چیراں ہوا اور آپ نے دے دی وہ تمام بوتلین نہ ہر کی نوش جان کیں
 اور کچھ نہرا دیکھو یہ دیکھ کر گوجر خان بجان خادم جان نثار ہوا غلط اور تیر ایک شب ذکر ہی
 کہ حضرت حسین ایک دوست کی گھر میں جہان تھا اور می نوشی کر رہی تھے اور مادہ ہو ہی ٹانگی
 مجلس تہلجی آدمی رات ہوئی تو آپ نے مادہ ہو کر کپڑے چرکین دیکھ کر ایک دوست کو فرمایا کہ اسکی
 کپڑے دریا ئی راوی پر لچا اور کسی ہو بی سے اسوقت دلوالا اوسنی عرض کی کہ حضرت اسوقت
 اوسی رات کا وقت ہی دھوبی کہاں اور دروازہ شہر کی بند آپ نے فرمایا کہ چون وجہ انکار و غلبہ
 جب وہ باہر آیا تو در و ز روشن دیکھا لب دریا گیا و مان ایکے ہو بی موجود تھا اوسنی کپڑے لیکر

دہودنی اور مردوری سی اور کہا کہ حضرت حسین کو میرا سلام دبا دہ حیراں ہو کر وہاں آنا حاصل
 گھر میں پہنچا تو وہی آدمی بات کا وقت نظر آیا کپڑی دیدنی اور سلام دہوئی کا عرض کیا ات کو شکو
 دیا کہ تو جبریت کر دہ دہوئی ایک مرسہ تھا اس معاملہ کی سماعت سی او سکی روت دہ جہدنا
 ہوی او نیز لکھتی ہیں کہ جب اکبر دساہ فرارادہ ہم ملک ٹہرے کا کا تو اس وقت عبدالرحیم
 ماسحا ماں کو سساہ سالار کل اواج ماہر و مامور ٹہرے کا کا اور حکم دیا کہ فی القود ماں ماوی حس
 وہ لا جو میں پہنچا تو اتفاقاً بیچ الوالعصل اس بام میں لاہور میں تھا اور ماسحا ماں کو اسکی
 خدمت میں عوی شاگردی لکھا ہا اس لحاظ سی او سنی او سکی حد میں عرض کیا کہ اگر اس بہر میں کوئی
 غیر کامل ہو تو محکو اطلاع دی تاکہ میں اس سی استدرا کروں سی اوالعصل فرما م حضرت حسین کا لیا
 اور کہا کہ انکی خدمت میں ما اگر وہ سخی و سام دہی کریں تو میں عادت سی اس سی دل بستہ نہوا
 کیونکہ او سکی و سام دہی عین ماسحا ماں فرادوس سی کہا کہ آت مجھ سے پہرہ لی جس میں سی فرما
 کہ انکا وقت لطف سم سب کا ہی محکو لارم سی کا سو وقت تن بہا مخر نام او سکی خدمت میں حاضر ہو
 او سی سخاں ست قبول کیا کہ مرد راج راہر ماصر خدمت حضرت حسین کا ہو لگا بعد اسکو ماسحا ماں
 حضرت کی حال کا مسلاتی ہوا اتفاقاً او میں سب کو حضرت حسن ایک مرید کی ہاں ہاں تہو حہ
 سیراں کر گھر میں گئی تو ماتی سی درماے لگو کہ آج دورا نہ یعنی دواں مرض سیرین مبارک کیا
 اوسی درما بن حضرت کو سن سرداری سمہا اور را تہو تیار کر امی حضرت معلول سوار سی
 چوی اور بعد دراست او سکر سحرہ کا وقت آیا تو آپ فرمایا کہ وہ دورا تہو جو حصو ماہ دولت
 کو اتی تہے ملاحدہ رکھو ایک جہاں جب سی آدمی کا پیہ دو لیا او سکا حصہ ہو لگو حہ وقت بیم سب ہو
 نو ماسحا ماں فرادوس در را اگر دستک دی آتی طلب کیا جب رو رو آیا تو او سنی مبلغ مانسور
 نظر کرٹا یا اور آتی وہ دواں مرض او سکو عایت گئی اور وہ وقت آن کے دل میں یہی ہمار
 کر کے آنا تھا کہ اگر حسین غیر کامل سی تو اس وقت محکو را تہی کہلا دی گا بعد ان حضرت حسین
 فرادوسکو حدگا لیاں دین اور وہ رو پیہ لیکر فرمایا کہ مبلغ مانسور رو پیہ کو او سنی ملک تہہ ہم سی

خبر دیکھا پہر اسکو فرمایا جا روانہ ہوا اور پہر فرمایا کہ اب اس فتح کے واسطی کسی اور فقیر سی درخواست نہ کرنا
 کیونکہ یہ ملک پہنچو گئے سبب وہ لاہور سے روانہ ہو کر ملتان میں پہنچا تو حضرت خواجہ ابوالدین
 ذکر یا ملتانی کی خانقاہ پر حاضر ہو اوس وقت وہاں شیخ کبیر بالا پیر روشن ضمیر ہر سجادہ نشین مزار
 حضرت مخدوم کو تھے اذکی خدمت میں اوسنی دوسروں پہ نذرانہ گزارا اور ہونہ لے لیا
 اور دوسرے روز صبح کو اودھون فی وہ روپیہ واسطی پدیا خانخانان فی جب باعث ہو چکا۔ تو
 اودھون فی کہا کہ ایک آج رات کی وقت حضرت جدی فی محکو خواب میں فرمایا ہے کہ یہ روپیہ واسطی
 کیونکہ خانخانان فی ہر دفع ملک تہتہ پہر روپیہ دیا ہے اور پہلے وہ ملک حسب الدعا فی حضرت حسین لاہوری
 خان خانان کو عطا ہو چکا ہے ہم کے عوض پہر روپیہ ملیوین اگر دنیا ہی تو حسباً دے دیو ورنہ ہم
 تاقیامت زہد یا اوسکی اسان کو رہن گوی یہ سنگر خانخانان زیادہ تر معتقد حضرت لال حسین کا
 کا ہوا اور آخر کار ملک تہتہ پہر اوسنی فتح پائی اور جو کچھ حضرت حسین فی فرمایا تھا سوہ سب ستور ہو
 اور نیز کہتی ہیں کہ ایک شخص سعید نامی منجرتا اوسکی کان میں درویش شروع ہوا ہر چند اوسنی منجرتا
 کیا کچھ فائدہ ہوا لوگوں فی اوسکو کہا کہ حضرت حسین کی خدمت میں جا کر عرض کر لیں ہے کہ شفا
 کامل حاصل ہو جائیگی اوسنی اول کہا کہ غیر شرع آدمی کی پاس التجا لجا فی مناسب نہیں آخر کار جب
 بہت لاچار ہوا تو اوسنی یہ حیلہ شرعی کیا کہ جان بچانے کے واسطی دعوت ہی روانہ ہو یہ خیال کر کے اکی
 پاس آیا اور عرض حال کی آپنی فرمایا کہ اسی سعید وہ ٹکڑا کاغذ جو پڑا ہوا ہے اودھا کر کان میں رکھ
 اوسنی عرض کی کہ یا حضرت میں نے اگر کئی دفعہ کاغذ حریر کان میں رکھا ہے کچھ فائدہ نہیں ہوا آپنی
 فرمایا کہ اسی ملا صاحب اس کاغذ کو پکا غنیمت رکھ لو اچھی ہو باؤ گرجب اوسنی وہ کاغذ کاغذ کاغذ
 رکھا تو درد کو آرام ملی ہو گیا اور ملتان جان دل سے معتقد حضرت کا ہوا اور نیز کہتی ہیں
 کہ حضرت کی وقت میں ایک شخص کہتا تھا وہ ایک نو لہ اکثر بنا کر آپ کی پاس لے گیا آپ فی اوسکو
 دیکھ کر فرمایا کہ اسی ہوفوف تو فی ناحق اتنی محنت اودھا ہے یعنی پہلے سیاب لایا اور جنگل میں
 تلاش ہوئی پہر کیا اور اوپلون کا دھوان کہا با اور ہزار محنت یہ اکسہ نبائی وہ تو بڑے

محرم کے پاس گناہاں سے بھر دیا وہ مادم ہوا بعد ازاں اس کی اوسکا تہہ بکڑا دیا پابا اور گوشت محل
 میں لٹا کر اوسکے رو رو لول کیا قدرت الہی سی جہاں بچا لول گرا وہ مگہ تہ تمام طلا ہو گئی وہ بکھڑ
 مادم و مادم ہوا حال و ذات حضرت حسین رحمۃ اللہ علیہ جب عمر حضرت کی ۲۳
 سال کی ہوئی مکی فرستاد ذات معری اس طرح ہے کہ عمر وہ سال و آنکو سر کا مل طلا بعد ازاں
 جس سال تک آب مدوحہ کمال راہ و مادم ہی اور شائیں سال آتی رہداہ سبجاری میں عمر
 صرف کی ورا آخر کار موت ہوئی حال و ذات آن مایع کمالات صاحب جیف الفقر الیوں نخر برکرا ہوا
 کہ انکو در رو رسناہات سیر کیاں در مای راوی سی مار مای ہے و ناں نصی در مای راوی میں انکو
 ایک لگساں نظر آیا اب در کساں سی در مایا کہ میں یہاں انا رومی حب او سی آنکو و ناں نا
 و آب در ناں ہا نا کہ بیرو کما نصی طبع کہ پہلا و میں حاسمہ آہی ایکساہ رکھ کر حد نیر ملائی اور بعد
 مرداں ہر ہی سی در مایا کہ اسی دوساں جس کو سی دوست حقیقی ہی دوست کو اسی طرف ملاوے
 تو کیا کر مایا ہی دوستوں تو کیا کہ اگر دوست مارا وہ وصل ملاوی تو سحاں مست او نہ کر مایا مایا ہی
 سکر آت و در مایا کہ اسی مایاں جس اے حال الہی ہے و مال میں طلب فرماؤ میں شعیر مرقوم میں
 مردوں میں عالم + ماسوم + مادی خود ہم + ہم حق جو ماشم مردوں + دل ہم حوں حراسم
 ار مردوں + مرد ہم وصل مایا است کون + کس سادہ مرد ہم مردوں + دوست نام شود مادل سادہ
 ار ہم درج مرد ہم آدا + کور ہم کسی مردوں میں + سادہ سادہ سی مردوں میں + را کو سر
 مردہ + دہام میں میں + کہ ہم حق اشتہم دل میں + گر لبوڑ میں مرا ماں بود + بودہ ام
 مردہ ار مای و خود + میں میں + کور و چوں پیاراں سر + حوں میں سادہ سادہ سر + میں میں
 کسریدہ + یہ رداغت و ادا ماں سدا + وقت ماں دناں دلس لگاہ + مالہ آمد مردوں کہ
 حق اللہ + چون حق اللہ گنہ ماں سپرد + مادم صاف وصل اللہ خورد + خوردار وصل حق حق اللہ
 مست جو اسد کور کار + مرگ مردوں حق اگر دالی + رارہ اللہ اللہ اللہ اللہ + العزم و وسدوں
 سار بچہ بر و کشن میں کیا اور مار حارہ پر تمام اولبا، اللہ شریف لائی اور ہر مار درائی

کی لاش کو لیا کر اوس بجہ میں کہ آب فر خود پسند فرمائی تھی حضرت کو دفن کیا راوی صادق یعنی
 کتاب بیاریہ سو قدیق ہو کہ اوس دن روز جمعہ سلخ ماہ جمادی الثانی سن یکہزار اٹھہ ہا چنانچہ
 شیخ پر محمد فر حضرت کی تاریخ وفات یہ زب منجمہ کتاب حقیقت القدر کی ہے۔ تاریخ سال رحلت
 از حساب جمل + گفت مانف کہ دست خفوق ازل قطعہ لمسرہ جشتیا توہی اونکی لکھہ تاریخ + کیونکہ
 وہ شیخ دین نیاست است + مانفی نے کیا محجو الہام۔ لکھہ دی تو از عی محبت مت + اس حادہ بکا
 سی ہر ایک شخص کو غم بی اندازہ حاصل ہوا اگرچہ پنجاب میں چہ شہاہ جہانگد ایا کون تھا۔
 کہ جبکہ حضرت حسین کا غم نہوا ہوگا بلکہ یا تم حسین میں شور کر بلا پنجاب میں بر بانو گیا تھا۔ مگر
 خصوصاً حضرت ماد ہوگا یونہ ایتہا کہ شب روز حضرت کی قبر مبارک کو نعل میں لیکر رویا کرتے تھے
 اور یہ شعر پڑھا کرتے تھے تو شعی باوصال حق مہدم + ماد ہو راگذاشتی در غم + تو شعی
 از جہان بنار و نعیم + ماد ہو بے توشہ بدرد و نعیم + الغرض جب ایسا کل مل اس طرح ہو گدا
 تو عالم رو با میں حضرت ماد ہو کو الہام ہوا کہ حضرت حسین فرما تو میں کہ تو اب ہو سی ہندوستان کی طرف
 جا کر راجہ مان سنگد کی دوا بارہ نوکری کر اور بارہ برس سحر کر کے پھر یہاں آ اگرچہ دل بکا بغیر بیا
 حضرت حسین کے کسی طرف مشغول نہوتا تھا مگر بضمون لا اتمو معذ در حضرت ماد ہو روانہ ہوتا
 ہوئی جب راجہ مان سنگد کی باں گویا و اونی باؤنہ حضرت کی اپنا سر رکھا اور کہا کہ شعر گر بر سر و
 چشم من نشینی + نازت بکشم کہ ناز نینی + جی با جت شریف آوری پوچھا تو حضرت ماد ہو
 کہا کہ ہم نوکری کرنے آئی ہیں راجہ فر کہا کہ میں آپکا نوکر بلکہ غلام ہوں یہ کیا بات ہے آپ پند پر
 لکھہ لگا کی بیٹھیں اور میں آپکا مرید و مخلص خاص ہوں جب تک زندہ ہوں جا کر ہوں جب حارہ بکا
 تو ہی آپ میری مالک المکاب میں اگرچہ یہاں اہل اسلام کم ہیں تو ہی جو میری اولاد میں سے ہوگا
 آپکا ما بعد از رہی گا تہیہ فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمت حضرت حسین فر جو آپکے لا ہو رہے وہ انہیں
 تھا اسکا پھر ہی باعث تھا کہ اگر حضرت ماد ہو یہاں ہیں گے تو غم و الم مفارقت حسین دینا
 بعد از ان حضرت ماد ہو فری راجہ مان سنگد سے کہا کہ میں حسب الحکم حضرت پیر و شہید خود یعنی

یہاں آج ہوں اور مارہ ریس کے بعد ہر لوٹ مار بیکار ہو گیا جو حکم صحت مارہ برس گدیری اور مارہ مر گیا
 اور حضرت مادہ ہونی ہی ارادہ واس آیکا کیا اسل سامیں دریای را دی میں سلاط آیا
 اور پانی حضرت حسین کی نزارک حڑہ آباد و ستوں کی قمر سارک کو گکاف کیا ماکہ حسا الو سبت
 آپ کی آپ کی لاس ہارک ماروورہ میں من کی مادی حب فقر کو کہو لا تو قبر دریاں سی حالی بکلی ہوئی
 نوادہ سلسل س تہی ۔ ماکہ استخوان اس جو پی سی عام مرید اور حدام جہاں ہوئی اور یہ س
 ہو کر واپس لوٹو حب حد قدم ادھر آئی تو ہر قبر میں سی ایک زنا آسمان رسید نظر آیا ہر سنگ
 لوٹ کر واپس آیا اور محمد صالح مامی ایک مرد کو دلیس الہام صحاب اللہ ہو کہ فر کے اندر حاکر دیکھو
 وہ قبر میں حاکر کو دا او سبیں قدرت الہی سے کیا دیکھا ہے کہ ایک گلبرت گلیا ہی ریحان کا لنگہ رہی
 اور وقت او سکری کا میں آوار حضرت حسین کی رمانی آئی کہ حسا الہی کی ہرمانی سی میرا جسم صورت
 گلہ سندن گیا ہے اور یہ ہی گلہ سہ ہاری لاس اسکو لی یا دگر اسکو کوئی ۔ سو گلی اور یہ ہار
 کسی سے ظاہر ہو اسکو ہا ماسی ملد لاؤ اور مقام ماروورہ میں دفن کر واد حکو میری دیکھو کی
 حوامش ہو نو ماد ہو کو کہ امی اس سال میں آتا ہے دیکھو محمد من واس میں کچھ رقی نہیں پہنچا
 محمد صالح فریب دوسو کو سہایا اور اس گلہ سہ کو کمن کر کو دو مارہ مار حارہ ادا کی اور ماسرار
 تمام لاکر یہاں یہاں مرار مقدس واقعہ ہر دفن کیا اللہم ارحمہ واعصمہ وامت الخ
 اللہم حب حضرت سکدہ و مارہ دفن کیا یوسال کپار و بیت ویکم حجر تہا چاہیج مصلح
 ہر محمدی شعر ہست تاریخ آن ربیت وریں ۔ سدل گل گور گل رلور حسین + حب حضرت
 کو نبرہ برس کامل فوت ہوون کو گد رگنی تو حضرت مادہ ہونی کمال اساطیر کیا ہے اگر حضرت کی
 مرار رطلور سجادہ نشین ہو شیرو اسوقت قدرت الہی سی وہ ہم شکل حضرت حسین س گئی کہ جو
 قدیمی دوست حضرت حسین کے تہو وہ ہی ہی کہتی تھی کہ حضرت حسین نے دو مارہ جسم لایا ہے حضرت
 مادہ کو فوت ہوئی کی تاریخ سیر محمدی بیہ نخر کی ہے شعر راست تابیج اور دلق سدا
 مادہ ہوا مسار مٹی حق سدا در رہی حق ۔ فقر تو نہ گرفت + مرار حسین گو سہ گرفت +

ترک کرد از جهان برسی خدا اگر مروت و فدا به جیب مادی و فوت مادی تو عمر کنی تهن سال کی تنی
 یونکه شمع سال میلاد و زردی عدد و شمع شمع بود و بر بند و گشت تانیخ مولدش با زین و آرم
 از عشق حق مرید حسین و جیب و اٹھارہ برس کے ہوئی تو مشرف باسلام ہوئی اور پر جیب تک زندہ
 رہی بالکل متوجہ بدنیا نہ ہوئی اور فنا فی اللہ رہی الغرض جیب ہوت ہوئی تو تمام دوستوں نے
 بجائے تو تمام غازیہ ازہ ادا کی اور ہم پہلوئی فرما حضرت حسین قبر او کی نکالی اور وہاں درخت
 گل چھایا اوس نازنین محبوب حسین کو لگا کر دفن کیا اور جیب حضرت یعنی مادی و فوت ہوئے
 تو اوس وقت سن یکہزار چہین ہجری ماہ ذالحج کی بائیسویں وارد و شبند کا تھا سبحان
 و مجدہ حضرت حسین رحمۃ اللہ علیہ کی ذات بابرکات عجب منظر کرامات ہو بقول شیخ محمد رضا
 کتاب حقیقۃ الفقر شعر کہ حسین از کرامت و برہان با خدا وشت را با نہان ہست در فقر
 راز دار خدا ہست گلستہ بہار خدا گلشن عشق لعل خندان و بگل حسن ببل نالان
 غوث و قطب در جہان فنا کی شود کس نکرده ترک ہو و ہر کہ ترک ہو کند چہین و جان
 بقرب خدا کند چہین و لیک چون و کسی کجا باشد کہ چہ او تارک ہو با شدہ اوست ترک
 ہو نمودہ بفقر اوست نزد خدا ستودہ بفقر آری او از خدائی خود بچہان عارف کمال
 بی نقصان و نیست نقصان کمال و رایج و کو ولی ہست بی خم و بی بیج و دشت آموز
 حق ز راہ کمال و نسبتی بخدائی جل جلال و خارق عادتش نہار نہار ہست بیرون جاد
 حصرو شمار کی تو انم نہ از کمال شدم و عاجزست اندرین بان قلم و شرح صفحہین
 عارف پاک و نرسد در احاطہ ادراک و زانکہ بودہ ہست او مقرب حق و دشت عشق
 ازل مشرب حق و بود در عشق امل جہر و وفا بود در فقر امل صدق و صفا و بادہ نوش و
 بود در ظاہر و بکسان می نمود در ظاہر و تابجائیش پورند کسان و باشندش از با خدا
 پنهان و از رہ قرب آن ولی خدا و ہیچیکہ از خدا نبود جدا و سمہ ابروی حسد ادائی
 خال روی دشت ایامی و غارہ چہرہ فنا دینی و مردم دیدہ خدا بینی ہست و بود در شہباز

وصال ہوا + سرحد میں ار روت خال جدا + مارچ از بیج راحت کہ میں + بود مقتضی نہیں ہوا
 بود کر ملائی + دعا + در محبت دعائی ماہ دعا + در رہ فقر و سرفروشی رسول + ماسوی اللہ
 بدست قبول + بود دارستہ از غم دو چہاں + دل سختی ستہ در غم دو چہاں + بود دانی کو
 ارادت + بود پاک ار ریاسادت او + بود دین رسول بدہب اد + ار کرد دعا بود ستر
 او + بود سلوک و رضائی دعا + بود معصوم و نقای دعا + کر رضائی دعا و وحیم بود +
 نہ نقائی مداس روس بود + اگر کہ کرامات حضرت حسین کی ایسی لامعدہ و لایحیی ہیں کہ اگر
 نہ العیر تخریر کرنا ہوں تو بھی شتمہ او بکا تخریر نہ ہو سکے اور عام حالات کو ایسی محبوب ہیں کہ کو
 چھوٹنے پر دل میلے ہیں ہوتا لیکن جو کچھ شجر پر ہوا ہے وہ تمام حال کنائی او متفق علیہ ہے
 اب ایک اور کرامت حضرت حسین کی زبیب صفحہ کتاب خود کر کے امداد مبینی سے امیدوار ہوں
 کہ محاک پای راہ فقرای باب اللہ کہ منزل مقدمہ تک پہنچا کر دین دیاس میں سرفراز فرما دیں
 شعر احسی مر سدا امدد محالی + قلبی ولا نزد سولی + شعر سپردم تو مایہ جوشن + تو
 حساب کم و بیش + حکایت ایک شخص حضرت نج ارانی نام حضرت حسین کا پیر ہائی تھا
 وہ ایک روز امتحاناً آٹا کی خدمت میں تسلیف سر لیا از زانی درما کے کہنی لگا کہ اسی حضرت میں
 جانتا ہوں کہ تم اور ہم بیاس یکدیگر رو آئے تھے۔ رماط کر میں حضرت فی قول فرمایا اور درما
 کہ اسی بیخ ار راہی اگر آٹا کو گرا لی ہو تو مہربانی یہ بنا کر کے اسے سست جالی کو کہ فی الاصل طانی
 ہی دوست نہانی و نالی نہ تصور کر کے بانی مسانی درجہ امتحانی ہو چکی اور ہوں کی سکر یہ یہی
 نالی کہ ار راہ معانی و مہر دانی رو و اس نالی مسانی سبع المسانی کی شکل کب کو ہستی
 ہو کر اوڑھی اور حضرت حسن ہی ہم شکل سہار صاحب ہر وار ہو کر اسکے بھو اوڑھی اور
 جہٹ مٹا دیا سیرتہ نادانی کو راہ محبت و مہربانی ہو کر کہ میں یہ ہیکا اور فرمایا کہ اسی
 بیخ ار راہی مجھ کو لحاظ حضرت قطب رانی مجھ بجا مانی سپر ز دانی حضرت ہلول نورانی نالی
 سرگیلائی در میان ہی اگر تو پیر ہائی ہوتا تو ابھی تخت السرخ کو ہو چکا نا ا دستو میں ہو کر فی

پہر بصورت گفتاری ہمہ دوز کیا اور ایسا بلند اور اگر حضرت حسین نے اوسکو آسمان نیومی سی بکر
 پنجو پہنکا اور وہ بی ہوش ہو بس ہو کر زمین پر آ پڑا اور چون ماہی بی آب تر ہو گیا حضرت نے
 براہ نوازش فرمایا میان ہوش کر جواب ہم گم ہو تو میں تم کو تلاش کر دیمہ فرما کر آب
 گم ہو گئی اور ایک گنگرہ عرش پر جا کر منروی ہوئی شیخ ارزانی براہ پریشانی و حیرانی ایک پیر تک
 ہر چند بتلاشی ہوا اور زمین آسمان میں جا بجا تلاش کی مگر اوس نہایتی اوج سعادۃ کفج
 منفی کرامت کا کہیں نشان نہ پایا اور بحالت انفصال و ندامت واپس ہوا آیا اور کہا کہ یا حضرت
 آپ چتو اور میں مارا اب میں تمہارا خادم صمیمی ہوں آپ فرما یا کہ تم یہاں سے
 ہند کو چلے جاؤ و مان تمہارا بہت رشہ ہو گا و مان جاؤ اور گرمان طرقت کو ہدایت کرو اور
 راہ حق دکھاؤ اور اپنی پیر کی نام سی استمداد چاہو اور ہونے طاہر تو قبول کیا مگر باطناً
 غریب و جداست ہو کر حدیث زیاد پڑھ لگے اور ایدہرا و دہر سیا حق میں مشغول ہوئی اسلئے
 میں اذ کو خبر ہوئی کہ حضرت حسین مقبول کو نین و وصال پایا ہو یہ سنکر وہ لاہور میں آئے
 اور **شعر** از دیکو حسین پائے آب + گفت کای مرد خال خود در یاب + خفتہ زیر چاک ای
 جولہ + از من و خود نہ کنون آگاہ + در تو از حال خویش آگاہی + گو من شیر یا تو رہی
 حال تو چیست حال بر سر تو + چیست بار خیال بر سر تو + این سخن چون از شنفت حسین
 از نہ خاک گور گفت حسین + کانی عجب این کہ گفتن است من + از تو اینسان چہ لاتی است
 سخن + من کنون گر چہ خفتہ و خاکم + چیست پاکوبی از تو بر خاکم + پاکو رم ہمین فی از کین
 باز گوئی ز کتبہ حرف جنین + گر نباشم ز حال خود آگاہ + پس من آگاہ و شوم نہ آہ +
 بشنوا ز من کہ از خود آگاہم + جو الہم بگو نہ جولاہم + شیر راہ خدا باکم من + نہ جو
 رو باہ زیر خاکم من + در تہ خاک شمیم اندر خواب + حرف خود از من شنو تو جواب +
 ہر کہ رو باہ بود براہ خدا + نتواند ز گور داد ندا + تا بوصل خدا تہ جوئید + مردہ در گور
 کے سخن گوید + منکہ گوئیم سخن بگو رو لیر + پس تو خود بین کہ رو بہم پاسخیر + تو کہ کرد

میں جبیں گیارہ واسعانت مسہم ارارہ نام پیر میں بہت بڑے سر توہ می بارم رکینوں
 دستہ + بیخ ہلول راہد یستی + اسکافات میں راں رستی + یکس حوں نامس آمدی
 ہم سر + می گیرم ترا بدین تقیر + رودہ باگو میں دانگاہ + گفتم از تقصیرم دلاہ +
 این چہ بہلست و این چہ فی روی + کہ مرار میں ملے ہیگوئی + گو فقیری خلاف حبت راہ
 ما فقیران معاف بیت ترا + حاصہ نامس کہ ما تو ہم پیرم + سیکسی جنگ حبت تقصیرم +
 بعد اسکی چھپا دہر بہت مارا ص ہوئی اور دیا کہ دہہ حق میں کو کہول درد کہہ کہ میں دہا
 ہوں رہہ گو رہیں کلام کر رہا ہوں مجھ سے بعد یہیں کہ اسی قب حکو مظهر معنی العفر سواد الوہ
 فی الدار میں نادوں مگر میں یہہ ہیں جا ہتا ملکہ میرا ساہی کہ تو نام ہر دارم ہر دوس غمیر جو
 دس لحاظ میں حکو کہہ سر اہیں دنا اس حکو لارم ہے کہ رہا ہی سلسلہ کا ہوا وارہیں
 ماداں کو ایسی روی دی کہ تو ہی میری موافق نام ہر دار میراں ہوا حکو لارم ہی کہ لا
 سولہ جا اور شہر ٹہہ میں ماکرحت اقامت ڈال دیاں اکثر امیر فقیر میری خادم ہو گئے
 اور حاس حضرت ہلول کی اوار علوہ گری کرد کہ باؤ بیگے اور اس وقت حاس حضرت ہلول
 میری پاس رونی اندر رہیں اور مارا رنگو یہی حکم دیتے ہیں کہ روانہ ٹہہ ہو جاؤ یہیں
 دیکھ کر حضرت سچ ارانی مادم دمایا ہوئی اور مراد حبیبی کی قدموں رحسین سائی
 اور حاصہ و سائی کی اور بطور مادماں درگاہ مالفا ہر حاضر ہے لگے اور ملہ نکلوس
 دل آد کیا خانچہ اسکا مکان ملکہ اس سچ مرحوم کا گونہ مایب خانقاہ حضرت مرحوم کے
 موجود ہی اور اس وقت دل اوکا ہا سحر مادی کو مابین خیال یہیں جا ہتا تھا کہ حوج
 غلابی حضرت کی مرار براوار پرہہ کمال تھا اور سب دروہار دنام رار میں کا ایسا
 رہتا تھا کہ ایک گز میں خادم مراد حضرت کا ٹری ٹری امیر و کو خیال میں یہیں لاتا تھا حضرت
 جس نے دیکھا کہ شیخ ارانی روانہ ٹہہ یہیں ہوتے تو ایک منہ حضرت مرحوم اگر بادساہ
 کی جواب میں آئے اور دیا کہ میری خانقاہ میں ایک شخص سچ ارانی بامی رہتا ہی باؤ

مین فی ایکو حسب ارشاد پیرانہ کے کہا ہے کہ بطرف ٹہنہ چلا جا مگر وہ نہیں جاتا لہذا آپ کو مناسب
 کہ اوکو لاہو سونا بٹہ پھونکا دو وہاں اسکا رشد بدرجہ کمال ہوگا جب صبح کو اکبر بادشاہ
 اوٹھا تو فی القدر تبصیل حکم حضرت حسین کے فرمان بنام ناظم لاہور کو جاری کیا کہ حضرت حسین
 خانقاہ عالی جاہ پر ایک شخص شیخ ارزانی نامی رہتا ہے اوکو بجا طاعت سپاہیان روزنہ شہر
 ٹہنہ کر دی چنانچہ فوراً بوقت وصول فرمان ناظم لاہور فی شیخ ارزانی کو روانہ ہوا کیا بوقت
 روانگی شیخ ارزانی مزار مبارک کو بغل مین لیکر روئے اور عرض کی کہ یا حضرت مین تینا تینام
 مگر ہر حال آپکا خادم ہوں اب جو آپ کو بھگواؤ وہر روانہ کیا ہے تو مین چاہتا ہوں کہ ہر حال
 میری حال سے آپ پتھر ہوں کہ مین آپکا خادم و نائب ہو کر اس طرف چلا ہوں عرض
 آپ کو اوکو رخصت کیا اور بہت مہربانیوں سے سرفراز فرمایا جب وہ وہاں پہونچا تو بدرجہ کمال
 شہرت اور رشداونکا ہوا حتی کہ چند ایام مین مان دو لاکھ ذمی غرت نام لیا و اجاب حسین
 و بھلول کا ہو گیا اور صد مہارت عادات اودن سے سرزد ہوئی اور بعد ازان شیخ ارزانی
 سن ایک ہزار پندرہ مین رگراٹھ عالم لقا ہو گئے چنانچہ ایک مزار اوندکی وہاں زیارت گاہ
 خلق پھر زبانی مشفق مین شاہ صاحب ساہد کو کہ تاجر باوقار اور دوست غمگسار و محاسن
 کی مین معلوم ہوا کہ ناف شہر ٹہنہ مین بگرام محلہ سلطان گنج گنبد عالیشان مزار حضرت شیخ
 ارزانی صاحب کا زیارت گاہ خلق ہے اور مقبرہ پر کار کا نشی و چنی بدرجہ کمال خوشنما ہوا
 ہوا ہے اور وہ مقبرہ بنیہ حضرت جہانگیر بادشاہ کا ہے اور ایک اوندکی معافیات کا وہاں پہلے
 ہے کہ محاسن سرکار دیکر پچاس ساٹھ ہزار روپیہ خدام کو ملے ہے اور سجادہ نشین مانگا زمانا
 شیخ عبداللہ صاحب مین اوکو گھر مین دو شان و شوکت ہے کہ نصیب مانگا منوتی ہوگی اور
 خانقاہ مبارک پر دو تین ہزار فیض حاضر رہتے ہیں سجان اللہ جناب حضرت حسین کا عجب فیضان
 تھا اور ہے اب بیان لاہور مین حضرت حسین کی خانقاہ پر جو عمارات موجود
 مین حال ان کا ملاحظہ مرقومہ ذیل سے ناظرین باتمکین پر ظاہر

ہوگا اور مال ارادت مہند اور سلیمان کا اس ملک میں اس قدر کہ کوئی
 دم نہیں مار سکتا اور حضرت کی حالت ہر روزی زمانہ دو پہلو ہوتی تھی کہ چیرا عوں کا مسئلہ در
 ست کا چیرا عوں کی میلے کا فوہ مال ہے کہ کئی پہلو سے ہزار مملو حات باسیل تمام مائل ریا رت
 ہو کر آتی ہے اور اوجود اس قدر دست باغ سالانہ کے وہاں قدم رکھنے کی جگہ اور سس پر
 ہین رہتی تھیں اس وقت اس وقت وہاں غلبہ ہوا ہے کہ بوٹی بوٹی کر سحر باج و راگ
 رنگ ہوتا ہے اور ایک دن اور ایک رات راتیں حاصرین کی کثرت کا یہ حال ہوا ہے کہ
 باغ اور تمام حالت ہر اور وہاں سے تار و تار ہوا ہے کہ وہاں تمام مخلوق کا ہوتا ہے کہ
 سیدہ کے بود مانند دیدہ + اور اس ایام میں ہی ماہودیکہ خلق سیکاری سے مالاں
 امرتہری سلواری مل ساٹھ شتر ہزار آدمی بھجنا میر کی کٹسہ حراماں ہوتا ہے اور سواران
 و سیدل و گہنی وادست و پیر و میل سے علاحدہ آتے ہیں اور حرید و ورجت اسسا احلو پان کا
 کیا خیال کیا ماوی اس و تمام حکام ضلع و افسران پولس و ماں سدوست کو اسطو
 رتی ہیں اور اور سرور ایکے کاں آکار ہی کی ہی وہاں قائم ہوتی ہے خیال کرنا ماہی کہ سر
 ایسی پہلو میں ادھر میل کم کرتی ہیں اور جو کہنے ہیں سو مطعون غلابی اور عاصی سے اللہ ہوتا
 ہیں مگر فوہی اور سرور دن رات میں ہزار مار و پیہ کی شراب فروخت ہوتا ہے اور سرور
 یہاں تک نظر کام کر سکتی ہے مہوسات فاحرہ ہر شخص کے رب نہ ہوتی ہیں حتی کہ جو
 رات کو کہا بیکہ ہی محتاج ہوتا ہے وہ ہی اس و در نواب وضع بنکر نکلتا ہے فلم کا کیا بازار
 کہ اس میلے کا حال متصل لکھے لکھے میں جانا ہوں کہ اسی قصہ سے یہ قلم رو سیاہ اور بد ہر منقطع
 اللساں ہے اور ورسف کا حال ہی قس علی ہذا جنا جناح سناج سلخ جو رہی رو رشنہ
 حضرت کا عرس مبارک نفر پست نہا اور یہ کمترین ہی اتنا ہو سکی کہ وہ اسطو مشرف
 ہوا کیا کیا ہاں کروں کہ کس صرا ہو یکہ و گہنی مانتہی و گہونا کا نہا وہلی دروازہ سے تاباں
 راہ علی اللہ ہی اور مل ہیکہ رہیں ہر گز نہا آج مدہ کو ہی یہاں سے ایکے تہ حداد

بدید حاصل ہوئی اور وہ ہم سے کہ اگر چند سال سے مجھ سے سیاہ جڑ و پھل پھل کو بر فرستیں ایک حضرت
 علی گنج بخش جو میری خدمت میں علیہ دینی جابہی دستار گوہر بار کہ جسکو ہر پاکہ بنی ملتا ہو
 ج اس جابہی دستار سے بھی فدوی کو معرفت حسن علیشاہ سجادہ نشین سنا رہنمائی اس موضع
 سے عطا ہوئی کہ حضرت سجادہ نشین حضرت کی خانقاہ کے پائنتی کی طرف تشریف فرما ہوئی اور براہ
 نوازش اول دعا فرمائی اسی سے کہ اللہ تعالیٰ قبول فرما دینے اور یقین رکھتی ہے کہ اس سال میں
 اگر سخت یا در ہوئی تو ضرور فرزند را چند با عمر دراز چھکو عطا ہوگا الغرض بعدد ما سجادہ نشین
 صاحب فی نذر پیش کردہ فیض قبول فرمائی اور ہزار مائلین اللہ میں تار رہنمائی بھی پہنچائی اور
 میں نے فخر و جہان سے ہر پانچویں علاوہ ہر ان پہ ایک دیر لطف ہو کہ اس وقت سے
 دعا سجادہ نشین صاحب فی حضرت کی مزار کی خزانہ موجودہ سے مجھے ہر سال سطر حسرت غایت کیا کہ پھر
 دامن اپنا پہلا یا اورا و ہونے پہلے اور کوڑیاں عجزہ ملا ہوا میری دامن میں ڈالا سچا ہوتا
 نہ ہی طالع میری کہ مجھ سے ہر شرف اور عزت سے دستار حاصل ہو احب گھر میں اگر دیکھا تو سوائے
 ر پوڑی و گل وغیرہ میں آنے کی کوڑیاں اور پونہ آئے یعنی میں سے پوڑی و گل و سچے اب میرا ہوتا
 ہے کہ اسکے عوض میں ایک چو آئی خریدوں اور گھر میں ہر کار کو ہون پر جب مجھ سے اللہ تعالیٰ فرزند
 عنایت کریں تودہ چو آئی اسکے زیب گل کو کر دے اسکے شکریہ میں کس دامن زبانو شکریہ ادا کروں
 شعر اگر ہر موی سن گردوز بانی + وزان ما نم ہر یکا ستانی + پیارم گوہر شکر تو سفتن
 سر موی احسان تو گفتن + مجھ سے اللہ اراوت خود آج وہ خوشی ہے کہ خدا ہی جانتا ہی تھا علیہ
 احسان آدم بر سر طلب کہ پرور بہت تعبد علیاری سکھان ہمارا جہ صاحب ہمارا کا بیہ محل تھا
 کہ تمام امیر و رئیس و افواج کو حکم ہو جاتا تھا کہ دردی و لباس بنی پتھرین و زرین و ہودج سیاہ
 اسلحہ وغیرہ تمام بنی ہو کر تے ہو اور ہر ایک شخص معنی خاق اللو ہذا شہر الناطرین ہی لذت گیر
 ہو کر نا تھا اور یہاں ہزار ہزار نور حضرت جینہ با رہنمائی اپنا دہہ ہو کر تے اور دفعہ سے
 نابزار ہر انوار و درستی فوج لباس بنی عیس جسم جاتی تھی اور اسلحہ کی ہر امیر و رئیس خود

ملازم سنی پیش ہو کر بیٹھتا اور رعایا کو سہک رہے مرد میں سے اس کو ی کم سخت ہوتا ہوگا کہ ماہ
 سستی اوس روز بہت ہوگا مگر یہاں اوس در میں برس بہرگی رہتاں کما لیسو تہو سہی
 تیاری ایک رنگ میں ایک مڑی کی ہلدی خچ کر کر کم کم ہمارا نہ فی دستا رخ کر دیا کرتی ہوا
 امیر و نکا مال نورالہ ہوتا ہو جو سخی یاد ہی کہ سہید ہمارا حد تیر سگہر در سب احقر محدثت راہ
 دیا ماہ صاحب گیا ہوا تھا اس ما میں مگر پراو کی دستار رنگ کر لایا تو او ہوں تو او سکھ
 ماہر وہیہ مانک سہی عایت گزیر ہی وہ حوس ہوا ملکہ کو گنگا کہ ہمارا چا سحر وہیہ تو محمد اہر
 صوبہ دار فوج کی ہی بھکود دے گئے ہیں میں نور مادہ کا امیدوار تھا یہ سکر راہ صاحب سیم
 اور ایک حوصلہ قیمتی بچا میں وہیہ کا او سکھ عطا دیا یا اصل سطح فوج ہم ماتی تو وقت دو سے
 سواری ہمارا کی طلعہ سی بکلتی اور تمام مخلوقات کو منتظر و مدار سرکار ہونی تھی جب آوار تو ہوا
 و شک سلامی سنی ہاں تیر ہو کر حیدہ رہا ہوا تو جب ہمارا کی سواری سیدہ میں آتی تو یہ لطف
 ہوتا تھا کہ اس او سکی یاد میں جنم رات ہوا آتی ہی کم ار کم ساٹھ شتر نا تھی اور چار پاج سو گھوڑا
 مارین و مرغ و تمام ڈیرہ سواں چار ماری اور دو چٹ پیدل اردل ملو میں ہوا کرتی تھی
 اور سادہ سو گڈا ایک ہر ایک شخص سستی ہوس ہوا کرتا تھا ملکہ در و دیوار ہی سنی نظر ٹری تھے
 اور ہمارا چاہیاں رو ہو کی ہر ہر کے نقد کر تے اور پیکی جوئی نامز اہر اوار حضرت حیدر
 ہو چھتر اور بعدہ سواری سے اتر پا باہر ہوا مارا دت تمام مدد و سامی عالی مقام ماہر ہند خانقا
 کے در و دیوار سے اندر جاتی تھی ہر شک سلامی کی ہونی تھی ہر گیارہ سور وہیہ نقد مدد و
 سنی خانقاہ میں در و دیوار میں سامی کے بعد روین افرامی جیمہ ساہی ہوتی تھی وہاں
 عرض ہی درش تک تمام سستی سستی باء موجود و حاضر ہوتی تھیں بہت معمول جو دیھی
 ایک در و دیوار اور دو سکر در دست تمام ملازمین سے مددیں علی قدر اہمیت لیکر
 خلعت مای فاحرہ ہر ایک نو سر درازی سختی تھی اور ہر عطر عبیر و گل لالہ طور و تر و حسن
 ہولی اترتا تھا اور ہر لالہ رخاں جو روشن بھی تمام ملو ایقان لاہو و امر شہر و حسا الحکم

حالِ ملیہ سبب و چراغان

سال میلہ بہت چڑخان
رومان حاضر ہوا کئی تہین مجرا سی شامانہ ادا کر کے نوبت نبوت بتقریب تفسیر طبع
میں مشغول ہو کر با نعمات گونان گون سر فراز ہو کر فی تہین اور جو نیکانہ
اوس روز مہاراج کی خدمت میں جمع ہوتا تھا وہ بتقریب انعام یوم بہت سنگار
ہو جاتا بلکہ یاسو اسکی ایک ایک ماہ کی تنخواہ تمام فوج سوری پیادہ کو بطور انعام
دیتی جب وقت غروب آفتاب قریب ہو جاتا تو پھر سواری مہاراج کو وضع سابقہ برآمد
ی تھی اور اسی طرح روپہ بیکپان پہنکے ہوئے داخل قلعہ ہوتی تھی اور یاسو اسکی جو جو
بات سرکار کی طرف سے حسب فرامین شامان چٹائی اس غلہ کی نام معاف و اگزار
ن اور تفصیل دسکی بھی دج کی جاوے گی اور اب یہی اصل ایسی سرکار انگہ زہی دایم قابلہ
ن بروز بہت کمیشی سپان مقرر ہوئی ہو یعنی آج کر دن حسب الحکم حکام اچھی اچھی نسل
! چور و زور دیک سی یہاں آئی ہیں اور بعد ملاحظہ و پسند حکام والا مقام انعام تاک
گہوڑی بعد یا فٹکی ان کو تقسیم ہوتا ہے اور جو یاسو اسکی گہوڑا کیے بند آوی وہ اچھی امون
توانعام ملا اور اسی وقت ایک صاحب بہرے گہوڑا نسل عربی بیک سبزہ کو سچا پس
روپہ خریدا بازار میں اس کے واسطے شاید کوئی پاسور وہیہ دیکے ایک سو قیمت مبلغ تیرہ سو
نسل کے گہوڑے پنجاب میں موجود ہیں حق تو یوں ہے کہ اس کمٹی سو لطفیلو کا دو بالا ہو جاتا
ہر سبحان اللہ و بچہ حضرت گمزار پر انوار پر نور الہی پرتا ہے اور ہمیشہ غلاف نامی کم خواب
دوڑی واسطے شہید ہر قسم حضرت کی مزار پر مدحہ سائیان نامی گونان گون موجود رہتی
ہیں اور عاشق و معشوق یعنی حضرت شیخ ماد ہو جناب حسین مقبول حسین مطلوب سوال الفقیر
کی مزار سے وہ فیض عام طالبوں کو ملتا ہے کہ مگر عہ دل سن اند و من انم و داند دل من
اللہ تعالیٰ بطفیل ارواح مقدسہ ان حضرات کی کونین کی مہات و شکلات مجھ سے کارہ کی

کہ توحید خدا تعالیٰ غراسمہ جو بتاؤ اور تو آدمی ہن بکہ خدا کی وحدانیت پر تمام مخلوق قائل
 ہی اور دوسرے کج دکات آدن دونو کو غم نہ ہو کہ کیا اور بعینہ روزہ و نماز تھے
 اور کو منج نہ کہ کیا پس اسکا کیا باعث ہو کہ دوارکان اسلام کی ترک میں حسین لائق
 تغذیر ہو اور اگرچہ پیڑ نہ ہو سکی حضرت قاضی خاصہ پیش ہو کر اور اس کے دل پر کچھ ایسی تاثیر
 ہوئی کہ من بعد کبھی در صدر تکلیف وہی حضرت کی ہوا اور پیڑ و آراش کو وہ بکٹی ہیں کہ
 ایک دفعہ اکبر بادشاہ نے اپنے وزیر کو لاہور میں آپ کی پاس بھیجا اور حکم دیا کہ حضرت
 حسین غیر شرع ریش مقرر کر کہو میں اس پر انکو تغذیر کر جب وہ وزیر حضرت کی رو پر آیا تو
 اپنی مقرر ریش مبارک کو مانتہ میں بکڑ کر اوس وقت دراز کر دکھایا اور جو چوہیز
 و نان از قسم شراب غمزہ سکرانہ موجود تھیں وہ سب دودہ بن گئیں یہ دیکھ کر وزیر
 جو واسطی تغذیر کے آیا تھا حضرت کا مرید باخلاص بن گیا اور پیڑ کتاب شطحات
 لکھا کہ میں کہ ایک دفعہ ایک ملا مستحب ایک سوٹا مانتہ میں لیکر آپ کو تغذیر کرنے
 گیا مانتہ اس کو بکڑ کر آیا دیکھا کہ جب اوس کو کر کے انکھہ کہولی تو اپنی آپ کو شہر حسین میں
 اکثر ناہی یہ معاملہ دیکھ کر وہ چران ہوا اور لا جاہ و مان رہی لگا جب بعد مدت و مان کے
 تیرے مالانہ زبان سمجھتی لگا تو اسی بوجہ کہ یہ کون مکان ہی اور یہاں کوئی قافلہ یا کوئی بٹیکر
 ہاں میں کسی ایسی آہی یا نہیں اور نہ ہوں تو کہ یہ یہ مقام شہر حسین ہے اور یہاں لاہور سے کوئی نہیں
 ن اور نہ اس فی بوجہ کہ یہاں کوئی فقیر ہی اور نہ ہوں تو کہا کہ مان کہی کہی ایک فقیر شہر
 میں دروازہ آتا اور بازار میں رقص کیا کرتا ہے اوس کو کہا کہ یہ جب وہ فقیر آوی تو مجھ کو خبر
 دلاں کہ اسے نہ ہوں تو ایک دن حضرت ملا کہ جنرہ کی کہ خان بازار میں وہ فقیر آیا ہوا اور رقص
 الملک ناہی تو یہ سن کر عجیبہ غربت کا مارا و مان پہنچا تو کیا دیکھا کہ حضرت حسین ہی میں فی النہ
 ہو کر آیا کہ بڑا اور معافی تھا صیر کی در خواست کی حضرت فی فوراً مانتہ اسکا بکڑ کر لاہور
 مان ہوا مسجد پہنچا دیا ہر تو وہ مدت الہم حضرت کے نام مبارک جب حضرت کو دیکھا تو فقیر
 مان ہوا

سی جن آ یا و داشت ماضی ہو کہ تمام حالات حضرت حسینؑ کی اس کہتری کی کتابت حقیقہ
 العصر مصنف حضرت سید پیر محمد چمنہ اللہ علیہ سوجو زمان فارسی نظم میں ہوں تو سر ایک ہزار
 ایک ہتر نصف درامی ہوا و زیار تصنیف کتاب مذکور و ہوں تو اس سے پہلے لوٹ بیابان فرمایا
 ہر تیار پنج سال یا پنج اوست ارہو رہیں + حال آیات کلمات حسین + اور ہر کتاب ہزار
 لوٹیں سچاں احد کلام حضرت پیر محمد صاحب ہزاروں کو غیب صاحب تائیر ہی کہ اگر اوقات کو
 مطالعہ ان کتابوں کے مدوی کو غیب ایک دست لطیف پیدا ہوتی ہی احمد اللہ والست کہ بعد
 تلاش بہ حالات حسینؑ دست یاب ہو و کتاب بیاریہ تو درجہ ثابت ما پیدا ہی ما ہا سال سے
 مندہ کو سوق اسکی زیارت و مطالعہ تھا اگر دست یابی او سکی جلیج سوانہ نہیں آری کل امر ہوں تو
 اب دوم تصنیف کتاب تحقیقات چہشتہ ما خال سرکار عالی و قار گہر میں پیش پیشا ہی سہولت تمام
 مل گئی اور مدوی کی خاطر خواہ مطالعہ کر کے حرف بحرف علامہ او سکا کر لیا احمد اللہ علی احسا
 شعر اللہ احمد راں حیر کہ حاضر ہواست + آخر آمد زس بردہ نقدیر ہرون + ذکر بعد
 وفات حضرت مادہ و لعل حسینؑ چمنہ اللہ علیہ حضرت حسینؑ علیہ
 کو مادہ و طالب ہزار ہا ہو ہیں یعنی سوالا کہہ چنانچہ سوالا کہہ فقیر صاحب کمال خادم
 ایک مشہور و معروف تھا اور انھیں ہی طلبہ حضرت مرحوم کی مولہ میں تفصیل ہو ہی ہو
 کہ او میں سی حارہ تو معروف باسم عرب اور چار دیواں اور چار شاکی اور چار بلا دل اور
 نام نامی و مکر بہ ہیں - اول شاہ عرب مرحوم کہ چکی مرار مقام موضع رتی تہہ جو دربار
 سی قین کو س عرب کی طرف موجود ہی اور دو شاہ عرب نامی مرار ایک موضع کہ
 صلح دربار مادہ پیشہ شاہ عرب ثالث مرار ایک مقام احلا یور جو کہیں ہیں
 جو تہی شاہ عرب عاشق حسینؑ مرار ایک بیابان لاہور میں اندرون چار دیواری تھا
 حضرت حسینؑ موجود ہی اور چار دیوانوں میں سے پہلے دیوان حضرت مادہ و چکی مرار
 حضرت کو ہے دوسرے کو کہ دیوان ایک مرار ہی اندر چار دیواری مانقاہ ہی

حضرت دیوان بخش و بسند ہزارانکی بمقام بجا بور ملک کہن میں ہر چوتھو جوان
 حضرت امجد ہزارانکی بھی حضرت کی چار دپور سی میں ہر اور چار خاکین میں سی پہلے خاک شاہ
 سول بخش میں انکی مزار بھی اندرون خانقاہ آنحضرت ہوا اور اسی طرح دوسرے خاک شاہ بھی
 لاہور میں متصل خانقاہ حضرت کو آسودہ ہیں مٹیری خاک شاہ ہزارانکی دزیر آباد بخش ب
 کی طرف ہر چوتھو خاک شاہ حضرت حیدر بخش ہزارانکی کہن میں بمقام ناسعلوم سی اور
 بلا دیون میں سی پہلے بلا دل حضرت رنگ بلا دل ہزارانکی لاہور میں اندرون چار دپور سی خانقاہ
 واقع ہر دوسری مادہ بلا دل پہر بھی اندرون چار دپور سی حضرت حسین آرام پذیر ہیں مٹیری حضرت
 شاہ بلا دل پہر کہن میں جا گرفت ہوئی مقام مدفن معلوم نہیں چوتھو حضرت شاہ بلا دل سنت
 ہزارانکی بھی لاہور میں اندرون چار دپور سی واقع ہر بیان سجادہ نشینان
حضرت حسین مرحوم جب جناب حضرت حسین علیہ الرحمۃ والافضال بتاریخ سلخ جادی
 سن ایکہزار آٹھ ہجری جمعہ فوت ہوئے تو بعد انکی حضرت مادہ صاحب مرحوم صاحب سجادہ ہوئے
 چنانچہ حال مفصل انکا مع تاریخ وفات تحریر ہو چکا ہے بوقت وفات عمر حضرت مادہ کو تیس
 سال کی تھی اس حساب سے کہ جب اول آپ منظور نظر حضرت حسین ہوئے تو اس وقت عمر انکی تیر
 سالہ تھی اور سن ایکہزار ایک میں عمر پندرہ سالہ مشرف باسلام ہوئے اور سن ایکہزار چہتر میں
 وفات پائی پس یوں عمر انکی تیس برس کی ہوئی بعد انکو رنگ بلا دل صاحب سجادہ نشین ہوئے
 اور پچیس سال گدی نشین رہے انکو خادموں سے دو صاحب نامور لاہور میں مدفون ہوئے ایک
 حضرت دوزی شاہ جنکی مزار بخشی بہکت رام کو باغ کی غرب رویہ مائل شمال موجود ہے اور اب یہ
 مکان سائیں تبرک حسین جنکی شاہ فاضل حال خرقہ کو بند و قبالہ سرکاری ہبہ کر دیا ہے اور اب
 راقم اسکی تعمیر و مرمت میں مشغول ہے اور وہ انکا حال مفصل اگر درج کتاب ہذا ہے اور دوسرے
 حضرت حاجی جمعیت صاحب جنکی مزار شمال رویہ فرد گاہ ریلوی لاہور ہے اور انکی قبر کو پاس گنبد
 قدیم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا موجود ہے حال انکا بھی علاحدہ تحریر ہوگا حضرت رنگ بلا دل

صاحب کی بعد حضرت ولایت سادہ صاحب سجادہ نشین ہو کر جو پیش برس گدی نشین ہو کر
 راہی عالم تھا ہونے والا کی بھی اندرون مار دیواری حضرت مرحوم موجود تھا کی حضرت طالب سادہ
 سجادہ نشین ہو کر وہ ہی چھٹس سال رب سجادہ نشین ہو کر فوت ہو کر ایک مادموں میں سے
 ہی شاہ صاحب کمال ہوا فرد سکی بیرون در درارہ دہلی موجود حال اسکا مقام خود ملاحدہ غیر
 ہو گا اور یہی سادہ صاحب سید مسہدی تھو فرد سکی کس نور ہارہ علاقہ دو آہ میں موجود
 ہو بعد طالب سادہ کو حضرت عابد سادہ سجادہ نشین ہو کر بیہ صاحب مائیں سال سجادہ نامی عابد
 اور اب تک عابد سجادہ نشینی انکو گہر میں موجود چنانچہ چاہی کہ بیہ حضرت مادم سادہ موم
 ات ساکن رسول نور تھو اور بہ رسول پورہ سرق رویہ شاہدہ ایک موضع ہر جو
 در عابدہ حاکم کو سچمیا سال رویہ واقع ہوا اور بیہ حضرت عمر میں سالہ رسول پورہ سی اگر
 مادم حضرت طالب سادہ کو ہو کر اور بعد ازاں اٹھائیں برس ایسی برکی مدت و مناسبت ہیں
 رہی حضرت طالب سادہ فوت ہو کر پوہیہ ادکی گدی رہی اور بیہ شخص چھٹس حضرت مادم شاہ
 قوم راجپوت ہٹی تھو اور بہت عداد دست و صاحب کرامات تھو اور ادکی مادم ان نامی سے
 ایک شخص عظمت سادہ و دوسرے احد سادہ نامی تھو بعد وفات عابد سادہ کو سجادہ نشین طالب
 جو قوم حبیبہ یعنی ساط ساکن سلو وال مصلح مہر تحصیل حالہ کا تھا بہ حضرت
 وقت انتقال ردیک آیا تو اوہون و عظمت سادہ مادم ای کو سجادہ نشین و مناسبت
 کہ لیکس یہ ہی فرمایا کہ میری ہمسرہ سات مذہبی کی یہاں جو روحہ مشکوہ میاں نوراد
 و م راجپوت ہٹی ساکن جنڈیالہ کاسا لوالہ جو تحصیل لولیا پور علاقہ تحصیل رومیہ صلع امرہ
 ہر ایک لڑکا میرا صومایعی مارا میدا ہگا شکو لارم ہر کہ اوس مولود کو اسی ماس لڑکا قلم
 اور بر درس کر را کیو کہ محکو حاسنرت مادم ہو فعل حسین صاحب سی اشارہ ہوا ہر کہ وہ
 پچاب میں دفتر کا صوبہ دار ہو گا چنانچہ بعد مادم سادہ وہ مولود مولود میدا ہوا اور اس لڑکا
 کا نام جبکہ حضرت عابد سادہ کو صوبہ کر کو کہا تھا میاں نور احمد و صومایہ کہ صاحب میاں

سات برس کا ہوا تو حضرت عظمت شاہ جب وصیت پیر لپنے کو اسکولا ہو زمین لیا آیا اور پیر و رشتہ تہا
 راجب وہ بالغ ہوا تو اسکواپنی خدمت اور بند و بست مکان میں مصروف رکھا اور اس صوبہ کا
 نام میان عظمت شاہ و اشرف شاہ مقرر کیا اور اپنا طالب و فادہ بھی بنایا اور انکی شادی بھی
 آپ فی موضع دو برہی علاقہ امرتسر بنجانہ میان دارا شاہ راجپوت کرکے اور وہ داری شاہ بھی
 حسین شاہی فقیر تہا اگرچہ بوقت وفات عظمت شاہ کی عمر صوبہ المشہور اشرف شاہ صوبہ باکی
 پندرہ سالہ تھی مگر تاہم نادان تھا اس خیال سے سائین عظمت شاہ فی دستار سجادگی تو انکو دے
 مگر ظاہر بطور سرپرست اپنی مرشد پہاٹی واحد شاہ کو مقرر کیا اور جب حضرت عظمت شاہ فی ارادہ کیا
 کہ اشرف شاہ صوبہ کو دستار سجادگی دیوین تو انکو عالم رویا میں حضرت مادی و لال حسین مرحوم
 سوا شاہ ہوا کہ ابھی پیر لڑکا کم عمر ہی اور ہم فی اس سے بوقت سجادگی بیڑے سے کام لینی میں ہم
 فقر و بنجاب میں صوبہ ہوگا فی الحال لازم ہے کہ حضرت واحد شاہ کو نکانا پیر سجادگی بناؤ اور
 اسکو بخوبی فہمائش کرو کہ جب اشرف شاہ ہوشیار بکار بار ظاہری ہو جاوی تو امانت اور
 حق سچ دار سپرد کر دیجو اس ارشاد سے حضرت عظمت شاہ فی واحد شاہ کو تمام موضع بیٹی ڈھ علاقہ
 میر و وال ضلع امرتسر سے ملکہ سرپرست اشرف شاہ کا کیا اور یہی واحد شاہ قوم کا کہار آدمی تخت
 تہا مگر جو کہ فقیر کو ذات اور پیشہ سے کچھ علاقہ نہیں اور یہی دولت خدا دلو ہی جسے جا ہی دیوے
 اور جس سے جا ہی لیوے بعد ازاں یہی واحد شاہ تیس سال گدی نشین ہو کر فوت ہوئی اسلئے نامیر
 اشرف شاہ یعنی صوبہ باکو گہر میں ایک فرزند مسمی کہم حسین پیدا ہوا اور بوقت وفات واحد
 یہ کہم حسین پیدا ہوا اور بوقت وفات واحد شاہ یہ کہم حسین پیر پندرہ سالہ تھا اشرف
 شاہ فر لپنے فرزند کہم حسین کو اور نہین کا نام کیا جب واحد شاہ مر گیا تو اشرف شاہ صوبہ
 مدی نشین ہوا از انجا کہ زبانی عابد شاہ مرحوم کے نام انکا صوبہ بنکھل ہوا تھا نام مشہور
 نکا صوبہ شاہ ہی مقرر ہو گیا یہ صوبہ شاہ جسکو لقب صوبہ ملک فقر ملا تھا بنیک صوبہ دار ملک
 حقیری ہوا کیونکہ تمام پنجاب میں مشہور تھا کہ ظاہری بادشاہ مہاراجہ رنجیت سنگھ ہی اور

ہائے بادشاہ صوبہ شاہ اوہاسو و اسکے تمام اراکین سلطنت مددِ مہاراجہ صاحبِ انکا اوس
 مدد کمال کرتے تھے کہ محال تھی کہ کوئی اوکو ملکہ سے مدد کرے اور کسی مہم مددِ مہاراجہ صاحب
 جانتے تھے اوسو اجارت طلب کرتے اور انکا یہی حال تھا کہ عالمِ حبیب ہمارا جس جتنی مدت
 وہ کسی مہم پر رسول رکھتے وہ یہ صوبہ شاہ اسی ناہتہ کا قلاہ اتار کر یہ پر مصلحت کہہ جلیسہ دست
 مدد کرنا کرتے تھے اور بطریقِ ماریہ دینار و سلسلہ عرصہ سحاب الہی کیا کرتے کہ یا الہی قلاہ دست
 مادہ ہولال حسین کائنات ہی اسکے سر تھکاؤ اور رعایت الہی سے مہاراجہ جلیسہ بامداد و ابس
 آتے اور صد ہا کرامات اسکی سام لوگ مت پہنچتے تھے میں یہ حضرت اکبر تراب پکا کرتے اور
 حیرہ رنگیں ہی یہ سر رکھتے تھے اور ملاوت قرآن شریف ہی جاری تھی اور سراج بھی تھی
 تھی ہر وہ صوبہ شاہ دس دس سجادہ نشین اور جلیسہ مند مدد دے یا سوا اسکے مصلحت
 کل ضروریات امتدائی راہی مددِ مہاراجہ صاحب فی محرم کر کے کہی تھی یعنی انکو جلیسہ تہا کہ
 حکو ما میں کسی خالقہ مدد کر کے کہیں اور جلیسہ ما میں مٹا دوں الغرض عزل و نصب
 سجادگی ہر مقام مقابلہ سجادہ کے منصب امتیاء میں تھا اگر وہ یہ حکومت فقرا میں مدد
 عہد اکبری سے علی آتی تھی مگر اگر وقت میں محدودہ راہ و رسم تارہ ہو گئی اور حال مصلحت
 ان رہنما کا نتیجہ حال پہنچتا رہ و سرگرمی بنیہ بین مصلحت نخر یہ ہو گا جلیسہ سائیں شاہ
 سناج دسویں حب الہر جلیسہ تارہ سوا کیا وں فوت ہوئے مگر اسکے
 خوب رو بہ ماعتشاہ حصر مر حوم کھساں تمام صورت
 سجادہ نشین ہیں موجود اگرچہ اسکے صد ہا مرید و خادم ہوئے اور بہت سی انتہک ہی
 موجود ہیں مگر صاحبِ باصحت و کرامت انکے سائیں علام علی شاہ حلی قدر و راجہ
 میں ہی اور دوسرے علی شاہ حلی قدر و راجہ میں ہی اور تیسری سائیں ہیں
 ہوئے اور ایک شخص سہمی صادق علی شاہ مرید صوبہ شاہ کا تھا جسے اس مکان میں شاہ
 جو بیرون دروازہ دہلی آباد رہے مگر محمد سلطان شیکہ دار فی تعمیر کرایا ہی توایا تھا کہ

نبی شاہ بھی فقیر حسین شاہ تھا اس طرح سے اس کو وہ مکان راستہ کیا اور اس کو ملکہ وہ مکان بھی زیر قبضہ
 سجادہ نشینان مکان حضرت مادہ ہلال حسین مرحوم سے اور ایک شخص سمسری شاہ خادم صوبہ شاہ کا
 تھا اس کی قبر دروازہ کی کمر باہر جنوب روئے مکان پر برہان موجود ہے اب وہاں تکبیر بنا ہوا ہے اور
 ایک مسجد بھی ہے اب عرصہ تین سال سے وہاں کا فقیر سمسری چراغ حسین خادم محمد شاہ خادم سائین
 صوبہ شاہ مرگیا اور بعد وفات اس کے کے یہاں فقیر حسین شاہ بھی نہیں تھا اس سبب سے وہاں اب
 ایک فقیر سا فرایدہا ہے شہر لاہور کو موتی بازار میں غرب روئے بازار جو خانقاہ سائین لب شاہ
 کی ہے اور انشا اللہ تعالیٰ حال سکا بوقت تحقیقات اندرونی شہر مفصل لکھا جاوے گا وہ سائین
 لب شاہ مجدد و فقیر خادم واحد شاہ صاحب کا تھا اس نطق سے کہ مرحوم لب شاہ پر پہا ہو
 اس خیال سے اس مکان لب شاہ پر بھی قبضہ سجادہ نشین جال نیر حضرت حسین مرحوم سے بعد
 وفات حضرت صوبہ شاہ کر سائین کہ مرحوم سجادہ نشین خانقاہ عالی جاہ حضرت مادہ ہلال حسین
 رضی اللہ عنہ ہوئے اور وہ پیش برس سجادہ نشین دیکر سمنہ بارہ سو ستر میں بتاریخ ہفتم رمضان
 فوت ہوئے اور فرارادگی بھی اندرون چار دیواری حضرت مرحوم سے بعد از ان حسن علی شاہ صاحب
 سائین کہ مرحوم حسین صاحب کا جو خادم سائین صوبہ شاہ تھا اور صوبہ شاہ شہر فقیر و مجددی حقیقی داد
 اس حسین شاہ سجادہ نشین جال کا تھا اب بارہوں سال سے کہ یہ سائین حسن علی شاہ سجادہ نشین
 ہے جو دم تحقیقات ہذا بتاریخ ششم ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۲۸۵ھ سو اکتالی فقیر کو غریب نہ واقع
 محالہ پاک سوارائین معہ حاضر حسین دگل شاہ و امیر شاہ و چراغ شاہ و پیر شاہ خدام خود ہیہ حال تحریر
 کرانے آیا ہوا ہے۔ بیان سرگردی مسافیات متعلقہ خانقاہ
 حضرت مادہ ہلال حسین رحمتہ اللہ علیہ از انجا کہ حال کرتا جو اوراق
 حضرت مادہ ہلال حسین مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اور مفصل تحریر ہو چکا ہے اب یا حق شہود
 حضرت مرحوم در معتقدی شائمان امیرن کا مکر مذکر لکھنا کچھ ضرور نہیں مگر ان اتنا کہ حبیب
 اکبر بادشاہ نے حضرت حسین کو دہلی میں طلب کیا اور بوقت روانگی ملک علی کو تو ال شہر لاہور

ہر وہ واقعہ واقع کہ حکما حال معصل قومہ الامیر شاہ شہزادہ کرامت حضرت کی ویکہ کر ایک دیاں مادہ سانی ہاں
 معصوم کا مایہ کیا کہ حضرت حسین صبر کلاں میں ہر ہفت روزہ دیاں میں سی طرح ظاہر ہیں ہی سرگرمہ چل تھرا
 مات نقد مقرر ہوئی میں اگرچہ ظاہر حضرت مرحوم طرفی سو وہ ہوئے مگر سادہ یہ کرامات ہر ایک بیٹے اسے آپ کو
 زچہ حکم حضرت کر کہا مایہ تہا اور جو کچھ جہاں گھر سے کسی نکا نڈار کا ہونا نہ تھا وہ سب دوسری حضرت کے بعد
 با ماہا اور ماٹواں کے حصہ کو کسری و اسطرح معافیات حکم عالم بقام کے حضرت کو سب سے معافیات بطور مدد عطا
 ہوئیں مایہ انکو و اس ہی موجود تھو مگر موت تباہی سلطنت مادہ سادہ گردی وہ اسناد درجہ درجہ گنت
 اور نوقت پوریں احمد سادہ ابدلی چند فرامں ساہی بزرگان سجادہ نشین کے شاہ ہر رگاں حضرت عظام
 جو حقیر مسامی لاہوں میں ہوا اور حال و کمال بیانی صاحب میں معصل مدح ہی کہو ہوئی تھے کہو کہ وہ اس کے
 نسبت صلب مرد و مادہ ہی آتی تھی حتم سادہ آبا اور شہر کو قتل کر کر اکثر مکانات کو ملامتواؤں میں صبر
 وہ فرامں ہی صلیح ہو گئے لہذا انکا ساں دستیاں ہوا ممنوعات سے ہی مگر حال ان معافاں کا حال
 جاری ہیں کہا مایہ اس ناظرین مانگیں کہ واقع ہو کہ یہ دکر و اور لکھنہ باہوں ہر ہاراحہ رحمت سگہ مرد
 سنت گیا رہ سور وہ پندار و دو و شالہ سسی مایہ احصا حضرت رشکیش کیا کر فی تیراں اسناد معلوم
 کہ ساں جنائی ہی رہ نقد بہت دیا کر فی ہر اور ناظرین لاہور ہی دن ماں سے سطح اس مایہ احصا کی
 تہر صاحبہ شتی سورہ حروری سجدہ منیہ دکر با ماں جو عرب رو بہ انک موجود ہی اور حال و کمال
 تحریر ہو گا سادہ در سوچ لو اب معصومی یعنی کس راوت سے و دوسری یہاں ہوائی اور کیا کیا تعریف
 اور حضرت کی تحریر کرائی اور اسود اسکے حاکماں قوم سکھ تہا مہاراجہ دلیب سگہ علا وہ در بوم
 اور معافیات کی در درمیلہ چرا ماں صلح با سور وہ بہ بر نقدی اور دو دو سالہ یعنی ایک اسطرح مایہ احصا
 جس کے اور دوسرے اسطرح مایہ احصا مایہ کو معاف ہا مایہ لفرہ و ما کر فی تہر صاحبہ علمدار ہی مہاراجہ
 ہوئی تو اسنے حال سرگی مایہ ہر حال جس مرحوم کا سکھ حکم دیا کہ اگرچہ میں شانان جنائی کی کرار
 کر لایق نہیں مگر جنی المنذر اسے اسطرح مدح و صلح مایہ احصا ہا کی یہ کہہ اگدا کر سکتا ہوں
 جہاں ہر اور وقت سے یہ معافیات دگدا ہیں جو ہر ایک تو جادہ سور ان والدہ صلح لاہوں میں جو معافیات

دو میل شرق دریا کو واقع ہوا زمین دس کی ایک بگہبگہ مع جاہ روان در وانی فی بگہبگہ اکر و بگہبگہ
 اس میں ہر بوقت بند و بست سرکار انگریزی باعث کسی سپہو کو بگہبگہ ضبط ہو چکا و حوی وہاں بند
 جدید میں کرنا چاہتی ہیں اور دوسرا ایک جاہ مسان والہ جو متحدہ باغبان پورہ سے آئے ہیں بگہبگہ
 مع جاہ اور باغبان پورہ میں ماسلو اسکی ایک اور جاہ جو سپرو والہ کرکے مشہور ہے زمین تینا لیس گھ
 اور تحصیل رعیتہ ضلع امرتسر کے موضع خنڈیالہ میں یکینم جاہ حسین سی ایک کی زمین بچا بگہبگہ اور نصف
 ثانی کی ۱۶ بگہبگہ اور موضع مودیان ضلع امرتسر میں ایک جاہ جسکی زمین ۱۸ بگہبگہ مزدوری ہر اور
 فتح گڑھ ضلع لاہور میں ایک بگہبگہ میں دراناری ضلع امرتسر میں مہات بگہبگہ زمین اور موضع کوٹ بگہبگہ میں
 تین بگہبگہ زمین سکر کل آمدنی انکو ایک سو پتر روپیہ خندانہ ہوتی ہر اب بعد نزول سلطنت سکھان خراج
 تو دہی رہا اور آمدنی خیلی کم ہو گئی کیونکہ اب بھی اس خانقاہ پر میں آدمی فقیر خاص ہتھی میں مگر تمام
 فقرہ گزیر کر کے کہا قریب میں در اس آمدنی سے اب خراج بھی پورا نہیں ہوتا کیونکہ مکان مشہور ہے
 اور ماسلو کے میلہ بنت اور چراخان اب چراخان کو دو میلے ہوتی ہیں یعنی از انجا کہ چراہا میلہ چراخان
 بدرجہ تمام ہو گیا ہے چنانچہ حال اسکا اور مفصل تحریر ہو چکا ہے اور تاریخ وفات حضرت حسین برادر سلج خاں
 انسانی واقع ہوا و حساب قمری بدل بدل کرنا ہے اس نظر سے باسنا طر شایعین اب عرصہ تین سال سے
 واسطی میلہ چراخان کو یہ مقرر ہوا ہے کہ تاریخ چار دہم ماہ میا کہہ ہوا کہ یہ کیونکہ وہ موسم بہار ہوتا ہے اور
 زائرین کو تکلیف سرانہیں ہوتی اس وجہ اب یہاں پہنڈا رہی باقی تفصیل ہوتی ہیں یعنی اگینو
 بتقریب میلہ بنت اور اس میں تین پہنڈا رہی کرتی ہیں ایک دوسری ماہ اور دوسرا تاریخ سوم ماہ
 قمری بروز سبت اور قبلہ شام سبت اور دوسرا بروز وفات حضرت یعنی سلج خاں دی انسانی اور قبلہ
 بروز میلہ چراخان یہ پہنڈا رہے ہر عام ہوتا ہے ان تینوں پہنڈا روں پر گیارہ سو روپیہ سالانہ
 خراج ہوتا ہے اس لحاظ سے انہوں نے مکانات معضلہ ذیل ان ایام میں فروخت کر کے خراج پہنڈا رہ
 میں صرف کئی ہیں مکان مسافر خانہ جو اندرون شہر لاہور واقع اکبری منڈی میں یہ بمقابلہ آٹھ سو
 روپیہ محمد سلطان ٹھیکہ دار کی پاس فروخت کیا دوسری چوبی سجن کلال والہ جو دروہو مسجد

بارگشیری میں خود پندرہ سو روپیہ دیا ساکھی کہہ کر اس نے بھی ہر اور کو دوکان مالعوض حاصل کر
 درخت ہوئی اور اس کی ایک مات مصارف و روپیہ کے صلح ایک ہزار چوبیس روپیہ کا قرضہ سجادہ نشین
 ہو گیا ہر چہ پالس ہوئی اور پچا روپیہ و سلطان مقرر ہوئی وہ بھی ادا کیا کر لی ہیں اور ہم سو روپیہ
 کو عیوض ہار ماہ ایک حس علی سادہ کر کے رکھی ہیں اور ان میلوں پر عطا ہائیں بحاس و سہ آمدنی
 ہوئی ہے بیان سرگردی سجادہ نشین مزاحضت ما و ہولال حسین
 رحمتہ اللہ علیہ سرگردی اس سجادہ نشین کے اگرچہ مدعی علی آئی ہر گرفت سائیں سور سادہ
 اس عہدہ و حوب روئی ہائی حوی کہ عمر سورہ شاہ کو کی شخص سید عرس سہڈا رہ کر سہڈا اور پندرہ
 اکرو پیہ بقدر حق سرگردی او کو ملتا ہوا چاہے یہ معاملہ اتک عاری تھا اگرچہ سجادہ نشین مال
 حس علی سادہ سجادہ نشین و او اس سرگردی میں فرق صاحب مخالفت میں محسوب سادہ سجادہ
 نشین مالعاہ میا سر صاحب حس میں سجادہ نشین حضرت میراں مادشاہ و محمد شاہ مادام سائیں سورہ
 گوہ دایع ہوا اور محسوب سادہ کو یہوں سرگردہ کر مٹھا یا اگر اس ہی اکثر او کو اور بعضی او کو
 سرگردہ کر مٹھا تی میں و مال مفضل لکھا مال سائیں سہڈا رہ میں بخیر ہو گا السالہ تعالیٰ
 بیان تعمیر مزاحضت ما و ہولال حسین یہ ہے کہ اول وقت وعات میں
 ایک ہزار آٹھ میں جسے حبس مرحوم سرگردیہ سادہ مدوں ہوئی چونکہ آپسے راہ پیش گوئی
 فرما ہوا تھا کہ درماہی راوی ہمارے قبر کو بعد سال کے گرائی گئی اس خیال سے کسی دن
 قبر ختمہ و روضہ ہو یا حب و دان سے حسب وصیت انکی بہان ماورہ میں حنا رہ حضرت
 کا لیکر آئی تو یہ معاملہ میں ہوا کہ او وقت یہاں مقام مد میں مکان جو گیاں گورگہ یا گہتا
 اور ومان ایک جوگی سہی گورگہ یا گہتا ہو چکا تھا مگر نا تھا مگر کچھ عمارت موجود تھی
 حب ہمارہ مفضل ندرہ آیا تو وہ جوگی دس سے بڑھ گیا ہوا اور لو لاکہ مکان بنو دہے
 بیان مسلمان ہو کر امر محال ہوا و سوف حضرت لاش سے آواز آیا کہ اسی جوگی طلانی
 جگہ کہو کہ جہاں حضرت کی قبر ہے کہو اگر ومان سہیچ اور مصلیٰ اور قرآن شریف اور دس ہزار حج

نومکان ہمارا در نہ تیرا غرض جیب اور سجاوہ کو کہو داند وہ اسباب بجنس مانسہ نکلا حبیب نام ہو تو واسطی
 عرض کی کہ اب میں کہاں جاؤں شاد ہو کہ مقام تلگور کو رکھنا تہہ جا کر رہ وہ تو او دہر رو نہ
 ہو پیہ کر امت حضرت کی دیکھ کر ایک یق مند چیلہ اس کا حضرت کا خادم ہو کر شرف باسلام ہو چکا
 نام خاکی دیوان کہا گیا اور قیر اس کے زیر دست و ن اندرون چار دیواری حضرت کی موجود ہو اور
 حضرت زمان ہی بخیر و سی جگہ کندیہ میں فن ہو کر اس خاکی دیوان کو حضرت کی طر فسی حکم ہو کہ
 یہہ دستار سرخ امانت ماد ہو محبوب ہماری کی حبیبہ یہاں آوین تو یہاں مات ہماری و نکو بدینا
 بعد و سکی جب حضرت ماد ہو آئی تو او ہونے وہ امانت ہوا دیکر کردی اور آب زندہ زمین میں سجا کر
 جنازہ ایک مثل مش ہو کر کہ ماد ہو آیا اور خاکی سما یا اور وقت قبر حضرت کی گلی خام تھی بعد
 جندی جیب معزال دین بن جہانڈا تخت نشین حکومت ہندوستان اور یہ حبب خروشنہ برادران
 حکومت سی خاچ کر لائو میں میرا حضرت حسین مشرف ہوا تو اسنو حضرت کی جناب میں نذرمانی کہ
 اگر اللہ تعالیٰ مجھ تخت بادشاہی پہ عطا کرے تو میں حضرت کی فرار ہر سائبان سجوٹا ہی طلای
 دو دو یک ہزار روپیہ اشرفی نذر ہر ماؤن جیب با د حضرت وہ دوبارہ تخت نشین ہو تو اسے
 ادائی نذر کی تو حضرت رنگ بلاول صاحب فر حضرت کی خانقاہ پر عمارت کرائی جسکا مال کچھ
 خود دیدہ و بچ ذیل ہے اور ان خانقاہ کو سجادہ نشینوں میں آج تک معمول چلا آتا ہے کہ شراب پتھر
 ہن اور دستار سرخ سر پر کہتو میں بلکہ بر وز سید حضرت کی فرار پر شراب بطور نذر چڑھا پاکر فی ہن
 اور حضرت حسین تو بحین حیات تمام پوشاک سرخ رکھتو تھی مگر اب تک بطور یادگار دستار سرخ سر پر
 سجادہ نشین کر رہتی ہے حال عمارت موجودہ خانقاہ حضرت ماد ہو
لال حسین حضرت کی دربار کی ڈپوڈنی جو بطرف غرب مکان ہے اسکی غرب طیرف اور بطرف سما
 مسجد نواب ذکر یا خان مرحوم ایک مکان المش ہو مکان نبوت شاہ موجود ہے وہ نبوت شاہ فقیر
 مجذوب خادم اسناب کو تھے اور کرامات اونکی صد ہا مشہوہ ہیں وفات اونکی سن بارہ سو اکیس
 میں واقع ہے کہتو میں کہ لا ہو اونکی مہربانی سے احمد شاہ ابد الی تھی کھر محفوظ رہا اور نیز یہاں

کر فرمیں کہ جبر و مامی در و در ساکن با ماسا پورہ نامید عظمیٰ اولاد نبوت شاہ کے پاس حاضر ہوا ہے اور
کہ عاصی پر اپنی نکاح کر لایا گیا اور عاصی ہی فرم دیا وہی گاہ وہ گہر میں گیا تو اسکی عورت نے کہا کہ عاصی
موت ساہ کو دیکھا ہے اور عاصی ہی فرم دیا وہی گاہ وہ گہر میں گیا تو اسکی عورت نے کہا کہ عاصی
کہ تیری عورت نے یہی فرم دیا ہے اور عاصی ہی فرم دیا وہی گاہ وہ گہر میں گیا تو اسکی عورت نے کہا کہ عاصی
رہ گیا اور جو دیکھو شش و محنت اور چار رات ہی نکاح کر لایا آپ نے قول کئی اور فرمایا کہ چار رات کی بیوی گہر میں
ہوئی مگر ایک دن میں ایک جسم ہوگا اور اسکا نام العور کہا جائیگا بعد اس کے اسکی بہان چار مٹی ہوئی
حکام مامی ہیں العور حیات موسیٰ سرور انک موسیٰ اور عاصی موجود ہیں اور العور اور عاصی
مر گیا اور اسکی اولاد موجود ہے وہ سائیں موت شاہ بہاں سکوت رکھا کرتے ہیں بعد اس کے مکان تو
ہو گیا ہر حصہ کی ایک ڈم قیر مسمیٰ سرک حسین المسہو جہکی ساہ کی جواب مکان دوری ساہ رہتا ہے
اس مکان کی رست کراچی جا چہ اس مکان کے دروازہ کے غرب روئے دسکی تصویر عہ تو قی نامی سراب
لکھی ہوئی ہے صورت اس مکان کی یہ ہے کہ ایک احاطہ حسنہ قد آدم بلند حکما طول مائیں گر اور عاصی
سات گر ہے اور سال وہ کی دیوار میں دروازہ آمد و رفت ہے دروازہ سعیدہ جو کہتے ہوئی لگی
ہوئی ہے اندر اس احاطہ کی غرب کی طرف دو دروازے ہیں ان میں کئی ہیں کہ ایک لائے سیائیں
سوت ساہ مدھوں ہے اس دالاں کے شمال کی طرف ایک کوٹھری مسعدہ و مرتبہ سرکی پوش اس کے اندر
کی طرف طرف غرب اور کوٹھری اس میں ایک قیراڑ ہیں شاہ طالت حسین علی شاہ سجادہ ہیں
دست سامدہ اسکا مسعدہ عیال اطال رہتا ہے اور عد شمالی اس احاطہ کے ایک دالاں ہے کہ
حکا جہرہ اندر احاطہ دربار میں ہے اور اس طرف میں کہریاں مسدودہ خست مودار ہیں عاصی و عاصی
دو درہم میں جو ص مدونہ ہے اس کے ساتھ طرف جنوب ریتہ اور چالی دالاں کا ہے اب حضرت کی احاطہ
در بار کی عمارت تحریر کر رہا ہوں کہ اس دربار کے گرد و نواح چاروں دیوار ہیں بختہ ہیں اور طرف ہے
کی طرف غرب و جنوب سے قور میں دربار ٹھہر رہیں سر دلی ہے اور طرف شرق اور شمال سے فرس
شری سحر ہے چاہے اگر معلوم ہوگا اس دربار کے حارہ دروازے ہیں ایک یہ دیو دی کلان

جو جنوب روئے ہو اور دوسرا دروازہ جنوب کی طرف اور ایک شتر قمریہ یا و سکو بہشتی دروازہ کہتر بہین
 باعث اسکا یہ ہے کہ حضرت حسین مرحوم فرمایا ہے کہ جو کوئی بروز بہت اس دروازے سے گزرے گا
 بہشتی ہوگا اور چوتھا دروازہ شمال روئے دیگلان ہر اسکی شمع عمارت لکھتا ہوتا
 کہ دیوار سزنی کا طول پچاس سہ اور ارتفاع ساڑھی تین گز او سین باہر کی طرف مربع میں اور
 اس دیوار کی مد شمالی میں ڈیوڑھی کلان ہے یہ ڈیوڑھی بعد رنگ بلا دل تیار ہوئی تھی تا
 پھر وسیع کر کے بنوائی گئی ہے صوت اسکی یہ ہے کہ اسکا اندرونی در محرابی قدیمی ہے جسکے باہر چونہ
 پرانا نظر آتا ہے بعد ہمارا جب دلیب سنگ اس ڈیوڑھی کو دو منزلہ بنا یا ہے صوت موجودہ یہ ہے کہ ایک
 در محرابی کلان مرغوبی ہے اسکے پنج ایک گز متفع دو تہریان میں او سپر سنگ سرخ کی شلین میں
 اور او سکا او ہر بغلو میں دو طاقہ محرابی مرغوبی خورد چراندان میں اور او میں محرابی کی اندر
 ایک کمالا خانہ کی ہے اور او سکا نیچے در بنیہ ہمارا جب دلیب سنگ سہ طاق تختہ چوبی ہے عرض اس کا
 ڈیوڑھی گز اور ارتفاع سواد گز اور اس کلان کے بغلو میں باہر کو دو کھڑکیاں بالا خانہ کی اس ڈیوڑھی
 کی عمارت کی شمالی طرف ایک دیوار ششٹی ملحقہ نامکان ثبوت شاہ ہے اس میں بھی ایک کلان ^{حالیہ}
 اس ڈیوڑھی کو اندر جاتی ہے بطرف شمال و جنوب دو زینہ او ہر جانب میں نہر سہرے سقف میانہ
 ڈیوڑھی پر جاتا ہوتا ہے اور اندرون زیر سقف ڈیوڑھی مکان مربع ہے طول اسکا چھ گز اور عرض
 پانچ گز ہے اور زینہ کرگے زیر سقف ہے حال ہے کہ میانہ میں بلند چیت اور بطرف شمال و جنوب لاٹھی
 سقف دالان سہ دہنہ محرابی قالمبوتی اور بطرف غرب بالا درسیانہ ڈیوڑھی بھی سہ دہنہ چوبی
 موجود ہے آٹھ درجہ زینہ چرملی او ہر جاتا ہوتا ہے وٹان پر دو درمیں ایک تو دالان غربی اندر
 ڈیوڑھی کو اور دوسرا بغلی دالون میں باہر کو وٹان ہر دو دالون میں ایک ایک کھڑکی بطرف
 شرق و غرب اور ایک ایک باہر کو یعنی بطرف شمال و جنوب باہر کو اندر ڈیوڑھی کی یعنی شتر وہ
 ایک در محرابی قلمبوتی پرانا اور او سکی بغلو میں بطرف شمال و جنوب کو تہریان ایک بلاق
 اور جنوبی کے طاق و تختہ موجود ہیں در بنیہ سفید اور اندرون ڈیوڑھی جو دالان بطرف

سب ہی اوسکی اندر گوسہ اسساں میں رہیہ دھڑکی اور چالی ڈنڈو دی ہیں دھڑکیاں سات رہیہ حرہ کے
 اور چالنا ہوتا ہی اسکی اندر تمام رہیں درسا کی چار گہاوں ہی اس جو خواہ کے اندر عمارت سے
 سو تخریر کرنا ہوں اس ڈنڈو دی سی اندر طرف عرب میں نہت مکانات سائیں سوٹ شاہ
 اور عرب کی طرف اس کے حور ڈنڈو دی کی شمال کی طرف رہیہ تخریر رہیہ ایک لال سہ دہسہ
 تین دس معرانی مرعولی مدہ سائیں صولہ ساہ اسکی اندر شرق کی طرف ایک کوٹہری اور
 دالان کی تہ دہ کی عرب کی طرف ایک مربع دوسہ ہن لال کے مابہر سماں کی طرف ایک چاہ کلاں ہی بہر چاہ سا
 ماتہ اندر کا ہی ہے اسہر جچ چوب ماری ہا اس عرصہ پنج سال ہی حکم میرور علی تحصیلہ رچچ چوٹا
 گیا اس گرداوسکی دھٹ ٹنڈی جھاطت کیو اسکی سامی گئی سے کیو کہ رو در میلہ چار خان اس سال میں
 آدمی گر کر مر گیا تھا وہ آدمی تشرانی تھا اور کو تو ال فتح خان اس لال میں شہا تھا او سکرو رو
 وہ گر کر مر گیا اس چاہ کی عرب کی طرف حور دیوار ہی وہ مابہر ہی نو سو تین گر بلند ہی اور اندر کی طرف
 ہی کہیں ایک گر کہیں کم . میں ہے اس چاہ کی شمال کی طرف اور اندرون حور دیوار ہی کے کوہ
 مابہر میں ایک چوتہرہ پنج گر مربع ایک دھٹ ملد حور گچ سفید ہی اب بہرہ شمال دسرق
 وسیدہ ہو کر گر گیا ہی اور اس سردحت کریر و عمرہ کھڑی میں بہرہ تہرہ مقام جلیش ار رالی صاحب
 اوٹو کو ہی ار رالی صاحب میں حکمی مرارٹھی میں ہی اور حور دیوار ہی کی شمال کی طرف بہرہ حور
 عمارت ہی کہ اندر ہی نو ایک دھٹ ملد تہرہ چوہ گچ نظر آتا ہی مگر مابہر ہیوں مکاں شمال کی طرف
 رہیں بہت ہی سحر ہے اور اوس سولع عام قدیمی راہ حور گچ اس دیوار کا مابہر کی طرف ہی بہرہ
 گر ہی اور اس دیوار میں مابہر کی طرف بطور قلعہ مروج ہی میں اس طرح سے کہ گوندہ مابہر میں ایک
 موٹہرہ کلاں ہی حکما ہر طرف سے ساڈھی تکیں دہر اس موٹہرہ کے ساتھ طرف جنوب ایک حجرہ
 مسجد سے بہرہ مسجد خاص حضرت مادہ کی ہے بہرہ عمارت حضرت رنگ ملاول صاحب نے تعمیر
 کرانی سوٹ اس حجرہ کی بہرہ ہی کہ عرب کی طرف ایک دیوار میں گر ملد اور اوس میں تین محراب تو
 کچ منقش اور اگر تھیں مدہ درن حور گچ اب بہرہ محس شرک کی طرف سے گر کر عرف فی الارض ہو گیا

اور بطرف جنوب اس سوچ کے ایک گز بلند دیوار کھڑی ہے اور بال میں دیوار شمالی کا جو باہر سے بلند ہے اندر
 کی طرف سے یہ ہے کہ زمین چار دیواری سے ایک فٹ بلند عمارت آتی تھی اور یہ تمام چونچ ہے اور باہر
 ڈیرہ گز لب بام تک سفید اور قلعہ نیچے خشتی عمارت اور دیوار کے ساتھ اندر کی طرف دو فٹ جگہ
 چلنے پر نہ کر دے سطحی سفید چونچ اس موٹہ گوشہ بائیں سے چٹاپیش کی تو بفاصلہ تینس و سجدہ بطرف
 شرق اس موٹہ کی دیوار شمالی میں ایک اور موٹہ خشتی نگاہ اور فیما بین ان دونوں موٹہ کے
 باہر کی طرف میں برج عمارتی یہ برج اب نیچے سے سمار ہو گئی ہیں اور فیما بین ان موٹہ کے سیدھا
 چار قبہ عمارتی بنے ہوئے ہیں اس موٹہ میں ہمیشہ بروز نسبت مہاراجہ رنجیت سنگھ وغیرہ ٹالو
 ڈیرہ کیا کرتے تھے اور اس کی جنوب کی طرف سابق قناتین لگ جاتی تھیں اور مہاراجہ صاحب ہی
 اندرون اور امیرون سے بھی اندرین دلو اتی تھے چنانچہ بروز نسبت سجادہ نشین کو چار پانچ ہزار روپے
 مل جاتا تھا اب یہ حال ہے کہ بروز سیدہ نسبت بچپس روپیہ سجادہ نشین کو آٹھ سوٹہ بھی بہت
 پہلو ہی لیتے چہ پہلو تو باہر کی طرف اور دو کا ایک ہو کر اندر جنوب کی طرف طول اسکا گز اور عرض
 میانہ سے چہ گز اس میں فرش چونچ تھا اب بہت جگہ سے بوسیدہ ہو کر غرق ہو گیا ہو اگر اب اسکے
 جبرگیاوی تو عمارت قدیمہ سلامت ہیگی والا نہ برباد ہو چکی ہے جو کہ سکر کو سلامت رہی عمارت
 قدیمہ کی طرف بہت خیال ہے چنانچہ مرمت شکست یخت مقبرہ شاہ جہانگیر وغیرہ جاری رہتی ہے۔ اگر
 اس مکان کی طرف توجہ سرکار ہو تو موجب خوشی خاطر رعایا ی پنجاب ہو گا اور سابق پشی مان
 سلف فی مہاراجہ رنجیت سنگھ و لکھنؤ کی تعمیر کی طرف بھی متوجہ رہیں اور اس موٹہ
 کے ساتون پہلوں پر سات قبہ مای عمارتی بنی ہوئے تھے اس ٹرہ کی جنوب کی طرف ایک تہہ سجدہ
 غرق فی الارض نظر آتا ہے اور اس پر تین سخت دن کہنہ بلند کھڑے ہیں او خاص شرف و یہ جگہ فتح
 ازمانی مقام چلے حضرت صدر دیوان صاحب نے پیرہائی حضرت حسین کے ہیں و راب فرار او کی تصویر
 ہو اور دمان ہی میلہ بنت ہوتا ہے کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت حسین کو انہی بستان پر حالت خور
 میں پرورش کیا تھا اس موٹہ کی شرق کی طرف وہ دیوار شمالی میانہ سے باہر کی طرف سے میانہ

یک کر گئے تھے مگر ایسی صورت طبعی رہی ہے کہ انساں ماہر ہی اندر غرہ آتا ہے اور اس دیوار کو سیدہ کے چوڑے
 اندر کی طرف ہی گزرتی ہوئی نظر آتی ہیں اس موٹرو کی شرق کی طرف حاصلہ سہ گرا ایک اور موٹرو
 نالہ ہے یہ ام موٹرو دیوار شمالی میں ہے اور بیابان کی طرف تھوڑا سا ایک گز گیا اور دو
 سو دو ہیں یہ نالہ موٹرو ہے چپ گرا اور ساڈھی چار گز چوڑا ہے یہ ہی اندر سے گز گیا ہے اس موٹرو
 سے حاصلہ مارہ گر واقعہ ہے یہ موٹرو راجہ مرغی کی سی اس کے چار پہلو ہیں اور میں اندر دلی سے
 ایک گز بلند طول ایسا پانچ گز عرض چار گز سمار وہ ایک دیوار بیرونی ہے اور بیابان اطراف
 میں تین راہ ایک ایک گز کسادہ ہیں جنوبی دس گز کے دو دروازہ یہ درش عام چوبیس گز بسنت اور موٹرو
 یہ دہرہ سالم ہے مگر وہی درش کو سیدہ ہو گیا ہے اس دو نو موٹروں میں ایک سرج عمارتی ہے
 اس موٹرو راجہ سے چپ گز گوسہ ایساں کا موٹرو ہے اور درمیان میں دو نو موٹروں کے یعنی موٹرو
 راجہ سے لیکر نالہ موٹرو سیم ایک دروازہ ہے اور دیوار شمالی سے حاصلہ تین گز ایک فاصلہ
 حسی ہی ہوئی ہے یہ تین گز حکمہ طور شنگاہ متعلقہ دیوار شمالی ہے یہ موٹرو گوسہ ایساں کا ہے
 بہت پہلو ہے آٹھوں طرف کی دیوار اس موٹرو کی ایک فٹ بلند چوبیس گز راہ اس موٹرو کا بطرف
 سرت یہ موٹرو اگرچہ سالم ہے تاہم سب سے درش ایساں ہی ٹوٹ گیا ہے اور گہاں ٹوٹ گئی ہیں
 دیوار شرقی کا یہ حال ہے کہ اوپر چوبیس گز شمال کی طرف آتی ہوئی تین سرج عمارتی ماہر
 موٹرو ہیں ارتفاع اس کا پانچ گز بلند ماہر اور اندر سے اڑائی گز یہ دو سرج بیرونی چوڑا کر درجہ
 سرج دوم و سوم دروازہ پہنچی ہے اس کا حال بھی بخیر یہ ہو گا یہ دروازہ راجہ دیوار ہاں کر بایا
 ہوئی ہے اور ایک شمال کی طرف دیوار شرقی کو سیدہ سمار ہے اور چوبیس روئیہ موٹرو گوسہ ایساں کے
 تین گز بلند دیوار ماہر ہے اور اندر سے ٹھہر رہی ہے اور اوپر میں دو سرج عمارتی ہیں اس دیوار کے اندر
 کی طرف ہی حاصلہ تین گز دیوار کے اندر مقام سہنگاہ ہے اور دیوار جنوبی کا یہ حال ہے کہ شرق
 کی طرف سے ماہر غریب ایک سو تین گز طول ہے اور اس کی عرب کی طرف اندروں دیوار و دالان
 اور دالان عربی کے آگے اب اور دو دالان عہد مارہ حانہ شیشی میں سوایا ہے اور دیوڑی

غرب روئے کلاں کے اندر بطرف جنوب یہ حال ہے کہ ملحقہ عمارت دیوڑی، دیوارالان پانچ درجہ والہ ہے ہر دو کلاں
 محراب مرغولی محرابی اور چہرہ اوسکا سفید چونکہ اوسکی جنوب کی طرف نادیاور جنوبی ایک دہر اسکان ہے
 جس کا چہرہ سفید سکر چہرہ درجوبی طاق تختہ والی اور میانہ میں ایک بنا چہرہ جسکے سر پائہ کو بطرف شرق ایک کشتہ
 سنگ مرمر کا لگا ہوا ہے اور اوسپر یہ تحریر ہے این مکان از بندہ غلام رسول حسین رویمان بہر ہی ہو
 میں یہ جگہ مقام گدی ہے سجادہ نشین یہاں بیٹھا ہے اسکے اندر بطرف غرب کھڑکیاں اور ایک کلاں ہے
 معہ طاق تختہ چوبی اوسکے اندر بطرف شمال تمام چار حضرت مادیہو ہی جکا طول پانچ گز اور عرض تین گز اور
 بطرف جنوب سقف سر کی پوش کہ یہاں حضرت مادیہو رہتی تھی اور اسکے اندر بطرف جنوب کلاں زنا ہے
 وہاں صحن در تین ڈالان علاحدہ ہیں اور مکان گدی کے شرق روئے ایک چاہ جچ جو ٹالہ ہے اوسپر
 جچ چوب جباری ہے اور بطرف مشرق چاہ چہرہ ٹائی خشتی پر چرخ ہی جباری ہے اور چاہ ہڈا کی ساتھ بطرف
 شمال ایک مسجد بنیہ بگیم طوائف ہے جو اوسنی سن بارہ سو پچتر میں بنوائی ہے حال اسکا یہ ہے کہ یہ مسجد
 تمام سفید اور اسکے کنبند کلس دار اور مہرہ پردہ وینار مشنت پہلو پنجرہ دار سفید اور لبام بطرف
 شرق اٹھائیس کنبندیاں خورد میں پنجہ تین دہن محرابی مرغولی دہن میانہ کو اور ایک سل سنگ
 مرمر کی لگی ہوئی ہے اوسپر تحریر ہے افضل کنکرا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
 ۱۲۰۰ ہجری بانی مسجد موران اور موران بگیم کی والدہ ہے اور بعلی دونوں کے بچہ مرغ و مسجد و مسجد
 و مہرہ ابو بکر و عمر عثمان و حیدر و تحریہ ہے اندرون زیر سقف مسجد تین درجہ ہیں اور اونچین و محراب
 اور بطرف جنوب ایک کھڑکی عمارتی اندر سے کنبند نظر نہیں آتے ڈالوین سقف نظر آتی ہے باہر اسکے
 صحن مربع اوسکی چاروں طرف دیوار دوفٹ بلند سفید اور بطرف شمال مستقلہ دیوار شمالی ہے
 کچھ رُسکسہ چین و گوندی کھڑکی ہیں اور شرق کی طرف بیرون حد مسجد ہی چند شریہ دہر
 برنا کھڑکی ہیں اور صحن کی جنوبی دیوار میں سبیل چہرہ ٹوٹی والی اس صحن کا طول و عرض ۱۲۰ فٹ
 یہی سفید بلخ و نہر اردو پہ چخ کہے اوسنی یہ مسجد بنوائی ہے اور یہ بگیم طوائف ساکن و دواہل
 دار دلا ہو ساکن بازار ہیرا منڈی اور خادم حسین علی شاہ سجادہ نشین کی ہے اور حضرت کو دریا کا

طول اندر سے ایک سو پانچ گز اور عرض ایک سو گز ہے دروازہ طرف جنوبی کی اندر چارویں تو ایک تہڑہ طولانی
 حسی ہے جو شرق کی طرف سے شروع ہو کر غرب رو بہ ختم ہوتا ہے اور اندر سے دس قریب ہیں اور پہلے
 قروں کے بڑے انگ انگ معلوم ہیں اور اس تہڑہ کی عرضی حد پر در کرم حسین سخاۃ بیس کی ہے اور اس کے
 سر درساں و سنگھڑ کا ہے جہاں حضرت حاکمی رعدہ ساکنی ہیں اس کے اوپر درخت دل کٹر ہے اور گرہ چو
 گاہہ سحر و سی سائی ہوئی ہے سمیہ قریباں کرم حسین کے چارویں سے اس کے ساتھ طرف شرق قریبا
 صومہ شاہ کی اور اس کے ساتھ سائیں واحد ساہ کی اور اس کے آگے عظمت شاہ کی اور اس کے ساتھ
 حامد ساہ کی اور اس کے ساتھ طالشہ اور اس کے ساتھ سائیں لائیت شاہ اور اس کے ساتھ رنگہ لائیت
 یہ سخاۃ بیس ہے اور اس کے ساتھ جہوں ساہ و شاہ حاکمی کے وہ سخاۃ بیس ہے مگر حضرت کو حاکم
 میں ٹری مای مستند میں صور ساہ کی قر کی صوب کی طرف قریب سائیں موت ساہ کی ہے اور اس کی
 سرگھڑ طرف قریب سائیں علام علی ساہ کی و سکی ساتھ قریب محمد ساہ کی اور ایک قریب حوترہ سر
 انکریاں وکیل ماستان کی اور ماسوائے اس کے اور ساتھ ستر قریب فیض وکی میں اور چار دیواری کی
 اندر تمام سخاۃ جہوریم و کریر و ساؤسکے ہیں و سرینہ و غیرہ کٹری میں اگر شمار کریں تو ایک ہزار
 مگر تمام درخت کی پہل ہیں اس چار دیواری کی مبادیہ میں حاتفہ حضرت کی ہے اس کے گرد وواح میاں
 کریم حسن ساجس نے سس مادہ سو ستر میں ایک چار دیواری طے کر کے حاکمی سائی صورت اس کی ہے
 کہ تا قریب بیس سے مرتفع ہے اور سر دیوار ڈھالوین کنگرہ کلاں سائی میں اور یہ چار دیواری
 بہت ہلوا سطر حسی ہے کہ اول تو تقسیم عمارت بطور مربع کو ہے اور ہر ہر پہلو کے مبادیہ میں شکل
 نصف دائرہ عمارت کچھ جہہ مدورہ مایا ہے تو اس طرح سب پہلوں گئی ہے اور چاروں گوشوں
 پر چار موٹھری مدورہ نشست گاہ سائی ہوئی ہیں اور اس چار دیواری کی پیش در محرابی قالوتی
 تینوں طرف ہیں اور طرف شمال سجائی دروازہ حالی میہ دائرہ ہے ہوئی ہے اور پہلو تینوں
 در اسی جگہ میں ہیں جو شکل نیمہ دائرہ ہے ہوئی ہے اسکا بڑا دروازہ حوسر رو بہ ہے اس کے یہ
 صورت ہے کہ اس کے سر کے گوشوں سے دو طرف دو گنبدیاں محرابی تھیں ایک ساتھ دو دیوار

خورد و انکو سپاند میں سات گنبد بایں خورد کلس دار عرض اس میں فار کیا آؤ مائی گز اور ارتفاع ہی آؤ مائی
 گز ایں چار دیواری کی اندر ڈھیدہ فٹ بلند اور دو فٹ عرض چاروں طرف تہری بطور شستگاہ ہیں
 اور بقیدہ دو نور پٹی محرابی ہم شکل درانگر نیوی یہ چار دیواری سترو گز مربع اندر سی ہے ایں چار دیواری
 بفاصلہ متین گز مقام چبوترہ قرار معلیٰ ہے جبکہ مقام تخت کہتی ہیں سو وہ بہینہ حضرت معز الدین شاہ
 دہلی ہی یہ مقام تخت زمین سی و ڈیرہ گز بلند اور طول عرض مربع سا دہی بارہ گز ہی یہ چبوترہ تمام تختہ چون
 ہوا اسکے اوپر چاروں طرف پنجہ نامی رنگین خشتی گلی نصب ہوئی ہوئی ہیں اور چاروں گوشوں پر
 مینار تابینہ بلند گنبد بایں اسکی سینڈ پھلو اور پرسی مدور اور بطرف جنوب میانہ میں سی ایک پنجہ کی
 نگاہ خالی سی اسکے دونوں طرف میر فرشت نصب گئی ہوئی ہیں یہ نگاہ واسطی کرنی زیارت کو ہے بر سر عرس
 بیان ہی سی لوگ نذر وغیرہ چڑھاتے ہیں اور چبوترہ ہذا کی جنوب کی طرف ملحقہ گوشہ لگنی ایک چو
 سنگ مرمر کی سوا گز بلند اور متین باو عرض لگی ہوئی ہے اب ہمیں تختہ نامی چوبی لگوئے ہیں اسکے اندر
 چار درجہ زمین میں یہاں سی چڑھ کے اوپر جانا ہوتا ہے مگر ہمیشہ یہ مقفل رہتا ہے اور اوپر تہرہ کو کوئی جا
 نہیں کتا اور تہرہ کو اوپر بطرف جنوب راہ واسطی نذر چڑھانے کے ہی وہ آدمی کی تابگردن بلند ہو کر
 میانہ میں دہل انچہ بلند اور تہرہ آؤ کے میانہ میں پیر ایسا ہی او سپر اور تہرہ او سپر تعویذ مبارک
 حضرت حسین علیہ الرحمۃ کا دو فٹ بلند او سپر ہمیشہ خلاف پڑا رہتا ہے اس تعویذ مبارک کو نیچے
 متین تہری اور تہرہ نانی پر بطرف مشرق قرار حضرت حسین قرار پانوار حضرت ماد ہو کی یہ تمام عمارت
 سینڈ چونچ ہے دم تحریر حضرت ماد ہو کی قبر پر خلاف پڑا ہوا نہیں بر وز عرس او سپر ہی خلاف ڈالا
 جاتا ہے اور مقام تخت سی ہر طرف پانچ پانچ نشان فیروز متین اور تخت کی شمال کی طرف بفاصلہ سوا گز ایک
 چراغ دان باین صورت کھڑا ہے کہ صورت او سکی مشیت پہلو سفید پنچہ جیلا و سکی پائش کی تو پوزو جا گز
 معلوم ہوئی ارتفاع اس چراغ دان کا تا نکلس جا گز اور میانہ میں ایک گنبد کلس دار خورد اور
 آٹھون گوشہ پیر آٹھون گنبد بایں خورد کلس دار اسکے جنوب رو یہ زیر گردنہ جولیا م چراغ دان
 آٹھون طرف ہی ایک قہرہ کلان و حین طاقی چوبی لگی ہوئی ہے او سپر ہر در چراغ روشن

جب لوگوں نے وہ روپیہ دیکھ کر ہنسنا شروع کیا تو جو وہیں جانا چاہتا تھا ایک شخص نے فرمایا کہ یہ روپیہ جو چند روز سے میرے پاس آتا ہے اور آدم صاحب سلیقہ معلوم ہوتا ہے بیان کرتا ہے کہ وہ روپیہ میں نے بھی دیکھا ہے یہ قایم ہے باہر دروازہ ٹنگسالی کے جہان اب یکے شیر علی شاہ سے اور حال اسکا علاحدہ اس کتاب میں درج ہوگا جہاں حکیم ولی شاہ صاحب متعلقین کی قبور بھی ہیں وہاں بعد باہر بادشاہ و اکبر بادشاہ ایک محلہ المشہور تونگ تہا اور وہیں حضرت حسین کی والدہ کا دو تہانہ تھا اسی محلہ کی مسجد میں حضرت حسین مرحوم مولوی فطو ابو بکر کی پاس سبق قرآن شریف کا پڑھا کرتے تھے اور وہاں ہی حضرت بہلول شریف لائے تھے جنانچہ وہ ذکر و تفصیل درج مذکورہ ہذا ہو چکا ہے اور جن دنوں میں کہ سجادہ نشین اسلخ نقاہ کامیان سائیں صوبہ شاہ تھا۔ اوسے یام میں بعد ہمارا جہ رنجیت سنگھ شیر علی شاہ نامی ایک فقیر ملا رہا ہے اور دروازہ ٹنگسالی کے رہا کرتا تھا۔ جنانچہ ایک دن کیکہ اسکے نام سے مشہور ہو کر پھر میں کہ وہ فقیر پڑا زبان آور تھا اوسکے ایکٹا و محل شاہ نامی نے ایک بچہ خنیر کا و توروہ صاحب لکھو مان بخت شیر شاہ لا بانڈا اور صوبہ شاہ ہمیشہ مشرب پیا کرتا تھا جب لوگوں نے شیر شاہ سے باعث بانڈی بچہ خنیر کا پوچھا تو وہ شخص لوگوں سے یہ بھی کہتا تھا کہ صوبہ شاہ دائم الخمر ہے یعنی ہمیشہ شراب پیتا ہے اور خنیر اور شراب بیکم شرح حرمت میں برابر ہیں یہ شخص اس وقت طلب کیا ہے کہ یادہ خراب چوڑ دیوے یا اسکے کباب بھی کہا ہے اور اس معاملہ کا تمام شہر میں نامہ کار و دربار چرچا پہلا اوسمیں سرکاری بھی ہاٹا کہ سچ اولی کرائی جاوے مگر قدرت باری ایسی ہوئی کہ بفاصلہ اٹھ یوم پہلے شیر علی شاہ اور پھر صوبہ شاہ مر گیا جنانچہ یہ مذکورہ عجیب اب تک لاہور میں اکثر اشخاص بیان کرتے ہیں

فصل در ذکر مقبرہ حضرت میران سید محمد شاہ معراج دریا بخاری

قدس سرہ مقبرہ حضرت محمد شاہ بن سید صفی الدین کلان المشہور دریا سید بخاری متصل کوٹنگنی کوٹھی جناب ملک و صاحب بہادر بابر انارکلی واقع ہے اور حال ان حضرت کا یہ ہے کہ یہ حضرت اولاد حضرت سید عبداللہ الدین المشہور میر سید ہیں اور اچے میوان میں و نکاح زار ہے یہ حضرت بھی اچے میں تشریف لے گئے تھے اور بزرگ و معوق و کرامت مشہور اور سجادہ نشین خانقاہ عالیجا و انبی اجداد بزرگوار کے تھے اور باعث تشریف لانی بد نکال ہو میں یہ ہے کہ جب اکبر بادشاہ کو ہم قلعہ چورنگہ درپیش ہوئی اور بہت سی میران شاہ

وہاں پہنچ کر ایک قلعہ منہوج ہوا آخر دروگر بادشاہ وہاں پہنچا اور ہر جہد سی کی فتح قلعہ مکس نہ تھی آخر پورچو
 پورچو کہ یہ قلعہ فتح نہیں ہوتا تھا تو کہ فتح اس قلعہ کی کس شخص کے نام ہو تو کچھ بیویاں کیا کہ حضرت
 میراں محمد شاہ صبح دروگر جاری صبح دریا سے جاری آج میں رہتی ہیں وہ اگر آویں تو یہ قلعہ ادھر کے نام ہو
 فتح ہو گا اسو سلی کرنے مستعد ہو سکے گا اور کو طلب کیا اور سادہ سی سواری کو دیا بیٹے بھی جب وہ لوگ حضرت
 کی خدمت میں پہنچے اور عرض کیا کہ بادشاہ کی سیاح کری تو آپ فرمایا کہ تم سادہ سی لیکر چلو تم آپ ہی
 چور گنڈہ پہنچ جائیگی وقت چلو کے اوپر کچھ فٹاں شریف آوری حضرت کا دریافت کیا تو حضرت نے
 فرمایا کہ جس دور تم داخل شکر بادشاہ ہو گے اس دور میں آدھی آدمی لگی اور تمام خیر خواہ اور فانیوں
 جائیگی اور شعلیں اور چراغ سب شکر کی گل ہو جائیں گی مگر ایک چراغ ہمارے دیر کا روشن ہو گا
 اور اس چراغ کی باس ہم شہر ہو گی عرض میں وہ لوگ چور گنڈہ پہنچے اور پیغام حضرت کا بادشاہ کو باز
 عرض کیا تو سر سام سخت اندہیری آئی اور تمام جمعی در سامیائی کر ٹوٹے اور شعلیں اور چراغ سب
 ہو کے گل ہو گئے اور اس وقت بادشاہ جب وعدہ حضرت کو دیا تھا اس کے لئے پہنچے تو دور سے ایک چراغ
 نظر آیا تو بادشاہ ہار بہہ اٹھ کر خدمت میں حاضر ہوا اور عرض تسلیم کی حضرت نے فرمایا کہ حاکم کو قلعہ
 فتح ہو جائے گا اور سکے دور حضرت خود ہی علی الصباح قلعہ کے پاس شریف لے گئے اور تین ماہ آوارہ
 اسمارک اندہراں سارک سے فرمایا اور یہ وقت قلعہ منہوج ہو گیا بعد اذ کے حضرت نے اسادہ مراحت
 طرف اوج فرمایا تو کہ بادشاہ نے عرض کی کہ حضرت اس میرے پاس رہیں میں آپ کا خادم ہوں
 اور اسبکست جہاں مرضی سارک ہو شریف رکھتی ہوں وہ وہاں آپ فرمائیے ہالا ہو گا قبول کیا اور پھر
 لاہور شریف لاہور اور بٹائے علاقہ اوٹو ملیو کی روئے خود کری اور کہ بادشاہ نے فرمایا کہ وہ پیر
 علاقہ تالہ و بیہ تیراہ صدق و امانت اوکو جاگیر میں عطا کیا حاجہ فرماں عطا کر دینے سے
 کہ بادشاہ انک حضرت کی اولاد کی باس موجود ہے اگر سرکار دیکھا جائے تو وہ لوگ دکھائی دے سکتے ہیں
 اور حقد رو بہ جاگیر کا حاصل ہوتا تھا حضرت فقرا و مساکین کی خدمت میں صرف کر دیتے تھے
 اور تین مہینہ لنگر حضرت کا جاری تھا ایک ٹولا ہور میں جو اتناک متصل مرار لنگر کی جگہ سے ہوتا

دوسری مقام خان قاسم تبارک بتبری مقام بہاول علاقہ تبارکین چنانچہ ہنداری اور سودی اونکے
لنگر کے خدسنگا رجو تھی اونکی اولاد اب تک موجود ہے اور بہاولی لوگ بہت کم لگے تھے اور بہاولی مقبرہ حسب خوا
اکبر بادشاہ کی بحین حیات حضرت کو تعمیر ہوا اگرچہ حضرت نہیں جانتے تھے کہ مقبرہ بنو دین لیکن اگرچہ ہو کر
یہ مقبرہ حضرت کے واسطی بنوایا اور اب غرضتیں برس کا گذر ہوا کہ ایک شخص شکور نامی حکاک ساکن لاہور
فر دوبارہ سیفی اس مقبرہ کی از سر نو کرائی اور یہ مکان مقبرہ بلند ٹیلہ پر واقع ہے اور اس مقبرہ میں
گیارہ قبریں ہیں ایک تو خود حضرت کی اور دو دونوں صاحبزادوں کی کہ سیدی الدین اور سیدی بہاول الدین
تھے اور یہ دونوں باہم حقیقی بھائی ہیں اور تیسری قبر سید عبدالرحیم بن سید صفی الدین نیرہ حضرت کی اور
قبر بچے دونوں صاحبزادوں کی اور دو نور و نور وجہ کی زمانہ قبریں ہیں اور پنج قبریں اور ربیہ نامی حضرت کی اور
روحہ کے واقع ہیں اور قبر حضرت شہاب الدین نیزہ کے متصل موضع گہوئی الی غرت ہے اور وہاں شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ
بنو انی مقبرہ کی نہیں دی و جب کسی ارادہ بنولے گا کیا تو برابر بنوا اور ایک قبرستان بھی متعلق اس
مقبرہ کے ہے اور متصل دوا مقبرہ غریب رویہ قبر رحمان پدر شکور سیفی کندہ کی ہے اور کراٹا ٹیلہ اکثر
مشہور ہیں چنانچہ ایک کرامت مشہور ہے کہ امیران اکبر بادشاہ فراموش کیا کہ آنسو اسقدر جاگیر کثیر
ایک سید فیض کو دیدی ہے اگر اسقدر جاگیر بہت سی لوگوں کو تقسیم ہو کر دی جاتی تو خلق کثیر کا اس
جاگیر میں گذر ناممکن تھا اب جو ایک ہی شخص کو اسقدر زر و جاگیر ملتی ہے تو آج بہت لوگ کہ شریف اور
خاندانی ہیں محروم رہ جاتے اگر بے جواب دیا کہ ان حضرت کو اور وہ سب کیا نسبت ہے کہ یہ ہمہ حضرت
صاحب عرفان اور کرامت ہیں امیر دین عرض کی کہ اگر تم آپ کوئی کرامت حضرت کی بچشم خود دیکھیں
تو یقین کریں اگر بے کہا کہ کیا مضائقہ ہے جو کرامت چاہو حضرت دکھلا دیں گے تب امیر وں کہا کہ یہاں
مشہور ہے کہ جو سید حبیبی نبی ہوا گ میں نہیں جاتا اگر آپ سید میں تو آگ میں جاوین اگر نہ جلاں
تو ہم معتقد ہوں کہ آپ سید اور ملی صاحب کرامت ہیں حضرت نے فرمایا اور قلعہ شاہی میں ایک بڑا تنور
آہنی گرم ہوا جب حضرت کو صاحبزادہ سید شہاب الدین فرسنا کہ آج قلعہ شاہی میں حضرت کو واسطی
تنور گرم کیا گیا ہے تو آپ بھی قلعہ کی طرف گئے سپاہیان محافظ دروازہ قلعہ نے اندر جاتے ندیا

نوفی العور آپ تصور تیر منزل ہو کر اور اسی صوت سے ابدوں غلغله در مار شاہی میں پہنچ کر اور اگر
 کی طرف ایک ٹٹا ہوا ٹٹا نا اگر خوف ناک ہوا اور حضرت سی باہ مانگی حضرت نو آوار دی کہ اسی ٹٹا
 کا تو ہر ہو گیا ضرور کو ایسی گری ہیں مانی یہ سکر آب اصلی نخل بر آئی اور برص کی کہ با حضرت
 امیران اگر اور سکر آب سے کرامت چاہتے ہیں اور تور گرم کر کر چاہتی ہیں کہ آپ او میں ما وین
 سہ جو در رہا تھا سحر تور میں مانا ہو اگر محکوم کی تابہر ہو گئی تو ابکو چہ تیار ہو کہ آب خود تور میں
 ما وین جس رہے و مانا کہ کچھ حاجت ہیں کہ ہم اور ہم مور میں ما وین ملکہ یہ کرامت ایک ادنیٰ خادم سادات
 سے سرور ہو سکتی ہے یہ مان کہ اگر آپ کو فرید حد شکار سے کو جو حدت ماورجی اور وضو کر اے بر سر رہا
 ار ساد کیا کہ سور میں ما ویناں فرید یہ ار ساد سی ہی **اللہ اکبر** کہ اگر آگ میں کو در شعل
 مد کر الہی ہوا یہ حال دیکھ کر امراں اگر ہایت مادم ہو اور تور مرجع ہو کہ ہر چند بیان فرید کو آوار
 دی کہ ماہر آوے مگر وہ اسی جگہ سے جس میں ہیں کر ماتہا آخر الام حضرت کی حد میں اگر منجی ہو
 کہ حضرت خود صرح فرید کو آوار دیں کہ وہ تور سے ماہر آوی حضرت فرانسکو آوار دی کہ فی الحال وہ
 ماہر اگر حضرت کر قدموں گر گر ٹٹا ار ہرہہ ریاں بہدی ٹٹیر کو کہتی ہیں جسور سے حضرت سید
 سہا سادین شکل سیر مدلل ہو اوس رور سے سلطان شہاب الدین ہرہہ ہو ہوئی اور کہتر میں خود
 اس روضہ سر گیا اور یہ سب مال رانی سید حسین شاہ سید ہر شاہ خوا اولاد سیدی الدین
 سولہ آئین تہ ہیں اور اصغر علی ولاد سید شہاب الدین ہرہہ سے دریافت کر کر درج کتاب کیا اور
 ماقی اولاد سید شہاب الدین ہرہہ کی معام و نالہ سکونت پدیر میں اوس کے و مان رہہ کا یہ ہے
 کہ روجہ حضرت موع و رہا کار کی سستی نہ ہوئی وڈی مادیان سادات گیلانی بھی حضرت سید
 عبدالعزیز مالک کی حکام را درون مقبرہ حضرت شاہ حراغ کی تہی اور اوسکی نعلین صحت سے سب
 سیدی الدین سید ہا والدین صاحبزادہ حضرت کر متولد ہو معدا ران حضرت موع و رہا بجا رچی
 کلاچ ثانی کسی حد مسلمان کی لڑکی سے کیا اور اوس لی لی سکوحہ کو گہر میں لے آئی لی صاحبزادہ
 ملکح مانی حضرت کا ناگوار گد ۱۱۱۱ حضرت کی حدت میں عرض کی کہ اگرچہ بہ حب احار سب سے

اس مقررہ کار مبارک کی جو موضع مرنگ کو مانی ہے ایک جہوٹا چھوٹا موجود ہے اور پھر از حضرت زید علیہ
 السلام سے سید عبد الرحیم سے سید معی الدین سے حضرت مسیح دریا بخاری کی یہ وہ ہی شری ولی صاحب کرامت ہیں
 اور یہ ہو چکا کہ اہل اس نواح میں بانی کہا رہا ہوتا تھا تو ٹوٹا دو ٹوٹا اما دان حضرت زید علیہ السلام سے
 عرس کی کہ اگر حکم ہو تو ہم ماہ مدیہ سو ادین لیکس اگر دعا کریں کہ مانی بیٹھا نکلے آج کی اجازت دی
 اور فرمایا کہ گوا کہند اؤ انشا اللہ بانی بیٹھا نکلے گا حاجہ اول دسی ماہ سے مانی بیٹھا نکلا اور پھر
 روضہ روضہ تمام نواح کا بانی بیٹھا ہو گیا اور یہ چاہہ خوب رویہ مقررہ کے تھا اب مرور عرصہ چند سال کراشاہ
 گدی بیسے ایسٹن اسکے کہہ دو والین اور ایک چاہ اور عہد اکبر ساہ سی عرب رویہ مقررہ تھا وہ اب
 ماطہ کوٹھی صاحب سکھو صاحب جہاد میں آگیا اور لب شرک عرب رویہ کوٹھی صاحب مدوح اور نظر
 سحری و شمالی قمری فی ثوبی کی ایک چوٹا سا مقررہ موجود ہے اور وہ مقررہ میاں فرید کا ہے جو خادم حضرت
 کا اور نمور میں کو داتا تھا یہ روضہ ہے جس حکم اکبر ما دساہ تعمیر ہوا اور یہ مقررہ اور مقررہ حضرت مسیح
 دریا سال ایک ہزار کے تعمیر ہوا اور یہ باغ حسن کوٹھی صاحب وائل کسر ہار کی ہے کڑی باغ کر کے
 مقررہ ہے اور روضہ نشیبہ اسکا بہ ہے کہ و تورو صاحب فرامیس کی دھر حب مرگئی تو اوسی اسل سے حاطہ بن
 شکر براؤ سکود میں کیا اوسرورسی یہ کڑی باغ مقررہ ہوا اور کڑی ریاں سجانی دختر کو کہتے ہیں اور
 پیر شرف رویہ میں مقررہ کے رلب شرک جو موضع مرنگ کو مانی ہے اور دو قبریں اسکا حس عیائی
 کی واقع ہیں اور جو مرار حضرت سید بہا الدین بہرہ صاحبزادہ حضرت مسیح دریا بخاری تمام ہوا
 ہوئی اسکا بہ ہے کہ اوہوں نے یہی مقام وٹالہ اسقال ویا بایا تھا صاحبزادہ اوکی سید مصطفیٰ شاہ
 حسن مبارک اوکی کو وٹالہ سی مابین بیت لکے کہ اوکنو اندروں روضہ حضرت کو دفن کریں
 حسن کو لیکر لاہو میں ہو چو پور سید معی الدین کہ سہو حیات ہو۔ مانا کہ حسن اوکی اندروں روضہ
 دفن ہوا اور فرمایا کہ اس روضہ میں وہ ہی لوگ دفن ہو گئے جو وطن حضرت بی بی کلاں سے ہو گئے اور
 سکانات لاسٹ صرف ملک ونگا ہے آخر کالت ناماری سید مصطفیٰ شاہ کی اوکو مقام ہوگی دال دفن کر دیا
 اور یہ بیات حونی رہا سا ہوگی وال میں ہتی ہیں اولاد سید سلطان حلال الدین حیدر مراد حقیقی

حضرت موج دریا بخاری که بین او در اندونین همی استقام کی آمدنی که مالک من در خاص اولاد حضرت که
 کوئی سجاده نشین نه بین او در مقبره سلطان جلال الدین حیدر کا بی بی پاکر اسنان کو خانقاه که در صورت
 منفرذ کی پیهر که ایک بلکہ پیداق هم در وازہ آمد و رفت جنوب رویہ امیر گوشہ شرقی و جنوبی شیلیہ
 ایک لان دو کو پھر ہی نشستگاه متولیان من او چوٹا در وازہ آمد و رفت چوبی هم دغان قریب
 اٹھارہ قدم جا کر اور پانچ زمینہ چڑھو مقبرہ پر جا تو من چیدترہ بختہ بختہ پہلوشتی چونک بنا ہو
 مقبرہ بلند در وازہ جنوبیہ اور او پر در وازہ کو ایک طاقہ جسکے او پر چینی کنگا پترہ لگو اور در میان
 بختہ جلی لکھا ہو ہر روضہ مقدسہ زبدۃ الواسلین قدوة العارضین مقبول بگاہ امیر دبی سہران سید
 محمد شاہ موج یا شاخوڑا سند مرقدہ در عہد اکبر بادشاہ تعمیر یافت اور اس طاقہ کے او پر ایک پنجرہ خشتی جسکے او پر
 کچھ کام کاشی کا سا بنا ہو ہر روضہ کے چاروں طرف چار پنجرہ خشتی من در شکل روضہ کی من بین
 بیچ کلان اور گردنواح او سکی آٹھ برجیان خورد اور در وازہ آمد و رفت ایک ہی ہے آٹھ دوم کے حصہ پر پیہر
 لکھا ہو + شش در وعات جهان بردار دل با + نہ جسم خلق دان بین آب و گل + اور در پیہر
 پر پیہر تحریر ہو + پنج وجہیت و وجہی در خدا کن + دل خورد ازین دنیا جدا کن + اور حصہ ہم
 پر پیہر لکھا ہو + کہ آخر کار دنیا نام نہست + درون خاک ہر کس نام مقام نہست + اور حصہ
 پنجم پر پیہر لکھا ہو + محمد عربی کا بروی ہر دو سر است + کسی کہ خاک درش نہست خاک ہر سر است
 اور در حصہ ششم پر پیہر ہو + بتوفیق خدای لطف گستر + بار و اح بزرگان مطہر + اور حصہ ششم پر پیہر
 بسی سید رحمت شاہ بخاری + مرتب گشت اسیند آج کاری + اور ششم پر پیہر لکھا ہو + خرد تارخ
 او در گوش ہر کس + بگھار و ضنہ والا مقدس + اور چوترہ پر در وازہ کی دہنی طرف ایک قبر
 سید برائیم کہ پیہر سید محمد شاہ بنیرہ حضرت کی خشتی زیر درخت ون واقع ہو اور دہنیہ چوترہ
 کو دست راست پر ایک چوترہ قبرستان تمام لا حضرت کا پیہر او بطریقت راست مقبرہ ایک مسی قدیمہ
 ہو کہ روضہ من سیندی اسکی عبد الرحمن عہدہ دار فوج فریسا کہ اسکو محراب میانہ در وازہ پر
 لکھا ہو + شش محمد عربی کا بروی ہر دو سر است + کسی کہ خاک درش نہست خاک ہر سر است

۱۔ فصل الذکر لا اله الا الله محمد رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
 اور حاجی قبر کسہ عبدالرحمن کی وہی طرف موجود ہے اور مصل او کے دو قبریں درہمی ہیں
 اور دو دفعہ کی سرف کی طرف ایک اور چوٹی سی مسجد پریم سسی اس مصل طارم جٹ در سیستان
 معہ ماہ خورد و سوا و اور حوسہ و دہاس مسجد قبر عبدالرحمان شاہ کے باب کی موجود ہے
 چوٹا سا جامہ ہر جرحی و لو کہ موجود ہے اور عرب روئے مقبرہ کو مین قبریں سکور اور او کے باب قبر
 کی ہیں اور تھلک ہر عرب روئے ایک چاہ مستعمل موجود ہے اور بہت درجہ وں تہر وں وں تہر
 کو دی و ہر یک و مصل و حرمات موجود ہیں فصل در ذکر مقبرہ حضرت عبدالرزاق
 شاہ چرخ گیلانی کتاب اس ماہ ہجرت ہر نظام الدین شاہ گیلانی سہ معلوم ہو کہ ہر
 حضرت عبدالرزاق السہروردی شاہ چرخ میں سید عبدالوہاب میں سید عبدالقادر مالک نذر گریں
 سادات سے ہیں ہوں نوع ہی کیا جا احباب یہ پیدا ہوئی قدس القاد مالک اور مانا کہ یہ ہمارے
 اماں کا حرم ہو گا سا سحمان ماد ساد انکا ہاٹ مستعد تھا اور یا ہاٹا کہ حضرت کو کسی زندہ
 کو ساتھ اسی لڑکی یعنی خدی کی سادی کری مگر اس کو قول صرا باشتہ ایک ہزار ار شہ میں مات
 انکی واقع ہوئی اسدل رو حبتہ فیوس ذی فخرہ کی تہی مگر میں اسکا معد ہم برج الثانی کو متوجہ
 دگما کر جاں اب روضہ مسورہ انکا حرم اسوقت لعلادی علیہ بیان کا محلہ گر لنگر خان
 تھا اور اگر اسماں اس گر کو آپ کے نام سے ہی زماں رو کیا کرتے تھے کہ میں لنگر خان ایک
 سا ہی سو تھا۔ اس مال حضرت کا معہ شریعت مارت موجودہ مقبرہ بنویر کر ماہوں ہو ہا یہ مقبرہ
 سرعہ انگالہ شرک موصو روئے لا ہو و سر قریہ کو شہی خباب سکور دما حب پاد کر واقع ہے اور
 معرہ کی طرف و نیز اکوٹ و سولی ابی پیر دیوار دیوار مقبرہ کو مسجد مستقلہ مدبرہ اشیا
 کی ہر چند سال سے مقبرہ ہی ہو گیا ہے اب اس کو موضع کو شہی سالیا ہو مگر برج و معرہ دیوار
 اس مسجد کی بدستور موجود قائم کھڑی ہیں۔ یہ حضرت ہی شہی سرنگ میں مقبرہ سارا ایک
 در و در چوٹی چوٹی درخت کا ہے اور در و در کی اوپر بنویر ملی ہے یہ حضرت جناب صبح در انکار

سال کے بیڑ میں شروع عہد عالمگیر بادشاہ مین یہ مرقہ حسب الحکم عالمگیر شاہ اندر اس
 مقبرہ کو آئندہ قبرین میں ایک تو حضرت شاہ کا کی جنکا اصلی نام عبدالرزاق معروف شاہ جبرائیل تھا
 اور دوسرے زمین العابدین صاحبزادہ ایچو مرقہ سید عبدالقادر ثانی کی اور بقیہ سات صاحبزادی
 ایچو اور یہ حضرت سید گیلانی مین اور اس نواح کا نام بوقت آبادی بیرون شہر لاہو محلہ گنگر خان
 تھا اور بعدہ جناب محمد غوث بالا پیر فوت کمرہ سر اگر بیان ایک محلہ رسول پورہ آباد کیا اور محمد غوث
 بالا پیر صاحبزادہ کا نام عبدالوہاب قبران باب بیڈی بنی ست کمرہ مین ہے اور عبدالوہاب کی صاحبزاد
 سید عبدالرزاق الشہور شاہ جبرائیل ہوئی اور سب لوگ ایچو بزرگ جانی مین اور غرب روئیہ میں مقبرہ کے
 ایک مسجد کے بجائے گنبد چار خورد اور ایک کلاں موجود ہے اور یہ مسجد نواب خان بہادر باغین باب
 بنوائی کہ اس کے والدہ کی قبر بیان ہوئی گرد نواح اس مقبرہ کو ایک چار دیواری خشتی ہے اور اس
 چار دیواری مین قبرستان ہے جس مین ۳۹ قبرین مین اور دیوار شرقی کو متصل قبر والدہ خان بہادر
 نواب کی خشتی پختہ زیر درخت دن موجود ہے اور وہ مسجد اب فترا کی کونٹ مین الٹی ہے اور مسجد کے
 غرب روئیہ ایک چھوٹا آؤسہر چار دیواری ہو سیدہ حضرت ثبوت شاہ مرید حضرت شاہ جبرائیل صاحب
 گھر اور درخت دن کا کھڑا ہے اور مقبرہ حضرت شاہ جبرائیل پر سرد پنجشنبہ خوب شتری بچتی ہے اور
 چار دیواری مین غرب روئیہ قبر والدہ خان بہادر کی متصل ایک چارہ ستمہ جاری اور یہ
 درخت دن اور گوندی موجود مین اور اندر چار دیواری کو فرش پختہ خشتی شکستہ سا موجود ہے
 قبل مین یہ کہیں بطور باغچہ ہو گا کیونکہ اب یہی خیابان پختہ نظر آتی مین اور روز فوت انکا ۱۶
 بیج الاول سال وفات ۹۲۰ھ ہوا تا پنج وفات منقہ علام سرور مصنف مکر کے العاف
 فی اسطرچہ لکھی، شاعر سید گیلان کریم بن الکریم + آن جبرائیل خانہ دین و یقین + عبدالرزاق
 نام نامیش + بود شاہ دستید روی زمین + بہر تارخ وصال آنجناب + گفت سرور شمس العاف
 ۹۲۰ھ اور جنوب روئیہ مقبرہ کے چار دیواری کو شکستہ مسکونہ فقیر سے قبل از عمارت صاحبان عالیشان
 بعد سکھان مسجد غیرہ زمین فقیر و نگر باس تہی اب صرف تھوڑی سی جگہ انکے باس ہے اور مالک سکھان

۱۰۲
 کہ حضرت سادہ چہلج کی اولاد میں سے حضرت شاہ سردار میں اور یہ سجادہ نشین سلطان سوری علاقہ
 دواہ میں موجود ہیں افسوس مقام سبکدوشی سادہ اوکا شہلا ماہو اور دہلی مدید سے بہت
 حد تک گرا ہوا اور یہ بھی اتنی کمزوری کے ساتھ ہے اور یہ بھی بقرانا اعداد سے معلوم اس مقررہ کا ہے اور اس کی
 رماں سے یہ تمام احوال حضرت کا محراب اور کمزوری کے خود ہی اس مقررہ سے حاضر ہو کر احوال
 معلوم اس سے کہ کلبا اور شہر قریب اس مقررہ کے حارہ و لواری ایک اور کوٹھری قلعہ بھیر
 میں ہے اور بنین درخت گوہری بہرہاں وغیرہ اس میں واقع ہیں ماسواں اس سے کہ امداد
 سال رودہ سرکاری کی طرف ایک طاقتور خود میں کا مذکور ہے کہ عربی دیوار سے جہاں ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لا اله الا الله محمد رسول الله
 فضل و ذکر مقبرہ حضرت عبداللہ شاہ صاحب قادری
 ۱۲۶۳ھ

یہ مقررہ تحصیل موضع مرنگ مدعوی و سماں میں واقع ہے۔ مسرہ چوبہا سا سعید سردار خان بلوچ مہر دار
موضع مرنگ فرمایا ہے اور طرف جنوب مقررہ فرمایا ہے اور مقررہ کی شمال مغرب کی طرف
سردار خان در ایک مسجد بہت و عسکر چوبہا گچ سوائی ہے اس مسجد کی و مرمت کا طہا کی زمین ہے
نہی کہ سال ۱۲۸۵ ہجری میں سردار خان فوت ہو گیا مسجد کی جنوب کی طرف ایک دالان در
ہے اور درجہ شرقی میں سردار خان کی محنت تیار ہوئی ہے وہ دالان بطور مارہ دری جسکے
باہر مارہ دری دروازہ ہیں اور درجہ دروازہ دالان کے اور اسی طرح شمال روپہ دالان مقرر
اور دالان شمال روپہ کی بچہ ایک منزل درجہ تخت ہے اور اس میں چاروں طرف دالان اور نشین
اور سما درجہ اور ایک بڑا حصہ جس میں دروازہ موجود ہیں اور شرق و شمال کے کونوں میں ایک
سماں میں بہت سی واریے اور آبنائے سوائی ہے موجود ہے اور گبارہ زمینہ اوڑھ کر اس مکان میں
جانی ہیں اور سماں جانی کے دوہا سہ میں متصل و پورہ جری مسجد کے دو بنار میں جسکی مار
منہ لیں میں آبنائے پورہ پورہ کے منزل اول ہے چلتے ہیں درجہ منزل اول سیات کہ گار

نقل مرد مرقوم حضرت عبداللہ شاہ صاحب دینی

ہیں اور پھر دوسرے منزل کی پہلی آٹھ زمین اور سات کھڑکی منزل ثالث کی چھ سیریاں اور سات کھڑکی
 منزل رابع کی پھر چھ زمین اور اوپر سے ایک برجی حسین و متین آدمی بیٹھتا دین اور
 اس کے آٹھ دروازے ہیں حسین بیٹھ کر انسان کی نظر دوسری جاتی ہو واپس بیٹھ گاؤن نظر آتا ہے اور سجدہ
 میں برج درمیان اور گنبد باریاں چاروں طرف حسین آدمی بیٹھ کے اور چار چوٹے چھوٹے برج
 اور سجدہ کے مستقیم ہر چاروں طرف بطور نشہ نشین دروازہ مکان ہیں سجدہ کی شمال کی طرف
 ایک تالاب اور بطرف مشرق مسجد کو ایک چارہ روان ہے اور ایک مکان جنوب کی طرف مسجد
 ہے اور حسین بھی زمینہ اوتار کر جاتے ہیں اور بطور مسافر خانہ بنا ہے اور غرب رو یہ ایک مکان بطور
 باغ بنوا گیا ہے جس میں چند درخت موجود ہیں ماسوی اسکے ہر ایک طرف ایک ایک کوٹھہ و
 دالان ہیں اور اس میں فقیر رہتا ہے اور غرب رو یہ باغ کھڑا بنتی ہیں دو کافین بیٹھتے ہوتے ہیں
 ہیں اور ایک بڑے کا درخت و بر و مسجد کے ہے اور یہ سب سال مکان کھتر میں بیٹھتے خود
 دیدہ تھری کیا اور حال حضرت عبداللہ شاہ کا ہے کہ یہ حضرت قدیم سی ساکن موضع مزنگ
 قوم کے بلوچ عمر انجی اسی برس کی سلسلہ قادریہ کے ہیں اور اشعار پنجابی عارفوں دالہ ان کے
 مشہور ہیں در سال پہر میں جادی الاول کی آٹھویں سی گیارہویں تک جاری روز میلہ
 ہوتا ہے دور و نزدیک لوگ جو اونکو مرید ہیں میلہ کرتے ہیں اور تیسرے روز بلوچ لوگ ساکنان
 مزنگ جن میں سے سردار خان منبر دار تھا عرس اچکا کرتے ہیں اور چوتھے روز فاتحہ ہوتی ہے
 اور آمدنی اس مقبرہ کی بلوچ برادران سردار خان لیتی ہیں اور بعد سردار خان کے اب فتح علی
 ادس کا قبیلہ اس کے گاہ کا مالک ہے اور یہ حضرت جس زمانہ میں شاہ بنا دیکھ کر
 سی لاہور آیا تھا زندہ تھا اب سترہ شخصت نہ سال سی یہ حضرت فوت ہو گئی اور ان کے
 بہت عمارتیں بنائی ہوئی موجود ہیں کوٹ عبداللہ شاہ متصل مزنگ اوڑھ ہوئی ہے
 اور نیازنگ اور قلعہ خوشاقت میں گوہر پور اور گوہر سنگہ کا قلعہ تختا رہی انکی بنا ہوا ہے
 اور گوہر سنگہ میں داکان شہر لاہور کی ایک حصہ لاہور کا سا کہ تھا اور یہ سی حضرت بزرگ

کرکے مانتا تھا پہلے یہ بطور عار و فوارسی قریبی اس سر دار جاں نے روئے نہ ہوا یا اور یہ
 حال مرویہ مالارانی ملو جاں ساکن مرگے تخریر ہوا اور میری حدیجی شفق معنی سلام سرور
 صاحب مولف کتاب نہ کراۃ العارین مگر دستہ کرامت جو عہد والد مرحوم جو سے ساکن موضع
 مرگے ہیں اور حضرت سچ میں خدا محمد نبی مانا او کی مرید خاص صاحب حضرت عدا ساه
 کے تہی کرامت عدا ساه صاحب کی اسطر حریاں کرتے ہیں کہ ایک روز سچ میں سخت
 عدا ساه صاحب کو میٹھ رہے تھے کہ ایک شخص سا ہوا کار لا ہوا دیکھی حالت میں صاحب
 ہو کر عرص کرے لگا کہ یا حضرت میں آنکی خدمت میں ایک مشکل عرض کر کے امیدوار ہوا
 ہوں کہ یہ جو عام و خاص لوگ کیسا کیسا کہتے ہیں اور کرے میں یہ سچ ہی یا غلط آں و سرناما
 کہ جا اور ایک عس کی گوگردی گندک اور ایک روہ کی پیر او چا سجدہ وہ لے آیا آت سچ
 نفس کو روایا کہ پائیا گلی اوٹھا لا اور یہ عسریا لہ میں ڈالکر اور گندک پیکر میوں پر چڑھ
 دی اور بعد اسکے کو لہ او پھر رکھ کر ٹھکانا کہ پیسے سچ ہو ما دیں سچ میں لے ایسا ہی
 بعد دو تین لمحہ کے روایا کہ اگر عسری سچ ہو گئے ہیں تو اب علیہ میں سو نکالکر دیکھ جاں و سو
 ایک بیہ نکالا و دیکھا کہ سیاہ ہوا ہوا ہی آں روایا کہ اسپر ایک نرب مار جا سجدہ او
 ایٹ اوٹھا کر او سپراری جوٹ لگی سے ایک روہ سیاہ بیہ کو اور ستر دور ہو گیا اور
 سچ میں سے روز سچ حالص سو ما کل آیا بعد اسکے سب عسری نکلا او اور اس شیخ سو روایا
 کہ یہ سب عسری اب نہ حالص ہو گئے انکو بجا او سوسر ص کی کہ محکو حاجت اس سو کو کی پیر
 بیہ جانتا ہوں کہ آں محکو سکھلا دیوں آں روایا کہ یہ کیسا بہت آں ہی اسی خدا
 کی عبادت کر اگر تو خدا کی عبادت سچو دل سو کر گیا تو اگر مٹی کو مانہ لگا گیا تو سو ماں لگا
 کہ عارف لوگ نظر سے لوہو کو سو ماں دیتے ہیں او سو ماں سو ہو کر کہا کہ مجھ پر یہ حرام ہے
 اس حمد ہی رکھیں آں روایا کہ ہم ہی اسکو حرام سمجھتے ہیں آخر الامر سچ بیس
 عرض کی کہ اب اسما میں کیا حکم ہے آں روایا کہ اسی سچ اسکو مار مار میں لیا او

زودت کر کے جو روپیہ حاصل ہوا اسکے بوکے اور رسیان لیکر مسجد دن میں تقسیم کر دی خانیہ
شیخ فینس نے ایسا ہی کیا اور پیہ اور کرامت حضرت کی ہنوی کہ وہ بو کو اور رسیان لیکر کھنڈ
فی مسجد ایک ایک بتائیں اور تمام شہر میں کوئی مسجد باقی نہ رہی تبیلین سی اور بوکانہ
پہونچا ہوں بعد اسکے میان شیخ فیض کو ہوس دامنگیر ہوئی اور اوہنوں نے
اپنی گہر میں جا کر اور گنڈ بک کر پیون پر ڈالی اور آگ میں سرخ کچر جب پیون کو آگ سے نکالا
تو دیکھا کہ علاوہ کینینو کے پیون کا بھی نقصان ہو گیا ہوا اور پیس کام سے بناتے رہیں میں سر
روز اسرار وہ سر کہ حضرت جاکر التماس تعلیم علم کیا کروں گا میان شیخ فیض حضرت کی
خامت میں حاضر ہو کر اونکو دیکھتی ہی حضرت عبداللہ شاہ فرمایا کہ کیوں جی شخصہ
خود بخود گہر میں کیا بناتے ہو اگر ایسی سی تعلقات کی طرف متوجہ ہو کر تو خدا کو کیا دے گے
صرف محروم رہ جاؤ گے اور پیہ شعر زبان گو ہر نشان سے فرمایا اللہ عظام خدا خواہی ہم دنیا
دون + این خیالست و محالست + فزون + وفات حضرت کی جاہ جامدی الاول سال ۱۰۸۰ھ
بارہ سالہ واقع ہو اور قطعہ تاریخ وفات حضرت کا کسی شخص نے جو بوقت فوت اونکے
لکھا تھا زبانی مفتی غلام سرور صاحب کے وچ کیا جاتا ہے قطعہ چونکہ عبداللہ شاہ مرعجب
شد دنیا بسوئی دوست قریب + سال تاریخ قربت حتم + گفت بافت بگوش ہوش غیب
سالہ اور قطعہ تاریخ وفات عبداللہ شاہ صاحب مصنفہ مفتی غلام سرور پیہ ہر قطعہ
آن جناب پر عبداللہ شاہ دو چہان + اختر برج ولایت مہروین + ہشت + سال
ترجیش چو سر و حبت از رضوان خلد + گفت عبداللہ والی ہدا شاہ ہشت + سالہ

فصل در ذکر مقبرہ حضرت شاہ ابوالسحاق قادری

پیہ مقبرہ موضع مزنگ کو شرق رویہ واقع ہے کمزین نے خود وہاں جا کر دیکھا تو معلوم ہو
کہ صورت مقبرہ کی مربع برنگ سفید اور متصل لب بام خند گہو تر رہتی ہیں دروازہ آمد و رفت

جوب روید ہی دو شیریاں طرہ کے چورہ مصرہ پر ماما ہوتا ہے اور عرب روید مقبرہ کو ایک سجد
 جسکے قریب دروازہ حونی ہیں موجود ہی اور مقبرہ کی شمال کی طرف سحرہ حسی ہی اور طرف سنی
 ایک حجرہ بطور سادہ گاہ واقع ہے اور اندر مصرہ کو ایک پیچہ چونی چارٹ اور سجادہ
 در حضرت کو کھڑا ہے اور سین ایک ہونٹی سی کپڑی کی دھلی اندر ماسکے موجود ہی اور سادہ دروازہ
 چارہ طرف ماحرہ حسی موجود ہیں اور اندر مقبرہ کو نماز میں سجد اور زمین پر چارہ طرف
 روضہ عالیہ سورۃ الملک آخر و ان سر بیابان ایک سورۃ ہی جو سہ کی سطح مسوط تحریر ہے
 چارہ طرف ماحرہ دیواری بچتہ اس کے موجود ہی دروازہ کو باس لب ربیعہ مقبرہ درخت
 وں بہا پہلا ہوتا ہے اور مقبرہ کے اندر گچ کا کام مسوطی ایسا ہوا ہے کہ سچاں تدا سین
 سب تحریر ہے اور گسکہ اندر سحر و ق کے آگے تختہ ماحرہ حونی لگو ہوی ہیں اور نجب بیہ کہ پر
 لکڑ میں گچ کا کام کاغذ سا سلا کیا ہوتا ہے ماحرہ کس طرح سی بیہ کام کاہر گئے کیا ہوگا عقل کام
 ہیں کرنی کہ بیہ کام کو کر سکا کام ہوا ہے جو محراب منداثرہ سب روہ ہے اور سین و سر
 شہر میں ایک قوٹہ ہیں ماما اور ایک شہر ماما ہے سو بیہ ہر شہر حضرت سجاد
 سادہ بود اسحاق و نوچہ چارہ حد اظلم و اور گوسہ شمالی و عربی میں شہر تحریر ہے
 سادہ ای ہایوں ماحرہ میں بیہ مقبرہ نا ہوگا بیہ حضرت اصل میں ماحرہ ہی آخر میں
 اور سید ہیں اس سرحد بیہ سوسال کا ہوگا کہ لکھنؤ سے ابھر مرید آخر اور ادھون کے
 سعیدی اور کچھ مرمت اس مقبرہ کی کراچی اور دیوار دیوار سید اس مقبرہ کی طرف
 جنوب و شرق موضع مرگ کو ایک اور مقبرہ حضرت سادہ الوداسحاق کے صاحبزادہ کا ماحرہ
 اور سین میں قریب ہیں ایک محمد جلیل صاحب سکر ملک حسین قیسری یا جلیل صاحب کے اور
 یا حسین صاحب ساجزادہ ابھی ہیں اور شرق روید ہیں مقبرہ کو ایک ماحرہ دیواری حسین
 میں کچھ ہیں ایک عہدہ عہدہ سادہ اور دوسرے ابھی مرید مصطفیٰ شاہ صاحب کی
 مصطفیٰ مہد صاحب کی قبر و عہدہ سجادہ سال سجادہ سجادہ سجادہ کی مزار مرید گیارہ سال

حال مقبرہ حضرت محمد حسین صاحب شہادۃ الباسحاق

نبی ہر اور قریب بچاس قبروں کو اور قبرین متصل دروازہ مقبرہ ہذا کو موجود ہیں اور ایک ادب و دیوبند جنوب روئے مقبرہ کو ہے اس میں مشرق قبرین واقع ہیں اہل قبور انکو بھی سادات کرام ہیں اور یہ مقبرہ بھی چار پہلو ہی دروازہ چوبی جنوب روئے چاروں طرف پنجرہ خشتی اور شرق و شمالینز دو دروازہ بطور کوٹھڑی ہیں اور نواح کی دیوار اندرونی مقبرہ پر سورۃ تبارک الذی بخلہ محمد عربی سفید رنگ سے تحریر ہے اور محراب غرب روئے میں اللہ جل جلالہ ابوبکر عہد عثمان علی بخلہ چھپدہ تحریر ہے اس شکل سے ابوبکر عہد عثمان علی بخلہ چھپدہ تحریر ہے اور نیز نیانہ سفید مقبرہ میں لکھا ہے اور میانہ سفید مقبرہ میں ایک اور حلقہ مدور ہے اور سمین تمام سورۃ اخلاص یعنی قل ھو اللہ احد بخلہ نعت تحریر ہے اور اسکے اطراف حلقہ مدور ہیں وراثتہ اور ہا ماقونین جو ہر رنگ نافرمانی میں ایک شرقی و دوسرا غربی تیسرا شمالی جو ہر جنوبی میں ہیں تحریر ہے قال علیہ السلام المؤمن حجی فی الدارین اور نیز چار ماقونین سماء الہی بیت خود تصویر تہی سے لکھی ہوئی ہیں اور وہ یہ ہیں یا قاضی قاضی یا ساقی یا عفا یا اور اسکے بیچ محیط بطریق سلسلہ نوذہ نام الہی لکھی ہیں اور پنجرہ شمالی کو اوپر پینانی یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم عربی کا پڑھنا نہیں جانتا اور شرقی میں آیت سلام قولاً من کتاب الرحیم اور مقبرہ کو درمیان گوشتوں پر بطور محراب بنی ہوئی ہیں اور گوشہ شرقی و شمالی میں یہ تحریر ہے من کان واعظنا فاکف کفنی اور یہ ہی چاروں گوشوں میں تحریر ہے اور اوپر اسکے محرابوں پر یا اللہ لکھا ہوا ہے اور باہر سے یہ مقبرہ بہت فرسودہ نظر آتی ہے اور بائیں ہی سات سنگیہ میں لمحفہ دیوار مقبرہ زبرد کا شمشیر آمدنی اور سکی مجاور کہا تو ہیں اور گوشہ غربی میں مدرسہ سرکار خام تیار ہو رہا ہے جہاں فرید الدین صاحب من جانب سرکار معلم ہیں اور یہ دونوں مقبرہ اندرون موضع مزنگ واقع ہیں اور یہ موضع مزنگ سابق آبادی بیرون لاہور ایک محلہ محلہ نامی شہر لاہور تھا اور قبل میں شہر لاہور اس جگہ تک آباد تھا اور یہ محلہ

مگر رنگہاں منسلک سرسبز مرگ آجکے پہنچے اور سرسبز پر ایک شخص ہباب نامور آدمی قوم سے
 منسلک تھا اور اسی پہ منسلک آیا کیا اور قریبی دسکی یہاں طرف خوب موضع مرگ کے
 شکستہ سی موجود تھی اور رانی مفتی غلام سرور صاحب حیرہ سکنا ہی موضع مرگ اور جسے
 دارا شکوہ نام ہے کہ حضرت سادہ لہو اسحاق اور حضرت حیر الدین سادہ لہو المعالی حکمران و
 سردن مہوجی روارہ شہر لاہور پر ہر پہاڑی میں اور رعیت ان درون حیرات کی خدمت حضرت
 سادہ داؤد صاحب سرگودھا آکر تھے اور سادی سقرہ سادہ لہو اسحاق کی اس طرح ہوتی کہ بعد وفات
 حضرت کریم سوداگر مریدا ہکا دسٹے سحار کو عرب کو حاکم ہا ہا سود میں جہاں سے ملے دیکھا
 کہ کبھی ہر من میں گناہ و سکے کچھ امیر لیب و کات کی رہی تو ادنیٰ حضرت کی
 روح سوا تھا اور چاہے تو یکا یک کیا دیکھا کہ حضرت تشریف لائے اور جہاں کو کھنڈا دیکر اٹھنا
 رات۔ ان میں ہو سکا کہ وہ سوس ہو گئی حب وہ سوداگر بعد منافع تمام وہ آسودگی
 مالاکام پہ لکھو میں واس آنا و اسی حال کات جہاں اور تشریف لانا حضرت کا بوقت
 مریدان کیا اور حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا جانا تو لوگوں کے حال و کات حضرت کا
 کہہ سہا یا تو وہ لاہور میں آنا اور پہلے سقرہ اور اہل صدق دل تعمیر کرایا اور رام اور سکا علیہ السلام
 ہا اور دوسرے سقرہ بن ساحر دکان حضرت کو مدون ہیں یہ سقو ادس سقرہ کر مریدان اس
 حامدان تعمیر کرانا اور وفات حضرت لہو اسحاق کی ماہ محرم پانچویں تاریخ سہ ہوسو سکا سی
 کہ دفع میں آئی اور ماسحوس محرم کو یہاں ہر سال ملے ہی ہوتا ہے اور ملا قرآن حوالے
 جمع ہوتی ہیں اور ماں اور گوست ہر فاتحہ حضرت کا ہوتا ہے اور قرآنی راگ
 ماج ہوتی کی یہاں بالکل رعایت ہے اور کبھی وقوع میں نہیں آئی فقط اس وقت قطعہ مارچ و
 ان حضرت کو دفع دہل کر ماہوں قطعہ مرسد و دستگیر لہو اسحاق + نو دیراں ہر لہو اسحاق
 حسی را رسال و صلیس گشت + سادہ مالی فقیر لہو اسحاق + دو سقرہ قطعہ یہی قطعہ
 شیخ لہو اسحاق میر ہما + آکر آمد ہر دو دیراں + سد عباس الی وصال آج + لہو اسحاق +

ذکرِ معجزہ حضرت شیخ موسیٰ

یہ مقبرہ فیما بین مشرق و جنوب حد نہر لاہور کے بقاصلہ ایک میل کے واقع ہو رنگ سر کنبذ فیروز
 کاٹنی کار پر لب سقف نقوش ساخت کاٹنی اور تمام عمارت خشتی گریب بام سے ایک فٹ نیچے
 بہر کام کاٹنی کا بنا ہوا ہوا اور دمان اذاجا وعد اللہ کہا ہوا جو گرو نواح اس گنبد
 کو چار دیواری خشتی بنی ہوئی ہو اور یہ گنبد خاص غریب روپ اس شہر کے واقع ہو جو انارکلی
 سے اسٹیشن ریلوی کو جاتی ہے اور علاقہ موضع قلعہ گوجر سنگہ کا یہ کمر بنے حال سے مقام کا چشمہ
 خود دیکھ کر لکھا ہوا اور مردمان میں اور واقف نگاہ سے واضح ہوا کہ سابق میں بعد سلطنت
 لودیہ ان تمام اس مقام کا کوٹ کر وری تھا اور امرا یاں سلطان سکندر لودی حضرت موسیٰ
 طالب دارا و شہنشاہ کتاب تذکرہ قطب العالم میں تحریر ہے کہ یہ حضرت موسیٰ کام آہنگری کر کے
 آئے اور یہ کرامت انکی زبان زد خاص و عام ہے کہ ایک روز یہ حضرت انجو دوکان بہرام
 آہنگری کر رہے تھے کہ ان میں ایک خوبصورت عورت کہترانی نکلا سیدنا کرانیکے واسطے آئی اور
 نکلا حضرت کو ماہہ بن دیا اوہنوں نے نکلا تو آگ میں رکھ دیا اور خود محو حسن او س عورت کے
 اور چشم دل دیکھنے لگے جیسا علیٰ کمال میں ایک ساعت گزر گئی تو او س عورت نے کہا
 کہ حضرت جی میں نکلا سیدنا کرانے آئی ہوں اور تم مجھ کو دیکھو ہوا اوہنوں نے فرمایا کہ میں سچے
 تو نہیں دیکھتا تیری صانع کو دیکھتا ہوں کہ جس نے تجھ کو ایسا خوبصورت پیدا کیا اور اگر تجھ پر بات ہے
 یقین نہیں تو میری طرف دیکھ یہ کہ نکلا آگ سے نکلا اور انگوٹھیں پہن لیا اور کہا کہ اگر
 میں نے اس عورت کی طرف نظر ڈیکھا ہے تو انگوٹھیں میری جل جائیں الغرض انکی آنکھوں کو کچھ
 تکلیف ہوئی اور نکلا جو لوہے کا تھا سو فی کا ہو گیا اور تمام خلعت یہ کرامت دیکھ کر حضرت
 کو آرزو مند ہوئی اور وہ کہترانی بھی اور بیوقت صدق دل سے مشرف باسلام ہوئی۔
 اول دوکان حضرت کی یہاں تھی جب فوت ہوئی تو فرار آچکی بھی یہاں ہوئی اور اکبر
 بادشاہ کی والدہ نے یہ مقبرہ بنایا اب دروازہ چار دیواری سے ہوا ہو گیا ہے اور گوشہ

اسری و سالی حار و یواری یک جھوٹا سا مقبرہ سادہ کشتہ سا ہی یہ مقبرہ اوسے عورت کا ہے جو
 نکلا دریت کراچی تھی اور خدا الما خطہ میں ملامت ہو ا کہ اندرون حار و یواری مقبرہ ہوا
 بہت سو درختوں کو ان دور و درخت ہر کے اور منہ فوری واقع ہیں اب بھی بعض آہنگری
 قریب یہاں ہوتی ہیں اور قریب صرت کی مام علی ہے اور سابق میں در و درہ اس مقبرہ کو ہے
 اب مدت سو مگر کچھ نہیں اور سال در و ایک کھر کی حسی آمد رفت کو دیکھو موجود ہے اور پہلے
 حضرت کو روایت صحابہ مکرر بعض کتاب تذکرہ قطب العالم حضرت شیخ عبدالخلیل المسہود شیخ
 جوڑ پھر تہو اور سلسلہ ایک پھر در و یہ ہے پہلے یہ حضرت مادم شیخ سہر اللہ سیرت سہا والد میں در
 ملانی کی تھی اور ملایمیں رہتے تھے جو صحیح سہر اللہ فوت اولے کر دو او ہوں لے عمر کی
 کہ مامولی آپ اب دنیا ہی فانی سے ملے ہیں کو سدا رہی ہوا اور مدہ مہور علم باطنی تکمیل تک
 پہنچے ہو سکا محکمہ گمار سادہ ہوا ہوں کر دیا کہ تو سجدہ صرت قطب العالم شیخ جوڑ پھر کے
 لاہور میں صاحب ناں خانے کا نو تکمیل باطن اوسو ملے کا صاحب شیخ موسیٰ بعد وفات
 سر کی لاہور کو روانہ ہو کر اور ماہر عالمہ شیخ جوڑ پھر کو اگر پھر اسی میں حضرت شیخ جوڑ پھر ہے اب
 مادموں کو دیا کہ آج او سی آہنگر لہاں سے ہماری سہا ہی سہر اللہ کا بچا ہوا آیا ہے
 اور ماہر عالمہ کر مٹا ہے اوسکو ملا لاؤ کہ میں اسکے آئے کا منتظر تہا وہ آدمی اور ماہر عالمہ
 لہاں سے مادم دہری آئے اسی شیخ موسیٰ کو اندرون عالمہ حضرت کی مدیت میں لیگے
 اور وہ حاضر مدیت شیخ جوڑ پھر کو کہ مرید ہو کر اور مدیت تک او کی صحبت میں رہ کر تکمیل ہو کر
 اور شیخ جوڑ پھر نے جس ملک کو اسی سے دو گیا رہیں شیخ موسیٰ کو عطا فرمائی اوسہاں او کا
 روضہ ہے وفات اوس حضرت کی سال نہ صد و بیست و سچ واقع ہوئی اور یہ نقشہ تاریخ
 شعر مات حضرت مرحوم کا ہے قطع شیخ موسیٰ ہر کہ روی او بدید + ساہ گفت و
 رور و سردار گفت اقل سال نقل آن والا خاں + اہل دین موسیٰ سہارا گفت
 فصل در ذکر مقبرہ حضرت شیخ عبدالخلیل المشہود شیخ

مضل در ذکر حضرت چوہدر ہندگی

چوہدر ہندگی قدس سرہ یہ مقبرہ شمال رو بہ مقبرہ شیخ موسیٰ کو واقع ہے۔ درویش
مزار کے بارہ دیواری اور اندر بارہ دیواری کے ایک خانہ عین درجہ کا ساخت عہد شامان لودھی
اور غریب رو بہ دروازہ اس خانہ کا ہے ہند نہینہ اور کریمچے جانی ہین اور لب نہینہ ایک دیوہی
جسین فقر لوگ پتھو ہین اور یہ درجہ اور چوہدر کر شمال رو بہ ایک اور دو زینہ ہین وٹان مزار
حضرت شیخ عبد الجلیل چوہدر کی ہے اور درجہ اولیٰ کے کتب مکان عبادت خانہ اچکا ہے وٹان پنج حرف
ایک قبر ہے اور اوپر سو وہ خانہ مثل چوتہ کے نظر آتا ہے اور اس پر ہی ایک تعویذ قبر نو اچکا ہے
جو خشتی بنا ہوا ہے اور سو اُسکے بائیں قبر بن بجتہ اونکی اولاد کی ہین اور غریب رو بہ چار دیوہ
کے احاطہ ہین ایک مسجد پرانی ہے جو خود شیخ چوہدر صاحب فی ہوائی تھی اور دیوہی اس خانہ کی
سردار کھر سنگہ سندھانوالیہ نے باہتمام غلام محی الدین شاہ قریشی مرحوم جو حضرت کی اولاد ہین
عمر تعمیر کرائی اور چار دیواری خود تعمیر کی ہوئی غلام محی الدین شاہ مدوح کی ہے جو سال بارہ سو چوہ
ہجری میں تعمیر ہوئی ہے اور تاریخ اوسکی مصنفہ مفتی غلام سرور جو اس وقت لکھی گئی تھی یہ ہے
قطعہ مکان خانقاہ قطب عالم + چوہدر تعمیر نو زینت پذیرفت + بتاریخ بنائش ناقص غیب
بنائی از غلام محی الدین گھٹ + ۶۳۰ اور کمترین خود بر سر موقع اس خانقاہ کے جا کر سب سال عمارت
وغیرہ کیا اور نیز دیکھا گیا کہ اس چار دیواری میں بہت سی درخت دن اور تیرا اور گیکر اور گوندی
دانا روہر یک کے ہین اور چار دیوہی میں ایک دالان بنا تیار ہوا ہے اور بالائی چوتہ کے
اور قبرین خورد و خورد ہین اور اوپری قبر اوپر سو نمودار کی گئی ہے اور سرٹائی کی طرف چراغدان واقع
ہے اور اندر اس چار دیواری کو دو کوٹھراں بھی موجود ہین اور ایک جاہ بھی بجتہ ہے اور
ایک فیترہ حاجی شاہ نامی اب یہاں بیٹھا ہے اور مالک اس مکان کے حضرت کی اولاد میں سے
غلام محی الدین شاہ قریشی اور اوسکی اولاد خورشید عالم وغیرہ ہین اور بعد سلطان سکندر لودھی
حبیب شاہہ کرامات حضرت کا ہوا تو سلطان فی اپنی لڑکی کی شادی حضرت سے کر دی اور شہ
ایک بیٹا شاہ ابو الفتح پیدا ہوا اوسکی اولاد غلام محی الدین شاہ وغیرہ ہین جب وہ بی بی فوت

ہو گئی تو دوسری سادی اسی دختر بچی جاں افغاں سہی کی اوس سہی حضرت کو اولاد ہوئی
 ساتھ احمد شاہ و محمد شاہ ساہ ساکناں موضع سی پور علاقہ تحصیل سر توراد کے سکیم سہی میں اور
 یہ لوگ اسکا پیر کہلائے ہیں اور بہت سی خلعت اکی مرید پیر اور ایک پادہ کے ساتھ لوگ
 اراضی پر متعلق اس جالغہ کے اسکا متاع ہر کتاب مذکورہ قطب العالم میں تحریر ہے کہ شاہ
 رادی دختر سلطان سکندر لودی خواہیہ حضرت سیح کی بی بی نقضائی الہی مرگئی تو اوس سہی
 آت دست اسی دختر بچی جاں افغاں سہی کرئی اور مستعد سادی کو ہدیہ تو یہ ہر سرد ناں
 لومانی باطمینان کو جو سلطان کی طرف دریاں و ماہی اس ملک کا تھا ہو چکی تو اوسکو یہ
 حال ماگو ارگہ را اور حضرت کی حدیث میں کہلا بھیجا کہ اسی ماد سہرادی کو دت ہو و انکس
 یہی ہیں گدرا کہ آت دختر سادی کے اور حکمہ کر لی ہے آپ کو مساس بہا کہ ماد سہرادی
 اعارت لیکر آت دختر سادی مانی کی کر لی اس اتنی یہ سہرادی کہ آت لا ہو سہی ملاوین اور
 اٹاک آتکی لا ہو میں ہیں وہ سہرادی سیح او الفتح کا ہے جو سہرادی کے بطن سے ہو حضرت
 یہ سہرادی شرم فرمایا اور کہا کہ سیدناں کو کہہ دو کہ تیرا وہ جاری میں مہلت مندہ دیکر
 اگر سندہ کی دریاں کبارہ چکو سہرادی ہو سہی نکال دینگے تو فہارہ بہکو نکال دیا حساب
 تیرہ روگردری تو فرماں ساہی دہلی سہی سیدی کی سہی سلطو نامہ دہا اور وہ لا ہو سہی مل گیا
 وفات حضرت سیح جو ہر کی تاریخ غرہ ماہ رحمتسوسود میں تہریہ وقوع میں آئی کہ صاحب
 مذکورہ قطب العالم نے تاریخ وفات اونکی لفظ سیح سہی نکالی ہے اور معنی غلام سرور کی کتاب
 میں یہ قطعہ درج کیا ہے قطعہ نہ عبد الجلیل آن قطب العالم + بروسی او کسودار فضل حق باب
 حاصل فضل مبادین بود + بوسال رقتن با فضل دریاب + دگر اور دل سے رسال
 مد آمد کہ صاحب جہان مات ۱۹۹۹ فصل در بیان حال مسافر خانہ
 میان محمد سلطان سال ۱۰۰۰ دیر مرانچ جو ہر صاحب کے میاں محمد سلطان صاحب
 ہیکہ درے ایک مکان بختہ طور مسافر خانہ تیار کرایا ہے اور یہ ہے کہ از میں خبر امی لوگ

سہو سہ چاہہ چختہ ہی اُسین تیار کر آیا ہوا سابق اس جگہ بہت کنڈا عمارات ختہ کی تھی۔
فضل در بیان حال شیو دیالہ بادکنگا برت نو طیار کٹرین
 بنڈا شہنشاہ اس مقام کو دیکھا تو پایا کہ اس شیو دیالہ ٹیٹن گنی پرستشگاہ بطور گنبد
 و گنبد منلول بسیم ہنود موجود ہیں، بدین تفصیل شیو دیالہ مندر دیوی مندر گنیش
 مندر نارائن و ہرم سکاہ یہ ایک دالان ہے جسکے سات دروازی ہیں اور اس میں چاہ ختہ
 اور باغچہ بھی ہے اور یہ مکان متصل کوٹھی باوری فور من صاحب کے اور جنوب و غرب رویشین
 ریلوئی کو لپ ٹرک نشان و ٹرک کوٹھی لاٹ صاحب بہادر و میانہ سہرید مکان آیا
 گنگا برت سہیناسی فر خود بنوایا ہے اور گدائی کر کے روپیہ اسپر خج کیا ہے اور اب تک
 اور مکان بھی بنوایا جا رہا ہے اور یہ زمین ۱۴۰ کنال اور گیارہ مرلہ متراجہ من صاحب
 کوٹی کٹر سابق لاہور فر او سکوعطا کی تھی اور متصل اس مکان کو ایک گنبد قدیمی ٹھا
 ہے اور یہ ختہ اب اوسی میں رہتا ہے جو گھٹ دروازہ لگا لیا ہے اور یہ مقبرہ خور و
 ایک خواص دار اشکوہ کا ہے جسکا نام منظر الطاف تھا اور متصل اسکے ایک مسجد قدیمہ ہے اب
 اسکو باوری فور من صاحب نے خرید کر عمارت کرانی شروع کی ہے اور اس مقام پر ایک
 سردخانہ بھی تھا اور مسجد بہت بڑی تھی وہاں اب کوٹھی باوری صاحب موصوف
 کی بنتی ہے اور گرجا اور چند کوٹھیاں عیسوی لوگوں کو رہنے کی واسطے بنوائی ہیں +
فضل در بیان حال علاقہ شہید گنج اس میں میں جو علاقہ
 شہید گنج مشہور ہے ایک مقبرہ نواب میر منو کا ہے بعد محمد شاہ یہ نواب لاہور میں جا کم تھا
 اور دنوں میں کثرت سکھوں کی بہت ہو گئی تھی اور اس شخص کے ماتہ سہ ہزار
 سکھ قتل ہوئے اور حکم عام تھا کہ ملازمان شاہجہان سکھوں کو باوین گرفتار کر کے
 آوین چنانچہ جبکہ بکڑی آتی تھی الفور قتل کر دیتے چنانچہ اوس وقت کی ایک شہر
 اب تک مشہور ہے جو کہ کہا کرتے تھے بنیان بنجانی۔ میر منو ساڈی دائری اسٹیٹ

خون حوں ساون دند داسی دونی دونی ہوی۔ یہ سقرہ اب ماکل بریاد ہوی اور کسی
 اسمیں توڑی رکھی ہوئی ہے بعد سکھاں فرمود ہوی لہذا سادہ ہیر سنگہ کسی ہائی
 بھیرے کہا کہ اس مہر کی بچہ تہ ماہ ہی اور او سیں ہدیہ میں لاس سر سو کی لگا
 ہوئی ہے۔ لاس صدوق طلائی میں ہے راحہ ہیر سنگہ کو ما وجود اسعدت حلی ہے
 طبع داننگر ہوئی اور قر کہو دوائی مگر کچھ برآتہ ہوا اور حائی امید حالی نکلی اور اس
 کی شکل طلائی جسکے ماہ دروازہ ہیں اب عمارت عام گیارہ دروازہ مد میں اور ایک
 سال ردیہ کہلا ہی اور کچھ کچھ ساں عمارت موجود ہیں اس اسکے ایک ہرم سالہ تعمیر
 ما و اگو مد اس معہ حاحہ سحہ و دو کو ٹہہ موجود ہی یہ جگہ سرکار فیضیاری ایسکو دی
 ہئی اور اس آئیش پیل ایک اور دہرم سالہ اور حاحہ سحہ تہا ہند لوگ سر آس
 آید و رودان مالی ملا تہ ہے حب وہ گاہ قدری ٹرک میں آگئی تو بوس اس کے
 گاہ سرکار ہی ما و اگو مد اس صاحب کو عیایت کی اوسی او میں گئی کر کے حاحہ
ما یا فصل در ذکر احوال سرائی میان محمد سلطان وغیرہ
 پہلی دروازہ کے ماہر کماں مہورہ سرائی میان محمد سالماں جو اوسی خود تار کماں
 مشہور و معروف مکان ہی اور سرق ردیہ اس سرائی کو دو مسجد عالیساں واقع ہیں ایک
 سکہ لوگوں کی قانون کی ہوئی ہے اور سچ میں اس کے گرنہتہ وغیرہ پڑتی ہیں اور اس جگہ
 نام سہید گنج مہو ہوی اور دوسری مسجد میں اول و ثانی صاحب فر کو ٹہی سوائی اور
 مشرف صاحبان ریلوئی ہے اور یہ دو مسجدیں بعد اورنگ رب عالمگیر تعمیر ہوئی ہیں
 اور یہ سردار کی ایک کماں کلاں سادہ سکھو کی سی ہوئی ہے راعب تعمیر اس سادہ کا
 یہ ہو کہ بعد لو اس میر سو جو قاتل قوم سکھو لکا تھا اکیرو ریر و رعید کیا ہو
 سکھو کو قتل کی اور وہ سکے سب ایک سی جگہ اس مقام سردم ہوئی ہا راحہ
 وچہ پیل سناو سادہ اد کی ذرا ہی اور نام اس سادہ کا سہید گنج رکھا اس تک

وہاں گرنہ پڑا جاتا ہے اور پہنک بکثرت خچ ہوتی ہے بلکہ سابق بعد ہمارا جہ صاحب بیان بہان کے
 بلانی کا ایک فیض عام جابری تھا شمال رویہ اسکے ایک برج حمام ثواب سعادت خان وزیر شاہ جہان
 اور روبروی اسکے بطرف شرق کو ٹھہری مکاٹی صاحب کے ہے اور غرب رویہ اسپینش بلوی کے ایک فقیر کا
 یکہ لب شرک واقع ہے اس تکہ میں حمام عہد شاہ جہان کا تھا اور اسکے پاس قبر دلاور علی شاہ
 المشہور گھوڑی شاہ کی ہے وہ ایک چار دیواری ہے اسکے اندر دو چوڑے عین ایک برتن قبرین
 ستید و نکلی عین ایک کا نام میرن شاہ دوسرے اسکے لڑکی کا اور تیسری اونکی فرزند کی اور یہ
 قبرین بعد سکھان بنی ہیں اور گھوڑے شاہ کی قبر عہد شاہ جہان سے اب بھی وہاں لوگ
 مٹی کے گھوڑے بطور نذر چڑھاتی ہیں چنانچہ ہند گھوڑے گلی دیوار و چوڑے قبر پر موجود ہیں
 فصل در ذکر مقبرہ مختب بطرف شمال مقبرہ حضرت شاہ ابوالمعالی صاحب کے اور متصل کوٹہ
 انکھ صاحب حسین اب دفتر پوسٹ مارٹر ناہی ایک گنبد مربع ہے جسکی بارہ دروازہ ہیں اس گنبد میں
 قبر ایک شخص مختب کی ہے بعد شاہ جہان بادشاہ یہ مختب بڑا متمول تھا بوقت مرثی کی ادنی وصیت
 کہ میری زرقہ کا گنبد بنوایا جاوے سو انکی روپیہ سی یہ مقبرہ بنا اور بعض لوگ کہتی ہیں کہ یہ مختب
 محلہ خوجہ سرائیا اور بیگان تھا بھجان میں بہت خیر خواہ اور نیک نام مشہور تھا جب مر گیا تو آریشر
 محل یکم شاہ جہان نے یہ مقبرہ بنوایا اس مقبرہ کی باہر چاروں طرف برائے بنا یا گیا ہے اور
 وہ مقام دفتر مقرر ہوا ہے اب صر منشفہ کی گنبد معلوم ہوتا ہے اگر یہ ہو تو بالکل ٹکڑ ہو گیا ہے
 فصل در ذکر مقبرہ حضرت شاہ خیر الدین ابوالمعالی قادری المتخلص بغربتے
 یہ مکان باہر دروازہ موچی کے واقع ہے جنوب روئے دروازہ آند و رفت ہی گنبد مذکور ہے
 ہشت پہلو محفل روضہ خباب پیر دستگیر قدس سرہ الغریز اور ایک دروازہ شمال روئے ہے
 موجود ہے یہ گنبد بزرگ سفید منقش ہے اور جنوب روئے دروازہ کے اوپر آیت قرآن
 شریف بخلا عربی کہے ہوئی ہے اور دروازہ چوبی بزرگ ہرمی اور طاق ہنر اور اوپر دروازہ
 کی تابدان پنجرہ گلے کا اور اوپر اسکے لکھا ہے **اِنَّ اَوْلٰىاَ اللّٰہِ لَیْمُوْنُوْنَ** اَحْمَد

[illegible]

زمینہ غریب روید موجود ہے اور پندرہ روضہ بچین حیات حضرت کی تمام رہگیا تھا بعد اود کی محمد باقر صاحب
 تعمیر اس کی باتام ہو چکا ہے اور بعد اٹکا عہد اکبر و جہانگیر و شاہ جہان تھا اور میا میر صاحب و میر بہر حضرت
 ہم عہد ہوئے زمین اور شہادت زمین چٹک جوتہ نواح کبند پر جانا ہوتا ہے اور زمین کی شرف و یہ چاہ پختہ
 چرخ و از زمین مقدمان سراج ہی چو تیرہ تپاہ سنگ سنخ عرصہ تیس سال کے بنا ہے اور پاہ کی
 شمال روید زبر بام پاہ ایک خشت کاشی چہر اللہ نحو رہے لگے ہوئی ہے اور نیز پاہ کے
 شمال روید چو تیرہ پر ایک بنگلہ خشتی کلبوئے سند درہ موجود ہے اس میں ثوبت بہ ثوبت صاحبزادہ حضرت
 کے بیٹھتی ہیں اور چو تیرہ کے اوپر ۹ قبرین ہیں ہم نواسون کی اور ایک شہید محمد صوفی کے
 جو حضرت کامرید اور حاکم یا شہزادہ بجائی تھا اب تک یہاں چو تیرہ پر قبرین نواسون کی ہو
 میں اور ان میں سے ایک قبر غریب روید دروازہ آمد و رفت مقبرہ محمد شاہ کی ہے اور شرف و یہ ایک
 قبر شاہ حسن حق مریدان کے کی ہے اور وہ حضرت حسن شاہ برہان پورے مشہور ہیں بہرہ و دلو
 حضرت بھی طبی ادیا اور صاحب مراتب ہیں اور مسجد شرف روید میں جو کنواں ہے وہ بھی خود
 حضرت بنوایا ہوا ہے اور چو تیرہ روید محاذی مقبرہ اور چو تیرہ دالان واقع ہیں مسجد اوس کے سے
 ایک دالان سیم نامدار جسٹرو ٹھہر و کپلی نے بنوا کی میان عظیم شہ شاہ کو دیا اور اب سیم سید مراد
 نبیرہ حضرت کی بیٹھتی ہیں اور یہ دالان ۲۳۳ عین تعمیر ہوا اور ایک دالان قدیمی اس مقام پر
 واقع ہے اس میں سید انام شاہ بیٹھا کرتے ہیں اور جو دالان بجائی خشت میں شاہ نبیرہ حضرت
 کا ہے وہ میرہ سمات نوران طوائف ہی اور غریب روید مقبرہ میں فیما بین مقبرہ و مسجد پاہ
 شمال روید ایک کوٹہ دو درہ پختہ واقع ہے یہ نہ بکا ہو سید مہر شاہ صاحب دسید عالم شاہ نواز
 دانی حضرت کلبے اس میں اور کتا فقیر بیٹھا ہی سوار اس کے اور بہت مکان اود کی اولاد کی بجائی
 ہیں اور گردنواح مقبرہ کی قبرستان بڑا بہار ہے ہی اور کئی اعاطہ امیر دکنی قبور کے موجود
 ہیں چنانچہ قبرستان نواب سہرا نواز خان و اعاطہ نواب ذوالفقار خان و اعاطہ اللہ شاہ کے
 قبر اللہ شاہ بادشاہ کے ہے اور شرف روید مقبرہ کی چارہ پوار سنگستہ واقع ہی اور درخان

دن کثرت میں اویس قرصرت کی روح کے اور قریب رشتہ داراں حضرت کی ہیں اور اس قدر
 میں ہمیشہ سے کہہ رہے ہیں چاہے اب بھی ہر رات موجود ہیں کہتی ہیں کہ اول بیان کور
 ساہ محمد در دین رقتہ پوس نے جو صاحبزادہ کلان حضرت کہتے رہے اور مراد انکی سیکڑہ
 میں ہے یہاں سال بہر میں ایک دفعہ اربع الاول کو جو تاریخ وفات حضرت کی ہے میلہ ہوتا
 اور عید فطر اور عید صحتی کا میلہ ہی یہاں سال بہر میں دو دفعہ ہوتا ہے اور عرب رو یہ بقدر
 حضرت کی محبوب ملی حاس ساقی سرشتہ دار دوانی صلیح لائیکو کہ روضہ سمات جو انکی جو ریائی میں
 حوسابی میں سکودہ اور منظور نظر فقیر چراغ الدین کے تھی اور اس عورت نے سب خوب صورت
 اسی کے بعد سکھاں دیں محمد دفتری و فقیر چراغ الدین افرہت لوگوں سے شادیاں کر کے
 مال کیر جمع کیا اور تقیر سچا پیہ مایعہ سوایا سر فرو یہ اسکے در وادہ سحہ اور اسکے اوپر لانا
 بین کھڑکی والہ مکان سیر گاہ اور ڈیو پڈی مین دو والان معہ کوٹھریاں نوائی ہوئی ہیں
 اور چاروں طرف اسکے چار دیواری عام موجود ہے اور درختاں مشہد کھٹہ نارنگی کھلاوٹ
 موجود ہیں بیچ میں اس باح کے اسی اسی قرصی نوا چوڑی ہے اور جنوب رو یہ مہر کے
 ایک ٹیلہ درختاں شہید گنج کر کے مشہد ہے اور بہر بڑا بہار ہے قرشاں سے جنوب مغرب
 اس ٹیلے کی ایک نیکہ فقیر مسیتا نام کا ہے انہوں جاہ پنچہ مشعل دروازہ اور درخت دیہ مسجد اور
 حد درخت ٹرہ اور ایک گودی اور ایک کیکر اور ایک سوڈرا اور ایک سوٹا سچا اور بیچ
 اسکے مسجد بچتہ حوسبتا فقیر نوائی ہے موجود ہے اور اسپر چوٹی بڑی فوجیاں ہیں
 اور اندر محراب کے صف سر کی پوسن استرکاری سفید لٹکے شمال رو یہ ایک غسلاخانہ
 سحہ استرکار متصلہ جاہ جرجی دار اور مسجد کے مین دروازہ مشرق رو یہ چوترا بچتہ حوزہ گنج
 اور غسلاخانہ کے عرب رو یہ گل عباسی لگی ہوئی ہے اور جنوب رو یہ دو والان سحرانی چٹنی
 اور گوشتہ شرقی و جنوبی مین ایک مالاعانہ اسکے پنجو ایک کوٹھری بلو در چکا دروازہ دار
 اس مالاعانہ میں مسیتا کے قایل رہتی ہیں بیتہ نیکہ قدیم مدت سے یہاں شمال رو یہ اس کے

چہرہ بانی کا تھا اور اس چار دیواری کے اندر دو قبرین خام ایک چیم بخش دوسرے کریم بخش کی ہے ماسواہی اسکے اس ٹیلہ پر نہر ارما قبرین صد نا خام و صد نا بختہ جناحہ مصنف کی سنہال کا قبرستان سابقہ بنی اسی مقام پر ہی جناحہ راقم کی والدہ اور ہمیشہ اور اہلیہ و اولاد کیونکہ قبرین ایک چوترہ بختہ پر موجود ہیں اور اہلیہ ثانی کی قبر بختہ منقش موجود ہے جس کے سر پر شندیل اور چند اشعار فراقیہ اس پر تحریر ہیں شرق و یہ اس ٹیلہ کے زمین قعر واقع ہے وہاں ہوسم بڑنگال اکثر بانی کھڑا رہتا ہے اور وہو بی کپڑے دھوتی ہیں اور زمین مزرعہ الہی بخش عبداللہ وغیرہ کی ہے شرق و یہ اسکے ایک مسجد جس کے حاطہ میں اپنی بخش کیدان تو پختانہ والدہ اور اسکی لوحقین کی قبور ہیں موجود ہے اب یہ قبرستان بند ہو گیا ہے اور ایک چہرہ سی غلام محمد نامی میونسپل کمپنی والوں کا برائی مالعت قبور حاضر رہتا ہے اور حکم ہے کہ جسکی چار دیواری بختہ ہو وہ قبر بنا کہو عرب رویہ اس ٹیلہ کو بھی زمین قعر میں ایک چہرہ آب بارش اسمین بھی موسم بڑنگال رہتا ہے اور وہو بی کپڑے دھوتی ہیں اور اس ٹیلہ کے گوشہ غربی و شمالی میں ایک چوترہ بختہ آدم بابتہ چو شرق کی طرف سے متصل ٹیلہ ہے اس چوترہ کو اوپر ایک چوترہ بختہ ہے اوپر چہ سات درخت ون اور جنوب رویہ درخت بہر و گوندی وغیرہ اس چوترہ پر درخت قبر بختہ اور چونگ اور چار خشتی یو چو نہ قبرستان کلالان کا جو محمد بخش و امام بخش جو بدار مہاراجہ کپڑے سنگ لکھی ہے اور اس چوترہ کے پاس ایک اور چوترہ ہے اوپر ایک قبر بطور ٹینگ یہ بھی اونکی ہے اور شرق رویہ اسکے صد نا قبور کلالان میانہ میں اسکے ایک اور چار دیواری جس میں دو قبرین خام حضرت امام جعفر و حضرت امام صادق کی ہیں راہ آمد و رفت کا جنوب رویہ اسکے پاس عبداللہ شاہ گورکن کی قبر ہے یہ قبرین عبداللہ سلطان محمود غزنوی کی ہیں ذکر انکا یہ ہے کہ یہ شہید ہیں سرانجام کافروں نے کاٹ لیا اور دھڑان کا لٹا لٹاتا یہاں تک آیا تو کسی نے کہا دیکھو کیا تعجب ہے کہ بڑے بدن جلتے ہیں یہ سہتی ہیں اب گر گئی اور یہیں قبور بڑے چار دیواری میں ایک درخت ون ہے اور اسی چار دیواری کے ساتھ وہ

جو نرہ ہے جس پر مصطفیٰ کہ بہاں کا قدیمی قبرستان ہے جس کا سابق ذکر ہو چکا ہے اور جس کے
 گوشہ جونی میں ایک اور صورتہ بختہ خوش سفاک قند گاہ کی چودہ تمام مقنن اور سرنگ
 ایک چراغداں اور سیریمہ شعر نثر ہر شعر استیلا گیم جو کہ آں تیسریں مقالہ میں
 جہاں گردید بہاں بہشت و سال و مصلحت خست خست رعب و گشت ہاتھ سا
 حوراں بہشت و غیرہ اور حد مارچیں اور ایات مرقوم ہیں سب و ترقی رویہ ایسے
 درخت کھڑی ہیں اور ہر رٹا نور ہیں اور بکثرت حوتی خام و بختہ اور درختاں
 و پھرداں و سیر بکثرت یہ بہت رانا قبرستان ہے اور سرقی رویہ مفرہ حضرت کریمت
 سرا اور قبرستان اور عرب رویہ قبرستان صبح سدھی جاں کا او سہرہ و حیت و اور
 ایک کوٹہ سکونہ پھر ہے اس کوٹہ میں اول وقت دو غسل حضرت کا ہوا ہر صورت
 فقیر و ماں جسے ایک نارا تعداداں نور سادہ ہواں کشمیری ساکاں لاہو میں ملے
 اس ایک یا مفرہ گند نور محمد قوم سادہ ہو کا لکھا ایکہ از کیا سی دو سحری میں
 شاہی در میان اس کے دو قبرین ایک نور سادہ ہو کر اور دوسرا اسکی روح کی اور
 سرقی رویہ متصل دیوار مفرہ قبر اسکی ساس کی ہے اور صورت مفرہ یہ ہے کہ تمام
 چوٹی گمشدہ گند سید حسرت طلای لگا ہوا ہے اور چار درواری محرابی گردہ دار
 اور فیما بین مفرہ کر آئینہ فائے مدور میں لگو ہوئے ہیں گو پستیش محل شاہی نور قبر نور محمد
 کا حستی استرکار اور گرد و احجامی رنگ مر سید لگا ہوا ہے اور قبر کے سب رویہ جو
 رہی سی یا ما لکھا ما قد و س ما سلام نحر یہ ہے اور نور رویہ یا اللہ یا
 رحمان یا رحیم اور صورت نور بطور جارہائی اور چاقی سلم اللہ الرحمن الرحیم
 لا الہ الا اللہ الحمد للہ الحمد للہ الحمد للہ اور دو قبرین سی جو کہ حلق
 جسکی چاہی ہر درے بطور گل سنگ مرمری اور مفرہ کہ در جونی سے ایک تختہ سنگ مر
 کا کندہ پڑ لگا ہے اور سیریمہ نحر یہ ہے اول خط عربی فصل لکھا لا الہ الا اللہ الحمد للہ

اور اوسکی پنج خط فارسی یہ لکھا ہے قطعہ جو نور محمد حکیم خدایہ بفرودس فت اس پنج سرائے
 خروگفت تاریخ و صا ش جنین شفیعیش بود احمد مجتباہ اور اوسکے غرب رویہ کتبہ
 اوسمین ہوا لا ول والاخر والظاهر والباطن وهو کل شیء علیہ
 اور شرق رویہ یا رسول خدا اور غرب رویہ در بہ بن کتبہ میں فضل الذکر
 اور دوسری میں اور تیسری میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ خدایہ اور در میانہ
 ہوا المعز الہم صل علی محمد علیہ السلام اور در میانہ
 میں ہوا لا ول والاخر والظاهر والباطن وهو کل شیء علیہ
 تیسری میں ہوا المعز الہم صل علی محمد علیہ السلام
 اور شرق رویہ در بہ بن کتبہ ایک میں اللہ محمد ابو بکر عثمان
 علی میانہ میں شاعر محمد عربی کا بروی ہر دو سرت کسی کہ خاک در نشینت کا
 بر سر او اور تیسری میں یا حنان یا دیان یا مینان یا برہان مقبرہ
 کے اندر دروازہ غرب رویہ کی جنوت وہ شاعر آفتاب و ماہ تاب و کرسی و لوح و قلم
 و غم شاہ شہید کر بلا بگریزند اور اوسکے جنوب رویہ ہوا المعز الہم صل
 علی محمد علیہ السلام اور یہی شرق و جنوب رویہ اور یہی دروازہ
 چار تین تین آئینہ منقش لگے ہیں وراثت طاقچہ جبرائیل محرابی چاروں طرف بنی ہوئی
 موجود اس مقبرہ کی شرق رویہ ایک درحاطہ المشہور نواب ذوالفقار خان ملتان کی کا
 اوس میں پانچ قبر نختہ اور چھ قبر خام اونکی رشتہ داروں کی ہیں اسکے غرب رویہ ایک
 سہ دیواری جو درمیان میں سے ایک ہی ہے اسکے جنوب وہ گوشہ شرقی میں ایک چوتھ
 نختہ چہر تین قبر معہ دو چہر اعدان قبائل نوابان ملتان کے ہیں اور اس چوترہ کو
 سہرمانے ایک اور چوترہ معہ قبر حکیم ثعوبہ بنگ کے طور پر ہی سہرمانی جبرائیل خان قبر نواب
 ذوالفقار خان صاحب کی ہے اور وغیرہ چوترہ نامی نختہ پر انکی قبائل کی قبور کے ہیں

بیہ نواب صاحبان والی مٹان تھے ہمارا یہ رحمت سگہ و مٹان کو فتح کیا۔ نواب
 سطرخان صاحب شہید ہو کر اور نقیہ نواب سردار خان مراد ماطم معہ بیانی اطفال
 گرفتار ہو کر لاہور میں آکر اب اس عداں میں سے نواب عبدالحمید صاحب کے حادثات و
 اربری محسوسٹ لاہور میں اور نواب دو القار خان صاحب کے صاحبزادی نواب جہانگیر خان
 پیش خرمیہ و نواب سردار خان صاحب کا صاحبزادہ عبد امان نواب احمد علی خان صاحب
 اسٹا ولی عہد ہی فقط خوب رویہ چار دو نوابی ملک کے حیاتان ماعہ و درخان کی کیکر کاغذی
 کو اگر گندل و گودیاں و شہرہ ما فریہ کپڑے ہیں یا سوا اسکے چاروں طرف ہیں مگر
 ہزار نامور ہیں اور کئی احاطہ اور کئی قبوسے نام و مٹان گل در گل ہوئی ہوئی میں اور
 سب کثرت اور مٹ مٹے مٹان پہلی مردوں کے قبور پر قبور ہو گئی ہیں اور سب
 ماطم بیہ ہیں ماطہ آیوب شاہیاں ماطہ بطور باعہ محمد شاہ کیلداں سردار بہادر و غیرہ
 کو اگر محرم القور کہا جاوے تو سچا ہے کہ اور کسی مقام پر اس قدر قبور ماطم ہیں
 اور کثرت محسن سبوسطی ہے کہ شہر سبب مکان بہت نزدیک تھا اور ہر ایک شخص
 بیہ ہی مانتا تھا کہ قبرستان اسکے معلقان کا نزدیک ہو کہ دور مانی کی تکلیف دہ
 وفات اور تولید حضرت شاہ جیر الدین ابو المعالی کے صاحب سقیہ الاولاد و اولاد
 زون لکھی ہے کہ حضرت تاج دہم ما و دی الحجہ برور حید اصحی رور دوسرے
 ہندوستان ہجری میں تولد ہوئی اور واقعہ وفات حضرت کا سولہویں ماہ ربیع الاول
 ۱۰۸۵ھ۔ ایک ہر پچیس وقوع میں آئی کہ مادہ باریج تولید حضرت کا ربانی حضرت سید
 مراد میں شاہ کر کہ ایک شخص حضرت لی اولاد میں گدائی شیخ داؤد معلوم ہوا اور
 مفتی سلام سردار جو قطعات تاج با صبد ادراج کتاب ہذا ارسال کئے وہ حضرت
 کتاب ہا کئے جاتے ہیں قطعات تاج نوح ابوالعالی حیدر بن احمدی + بود و نس
 معدن صدق و یقین + سال تولید و وفاتش چوں ردل + ہشت سرور مذکور

تلفت نیکو خیر دین تولیداد + رحلتش گشتا معالی خیر دین + شگنہ اور عمر حضرت کے نسبتاً برسر
 کی اور وفات حضرت کی وجہ چہا گیر بادشاہ دین وقوع میں آئی اوس وقت بعد وفات اکبر بادشاہ
 کے گیارہ سال گزری تھے اور کراماتیں انجی صدیا مشہور ہیں انہیں سے جو صاحب سفینہ اور
 تذکرۃ العارفین نے درج کتاب کی ہیں بجنسہ لکھی جاتی ہیں ایک ہی یہ ہے کہ ملائمت اللہ برادر
 حضرت ملا شاہ صاحب مرشد داراشکوہ جنکا ذکر خیر احوال حضرت میانیر میں لکھا جا رہی کا ایک روز
 بجنبت حضرت شاہ ابوالعالی کے تشریف لائے اوس وقت ایک خادم حضرت کا اذکی خدمت میں
 ایک تسبیح بہت عمدہ لیکر حاضر ہوا اور حضرت کو بطور نذر دی ملائمت اللہ شاہ صفا کو دل میں خیال
 گذرا کہ اگر یہ حضرت دلی کا صاحب کشف ہیں تو یہ تسبیح مجھ کو عطا کرینگے چنانچہ وقت حضرت
 حضرت فی انکو پاس بولایا اور فرمایا کہ یہ تسبیح لیلو تمہاری نذر ہے اور اوسپر درود و تسبیح
 پڑھا کر کہ تو اب عظیم پاؤں کو دوسرے یہ ملا شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ ایک وزیر میری ملین
 خیال گذرا کہ میں لجان سے معتقد حضرت غوث الاعظم کا ہوں آیا حضرت غوث الاعظم ہی
 میری اس اعتقاد سے واقف ہیں یا نہیں اس پر انہوں نے رات کو خواب میں دیکھا کہ ایک بیابان
 لق و دق ہے اور اوس میں میں ایک کلاسر برہنہ کھڑا ہوا ہوں اتنی میں حضرت غوث الاعظم تشریف
 لائے اور انکو ایک دستار سفید عنایت فرمائی اور فرمایا کہ اسی ملا شاہ ہم تمہاری حال بے جنبہ
 بنیں بلکہ تمہاری اس وقت کی سب سے مہنگی سی بھی وقف تھی اسلئے ہم نے تمکو دستار عطا کی
 جب صبح ہوئی اور میں گھر سے نکلا تو خادم حضرت شاہ ابوالعالی کا میری بلائی کو میری پاس
 آیا اور کہا کہ تمکو حضرت شاہ ابوالعالی بلاتے ہیں جب میں انجی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ ہوں
 فی ایک دستار سفید مجھ کو عطا فرمائی اور فرمایا کہ یہ وہی دستار ہے جو رات کو حضرت غوث الاعظم
 نے تمکو بخشی تھی فقط اور حال آمدنی مزار کا اس طرح ہے کہ وارث حضرت کے دو قسم ایک نواسر
 اور ایک پوتی ہیں چنانچہ اب اسکا بارہ سو اکیاسی میں ہوں بین میں سید میر دین سید ہون
 اوسید بام شاہ موجود ہیں اور نو سو نہیں سید میر بن سید عالم شاہ اور بجا شاہ بیانی انکا اور

سید ملا اور سید میر شاہ و سید ہوگئی من اور وہ لا ولد شہ قیلہ او نکا موجود ہی اور کچھ نو اسی حسرت
 ہشا ر من ہیں سید جراح شاہ و سید بہادر شاہ و لدان سید عاری شاہ و سید حسن شاہ و
 راوی سید میر شاہ کو ہیں سید عالم سید جبر شاہ و جاگیر شاہ و سید سادہ و درویش شاہ
 حرماتی من و فتح سادہ و سید در سادہ و فتح اللہ شاہ بہراں سید لوثی سادہ مرحوم اور حشران
 معلوم شاہ و درویش شاہ و درویش سید سادہ و سہو سادہ بن امیر سادہ و کرم سادہ و سید طلال سادہ
 رمضان شاہ و سید سہو سادہ و لد امیر شاہ بہر لوگ ہڈ وادوں خاں کے متصل کوٹلی بہر حکم سادہ بن
 میں ایامین شاہ کی بہر کی کہ چوڑا و درویش اور ۲۰ و درویش مقبرہ پر حاضر رہتی ہیں اور میر
 کہ ایں ایام میں جو کچھ خرما وہ آدمی وہ مال او نکا ہوتا ہی کہ کوٹلی گفت و گرفت بہیں ہوتی
 سہو دارشاں میر میں اور فقیم موت کی اسطر حشر کی کہ خود وہ و درویشوں کے ہیں اسہیں کہ فقیر
 امام بہیں بلکہ حشر و درویش و خرما وہ خود وہ و درویشوں میں موجب حصص معصہ ذیل فقیر
 کہ لینی میں خواہ کوئی غیر حاضر ہو یا حاضر حصہ سادہ می ماہم فقیم ہو مانا ہی حشر چہرہ رچرہ
 فقیر حصہ سید میر و بہادر شاہ بہراں سید عالم لوثی ہیں اور فقیر و حصص کے سات حصہ لوثی
 میں اسہیں سہو سادہ و سادہ لوثی سادہ اور فقیر چہ حصص کے باج حصہ سادہ میں
 اسہیں سہو ایک حصہ و حشران معلوم سادہ اور ایک حصہ جراح سادہ و بہادر سادہ ساکان سادہ
 کو اور ایک حصہ و درویش سید میر شاہ کو اور ایک و درویش حوی سادہ کو اور ایک حصہ کو و درویش
 میں ایک سید عالم شاہ بہر حشر سادہ ساکن کوٹلی ہڈ وادوں خاں اور ایک بہر و درویش جاگیر
 مرحوم کو اور حشران حصہ جراح شاہ و بہادر سادہ کا ہی اسہیں سہو و درویش و درویش شاہ کو اور
 من جراح شاہ و بہادر سادہ کو لینی ہیں اور وہ اسہیں نینوں حصے و درویش سید میر شاہ کی سہو لوثی
 میں شاہ حساس کر کے لینی ہوگی اور حصہ سید لوثی سادہ میں و درویش سہو سادہ اور سید طلال
 کرم سادہ ہیں مگر سحہ معلوم کہیں کچھ بنات یا بہیں اور سہو و مگر حصص اسطر حشر من لوثی
 لکھ ۲۰ سہو میں ان روزوں میں جو آمدنی زر چرٹ کی ہوتی ہے وہ یوں فقیم کر لیں

کہ ہر سہ حضرات صاحبزادگان یعنی سید مراد دین شاہ و سید مہین شاہ و سید امام شاہ کے بزرگوں نے ہر روز مقرر رکھی جو سب میں اس طریق پر کہ چودہ روز سید امام شاہ صاحب ایک نوبت میں اور دوسرے نوبت میں سہ ماہیہ ۲۔ سات یوم سقبرہ پر شریف رکھتے ہیں ان ایام میں جو آمدنی مزار ہو وہ انکا مال ہی کسی دوسرے کو غرض نہیں اور بقیہ چودہ ایام بقیہ میں سید مراد دین اور سید مہین شاہ مشترک سجدہ ساوی میں اور سید امام شاہ صاحب سی پھنجو نیز ہوی ہوی ہی کہ ایک نوبت نہیں کرتے ہیں سے ایک منہ چودہ روز لیوی اور جب دوسری نوبت آوی نو سید امام شاہ سات یوم و سید مراد دین مہین شاہ صاحب ۲۔ یوم لیلیوین یعنی ایک دفعہ ۱۲ یوم اور دوسرے دفعہ سلاویم اور میتیرے دفعہ ہر ۱۲۔ یوم اور چوتھی نوبت ۴ یوم اب ان ہر سہ نیرگان کی پیداواری موجود ہے

سید مراد دین شاہ صاحب فرزند
فاضل شاہ فیروز شاہ اور م لڑکیاں اور انکی گہرین کوئی لڑکی

نہیں ہے
سید مہین شاہ فرزند ۲ حیدر شاہ بیادشاہ
سید امام شاہ پانچ فرزند روشن شاہ حاجی شاہ غازی شاہ احمد علی شاہ کرم شاہ اور انکی گہرین ایک لڑکی ہے اور ون عرس شریف دیکھ کے نوبت میں آوی آمدنی اوسکی وہ لیتا ہے مگر دوسری صاحبان کو بھی مامعت نہیں ہے بھی بجائی خود جا بیٹھیں اونکی خادمین اونکی بھی کچھ کچھ دی دیتی ہیں اور یہ بھی معمول ہے کہ اگر کسی کی نوبت ہو اور کوئی مرید بھی صاحبزادی کا آوی اور کچھ نذر لاوی اور کہو کہ میں فلان صاحبزادہ کا مرید ہوں اوسیکو دو لگا نو پیر نذرانہ اوسکی کے پیر کو پہنچتا ہے عرصہ حضرت کا بوتی حضرت کی تاریخ سواہوں سب اول کے اسطرح کرتے ہیں کہ تیل بنی کیو سٹے سب بوتی حصہ وار دیدتی ہیں اور ہند مارہ انہی انہی مکان چرب استعداد انہی انہی کرتے ہیں نان گوشت بلا جلاوا تقسیم کرتی ہیں جو کوئی جہر جاوی تہرک لیوی کل فقیر و نکا ہند مارہ نہیں ہوتا اور تاریخ ۱۵۔ سب اول نو اس مزار پر جاتی ہیں اور مزار کو غسل دیکر نان جلاوا پر ختم کر کے رات کو گہر چلاتی ہیں دوسرے روز عرس جوتہا

اور رات گھنٹہ مارہ اور حتم کرتے ہیں ماسوا کے دو ماہ ان کے سیالان
 علاقہ لاہور تحصیل چوہیاں میں اور دوسرے موضع مان پور علاقہ شیخ پورہ ضلع گوجرانوالہ میں ہیں
 دو بوجاہ اور کچھ زمین مہل والی منجاب سرکار عہد ساناں سلف معاف و واکدار ہیں
 او کی آمدنی کا حال یہ ہے کہ ایک ماہ سیالانوالہ کی آمدنی سید امام شاہ لیتے ہیں اور اس کو
 عرس حج کرتے ہیں اور دوسرے بوجاہ مان پور والہ اور زمین مہل وال سید مہل ساہ کاندھ
 میں ہیں وہ اس کی آمدنی سے عرس کرتے ہیں مال اس آمدنی کا یہ ہے کہ مساعق خانہ نہیں ملکہ ان کو
 قاصدوں کے سرگوں سے معافی ہر ایک اولاد کھاتی ہے اور یہ جو اس آمدنی کو مرد عرس حج
 کرتے ہیں یہ بھی سخی حود ہی چاہی و ماں حج کریں چاہی کریں اور خود دوشی ماں و ماں
 اور مقررہ سارک راہی ہر مکات میں ہر سہ ہر گان سید مراد ہیں سید امام ساہ
 مہل ساہ فی ایک ایک فقیر طور نما و مقرر کیا ہوا ہے چنانچہ قادی ساہ مقررہ سید امام شاہ
 و روس میں مقررہ سید مراد ہیں و نوٹی ساہ مقررہ سید مہل ساہ اور نوٹو ساہ مقررہ
 مستانام حاضر رہتا ہے حج تہی مقررہ کی اسکا دہہ ہے وہ فقیر اس کام کو انجام دیتی ہیں ان مقررہ
 ہی لوگ آمدنی سے دیتی جاتی ہیں وہ اپنی اوقات سری اسطرح کرتے ہیں او کو آمدنی
 جڑ مہت و غیرہ سے کچھ علاقہ و سہرہ کار ہیں **فصل در ذکر مقررہ فقیر تاج شاہ**
 سب کی طرف مقررہ حضرت شاہ ابو المعالی کے ایک کچھ میدان رین ماں کا کرکٹ ہو رہا
 اس میں ایک چاہ در میں وقفہ ہے اور چاہ روان کے شمال وہ فقیر حضرت تاج شاہ فقیر کی ہے فقیر کا
 چوترا باج چہ فٹ او سچا سیدہ داہ اورا و سپر قرار و حرا خداں سید موجود ہے اور چار خداں
 کہ دوراہ ہیں ایک سال روپہ و ماں سے چراغ رکھتے ہیں اور دوسرا خوب روپہ فقیر کرکٹ
 اسکے مہر پر آئیہ لگا ہوا ہے اور ایک چنڈی رنگ گیر واکھری ہوئی ہے اور فقیر کرکٹ
 یہ شعر تحریر ہیں **شرق روپہ فقیر کی ہے شعر میں** شخص تاج شاہ تاج ولایت و تہ
 ریب و رتہ عارف کامل بود و کساف سر کر دگار و ساکارا ہینوا و واصلانرا ہینا +

فصل دوازدهم در حاکم چمرگان

عارفان را بادشاه و کالان را استخار و دست در عشق محمد محمد حبیب خدا و عشق حبیب و سر
 اسمعنا هم سی شعر پڑھا نہیں جا یا داشت در دره و مانی افتخار و اقتدار و اور غریب
 قبر کریم لکھا ہی۔ ذات و نان و حرص و هوا بیزار بود و داشت در نہروم عشق با خدا و
 شیخ فانی بود در عمر و علی و در زادی و فوجان و فوجانان بود و شاہ نادر و ۱۳۰۰
 اس مقام پر صرف ہندسہ بارہ کا دکھا ہی ویا ہی شاید سنہ لکھا ہوگا کہ باقی ہندسہ سنگوں میں
 بائیں کی طرف درخت بیرغرب رویہ دیوار خام گلی اور شرق رویہ ایک الان سنگ درہ جسکے دو در
 بند اور ایک کشادہ اسکے اندر شمال کی طرف ایک کوٹھری دالان کے آگے بلون پر پیل انگور
 زمین چاہ لالہ رتن چند و ماٹھی و الہ کی جس میں یہ قبر و مکان واقع ہے اور وفات انہی
 روز دوشنبہ ہفت ماہ بسا کہ سنہ ۱۰۰۰ مطابق سنہ ۱۰۰۰ بارہ سو ساٹھ ہجری کے ہی ہمیشہ اس تاریخ
 پر عرس حضرت کا ہوتا ہے بندہ مارہ فقرا ہی کرتے ہیں اور برادر عرس اکثر لوگ شب باش ہی
 ہیں اور رنگ ناچ بھی ہوتا ہے سجاد نشین اس قبر کا پیر شاہ فقیر ہے اور اسی فی یہ عمارت بنوا
 ہے اب اوسنی یہاں ایک فقیر یقین شاہ بیٹھایا ہوا ہے اور یہ تاج شاہ فقیر مست ہوا و سر
 ایک سو دو برس کی ہوی ہے اور صفی غلام سرور و جو تاریخ فوت او کی لکھی ہے سوچیں درج کنا
 ہوا ہونی ہے قطع ہو تاج شاہ تاج عارفان و مشہر شد جا بجا است عشق و سال
 ترحیلش جو جہنم از خرد و گفت مادی ہا است عشق و سنہ فصل و ذکر حاکم
 چمرگان شمال رویہ قلعہ گوجر سنگ و جنوب رویہ شرک انارکلی و پیش رو پوچھو جنت
 بہر دان دیکھو اور ایک مسجد پنجہ تین گنبد دالی چوتھ گج جسکی پشانی پر تمام گنبدیان اور
 بارون طرف چار دیواری و چاہ و غسل خانہ موجود ہے یہ مسجد چمرگان فی ہوا ہے اور اول
 اس مسجد کے کارخانہ جہنم رنگی چمرگان نے بنا یا تھا بارہ تیرہ گرجہ ہی موجود ہیں ایہ چمرگان
 فی سنیا کا رخا نہ بطور قلعہ شرقی و قلعہ گوجر سنگ نہ بنا یا تھا بلکہ باغی و بہت ہی اس
 کی نیانہ در پر کلہ شریفہ لکھا ہوا تھا اب پڑھا نہیں جاتا اس میں ایک درخت لکیر اور ایک درخت

موجود ہیں تمام گسداں اور طاقتیں دروازہ شروع ہو مانی اسکا غریب میں چمک رہی ہیں
مسجد و قلعہ گو خر سکہ ایک چوترا پچھتہ حسنی ہی اوپر چرا عدان اور ایک چھدی بار چکی ہے
وہاں صمراٹ کو ردسی ہوتی ہے یہاں ایک دفتر مشول ساہ متکلف ہو گئی ہیں قراوکی بہا
ہیں ہے موضع ڈھول وال میں ہی یہاں پانچ حضرت س گیارہ سو ہجری میں پیشہ گئی ہیں

فصل در بیان مقبرہ انارکلی

مقبرہ انارکلی جہاں اب تعمیراری سرکار انگریزی گاہ مقرر کیا گیا ہے اور اب وہاں ایک حیات
کھان انگریزی محکا آثار نام جہاں فی انارکلی میں مانتا ہے اور جو دس سو دس جتنی ہی لکھنؤ
گئی ہے اور ایسا مانتا ہے کہ انارکلی ایک خوبصورت کیرا کرادساہ کی تھی مام اصل اسکا
مادرہ بیگم یا شریف الساسا مانتا ہے اور ادساہ اکبر کے مام اسکا انارکلی رکھا اس بنا عنہ
کہ بہت خوبصورت ہی گدا ایک بہت خوبصورت خوش مانتین بہت اچھا بیچ ہے پہلے اس گدا
میں چار فریں تھیں ایک انارکلی کی اور تین اور کیروں کی جو کہ ادساہ اسکو بہت پسند
تھا لہذا یہی ہر وقت نظر خاص میں رہتی تھی جی کہ اور محل سلطنت سکھیں اس ہی دسویں
رکھی لگی اس کوئی تو کہتا ہے کہ یہ مسموم ہو کے ماری گئی اور کوئی کہتا ہے کہ جب اکبر ہم کو
گیا ہوا تھا تو یہ کسی مرض سے فوت ہو گئی تو قراہی کی پہلے طور علی العموم بائی گئی جب
بادشاہ وہاں سے آتا تو خیر حیرت انارکلی کے مرنے کی سہا بیت مسموم ہوا تو یہ پتہ
ہوایا وہی فی قوید اسکی قبر کا دکھا تھا کہ حاص گم ہر کا با ہوا ہے اور اوپر خطہ لکھا
الہی بھٹ علی لکھی ہوئی ہیں اور سرکاری سلطان سلیم اکبر لکھا ہوا ہے اور صورت اسکی قریب
مرا جہاں لکیر ادساہ کی ہے اور سیہ ہی لکھا ہوا ہے یقیق قرد کا مال یون سنالیا کہ ایک
تو اسکے ہم وطن میں تھی اور دو مدسکا میں نہیں جب انارکلی نصبت سلطان فوت
ہو گئی تو اس دو نو کیروں کو خود کشتی کر خوف اور لحاظ سے کہ اگر اسکے فوت کا مال باقیام
سنو گا تو ضرور ہر کو تکلیف پہنچا سکا اس ہی معلوم ہوتا ہے کہ انارکلی مسموم ہوئی ہو تو غلط

اس گنبد کی دو منزلیں ہیں پنجی کی منزل کراٹھہ دروازہ چوبیسواں اس طرح منزل ثانی کے اور چوٹی
 پڑی کٹر کبان نوہن اصد سات روشن دان میں اور چار پانچ روشن دان پنجری دار میں ایک
 نو بڑا گنبد اس مغبرہ کے نما میں ہے اور آٹھ بروجیان جنگ آٹھ آٹھ دروازی میں گرد گنبد کلا
 کے موجود ہیں قبل میں آٹھ دروازی نیچے اور آٹھ اوپر ہے اب سرکار کی عمارت میں تختہ
 آئینہ دار لگا کر گئی ہیں اور خوبصورتی اسکی زیادہ ہو گئی ہے گرد اس مغبرہ کے چوتھ بہت وسیع
 جسکی چار زمینہ مشتمل موجود ہیں دروازہ اس گنبد کا جنوب رویہ آمد و رفت کا ہی گوشہ جنوب و
 شرق کے نمایاں ایک چوٹا سا دروازہ ہے جس میں اب تھوڑے فرائز رکھی کا واسطی نمائش کر رکھا ہوا
 اور وہ ہمیشہ منقل رہتا ہے ہر طرف عمارت حشتی عہد اکبر کی تھی اب سیندی کرائی گئی اور
 جنوب رویہ ایک زمینہ بنایا گیا ہے اور چوتھ نوای پر ایک درخت پھل دوسرا وہ ایک کھجور
 وقت میں بیان الار و صاحب فرامیس رہتا تھا فرس اندرون مغبرہ کا سنگین سنگ آئینہ
 موجود تھا اور اب ہی سرکار نے مرمت بہت کرائی ہے اور اس مغبرہ کے نام سے انارکھی کی چھاؤ
 مشہور ہے اب چونکہ گرجا گھر معبد صاحبان حبسائی ہے اسی واسطی برج کھان پر سنگ سرخ کا
 نمونہ صلیب قریب دو فٹ طول کر لگا یا گیا ہے اور ہر دروازے پر اب پڑی گئے ہوئے ہیں +

فصل در ذکر مکان باغچہ مولوی سید حبیب علی خان صاحب

یہاں سابق میثقی جنبی ممالک نجات علیس حکمرانو

یہ باغچہ شرف رویہ قلعہ گوجر سنگہ اور گوشہ نیرت کی طرف خانقاہ حضرت بیو صاحبان کی واقع
 ہے بیان اول مزار پرانوار جناب حضرت سید محمود بہا کرمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے تھو اور یہ
 سید صبح انس سید نبی صاحب کمال تھو اور یہاں گوجر وں کے پیر شہوہ میں اور کرایات انہی
 خیل مشہور چونکہ انکی اولاد امجاد ہو جناب سید حبیب علی خان صاحب بہادر دام اقبالہ بوقت فتح
 ملک پنجاب یعنی جب سرکار گردون وقار انگلشیہ دہم ملکہ نے فتح کیا تو یہ حضرت عالیہ حبیب میثقی

ریڈیٹھی تھے انہوں نے بیہ ماح صہ مسجد و ماہ راہ ان تیار کرانا اور سچپتہ ماحس مابہ نو دل
 یہاں اکرم درو سار فرما دیے اس کا کہ حال حضرت سید محمود صاحب ہاگری کا کہیں کہ بہتر
 و سبب ہوا لہذا عدوی مدائی نے کدیت حاب مولوی سید جلال علی خان صاحب درویش
 اس مساک کی اور انہوں نے راہ و ارش قدیمہ کہ حال فقیر مانہ سعد دل بہ حال اسو خان بہا
 معہ سحرہ طبعہ عات دراما سو کھنہ نقل احوال مرسلہ انکا سا کی معہ سحرہ طبعہ درج و ملی ہر القدر
 کیعیت محضر سر لب اور سی حضرت سید محمود مدنی سرہ ہمد میں معہ سبب مرسلہ ارسلو ماہ کو
 سید علی خان صاحب اور اس کا فالکیم۔ العل مطابق اصل روح کتاب ہد کیا گیا *
 نا طریقی کت سیر و تواریخ ہر عیاں و انکھار ہی کہ بعد اس حال حیات سول ہمار صلوات اللہ علیہ
 دل لوگوں کے اہمیت طہارت سی جو وہ حمد ہر گئی ملک حمد و ساں گد م مادر پری اسرار و ایدہم
 اہمیت سوری نے سرت اعتبار کہ حارمانہ بنی امیہ دسی عباس کا آیات انواع انواع کے
 ظلم سادات سی فاطمہ ہر ہوئی اور کوئی ادبیت و شکلیف نہ تھی حوسادات کو مدتی بہت تر
 نقل کی گئی بہت سی حلا و طل ہوئی اس سبب سادات فی مالا صطرار مقابلہ بحر و کبار
 کیا اور سہید ہوئی آخر کار عرب کو چوڑ دانا ملک براں دروم و ہمد ساں کو چلے گئے ملک
 سادات اوسی راہ سے اور ملکوں میں مسر ہوئی ہیں عرصہ عملہ او کی سید محمد سراج مد کاں
 راسم حجار سی راہ شام براں ہیں آئی ساہ براں نے ایسی دحضر و حردہ احضر سی بعد کرنا
 سید محمد سراج کو یہ عرصہ مدہ رہی اور وہیں اسقال کیا سہید مقدس میں سکھار و سید سلطان
 حراساں مدوں ہوئی او کی فرزند سید محمود ملقب سید محمود کے بعد حج و بار بار عالم
 ہکر ساحل دریائی سید قاضی اور رہیں خرید کر کے ہکر آما د کیا وہیں مدوں ہوئی اور ہر
 عرستان میں وٹاں ہی گیا نہا اور رات ہی سیر ہی ہلاتہا او کی اولاد و ڈری
 و نواح و ڈری میں کمرت موجود ہی سید صدر الدین حطیب سہر سید ہمد کی سلسلہ سہر
 سلطان علا الدین میں تہر مدہ او کی اولاد و نواح کو علاقہ سہا و لہو میں آما د کیا اور سید

جلال الدین حیدر بخاری کو شہنشاہ سادات سنی تہو بوجہ بخش دیا اب مخدوم سید نو بہار صاحب
 سیاحہ بخاریوں کا دامن موجود ہے سید محمود نانی اوج سنی شہہ ہجری میں سید سکندر کو
 اول دہلی میں آئی ہر پنجاب کو مراجعت کی متصل ٹالہ ضلع گورداسپورہ کی موضع پنج گراٹن آباد
 کیا اور گردنواح میں کئی دیہات خرید کئی مدفن اور کالہ پور میں متصل مزار بی بی پاکد اسن
 کی سحر اولی ادلاوسی بعض سلاطین جنائتہ کی وقت بعض بعض خدمتون پر مقرر ہوئے حبیب شاہ
 درانی آخر مرتبہ لاہور میں آیاتہون لوگون فرما کر سبب شیعہ کی التی علاقہ رکھتے تہو مالدار سی لاہور
 سید محمود کی بعض افسران طماع سے بیان کی اوہنوں نے دستہ فوج کا دھٹی تاخت تاراج
 بنگراٹن کو مامور کیا فوج ولایتی نے سب سادات کو قتل کیا نقد و جنس لوٹ لیا لکن بہتہ پور
 سنی شخص اولاد سید محمود سی جو بوجہ و علل اسباب بنگراٹن میں نہ تہو باہر اور علاقوں باہر
 وساکن تہو جان برہوئے۔ نواب سید فقیر اللہ خان سبب جباری ہر گنہ تہارہ اس ملک میں
 نواب سید اسد علی خان ایضا سبب جباری علاقہ دوا بجا لند میں تہو۔ سید سلطان علی خان و سید علی خان سبب
 فوجداری پائل لودیانہ میں تہو۔ بعض اولاد چھوٹی اول سید سلطان پور و بیرہ علاقہ کو تہلہ میں آتا تہو
 غرض یہ لوگ بچ گئے اور سب سادات بنگراٹن قتل ہوئے اور سامان و اسباب نقد و جنس ان کے
 غارت ہوئے لہذا کہ اب سب سادات بنگراٹن کا منظر عالیجاہی اور فیاضی سرکار انگلسی کے حسب پوٹ
 کرنیل سر مہری منگری لارنس صاحب بہادر مشیر سندھ معاف ہو کر معارف خانقاہ سید مرحوم
 میں صرف ہوتا ہے اور احمد شاہ درانی ہی اسی سفر میں دریا جہلم پر بغا ر ضہ ناسو بنی و نیار
 گذر اسید جعفر ولد سید فقیر اللہ خان فی نو دیات تلونڈی وغیرہ جنگا حال دفتر سرکار میں
 موجود ہے آبا و گوی اور عزیز الدین عالمگیر نانی نے بعض یکصد و پچہ و پیکے بطور استعمار سلا
 بعد نسل بنام سید فقیر اللہ خان عطا کی منجملہ ان نو دیات کی تلونڈی و علی گڑہ مشیر سندھ
 میری نام معاف میں اور باقی متعلق لودیانہ میں سید سلطان محمد فرزند خورد اوٹکی اور اوٹکی
 فرزند سید علی بخش اور اوٹکی بیٹی راقم سید حبیب علی اور سید رستم علی ہوئے حال راقم کا یہ ہے

کہ شدہ و شدت اگر حاجت میں تمام توڑی ایسی جاگیر میں تولد ہوا سمیت ۱۹۶۳ء و شمس ۱۰۸۵ھ میں نوان محمد
 امیر سراج ہمارا راجہ رجب سنگھ نے قزوینی کو مدد بہت سے سبب ملا و مدد کر کے ہادی سرگودھ کو
 حلا وطن کر دیا و دکان سے کھل کے مگر او من آئی سردار فتح سنگھ بہادر اہلہ سے محسن غامحا ہی سے وہو
 لایں دہلی انتقام کو مگر او من مٹا کوا اور بہر راجہ ہال سنگھ او کی در بدرے کچھ بہن مان کی لئے بخش دے
 او و محسن ہرمانی کرتے رہی پیر اتم واسطی تحصیل علوم کے نمبر دار و ساگی لاہور کو گیا اور علوم طے شد
 حیرا ہ لاہوری ملکہ حکم ملے سے چل گیا اور کت اما سے کو ملا مہدی خطائی ملکہ جات ملکہ مقیم
 صاحب کے ملا مدد حاجت سنج قرعہ عالمی رحمہ سے کہ علماء اعلام شیعہ سی میں پڑنا تہوڑی صرف کو
 ہی حاصل کی شدہ ۱۹۶۳ء میں دہلی میں مدد کو یہ ہوا حکام ورپے اشاعت علوم متونہ ہوئے تو
 راقم نے ہی علوم متونہ اولہ رحمہ دکان حاصل کیا اور مدرسہ دہلی میں مدرس علم ریاضی کار با حکام
 حضور چارلس ٹنگ صاحب بہادر اور الٹ صاحب بہادر ریڈیٹ دہلی حمایت کرتے تھو اور حضور
 سرچارلس رولین صاحب بہادر جواب مدراس میں گورنر میں او کی حمایتوں کی تو بہانیت ہیں
 طرعات میری حال رہی بدول ہو ملکہ حضور لارڈ امہرٹ صاحب گورنر جنرل مدد و شای
 دہلی میں مدد مع ہر ہر پور و مار کیا تو میں ہی مدرسہ رعیہ اس میں صاحبان حلالہ اس میں مدد کو
 جلیت سر مختار و ممتاز ہوا اور مختصا سے قدر والی حکم کے متکلف مدد گان حضور لارڈ گورنر جیل بہادر
 سرمد مارمن کرسی ہی مرتب ہوئی شدہ اس بعد قطع تعلق مدرسہ راہ اگر دے گوا یا راقم کو شای
 ہونے مان رہا او سلی صاحب بہادر دکان ماکم تھو صرف او کی اطلاق کی سیروں را حاطہ تحریر
 ہر حضور شاو چیر چار میں کرتے تھے میں نایا گیا ہیں کہ سکنا جہدی دکان متوقف تا آخر اصلاح و ملو
 حاب صاحب موصوف بہر مال میں کرم محمد مان معمار ریاست کر و روایا صاحب سبب واسطی تحریر
 قادی شریعہ اور حرا یط ملکہ گورنری مقرر شدہ راقم سال کے دکان توقف کیا اس نسا میں
 حلا مان و صاحب مدد مدد ادی سو کہ مدی جامعیت علوم تھا اور مقام خود ستائی میں ایک
 لاکھ حدیث کا یاد ہوا میان کر ماتھا مدوں مساحہ شیعہ دینی کا اس سے راقم مدد آدمی محسن دہلی

سماعت ابن منامین کے حاضر و بار ہو تو تھے اور اخبار نویس انگریزی بھی کیفیت اس صاحب کی بخدمت
ولکشن صاحب بہادر اجٹ سبہ لکھا لکھا تھا پھر کا رعبہ اند مذکور نے معہ اترو حامیوں کے جو باشندگان
رام پور و ملک یوسف زئی کرتے تھے حقیقت مذہب شیعیہ کا اقرار کیا بت باشند ہو پال کر اوس سے بدعتاً
ہو کر ملک عوض بعض حرکات ناشائستہ کے دربار سے بھی نکالا گیا لاکن چونکہ سکندر بیگ صاحب کے والد کا بہر
تھا اس سبب ہی آنا جانا اوسکا دربار میں پھر چار کا ہو گیا ۱۳۳۳ء میں ہو پال سے بدعتاً حضرت جگر انومین
آپا سردار فتح سنگہ اہلو والیہ نے جو قدردان اہل علم و فضل تھے پور تھلہ میں یاد کیا اور مصاحبین میں
مقرر فرمایا اور چھوڑا سٹے نہر کی حکم دیا میں نے نقشہ بعد مساحت ارفع و انخفض میں گاہ درست کر دیا چنانچہ
عہد راجہ نہال سنگہ بہادر اہلو والیہ میں بموجب اسی نقشہ کے اجرا نہر عمل میں آیا خلاصہ ساقم جا رہی تھی بخدمت
سردار صاحب حاضر رہا بعد اوسکے بحصول حضرت خلعت بزم ہو پال روانہ ہوا اشارہ راہ میں جب
دارد ہو سکے ملازمت حضور انیسل سر جارج رسل کلارک صاحب بہادر خکی اوصاف سے زبان قلم قاصر ہے
حاصل کی صاحب موصوف فی کم فروری ۱۳۳۵ء کو بخدمت منشی گری ملک محفوظہ بامین جمن دستلج اولاً
و میرمنشی مالک پنجاب ثانیاً مامور فرمایا جب سے خدمت جارج براد فوٹ صاحب بہادر و سر فرڈینر کسکری
بارنت صاحب بہادر و سر سہری لارنس صاحب بہادر و ہنگان حضور ستر جان لارنس صاحب بہادر و جوبل
۴۱ ہلی میریہ رائی ٹیکہ گوئی کشور ہند میں بمقدور خود کار و بار میں سرگرم رہا انہیں گورنر جنرل بہا
وجوب حاکم علی لاہور کے تھے ۱۳۳۵ء میں استعفا دیکر بحصول حضرت خلعت و خط انگریزی جاگیر وارد
جگر انو ہوا بعد اوسکے حسب الطلب سر سہری لارنس صاحب بہادر ملک اجپوتانہ کا بھی سر کیا اور حین
سعاد و دت حیدر علی مصنف منتهی الکلام سے مقام دہلی مباحثہ ہوا و بروسی مفتی صدر الدین خان بق
صدر الصدور دہلی حیدر علی مغلوب ہوا اور یہ مضمون اخبارات دہلی میں چھپ گیا اور رسائل بھی
اس میں تحریر ہوئی مسند ۱۳۳۵ء قمریہ دہلی بالائی پہاڑی کپوٹی سرکاری میں بعد میرمنشی گری کما
انہیف بہادر معزز و ممتاز ہو کے تحت حکم جناب جرنیل سچر صاحب بہادر جو کچھ خدمت مجھ سے ہو سکی اوس
قاصر نہ رہا بعد تسخیر دہلی بحصول حضرت خلعت و وطن میں آیا جب جارج کارناک بارنس صاحب بہادر کشتہ میں

سلیج اور پورٹ اہل عدالت کی کی تو بیچکارہ لارڈ کنگ صاحب بہادر گورنر جنرل کنوینٹور ہندوستان
 سے عدالت باجمہار روپہ مدد سے مددگاروں حضور مرزا لارڈ صاحب بہادر گورنر جنرل مال کمت
 ادا اور کچھہ یاگیر ہی عطا ہوئی اور خطاٹ سبطو ماہ کا ایلا اور خطاٹ مانق بہادر کا ہم لاہور میں
 سکال لارڈ مارڈنگ صاحب بہادر گورنر جنرل سابق سے عطا ہو چکا تھا اس لئے اس لئے اس میں
 براہ سگہر واکسچی و مئی وعدن مسرف کج و رہا رہا ہو کر وار د جگر الو ہوا اور تقریباً سیر
 سحاب ماہ کو ہی حضور صاحب لٹٹ گوہر بہادر بنجاب حاضر ہو کر مور و مراحم لے ماں ہوا
 اور کنگ ارمات مرخص ہوا اور کشتہ سے آمد و رفت را قم کی لاہور میں گا ہی بطور خود کار
 سمارت سرکار انگلشی ورا کر او فاس سب بعلق محکمہ عالیہ لاہور رہی لاکس حبیل لاہور کو
 اس مرتبہ آرتنگی مات گردا گرد سپہر کر اور صفائی شکر کوں کے اور درون مارا کے
 اور عمارات عالیہ نواح کی جو موجودہ حضور لو اب لٹٹ گورنر بہادر بنجاب دام شو کہتم ہوا ہو دیکھا کہ
 ہمیں دیکھا تھا ہر ہر مادہ رون زیادہ ہو گیا لاہور کے حقیق بدل گئی ہے اور ہوا لائی لاہور
 بصوت عدد مبادیہ اس کی حاس سے آئی ہے خاب ماری اس دولت انگلشی کو در و در
 رقی بحسی کہ طرح طرح کی تردیات کسور ہندوستان میں بہت نیک حکام سہر مقام عمل میں آئیں
 ہیں اگرچہ مجہ میں کوئی لیاقت اور قابلیت نہیں مگر الحمد للہ کہ اوقات سیری عرت و آترو سے
 سہر ہوئی حکام جہد جہتہ برت امرائی میں مصروف رہی اور ہتال و اقراں سیری بھکو جہدہ مطر
 اسما و واقفدار دیکھتے رہی صاحبان ڈپٹی کسور بہادر لود ماہ امتداسی آتنگ مجہدہ مطر عایت مدد
 رکھتے رہی چاہے اب حارس الٹ صاحب بہادر ڈپٹی کسور حال بہت مطر عایت رکھتے ہیں *

نسب نامہ سید حب علی خان شمس جگرانو

حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام + روضہ مقدسہ آپکا نجف اشرف میں اور انکی بیہ
دو صاحبزادی ہوتی ایک حضرت امام حسن علیہ السلام و جناب امام حسین علیہ السلام اور انکی
بیہان جناب امام زین العابدین علیہ السلام - اور انکی بیہان امام محمد باقر علیہ السلام اور
انکی بیہان امام جعفر صادق علیہ السلام اور انکی بیہان امام موسیٰ کاظم علیہ السلام اور انکی بیہان
امام رضا علیہ السلام اور انکی بیہان امام محمد تقی علیہ السلام اور انکی بیہان امام علی نقی
علیہ السلام اور انکی بیہان جعفر قواب اور انکی بیہان سید علی اور انکی بیہان سید
اور انکی بیہان سید اور انکی بیہان سید زید اور انکی بیہان سید حمزہ اور انکی
بیہان سید قاسم اور انکی بیہان سید ابراہیم اور انکی بیہان سید شجاع اور انکی بیہان
سید مکی اور انکی بیہان سید صدر الدین خطیب اور انکی بیہان سید علاء الدین اور
انکی بیہان سید فخر الدین اور انکی بیہان سید محمد درویش اور انکی بیہان سید ظہیر الدین
اور انکی بیہان سید کمال الدین - اور انکی بیہان سید فرید اور انکی بیہان سید
اور انکی بیہان سید محمود اور انکی بیہان سید حسین اور انکی بیہان سید فرید اور انکی
بیہان سید حمید اور انکی بیہان سید جعفر اور انکی بیہان سید فقیر اسد خان اور انکی بیہان
سید سلطان محمد - قبر انکی جگر انومین بیرون شہر
سید علی بخش مرحوم - مقبرہ انکا خانہ باغ میں متصل حلی سکونت
بفاصلہ قریب بیرون شہر

فصل در بیان مزار حضرت کا کوچستی

متروہ سرائی محمد سلطان گزیدہ و دارسجد قدیم جس میں اسکا بہ لوگ رہتے ہیں اور سہرا
 مانی اور سہگ پلاتے ہیں ایک چوٹا چوترہ ربر و دھب سا ہوا ہے اور سہر قہر حضرت شاہ کا کوچ
 کی ہے یہ حضرت شری مرگ سادان حست سے ہیں لوگ کہتے ہیں کہ یہ حضرت سرفالگیر بادساہ کوشتے
 اور اوکی وصیت تھی کہ ہمارا سمبرہ خالساں نہ سبایا جاویں اتک سال ہر ایک سال ایک ہونا ہے ہر
 حوجہ مجلس چراغاں کرتے ہیں ہلام و دھبہ و دروغ و بیخ و بول و دھبہ و دھبہ و دھبہ
 چراغاں کرتے ہیں اور ماں ملو لقمہ ہوتا ہے اور انکی گرد و آلودہ کا کوچستی کہتے ہیں ہمیں
 انکی قرار سہیں گنج سبکھانکر سرسنگ جہد و کافین واقع ہیں اسد فصل اسکے در آگے ٹرہ کر لٹہ
 مارا تا دھو گیا ہے اور حوام قدیم ہیں ست گنج سہیلان واقع ہیں وہاں اب ہوسہ و دھبہ
 کہتے ہیں شاید کہ مکان رسول ہے **فصل در بیان تکیہ فخرانی رسول شاہی**
 مابین مدسرقی و شمالی لٹہ مارا کہ مکان رسول سا ہو سکا ہے یہ مکان قدیمی تو جوٹا سا ہوا
 بعد سکھاں ٹراں گیا راحہ و دنا مانہہ مرحوم لے اس مکان کی تباری ہر سہت روپیہ لگا یا دیا
 رسول شاہی پسر رتی ہیں وضع ان لوگوں کی یہ ہے کہ ایک رومال سعید شریعہ بیٹ لیتے ہیں و
 فقط نہ ندما دھتے ہیں اور اوپر چاند کوئی سعید و کوئی سرگ گبر و اور تمام مد و دھبہ
 راکہ ملی رکھتے ہیں اور اگر یہ لوگ سکاہ مانہہ میں ہمیں گمر مار کہتے ہیں اور سہ فخر شریعہ
 میں اور سراسر حواری کو گناہ ہیں مانتے نفسی لوگ انکو مانتے ہیں اور سحاں ادب کرنے میں
 حتی کہ اگر میری ہمارے ہی گو کہ مد و سب شراب کا کھولی ہو اگر انکی واسطے حکم جاری نہ کہ
 سراسر انہر مکان میں بحال بپا کر رہی جانچہ اتک نہرا ہے یہاں نکالنے میں طول میں یہ مکان
 دروں پر سہ سے اوپر بیچ مکان چہ انچام ہر قسم و حوض و وادی موجود ہیں اور چونکہ
 مردان انکر لکھراہل ہیں لہذا مکانات زمانہ ہی دماں موجود ہیں یہ فقیر رہاں مد و سہ
 لوتی ہیں اور اب ایک پتہ میں سے اور حسین النماض ہا فقیر الکا نور حسین صاحب کاست ہوا ہے

وہ شہر اچھا کہتا ہے اور طرز و طریق این لوگوں کا کہتا ہے یہاں سے مکان ویرانہ سا معلوم ہوتا ہے اور اندر
سب سے اچھا مکان ہے۔ اور یہاں کہ نئی عمارت ہے کہ کئی بات لائق تحریر نہیں۔ فقط

اگرچہ ہم فرقہ رسول شایان چندان کثرت سے نہیں جانتے تھے کہ تمام پنجاب میں ہجر اسم کا
کہ جنہیں دم بخور یہ صرف چار فقیر اس سلسلہ کے موجود ہیں کوئی اور مکان یا کتبہ یا خانقاہ ان کو کوئی
نہیں مگر ان نواح لاہور میں متصل موضع کوئی پہاڑ کی ایک درمیان بنیاد شاہ کا ہے وہ
توفت ہو گئی مگر خادم انکا وہاں موجود ہے وہ حبیب شاہی فقیر لیکن ان کا یہ مکان نواح ہو
میں واقع ہے لہذا حال انکا کہنا ضرور مناسب مفسور ہو اگرچہ حالات انکی عند التلاش کسی کتاب میں
تو دستیاب نہ ہو مگر جو کہہ کہ زبانی حضرت نور حسین اور منور حسین صاحب اور انکی پیر میں حضرت
نور حسین صاحب کی دریافت ہوا حوالہ قلم نیاز رقم کیا جاتا ہے۔ **مہو ہذا**

واضح ہو کہ سہ طبقہ رسول شایان جناب حضرت شہ رسول صاحب مشہور ہیں اور حال انکا یوں
ہے کہ ایک شخص نعمت اللہ نامی سکھ ہوا در پور سادات کہ جو شہر الوری بفاصلہ دس بارہ کوٹ واقع
ہے نہایت مالدار جو ہری پور قریب عہد شاہی مشہور تھا چنانچہ ایک فرقہ باطنیان جو ہری
اہل سلام انکی جناب میں ارادت کلی رکھتا ہے اتفاقاً وہ واسطے تجارت کو مع مال اسباب انہ
مصر ہوئے جب وہاں پہونچے تو ساکنان مصری دریافت کیا کہ یہاں کوئی فقیر صاحب کمال ہے
کہ نہیں انہوں نے جناب حضرت داؤد مصری کا نام لیا وہ سنتی ہی انکی خدمت میں شرفیاب ہو
اور نذر مناسب پیش کی جو انہوں نے قبول فرمائی اسوقت ایک کاسہ بنگ ملب انکی لگے رکھا ہوا تھا
اس نعمت اللہ کی طرف مخاطب ہو کر فرمائی لگے کہ اسکو پی جا اگرچہ وہ بدرجہ کمال دیندار و شریع
تھی مگر بخیال رضا مندی حضرت پی گویا اسکا سروہ ہوا تو آپ نے لباس فاخرہ بدن سوجا
کیا اور خاک بائیں حضرت کی اٹھا کر چہرہ پر بطور بہوت ملی اور جہاز تجارت لاکھ بار روپیہ کا
آٹا دیا جب انکو خدام فی ہیم حالت دیکھی تو حضرت داؤد کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یا
مولانا ہمارے آقا کی وہ حقیقت اور ہم پر یہ مصیبت ہے کہ اگر ہم بلا آقا کے وطن کو جاویں تو حکام

سراپا دین لہذا اسد و اطمین کہ آپ اہر مہربانی کریں اور انکو احارب دیں کہ ہم چاہی ہمراہ انکو
 وطن میں مجلس اسر حضرت کو اس عاجزوں سر جہم آیا اور نعمت اللہ کو کہا کہ اسی مجلس اللہ میں ہم
 میں آنا ہوں اور ہم نعمت اللہ کو کہ حقیقتاً نعمت اللہ ہی سچو مابین نما سلبہ رامات دیتا ہوں کہ تو سب
 معام شہر الوما و ماں ایک سند راوہ حسنی جسکے مدح صاحب حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے
 رہا ہر نام اسکا سید رسول سادہ ہے بہ امامت اسکو دینا اسوسہ نعمت اللہ جو اوہ سند راوہ
 ثر امام سر دار چراغ نگاہ اس سے ایک پافرقہ خاکساراں مہد پور با و گیا بہ فرماتی ہی حضرت نور
 معری حاکم بھی سلیم ہو گئی اور نہ نعمت اللہ صاحب کدات المرشد و اصل اللہ ہو گئے بعد کچھ تکمیل
 حضرت مرحوم۔ وادہ شہر اور ہوئی بعد طے مراحل ح و ماں ہو چکے تو حضرت سید رسول صاحب
 کو اتنی باس طلب فرما کر کہ سیطرح قیق سگ بیار کر کے منہ عام شہر آپکو دیا اور کہا : نصیت
 کنس ارنگ سگ اسی سگ دل پر گچھا گاہ مند کہ ار یک بیستہ عالی مایہ ہر دوادہ ہست : اللہ
 نگی ردم و سرانا الحق سند آسکار۔ مابا رس گیاہ صیغہ اس گماں سود : العرص و گاہ کا
 سگ کوس ماں فرمایا صاحب اسکا سرور کہ نور لہی سے معمور تھا انکی وجود میں آیا تو انہوں نے
 ہا را سرور کی صغائی کرائی بہر حضرت نہ نعمت اللہ صاحب فرمایا کہ امامت ہی لیلوا انوں
 کہا کہ قول کیا بعد ازاں حضرت سہ رسول صاحب مد مدید انکی مدیت میں بحیال ادا ہی خدا
 حاضر ہی حضرت نہ نعمت اللہ صاحب کا معمول تھا کہ ساعت ساعت کا سہ سگ ہا کر لے اور بہ
 سید صاحب پلا تو تہہ انکر وراہوں نے آپکو فرمایا کہ میں تم میں آنا ہوں اور اسی اس کالید
 و ہوم کو چوڑنا ہوں انہوں نے عرض کی کہ مصرعہ کرم ماؤ وروا کہ حارہ حادثہ
 العرص انحضرت کالروح فی حد انکی حد مبارک میں سماں اور حاکم بھی تسلیم ہوئی لقا کا
 نہ نعمت اللہ الہامی شہور ہوا امر در لہی ہا در پور سادات میں ریارت گاہ خلق اللہ
 بعد اسکے سہ رسول صاحب مات معارف اسی پر کی نہ لاکر کو ہناں نور میں جا رہی حضرت
 کو کر سنگی آئی نو شہر میں آنا ہی اور جو کچھ ملا سوال کسی سے پاتو نوش حاکم فرماتی بعد خدا

انکا تو یہ حال ہوا کہ ہزار ہا مریدان سعید انکو ہوئے اور سب کے سب ان حضرت کو سجدہ کرنے لگے اس
 انہیں ایک سید صاحب ملک عرب سے جنت و شوکت وارد اس مقام الورک ہوئی یہ شخص سید
 عربی بھی عامل کامل تھا اس نے لوگوں سے بوجہا کہ بیان کوئی صاحب کمال ہی ہر تمام لوگوں
 حضرت شہ رسول صاحب کا نام لیا اور کہا کہ اگرچہ وہ غیر شرع جابر و کی صفائی رکھتا ہے لیکن
 جو کچھ کہتا ہے وہی ہو جاتا ہے وہ حضرت یہ سنتی ہی سن ہو گئی اور اپنی خدمت میں جا پہنچے
 وہ انکی طرف کچھ متوجہ نظر نہ ہوئی سید صاحب گو نہ ناراض ہو کر اپنی خدمتکاروں سے فرماتے
 لگی کہ قلیان لاؤ جب انہوں نے قلیان حاضر کیا تو انہوں نے اسکی حلیم میں ایک تنوید لکھ کر رکھا اور
 خوب دم کشی کی بعد جب حلیم کو اٹھایا تو حلیم میں سے سجائی تنوید اشرفی نکلی اس پر ہی حضرت ہر
 متوجہ نہ ہوئے اس سے وہ سید عربی نہایت ناراض ہوئے اور دیکھا کہ حضرت شہ رسول صاحب کے تمام
 خدام سجدہ کرتے ہیں اس پر انہوں نے آپ سے کہا کہ یہ کیا غیر شرعی ہے آپ جب رہے اور اونسے بچا
 کہ تیرا نام ہی انہوں نے کہا کہ میرا نام اشرفی شاہ ہے آپ نے فرمایا کہ سبحان صد خاک بناؤ تو اتنی
 نہیں اور نام اشرفی شاہ اس جملہ سے ایسی غیر الہی اس پر نازل ہوئی کہ پھر خدہ اپنا عمل کیا مگر ہر
 اشرفی نہ بنی پھر حضرت نے اسے کہا کہ اسی شعبہ اشرفی بنانے سے کچھ فائدہ نہیں خاک بناؤ انہوں نے
 سچکہ وہ قدموں پر گر پڑا اور عذر جبارت چاہا آپ نے ایک نظر سے کام اسکا تمام کر دیا بغور
 نظر وہ پہوش ہو کر گر پڑا اور آپ پہاڑ پر چلے گئے اتفاقاً بعد ایک ہفتہ کے جبے ٹاٹے تشریف
 لائے تو اسکو اسطرح پہوش پایا حضرت نے مہربانی کر کے اسکو اپنی پاس بلایا اور رومال اسے
 کمر سے ایک لنگوٹی کے اسکو عطا فرمایا اور بیعت لیکر نام انکا سکرم علی شاہ رکھا بعد
 فرمایا کہ جنگ لاکر کوٹ اور ہکو پلا اور اب بھی اپنی تعمیل حکم کی آپ نے عین حالت سرور میں
 یہ شاعر طبع زاد فرمایا - اشعد رنگی کیش کہ چشم تو رنگی براؤردہ شاہیکہ رقصہ فیتہ
 بہ نزد خدا بردہ پھر تو وہ آپکی خدمت میں شب و روز حاضر رہنے لگے اور ہر روز ہمراہ حضرت
 رنگ و شراب پیا کرتے تھے ایک روز آپ نے انکو فرمایا کہ تو امیر ہے تجھ سے میری خدمت کرنی محال

اب تو سہر سترہ میں مادان مولوی مسطر حسین صاحب سادہ حضرت محمد سادہ ناد سادہ ستر
 ہیں انکو ماکر کہہ کہ سجدہ کو سید رسول سادہ فی یاد کیا ہی سید بکارم علی سادہ حبس الحکم میر سید
 اور مولوی صاحب کو مدرسہ میں رسول قدیس مایا آہوں فی لوجہا کہ نوکوں اور کہاں ہے
 آتا ہی آہوں لے دریا کہ میں رسول حضرت سہ رسول سحر الورسی ظلا آتا ہوں اسوقفا کی
 تاہم میں سسہ مراتب ہی ہا العرص مولوی صاحب اسی والدین کی سب میں ماکر عرض
 کہا کہ ایک بصر غیر سترہ سیدہ تراب در دست آتا ہی اور محکو کہتا ہے کہ سہر الور میں محکو سہ
 رسول فقیر نے ملا تا ہی آہوں لے دریا کہ لسم اللہ مصرعہ درکار حیر ماحت
 اسماء بنت ابیہا رہی سادات انگل کے سہ کد مادس + مشک ومان حاد و ملک
 اسی سہائی کو ہی ہمراہ لھا و ماکہ وہ معلوم کرے کہ سہ رسول کیا عرض ہے کیونکہ آہوں لے
 مدنا اغوات اور انطاب مداری سیدہ اور جو در سساں ر حلق ر میدہ دیکھی ہوئی ہیں ہی
 رد لا دالی کو ہی دیکھی العرص یہ تیوں صاحب انکی حدیث میں مشرف ہو ہی اسوف
 آپ لڑکوں سے کہل ہے تہو بکارم علی سادہ ماتی ہی حضرت کو سجدہ کیا مولوی صاحب
 دل میں تہا کی کہ سہ کا معاملہ ہے اسل سامں حضرت لڑانکہ ہر کے ایک طرف نظر کی دور
 اوس ہو کر سحر گر ہے حب بعد جد مر صد کی ہوتن میں آئی نواسی دامری آہوں سہ
 لوح ڈالی اور چار امہ وکی معاشی لی حضرت مدوح لڑانکہ ایک بیالہ مگے مراتب
 ماب کا عطا در ماسکے چنی ہی وہ دراصل مانتہ ہو گئے قدرت الہی سے اسی معنی حضرت
 محمد سادہ ماد سادہ ہی نخت نشیں عدم ہو گئے اور شاہجہاں آنا و کا شاہی فاضلی اگر حضرت
 کا خادم ہوا حکام حضرت لڑ عریہ سادہ سحر در مایا بعد اسکے سید ملک علی سادہ اور
 در مد علی ماب پٹری امیراں شاہی حضرت کر مرید ہو ہی علاوہ براں مدنا تہر فاد سحا ہی سید
 حضرت کر خادم ہو ہی سس مراتب حضرت رسول صاحب کافض سورس کنہی میں مولدہ در دس
 شہر الور تاریخ دوات یہ ہر تاسیخ چون رسول آن سہ نسلیم در صا + ماحت حضرت

ازین در قضا کہ گفت مائتد دوستان تاریخ او کہ بافتہ جاوہریم کبریا کہ اتیک ہر سال فرار
 مبارکہا ہر سلیہ بڑی و ہوم دہام سے ہوتا ہے اور کئی روز تک جلسہ سماع و رقص منہ تقسیم طعام
 گونا گون منعقد رہتا ہے کہتری میں کہ جب حضرت کی وفات کا وقت نزدیک آیا تو اوس وقت خادم
 عالمیقام سے حضرت کی باس مولوی مظفر حسین صاحب المشہور شاہ حنیف ہی موجود تھی آپ نے انکو فرمایا
 کہ میں تجھیں آتا ہوں یہ کہہ کر ظاہر ہر گہرا ہی عالم بقا ہوئی اور شاہ حنیف انوارا سہرا الہی سے کراکشد
 ہو گئی بعد ازان شاہ حنیف صاحب کی نہرا سار مدیوی اور صدہا کرامات انسی سرزد ہوئی چنانچہ
 اب تک اور کی مند و مسلمان کہتری میں کہ بابا رسول مست چہ اور مولویا صاحب خدایہی پریشہ چہ انکو خدام
 عالمیقام سے حضرت فدای حسین صاحب بڑی عالم متجر فرم کر کشمیری خواجہ زادہ ولی کامل ہوئی انہوں نے
 اٹھارہ برس کی عمر میں تحصیل علمی نہرا کرا و شرافت لی اور حضرت کا شہرہ کرامات شکر با جازت والدین
 آستانہ بوس دولت ہوئی اور انہی چوٹی بہائی میان فرید کو ہی ہمراہ لائی میان فرید صاحب الخطوب
 بختاب دبیر الدولہ امیر شاہی ہو کر مرید سید کا رم علیشاہ صاحب ہوئی اور یہ حضرت فدای حسین
 صاحب جب مولوی صاحب کی خدمت میں مشرف ہوئی تو ایک نگاہ سے مالا مال انوارا سہرا الہی ہو گئی
 مولد مولویا کا میرٹھہ اور مدفن الورا و رقصا بنف انکی گنج محفی وغیرہ مشہور تاریخ وفات یہہ ہی
 تاریخ چونکہ شاہ حنیف نزد رسول کہ شد ازین دو دمان ہلک کہ گفت مائتد بگوش من حشٹی
 سال تاریخ ہشائ چرخ احد کہ بعد ازان حضرت فدای حسین کا وہ جلوہ الہی منور ہوا کہ
 خدما میدان صاحب کمال ہر شہر و دیار میں شہر ہوئی اور انہیں ہی یہہ لوگ صاحب سلسلہ ہوئے کہ
 قرآن حسین - قرآن حسین عاشق حسین طہور حسین اخلاق حسین اشفاق حسین
 سطر ہو - اجنبی شاہ علی شاہ عارف حسین سید بران شاہ نور حسین محمد حسین
 منیر حسین - وہ ابیات طبعرا و حضرت فدای حسین صاحب جو اس خاندان رسول شاہی میں بطور
 و طیفہ مشہور ہیں حوالہ قلم کئی جاتے ہیں ابیات صفای جا بار و خاک دارد کہ دل خود را کہنے
 پاک دارد کہ ایضا خاکسارم من بعشق بو تراب کہ از رسول احد ہستم بضباب کہ

ابیات خاکساروں کی نہ پہنچا تھی میں لوتراں + ہم سہی میں خاک کو پہلے علی میں کچے کا
 سکلامِ حسرت ساہیج + لا دلفی الکلون ولا ملود + لا حلق فی الحلق ولا مخلوق + ما حشر
 ماس جہنم ماس + عرشِ مازلوح دل تراش + حصرِ دایِ حسن صاحب سراب عواری
 سجدہ پیکر ماس وادی میں ابیات دانند نظر آتا ہی اللہ نے میں جو پردی تھی بے گنہ گنہ
 شے میں + ایضاً ارکتہ کیسا وکرامات دور ماس + مگر در دست عیثِ عمل در حصو
 ماس + کف و ہبی رارس کئے سر + نوکر اماب الہی سر سر + ایضاً رندی نور رسول بتا
 ہی + سور و صمت الہی ہی + دوار کا مکہ عباد گاہ ماس + انگری ملو کے لاکھوں راہ ہیں راہ
 اسکو چاہی خود دور ہو + آب سری ماؤں تک ہر دور ہو + ایضاً چاری سمجھ میں سب کچھ میں
 ر مں رہیں مار پرا ملاک ہیں + ایضاً سجدہ خدا کی داب کو ہی غیر کو ہنس + گھر جان کا
 سجدہ ہی وہیں + حکایت ایک روئے کا دکر کی راجہ ماوس سجدہ الوری بیٹا رہ میراں کہ
 ہم حسرت رسول شاہیاں کو ہی ملو انا اور حسرت دوائی حسین صاحب کو تمام مع فقر میں سجدہ عرق
 بیٹا یا اس کے اکثر فقروں کو حیرت آئی اور ہمیں ہی ایک سخن سارے حسب رواج فقیر سوال کیا کہ
 متک سجدہ سوال کا جواب = علی مک ہزارہ تقیم ہو راجہ کی کہا کہ سائن اللہ و ماؤدہ کو سنا سوال
 ہی کسی کہا کہ فقری رسول مہاشی ہم سجدہ کو سجدہ کرتے ہیں اسکا کیا باعث ہی یہی سستی ہی حصر
 دوائی حسن صاحب نے حسرت کا ساہ نامی فقیر کو کہا کہ سائلوں کی کہدی کہ جو غم میں سرگردہ ہے
 وہ اگر سوال کری اور جواب اس پر ایک بھر سلسلہ مدار بہ کار و روا انا اور وہی سوال یہ سنو کہ
 کما نو دوائی حسن صاحب نے وایا کہ آکا نام کیا ہی اُسی کہا کہ میرا نام فرستہ ساء ہی آک فرما کہ فر
 درستہ آدم ہم آدم ہیں یا تو ہم سجدہ کر اور یا طوق لٹیت لوالہ اس مجمع رسک ٹایکسین رب لکھ کر
 اس ہی وہ لاجواب ہو گیا اور حسرت مسور فقر اسر خود چکا با بعد ازاں حسرت نے معام شاہچاں
 بہرام خان کے مکان میں سکونت اختیار کی یہاں حسرت کو ہزار نامید ہوئی تھی کہ عابدان شاہی
 میں سے یردگاہاں نصرت ہی ارادہ مند ہوئیں ایسا معلوم ہے کہ ہم خود درست ہیں نہ سوہوم و عابد

یہ لوگ کہتی ہیں کہ خاکسارانِ مہند ہم ہی لوگ ہیں شرابِ خواری اور چارہ بارہ کی صفائی اور اسے
 ملاقتِ خلق کر ہم میں مروج ہے نہ کہ خلق سے متفرق ہو یہ لوگ مشہور کرتے ہیں کہ حضرت فدائی صاحب نے
 علی احمد کو بڑی کوتاہی دیکھا تھا و اللہ اعلم۔ بعد ازاں کی نانوئی سال کی مولدِ دہلی مدفنِ لور تارخ وفات
 یہ ہے قطعہ تارخ چون آن گلاب گلینِ بستان مرتضیٰ + نور و چشم شاہ شہیدان کر بلا
 دہن فنا نہ بسکہ گذر کرد در عذرا + زمین و آبرو ثابت بدیدار کبریا + کرد بیانِ فیضِ قشوقش
 شاد + حوران برقص آید گفتد مرجا + ہر یک ز فرقتش شدہ گریان و در دمنہ + ہر یک بگفت
 ز آہ و آلم و مصیبتا + پرسید چونکہ سال و سالش ہا شروش + گفتا شنو گویش کہ منظور آجیبا
 توکل حسین صاحب غیفہ اگر ایسی سرست ہو کہ بجز یارِ غیر ہی بجز عرصہ قلیکہ بجز اٹھاسی سال جانِ نبی
 تسلیم ہو مرقدِ انجبا ہی اور ہم پہلوی مزارِ حضرت فدائی حسین صاحب تارخ وفات یہ ہے تارخ
 چون توکل حسین عارف حق + شد ازین دارِ ظاہری پنهان + سال تارخ رحلتش ہوا + گفت ملت
 بگو چراغِ جهان + ذکر حضرت نور حسین صاحب جواب لا ہو میں ہو جو دین اکتاد عہدِ طفولیت شوق
 صحبتِ فقر و بدرجہ کمال تھا اور حضرت شاہ چراغ صاحب درسی سلطان پوری کو اپنی بزرگواریت
 نظرِ مہربانی تھی اور یہ حضرت عمر شایبین بڑی متعبد تھے آخر میں محمد حسین برادر خود روانہ شاہجا
 ہوئے تھے میں ایک شخص ہنر حسین فقیر رسول شاہی فیسی ملاقی ہوا اور اسنو + و بردا کی چند شعر عارض
 حضرت فدائی حسین صاحب کے پڑھے انکو سنکر نہایت ذوقِ مافوق حاصل ہوا آخر میں دہلی میں گئے
 وہاں مہاراجا غش اور مولوی عبدالعزیز صاحب و غلام علی شاہ صاحب سی ملاقات کی لیکن کچھ
 تسلی نہ ہو بعد ازاں مابوس ہو کر دہان سے روانہ ہوئے کسی کا کیا جب ایک کوس دہلی سے نکل آئے اور
 بوقتِ شام بعد فراغتِ طعام آرام فرمایا تو کیا دیکھتی ہیں کہ ایک فقیر خاکسار وہاں آیا ہے اور کہتا ہے
 کہ کہیں مابوس نہ کر چلے ہوا تو تسلی پاؤں دہلی میں بخیر حضرت فدائی حسین صاحب مگر گوی
 اور بوجہ کہ یہاں خاکسار فقیر کون ہے لوگوں نے حضرت فدائی حسین صاحب کا نام لیا اور یہ بھی کہا کہ وہ
 غیر شیعہ کا فر خراب کنندہ نام فقر و فقر پر اعتراض وہ پرسان پرسان گئی اور بیعت سے سرفراز ہو کر تشریف لے گئے

رواں لاہور ہو کر پھر میں کہ علماء ماں دہلی مدائی حسن صاحب سی اسے شہر تھو کہ کہا کرتے ہو کہ حکمی نظر
 ابرہہ شری کی دھکا دھوکا اور اہل ملکہ اکثر کرنا میں مدایاں کہتے ہیں حب اہوں نے بیعت کی جو مار
 ارد کی مصائی لی اور لنگوٹ مدہو گھر حاسبہ انتک لسی بہت میں میں حب لاہور میں ہو پھر خود
 مصحف ہو گی وال ایک گسٹ میں ہی اور امیران عالمہ کہاں آگئی طرف بہت آزاد مند ہوئے
 جو کہ سراب حواری انکی مس ہو کر ملکہ بیہ لوگ سراب حواری کو عبادت مانتی ہیں سنی میں کہ ہمارے
 کلاں دوسور وہ پہا ہولری واسطی حیح سراب کی انکو طور مدہا بہانہ پہنچو چنے اور سردار گلکستہ
 ہووڈیہ دکا ہہ سگہ درادہ دیا مانتہ صاحب ابھی ماں دہلی سے طبع ہو چکا ہے جس کہاں میں کہ اب لوگ
 رہتی ہیں اہل سرل اسکی راہ دسا مانتہ کی والدہ کی اور نقہ کیا کہیو والی کی سوادی ہتی اور سہ
 وچاہ خود حضرت نور حسین صاحب کی ہوایا مکان بچتہ طولانی جو سگہ معہ ماچہ مکان مالیشاں ہے
 اب ان حضرت نور حسین کی یاسن و حادام اور ایک بہائی حاضر ماتن میں ایک سو حسین اور دیگر
 اور حسین المخلص ہا معروف و مخطوب مباح آل عا سور حسین معلوم کم گوسا آدمی ہے اور میرے
 محمد حسین حقیقی بہائی نور حسین صاحب کے اور حضرت نور حسین ہمارو لائق ماطم و ماتر سخن گو عیالہ
 سمجھ ہے اگر محاسن میں لوگ ابھی ماطر داری کہتے ہیں اور شعر سچا ف و بچتہ ہتی میں عطا آرا کا
 کہ مجھ پاک راہ درویشان کے حال پر یہ لوگ اکثر نظر قوتہ دیکھتے ہیں اور یہ حضرت گاو و دیگا ہ ہتر
 کی فقیر خانہ کی دستاہ قشربہ آوری سی سور و مایا کہتے ہیں اور یہ راقم الحروف ہی کئی بار
 کہاں پر گیا ہر وقت ہی دیکھا کہ سراب کاب موجود اعدیہ طبعیہ کہاتی سنی میں اب کہ عیالہ
 سرکار گردوں و قار انگلشیہ دام اقالہ کی ہے اب وہ سردار لوگ مستعد اکو مدوم میں گدا و
 سہری ابھی کوہ آسن ہونی ہے کوئی مانگیر وہیں ہی نہیں اور ملاں مالوں سرکار یہ لوگ
 سزاب گہر میں کہیں کر ہتی ہیں اور یہ لوگ سوال ہی کس سے نہیں کرتے بلکہ اگر کوئی ابھی
 سرمدی تو سحاطر داری پیش آتے ہیں حضرت نور حسین صاحب تو ابھی کہاں سے ابھر کہیں ہیں
 آکر مانی اور لنگوٹ مدہو پھر ہتی ہیں چنانچہ ایک رتن خاکستر جیسے اکو پاس ڈار ہتا ہے اس کی

انجو بدن بر خاکستر ملتی رفته بین اورا نور حسین و موسو حسین صاحب اکثره بند و چادر و بالا پوش برنگی و
 رکعتی بین مگر یہ سہی خاکستر سفید چہرہ بر ملو رکعتی بین و موسو حسین صاحب تمام بدن پر یہ ہر دو و صفا اکثر
 موسم گرما میں پہنکھا مانتہ میں رکعتی بین ان کو گوئیں معمول ہے کہ ہمیشہ چڑی رومال اور رومال خاکستر
 بستہ اپنی ساتھ رکعتی بین اور وقت بوقت اس خاکستر کو بدن پر ملتی رکتی بین اور سہر سباجی دستکار
 ایک صاف مربع کیا رہ گھر کا اونچا کر کے پٹیا رکعتی بین وضع لباس خوشنما ہے چنانچہ تصویریں انکی
 ہی روانہ ہوئی ہیں اور ہاتھ کی اشعار لاہور وغیرہ میں اکثر مشہور ہیں چنانچہ اب دم تصنیف کتاب ہذا
 جو تاریخین تصنیف کتاب ہذا کی انہوں نے ارسال کیں بحسنہ ورج ذیل میں تاریخ تصنیف
 کتاب تحقیقات حشری کتاب مستطاب نور احمد شاعر حشری کہ اشہر نام نامی رکا تحقیقات
 حشری ہے ہنر سندی و دانائی و خلق احسن الف + بزرگان سلف ہی نیک تر عادات حشری ہے کیا
 مرجع اس میں سب کا حال گویا کوزی میں دریا کہ صرف اسکی قلبندی میں صرف اوقات حشری ہے
 مقام حیرت و دیوان و تحفہ یادگار حشر + خیالات و عجائب یہ تو تصنیفات حشری ہے رئیس شہر
 لاہور و ادیب خاکمان وقت گواہ عزت و حرمت خوشا حالات حشری ہے در مشہور نظم و جوہر
 نثر و لطیفہ کا کہ کان طبع و بحر و لسی اخراجات حشری ہے ہا یہ مصرعہ تاریخ روحی آفرین یوں
 رقم کے زہر پر عیب تحقیقات حشری ہے **ایضا قطعہ تاریخ طبع نور احمد فی ظفر دست طبع**
 حاذق سے بلا شک عقدہ سرستہ حال کہن کہولا + کمال اولیا اللہ و پیران ہنودان ہیں
 کہ میزان عدالت میں ساوی جا بجا معانی و مضامین کہن کو کر دیا تازہ کہ گویا آب میں
 قند مکرہ جا بجا کہولا ہا بہجت کو روسی بہر سال طبع مالف فی یون + بجا اب طبع تحقیقات حشری
 ہو گئی بولا + نقطہ یہ حضرت کرامات اپنی پیر کی بہت سی بیان کرتے ہیں اگر وہ اللہ عالم سنا لیں کہ
 ہی اکلاد صادقانہ بعیت آری کار باکانرا قیاس از خود مگیر + گرچہ اید در نوشتن شیر و شیر
 انکا بیان ہے کہ راجہ الور کو دو دفعہ حضرت کی دعاسی فرزند ہوا اور اسنی کہا کہ سودا میں صاحب کو تھا ہوا ہے
 تو انہوں نے غضبناک ہو کر فرمایا کہ اچھا اگر ہماری دعاسے یہ مولود پیدا ہوا ہے تو مر جاوی اور اگر سودا

دوا یا پور مدہ ہر گیارہ سالہ

نفل سحرہ فقراعی رسول شاہی موجود ہیں لاہور اس بیان پر رسول

شاہی میں ایک موجود ہیں دوسرے اور جن میں میری نور جن میں صاحب جو ہے محمد حسن صاحب

موجود ہیں اور نور حسن مادم نور حسن صاحب کی اور وہ نوکل حسن صاحب کی اور وہ ملا حسن صاحب

کی اور وہ حف شاہ نسبی مولوی سلطہر حسین کے اور وہ حضرت سید محمد رسول جتنا سلطہ رسول شاہی

کی اور وہ حضرت شہ نعمت اللہ الہامی کے اور وہ حضرت داؤد مصری کے اور وہ حضرت سید محمد

کی۔۔۔ وہ حضرت شاہ اسماعیل کے اور وہ ساہ منقہی اسد کے اور وہ سید ساہ راق پاک کے اور وہ

سہ الہداد مدگی آو وہ ساہ سر مدگی کے اور وہ حضرت ساہ سخن گو شہ لیل کے اور وہ حضرت

شاہ محمد گو شہ بیت کے اور وہ حضرت شاہ اسحاق کے اور وہ حضرت ساہ داؤد قرطبی کے اور وہ

سید راجو سحاری کی اور وہ حضرت محمد جہا یاں جہاں گشت کی اور وہ حضرت سید کبیر کی

اور وہ سید طلال الدین سحاری کی اور وہ حضرت سید رکن الدین انوالفتح ملانی کے اور وہ حضرت

شیخ بہاد الدین ذکر یا ملانی کے اور وہ حضرت شیخ بہاد الدین سہروردی کے اور وہ حضرت شیخ

سہاء الدین ابو محب سہروردی کی اور وہ حضرت خواجہ وحید الدین کے قطان سکا کہ اس کتاب میں گئی ہے

پر سہروردی مابداں کی سحری مرقوم میں جو ہا ہر وٹاں نسبیہ اسمی دیکھ لے

مقبورہ حضرت عبدالرزاق ع۔۔۔ وہ صد مارا مارا کلی جہاں ماس حی ہا سی نوگر

کی کو ٹہی ہو کہ اس شکر کی کو صلح بخلیہ مجھی کے حنفی شکر سی ہو کہ کو ٹہی ساہ حراج کو حالی ہر عرت

اک شہرہ کے بچ کا رب سہر اتاک دکھائی دیتا ہی واقع ہر صورت اس ہر ہر کی سہر اور

گو شہ میں عرب لایں سست در دارہ جنوب رود اندوروت کا ہی گرد اس مقبرہ کی اس ہر ہر

دوا ری مانی ہر اس ہر کو ٹی دکھائی ہیں سی اور مام ابجا عبد الرزاق سید سہروردی کی

عربی میں یہ حضرت بعد سلطہ ہا لوں ساہ سحر سی اگر مرہ سہا ہاں میں کو کرٹے ہر ہر

ایک محدث حضرت سہر و یا سحاری ماصر ہو اور نارک الدیا ہو اور مساوت حق سہروردی

ہر ہر

یہی کامل ہوئی اور وفات انکی ببال ایک ہزار چورہی واقع میں آئی بعد وفات انکی سرمدانچ باہم ہوا
 چند روپہ جمع کر کے یہ سفر ہوا چونکہ روپہ بہت نہا بقیر روپہ سے ایک مسجد کمان متصل بمقبرہ گوشت
 نیرت کی طرف غیر چوٹی اور اس مسجد کے گیند میں ایک بڑا دو چوٹی عالی شان اور گیند کلس مار سفید بستر
 پر کلس پہنچنے لگا ہی ہوئی مین اور دروازہ آمد و رفت اس مسجد کا شرق و یہ معطل قنخہ جو بی جسکے سپر
 شمال و جنوب روپہ دو برجیان اس دروازہ کی اندر جنوب روپہ ایک دالان جسکے اندر جنوب روپہ دو کوٹھہ
 دالان کر مین اور دالان کی مین دہن... دو بند اور ایک کشادہ جو میانہ شمال و یہ ہر اور ایک دروازہ
 اس دالان کا غرب روپہ مسجد کی طرف متصل محسن مسجد اس دروازہ کی گوشہ شمال مین دو سفاوہ طہارت
 کرنی کر اور اسکے غرب روپہ مین غسلا نہ پختہ اور چارہ چرخ دار چو ترہ چاہ دو زینہ والدہ چاہ کی ساتھ دو سفاوہ
 مین اور سفاوہ کی جنوب روپہ دیوار مین سبیل ۱۵ ٹوٹی والی پختہ سبیل کے ساتھ غرب روپہ زینہ
 مسجد کے اوپر جانبکا اور محسن مسجد بڑا کشادہ چونکہ محسن مسجد کی شمال روپہ زیرہ سبیل ہی بجوئی آب مشرق
 روپہ کنارہ چو ترہ محسن مسجد ہی ہو کر جنوب روپہ باغچہ کجا ملتی ہی اس مسجد مین اب ملا نور احمد دست نشاندہ
 مولوی بگہ والدہ صاحب کی امام مین اور انکی طرف ہی کریم بخش ایک ویش ساکن کندہ وال ہمیشہ اس
 مسجد مین بطور درویش خادم مسجد ہو کر حاضر رہتا ہی چاہ کی شرق روپہ ایک گرم سفاوہ جسکی ایک ٹوٹی جنوب
 روپہ موجود ہی اور محسن گوشہ شرقی شمالی مین ایک چو ترہ پر دو خم گلی ہانی گرم کرنے کے واسطے لگا ہی ہو
 مین اس خم کی شرق روپہ ایک پیردان اور ایک کھجور کا درخت کھڑا ہی جنوب روپہ اس مسجد کی گوشہ غربی و
 مین ایک در محرابی بنا ہی اسکے اندر ایک پیر دیواری دو درجہ والی درجہ شرق روپہ مین زمین مزد و قہ بلع
 حبیبین شلغم اب بوی ہوئی مین اور ماسوا کے پانچ جاسن ایک شہ توت دو پیر پانچ درخت دیر کی ہو چو
 مین یہ جگہ باغچہ کر کے مشہور ہے گوشہ شرقی و شمالی اسکے مین ایک دروازہ معطل قنخہ جسکے اوپر لب
 بام دو برجیان مین راہ آمد و رفت کا تھا اب سد و کر کے شرق روپہ اسکے کوٹھہ بنا لیا ہی اور وہ
 کوٹھہ چار دیواری مقبرہ مین شامل ہی اور غرب روپہ اس باغچہ کے ایک چو ترہ ڈکٹیدہ فٹ بلند چار دیواری
 خشتی اور غرب روپہ اس چو ترہ کے پانچ دہن الہ دالان خشتی پختہ در اسکے محرابی معہ کوٹھہ چار دیواری

اور سناہ چورہ سر منی ہم الدس کی چوس گئے سو در میں وہی در کہ سر فروید ایک دخت حور گوید بیک
 اور سر منی دقت کے ایک دخت دن اور ایک لے ت جو ٹاسا کپڑا ہی اور اس حورہ کی شمال روہ دوار
 میں ہجرہ حسی لگا ہوا ہی اور حور روہ در کہ ایک ٹالاں سے روہ قالی صفا سر کی لوس جسکے پرت
 ایک کوٹری ہی ہی واقع ہی اور اس دالاں کی لگے ایک درخت نسل اور ایک کنگر کپڑا ہی اور سر منی
 اور تمام درش چوس گئے چھ محراباں کہ سال روہ میں روہ والہ سر حنی سعید اور سعید ہر اسکے
 ماہر ہی عام سعید اسرکاری اور چاروں طرف چار دوار ہی حنی پختہ سیر جسکے سعید اور سر منی
 اور صورت مقبرہ کی سے ہی کہ گرد دواچ مقبرہ کی چار دوار ہی کچھ حنی حکا ایک سے روہ کو کپڑا ہی چور
 مع طاق نیمہ چونی اور ایک در کلاں سال روہ حکا اب در دارہ ماسی لگا ہوا ہی اور اس چار دوار
 میں مارہ چہر حسین ساور ہی میں اور گوہ سر منی و حونی میں ایک کوٹہ نام اور سر منی چہر
 اور ایک شمال روہ صورت مقبرہ شہت پہلو اور حور روہ دوار مقبرہ کی در محرابی والہ اور چار
 اور عرب روہ دیوار مقبرہ میں ہی ایک در تہا سواں سد ہی اور اسکی اگر دور سے حنی ہو خود ہی
 اور اندر سال روہ در دارہ آمد درخت مقبرہ کا ہی اس میں اس انگری کی کوٹری آئینہ لگو چونی میں اور سال
 و حور روہ سر و مال چار دوار ہی کی دو کنگریاں سدود موجود ہیں اور در کلاں کی باطن طویلہ
 کوٹہ دو ہیں والہ ہی اس میں اس کہو راج شرا کی کا دہنا ہی سے چار دوار ہی سودا گراں جنم میں
 ہی جنم و بیج شرا کی و غیرہ کی اور کپہ روہ قرض لیکر سوائی ہی اور رجم جنم سودا گر فریاد
 روہ ہی گروہ سی دیا اب جو کہ وہ نقد راج سات روہ کہ آتا ہی اس میں سی کچھ برکت شکست
 کی چونی ہی اور نقد خدمت امام مسجد میں صرف کرتے ہیں در کپہ آدای قرض ہونا ہی در بیان میں
 مقبرہ ایک دروسندہ کلی حور موصوف کی موجود ہی اور چار دوار ہی میں ہیں کیکر اور ایک
 اور ایک میر دوہرواں میں اور مال آمادی سے ہی کہ کپہ سے کلاں حالی اور کپہ ہی تا در تہا ہی
 اس کا سر قلعہ سان سی جنم گماشتہ بیان جنم میں کا ہی وہی کہ لیکر حج کرتا ہی یہ کلاں شہد
 میں آتہ ہو ہی اور اس سر میں ہی ہر روہ کہ حج ہا تھا اور موت تعمیر کے مکہ مگر ہوا سا کہ اگر

دو ماہ میں یہ مکان آگستہ ہو گیا تو داخل سال نزول کیا جاویگا اس حکم کو سنتی ہی سوداگر ان ملی
 فی زچندہ جمع کیا اور مہتمم بیان رحیم بخش صاحب سوداگر مقرر ہوئی اس گنبد میں کوئی فقیر نہیں تھا
 بلکہ جوڑ کی مسجد ملحقہ میں دریں باقی میں وہی بیان ہی آغیتھی یہ فریب میں جالیں لڑکوں کے اس
 مسجد میں پڑھتی ہیں سن اٹھارہ سو باون سی اس مسجد کو امام مولوی صدیق جٹا بگہ والی مقرر ہوئی
 میں وراونکی طرف سے ملا نور احمد امام مسجد جو ائی نایب امام مقرر ہوئے جو لاہور کی موتی بازار میں مسجد
 جو ائی کجری امام ہیں وریان رحیم بخش سوداگر مولوی احمد دین کو انہوں پس ہی لاہوری رسال کرتے
 ہیں اور تمام خرچ مسجد بیان رحیم بخش سوداگر کر فی میں ورمال حضرت صاحب مرقہ کا یہ ہے کہ وہا
 انکی بروہنچندہ ہوئی کہ سنہ ایک ہزار چوراسی ہجری تھا اور نام انکا اگرچہ سید عبدالرزاق ہی مگر سید
 مکی کے مشہور ہیں اول ارادت انکی بجز متحج دریا بخاری ہی جب وہ فوت ہو گئی تو حضرت
 ہمیشہ حضرت موح دریا بخاری کی مرقہ پر عبادت کو واسطے جاتی تھی اور رات بہر ومان ہتی اور دن کو
 اس مقام پر جہان اب رہ وضہ آرام پذیر ہوتی اور یہاں تک کہ ہنر کے واسطی ایک حجرہ اور دالان بنا ہوتا
 اور لوگوں کو ذیبا کرتے تھی کہ جب ہم فوت ہوں تو یہکو اسی حجرہ میں دفن کرنا چاہئے حسب صیت اونکی
 لاش مبارک انکی بیان ہی کہی گئی اور مدت بہر قبر خام رہی ورمشہور ہے کہ اس وقت صبرات کو دن شیر
 بیان آیا کرتا تھا اور دم سے جا رہو بکشی کرنا تھا اعداؤ کے ایکرات موح دریا بخاری لٹھی منوالی خافہ
 کو خواب میں آئی اور ارشاد کیا کہ ہکو جناب غوث لا عظم پیر دستگیر رضی اللہ عنہ سے حکم ہوا ہے کہ مرقہ
 حضرت عبدالرزاق کا بنوا دین سو ہم تمکو گوتی ہیں کہ انکا مرقہ تیار ہو جاوی اور سب لوگوں کو ہمارے بنی
 کہہ دو کہ جو کوی اسکے یقیمین روپیہ صرف کرے گا او سکوجنا ب الہی سے بہت ثواب ملی گا صبح کو چا
 ستولی نے اوتہار یہ ذکر عوام الناس میں بیان کیا چونکہ حکم الہی اور خواہش ربانی اس میں تھی سو پیر
 اجتماع اسل مرکز زچندہ جمع ہوئی لگا جب بہت سا روپیہ جمع ہو گیا تو عبد الغفور نامی ایک شخص معما
 و نیدار مہتمم اس عمارت کا مقرر ہوا جب یہ مرقہ فریب الاختتام ہو چکا تو مہتمم کو خواب میں حضرت
 عبدالرزاق آئے اور فرمایا کہ اکثر اوقات پیران ہیرا اس مقام پر تشریف لاتی ہیں اور مقام شریف پر جا

کی بخت است ای جزایس لطیفی سرخ حواش بر که چنانکه معلول بر مهر و کر ایک سعد مالیشان تسخ نیار بودی را با حکما
 رو پید چندی کا بهب بها این نظری و ده سی سی ادسی و بهی سی قمری و سی بهید سیکها این سی سعدی و سی بهی
 کا اسباب و بهانها اورات ای غلذاری سکارا اگر بری میں بهان سکوت لال کوثری کا گم است
 جبارونی سامیر سخی اور پی اما کلی معام چارونی به چاند سال بهان سکوت را حب جبارونی سامیر
 مقرر ہوئی تو مشی بحم الدین شکہ دارڈل روٹی فی بیہ سعد فاگدا اگر اگر مرست سی سعدی کر ای اس
 رورسی اسکا نام ہی سعد بہت کسادہ ماہ رواں ہی موجود ہی اور غن محالی بہت وسیع اس سکوت میں
 مدنا آدمی بصرام نام اسمن ہمارا اگر سکی میں کوئی دن بیہ سعد بہت غلط کردی مولوی علام ستوان
 ساکن کوٹ ساں سکدا اور سر سخی متی بحم الدین شکہ دارڈل روٹی فی بیہ سعد و نایو کی سہو ہوگی
 ہی اور ایسج دوات حضرت عبداللہ رای صاحب مرحوم کی حوسنی علام سرور صاحبی وقت نصف کتاب دہلا
 ادراج بھی سو درج کجانی ہی قطعہ عبداللہ رای آس والا مکان اہل کمال بہ سبذ راجی آگاہ کی مسی دہلا
 دس غلش سرور جو بہ سبذ راجی دہلا گف مادی سبذ میں ساہ کنی غنی شکہ فصل و ذکر محمد سعید
 لاہوری طرف خوب مقررہ سد ساہ چراغ صاحب حمۃ اللہ علیہ دیگر تہ سیرت کوئی صاحبان حال مساب
 ڈیٹی کسر نہا صلح لاہور سرور و بیٹس ہرک کی حوقام عا نگاہ ہی سیابہ کی طرف عالی ہی بہ چار دیواری
 حضرت حامی محمد سعید صاحب لاہوری کی ہی اور حضرت اہل تین متوکل صاحب ہو ہیں ہیہ چار ڈیٹی حشی غنہ دیکہ
 مد آدمی قدری ملکہ جسکے آگے بہت ہی درخت گھاں حوس مع کھڑی میں موجود ہی اور دروارہ سکا عرت وید اور دروازہ
 کی خوب روہ باہر کطرف ایک کوٹہ سچہ مسکوہ مقررہ اور اس چار دیواری کی دروارہ معہ چوکٹ چونی اور اندر
 چار دیواری کی بہت ہی دیرین نام و بہت غلام الناس غلام و غیرہ کی موجود ہیں اور اس چار دیواری کی طرف تین
 ایک اور چار دیواری چونی سی سعید ہے اور اس میں تین قریب سچہ سعید ہیں ایک تو خود اور دو ایک کو اس میں
 حضرت حامی عداد اللہ صاحب اور حضرت عبداللہ صاحب کی جس قدرت الہی ہی حوقر حامی عداد اللہ صاحب ہے
 اسکا غنہ بہا کر با پنج درخت وں مرآئہ ہو کر قرر سایہ گلن ہوئی ہیں اور ستر کی کیطوف خراغلان بہت
 ارسنال روہ اس چار دیواری کی ایک پادہ مال فی حرجی کو کہ موجود ہی اور چاہ کہ اس کا کطرف تین بہت

ایک چوٹی سی اور چار دیواری سعید جسکے گرد چوٹی کی پنجیاں موجود ہیں اور اس طرہ دیواری میں ہی درخت بکثرت
 لکڑی میں بیٹھ چار دیواری شیخ اشرف صاحب کے ہر اول وضع شیخ اشرف کا باہر دروازہ بہائی کو کڑا عالمیشا
 اور ساتھ اس کے ایک مسجد ہی بعمارت سنگین بہت عہد اور بڑی تہی جہا را جہ نیت سنگہ فی اس مضمرہ اور مسجد کو
 سمار کرادیا اور صندوق ایسا اس فن سی نکلو اگر معرفت فقیر نور الدین صاحب کو اس مقام بہ دفن کرادیا اور چار دیواری
 ہی بنوادی اور اسکو پاس ایک در چوٹہ پر قبر سعید نواب عبدالکریم خان کی فرزند خدیو کو غلام نقشبند لکڑ
 بہادر کا بہائی تھا ہی بہت قبر عرصہ سات سال سی بنی ہو اور بعد شانان سلف یہ مقام محلہ وامندواری کا شہر
 تھا چنانچہ ان حضرت کو اب ہی لوگ عبدالقادر ڈاری والی بزرگ کہتی ہیں عہد انجا ابو المنظر جلال الدین سلطان
 مالی گوہر شاہ عالم نانی کا ہی اور وفات انکی بتاریخ ۱۰۱۰ھ لکھی ہے ایک ہزار اکیسویں گیارہویں میں ہو
 اور اس تاریخ کو سیلا ہی ہوتا ہی سیر سی سیلا یہاں کا جانی فیصلہ ارادت مند انجا یا محمد بخش اور غلام محمد اور
 میان لدین جو حضرت کو نوہی کہلائی ہیں کہ تہی پنچہ یہاں کوئی بیٹا نہ تھا فقط دو بیٹاں تھیں ان میں سے ایک تھے
 حافظ محمد مقیم لاهوری سی بیاد می اور دوسرے حافظ محمد مرد صوفی کو ساتھ بیائی گئی اور ان دونوں صاحب خیر
 سی اولاد ہوئی چنانچہ لاهوری میں اولاد محمد مراد کی سی محمد بخش حکاک و غلام محمد چوب فروش لہ دین قلعہ گوہر
 میں موجود ہی اور ہی لوگ مالک اسمکان کہ ہیں اور محمد مقیم صاحب اولاد جلال آباد مقام گوشک مان میں سی محمد حسن
 اور محمد سعید دو بہائی مقیم ہیں وہ ہر تمام خلعت ان حضرت کو پہر کر گمانی ہیں اور قبایل ہزار و ہشت محمد خان
 والی کابل کے اور نیز انکی تمام رشتہ دار بہت بہت سی انکو مرید ہیں اور سردار سلطان محمد خان بھی بہت خان
 مرحوم کا جب ہوتا تو اکثر ان حضرت کی مزار پر حاضر ہوتا تھا اور نذر و نیاز گذارتا تھا اور اب ہی تمام
 گوشک مان علاقہ جلال آباد میں ایک گون بنام انکی معاف ہی اور خلعت انکا ادب بہت کرتی ہی اور آج تک
 ہا رشتہ انکی گذری ہیں چنانچہ تفصیل انکی یہ ہے کہ حضرت حاجی محمد سعید لاهوری کو یہاں دو بیٹاں تھیں
 ایک نام بیوی صاحب جان اور دوسری کا نام بیوی صاحب جان صاحبہ نور محمد مقیم سی بیائی گئی اور حجت
 بیوی محمد مرد صوفی سی محمد مقیم کی اولاد کا حال تو معلوم نہیں کیونکہ وہ ہنجام گوشک مان میں تھے ہیں اور
 چونکہ محمد مراد صاحب کی اولاد لاهوری میں ہی لہذا احوال و نکاح خیر ہونا چر کہ محمد مراد صاحب کو دو صاحبہ ہی ہوئی انکی نام

حاطہ ماحی محمد عظیم اور دوسرے کا مطلق دس حاطہ محمد عظیم صاحب دوست المحدث میں بڑے گنہ اور میں دس
 ہونے لگے مگر یہ بھی شری صاحب کمال جو اور حاطہ مع دس میں جو انکی جہاں دریا، ریشہ، سہب ہو کر
 کوئی رہا یہ حضرت بھی طالب العلم در دس تھو اور تجارت سمجھ کر تو تھو اور خادم لوگ بھی ایک ہی بیت کر دے
 اور یہ حضرت مسجد عباس کو امام تھو وہ مسجد اسرار ہو گئی مراد کی اس بار دیواری میں امام جو کراؤ کر جہاں
 صرف ایک بیٹی موی صلیب صلیب مانی رہی انکی خادمہ کا نام حاطہ علامت الدین کہ جو مسجد وسیع شاہو کی
 گتہ ہی کو امام ہو انکی فریحی سی بار دیواری میں پردہ صانع ہر بعد اسکے انکی بیباں تھیں بیٹی جو ایک بیٹی کی
 دوسرے احمد بخش مشر محمد حسن صلی دس اور احمد بخش کو درویشی کرنے تھو اور مالسا دہاب کی روت جو گنہ مایہ
 غراؤ کی ہی جس سے مشر محمد حسن جواتک رہدہ اور کام بھگالی کا کر رہا ہے اور اب یہ ہی مالک اس لہجہ
 کا جو اوسو اسی معرفت ایک صفت خاص و مان ٹھلایا ہوا ہے اور امام فریاں کی رستہ اروں کی جہاں ہو
 ہیں اور مسلسل چار دیواری سے اسرف کر قریباں کو احسن ابواب عبدالرحمن خان کے موجود ہیں جو ایک نام
 کر میں چاچہ علامت صمد رسالہ رہی انکو مانتا ہے کرامات حضرت کی سہ ہوں مگر جو کراست باعث ہے ہوا
 انکی کی ہوئی یہ ہے کہ یہاں مقام چار دیواری مراد کہ ماہر ہر اتاد ہوا تو محلہ عبداللہ عاڑی ہوا
 گہرا بکا ہے یہاں تھا اس محلہ کے مسئلہ محلہ کا نام لکھی تھا صاحب احمد سادہ درانی لا ہو میں آیا تو امام باقت لہجہ
 کہ رہی والی سب خوف مان مال کے ہاگ گنہ لکس لکھی محلہ کہ رہی والوں کو حضرت فی نو لا کر دیا کہ ہم کہ
 علم کرو اور بیت ساگو ہم لڑی حوالی میں میں کہ کرا اس محلہ کے دیکھو اماں لی ہر عرص وہ لوگ جس مرد
 حضرت کو اسی امی کا نو میں آتا وہی ہے شاہ آتا تو حضرت کا خادم ہوا اور لکھی محلہ کو کہ یہ اوسہ موجود
 اور اوسو رہی یہ حضرت پیرا ہماں سہ ہوں جو اور مسلسل درساں صافاں تالساں نشان علامت ایک ہے
 کی موجود ہیں اس مسجد میں یہ حضرت دین و دنیاں دما کرے تھو مار گہری دس رہی یک دین و دنیاں
 پیر بعد مار جسٹر سوہ معلوم علم باطنی حاد میں تو ہر ایک دیکھ کر کہ کسی شخص کے دھڑ کو احمد سادہ کا
 کوئی ایریدی کر کے ساتھ لگیا تھا اور اوسکی مشین حوالی تھیں صاحب کا نام سسا اور انکی بد صبر
 حاضر ہو کر اس عرص مال کیا وہاں تھیں دس اور کہا کہ آتا، مدد کرے تھو انکا بہہ کی نوکھا دیکھا ہے کہ لڑکی

ایسی ایکے پاس کپڑی جو اس کی سی ہو چکا کہ ایسی دختر تھیں کہ کیا سمیت گزری تو اس نے بیان کیا کہ
 کہ جو امیر مجاہد بیان ہی کی گئی تھیں اس کو کینرک بنالیا تھا اب اس وقت میں بازار میں تیلی لینی کو آئی تھی کہ
 یہ حضرت مجاہد کو فرماؤ لگے کہ انکھ بند کر میں انکھ بند کر لی اسی وقت میں بیان پہنچ گئی خدا بانی کیا ہو
 اور مجھ کو کون اٹھا کر بیان لیا آیا بعد اسی حضرت فرما کہ انکھ کھول دو جیسا سنی انکھ کھولی تو اپنی لڑکی
 کو موجود پایا اور شیخ اشرف جبکی مزار چار دیواری خورد میں ہے اسکا حال بطرح پر سنایا کہ یہ حضرت قوم
 ماجھی پڑی بہاری عامل تھی اور غلیات میں کار کا مکا نہ کرنے ہوا اور شدہ شدہ عالم گیر بادشاہ کو مصاحب گئے
 کہتی ہیں کہ ایک شخص عبداللہ نام قوم کہو کہ لڑکی نہایت خوبصورت تھی شیخ اشرف عاشق ہو گیا لکھنچ
 ہوئی چونکہ زمینداران قوم کہو کہ اپنی ذات کو بڑی شریف ذات مانتی ہیں عبداللہ کو حیحہ بات منظور خاطر
 نہوئی کہ لڑکی اپنی شیخ اشرف کہ قوم کا ماہی گیر ہو دیوی آخر اُنسی یہ چاہا کہ لڑکی اپنی فی الفور کسی
 نازان شریف سے منسوب کر شیخ اشرف کو جواب دیوی کہ میری لڑکی قبل از درخواست تیری کہ منسوب
 ہو چکی تھی اسلئے سٹی پہلے وہ بخدمت گدی نشینان مزار حضرت باو فرید الدین گنج شکر قدس سرہ بقیام پائے
 کیا اور جو صاحب اس وقت گدی نشین تھے ان کی خواہش تھی کہ حضرت میں عرض پرداز ہوا کہ وہ ناطہ دختر عبداللہ
 کا منظور فرما دیں دن حضرت نے جواب پایا کہ بابا ہم درویش ہیں اور شیخ اشرف اندون میں عالمگیر بادشاہ کا
 مصاحب ہیں ہم نہیں چاہتے کہ شیخ اشرف سے دشمنی پیدا کریں من بعد عبداللہ کہو کہ مقام مجبور شاہ مقیم آیا دن
 دنوچن سجادہ نشین روضہ حضرت شاہ مقیم کی حضرت سید شاہ امیر تھو کہ بعد از وفات شاہ صفی الدین حضرت
 شاہ محمد مقیم سند نشین ہوا ارشاد ہوا تھو عبداللہ سجادہ شاہ محمد امیر کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض قبول فرما
 ناطہ دختر کی کر ہی اور سب حال شیخ اشرف کا بھی مفصل کہ سنایا اپنی ناطہ قبول فرمایا اور شکون نسبت
 کر کر اسکو رخصت کیا عبداللہ خوش ہو کر انجی گھر آیا اور شیخ اشرف کو کہلا بھیجا کہ قبل از درخواست تمہارے
 کو ناطہ دختر میری کا حضرت شاہ محمد امیر سے ہو چکا ہے اسلئے میں آپ کی درخواست قبول نہیں کر سکتا یہ بتا
 سنکر شیخ اشرف کو آتش غضبہ دل میں شعلہ زن ہوئی اور عالمگیر کو پاس جا کر داؤ خواہ ہوا کہ دختر منسوب کر
 جو لڑکی عبداللہ کہو کہ لڑکی تھی شاہ محمد امیر نے اپنی منسوب کر لیا ہے اور کچھ خوف نہیں کیا کہ بادشاہ داد کرے بلکہ

نسیم ہوی اور بہر وفات اونکا بھی عہد الملکیری تھا اور تاریخ وفات ابن دونو صاحب کی جو مفتی غلام سرور
 زبیلو ریاض نگار مذکور کی پاس بھی سو درج ذیل کیجانی ہر قطعہ تاریخ حضرت حاجی
 سعید صاحب لاهوری محمد سعید بن سعید بنان کہ بیرون و صفحہ نکلتا ہے
 تاریخ ترحیل آن شیخ دین + نیا شد ز دل شیخ و اسل سعید + قطعہ تاریخ وفات
 شیخ اشرف چو اشرف برفت از جهان فنا + نہان شد کی آفتاب شرف + چو خستہ ز دل
 ترحیل او + بیان شد کی آفتاب شرف + فصل در بیان مقبرہ عالیہ حضرت علی مخدوم
 اجمیری غزنوی جلالی المشہود انا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ یہ حضرت بڑے
 اولیا و عین شریعہ بزرگ مشہور مہین حضرت کہ والد کا نام حضرت عثمان ابن علی جلالی غزنوی اور حضرت
 سرید حضرت سید ابوالفضل بن حسن قسلی کر مین اور مذہب حضرت کا مذہب امام اعظم کوئی تھا اور یہ حضرت بڑے
 کامل اور جامع علوم ظاہری و باطنی تھے سلسلہ انکا بنید یہ اور بھی یاد جلاب و دہلی میں مملات شہر نرنین
 حال تشریف آوری انکا یہ ہے کہ اول بیان لاہور میں حضرت حسین بنیجانی پیر بہائی انکو قطب لاہور تھے بعد
 اسکو حضرت کی بی بی انکو ارشاد فرمایا کہ تم لاہور میں جاؤ حضرت فی عرض کی کہ وہاں میری سر بہائی یعنی حسین
 زبجانی موجود ہیں وہاں میری جائیگا کیا فائدہ ہوگا تب انہوں نے فرمایا کہ تمکو چون و چرا ہی کیا غرض ہے
 بلا توقف چلو بڑا القہہ ہم حضرت لاہور میں بوقت شب تشریف لائے اور بیرون شہر شب باش ہوی جب صبح
 داخل شہر ہوئی لگی تو کیا دیکھتی ہیں کہ جنازہ حضرت حسین بنیجانی کا لوگ اوٹھائی ہوئی آتی ہیں حکمت الہی
 کو دیکھ کر شامل جنازہ ہوئی اور کیفیت مندین فرمائی بعد اسکے انسی جگہ پر جہان خانہ شریف ہے
 استقامت اختیار کی اور ایک مسجد نصرت زرخود تیار کرائی چنانچہ ایک اوسی مسجد کی زمین پر مسجد ثانی تو بنایا
 موجود ہے اور اب مسجد اجمیری مین ایک شخص گلزار شاہ نامی سادہ ہونے معرفت مسیحی اور محمدی سادہ ہو کے
 اوس مسجد کو از سر نو اسی بنا چھوڑ کر اکی بند کیا دار اشکوہ کتاب بیغیتہ الاولیاء مین لکھتی ہیں کہ جب حضرت
 مرحوم فی یہ مسجد بنوائی تو بہ نسبت اور مسجد و کچھ من قبلہ اس مسجد کا ذرا سا مائل بہ سمت جنوب تھا علما یان لاہور
 اس پر اعتراض کیا اور حضرت منکر نامہ پیش تھو جب تعمیر مسجد فرماغت بائی تو آہنی ضیافت کل علما و فضلاء کی فرمائی

اور جو دامہ ہو کر اس سود میں مار شائی اور ملک کی سبب حضرت سی دریا پاکہ تم لوگ اس سجدہ کے لئے آئے ہو
 وادی واد ویکہ کہ ملک کس طرف ہے مسا و ہوتا دیکھا تو انکار کی ملک بالمساہ بختم ظاہر نظر آتا حضرت
 کہا کہ دیکھو قلعہ کبیر چھب دیوہ کہت حضرت کی دیکھ کر سلسا کیا اوہی اقل س سی یاد م ہو کر اوہی
 کرامت حضرت کا مشہور ہو گیا اور آپ ملک قطاب مشہور ہوئی اور وہ بہت حضرت کی ماسم مبارک
 گنج بخش بیہ کی اہل اسلام میں بہت و سور مدہ کی بہت رنگ بہت شہر کا ایک صبر بہ حال بہ وقت ماکم دیا اظہار
 ظاہر کی حکومت کو بہرہ و مالکان ظاہری ہوتی ہے اور حکومت ماضی فقیر و مکی بہرہ ہوتی ہے چاہے اہل اسلام
 معینہ ہے کہ کوئی شہر اور کوئی ملک بغیر حکومت نہیں رہی چاہے جو حکم الہی ہو یا ہی واپس لوگوں کی بہرہ
 ماری ہو یا ہی اور فقیر و تبدیل سلطنت ظاہری کا ہی سہیں کی نوعیں ہوتا ہے اور جو کہ چھب بہرہ
 کامل اور شامساہ اولیا ہیں اسلئے اسلئے کہ کوئی فقیر ماکم ماضی ہندو عبادت ہوتا ہے سوای حکم دیکھ کر
 میں ہوا چنانچہ سہم باسو ہجری میں حضرت حماد معین الدین حسن سحر کا قدس اللہ سرہ العزیز ان حضرت کی
 ساری اور چھب دیکھا اندیشہ کا ہر سورہ کی کہ اکثر رنگ ایک شہر کاں میں چھب دت بیہ کر حور و حوا
 الہی میں مہول رہتی ہیں اور جس رنگ کی قرینہ بیہ ہستی میں اس رنگ کی روح سی شہر اور کوئی میں چاہے
 حضرت کی مبارک خواب رو بہ اندرون چار دیواری مکان ملک حضرت حماد معین الدین چشتی کا ایک دورہ
 حضرت ہر وہ اس عبادت ماہ مینت بہرہ شرب دریا ہی اور بہرہ حضرت کو حکومت ہندوستان جت نشان کا
 عطا ہوئی اور مراد ہوا اور ادکی امیر سرہی میں مشہور و معروف ہوا اور ہر اہل طبع دور و نزدیک
 واپس حاضر ہوتی ہے اور کر ڈرنا رو بہ کا اسباب ادکی سرار بہ موجود ہے بہ حضرت تشریف فرما ہی ہند
 ہوا گئے خود دستہ بائسی کس طرف کھڑی ہو کر بہرہ سحر کا معراج سخن بہرہ و عالم مہر ہورہا دیکھا لارا
 بہرہ مل نصار بہ ہوا اس دور نام مبارک حضرت کا گیم منقش مشہور ہوا اور اتک بہرہ ہوا
 بہرہ رنگ دور و نزدیک حضرت کی رہائش کی دہلی اتنی ہی اور حصول مرادات ہوتی ہے اور بہیہ حضرت
 اور حاضر بہرہ کے دن ہجوم رہا رہی ہوتا ہے ایک مجاہد آہو ہیں دن سلا ہوتا ہے ہفت مشہور نام
 کی سرار منیع ہوتی ہے اور شہر فریدیہ مبارک والی ہی ہوتی ہے اور دار اسکو بہرہ کی ماسم معینہ الاولیائیں

فصل در ذکر مقبرہ داتا گنج بخش علی ہجویری

لہذا ہم کہہ چکے ہیں کہ چالیس روایا چالیس جمہرات آپ کی مزار مبارک پر حاضر ہوئے جو مراد چاہیں خدا سے پاوے اور اپنی نسبت لکھنا چاہیں کہ میں چالیس روز برابر حضرت کی مزار پر حاضر ہوتا رہا اور جو مطلب چاہا مجھ کو انیس حضرت کی کتاب الہی سے حاصل ہوا وفات حضرت کی تاب بن احوال مختلف مسطور ہے مگر چنانچہ عارف نامی مولانا عبد الرحمن رحمۃ اللہ علیہ مصنف نفحات الانس ص ۶۳ چار سو نو پندرہ اور صاحب تذکرہ الاصفیاء ص ۱۲۸ چار سو چوہترہ اور دارالسلوہ صاحب غنیۃ الاولیاء ص ۱۳۸ تحریر فرماتے ہیں اور دروازہ اندرون خانقاہ پر تھپتھپاتی تھی کہ ہجویری

شعر چونکہ سردار ملک معنی بود سال وصلش برآید از سردار مادہ اس تاریخ کالفاظ سردار ہے اور سردار کے عدد چار سو نو پندرہ ہوتے ہیں اور غرضی غلام سردار صاحب جو قطعات تاریخ حضرت کے باب میں اندراج کتاب مذاکرہ ارسال کئے ہیں سو یہ ہیں **شعر** علی غزنوی ان شاہ ہجویری سردار نور روشن شاہ ہجویری سفر چون کرد زین دنیا بے فانی شدہ خالد بجلہ جاودانی عیان تاریخ او چون باگفتہ علی ہجویری عالمیہ گفتہ اس کے عدد چار سو چوہترہ ہوتے ہیں **شعر** چو آن شاہ چہان اندر چہان شد ز سردار سال ہی سردار عیان شد سہمین مادہ تاریخ لفظ سردار ہے اور سردار کے چار سو چوہترہ ہوتے ہیں **شعر** با سال جلست اعراف دین ندا آند ز رضوان کج کشف دین اس تاریخ سے شہادت ہوتی ہے کہ مادہ تاریخ لفظ کاشف دین ہے اور خطاب لایم حضرت مولوی احمد بخش صاحب چشتی کے لفظ **شعر** شیخ عالی علی ہجویری ہو محمد ہر صفات کبار ہست سردار زلیور لاسور طرہ تاریخ وصل آن ہر درار لفظ ہست اور درار اور زلیور لاسور ہوتے ہیں لفظون سے علیہ علیہ لکھتا ہے حال اس مقبرہ عالیہ کا کہ جس کتاب سفینہ وغیرہ سے لکھا۔ واضح کہ یہ خانقاہ باہر دروازہ پہاڑی کے غروب یہ مکان عالیشان مشہور و معروف تھا قبل اس کے گرد و نواح اس کے قبرستان بہت بہاری تھیں اب سار ہو گیا اور بہار اب بخت سنگہ نے بہت مقبرے اور قبور جو گرد و نواح اس کے تھے سمار کر دی تو بھی بہت قبور تھیں ہونو زاتی میں دروازہ آمد و شد اس خانقاہ کا جنوب رو پر پشت مسجد ہے باہر راستہ کے ایک چوترہ شتر و دیاب صاحبزادہ کے بنایا ہے اور رو برو اس چوترہ کے ایک والاں جس کے پانچ لکھ گیارہ شتر و دیاب اور ایک روزہ شمالی خشتی بچہ چونکہ بنیہ جو امی گنجی عرصہ میں سال سے بنایا ہے اور ایک والاں میں پشت اس والاں کے اور ہر اور ہر غروب رو پر اسکے باورچی خانہ بچہ جس کے میں دروازہ میں عرس کے روز وہاں کہانا تقسیم فرما

کے مٹی طیار کیا جاتا ہے لہذا وہ تو بھی مٹی اور ہر اسی راہ کے قرب و دور ایک اور جیور و مٹی شست
 اجماع اس کے جوہر کے اسکے دور کھان میں ایک نو آمد و قدیم خاص نام پر رکھا۔ اور دو مہر لفظ جوہر اور اس
 بعد ترہ بر سر ہر مٹی مٹی ٹیٹ نام لاپور کی ہو رہا ہے اور دیوار مسجد ہے اور ملتا واس قعر کے عرب رو پر ایک لال
 ستہ درخت میوہ لواب حان ناماں کا ہے اول وہ سنگ سیاہ کا تھا سو وہ سو سال کا ہوا کہ ایک لڑکا
 نوادہ کی سند سے وہ دالان گر گیا ہر چھ مہینے میں گناں مہاراجہ صاحب کے متنی ہوا دیا اس لقمہ کو کھائے جس میں
 میں ہر سال رو اس دالان کا ایک راستہ تا قبرستان کو جاتا ہے اور اس راہ کی شمال رو وہ ایک چاہ وسیلہ بن گیا
 یختہ موجود ہے اس چاہ پر دو تیرے سبکیں چڑھ کے چالے ہیں اور سر فرویاں عیو لے ایک اور دالان
 سختہ حریف رانی حیدر کو والدہ کو رو بہاں سنگہ اپنی مہاراجہ کو کھل سکے لے سمت ۱۸۹۵ء کا شمار ہے یہاں سے
 ابابا اور تہیں ایک سچو جسے کلی شمال رو ہے اور اس دالان میں ایک کھڑکی حویلی شمال رو ہے اس کی اور درخت
 صحاں مہم گناں کے جو ستہ بارہ سو اکتالیس میں سے ہے یہ تر قریب اسکے دروازہ اندر جا کیا کچھ
 معتق عالیتاں موجود ہے اسکے آس پاس دو سنگ پائیں سنگ مرمر سفید کے معرہ بن سنگ مرمر
 اور جو گھٹ دروازہ کی بھی سنگ مرمر سفید کی ہے اور اوپر چرائی عمارت میں ایک پیر سنگ مرمر
 لگا ہوا او اس میں ہر چہ ہے **هٰو العَرَبِ كَلَالِهَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ الرَّسُولُ الْكَذِبُ**
 رومہ کہ ہر شہرہ بن الت - محمد و علی ہاست کہ با حق ہویت - وہ ہستی بہت بہت ہستی
 ران سال مہاس پیل آہست - بہت باج - سعد حضرت حامی ہے او اور اس کے جوہر ہر شہرہ
الْحَمْدُ لِلَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ کھاتہات تحریر ہے بہت عمارت سیاہ کمرہ شاہ ہے کمرہ اس کے سفیدی
 بہت ہی ہے جیسا کہ آمد وہ تو ان طوائف محبوبہ ہمارا روایت کی گئی ہے اور دوسری دوسری ہر شہرہ
 ہر شہرہ و معنی نام الدین ہے سعیدی کرانی اور بہت چار دیواری عام کہ کی سو اسی ہے جو سبب
 ہر چالے کے پیر ہمارا روایت کی گئی ہے سکھ ہمارے سمت اٹھارہ سو اسی میں سفید ہاں مٹی طیار کرانی
 خانہ نمبر اس ہزارہ سنگ مرمر حویلی معتق عہد ہیں ہر اس ہزارہ کے اندر چالے ہی ٹیٹ ہی ہے جگا
 قالہ جینی ہونے کہ ہر چھ عمارت اگر ہی ہے ہر اس ٹیٹ کا اندر چالے ہی ہے بہت ہی ہی جو معرے

بسیار بیت است بنو امی تحفه ثواب کند شاه سواد هوسه از سر نو دنیا و سابقه بر تعمیر گزینی است که اسب سپهر کے بکند نہ گئے
فقط سفید چوبی تہی با بکند بکھے طیار کچھ میں اور دیوار تمام نقش اور چرخ گنج اور دیوار ہندی کے شہر قریہ و دیوار خاندان
بانیکہ اور روس کے ساتھ دروازہ محرابی قلابی مسجد کا اور دروازہ آبد و شد کے اور کافہ کے ہم رنگ بنی اور اسپر کا ہا ہا
ہے **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** + خاک جادو باز و ترس بار + خطا کر نہ ہو
حق میں تاشو ہی انف در اسرار + چونکہ در اربابک بنی بود + سال چلشن با آید در در + شمسہ اور مسجد کے منور وہ
سرزمینہ ایک قبر بخیرہ شیخ سیدنا مجاور کی ہے یہ قبر بخیرہ عہد الکبر در شاہ میں بنی اور بالمشافہ اسکے ایک چٹو سا دروازہ چوبے
مقام علیہ حضرت خواجہ عین الدین جرن بنجری خشتی کا ہے یہ چٹو سا مکان ہے اور اسکے اوپر گنبد خشتی عمارت کبریٰ جب
مذہب علویوں مکان میں ہے ہمارے چاروں طرف والان میں ایک ٹوپا پانی کے طرف یعنی الان جنوب ریو جسمیں شہر تو رہا ایک
و چھری ہے اسکا ایک دروازہ محرابی غریب و یاد اور در پر خور و گلی سے شمال و یہ سج گہ میری اور بڑے ٹوپا پانی میں اور یہیں
در و خوس نسیم نام ختم شریف ہوتا ہے یہ شہر قریہ ایک لالان جسکے جنوب میں ایک کوٹہ ہے ہوس والان کے پنج در و اور شمال سے
ایک والان جسکے باخیز دروازہ خشتی محرابی میں ہے ٹوپا کر دہ ہا پٹی صاحب کنبہ رنول سنگہ ہے اور اس کے کشادہ کر نیسے وسطہ
دانی چند کورے اور زمیں ملا کے چہٹ ٹلا دوسی تھے اب والان کشادہ ہو گیا ہے اس والان میں قرائت شریف کے ہونے میں اور غریب
زائیرین تلاوت کرتے ہیں ان میں خاتون شریف تو اس موضع کے کہ جگہ ایک ایک سپارہ کی جلدیں علیحدہ علیحدہ ہیں اور
ایک ایک صندوق میں بند رہتے ہیں جو کبھی آتے نامین سے جو سپارہ چلے لیکر پڑھ لے ان میں سے ایک سواران
اور مورطین ایف محبوبہ عجبت سنگہ کے اسکی میں چڑایا اور دوسرے محمد خان چٹہ گجرانوالہ نے احمد گز ضلع سے اور تیسرا انور
و کہیں کے اپنی دستھی لکھ بھجایا ہوا ہے اور اس کے ہر سپارہ کے اندر پر یہ تحریر ہے **اَللّٰھُمَّ جَزِّدْہٗ فِی الْقُرْآنِ مَجِیْبَہٗ**
باتمام رسید بخط محمدادی المشہر بموجب الملک علاء الدولہ جعفر خان نصیر سے بہادر ناصر جنگ وقف نمود سبب
الکلیہ تلاوت نماید کہ توفیقی یاد و نذر کند ثواب آن را بموجب مقدس خاتم الرسالت سید و علی اللہ اذ فضلہ
انصتوا و انما اللہیات و قرآن ہذا حجر ایزد ارزادۃ السالکین پر علی ہجریہ در لاسور قبولیت میں
مقام و مجاور روضہ مقدسہ باشد الی ما کانت کما اللہ در ۱۳۰۰ کہ از یکصد و سی مہفت ہجری فقط
اور ابتداء ہر ایک سپارہ کے یہ لکھا ہے۔ **بِیْزِیْنِ اللّٰہِ مُحَمَّدَاوَسِی الْمَشْہَرِ بموجب الملک علاء الدولہ**

[illegible]

لے مجزا پائے پتہ مرزا شیخ شرف الدین شہر ہفت ہفت بو علی قلندر قدس سرہ و ستادہ قاری موقوف گردانیدہ
 بل ازین در ہسٹہ کبزار و یکصد و پست و چار قرآنی مجزا کچھ لکیر نگر و ستادہ مسیحی بنکار دہ خود سی قاری موقوف
 داشتہ کہ در اوست متلاوت دارند و ہر قرآن بتولیت متولی بخاگذاشتہ حالاً ابتدا سی شد بکتابت جز و بست ہفت قرآن
 بیت لکرا لعل تمام وقف کردہ بلا ہونہ مرزا قدوۃ الاولیاء پیر علی محمد و محمد جوبری ستادہ سہ قاری موقوف کردہ شود کہ ہر ہفت
 مقرر درام در تلاوت مواظبت دارند فقط اور چوتہا قرآن پانچویں بخش کا اور پڑھی پڑھی رطلون پر سات قرآن شریف
 ہفت پڑے جیکہ طول ایک گز اور عرض ۱۰ اگرہ اور چار منیانہ گردہ بھی پڑے ہر جیکہ طول ۱۰ اگرہ ہی ہفتہ قرآن
 ہون آئے ہیں کہ ایک تو بخت سنگہ نے بوقت فتح پشاور پشاور سے یہاں پہنچا تب یہاں کہا ہوا ہے اور دو سہ
 شیخ علام الدین منوچہ کشمیر بدر نواب شیخ امام الدین نے مذکور کیا اور تیسرے امیان محمد و تاجر کشمیری ساکن امرتسر و گ
 پشیمینہ نے پڑھایا اور چوتہا امیان غلام حسین خجندیہ و سنی نے مذکور کیا اور پانچواں بخش بہاری جو مشک سے
 تحریر ہوا ہے اسکا حال معلوم نہیں یہ بہت مدد کا ہے اور چھٹا بخش ملتان کا یہ نواب ملتان نے مذکور کیا اور ساتواں بخش
 ملتان کا یہ بھی قدیمی ہے اب اس دالان کے مقرر و یہ سے راستہ لکرا لکرا قریشیہ امام الدین خان بہادر کی سنگ مرمر سے
 بنی ہے مقبرہ اسکا بھی مربع ہے اور اوپر قبر چیت نہیں اور لہر چار دیواری ہے مقرر و یہ دالان خشتی جسکے قریب داندی اور
 قریب سے چوبی طاق دالی اور شمال رو دیکھ دالان اسپین دو حجرہ خود زیر و بالا جوبی اور زینہ بالا خانہ موجود اور ایک
 کھڑکی جو وسط ہوا اور روشنی کے جسیں جگہ آہنی لگا ہوا ہے اور جنوب کے آگے سچہ جوبی اور سپین ایک
 کھڑکی آمد و شد کے وسطہ موجود بطور دالان ہے اور اس دالان میں گلاکاری ہو ہوئی ہے اور دیوار جنوبی میں
 اول رنگ لاجورد بطور چار تختوں کے کیا ہوا ہے اور اوپر پختہ منوط مرزا امام ویردی کے دستخط بھی تحریر ہے
 درینا کی بابی روزگارہ برید گل و شب گفدو بہارہ بسی تہ دومی اور دومی شہت بدیاید کہ ناخان کشمیر و خشت
 اور نیچے اسکے کتبہ ذرہ حقیر امام ویردی ۱۲۷۵ اور نیچے اسکے تاریخ وصال نواب موصوف کی چونہ پر بطرف
 غرب و جنوب شرق و مغرب سے لیکر طرف شرق تک بطرف شمالی تو دروازہ سچہ جوبی ہے * ازینا عمقو
 آن خداوند غفور مہرگز صنع و بہر شہر از خاک سرشت * بر تربت نعل امام الدین خان * آرا کہ ہنس ہشت تاریخ نو
 در میان اسرار ہی کے قبر چیتو ترہ سنگ مرمر اول جو ترہ خشتی اور اوپر چیتو ترہ سنگ مرمر سفید اور

دراسر مراد سگ مرمرہ اونٹ صاحبزادہ علامہ شیخ عالی صاحب لی صاحبہ سے سر کے سر کے
اور محراب مبارک اوس ایل لیسیم اللہ الرحمن الرحیم اور اس کے کونوں پر کھڑے کھڑے کھڑے
اور جس اونٹ کے گلہ سہادت تحریر ہے اور جس اونٹ کے بیسی ہوائی قریب یہ کتب و ایات تحریر ہیں ایات
تو کہ لو اسع امام الدین ہند دروید اور وکلہ ہاد و گت ہا لعلہ سالن چین احمد مختاری سمیع اور
اور یہ بہتر ہے تیاج دوم سبحان شانہ سوجہ ہجری اور یہ بہتر ہے - اعلیٰ کلم گامہ
واس کتل - اور مراد اصالحہ سے کھوں - اور مراد دالان قریب ہر سحر آہی حلقہ جوی میں لگا
اور آمد و رفت سحر کے فقط دالان مان والہ حضرت گنج بخش صاحب سے ہے اور یہ مکمل ہی تحت محل محراب
ات صاحبزادہ نواب امام الدین خان میان علامہ محبوب سحانی سال بہر میں لکھو اسی درجہ کھاسات پورہ ہا
طورہ رہا اکو دسے ہر بار آہندہ نامہ لہو جی واسطہ تیل کے اور ضروریات کے واسطہ دالان خرمے میں لکھو
محبوب دروید جوی بد ہوتا ہے اوس میں سے آمد و رفت عام صاحب لوگ آتے ہیں نوابی اسات
آتے ہیں اور ہر دروازہ مقفل رہتا ہے فقط آمد و مراد کو ہر بار حضرت میر علی جوہری کے سے بیوزر سنگ مرمرہ
واقع ہے اور مراد تریف سگ مرمرہ کے کھیل کھڑی سنگین طورہ صوط ہوئی ہوئی ہے اور مراد کے دروازہ
پس ایک لود و صوف دیکھا اور ہر ایک کٹ کا اور جو ترہ اور اوسیر تعویذ اس ٹی و ترہ وہ اور مراد میں حضرت
کاسی کار و صوف میں مقفود مساکر رعیتہ ملاک کھوے والی و غیر پڑا ہوتا ہے اور اس حضرت ریا کس جوہر حلی
ہست ہل و واقع ہے بہتر جوہر حلی میان عیون خان سلطان مہاراجہ بھیت سنگر نے مولایا تھا اس کا یہ
جالس میں دیوارہ ہجہ کا خوب درید ہے بیچ میں مراد پر اوار حضرت کی ہے اور دو قریب میں سری لکھو شیخ
حادی حستی کی اور دو سری شیخ الوسیعہ جوہری کے کہ یہ دو حضرت کے پر ہا ہی ایک ہر ہر شرف
لائے سے پہلے بہر اس سلطان محمد دعوہ سی کے مراد و راوہ ظہیر الدولہ سلطان اسہم سلطان مسعود غازی
نے سوائی اور جو ترہ اور لواح مراد اسکا لہر ہے اور لطف یہ ہے کہ تعویذ مراد تریف جوہر حلی و دعوی لولہ
موجود ہے لکھ ہی پر کھانا ہوتا ہے ملحاضے بہتر سگ مرمرہ کھانا ہوا کہ جس سے یہ تعویذ نکالا
یا ہو گا اس شانہ ۱۲۰۰ میں جوہر حلی و مراد و موئے ایک گدہ والا سی جوہر حلی نمبر ۱۱۱۱ ہے اور جوہر حلی نمبر ۱۱۱۱

سید کا ذکر میں متعینہ لکھ کر کج نے اپنے چاروں طرف لکوائی ہیں اور سفیدی گنبد کی فضل الدین داروغہ عجب حسن راؤ لکھنوی
 نے لکھی ہے کہ گنبد چرخ گشتی کتبہ جگہ گنبد اور پست سہری قریب ہوا اور گنبد کی تیار بنائیں قریب کے شہر اتنی لاکھ بہت
 لکھ ہیں میں نے قطعی تاریخ انہوں سے ایک نعمان فیہ سنا اور تحریر کی ہے وچ کی گئی ہے ہر — نور محمد چنانو ہنابہ مقبرہ
 کرم جو مہر ماہ گشت فیہ لکھی تاریخ اوہ مقبرہ نعم محمد مہر ماہ شہد اور دوسری تاریخ مصنفہ مفتی غلام سرور صاحب جو
 انہوں نے در باب تعمیر اس عسکری لکھی تھی اور وقت تصنیف کتاب ہلکے باسید اندراج میرے پاس پہنچا ہوا ہے یہی ہے
 کہ عجب نور محمد بنابہ روئے نور صدق ملی مقبرہ سید گنج بخش و قریب بھارنی علی و اگر دو کونش تہ زمانہ سید
 سردار شہر غزنوی و قطعیان سرور قطب الدین و گنج سخاظم نور جلیہ سال ہائیں شہر گفت دل و روئے علی علی
 ملی شہد اور حضرت کے مقبرہ کے سر کے کی طرف ایک وضو پر گاسا چرخ سین ہائے پہر ہوا ہوتا ہے لکھنوی و پانچ
 انگھو لکھ گائے ہیں اور در الان جنوب میں پر ایک مکان واسطہ کہ تو ترنگی بنا ہوا ہے اور بہت کہو تر او میں ہے میں اور
 چار دیواریں میں بڑی خوشی اور شہر قریہ و جنوب پر تہرصل گنبد بارہ قبریں جنکی تفصیل ذیل میں درج ہوگی اور شمال
 چار دیواریں کی باہر ایک چار دیواری خوشی موحاہ و مکان کعبہ میں جنت سرکار مقبلہ مہاراجہ نجف سنگ کی ہے جو آٹھ
 بنوا کر مجا دریں کعبہ ویدی ہے وہاں ان کا فقیر رہتا ہے اور جنوب پر اب و کوٹہ اور ایک چارہ نیامند ہے ایک سالہ والان اور دو
 کوٹھری تو میان خیر الدین مجا درے اور دوسرے ایک والان اور ایک کوٹھری اور ایک چارہ میان فضل الدین و غلام نئی و
 ملی محمد مجا دران نے بنوایا ہے اور شہر قریہ و لب شرک میان صدر الدین مجا درے ایک اور مسجد پچھہ مستفہ موحاہ
 اب شہد ہجیر میں بھرت زر خود بنائی ہے اور میان جلال الدین مجا درے شہر قریہ میں میان صدر الدین مجا درے کے ایک
 والان سہ درہ اور ایک دیو خانہ تین چیمہ والا اور ایک کوٹھری ہے بنوائی ہے اور مد میں اس مقبرہ کے ہر سہ
 شہرے و شمالی روئے بے تالب شرک اور چیمہ تابدہ متوصلہ امام بارہ ہے عس حضرت کا تاریخ میو میں بارہ صفحہ کے
 ہوتا ہے اور ایک میلہ بڑا چرخ شہد ہوتا ہے گرائس و مجلس سے ہے اور عس میں ہے میں ایک چوٹا اور
 دوسرا طراہین ان علوہ وال نخو معدہ گوشت تقسیم ہوتے ہیں اور خادم لوگ نذرین چمکاتے ہیں اور بعض کو کھانا دین
 بھی عنایت ہوتے ہیں اور سرکار سے بعد مہاراجہ نجف سنگ ایک ہزار روپیہ سالانہ مجا دریں میں ملتا تھا اب کیسے روپیہ
 سالانہ عطا ہوتا ہے اور ایک چاہ و شہر عیش محل متصلہ مزار شریف ہے والان سے اور کچھ اور متفرق زائرین

انسانی سے ادب و معافیت میں سب سے پہلی چیز ہے اور اگر وہ اس سے محروم ہو جائے تو اس کی ہر چیز برباد ہو جاتی ہے۔
 اس سے درست فاضل سیرت و دیگر ان مشہور و معروف اعداد ۶۶ آدمی محاور علی الدوام حاضر تھے ہر حال
 میں ہی کہ حضرت یہاں تشریف لائے تو اس وقت یہاں ایک شخص بھی آجائے گا کہ ایک عجب و عجیب شخص ہوگا
 مسلمان ہو اور آدم اس کا بیٹا ہو گا اور اس کی اولاد کا حال عوام و محاور میں آجائے گا کہ یہاں یہ روایت ہے کہ
 دو ایک ایک ہی جہاں سوارانہ انداز میں بیٹھ لطف اللہ سے جو بہت فکیر موی ہیں اولاد میں سے لگے اور ان کے
 ایک ایک شخص ان کے رنگوں سے تیار نام میں ان کے اندر چار دواوی کے ہیں اور حضرت اولاد کی ہر
 نگی تو ہم دواوی کی ہی اس سے لگیں اور حضرت اس کے مرا کے ان محاوروں میں بعد از محاور ہیں یہ ہم سے ہیں
 حب کوئی لڑکا لڑکی کسی محاور کے کہ پیدا ہوتا ہے تو حصار و نگار سے اور جس کے متنی مرعانا ہو تو اسی
 حصہ اور نگار سے ہوتا ہے اور محاور میں سے اگر کوئی شخص عریض و خضر ہوئے کسی اور نگار کو چلا جائے تو
 بھی حصہ نہیں ماحول سے لگے تو حصہ دے اور ہم سے تفریق سے یہاں میں محاور ہیں عاری ہے اور ہر سال
 حضرت علی محمد قلم کج سخن جویرے سید سہی ہیں اور سب تفریق کی اس طرح سے زبان محاور کے ظاہر و خور
 طیبہ جس کی حضرت علی کج سخن متبع ہوں میں علی بن سعد الزہری اس سید عبد اللہ بن جویری میں سب سے
 میں سید جس میں سید بہید بن حضرت ام حسن میں علی المرتضیٰ شہید اکرم اللہ وجہہ و سب سے حسن ہے ان کے
 حضرت کا یہ ہے کہ ہر حضرت مرد و عورت و اولاد میں جس میں علی کے اور وہ عوام و عریض و خضر
 بیچ سے لے کے اور وہ عوام حضرت سید الطاہر حیدر بعد از علی اکرم اور وہ عوام حضرت سید قطب کے اور وہ عوام حضرت سید
 کریم اور وہ عوام حضرت ابو طامی کے اور وہ عوام حضرت سید علی کے اور وہ عوام حضرت ام حسن عسری کے اور
 عوام حضرت علی المرتضیٰ شہید اکرم اللہ وجہہ کے فقط اور حال میں ہوں میں جس کے قریب حال تھا کہ عمار دواوی علی
 کے میں ہو چکا ہے کہ وہی کہ میری میں علی سید کا رہی ہے جو عوام سے اگر مرد یا عورت یا دشاہ ہزار ہوں اور
 ماوشاہ کی طرف سے خطا لائی یا اور ان میں وہ لایہ کے ایک ناظم ہوں بعد از اسکے ایک جہاں
 ہوں ایک عریض و خضر عوام میں میرا میرا جہاں بعد از ان میں سید العقور صاحب کے بیان میں وہ سب میں عوام
 حال اور دواوی ایک صاحب دواوی میں ابانم اور عوام و انصاف کے یہاں ہر ہر ہر ایک شخص کو

دایک ایسا کیا کہ مرثیہ میں "یہ راہ آمد رسد" کا تاجیم پڑھ کر گڑھی پہنٹی جس سے وہی
 منہ ہی ملا ہو جو کبھی تو اس شہسہ میں سے ایک آدمی کا ہمارے اور لوگوں کی سب کے صدقہ اور ہونے کے ہونے کے
 سے محنت کی لوٹ حاصل کی ہو چکا کہ تو کوں ہے اور یہ کیا حرکت ہے تو اس سے جیسا جو مضمون ہر صدمہ کہ
 محنت محنتوں کے چار چار سبب لکھا کہ میں تم سے ایک در درہم شکل لیتا جا ہتی ہوں اور انھوں نے اس کا ازالہ
 اسلام اور آدمی پر مالاکام کیا اور صاحب موم پر ذکر سے ہی کہوڑی سے لڑے اور اس کو دمانے کے لکے لکے سے
 میں ہی تیرا مٹا ہوا میں معاویہ کے معاملے کے بعد وہ سیاسی کو جس کی تھی اور العین تیرا پیدا ہوا ہو یہ حال لکھ کر یہ حال لکھی اور
 دستاورد مدین میرا نام سید ہو وہ ہلالام لو کے قدم کو کسی کو سبھی بطور در در مان ملے اور سعادت کد میں لڑنے سے
 اور بعد مال حوالہ قسٹ لایہ جس کے کچھ ہونے کے آتی ایک ہر ایک کا خود ہوتا تھا جس کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان
 ہوا اور کدست حاضر تھی تھے رو یا موروا اور جس کے نام اس کا شیخ مہدی لکھا اور اس کا شیخ طیفی اور اس کا بیٹا تھا
 اور اس کا شیخ نور اللہ اور اس کا شیخ حبیب اللہ اور اس کا شیخ قدرت اللہ اور اس کا شیخ طہور اللہ اور اس کا شیخ
 عوید اللہ اور اس کا شیخ مراد اللہ اور اس کا شیخ لطیف اللہ ہوا ان کے بیٹے ایک ایک آدمی تھے ان کا نسب
 ملا تھا ان کے شیخ لطیف اللہ کے یہاں دو بیٹے ہوئے ایک شیخ سلیمان اور دوسرا شیخ سلسلہ کے یہاں ایک
 شیخ عمار الدین شیخ ملا الدین کا شیخ محمد اس کا شیخ در الدین کے دو بیٹے ایک شیخ امام الدین اور دوسرا
 نظام الدین شیخ امام الدین کے دو بیٹے ہوئے ایک شیخ حجت اللہ اور دوسرا شیخ کمال اللہ شیخ حجت اللہ کا بیٹا شیخ
 حویر اللہ اس کا شیخ یحییٰ اور اس کا شیخ صدر الدین لالہ اور شیخ کمال الدین شیخ امام الدین بھی لالہ اور شیخ نور اللہ
 کا شیخ مشہد اور اس کا شیخ امام علی ہوا وہ بھی لالہ اور شیخ نظام الدین شیخ امام الدین کے یہاں بیٹے
 ہوئے ایک شیخ محمد جمال اور دوسرا شیخ نور الدین شیخ حجت اللہ کا بیٹا شیخ عیسا والدین ہو اور لالہ اور
 شیخ محمد جمال کے یہاں ایک شیخ محمد عرف ہو اور دوسرا شیخ کے یہاں بیٹے ایک شیخ محمد و دوسرا شیخ امام الدین لالہ اور دوسرا
 یہاں ایک شیخ سلطان ہو اور دوسرا شیخ کے دو بیٹے شیخ طہور اللہ و شیخ حاج محمد کے یہاں ایک شیخ ہوا
 عیسا اور اس کا ایک بیٹا عرفہ اور اور اس کا بیٹا شیخ عثمان لالہ اور شیخ طہور اللہ شیخ محمد سلطان کے یہاں دو بیٹے
 ایک شیخ محمد و دوسرا شیخ مشہد لالہ اور دوسرا شیخ کے دو بیٹے شیخ حجت اللہ اور دوسرا شیخ حجت اللہ

جمعہ میں لباس پہنا کر توجہ دینے والوں کے کلمات شکا میں میر پور میں شہر گری ہوئی جس کی
 اور جیتے جسکو در عرض حشرات و بعد اگر کوئی امداد علیہ میرا وہ نگاہ سے امداد داری چو کے گہرے
 ہوتا ہے دوسرے کو اسی میں نہیں ہوتے اور حقد چلا دے خانہ میں سے ہوتا ہے کہ
 ہوتے ہیں یہ حال مجھے عارفانہ دراپہ ہے کہ ایک عارف نے یہی امداد متصل ہو کر ان کے کمال
 بہا لہر کیت سگہ کی طرف ہے و متواتر ہاں ہاں تشریف کمالاں کمالاں درج سدرست ہوا ہے
 صدیر معادیں اسما نہ کیا یا ہے کہ کو کمال سادہ ہوا ہے اور ایک یاہ یہ محمد مان گمان لہر کیت
 کمال حال کے مان تھا اور اسے وہ عارفانہ اور ادا کر کے درخانہ و کمال اور کمال کمال سے بھی عارف رہا تھا
 ساعت تقریباً ادا کر کے دیا دیاں ہوا اور کمال گری سے العوض اس کے عارف ایک گہرے ہوا ہے
 یار داری کے متصل کمال گہرے ہے کہ گہرے وہ چاہ عارف تہاں تشریف میداں سگہ عارف ساعت میں
 فصل در ذکر مقبرہ حضرت شاہ محمد غوث قادری قدس سرہ

طرح تشریف نصیل شرف تہرا ہر جوت سدر دار و دہلی و سال یہ دروہ اگر ہے یہ سب حیکما من
 مانع حق تو یہ ہر ادا ہے حق تہاں ہی اس جہاں عو دیواں احو دیا ہر تہاں مستار الدولہ کے باب
 سردی تہرا تہاں مانع ہے اور اس طرح کے گہرے دیار دہلی سے اور اس مانع دیوار عو کے دیار
 بار دیوار ہی عو دیواں احو دیا ہر تہاں مانع گئی ہے اور اس عو دیواری کے دروازہ میں ایک سردیہ اور
 ایک حوہ رویہ دروازہ حوہ در تہرے در کے متصل اندر کے طرف حوہ رویہ ایک یاہ جاری حوہ و سگہ
 و خانقاہ یعنی دراز کھاتے کی طرف ایک حوہ مانع دروہ قدیمی ہے یہ شہید ہے از مہک اور لہ
 تالاب ایک مسجد بنیہ مثنیٰ گہ کا تعمیر کراہی مسجد کے میانہ طاق ہر یہ تہرے اول عطر الاس لکھ
 لا محمد بن رسول اللہ ﷺ اور دروہ میں یہ دو شعر تحریر ہیں مہال نکال لایا دنی دن
 مسجد رہائی علامی دروہ تہرے ہے یہ تعمیر مسجد گشت تاریخ عادت عارف رہائی لے لے
 دروازہ کے گہرے طرف کو تہرے ہے اور حوہ دیار گاہ ایک شہ تہرے میں کجا رہا اور کو تہرے مالان حوہ
 واقع سے سلسلہ حضرت شاہ محمد علیہ السلام قادری ہے اور حوہ صلحہ لکھا ہے کہ یہ محمد غوث

بن سید عبداللہ بن سید محمود بن سید عبدالقادر بن سید الیاس بن سید عبداللہ بن حسین بن سید شہاب الدین
 احمد بن سید علاء الدین بن سید احمد بن سید شمس الدین قادری بن سید شہید بابا بن احمد شرقی بن سید صالح
 بن سید ابی نصر صالح بن سید عبدالرزاق بن غوث الاعظم محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس سرہ اولیٰ جہان حضرت کی
 قبر ہے یہاں سابقہ جو علی غلامی خان کو لکھا گیا ہے کہ جسے یہ حضرت قدیمی سالک بنیاد و سید جس آپ کے بایک نام اور جبکہ
 انکی سید عبداللہ گیلان سے آئے اور تمام ملکوں کی سیر کر کے ساکن بن پادرسوئے اور ان حضرت یعنی شاہ محمد غوث
 صاحب نے بھی تمام ہندوستان میں سیر فرمائی اور حضرت شاہ ولیا اور شاہ ہیکہ و حضرت سید عبدالغفور نقشبندی کی
 خدمت میں اور نیز اور حد ہارگان قس کے خدمت سے فیضیاء ہوئے اور ان حضرت کو سولہ غلامان قادریہ کے اجازت
 نامہ میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ و نقشبندیہ میں ہی تھے اور کرامات خواص انکے حد امشہور میں کہتے ہیں کہ جو شخص ایک
 گونگا اور ایک انڈیا ان کے خدمت میں حاضر ہوئے اور نیاز مندانہ عرض کی کہ یا حضرت آپ سید میں اور تم لکھا نام
 سکندر ختمیں آئے ہیں جا رہے ہیں کہ آپ سید سے پیغمبر جناب الہی میں دعا کریں کہ میری بات سنا کر اول
 آپ متوجہ ہوں اور بعد ازاں جس وقت مبارک اپنا اندھ کی کہ انہوں پر لگایا وہ مینا ہو گیا اور گونگی حرف مخاطب ہو کر
 فرمایا کہ کلمہ پڑھو اوستیہ و سیوکت کلمہ شریف پڑھا اور یہ حضرت اپنی تصنیف کہی ہوئے رسالہ غوثیہ میں کہتے ہیں کہ
 کہ جب میں لاہور میں آیا تو اول مقام مقبرہ عالیہ حضرت سائیں شہبازش ہوا تو حضرت سائیں مجھ پر ظاہر ہوئے یعنی غلام میں آئے
 اور بعد متوجہ ہوتے کہ ایک شغل یعنی طیفہ عطا کیا اور فرمایا کہ یہ وہ طیفہ کیا کر دوسرے روز علی الصباح اوٹھ کر میں
 بخیر حضرت شیخ حامد لاہوری حاضر ہوا اور اسے طلب استفادہ کیا تو اوہ ہون بڑا کشف فرمایا کہ آج رات کو جو حضرت
 مبارک صاحب کو شغل عطا کیا ہے وہی کافی ہے کچھ اور حاجت ہماری توجہ کی نہیں آدریہ حضرت شیخ حامد صاحب
 تو چہرٹی بزرگ صاحب کرامات تھے اور ہمیشہ مفضل خانقاہ حضرت داتا گنج بخش رحمہ اللہ کے تھے تو وفات حضرت شاہ محمد غوث
 جیلانی کے بعد انہیں بڑا ایک سو شتر میں واقع ہوئی خانچہ مفتی غلام سرور صاحب ایک قطعہ زمین پر مامیہ اندراج
 کتاب نامہ میرے پاس تھا اور وہ میرے سے + محمد غوث پیرے زبانی + کہ بود و رسیدان میں ماضی بتا رہے وصال
 ان شہد میں نہ لکھا کہ سید پیر فیاض + شہلا + اور جبار دیواری ہونے کے ایک اور جبار دیواری عالی شان تھے
 وہ ذرا پرورنے اور سمار ہو گئی تھی اب انہوں نے میان غلام نبی صاحب کے تھے دار سے اوسکو تیار کر لیا اور دروازہ کھٹکا کہ وہ

معدن تیسہ رکعتیں اور اس عار دیواری کے اندر ایک اور حوض چار ہشت ایک سو چوبیس ہشتی اور اور اس کے
 گرد و اح حوض کی سنگ مرمر سفید لگا ہوا ہے اور اوپر عارض فوجہ ہائے جونی لگائی گئی ہیں جس سے
 کس طرح اعدان متی اور عور و یہ ریو حوضہ الاں سدرہ جشتی و سطلی است بائیں کے اور ایک کھڑے
 جشتی اور ایک مکان حرمی و سطلی تل و عور رکھنے کے موجود ہے اور یہ مکان متہ چہا معداد و کلف سامہو
 اور مالہ اس عار دیواری مقبرہ کے کھڑے جونی سر رنگ سطر و دیگر لگا ہوا ہے اور تیرہ اندرونی رتہ چار
 حوض ہائے جونی لگی ہوئے ہیں فقیر میں ایک دعوہ حضرت علی اور طرف مشرق حضرت کے مدبر موجود کی اور
 مرتضیٰ م عور کا سفید ہا ہا ہے اور اس حضرت کو ایک نو سال مات بائی لگا کر جگہ میں مرد جمعات اکثر عورات و مرد
 بیول ایک سلام کے واسطہ عاتقہ میں لاکو حرا عاں مجھے جونی ہے ایک شخص عبد اللہ نام محمد و یہاں موجود ہے
 اور سال تیر میں مارچ ۱۷۰۰ یس اللہ عنہا کس سا کس آن حضرت لگا ہوا ہے اور تک اولاد الکی بنیاد میں حضرت چہ
 اور سید میر جان صاحب اور سید عیسیٰ صاحب و عور صاحبہ آپ کے کثرت اور اسوا اسکے خطہ کشمیر اولاد کے
 ہر عور در کم ہے حیاء عداں سید بر گ تہا صاحبہ خود کہنے دامالواسد کا سیر میں صاحبہ موجود ہے
 اولاد نام حلل اللہ لہ لکھنؤ سرور مد کا مل جاتی ہیں اور کٹر کسیرت سما لکھنؤ شہر کا لکھنؤ لکھنؤ لکھنؤ
 سابق میں قریب ایک لاکھ روپیہ کی تھی سب لوگ وہاں کے تھے ان کو پیر کر کے بنی میں اور اس کے صاحبہ اور
 رئیس و ساری ہیں اور جو آدمی اس عار دیواری پہنچے ہے وہ لکھنؤ میں اولاد ہوں نے ایسی طرف سے سان علام سے
 کو جٹی دار کو یہاں مٹولی مٹولیا ہوا ہے اصلاح اولکی کچھ عمارت کو فنا ہے اور کچھ کچھ عمارت کا قہار ہے اور کچھ لکھنؤ
 یس سجایا مائے تمام مسکائی لہو ان حضرت کو سر اور سرگ جاتے ہیں اور عار دیواری ہر یکے اور اور ہی بہت سے
 مہر سجدہ کو مٹولی مان و عور ساد ہواں کی ہیں اولیک کہتے ہیں حضرت جی چشم خود دیدہ پیر کرتا ہے کہ تمام عیاد میں
 مشہور ہے اور وہ پیر ہے کہ حبیب سکھان کو در ہواں سکھ حلف ہوا کہ کٹر سکھ ولی عہد ہوا کہ کٹر سکھ
 خود محتہ ہوا تو اس سے حکم دیا کہ راجہ شہر لاہور کی مساعی کی جادی اور جس قدر درختا یہ مکان میں سب کاڑھا
 عاویں جیا کچھ بہتے قلی مرد و سرور کی مشورہ لکھنؤ شہر مقرر کر دے کہ وہ قلم کو محام میں جیا عار اس مصلی
 قلی راجہ مصلی سے جرم ہوئے حلا وین قلیان سرکاری میں مصلی ہائے لکھنؤ حلا وین قلیان ہائے لکھنؤ

پوچھی کہ دوسرے روز مزار پانوار کو پہنچ کر کینکے بلاتہوڑ چوتھوڑے گرایا بھی کیا تو اوس بات کو مہاراجہ کٹر سنگھ
 راجہ راجی عالم بقا ہوئی اوس قدر بسبب مہاراجہ کے وقت کے بد وقتیوں ہی نہ لگے کیونکہ سب کا ایک ہی تحصیل ہے مگر
 سب لوگ خود کہا تے تھے کہ آج تو مدیہ خانہ فوجی رہی ہے لیکن کل کو ضرور راجی جاوے گی قضا کا حرب کینور نو نہال سنگھ
 نعرہ مہاراجہ کٹر سنگھ کو بخدا کر دروازہ روشناسی متصلہ قلعہ سے داخل قلعہ ہونے لگے تو ایک سنگ عظیم اور تہوڑی سے
 دیوار باہر دروازہ سے مہاراجہ صاحب کے گڑھی اور کینور صاحب کے راجہ اور ہم سنگھ صاحبہ اور راجہ کلاس سنگھ راجہ حقیقی
 مہاراجہ راجہ پیر سنگھ خالی حال جموں و کشمیر اوسکے صدر منہ سخت بھونے لگا اوس بات کو دونو صاحب مگتی اور پختہ نفا
 صدر منہ ہندام سے بچ رہے اور سب لوگوں میں مشہور ہو کر اب بھنگے حضرت شاہ غوث کی کینور نو نہال سنگھ مارا کہ
 اوسنی موجود اسکے کہ بہت لوگ رہا یا و مزاران وقت سے اوسکے پاس جا کر منت دار ہوئے اور عرضیں کیں کہ اس کا
 لکامیک ستید پیری مزار ہے مت گراؤ کسی کے کہنے پر بھاٹ گیا اور براہ غور حکم کرنے مزار کا نافذ کیا آخر خدا کے بہار سے
 اپنے غور کی نرا پائی اوس روز سے زیادہ تر لوگ انکا ادب کرتے ہیں اور قبر پر اکثر اوقات غلاف سنہرے لٹا رہتا ہے
 اور نیز ایک نشان بنگ بنیر نیلہ قیر قائم رہتا ہے اور اندرون چار دیواری کے چاروں کونوں چار جہاں خشتی خود
 بنیں اور باہر والی چار دیواری کے اندر چھنا ۵۰ دخت گوندی و کیکر و پیر و ان بیرون وغیرہ کے موجود اور چو الیس سادات
 وغیرہ کی موجود میں مرقورید مزار حضرت کے تین قبریں ایک میر غفار صاحب کی اور دوسری ایک بھائی اور ایک بھو
 محمد شاہ نقشبندی کی جو وہ ہے یہ صاحب نقشبندیہ کشمیری میں اکثر لوگ انکا ادب کرتے ہیں کہ مرقورہ حضرت
شاہ بلاول قس شہزادہ پانوار کو پہنچ کر کینکے بلاتہوڑ چوتھوڑے گرایا بھی کیا تو اوس بات کو مہاراجہ کٹر سنگھ
 راجہ راجی عالم بقا ہوئی اوس قدر بسبب مہاراجہ کے وقت کے بد وقتیوں ہی نہ لگے کیونکہ سب کا ایک ہی تحصیل ہے مگر
 سب لوگ خود کہا تے تھے کہ آج تو مدیہ خانہ فوجی رہی ہے لیکن کل کو ضرور راجی جاوے گی قضا کا حرب کینور نو نہال سنگھ
 نعرہ مہاراجہ کٹر سنگھ کو بخدا کر دروازہ روشناسی متصلہ قلعہ سے داخل قلعہ ہونے لگے تو ایک سنگ عظیم اور تہوڑی سے
 دیوار باہر دروازہ سے مہاراجہ صاحب کے گڑھی اور کینور صاحب کے راجہ اور ہم سنگھ صاحبہ اور راجہ کلاس سنگھ راجہ حقیقی
 مہاراجہ راجہ پیر سنگھ خالی حال جموں و کشمیر اوسکے صدر منہ سخت بھونے لگا اوس بات کو دونو صاحب مگتی اور پختہ نفا
 صدر منہ ہندام سے بچ رہے اور سب لوگوں میں مشہور ہو کر اب بھنگے حضرت شاہ غوث کی کینور نو نہال سنگھ مارا کہ
 اوسنی موجود اسکے کہ بہت لوگ رہا یا و مزاران وقت سے اوسکے پاس جا کر منت دار ہوئے اور عرضیں کیں کہ اس کا
 لکامیک ستید پیری مزار ہے مت گراؤ کسی کے کہنے پر بھاٹ گیا اور براہ غور حکم کرنے مزار کا نافذ کیا آخر خدا کے بہار سے
 اپنے غور کی نرا پائی اوس روز سے زیادہ تر لوگ انکا ادب کرتے ہیں اور قبر پر اکثر اوقات غلاف سنہرے لٹا رہتا ہے
 اور نیز ایک نشان بنگ بنیر نیلہ قیر قائم رہتا ہے اور اندرون چار دیواری کے چاروں کونوں چار جہاں خشتی خود
 بنیں اور باہر والی چار دیواری کے اندر چھنا ۵۰ دخت گوندی و کیکر و پیر و ان بیرون وغیرہ کے موجود اور چو الیس سادات
 وغیرہ کی موجود میں مرقورید مزار حضرت کے تین قبریں ایک میر غفار صاحب کی اور دوسری ایک بھائی اور ایک بھو
 محمد شاہ نقشبندیہ کی جو وہ ہے یہ صاحب نقشبندیہ کشمیری میں اکثر لوگ انکا ادب کرتے ہیں کہ مرقورہ حضرت
شاہ بلاول قس شہزادہ پانوار کو پہنچ کر کینکے بلاتہوڑ چوتھوڑے گرایا بھی کیا تو اوس بات کو مہاراجہ کٹر سنگھ
 راجہ راجی عالم بقا ہوئی اوس قدر بسبب مہاراجہ کے وقت کے بد وقتیوں ہی نہ لگے کیونکہ سب کا ایک ہی تحصیل ہے مگر
 سب لوگ خود کہا تے تھے کہ آج تو مدیہ خانہ فوجی رہی ہے لیکن کل کو ضرور راجی جاوے گی قضا کا حرب کینور نو نہال سنگھ
 نعرہ مہاراجہ کٹر سنگھ کو بخدا کر دروازہ روشناسی متصلہ قلعہ سے داخل قلعہ ہونے لگے تو ایک سنگ عظیم اور تہوڑی سے
 دیوار باہر دروازہ سے مہاراجہ صاحب کے گڑھی اور کینور صاحب کے راجہ اور ہم سنگھ صاحبہ اور راجہ کلاس سنگھ راجہ حقیقی
 مہاراجہ راجہ پیر سنگھ خالی حال جموں و کشمیر اوسکے صدر منہ سخت بھونے لگا اوس بات کو دونو صاحب مگتی اور پختہ نفا
 صدر منہ ہندام سے بچ رہے اور سب لوگوں میں مشہور ہو کر اب بھنگے حضرت شاہ غوث کی کینور نو نہال سنگھ مارا کہ
 اوسنی موجود اسکے کہ بہت لوگ رہا یا و مزاران وقت سے اوسکے پاس جا کر منت دار ہوئے اور عرضیں کیں کہ اس کا
 لکامیک ستید پیری مزار ہے مت گراؤ کسی کے کہنے پر بھاٹ گیا اور براہ غور حکم کرنے مزار کا نافذ کیا آخر خدا کے بہار سے
 اپنے غور کی نرا پائی اوس روز سے زیادہ تر لوگ انکا ادب کرتے ہیں اور قبر پر اکثر اوقات غلاف سنہرے لٹا رہتا ہے
 اور نیز ایک نشان بنگ بنیر نیلہ قیر قائم رہتا ہے اور اندرون چار دیواری کے چاروں کونوں چار جہاں خشتی خود
 بنیں اور باہر والی چار دیواری کے اندر چھنا ۵۰ دخت گوندی و کیکر و پیر و ان بیرون وغیرہ کے موجود اور چو الیس سادات
 وغیرہ کی موجود میں مرقورید مزار حضرت کے تین قبریں ایک میر غفار صاحب کی اور دوسری ایک بھائی اور ایک بھو
 محمد شاہ نقشبندیہ کی جو وہ ہے یہ صاحب نقشبندیہ کشمیری میں اکثر لوگ انکا ادب کرتے ہیں کہ مرقورہ حضرت

وز سبارہ چرخیکسا کو لکھنا کہ آخر سبب باریہ قرآن فی سبب کے لئے رکھا آیا ہو سکھو پڑھنے لگے اور بے مدد و ستار
 پنداریات پڑھ کر سنائیں۔ اوستا کو خیال ہوا کہ شاید یہ امر کا گے ہے پڑھا ہوا ہے الغرض پہلے ہی ان اپنے نصف
 قرآن ختم کر لیا دوسرے رہے بتاؤ نہ ایک باب سے پوچھا کہ آپ کے پٹھنے نے پہلے بچے اپنے وطن میں قرآن پڑھا ہوا ہے
 و نہون نے کہا کہ نہیں اوستا نے یہ بات سن کر بہت تعجب کیا حضرت کے والد نے کہا کہ ان کا معاملہ ایسا ہی ہے یہ بھل ملی ہو گئے
 پناچا اوستا مابھی ان کا وہ کرتا تھا بعد ازاں حضرت نے چودہ مہینہ میں قرآن شریف حفظ کر لیا جب یہ امر مشہور ہوا تو آپ کو
 شرم خرم ہوا لو یہاں تک کہ اور بہتہ ضعیف و کم زور ہوئے اور والد ان کے اس بات سے بہت مترو و متعجب ہوئے کہ ذکر ہے
 کہ والد ان کے کہہ رہے تھے باہر نکالے نہ ایک شخص کے ہاتھ میں کتاب گلستان بصنیف حضرت شیخ سعدی اونیون نے کتاب دس
 سیکڑاں نکالی اتفاقاً بوقت کہولنے فال کے یہ شعر برآمد ہوا کہ شعر متخضی ہم شب بر سر ہمارا گریست + چون مرغ رشدا
 ان مجر و دسبار گریست + مقصود فال سے ان کو یقین ہوا کہ بیشہ بداول ہے ہوجانے کے اور ہم مرجانے کے چنانچہ ایسا ہی وقوع
 میں آیا کہ حضرت اچھی ہو گئے اور والد ان کے فوت ہو گئے جب یہ حضرت تین ہو گئے تو ایک ذرا کے خیال میں گنہگار کہ کچھ لکھنا ہی
 سیکھنا چاہئے اس فکر میں بازار لاہور میں جان مسجد دریا خان سے سیاحتی مقام خریدنے کو تشریف لائے وہاں ایک باب
 شخص صمیم القلب نے آپ کو دیکھا اور کہا کہ میرے یہاں ایک بہت اچھی کتب سیاحتی کی ہے اگر آپ کو مطلوب ہو تو وہ سیاحتی
 لم خرج با و بہت مفید ہے آپ نے اوستا کا مکان چھا اوستا شہرہ بیان کیا آپ اوستا کے ساتھ روانہ ہوئے جب تک
 راج کہاٹ پر پہنچے اور مستعد تھے کہ کشتی پر سوار ہوں اسی اثنا میں جہاں شمس الدین شمس المافان کشتی سے اترے اور
 اترتے ہی ہولت مبارک اپنا اونکے سر پر رکھا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ان کاموں کے واسطہ سپاہیہ میں آپ کو لازم ہے کہ
 میری صحبت میں رہو آپ نے یہ بات سنتے ہی قبول کے اور اونکی صحبت میں حاضر ہوئے اور اونکی خدمت میں صحبت کی ایک ذرا
 ذکر ہے کہ آپ پارکاب میر اپنے کے سیر کو واسطہ تشریف لے گئے جب جمع شہادہ کے پہنچے تو ہو کر مٹھی اور پارکاب
 درخت سایہ دار وہاں تھا حضرت کے پرانے کے زانو پر سر رکھ کے سو گئی اوستا کے اٹھ کر وہاں آیا اور اس وقت پڑ گیا
 اور کچھ لمحا وہاں کیا اور لکڑیاں توڑ توڑ کر نیچے ہی گئے لگا آپ نے اوستا کو منع کیا وہ باز نہ آیا اوستا کو خفی نہ ہوئی اور نہ غصے کے
 اوستا کو لڑنے کی مادی ہو وقت درخت سے اگڑ گیا جب حضرت کے پیار ہوئے تو ایک شخص کو بلوایا کہ لکڑیاں اوستا کو دینا
 آپ نے تمام عرض کیا وہ شکر فرماتے لگے کہ اسی فرزند فقیر کو سعد جلال چاہئے اور حکم دیا کہ محلہ القہار میں جان دلا دے پھر وہاں

ہواں شاخہ اور بیتہ نام الصوم اور دام السلام ہے کہ وقت اظہار اک جملہ مکا اور درستان میں لیا ہے مجھے حجاب
 اسکا و مسجد موجود ہے کہ لکھاں کی صدام میں گرا لیا درکرات کثرت و الاصلیں سے لعل کر باہور کی ایک محلہ
 میں ایک شخص گہر میں مرد و لولہ ہوا اور محاسب میں سیم ہے کہ کے بیان شاہ ہوا چار و دولہ موتا سے لومحسار
 قتال ہستی لیسے آئے ہیں صامت دسی خیر المقداد کو بعد حسن دیا ہے حجاب اوٹے گہر میں سے ہر لوگ آئے
 اور بجائے بجائے گئے کہ وہ شخص بیت ہوا اور کہہ اوٹے اس تھا اکو ایک حال کشف سے ظہر سوا حرجہ ہمارک سے فہار
 کھی ہاتھ میں لیکر ہا پر آئے اور دہا آئے۔ آئے دوار کو ملا دہ داور حرجہ کیے چلے گئے آتہا دیوار سے لگ کر رہا رہا
 ہو گیا اور تمام کما سے آتہا کے طہاسی سے گئے اور قتال اور موت لوگ وہ رہے اٹھا کر لے گئے اور بعد چند مدت اس کے
 حصر کے سر کا مکمل آیا کہ اعلیٰ مکان کہ جس پر آتے ہیں سے اور ٹھہر کر ملت پائی اور حیوان اسوار ہوا و حصر کی دافع ہے
 آہستہ کہتے ہیں کہ جہاں ہزار تر ہے اور موت بنیاں ایک جہنم آتہا اور وسیع درخت پر چھٹے آئے جہاں آئے ہی
 و ما کہ یہ مکان میں سا ہے اور کہا ہے کہ وہ میں حصر کی ایک مردے سے متا تھا یہ غالباً ایک پہلے یلکر کر احب
 تعمیر ہو چکا تو دہاں کے سمارے ناصر ہو کر عزم کیا کہ یا حصر تہاں تہاں سا ہے آتے و ما یا کہ سا تہاں مکان سے دفتر کو
 کچھ عرصہ میں آدیا ہے وہ مکان قبول لہذا بعد مدت کے یہ مکان بے ہتاسی کی تو ایسے سول کیا اور دسی
 وقت ایک خادم ایسے کو کھن دیا اور وہ مکان فی سہ حصر کے ہے اس کی کبہ شکل اور مکان کے موجود میں نقطہ
 اور ایک مرد کا در ہے کہ ات کو ایکے جہاں ایک جو راہو کہ راہو جی حاصر میں سہا سا تہاں۔ جو دہا حصر کے حاکم کہ
 یہ کہ جو ارف قدرت الہی سے جو رہا وہ درگور آتہا ہو گیا اور اسے حالت میں ایک کو ٹھہر میں چاہیا دوسرے در حصر
 مسبت ہو کہ ہر راہ لوگ سا و عیز دیکھے اور جی علامت روئی کہاتے تھے ان حایت تقسیم ہوئے گئے بعد و اعلیٰ تقسیم
 طعام ہے تاکہ راہو جی حاکم کو لا کر و ما کہ حاصر جو میں خاؤد ہاں ایک شخص راتہ ہو کا ٹھہرا ہوا ہے اسکو کہا ہا ماکہ
 حصر و ماں گناوا یک جو رہا کیا ہر آگے تمام حال انکی بدست میں عرض کیا ہے راہا کہ اسکو دھیدان حصر کہا گیا کہ
 کہ وہ رات کا بھی ہو کا ہے۔ ان عرض بعد کہلائے طعام کے کچہرہ اسکو خطا و مار حصر کیا دوسرے میں ہوا کہ یا حصر
 میں رات سے ٹھہرا کیا ہو اب حصر سے ہکا اکو ہیں بھی ملا وہ اور میں نے کہ راہوں کہ ہر جو رہی کر و ٹکا آتے دست
 شغقت اس کے بہر بہرے اللہ سا ہوا اور دسی حصر ہو کر چلا گیا اور اوقات سریانی حصر کی یہ تھی کہ بہر حصر

ہمیشہ دایم الصوم اور قائم اللیل رہتی تھی اور کئی وقت سواری یا دالہ کے آپکو کچھ کھانہ تھا اور شرح ایسے تھے کہ جو شخص شرح
 شریعہ پڑھتا تھا حتیٰ کہ اگر کوئی نماز کو نوش بھی ہوتا تھا تو اسکو منہ نہ لگاتی تھے اور جو عین نماز پنجگانہ باجماع کرتے تھے
 اور حضرت ہمیشہ لباس غریب پہنتی تھے اور حضرت فی رت العزیز سیر آرہو شاد فرمایا یہی کئی روز تک آپ کو مجالس صوم
 گزار جانے تھے کہ کھانا کھانی حاجت نہیں ہوتی تھی اور تقسیم اوقات آپکی یہ تھی کہ آپ صبح سیر کیا رہی تک مشغول مراقبہ
 رہتی تھے بعد ازاں ناد و پھر مریدان خادمان انھیں صبح فرماتے تھے اور بوقت زوال عصرے قیلولہ
 فرماتی تھی اور پھر بوقت دوپہر نماز ظہر ادا کرتے اور نماز عصر تک سو جہن رہتی تھی اور اس عرصہ میں ہزار نمازوں کا
 پاسیدہ شغائی بہار اللہ پانی حضرت کی پاس ملتا اور وہ آپ کے لجانہ تھی اور در کوس تھی ہمیشہ واسطے تھری سہار شوق
 آپکی ملازم اس وقت حضرت کی خدمت میں حاضر ہوتی اور رقبہ نامی سعادتیں حاجت گزار کے بنام حکام مقرر کرتے اور جو
 رقبہ لکھا جاتا تھا اسکی لوح پر لفظ تحریر ہوتا تھا اللہ سبحانہ و تعالیٰ اور حضرت کی سعادتیں
 امر و حکام وقت ایسی مانتی تھی کہ خواہ رقبہ دار خوبی ہوتا تھا تو کئی با جاتا اس میں وقت شام ہو جاتا تو روزہ بھر
 آب فطر کر کے نماز مغرب ادا کرتی پھر غلوت میں جا کر چند رکعت نوافل ادا کرتے تا نو بجے تک کہ دسترخوان طعام حاضر ہوتا
 اور اس وقت اطعمہ لذیذ ہر قسم موجود ہوتی تھے تمام فضلا اور اکابر اور فقہاء کہاں سے تھے اور آپکو واسطے ساگ چولائی
 کا یا جو ساگ و بایکسان جو حاضر ہوتا تھا اس میں ایک دو لٹھ واسطے ہرچ آب نوشی اپنے شہی جانے اتے اور بقیہ
 تقسیم حاضرین بطور تبرک ہو جاتا اور ساگ چولائی اور جو ساگ میدہ دونوں ساگ قسم سبزی میں سے ہیں جو بگل میں از خود
 پیدا ہوتی ہیں ان دونوں ساگ سے حضرت کو بڑی محبت تھی بعد اسکے خود او ہر حضرت دریافت فرماتی کہ کوئی شخص
 حاضرین خانقاہ سے بی نان رہ جاوے بعد ازاں نماز عشاء پڑھ کر مراقبہ فرماتے تھے اور خلوت خاص ہوتی تھی اس وقت
 کوئی شخص آپکو باس حاضر ہو سکتا تھا جو کہ حضرت کا بڑا لنگر تھا ہمیشہ آپکا دستور تھا کہ خادمین ہر دو وقت
 دریافت فرماتی کہ کہاں سب مسافر دن کو پہنچ گیا ہے یا نہیں اور عمر حضرت کی بہتر سال بعد اکھبر حضور حضرت
 کا عہد جہانگیری تھا اور بارہویں سال جلوس شاہجہان کے وفات انہی ہندو صاحب محبوب الہیہ لکھتے تھے
 کہ شاہ جہان بادشاہ دو دفعہ آپکی خدمت میں چھ شاد ہزارگان حاضر ہوا ایک دفعہ حاضر ہو کر استسما کی کہ آپ
 دعا کریں کہ دارالشکوہ بیا میرا ولیعہد ہو آپ فرماتے کہ کہا کہ دارالشکوہ آپ کے سامنے ہی بوزن ہو گا

شاہ جہاں ساتھی جس ہوا اور دارا شکوہ فرمایا کہ میں بادشاہ ہوں گا تو نصیب بادشاہ سلیم ہو گا اس کے پیشتر ہی
 ماکرکات کی کہ حکم حضرت شاہ بہاول سے پہلے پیدا نہ تھی کہ بادشاہ کریں گے کہ دارا شکوہ بادشاہ ہو گا مگر اہم
 فی یہ پیکر پہلی ہی مگوئی اور ادب سہل لاف کہہ ڈال کر اور کچھ بد رخصت دارا شکوہ ہوا لیکر آس کی خدمت میں
 حاضر ہوئی اور راہ میں اس سے یہ خیال کیا کہ اگر آج حضرت شاہ جہاں کو ساگ چولائی کا روٹی سے کھلاؤں تو میں جان لوں گے
 کہ یہ روٹی کمال میں مالک وہ سو سو ساگ چولائی کا یہ تھا جسے ہزاروں علی نقاد والا ماہین حاضر ہوئی تو حضرت خادم
 مطہر سے کہا کہ بادشاہ سلیم کو روٹی کھانے کی گد میں اور ساگ چولائی حاضر کر دو اسی عرصے کی کہ باسولی میں بیٹھیں
 چولائی کا ساگ کھانے میں کھائی گئے وہاں کہ ماہ جہاں نے عجیب دیکھو بیگناہت کیا وہ ایک تختہ ساگ چولائی کا
 طرز آیا معلوم ہوا کہ وہ ساگ حضرت کی کرامت سے ہی ہو سو سو موجود ہو گیا وہ دیکھنے والے دیکھ کر ہکا بکا رہا پناہی
 ساگ چولائی کا یہ تھا العرصے میں اور ساگ مار کر کے لایا اور شاہزادی کو کھلا با اور اسکو نصیب کئے حضرت
 کی ملائمت کا ہوا لہذا دیکھا دسی عرصے کی کہ باسولی حضرت یا مہرستان دارا شکوہ وہاں پہنچے ہیں کہ وہ بادشاہ ہو گا
 آپ بھی ماقوامی وہ پیدا و حضرت کی دعا کا یہی وسیعہ مدرا و کی قبول مائی آئے وہاں کہ حضرت سامیر مارا
 حق آگاہ ہیں جو کچھ ہو رہا ہے اس سے گریہ بات بختوں کی ہی جو کوئی رہ رہ کر بکا جو دیکھ کر خیر نہ لگا اور در
 بھی آپس کہ دسی بادشاہ سلیم سے دارا شکوہ کو پاس گئی اور رام دکر سا با تو وہ غناک تھا اور ایک تھوڑا کا لڑکھو
 کہ نصف ماں واسنی کی محنت کھو شاہ جہاں ہا کر عرصے کی کہ حاسا وہ بلا مل صاحب شیعہ ہیں بادشاہ ہیں
 سکرتھ جہاں اور دوبارہ حکمت حضرت کی حاضر ہو کر ذکر شروع کیا کہ یا مولا مدد سے سید کبسا ہی آپس رہا یا کہ پیدا
 نواز گئے کہ ساہ جہاں نژاد بدار تھا سلی اگر آصف ماں کی طرف دیکھ کر کہی گئی کہ تو سہی سا کیا یہ سہا
 جو تو سہی دفع میں آیا وہ نہایت سرمد ہوا اعداں ساہ جہاں حضرت کا حج مطہر دیکھ کر عرصے کی وہ لڑکھو
 اعلیٰ مدفع مطہر کے آقبل ہوا میں اس پر قول لہر یا یا اور یہ شعر جو آتا رہا یا - وہ ہی حواہیم و زور کھیلا
 ماد ہدایم و رومی وہ دہشت + ساہ جہاں پیدا تھا حضرت کا دیکھ کر زیادہ تر مستعد ہوا اور ایک وز
 شاہ جہاں چہرہ دہشت لیکر آپ کی مدد میں حاضر ہوا اور وہ پیشکش کئی آئے قبول مائی اور خادم مطہر
 کو عطا کئی اور فرمایا کہ حج مطہر میں حج کری ساہ جہاں حج عرصے کی کہ یا حضرت میں آج اہل یہ مدد لیکر

انجمنت سیانہ صاحب کے گیتا تھا اور انہوں نے یہ کہ قبول کرتا یا اور آپ نے قبول فرمایا اسکا کیا باعث ہے حضرت
فرمایا کہ میں نے صاحب کے صفات میں اور عالم تجرید و تفرید میں لگانا اور نکاح و نکاح میں دنیا کی طرف بالکل نہیں ہٹا اور ہم نے
حد تک اسکی گنتی کھنکھائی و سافین و درویشان پر گراں بندہ ہی ہو ہی ہے اور درویش لوگ یہاں اگر آرام پا سکتے ہیں البتہ روپیہ
ہم کو مطلوب ہوتا ہے اتفاقاً اسی روز پیر شاہجہان حضرت میانیک کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا حضرت آپ نے
وہ روپیہ پیشکش بندہ کا قبول فرمایا اور حضرت شاہ بلاول نے قبول کر لیا آپ فرمایا کہ وہ ولی کامل دریا
کی مانند ہیں اور میں بچا رہ چھپ چھپوں یا میں اگر کوئی چیز طلبیڈ چاہتی تو دریا طلبیڈ نہیں ہو جاتا اور چھپ چھپ
ہو جاتا ہی شاہجہان بادشاہ جب اپنی دولت خانہ پر گیا تو سجدت شکرا نہ ادا کیا کہ الحمد للہ والہستہ کہ میری زمانہ
بادشاہی میں یہی ایسے ایسے اولیائی کامل والی اکمل ہیں ایک و رکاز ذکر ہے کہ ابوطالب سفید آریکا معتقد
آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا مولی میری جاگیر میں بارش نہیں ہوئی اس باعث سے فصل خراب
جانا ہی آپے ماکرین کہ دھان بارش ہوا و سنی فت ایک قطعہ ابراہیم سر پر نمودار ہوا اور اپنے ابراہیم
مخاطب ہو کر فرمایا کہ ابوطالب کی جاگیر میں جاؤ اور بر سو ابراہیم فت گم ہو گیا ابوطالب نے وہ دن اور
لکھ لیا بعد چند روز کی خبر آئی کہ اوسی دن اور اوسی فت وہاں بارش ہوئی اور حال عمارت نرا جو فدی نے
بر سر موقع مکان جا کر دیکھا ہی تحریک کیا جاتا ہے کہ یہ معجزہ شرفروہ دروازہ باغچہ راجہ دینا تا تہ صاحب مرحوم و شکا
روہ رہستہ قدیم شالاباغ واقع ہے اور صورت اسکی یہ ہے کہ سر راہ شمال روہ ڈبو ٹھی دروازہ اور رخ دروازہ
شرفروہ ہی طاق تختہ جو کہٹ چوبی اس کے اندر ڈبو ٹھی ہے اس میں شرفروہ میں ہنر اللہ والان جنوب
روہ ایک ہنہ اور شمال میں اندر جائیگا اسکے اندر ایک ٹھی وسیع جا رہواری بنی اس کے سفید اس کے اندر
جاتی ہی شرفروہ ایک در جا رہواری ہی اس میں چاہ چوب والہ دروازہ اسکا غرب روہ اس کے شمال
میں ایک ایکز بندہ کو ٹھہر چوٹ گچ دروازہ اسکا ہی غرب روہ اور جا رہواری چاہ والی کھرب عرب سیاہ دروازہ
جنوبی میں ایک چوٹہ بڑا بلند ترین بندہ والہ ہی اس چوٹہ کو تین راہ میں ایک غرب روہ دوسرا شمال روہ تیسرا
شرق روہ اس چوٹہ کے جنوب میں ایک لال ٹھاڑ وسیع ہے تین راہوں کے غرب شرفروہ مچا لال اس
والان میں شرفروہ تین ہنہ اور والان کے شمال میں ایک ہے اور اس کے شرق میں ایک ہے

[illegible]

مرید حضرت شیخ احمد برہنہ کابل مجدولہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اور اول شیخ طاہر مرد صاحب ازادگان شیخ احمد برہنہ کی
 کہ حضرت شیخ محمد معصوم اور شیخ محمد سعید کے تعلیم فرماتے تھے ایک روز کا ذکر ہے کہ حضرت مجدد صاحب نے تمام مریدان کو فرمایا
 کراج سکو الہام غیب سے معلوم ہو سکے ایک شخص مرد مسلمان حاضرین مجلس میں ہے سے کافر جو چاہے کہ اپنے سر
 تمام مریدان اعتماد حضرت کے دم بخود ہو گئے اور ہر ایک کو یہ بھی نعم ہو کہ شاید وہ شخص میں نبی اور ہر ایک اس اندیشہ
 و غم میں حیران و پریشان تھا کہ سب ایک خدمت میں ہوں یا یہ عرض کی کہ یا سولانا اولیاء شخص کم رہے وہ اپنی ہو گا
 کہ اسلام چھوڑ کر کفر اختیار کر لگا اور اس شخص کا نام فرمائیے اور باغز اور فکر ہم سب کے سر سے اڑ جائے کہ ہم سب کے سب
 اس اندیشہ جانگاہ سے معصوم ہیں تو حضرت مجدد صاحب نے نام حضرت شیخ کا لید یا حتی کہ بعد غصہ سید کے یہ
 حضرت بمقام سر سبز ایک کہترانے ماہ پشانی پر عاشق شیدا ہو گئے اور عشق پہاڑ تاج پہنچا کہ حضرت نے زار
 پہنا اور شفقہ کینچ کرتی تھیں جلیے اور کہتے تھے کہ **مشعر** کا خوشم مسکما اور کار نیست + ہر رک بن گشتہ
 حاجت ناز نیست اور باعث اسکا یہ تھا کہ وہ کہترانے ماہ پشانی تنجائے میں تہہ تنگے کو جایا کرتے تھے جب نہانو
 کوئی سبلہ دیدار دلدار کا ہم پہنچا تو صورت اپنی بدل کر اور سہند و موکر تنجائے میں مقیم ہوئے حبیب خبر صاحب ازادگان
 مجدد صاحب کو جو ان کے شاگرد تھے پہنچ تو انہوں نے بہت غم کھایا اور کہتے تھے کہ افسوس ہمارا استاد کا ورہو
 آخر کار بعد عجز و نیاز سجدت والد بزرگوار اپنے کے حاضر ہو کر اتحاد چاہی اور عرض کی کہ ہمارا استاد ہر باد
 ہو گیا ہے برائی خدا اور فراموشی اور بجا رہ گشتہ کو بجائی خود دلائی کیونکہ اوں کا حق استاد ہی کا حق
 برہے چنانچہ حضرت مجدد نے اوں کو حق میں عاکری اور دعا مستجاب ہوئی اور شیخ طاہر نے ہوش میں کینچ اور
 مجدد کی خدمت میں حاضر ہو کر تائب ہوئی اور مرید ہو کر فقیرین پیدل لا پایا بہا تک ولی کامل ہوئے
 اور قطبیت لا ہو کی بیگناہ حضرت مجدد سے اوں کو عطا ہوئے جب لا ہو میں آئی تو ہزار نا لوگ ان کے خادم ہوئے
 اور شہادی انکی بدرجہ غایت ہوئی اور سورتور انکا یہ تھا کہ کسی شخص سے یہ حضرت کو نہ فقیر جس بطور مذیانہ
 قبول نہ کرتے تھے اور یہ پیشہ کتبہ حاویش و تفسیر مستخط خود تحریر کر کے بعد فقیر فروخت کہتے تھے اور جو آدمی اس
 محنت شاد سے حاصل ہوتی تھی اس سے اوقالیہ اپنی فرماتا تھا وفات انکی ہر روز چوبیسہ ہفتہ ماہ محرم سنہ
 میں وقوع میں آئی اور بمقام میانی مدفون ہوئی اور مفتی ملازم سرسبز و قطعہ تاریخ وفات ان حضرت کے

روح کتاب ہر ایچ سوکس نقل کی کجالی ہے قطعہ نہ شیخ طاہر یا طہو کہ در پیر ہر سوکس
کم است - حرویدہ رحل آن سادہ دین + گفتا کہ سال فائش ہم است + چاہدہ اعظم سے محاسن اکبر ہر
چاہیں آئے ہوئے ہیں ایضا شیخ طاہر یا طہر دوریاں + بہت دور لاہور + اویسین عجم گیت
مہل سہ دور سچا رہ را + سال جیش نادہی عظیم + اس تاریخ میں ڈو تاریخ اعظم نادہی عظیم
اور نادہی عظیم کے عدد عساں اکبر ارچاں ہوتی میں اور کتاب تذکرہ محمد دین جید عراہیں شیخ
طاہر کی خواہ ہوئے مقام لاہور سے سجدت پیر سے کے خور کی میں میں محلہ اوسکے ایک عسی کی نقل
مسیح کرتا ہوں و یہ عری بحمد عارت الہی ہے عرضی حضرت میں سلامت + احقر الحمد للہ شیخ طاہر
معرض میرا مذکور استارہ علیا متوح لاہور شدم و ہر قدمی ما خود سیکھم کہ ای مادہ ان مقصودہ کہ گدہ
کما میر و اما عربی ثانی مدکہ را ہی شو ما ہی شوی الملک کساں کساں ناہیں ہر اور ہر دور گوشتہ مسجد حیراں
ششم ناگاہ روح رموج حضرت حوادہ تقید طاہر شد دعا شکست کہ را می کاریکہ یا متوشدہ ماحول شو
امسا لا لامر ہم و امر کہ چکس اسعول ساقم سالانہ مجلس گم است مساجد علیاں محج در موج نشیب می آمد
الطاکیرہ میرا بند حرمنا روح حضرت خوانہ رنگ لیلی حضرت حوادہ لعل شد حضرت غوث الاعظم حضرت
حوادہ و دیگر شکر در حلقہ و کردار نمبر لیل فرما میر و حیات سالک مات چہ ہر ایچا حوادہ متناج نشیب آوہ
در مجلس نشید و وارث میرا بند و عسیرہ و تکاف خلعت ناصر علیا بیت فرمودند حضرت طاہر الکرہ ہر ایچا
تکلیفها العالیار و مودہ عنایت ناصر ہر چند و قل رہیں یک است ثلاثہ لیلی نفس سید و قادریہ حشیشہ
نوت نوت و دینادہ گامی تملط ہم میندہ و گامی عالک ملک کوہ و دیک نوت است حشیشہ عظیم کہم کرد
سجد کرد است مائی دیگر ما گیت ششم دین میں نشت نقشنہ یہ علقہ کرد و دیگر است ماما را بر بود حال بہرست
کے ۔ و دیناں ہم است متناج کم شاست اصحا موبہ زیادہ تر است و سوا است اصحاب طعانی اندہیں
رحی اللہ ہم اکثر اوقات مدہ دست حضرت بہرہ صلی اللہ علیہ وسلم می باشد و سباز خوش آید و ملاک شب
ہم ہر ایچا کہ عیس حضرت ہر را دنی و ترنی گیر و مقلاد و دقا حضرت شیخ طاہر ہنگی کہ عہد شاہ جہاں
میں وقوع میں آئی تاہل سندہ جلوس ساچھامی سے گدہ ری تھی او عراگی جس سال کی تھی و نام حضرت

شیخ طاہر تھا اور حضرت لال کمال شاہ ساکن کتبیل نے آپ کو لقب طاہر بندگی کا عطا فرمایا سوا ایک سال پہلے
 مستہوین اور انکی مزار کے گرد فواج بہت بڑی چار دیواری سے قد آدم موجود ہے جس کے بنیے چونہ گچ
 دروازہ چار دیواری کا شمال دیوار کی درمیان دروازہ جنوب کے طرف آمد و رفت کا ہے دروازہ
 شمالی کے اندر کھستے ہی ڈوبو پڑی اسکی غرب و شرق کی طرف دور وہ دیوار قد آدم اور سقف نذران
 ہر دو دیوار میں آٹھ آٹھ پنجرہ خشتی گلی موجود ہیں ہر جنوب بہ دروازہ محرابی قابوئی خشتی پر اس دروازہ
 جنوب رو یہ قابوئی کے آگے مشرق وہ ایک لان چونہ گچ پختہ سفید کلاک منقش جابی نشست گدی نشین یعنی
 سجادہ نشین جواب سیدہ ہوسو میں جو بھی اس لان میں مشرق وہ ایک کوٹھری دروازہ ایک غرب یہ مسقفہ
 مرتبہ اس لان کے دو در محرابی غرب یہ اور ایک جنوب یہ اور دہنی ہاتھ کی طرف اندر جا پہلے رو برو
 والان کے ایک سترہ مسقفہ سر کی پوش اس کے اندر ایک چار دیواری جس کے گوشہ جنوبی میں ایک کوٹھری
 بود اور رو برو اس کے زینہ اوپر جائیکہ اور غرب میں ایک لان سترہ قابوئی اس کے اندر شمال میں ایک کوٹھری
 اوپر کے بالا خانہ بطور نشین پنج کھڑکی والہ ایک مشرق وہ ایک جنوب یہ ایک غرب وہ دو شمال یہ دیوار چار
 دیواری کی گوشہ غربی و شمالی میں اوپر جائیکہ زینہ پہاں بمقام گرام سجادہ نشین ٹھہرتا ہے اور دیوار شمال چار دیوار
 کی ساتھ ایک کھڑکی اور گوشہ جنوبی میں متصل چوہرہ ایک رحمت مشرق بہر دروازہ اندر جائیکہ گویا چار درہ
 کوٹھری اس لان مکان گدی کے مشرق وہ ایک در والان چہت سترہ درہ آوارہ بڑا ہی اور درمیان
 اس چار دیواری کلاک کے چوہرہ پختہ چونہ گچ کے جنوب یہ دو زینہ اور مشرق وہ بھی دو زینہ مشرق وہ زینہ جنوبی
 ایک رحمت ہر وان بڑا بلند جسکی ایک شاخ مزار سی لیکر ناجرا غدان پہنچی ہوئی ہے ہر فرش چوہرہ کا سفید چوہرہ
 گچ اور اس چوہرہ کی گرد فواج و فٹ بلند اور چار دیواری سفید اور اس چوہرہ پر ایک ایک ایک فٹ اوچا
 چوہرہ اور ہر فرار پر انوار حضرت شیخ طاہر بندگی کی چونہ گچ سفید اور بانٹنی کی طرف مشرق و غرب یہ ورود
 قبرین خورد و زور وجہ حضرت کی ایک کا نام ماہ خاتم دختر مرزا امان اللہ اور دوسرے حضرت الشاہ دختر سید علی
 کی ہے اولاد حضرت کی باقی نہیں رہی فقط زینہ جنوب وہ کہ مشرق کی طرف سے دیوار چار دیوار بالچوہرہ فٹ کا گچ ہے
 مزار حضرت ہر جیشہ غلاف سفید رنگ پتھر ہے اور ہر ٹائی کی طرف چار غدان حبلین چہ طاقہ خورد و زور اور ایک شاہ کا

لکے، ہر جگہ لکے ہوئے ہیں اور ہزار ہا سال پہلے میرزا علی میرزا نے لکھا ہے کہ جو ہر جس سے فرزند و پسر و بیٹا ہر دوای گوشت و پختہ
ایک اور چوتھوہ بچہ ہوا وہ ہر دو قریب ایک حضرت ابو محمد قادری لاہوری کی جو کتبہ جو بچہ کے شہر کے ہزار ادا
اور دوسرے بچہ ہر چہ کہ پہلے دو صاحب سادات ہیں جنہوں نے پہلے ابو محمد صاحب دس برس بعد وفات حضرت
مرحوم کی فوت ہوئی اور یہ حضرت بڑی بزرگ تہوں میں و صبح ہو کہ ان حضرت کی پانچ علما کی بزرگ ناموں کے ہوں
ایک سے حضرت ابو محمد قادری لاہوری اور دوسرے سید مولیٰ صاحب کی مزار پر اور دہلی میں ہے پھر حضرت
آدم حوری کہ اصل میں وہ علیہ علیہم حضرت شیخ احمد محمد صاحب کی ہیں اور مصطفیٰ اسے بھی حاصل کیا ہے مزار
پر اور ایک مدینہ منورہ میں جو تہہ حضرت کدس کے ہے فرد و دارہ موری کہ ماہر پانچ سرکاری سخت حکم ہوا
علامہ محسب سہامی صاحب میں موجود ہے یا جو میں تہہ ابو القاسم مراد علی مدد میں ہے اور یہ ہر حضرت طاہر کی
سخت شیخ ابو محمد صاحب نے یونانی اور یہہہ میں مرقہ کی حضرت کی روح و خیر پکری تھی اب عمرہ میں سال کا پہلے کہ ہر
جو تہہ کی شاہزادہ علامہ محمد اویس شاہی اور ہر دواری لکھا علاوہ مدد نے یونانی اور ماہر کی ٹری ہر دواری
حضرت علی میں علامہ جامعہ دیہاں سنگہ و مسکن میں ہوا دی تھی اور اسکے شہر وہ ایک اور چوتھوہ بچہ مدد
اور سر کوئی قبر میں اسکے شہر وہ ایک فرنگی بچہ جو تہہ و ہر امداد سندھی کی اور اسکے شہر وہ و چوتھوہ
مار و ہدیٰ جو ایک کئی کھری اور ایک ہا کھر کی اسکے شہر وہ متصل ہوا ہر دواری کلاں گرد و ہوی ایک عالم
دیہاوی جو ہر ایک یار سعید نشان محمد و شمال دیہہ ہر امداد دیت وں و ذکر یہ ہر اسکے اور بچہ
و عالم ہر قریب شدہ اراں حراں طوائف کی اور ہر قریب و طوائف دست دیو لیس ہا و یہہہ کہ ہے جو تہہ ہر
صوبہ روہہ ریزہ و ہر قریب و چوتھوہ قریب عربی ہو ہر ہر ایک متصل بینانی ہر دواری کلاں کے
اور وہ سری محمد سلیم صاحب ساکن عالم و ہر کی اور شہر وہ ایک سید معروف اور دوسرے سید فیض اللہ حامد حضرت کے
اد ان چوتھوہ کی صوبہ روہہ ہر ہے اور شہر وہ صوبہ روہہ ایک اور چوتھوہ بچہ جو بچہ مسر مارہ و قریب شان لکڑی
نواسہ حامد مار کے جسکے اسم ہر چالی لکڑی ہوں ہیں اس چوتھوہ سے دو قریب چوتھوہ قریب قریب ہا
ساعری و صوبہ روہہ اسکے ایک اور حارہ و ہر بچہ جسکے اور درجہ وں و ہر لائی اس
ایک اور چوتھوہ ہر ہوی ہواں مسودہ ہا مارہ بخت سکے کے سر مارے اسکے ہر امداد ہر مسودہ

اور سات قبو اور متعلقین معراج الف کی پر اس چار دیواری کچھ شرف جنوبی تمام قبرستان کچھ در نکاسے
 اس قبرستان کے جنوب ہویہ ایک مسجد جو پرنک المشہور شاہین النہشتی قابوتی جسکے آگے صحن چڑھ ہے یہ
 مسجد مہذبہ بزرگان حکیم علی ساکن لاہور کی ہے انکی بزرگ حضرت کے خادم تھے اور وہی عہد میں یہ مسجد بنواوادی تھی
 غریب ویتہ صلہ اس مسجد کے ایک کوٹہ قابوتی خشتی جسکا باہر سے دروازہ محرابی جنوب و یاب قد ہی بند کیا ہوا کھڑا
 ہے اور اندر اسکی ایک اور درجہ محدود ہے اسکے دو درجن ہویہ تھے اب ایک نیا اور ایک کشادہ پایا
 سوز ویدہ دو کھڑکیاں محرابی جواب بند ہیں یہ مکان چلہ مشہور ہے لگر کوئی فقیر طالب جلد آفے تو یہاں آگے بیٹھے
 دیوار غریب کے ساتھ درخت و در کر پر کھڑے ہیں اور یہ قبرستان میانی پنج ڈھیر کھلا تاسے مشہور ہے کہ
 اول عہد اکبر بادشاہ یہاں ایک گانویں تھا۔ اور یہاں تمام عالم لوگ ہتے تھے چونکہ بڑا پنجابی علما کو میان کہتے
 ہیں اس واسطے یہ گانویں مسمیٰ میان تھا بعد اسکے یہاں کے عالموں نے جو کچھ قرب محض بادشاہ حاصل کیا تو اسکا
 نام شاہید مقرر ہوا اسوقت رئیس ہائیکے حافظ جان محمد صاحب الد حضرت ابو محمد قادری کے تھے اور جو کچھ بنام
 علامی این بنام تھی وہ بھی حضرت وصول کتبے اور بعد وصول اسم فقیر کر لیتی تھے بعد ازاں فوت ہو اور بجائے
 انکی حضرت ابو محمد قادری خلفہ افندہ افسر مقرر ہوئے اس شامین علما میں ایک تفرقہ کسی مسئلہ شرعی میں پڑا اور اکثر
 اشخاص یہاں سے اوٹھ گئے اور افسر ابو محمد صاحب کی منظوری کی چنانچہ یہ موضع ویران ہو گیا اور حضرت
 اشخاص متعلقین ابو محمد صاحب کے یہاں پیر سے آج کل میں ایک حضرت میر علی نام گھنٹہ سے یہاں آئے اور
 بادشاہ کے یہاں مقرر ہو کر یہاں مقیم ہوئے اور ریاست یہاں کی ابو محمد صاحب اور میر علی صاحب میں مشترک
 ہو گئے پیر انہوں نے ابو محمد صاحب کے کماکہ حاصل کیا تھا فیما بین آپ کے اور ہمارے بطور سنا صدقہ اگرچہ عام
 تو ہم پیر کا حق کو آباد کریں انہوں نے قبول کیا اور حضرت افندہ پیر یاد ہوا اسوقت پیر علی صاحب نے اپنی بیچ بزرگوں
 صدق گھنٹہ سے یہاں منگوا لی اور انکو یہاں دفن کیا تب سے اسکا نام میان پنج ڈھیر مقرر ہو گیا کہ قبر کو زبان
 پنجابی ڈھیر کہتے ہیں اور پنج ڈھیر یعنی قبر کے ہونیسے میان پنج ڈھیر مستہو ہو گئی پیر ابو محمد صاحب شیخ طاهر بن
 صاحب کے خادم تھے اسوقت میں شیخ طاهر صاحب حصار لاہور میں محلہ شیخ اسحاق سکونت پذیر تھے اور
 محلہ شیخ اسحاق صاحب مہربان باجوئی جمعہ از خوشحال سنگھ کے اور معنی بازار و چونہ منڈی سے جب تیر

قبائل کے ہیں مگر اب مفقود ہو گئی ہیں قبر کے سر ہانے ایک بازوی دیوار پر کچھ دھنک بند موجود اور بقیہ گر گیا ہے اور شرق و یاس قبر کے پنجائے میں پہنچی سی ان میں موزوع ہے گورن لوگ یہاں کہتے ہیں کہ سردار خان متنبی لانی محل حکم صاحبہ کاس میں کو براد سینہ زوری کاشت کرتا ہے گرنی الاصل یہ زمین تعلقہ گورستان مہانی ہے اس مسجد کے غوبر وید ایک چاہ پختہ خشکی میں چھری جسکے غوبر وید درابند کچھ پختہ موجود ہیں یہ متعلقہ اسی مسجد کے ہے اسکے غوبر وید ایک اور ٹہہ ہے اس پر دو تعویذ قبر اٹے ہو کر کڑے پٹے میں چنچا پچاس میں سے ایک تعویذ کے سر ہانے چونہ پر **لا الہ الا اللہ محمد الرسول** لکھ کر محراب بنا کر تھوڑے بعد اس کے غوبر وید گیشہ شمالی میں ایک اور مسجد اسی موضع کی استے بلند و کشادہ موجود ہے اسکے غوبر وید چھ پختہ چوبچ موجود اور اس میں نہ کے غوبر وید ایک چوبچ پختہ چوبچ مسماوٹی سے بہرہ مند ہے زمین چڑکے بر سر زمین چوبچ پختہ ہے زمینہ کے شمال مدیہ صحن مسجد غوبر وید ہوا ہوا بکریاں موجود ہے اور او میں میں قبرین بلند و واقفہ اور ایک غوبر وید سالم تعویذ ان میں قبر و دیکھی ایسے پختہ چوبچ میں کہ موجود کیا کر گئی ہیں مگر تو بھو پختہ سالم ہے اور متنون تعویذ ذکر سر ہانے بطور خانہ محرابی بنا کی **کلہ لا الہ الا اللہ** تحریر ہے قبر غری ملک علی کو تو ال کے اور دو کمر اس کے مہائی اور بیٹی کی قبر ملک علی کو تو ال کے غوبر وید مسجد کے صحن میں غوبر وید دیوار اسی ایک درخت کریر لہر ملے اس مسجد کے محراب میانہ کے سر پر کتبہ میں بنک مسج چونہ پر کچھ تحریر ہے نقطہ یہ ہی ٹپا جاتا ہے **قال اللہ علی الاعلیٰ** لکے ٹپا نہیں جابا یہ ٹپا جاتا ہے **علیٰ اور پھر لکھا اللہ ان اللہ اللہ** تیس شیت مسجد استرکاری سفید کہنہ موجود ہے اور غور و غور دو درختوں کے سر میں اس ملک علی کو تو ال کا زبانی شیخ ہر معتبر کے یہ سنا جاتا ہے کہ عہد اکبر بادشاہ میں ایک شخص عبداللہ پیر مسکن بار ایک خرافت یعنی ٹپول کہہ جاتا تھا اور اسکا ایسا معمول تھا کہ بادشاہ کو سلام کرتا تھا اور بادشاہ ہمیشہ ایسی تجویز میں کرتا تھا کہ وہ سلام کہے حتیٰ کہ پانچویں نے اپنی دیوان خاص میں کٹر کی چوٹی سے بنوائی اور حکم دیا کہ عبداللہ کو بولا و مطالبہ اسکا یہ تھا کہ جب وہ مسجد آویں لا ضرور میریجا کر گیا تو ہم کہیں گے کہ تو نے سچو دیا کیا جب اسکا طلب کیا تو اسنے پہلے پاؤں اندر ڈالے اور کہہ کر کہ سلام کر دنگا شہ نے خفہ ہو کر اسکو مقید و مسلسل کیا اور حوالہ ملک علی کو تو ال لا موز فرمایا جب عبداللہ مسلسل و مسلسل ہو کر مجلس میں آیا تو کو تو ال نے اسکو سوال کیا کہ تو نا طہ اپنی لڑکی کا بچہ دے تجاہل کے کو تو ال اس سے

[illegible]

اکبر بیچ ام ملک علی ہندو لکھا ہوا تھا کہ بوقت دار کشی جو کلام عبداللہ پڑھی کریں مگر اس سے حرف بحرف اطلاع
 کیجا جوی افغان تھا اس بیچ نے بوقت دار کشی ہزار مارا گالیان لکبر کو دین ملک علی نے وہ حرفا جی جی جی
 کے روانہ دہلی کین لکبر دیکھتے ہی جگیا اور حکم دیا کہ ملک علی بڑا گستاخ ہے کہ سفرو میں منج ٹھوکی جاوے گی تیسرے
 دن سے پہلے طرح مارا گیا اور حضرت حمید دہلی کو گونگہا پنچہ وہ تمام حال حضرت حمید کے خانقاہ کے حال میں جرج جو جاوے گا
 تیرہ سال تک یہ فقیر ولایتی متعلقہ خطہ میانانی پنچ دہیرہ ہیکان میں ایک فقیر ولایتی
 سید سولہ سال سے سکونت پذیر ہے یہ فقیر پہلے ہیکان پر رہتا تھا اب یہاں غریب دیہ باغچہ رانی گل سکیم
 وچیزہ رویدہ چار دیواری مقبرہ حضرت پنچ طاہر رہتا ہے ایک لاکھ اندر ایک ٹھہری گل سکیم مغل موجودہ لاکھ تین
 ایک شرق و وسط شمال تیسرا غریب یہ مگر بیطاق تختہ چار و نظرف لاکھ بٹو باغچہ پانچہ تھیں پانچہ تھیں تھیں تھیں
 توت بھی گوندی سید و ہر گاہ کیلا اور وہاں آسم موجود ہیں غریب یہ لاکھ چند قبور رنکر نیران گہو وغیرہ
 سکیم میں دروازہ کی موجود ہیں باسٹھا طرک کی گل سکیم میں یہ باغچہ بنوایا تھا اس فقیر لوگ بزرگ تھیں یہاں سکے
 شرقر یہ ستم باغچہ رانی گل سکیم صاحبک ہے حال باغچہ رانی گل سکیم صاحبہ متعلق خطہ میانانی
 لکھا چٹک جوبی ملہ شجاریہ اس رویدہ اور دیوار خام جنوب یہ ستم باغچہ رانی گل سکیم صاحبہ حرم کا ہے جنگلہ لگو شہر نری
 و شمالی میں ایک کوٹہ پنچہ خشتی چکا دروازہ شرق و وسط تختہ اور اس کے ساتھ شمال و یہ بڑا طویل شرق و وسط
 غرب رویدہ تک متصل اس کوٹہ کے اور اس کے اندر طویلہ گہنی ناہ و دو کوٹہ ہر طویلہ کے جنوب یہ ایک کوٹہ خام مسطح
 تختہ جوبی اس کوٹہ کے شرق جنوب یہ چارہ راون بڑا بلند خجے چوٹا ہے جسکے اوپر سات کوڑی کے چہرے لگا ہوتے
 چاہ کہ غریب یہ قد آدم بلند دیوار والہ حوض و غسانہ چوٹہ چکا راہ شمال رویدہ جوبی کوٹہ اور حوض تاکہ کبر
 ہی اس غسانہ کے جنوب رویدہ کھیل پانی کے وسطے آسائش چار پاؤں کے پنچہ چوٹہ کے اور جنوب یہ اسکے جنگلہ
 چوٹا در تمام شجاریہ اور چاہ کے جنوب یہ بڑا چوٹہ پنچہ چوٹہ کے چہرے ہر گاہ کے چوٹہ میں ایک
 آدھ یعنی چوٹا اب جنوب رویدہ جاری ہی در دو دہر یکٹ لای چوٹہ موجود ہیں اس سے آگے بڑھ کر چوٹہ
 چار و نظرف باغ کے اور دروازہ باغ کا غرب رویدہ رنگین منقش و منظر جسکے بالا خانہ کرتین در چھ منقش
 موجود ہیں دروازہ باہر سے کرا اور در میانہ میں چوٹہ جوبی ملہ تختہ اور جنوب و شمال رویدہ دو چوٹہ

پختہ ہوئے کہ رنگ ہر محلی شست بکود اسی نام مفسر لکھا راوے اور پانچ محرابی کتب خانی ہوئی ہیں اور ایک کتب خانہ
 میں رنگ بنیل بہ ہر محلی میں شست و غسل قباور سچوں روئے گل سکیم کہ بہت رانی و رانی و
 ملک عالم و سادہ پیر سدا میں باغ ملکہ میں و ماہنام علی حسن اہل خود و کرم و خوشا صدیکے و در
 خوش ملک دارد کہ بہتر سہ سدر احاں حوں عالم و بہی سہ باغ کہ روئی ملکے آیت
 اریں بہت سہال بنایس رہی باغ ارم و ظہور سال آباد باغ رانی بہد و سطار دار سزار نام
 ہوں گرب قلم و فرد حسرا مانگر کہ مانیش و درستہ گفت عمل آباد باغ گل سکیم و ہوسرگا و خوش
 ساحت رانی دوران و مری سال ساگت باغ سیر قلم و بہت کاری و معماری عسکری
 سادہ بہت جوئیں باغ مرجع عالم و ایضاً سال باغ سادی باغ چوں خستم گفت و ملک آباد
 باغ رانی گل سکیم و ایضاً در سرتاد مری سال بہت راحہ حوں و گفت نو آباد باغ راسکے
 گل سکیم و معرہ ہر شاہ دار و در دوران باغ حاسہ سطلاب رانی مباحہ ۱۳-۱۹ اور در
 حونی کو محراب ہر سائنس خواہر شاہ چوں معمار بنیو ہے اور در واری کی دیوار شمالی کی کتب خانہ
 عرب روئے بنیل چیم ہیں محکمہ خشی ہمدانی ہے موجود ہے اور گونہ شمالی و عربی میں ایک مسجد قدیمی ہیں
 و رانی صاحب کے ایک درت سعدی و عربہ کرائی مسجد منصفہ قالونی میں ہیں و لی سرفرویدہ
 خشی اسکے گونہ شمالی میں ایک حور و حورہ فی طاق نمہ آگے سرفرویدہ میں چوں گچ اور حوسا روئے دیوار اتنا
 کمر سید کے گوشہ شرقی و حونی مں دو ٹوٹی والی سبیل و صو کو واسطے گرد و نواح بار و پواری بختہ
 جو رہ مع مسجد کے سرفرویدہ ایک چوتہ اُسپر ات فرس بن حسی ایک نئے چوہ گچ قدیمی ہے اور در واری
 حکم کریم اللہ کی حورانی صاحبہ کا حکم ہوا اور ۱۲۶۳ میں فوت ہوا اور لعیہ رانی صاحبہ کو ملار موں کے
 یما مں مورو مں مسجد ایک بہت سیری کٹر ہے در واریہ باغ کے اندر مانتے ہی دیو ٹہی مسجد
 قالونی مں اس میں اندر عایکا در محرابی نے نمٹہ چونی اس کو ٹہری کے عرب و دیہ ۱۹ رینہ
 چڑہ کے مامہ صدی کی ۱۰ دہر مانا ہوتا ہے و ہر در واری کے اوپر اول کمر میں لکھا ہے اسکے بارہ سچ
 طاق تختہ نگین شرح و ستر میں اس دیو ٹہی کی بہت رے و حوسا یہ ایک ٹرا حورہ محکمہ حوسا گچ بڑا

کشادہ ایک جنوب روئے پختانہ اسمین جو مناکم بلند تمام سفید اور گوشہ غربی و جنوبی میں اس چوترہ کے تمام
 تختہ نامی باغ و شجارہ ہر قسم اور اس غلخانہ کی دیوار شرقی میں باغ کی جنوب و یہ ایک بڑا چوترہ پختہ
 استرکار سفید اور اس چوترہ کے جنوب و یہ ایک بڑا دالان پختہ استرکار منقش حسین و دروازہ جنوبی
 اور چار محراب در نما اور محرابو غنیمتین نجر خشتی سفید خوشنما اور لب بام گردنہ پختہ منقش اوپر اس کے
 سقف قابوتی خشتی بیج میں گنبد اور چاروں طرف چار گنبدیان میانہ و محرابی پر باہر کی طرف
 ایک ٹکرہ سنگ مرمر کا لگا ہوا چپہر بہیم تحریر ہے - بر زمین تازہ چون پشت برین + باغ با آفتاب
 گل بیگم + نہت سہ درخان بانی باغ + خلف مستطاب گل بیگم + سال تعمیر باغ خورم گفت +
 اس باغ جناب گل بیگم کشک اندر اسکے مکان پر تکلف منقش جسکے شرق و یہ و غرب و یہ دو گونہ ہر
 جسکے طاق تختہ چو کہت مگلیں سرخ بستی سقف قابوتی تین درجہ میانہ گنبد و الہ بلند اور شرقی و
 غربی او اس سے خورد میانہ گنبد کے سقف میں چاروں طرف گردنہ و در میان دالان قبر رانی گل بیگم
 کی فوہ شمال و یہ سہ درہ دالان پختہ خشتی جسکے دہن بند اور غنیمتین چپہر اور جنوب و یہ پانچ کی طرف
 دیوار میں محراب پشت گاہ چوترہ قبر سنگ سیہ حسین خطوط سنگ مرمر کی دو گونہ عرض تن گونہ طول
 دوفت ارتفاع والہ اوپر چوترہ قبر کے چاروں طرف سنگ سیاہ اور قبر کے تقوین کے گرد سنگ مرمر کا
 جبہ خطوط سنگ سیاہ بطور خانہ ارتفاع تعوید دوفت ارتفاع اب ایک سبک مل ہوئی کہ رانی گل بیگم فوت
 ہوئی یہ قبر کو دیکھ چلے بحین حیات بنوایا تھا اب قبر سردار خان صاحب بنوایا ہے اب اکثر خلفان
 بارچہ کچھ آب پیرہ مرار پر ڈال رہے ہیں اور ہمیشہ دروازہ بند رہتا ہے اور کشیدہ پیر باغبان کے کہتی ہے
 مقبرہ گردالان کے شمال و یہ چوچو ترہ ہی اسکے تین زینہ شمال و یہ دین شمال و یہ اسکے میانہ باغ میں ایک چوترہ
 پختہ نشنگاہ اب یہاں چار یاغبان ملازمان رانی صاحبین ایک یاغان دو سر شمشیر شیر احمد دین
 چوہتا جیم بخش گردنواح دیوار پختہ اور شمالی دیوار میں ایک کھڑکی و دوفت کی ہی سہ ہمیشہ بند تھی
 گنبدی چوٹہ متعلقہ گورستان میانہ یہ ایک چوٹا سا مقبرہ چاروں طرف قابوتی الہ
 چوترہ خشتی پر گوشہ غربی و جنوبی باغ رانی گل بیگم صاحبین کھڑکی اسکے حال معلوم نہیں شمال و یہ اسکے

فتور مدائن مرگ اعراب و تیرسان و ماکامی ایا صاحب او تیر قور پشترگان و گادروں کی۔
 قبور و مایہ نامون شاه متعلقہ خطہ زمین میانی یہ مقام حوسام و مایہ نامون ساہ
 شہو ہے ایک نیکہ رجا رقریں سیمتہ ایک مونس شاه صاحب کی حکما جوامدان بچتہ کھلے اور درمیا
 ریس اگر ماسا کی ملاری میں اول مقام پر دیا مایہ ایا اکا کچھ حال ملو در میں عرب روایہ ایک
 مسجد سقف سے اور چند قوریں کی مسجد میں سٹ ایک عرب روایہ ایک ملو سام و مایہ علی سانی کا
 اور مسر قور ایک چوترا نما او سپر دیت کیکرہ مایہ مدیمی تور سر رگان مایہ علی سانی کی میں نفس حال
 مقبرہ پیر زیدی صاحب متعلق قبرستان یہ مقبرہ سرستہ کوئی صاحب رابرٹ انگری مایہ صاحب
 لغت گورہ ہاد مالک کچھ نے غیرہ دام اقبالہ عرت و یہ ہی سرف ایک حورہ اور او سپر گید چار در و حور
 والہ سرور و میں ریدہ درمیاں میں قبر ہر ہری صاحب کی سیمتہ چوبیس گچہ واقع ہے اس مقبرہ او سپر ہو پڑا
 گر گیا ہے یہ سرت سر سے سر گیل قبر عید جان مایہ میں موت ہوئی مایہ کعبہ میں ایک معمول تھا
 کہ ہر میں پرتے تھے اور حور مکتے میں سر گری ہوئی دستا کرتے حور مکتہ صاف کر کر گاہ اور ہر ایک
 معمول ہے کہ حور کوئی اگر متا ہے کہ اگر ملاں مملو حور مایہ حور کی مدروں اور بد رانگی
 مکین و تیان در شیریں روتیان میں دربار رقت حصول ملو لوگ مایہ لاکر خرابے میں اگر بول مایہ
 آتی ہیں اور حور و تیان مد کی مایہ میں گو کس مایہ کے لیے میں اس بتر و لایہ ہی حکما و کراسی چو گاہ
 تیلے عرس ان حضرت کو اگ پڑا برگ مایہ میں حال قبر مولوی جامی لا ہوئی متعلقہ
 قبرستان میانی گوشتہ سرتی مایہ دیواری حضرت حج طاہرین ایکسان نواز سرتی مایہ کھلے ہے
 اسکے لگے میں در حسی قبر مولوی مایہ کی ہوئی کی ہوا اسکے گوشتہ مایہ سرتی میں حورہ مایہ دیوار مسجد کا اور
 چاہ حرمی رقیبی ہی یہ حضرت مایہ جہانگیر ماسا و مایہ شرعی مولوی کمال اور مدد میں اور مایہ قائل ایک ماکام
 متعلقہ ہے حال قبر زوجہ الار و صاحب فراس میں اسکے گوشتہ سرتی مایہ ایک مایہ دیواری چوبیس
 سیمتہ درمیا حور و مایہ مایہ لی طاق سیمتہ عرب روایہ مسجد و مقیم میں کہ دیت اور سال و حور مایہ
 مالک میں ایک پھر مایہ لگا ہی در آمد و مکتہ لکھا جو او قبر کا تو یہ در مایہ لگا فرستہ لکھے رودار و مایہ حور اسکے

حال چار دیواری قبر باغی طوائف اسکی شمال روید ایک اور چار دیواری پختہ چونکہ
 بلند چوڑی پختہ ہے دروازہ ہمسک جنوب روید محرابی اوسپر اللہ اللہ لکھا ہے سچ میں ایک قبر عام اور
 ایک پختہ پختہ باغی طوائف کی جسکے سر کے درخت کیلک کٹا ہے اور قبر گنبد نشین ہی میں حیران بہن کہ
 یہ طوائف لوگ زندگی میں تو لوگوں کو فریب دیتی تھیں مگر بعد حیات بھی فریب دینے سے باز نہیں آئے لہذا اب
 اللہ آدمی جو قبر کو دکھاتا ہے کہ پختہ چار دیواری ہے اور قبر نگین بہت عمدہ تو خیال کرتا ہے کہ کسی بزرگ
 کی ہوگی اور عند الاسقف قلعی کھل جاتے ہے کہ یہ کسی خارجی کی قبر ہے حال مسجد میں پختہ
 مسجد سلطان متعلقہ قبرستان میانی یہ مسجد تمام سفید چوین پختہ میں محرابی
 والی دروازہ اسکا مشرق روید اور دروازہ کے شمال روید چارہ معدہ وسطا و غنی نہ پختہ اور دروازے
 اندر شمال سے سیبل وضو کرنے کے ترین ٹوٹی والی اور مسجد کی سقف قابونی ایک گنبد میانہ بلند اور سر
 محراب میں گنبدیان اور چاروں کونوں پر چار پرچیاں جسکے آٹھ آٹھ راہ خورد میں مسجد کے اندر جنوب
 شمال روید دیواریں پختہ خشتی سفید اوسکی اور گردن محرابی خوشنما مسجد کے ترین محرابی پر واقع ہے
 واسطہ پاد سے پردہ کی طرح ہوئی ہیں فرش اندر باہر مسجد کا خشتی پختہ گرد چار دیواری بلند
 بلند سفید در شر روید مسجد پر ترین گنبد خورد خورد خوشنما لکھواسطہ اور مسجد کے شمال روید جنوب روید
 دو در پختہ خوشنما سنگ گاہ مسجد کے محراب میانہ گنبد بالائی پر افضل الذکر لا اللہ الا
 اللہ محمد رسول اللہ تحریر ہے اور درین جنوب کے گنبد میں لکھواسطہ مسجد کے
 کا بروہی ہر دو سر است کسی کہ خاک درین نیست خاک بر سر او اور شمالی درین پر یہ لکھا ہے
 شہر سرم خاک روید چار سرور ابو بکر و عمر و عثمان و حیدرہ اور چارہ تمام چوین سفید جبہ خفی لگی ہوئی ہے
 اور شمال روید ایک سیبل سنگ مرمر کی حسین بنہ کندہ ہے لگی ہوئی ہے فی سیبل اللہ بانی
 چاہ اللہ جو انی ہمیشہ محمد سلطان بنیکہ دار شہد ام اس حال کا رشی لکھ کر کرن مستی میں بعد شہادہ جبکہ
 محمد سلطان آتا ہے تو ایک روید مجاوران کو دیجاتا ہے اور چاہ کے پاس ایک چوچ بھی موجود ہے حال
 قبر ثواب سعادوت یار خان مرحوم والی معزول بہا دیو متعلقہ زمین میانی بہر مکان

ایک ٹیلہ بر واقع ہے دروازہ آمد و رفت دو ایک خوب رویہ دو ستر اسکے اندر خوب رویہ ہر کے دروازہ کے
 کو نواح دیوار کچھ نی سفید اور دنی دروازہ طاق کچھ دایا جونی اندر چار دیواری کچھ اسکی اور یہ سفید ہے نی
 شکار کی گردنکھاٹ دیوار جونی پر یہ سفید ہے جونی رگیں سرخ سرخ راوی و دروازہ ترقی خوب رویہ ہے
 اس طرح میں قیں خیرہ طرحی دارد در کلان اور شمال رویہ ہی میں چھوڑ دیوار مال لائے کو شہ شری اولی
 میں ایک کو ٹیلہ کچھ مد طاق تختہ اسکا ایک دروازہ اندر سے ہے اور ایک شمال رویہ بلبر اس میں ہے
 ملازم کو جھین لدا صاحب مرحوم بہتے ہیں ایک کا نام جان محمد کیا دیوڑے دو ستر شہر جان بنار میگہ
 تیسری رویہ جان محمد جواکب عورت سپہ دستاں ہے ہے میں انکو نے لوجار دیدیہ بلواری می بار چہ
 ششماہی شہا سپاس سنگلی میں دو قبریں عام میں ایک دوا صاحب سادات بار جان صاحب مرحوم کے جو
 شہید ۱۲ ہجری میں جو میں مصیبت فوت ہوئی اور دوسری انکے ملک وند کی بیہ شہ ۱۲۰۰ میں فوت ہوئی میں اور
 میں شہابی پہلے ہے اور قبر انیم پر بل میں کاسٹر لے چار اعدان خاقیہ جو عید و دیہ میں سنگلہ کے قریب کسی قبر کے
 قریبی ہے اور اور سنگلی کے کتبہ بھی میں حال مکان حاجی نور صاحب مرحوم شعلہ
 زمین میان بیہ حضرت رگ میان کچھ پراچی کی میں بعد شاہ جہاں بادشاہ لاہور میں شہید اور عساقی
 اور دولت سند تھا یک دفعہ شاہ جہاں بادشاہ کو تفریق ضرورت کسی ہم عظیم کے ضرورت ہوئی کہ چار کڑور رویہ
 کسی سے قرض لیوے تہر میں بہت کلاس کی کسی سے یہ رویہ سم یہو تھا اگر کار لوگوں کے انکا نام لساہ
 جہاں لے ایک ٹیلہ یا اور رویہ لگا اور کہا کہ ماواچی حکوم کے واسطہ رویہ در کا ہے بعد فتح ہم کے ادا کیا جا
 آئے اس وقت چار کڑور رویہ شاہ جہاں کو قرض دیا ہم سہر ہوئی اور شاہ جہاں لے انکو واپس مہیا یا تو
 آپ سے فرمایا کہ تو سے مجھ کو ماوا کہا ہے میں تو میرا در رہو چکا اب یہ رویہ تیرا مال ہے مجھ پر حرام اور مجھ پر حال
 ہے کہتی ہیں کہ حاجی نور صاحب کے سات دفعہ چست لائے کا کیا مفرد ایگا سموہ کہ تریب متا لہا ہے
 اور صورت مکان کی یہ ہے کہ دیوار جنوبی میں باد آمد و رفت دروازہ محرابی اور چاروں طرف دیوار دو قد
 آدم اور چہار طرفوں میں چار محراب بطور مصلحتی کہ وہ اب سرے میں قبر انکی جو کچھ کچھ اور قبر کے شرقت
 دیوار میں ایک طاقیہ محرابی اودا سمیں حرم سے محرابی کہہ کے اور محراب جنوبی میں باد آمد و رفت دروازہ

محبوبی اور دیوار شمالی کے محراب میں ایک طاقہ اور آسمین چار کھنڈ خشتی اور غربی دیوار میں بھی محراب اور آسمین
 پتھر و مہر قیون محراب میں حاجی شست ہے چاروں محراب قابوتی دیوار غربی کے آگے ایک چھوٹا خشتی
 اور دیوار شتر سے متساوی ہے پچیس فٹ طول اور پچیس فٹ عرض کا چھوٹا پتھر خشتی جس کے جنوب میں ایک زمیں
 شکستہ چرخ میں چترہ کا فرش چترہ اور اس چترہ کے گوشہ شترتی و شمالی میں ایک درخت من اور ایک پل اور گوشہ
 غربی و شمالی میں ایک دن اور عریضہ لکیر اور گوشہ غربی و جنوبی میں ایک کوٹھڑی جس کے دو در جنوبی تہ قرویہ
 محراب کے بیٹاق کے گوشہ شترتہ جنوبی میں خشتی نمونہ نام عدد بوسیدہ مینہ میان گج مان یہی نو طیار ہے اس دیوار
 کوٹھاری دیوار شترتہ کے شتر قرویہ در و در کوٹھاری قابوتی پتھر بیٹاق تختہ اور اس کے شتر قرویہ ایک چھوٹا پتھر چار
 دیواری خورد و اسپر پتھر درخت دن اور ایک کبکڑا ہے اور چند توبرہ چکان اس کے جنوبی چار غسان خانہ مینہ
 احمد بخش و محمد بخش پر ایہ پتھر عدد سے بنا ہوا ہے اور سال فات حاجی نور صاحب کا ۵۷۵ھ لکھا ہے اور پچیس چرخ
 حال قبر حضرت عارف حشتی المشہور میان و دوا متعلقہ کو رستان خطہ میان فی شتر قرویہ
 مقبرہ حضرت جللی نور صاحب کے ایک چھوٹا پتھر خشتہ مع چار اندان پتھر جس میں ایک خانقاہ میان و دوا کی قدیمی ہے قبر
 قدیمی تھے ایہا طوائف نے از سر نو بنوائی اور دس بارہ برس پہلے لکھا کہ آگے چارہ طرف چار اندان بنوئے
 میں اب تک انکی ہیہ کہ انہیں گاہ گاہ لوگوں کو قبر سے آواز آتی ہے کہ پے پے ہو کے جاؤ اور اکثر لوگوں نے
 ان کو چشم طائر دیکھا بھی ہے جمیل اور سفید ریش میں از نام آپ کا اصلی محمد عارف حشتی اور انکی قبر کے پتھر چترہ
 آج اندین بکٹا ابتدا میں حج کو رہی اس راستہ سے جاتا تھا بنیاد جو جاتا تھا اسی سلسلہ راہ منہ ہوجی وفات انکی ۶۳ھ
 ایک ہزار و چھ سو میں قریب میں آئی قطعہ عارف حشتی ست پیر عارفان بوڈینچی صاحب جو جلال
 سال مجلس جو پتھر گھنڈل عارف حشتی بتلرخ وصال حال قبر نظام شاہ و مجذوب
 متعلقہ خطہ کو رستان میان فی اس مکان کے گرد نواح کہاں لگا لکھ درخت لکائی ہوئی ہیں اور غریب و دیہات
 مسجد سفید نے سقف چارہ غسان خانہ پتھر چرخ پچیس مینہ تھا جاث خواجہ حسی صد سال سے بنے ہوئے اور اس
 کتبہ میں بظرف شمال مکان تہ نہر لکھو نہ حضرت نظام شاہ صاحب ہے اور غریب و دیہات کے ایک کوٹھڑی اور واز
 جوبی عریضہ اور اس مکان کے نیچے چھوٹا پتھر ایک دروازہ جب اس کے اندر جاویں تو سقف قابوتی اور اس کے

[illegible]

تھیں سر پہ چو اقدار اور سپر حضرت شہان شاہ کی ہے لکھنؤ میں سال کا پہلے سکونت ہوئی اور
 درخت کی ڈھلی بیروں کے درختوں وغیرہ میں بہت سے شاہ صاحب مجذوب فقیر قوم
 کے گورنر اور دیگر تارکے کے فرار اور دروازہ شاہ عالمی کے باہر رہتے تھے اور سرکار
 بہار اور انکا بہت سے بد کرتے تھے اور ایک روپہ میاں کو خزانہ ہمارا ہے عینات ہو تہا اسوا اسکے تمام عام
 و خاص لاہور کے انکی خدمت کو سعادت جانتی تھے کرامات اور انکی صدائے مشہور اب یہاں پہنچا ہے شاہ فقیر قوم انڈیا
 خادم نظام شاہ پٹنہ ہے اور حال سائیں نظام شاہ کا یہ ہے کہ یہ حضرت فقیر مستجاب تھے اور تمام ہندو
 و مسلمان لکھا دو آب و جان کرتے تھے اور یہ حضرت اکنٹہ مختلفہ میں سکونت پذیر رہتے تھے چنانچہ موت
 مکان بگمیشہ قریہ قلعہ گوجر سنگی میں ہے اور بعد ازاں شہر میں کچھ کہیں اور کچھ کہیں آخر یہاں ہے
 پہلے یہاں انکی سیڑھی تھی پھر آب نے یہاں عمارت بنوائی اکثر شاہ خاص خاص انکی زیارت کے
 واسطے یہاں حاضر ہوتے تھے اور صدائے اذان میں انکی معروف و مشہور میں چنانچہ یوم قتل راجہ ہیر سنگ کا ذکر ہے
 کہ اوس روز علی الصبح یہ حضرت تکیہ سادہ ہوا میں تشریف لائے اوس روز عید انھیں کا دن تھا آپ دہان
 اگر فرمانے لگے کہ کسی شخص لکھا گلی حنفی اور ہندو کی ہے اوس وقت لوگوں نے جانا کہ آج سلطنت میں
 خرد کچھ فرق اور لکھا چنانچہ بعد دو گنہ کے راجہ ہیر سنگ جو اپنی جوی میں محصور تھا معیت جلاویز
 سوہن سنگی خلف ابو گلاب سنگی و چند ہر اس بیان معزز کر تھیں اس کے دروازے باہر نکلا اور سردار
 جو ہر سنگی ماسون بہار راجہ دایب سنگی نے تعاقب یہاں کیا اور متصل کہاں روئی جاکر اوسنے راجہ ہیر
 کو معیت منڈت جلاویز میان سوہن سنگی قتل کیا قریب تھا اور بہت کرامتیں انکی مشہور میں ہر عہد سلطنت
 اگر تہی میں اور انھوں نے ایک کاٹھ اپنی اسکان بنایا اور جیسے غصہ ہوتے تھے اوسکو کاٹھ میں بند
 کرتے تھے چنانچہ حسب العادت ایک روز بروز یکشنبہ ایک شخص مسلمان قوم جوگی کو آئے کاٹھ میں بند
 کیا دوسرے روز اوس جگہ کے مجسمہ صاحب دینی گمشدہ بہار ضلع لاہور کے استغاثہ کیا وہاں سے
 حسب قنابلہ بعد اپنی نبوت معی کے معرفت خدا بخش گرفتار طلبی انکی محل میں آئے جب کو تو ال حضرت
 کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ حضرت ابھو حاکم نے طلب کیا ہے تھیں ان کے چلو آپ نے فرمایا کہ

بہاوی معتز تو محکموں میں گرنا ہمیں ہو تو محکموں میں ہے کہ اسات میں محکوم کی مکر کو قوال نے محسوس ہی پایا
 پاں کی رو اپنے حرم باکرہ آج تو ماکل ہم خود سرکار کی محکمہ میں ملے جلسے کے حصہ و دل گذر اورات کو آپ تو
 ہو گئے اور وقت مرگ مامریں ہو گئے تھے کہ کو قوال محکوم دالت سرکار انگریزی میں لکھا تھا ہم ہی سرکار کے کلمہ
 میں ہمارے جس آب فوت ہوئی تو نام نہیں مل ہو گیا اور ایک بھی کہنا تھا کہ اوہوں نے سرت بغیری کی کیا
 بعد اسکے محمد سلطان ٹہیکہ دار نے پنجہبر و کعبین ایچی کی اور ہزار ہا رس و مرد ہند و سلماں آپ کے حارہ پر
 مامریں ہوئی اور ٹہری دھوم دھام سے دس ہوئی اور مرانی کو اب شیخ امام الدین سوادہی اور جہد و جہد
 میلہ ماشا ہی اب بھی آنا و نند لوگ انکو موجود ہیں اور گاہ و گاہ کچھ حدت بہا کو ضرر کی کر رہے ہوتے ہیں
 اور یہی کتاں ایک نام سے مشہور شمال ولایت میں کتاں کے بہتہ موضع مرگتہ جو چوری کی طرف جاتا ہے اور اسکے مال
 روکیوں باغچہ سید جلیع شاہ ہی اور شمال وید والاں مسکوہ گورکھاں کے ایک و ترہ بختہ چونچ کو سودہ
 اور ہر و فریں بختہ کے مرانی جہاد اں ایک فر حضرت عاقل محمد لواری کی اور دوسری حضرت عاقل محمد
 قاری صاحب کی چیرت خشتی میں فقط حال گورکھاں بعد نہ جہاں رہیں ہوں ہر جہت ہو اگر
 کام گورکھی کا ہو کہ سے تو بہ لوگ کیا کریں صاحب بہت بہت ہی لوگ کونے رہی ہر عالمگیر نے گلگو لوگ اس
 کام پر مقرر کیئے بعد محمد ساہ بہد قمرتاں ہی ویاں ہو گیا کوئی یہاں غرضیں کو پاسے آتا تھا اور یہاں
 بطور سیلاں گیا ہر بعد ہمارا حدت سگہ سٹٹ میں جس گورساں سردنی دربارہ بہا بی مدد ہوا
 ہر یہاں قمریں ہوئے لگیں بعد اراں سدہ سدہ سیلا کاٹا گیا اور قمرساں ہوتا گیا حب یہاں سیلہ تھا
 تو کوئی کوئی بطور تاؤ قمر یہاں ہوتی تھی و سن مت میاں مراد حسن تاؤرہ گورکس قوم کا رہیدارتھا
 حد وہ حکام سے سنگ آبا تو اسے حواہ نامی میں کہ اپنا شاگرد کیا اب اسکی ولاد گورکس میں اور یہ
 حال گورکھاں رانی سید سہو سہو سہو نشیں مانقاہ سیم طاہر صاحب تحریر ہوا اور رانگا گورکھاں مال
 اور لکا بلعدہ تحریر ہو گا اور جو شرک چوری سے میاں میں ماکر گئے دو شیریں حاتی میں ایک طرف
 موضع مرگتہ دو سری کوٹھی مسکوہ جناب دانش کشر ہباد کو حاتی ہے اسکے شمال وید ایک کوٹہ
 دو در والہ مسکوہ مانکھاں ہی ہمیں اب یا جس خاں اسکی رہتی بہ کوٹہ ہشتی سے کہگل ہوا ہو ہے اور

دو نو در جنوب کی طرف بن حال مکان نکیہ و باغیچہ سید چراغ شاہ صاحب پیشی
 و سبزواری متعلقہ زمین خطہ گورستان میانی بہ شاہ صاحب قایم سوسنی
 دانی لاہور کہیں آدمی بزرگ پارسا نیک بخت مشہورین سلسلہ آبائی انکا سید سبزواری ہوا و نسبت بزرگوار
 کی حضرت امام غفرقی سے اس طرح ہوتا ہے کہ سید چراغ علی شاہ صاحب بن سید احمد شاہ بن سید قمر علی بن سید سخی
 بن سید عالم بن سید قاضی غلام محمد شاہ بن سید ابوالعالی بن سید جعفر علی بن سید مہدی بن سید حیدر علی بن سید
 محمد باقر بن سید حسین بن سید حمزہ بن سید محمد سبزواری بن سید احمد بن قطب الاقطاب میر سعید بن سید محمد بن سید
 علی بن حسن علی بن سید محمد بن سید علی بن سید خزین بن سید احمد ثانی بن سید حامد بن سید احمد بن سید احمد بن سید محمد
 بن سید ابراہیم بن سید منہاج بن سید علی بن سید جلال الدین بن سید محمد قاسم بن سید ابو جعفر ثانی بن امام علی نقی
 رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور فقیرین سلسلہ جناب کا صاحب یہ چشتیہ پرست آپ کی خدمت مولوی غلام مصطفیٰ
 اور اوکو بخدمت شیخ الدتا اور اوکو بخدمت شیخ کریم الدین اور اوکو بخدمت شیخ محمد غوث اور اوکو بخدمت شیخ
 قادری بخش اور اوکو بخدمت شیخ حامد شاہ اور اوکو بخدمت شیخ محمد صدیق اور اوکو بخدمت حافظ محمد عارف اور
 اوکو بخدمت شیخ عبدالخالق قریشی اور اوکو بخدمت شیخ جان الدتا اور اوکو بخدمت شیخ نظام الدین بلوچ تہانیسری اور
 اوکو بخدمت شیخ جلال الدین تہانیسری اور اوکو بخدمت شیخ عبد القدوس گنگوہی اور اوکو بخدمت شیخ ابو محمد
 اور اوکو بخدمت شیخ عارفہ اور اوکو بخدمت شیخ احمد عبد الحق ردوی اور اوکو بخدمت شیخ جلال الدین پانیپتی
 اور اوکو بخدمت شیخ شمس الدین ترک پانی پتہ اور اوکو بخدمت خواجہ علی احمد صاحب کلپیری اور اوکو بخدمت خواجہ
 خواجگان زہد الولی فروزان دھیردران خواجہ فرید الدین گیم شکر رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہے
 اب چند پتہوں سے مسکن شاہ صاحب کا خاص لاہور ہے پہلی بزرگ انکو شہر قبشہ الخضرا الشہر سبزواری
 میں رہتی تھی بعد ازاں بسبب وقوع حوادث زمانہ مخالفان سے تشریف لا کر بموضع احمد پور علاقہ
 ملتان بن متصل آج شہر یف آباد ہوئے و حصول قوت حلال نوکری صوبہ ملتان سے کرتے تھے جو کہ
 بزرگان شاہ صاحب سے قاضی غلام محمد صاحب بڑی فاصل اجل و عالم متحر ہوی اور اوصاف آپکی
 شاہ عالم بادشاہ عالم گیر کی بیٹی نک پہونچی اوسنی بہار خورسندی اوکو اپنی پاس ہلایا عزت کو اور

قاضی لاہور معر کیا اور وہ حضرت کئی برس تک قاضی لاہور رہی غلہ وہ مراں میں طمانت میں ایسا
 دم عیسوی کہ ہتھوڑی کہ جو مارا گیا گوماں تارہ کیا گور میں سارک جو ملو تو بالعل لقصہ جواب علم ما
 حاں دامد مرحوم کے صاحب راودوں کے سے میر ذوالفقار علی قاضی علام محمد صاحب کے مراد زہ
 کے مائی ہو رہی ہے کہ وہ ہی ایک اسکر کبیر یہ مد غرض کہ شراکت و حکمت و علم و علم سید جراح علم سہ
 صاحب کی داب مارکات میں ورتی درتہ ہر کھہ آج سے ہیں سسرورہ کہ اولاً علو آل ہی ہو گیا
 ہی یقین ادہیں ہوا صاف وہی سو ونگی + وہ بہرہات تفتیں طلما و علاج سماروں میں مصروف رہے ہر
 اور علی محمد سے کا بہ حال ہے کہ جو مارا آتا ہے اس کی حال مالکال دیکھہ دکلام سیریں سکر لصف ص
 او سکی دور ہو جاتی ہے مرید صاحب کے حاص لاہور و غیرہ میں کثرت میں بہت وضع و سرعیا آیکے
 ماتہ سرعت کر کے یعیاب ہو ہی ہیں راب بہر آت عبادت حق اور وہ بہر گوری ہماراں ظاہر ہے
 و مالہی میں مصروف رہتی ہیں عالی کامل ہی آت ایسے ہیں کہ مالی مدد و دلائل الحرات کا و طبعہ سے
 رو رہتہ ہر اور محض اسی واسطی داب لی مارہ تہہ سال سے اناج ہر قسم کا کہا ماچو داب ہر غرض کہ آدما
 داب مارکات سادات عظام و شرفاد و الکرام میں یا ہیں سب انکو جسم محکم وجود رکھ آمودیں موجود ہیں
 صاحب راوہ ایک پڑتیں ہیں اول سید عالم علی شاہ کہ طبع حلیم و سادہ مزاج فی ضرورتی نکراوہ دوسری سد ہاد
 علی سادہ کہ علم طمانت و نظم و متفرار سے ورتی میں طان ہیں متحرکہ ہی کطرف ہی طبع اوں کی راعہ ہی
 سیریں سد ماد و علی سادہ بہت حوس مزاج حوس لاس حوسگو حوس سحس علم بہیم اسم باسم ہیں جدا
 سلامت رکھی جو کہ سید جراح علی سادہ صاحب کی طبع حلوب اور تحریک کطرف بہت مائل ہے اسو اسطے
 انہوں نے جا کہ لاہور سے ماہر کسی طرف کوئی اسامکان اما سحریر کیا حاوی کہ جہاں راب ماد کو
 دو کھڑی ٹہہ کر سب سحر علیہ عبادت حق مشغول رہیں اسو اسطے اوہوں نے سرکار میں عرضی دکر
 سہ رہیں سجدائیں کہا مولیٰ اور دباں اب گرو نواح چار و لواری خام و دشت او سچی سوانح اور دوسرے
 کو انرا اسمکان کے تیں راسدہ ہیں ایک شمالی دو سراجوئی سراجوئی و دیہ ایک کو ٹہہ خام ہو سکا
 در وارہ مد طان تختہ چولی سرورہ موجود ہے جس میں رہے شاہ ایک نصیر جادوم سد جراح علی سادہ

صاحب کار بہا ہی و واسعہ وازہ کو شرق و دیہ ایک چہرے کے جنوب روئے زمین و رکلی شرق و دیہ و ہواں
 اس گوشہ کے گوشہ جنوبی و غربی فیجستان قصابان و شرق و دیہ چاہ پختہ مسجد چنچ جنوب روانہ بنیہ
 سید چراغ شاہ صاحب اسلئے آب سانی باغچہ کے صحر اور یہ پختہ بنیہ زمین تعمیر ہوا ہی اب اس زمین
 تختہ انار و نکا اور دوسرے زمینوں بنیہ گوندی و ٹھٹھہ و متفرقہ درختان بریشم و لکیر و پروان ٹھٹھہ
 اور چند درختان کیوڑہ و گلکابل جواسی خیر و کامو جو دیہ سر باغچہ کے باہر گوشہ جنوبی و غربی فیجستان
 بزرگان سید چراغ شاہ صاحب ہی اور بزرگ کے عہد بہادر شاہ دینا ج سہی یہاں آئی زمین اول
 حضرت بر عالم و میر حیا صاحب میر زاد صاحب ج سہی یہاں آئی اور کا طلبا بت کرتی رہو اسرستان کے
 باس ایک مسجد قدیمی ہے اور چاہ بھی عہد جہانگیر کا ہی ہے یہ بھی ایک بزرگان نے بنایا ہی یہاں خانقاہ
 حضرت علی ہشتی کی ہے یہ حضرت مدرس مولوی تھے عہد جہانگیر بادشاہ مین شہر قزوین چاہ اور غرتہ
 چو ترہ مسجد بھی ہی مکان ٹیلہ حضرت شاہ میر متعلقہ خطہ مسیانی رنگ کے
 گوشہ غربی و جنوبی مین غربی یہ سڑک مقصور ایک ٹیلہ ٹبہ شاہ امیر شہر ہوری اسپر شمال روئے تیسر
 زمین دوز اس پر غریزہ رنگ کی ہے جو بانی محلہ رنگ کا تھا اور اب محاصرہ رنگ موضع رنگت ہو
 ہے اور جب پچھلے شامان جتنا ئی یہاں آئی تو جہت بھی سہرا آئے نشان قبر معلوم نہیں ہوتا
 ایک چو ترہ پختہ زمین دوزد کہا ئی دیا ہی اسکے جنوب روئے ایک چو ترہ خشتی بوسیدہ اور سپر شاہ میر
 کی ہے یہ حضرت شاہ ابواسحاق صنا کے مامون مشہور ہیں اور دو قبرین والدین حضرت شاہ ابواسحاق
 کی اسکے جنوبیہ یہ قبور دریائی باغان عابد علیق کی ہیں اسکے باغ ب روئے چاہ قبور پختہ ہرانی
 چونکہ مغلوں کی ہیں اور اس وقت حاطہ خام گورکان میانہ ہی اس ٹیلے کے جنوب شرق و دیہ
 ہر ایک چاہ روان چنچ چوب والہ غنہ غلخانہ ہدایت خان بلوچ کا ہے اگر شمال روئے چو ترہ مسجد
حال مزار شیخ سعدی بلخاری لاہوری متعلقہ خطہ زمین مسیانی
 بہ مزار حضرت شیخ سعدی لاہوری کی چاہ ہدایت خان کو شرق و دیہ ایک چاہ دیواری پختہ قدیمی برہنی
 بلند بر سق ہے دروازہ ایکا غرب روئے مع طاق تختہ چوبی اور دروازہ کے جنوب روئے کو ٹھٹھہ

سکوہ مہر کا مال ہے۔ اس بار دو اسی کے فرش حسی سکوہ اور مسجد کے اسٹام گروہ و مہر
 دو اسی و سالی و سالی میں نشانہ والاں اور اسی کے مہر میں دیوار سرفی میں نشانہ والاں ہیں
 اس سیدی پہنچی ہی جہاں دیوار سالی میں سیدی ہوئی ہے اور اسکے دریاں ایک چوتروہ دوٹ مالہ
 اوپر فریجیہ حسی جو کچھ سپر مہر میں بھی کتنی ہیں سب کا چر ادا تہ صلہ دیوار سہیں با سب چر ادا
 ہیں اس بار دیوار کی گرد ایک بار دیوار کی تہی اور یہ بار دیوار کی طعراہ درہی تہی تہی
 مد کئی گئے ہیں صرف یہی ایک دروارہ عرب روئے جو صحت یا اس بار دیوار کی جید قنوارہ مالہ
 عرب روئے میں مروجہ ہدایت حال و رکاب نہ کرہ منافہ آدم میں کہا ہے کہ حضرت یسوع
 سعدی بخاری لا تہوی حضرت سید آدم کو جو مری طبعہ حضرت امام ربانی محمد الف ثانی کی تہی
 طبعہ تہو اور امتا میں روح ساہمہاں باد سادہ میں نو کرتے بعد اراں سجدت سچ راستہ طبعہ حضرت
 مسیح آدم ہو سکی ماصرہ کر مرید ہوئی او کی نوہ سے ٹرا اس عراق انکی مزاج حق مزاج میں طہر
 مہر رات دن سول حق رہتی تھی حضرت مسیح اسد اللہ فی آپکو ایسا قائل مزاج پایا اور دیکھا کہ
 یہ شخص کچھ ہو سکا ہے نوہ انکو کھنڈ مر سدا تہا چر چیت سید آدم سور کی کی لی گئی اور رعیت
 کراچی ہر توجہ سال میں اولیاد کا میں حق ہی ہو گئی مسیح آدم پوری راہ لا تہو روہ مستانہ
 ہوئی تو انکو لاہور میں چھوڑ گئی اور اس سادہ پاکر نولہ تہو میں اور خلق خدا کو دعوت سدا کر العز
 وہ سالہ سادہ مر سدا چر کے لا تہو میں ہے اور یہ سال تک تہو میں بکھر خلق خدا کو ہدایت کرتے
 رہے اور اسی کنائیں کہا ہے کہ نوہ اسکا استہدہ رہا میت مور ہونا ہا حلا شہیت وہ
 کو انکو روہر ولا تہو تہو فی العور مار بطرمیس انرا سکو تہیت اجہا ہونا تہا اور بعض اوقات
 ایسا ہی مراد کرتے تھے کہ تہیت وہ کراں میں حا کر کہہ دو کہ سچ سعدی وراثی ہیں اگر حیرت
 سطوہ تو یہاں ہے حلا ما حنا سہ بیٹا کرنی سی وہ تہیت وہ اجہا ہونا تہا اور دعائے
 حل مشکل کے دہلے ہا یہ مور ہوئی تہی یسوع کو کئی اہل مشکل آتا تھا مشکل اس کے حضرت کی
 دعائے حل ہوتی تھی رات آگے آگے اسکا کہرا رنٹائی میں یہی عالمگیر باد سادہ وقوع میں آئی تھی

ایک دفاتر انکی بیہوشی قطعاً جناب سعدی بخارول بیدار لاہوریؒ بود بر بروج

نہر ان حیات باریؒ جواز و بناجیؒ ان خیر بخت رفت ای حشریؒ نا آمد زمانت زندہ دل سعدی

بنجاریؒ شہناہ حال قبر فتح حسینؒ متعلقہ زمین گورستان میانہ

خار دیواری شیخ طاہر بندگی کے شمال دید جو ایک کوئٹہ دالان مستفہ مرتبہ سکونہ گورکنان ہے

ایک شمال وہ بخت بزنا و مین قبر حضرت حافظ محمدؒ خشتی کی ایک چوہرہ قد آدم بلند پر واقع ہے

اسکے ساتھ دو قبریں ایک حافظ محمدؒ زوناسی کی اور دوسری حضرت حافظ فارسیؒ بھائی کی و جنوبیہ

اس چوہرہ کی ایک چوہرہ خوب و اوپر نشان مجید ہی ای اوپر دو قبریں ایک حسن شاہ دوسرے

محسن شاہ یہ بخت سنگ دفن ہوئی اور سلسلہ حضرت کا چشتیہ ہی حال گورکنان

قبرستان میانہ زبانی شید اسویرؒ اسد شین خانقاہ حضرت

شیخ محمد طاہر صاحب قدس سرہ اس گورستان میں اب گورکنان مفصل

ذیل میں نور ماضی بولاتی سبحان نبی بخش میران بخش رحمت ماضی رانجھا

کالو ہیر ماضی شہاب الدین چراغ نور دین کہہو یہ گورکنان بارہ گھر ایک پنجھ

مفصل میں میں جو کلمہ حاتی میں حال انکے یہ کہ اول بیان مراد بخش مادرہ حکما حال و پر تحریر یہ جو گورکنان

تہا ہر اوسنی شمس میں جب یہاں بکرت قبور ہونگے میں تو اب خواجہ کو ابنا شاگرد کے یکم اسکے

سپر کیا اسکے دو بیٹی جوئی ایک کہ کریم بخش و سر الہی بخش اور پھر الہی بخش کی چار بیٹی ایک ہی ماضی

دوسری بخش تیسرا میران بخش چوتھا میون کریم بخش کے ہے چار بیٹی جوئی ایک میں دوسرے

تیسرا رحمت چوتھا بلاقی یہ اب موجود ہیں اور خواجہ کا ایک بیہی سے تاجا اسکے یہاں ایک

بیٹا سے فیجا ہوا اب وسکا مبنی بعد میں حصہ لکھ یون تھا کہ جو آمدنی ہوتی تھی نصف نصف ہوتی

تھی آمد نو فیجا لے جاتا تھا نصف حصہ میں دو ایک الہی بخش دوسرے کریم بخش ابھی بابا سالہ الہی

کا وہ بھی نہیں میں شامل ہے مزدوری قحطی المعقود صاحب سے ایک بیہ یا آئندہ آنہ انکو ملتا ہے

اور اسوای اسکے چادر لاشرا لکھانہ زمین حتی المعقود و سجادہ نشین کو ملتا ہے مزدوری گو کہ مبنی کی

اجماعاً متعلقہ زمین جو ایک ہے اور عرب سے آئے ہیں اس میں زیادہ کور کر کے
 تودہ جن سجادہ نشین ہے خط اور شہر و دیہات میں سعدی لاہوری ایک تہہ بہ تہہ قریباً
 امام اللہ گنجی اور ایک حدیث لکھنؤ اور یہاں سے لائے اور صوبہ روہتاس سے لائے اور
 دور ایک درجہ و درجہ معلوم الحال ہے حال مکان تکیہ کنیری مسجد
 خطہ زمین میانہ تکیہ اللہ پور کھری والہ صوبہ روہتاس میں ہے اور ہزارہ جونی
 رنگ کی واقعہ ہے اور روہتاس تیار ہے ایک گوسہ سالی و خری میں ایک تہہ کے اور کوٹہری
 مرہ سرکی دوس جوتہ ایک کھجور کے میں ہیں پھر ایک کھجور کے میں ہیں اور دوس جوتہ میں ہیں
 یہی ہے جوتہ جو گج سفید مرہ سرکی دوس کھجور کے صوبہ روہتاس واقع ہے دوس سالیہ کی ایک نام دیا
 اور سر فروہ میں ایک گرد و باج نام دیواری ہے سیرالی جو گج دروازہ خورہ و سال دیہہ طانی
 ایک سر فروہ یا دہشتہ حرمی دارمہ علیا و شیل سوہدی پیکان ملے کھری لوجی الہیہ اور حد
 سماج ویا یکھتہ چوتہ اور پھر میں طوائف کی ہے اس تکیہ میں سحان ہریک نامہ لورہ میں شہر
 اور گودی وغیرہ بہت بہت ہیں اس میں میرا ساہنک نامی اور میانہ میں حد و کوٹہری
 خام عریہ مفر کی ہے پھر تیار ہے ساہنک نامہ چوتہ چار سال صوبہ ہو گیا ہے حال
 خانقاہ تکیہ پریشانی والہ متعلق خطہ و زمین گورستان
 میانہ گوسہ سرکی و جونی موضع رنگ کے متصل ایک کان کینک ہو سکا تھا پریشانی ہے
 نام لکھا محمد ساہ اور بہت پیر پیری میں در ایک کھجور کے ریرہ جانی وں سلا و واقع ہے اور
 سر فروہ ٹرا قریب لوہاں مرنہ یہ ایک مسجد جو گج سفید تین میں الی جس کے متعلق اب کل
 گڑھی آدمی سے یہ ماحرادی کنیری اسکے کو تہہ غربی و شمالی میں باہ حرمی دارمہ مسلمان ہے
 جاری حد کر گروہ مار دوازی پڑی لکھنؤ و رہہ یطاق و چوکٹ شہر و دیہہ و سال دیہہ ایک لکھ
 ہمیں کوٹہریاں مسکوہ و تہہ شہر کی گروہ ہیں تکیہ میں دو یا اب لوگ ساکس رنگ اگر کاروہ
 لانی کوٹہریں اور کاروہ اور کھجور کے ہو موجود ہیں سعدی و درجہ سال نام مہر اسالیہ میں حرم

برجیان سیند فرشتہ مسجد بختہ چونکہ اور اس نیکو ترین قریب ایک سو قبر کے ہوگی، وہاں البیس درختان و نخل ہونا
 ایک نیم و یکسر و گوندی موجود ہیں یہ پیر شیرازی بلوچوں کو پیر میں جب سحرنگ آباد ہوا ہے تب سحرنگ یہ نیکو یہی
 بنا ہے اور یہ محمد شاہ پیر شیرازی دل شاہ پور میں رہتی تھی اور اگر سحرنگ میں ان پیر خاد میں بلوچوں
 کی پاس آیا جایا کرتے تھے جب انکی مرنے کا وقت ہوا تو آپ فرمیت کیے کہ مجھ کو یہاں دفن کرنا
 چنانچہ یہاں ہی دفن ہوئی قوم بلوچ انکو ماتر میں اور یہ نیکو اول نیکو قلند شاہ مشہور تھا اور حضرت
 خوشاب کر سید تھے یہ زمان شاہ بیان آئے تھے اسکی غرب رویہ و قبر میں حافظ عطاء اللہ و حافظ
 گدا برادران حقیقی کی میں یہ دونوں صاحب سلسلہ خشتیہ کے فقیر تھے اور سال پندرہ و سو میں فوت ہوئی
 میں حال نیکو کما نگران متعلقہ خطہ زمین میانی بہ نیکو الہ دین کما نگرانہ سے
 بارہ سال سے بنایا ہے اور وہ الہ دین فقیر ہوگا تھا اب اسکا مرید کہ چون فقیر بیان رہتا ہے اس
 نیکو میں جنوب رویہ ایک کوٹہ کنکھر اور انیٹو نکا ہی اسمین ایکٹ لان مال رویہ اور شرقیہ ایک
 کوٹہ ہی سے چو کہٹ طاق تختہ اور شمال رویہ چاہ پختہ چرخ در سے غلخانہ و سبیل میں ٹوٹی والی
 یہ چاہ قدیمی غرق فی الارض تھا پیر حسب ابا زت الہی بخش گو رکن الہ دین نے وہ چاہ صاف کیا
 اور مرمت اوسکی کرانی راہ اس نیکو کا شرقیہ رویہ اور ماسوا اسکے ہر طرف سحر آمی آجا سکتا ہے چاہ
 کے غریب رویہ اشجار گوندی و پھروان اور شرقیہ رویہ بطور باغچہ ایک جگہ تھوڑی سی اسمین میں دھریک
 اور گل بوڑ لگو ہوئی ہیں اور ستوا وہ کے پاس ایک پیل اور چند درخت خورد اور والان کے خوب رویہ
 قبور کما نگران پین پختہ دو اور خاتم و سوا ب یہاں قبر عونی بندہ شرقیہ رویہ نیکو کما نگران کے
 ایک احاطہ پختہ خشتی چونکہ حقیقت اند پیر عایت اللہ خان کا ہے اسمین آہلہ قبر خاتم موجود
 ہیں چونکہ اس زمین خطہ میانی میں بہت سی قبرستان اور قبور موجود ہیں اسوسطی نقشہ قبور ملاحظہ
 تحریر کے شامل اس کتاب کے ہوگا حال خطہ میانی زبانی گورکنان
 جہاں اب غریب رویہ موضع مزنگ کوٹہ نامہ خام کہو سونکی آباد میں جہاں رادل ایک موضع بنام
 نہا و میانی تھا وجہ تسمیہ میانی یہ تھا کہ وہاں صرف قوم میں کے لوگ اکثر رہتی تھی اسوسطی سحر

گاؤں کو سبانی کرتے ہوئے پورے موضع سانی اوس وقت آباد ہوا کہ محل لاہور میں آئی تو اس وقت پورے
 لوگ ہزاروں ہلوں کے دلات سے بیوہ مائی لائی اور بھار لائی ہی حاسبہ معلوم ہے محلہ مرگٹ اور میں کو گورنر
 سان آنا کی تعداد کے بعد جمائی یہ میں لوگ تھے کہ وہ درخت کرتے اور اوسکی آمدنی سی
 گدراں کرتے تھے اسل میں ہلوں کی اس طرح میں اس طرح پر مکان ہوائی سرور گئی کہ ماس ہی
 چھوڑا اس میں ہزاروں ماس ہی مائے اور ماس ہی بادہ اوس وقت سیر و ماسی میں کی گورنر کی انتہا
 کی اور اگر ماسا کی طرف سے اس جگہ میں اور گورنر مقرر ہوا اور جب دستور اوس وقت کی ہزار
 چار روپیہ فی ہزار کو ملتی تھی اور جب سہ معیم صاحب حجرہ والی یہاں ملے کہ یہ سٹی منتقل لائی تو
 اوس وقت میں بھی یہ گاؤں میانی آباد تھا اوس وقت یہ گورنر لوگ مرید دی اور اب بھی جب
 سید مد علی شاہ صاحب سجادہ شمس حجرہ یہاں منتقل لاتے ہیں تو میں لوگ مد میں ادا کرتے ہیں
 اسل ماس اسر علی صاحب یہاں آئی اور اوکے یہ جگہ سدا تھی تو اوہوں پہنچ لاسیں اسی یہ لوگ کی
 یہاں طلب کر کے قریبی مام ہوئے تھے اس جگہ کا نام سانی بیج ڈیرہ مقرر ہوا اب اوس وقت کے
 مام ماس ہی باقی نہیں وہ جگہ کہ یہاں میں تھے خوب رویہ ملے حضرت شاہ محمد مقدم کی تہو سے
 وہاں اس کوئی مریہ نہیں ہوتی اور بجیا دو محلہ میں وہاں سید ٹری ہی ہر سہ اکہرا عالس
 میں شیخ طاہر صاحب کی قبر یہاں ہوئی اس طور سے کہ یہاں یاں دو العمارت کے چکی اولاد سے
 اب حکم کریم علی شاہ دواسی اوکے لاہور میں طماست کرتے ہیں رہتی تھی اور وہ شیخ طاہر صاحب
 مرآتوہ ہوں کی قرا لکی یہاں ہوائی مت سے قریب طاہر سنگی مسہور ہوا ہر جب بیڑوں
 ماطم لاہور ہوا تو سکھاں ما حداتہ میں موضع ماسی کو لوٹ لیا اور تمام لوگ آخر کے کہیں
 کہیں ملے گئے اوس وقت میں ٹراں گورکھوں کا ماوا ہر یا مام گورنر تھا وہ موضع مرگٹ میں
 حارنا رچھاں موضع میانی تھا وہاں اب حانان مرودہ میں گئے اور اب عرصہ دو تیس سال
 سی ماں کو تھی لوگ سہ دارساں لی آباد کرائی اور اوکو اسی میں مرودہ دی اور فی گھر
 ایک روپہ سالانہ کرایہ لیا مکر کیا کمات کہو یہاں اب ننڈیا دو سو گھر ہو گیا سو جس میں ہر گھر

سیانی و بران ہوئی یہ قبرستان بنا چلا گیا پہرا و اہر یا کا بیٹا نور محمد ہوا وہ بھی گور کنی کرنا رہا
 پہر نور محمد کے گہرین دو بیٹے ہوئے ایک کا نام خواجہ دوسرے کا نام تاجا بیہ بھی بستہ گور کنی
 کرتے رہے پہر خواجہ کے یہاں دو بیٹی ایک کا نام کرم بخش اور دوسری کا نام الہی بخش اور ایک
 دختر بیگ بہری اور تاجہ کا ایک بیٹا فیض بخش اور چار دختر بہر فیض بخش لا ولد فوت ہوئے اور
 کرم بخش کے یہاں پانچ بیٹی ہوئی۔ بلاتی محمد بخش احمد بخش رحمت غلام محمد انکلی
 دو یعنی بلاتی اور رحمت موجود اور محمد بخش اور احمد بخش مر گئے اولاد احمد بخش ہی تین ہیں
 ایک شہاب الدین دوسرا چراغ دین تیسرا نور دین موجود ہیں اور محمد بخش کے دو بیٹی ایک الہ بخش
 دوسرا غلام حسین یہ بھی سوچو ہیں اور بدستہ گور کنی کرتے ہیں اور رحمت کی دو بیٹی ہوئی ایک
 کا لوہ دوسرا محمد بخش یہ بھی موجود مگر ابھی خورد ہیں اور بلاتی کے دو بیٹی مولا بخش اور محمد بخش
 یہ بھی خورد ہیں اور الہی بخش کے پانچ بیٹی ایک نور ماسی دوسرا پیرا ہی تیسرا رحیم بخش جو تھا
 بنی بخش پانچواں میران بخش اب نور ماسی کے یہاں تین لڑکیاں اور ایک لڑکا حسن دین
 اور پیرا ہی کو گہرین دو لڑکیاں اور تین بیٹی ہوئی اور رحیم بخش کے یہاں جو فوت ہو گیا ہی
 ایک لڑکی باقی رہی اب سقہ آدمی کا رکن موجود ہیں۔ نور ماسی رحمت بلاتی بنی بخش
 تیسرا ان بخش شہاب الدین نور دین چراغ دین الہ بخش غلام حسین اب انکی چار بیٹیاں
 یعنی حصص ہیں تین پتیاں تو اولاد با و اہر یا کی اور ایک پتی سجان اور ماسی کی ہی حال نکلا
 یہ بھی کہ یہ بھی قدیم سی پتی مار چلی آتی ہیں اور یہ سجان اور مادا مامون رحمت اور نور ماسی
 کی ہیں مامون انکا حقیق اعدا اور وہ بھی گور کن تھا اب تقسیم حصص انکی اسطرح پر ہے
 کہ جو مردہ آتا ہی تو مالکیت حق گور کنی انکو دیتا ہے اور علاوہ اسکے سجادہ نشین کو بھی
 کچھ حق المقدور دیتا ہی انکی آمدنی کے ساتھ اسکو کچھ تعلق نہیں اور نیز ان گور کنوں میں محمول
 ہی کہ خواہ جسکی جو مرضی ہو وہ کام کرے چنانچہ اب کوئی سو پارسیوہ جات کرتا ہی اور
 کوئی گور کنی مگر حصہ اسکا بدستہ ملتا ہی چنانچہ ایک روپہ آوی نو اول اسکے چار حصہ کرتے

اس وقت میں جس جسی مایہ آہ تو لانی اور نور تابی اور لدہ آہ یعنی میں درمیانہ سخاں اور
 ادا لٹا ہی بعد اسکے لانی اسی چار آہ کو مایہ جگہ تقسیم کر رہے ایک آہ محبت بخش اور ایک
 آہ ہمد بخش اور ایک آہ رحمت اور ایک آہ خود دہ لیتا ہی اور تقیہ آہ یعنی دو حصہ سی چار
 آہ مہر مایہ لٹا ہی و اسی میں چاروں حصوں میں حصہ مرضی خود تقسیم کرنا ہے اور ایک حصہ
 چار آہ لدہ دیکر بعد اسی ای میں سی چار ہی کی خود وہی قسم کرنا ہی تو اس طرح سی
 ہر مایہ کو دو حصہ یعنی دو آہ ملے ایک آہ نور مایہ اور ایک آہ اسی مایہ لدہ ہی
 لٹا ہی اور تقیہ ایک حصہ سی چار آہ جو سخاں کو ملنا سی و سیل سی دو آہ خود لٹا ہی اور
 تقیہ آہ میر گاہ نادا کو مایہ کالو اور خود دو سو مائی ہر ان تو میں اس حصہ درسی کہ یہ
 قریشاں حسب الامداد ہر کار ماہ صفر المظہر ۱۰۰۰ ہجری سی مد ہو گیا ہی سجدہ و مقبرستان
 کی حسب مواد مد صا حان سو سیل کشتی کی متصل راوہ مد ہو جا تھا حضرت اشان میں اسٹی
 قریشاں کی انکو ملی ہے گورک و مان کام کرتے ہیں اور اس تعلقہ میں اسوا ان گورکوں کے
 میتا گورک قریشاں ساہ اوالہ عالی کو سہی گمہ غی ہے اور و مان میں ماطہ قریشاں مدہ کی
 مدہ جو میں ایک ملکہ کو کا اور دو سہ حضرت ابان کا شہر مدہ میراں دی کو ہی کا اہل
 سی مدہ کو ہی میراں ہر دینا کی ہوئی اور وہ ماطی ابکی فقط اول مراد سچ طاہر مدگی حصہ
 کا راہ گورکس راہ ساہ فقیر خادم و مھا ورتنا اوس وقت میں مدہ معمول تھا کہ ابدال ساہ
 ہر یہاں تکہ دار تھا جو پڑھتا کہ در بعد ہی مارا آہ تک اتنی ہی وہ حواہ گورکس اوس فقیر
 ابدال ساہ کو دیتا اور وہیہ اور وہیہ صبح کر کے سوس کرنا تھا اور اسوا اسکے پھر سوس
 سی نہ سوس کے وہیہ کو دیتا تھا جب قریشاں طوائف کی سنت میں یہاں ہوئی تو ایک
 رور مہا راہ رحمت سکے ماسق سیعتہ حال سی ہواں کے کہ حکمی حسن کا حال درج تواج
 سکھا ساہ و مان اوسکی قریشاں اور چار ماہ گردنواح میالی یعنی ایک ماہ سو لاہی والد
 دو سہ مدائی والدہ ملکیت الہی بخش گورکس اور فقیر ہر مدہ سی والدہ ملکیت مہر سادی ہما

اب سرراہٹ مانت گمری صاحب بیادرنی کوٹھی بنوائی ہے اور اس جاہ پر بانچہ کوٹھی ہی اور چوہنا
 جاہ بلوچا نوالہ اسکے ساتھ کر کے مولانا ہمیشہ سوران کو دی آیا اور ان بارون جاہ کی آمدنی انکو
 پچاس سو پینے سالانہ آتی تھی چنانچہ چالیس برس تک وہ کھاتی رہی اب منبط ہو گئی مولانا ہمیشہ سوران
 بھی کچھ نہ کچھ بروز عرس میچوڑتی تھی جب ابدال شاہ مر گیا تو اوس کل بالکا محبت شاہ گور کنوٹ
 وٹان ٹہنڈا یا اوسکا بھی وہی معمول رہا اور میا نصفا وٹالی واکچو مشہور خاندان قادریہ پنجاب
 ہیں۔ انکی بزرگ سجادہ نشین حضرت ابو محمد صاحب لاہوری کی تھی اور حضرت ابو محمد صاحب سلسلہ
 قادریہ میں مرید شیخ طاہر صاحب ہندگی مرحوم کو ہیں اور حضرت شیخ طاہر ہر چار سلسلہ یعنی قادریہ
 نقشبندیہ و سہروردیہ میں بہت لیتی تھی ابو محمد صاحب لاہوری سلسلہ عالیہ قادریہ میں آؤنگے تھے
 اس توسل سے حضرت بیان صاحب بھی بیان سید خیر شاہ سپہ حسن شاہ بیان بڑا حضرت شیخ صاحب سجادہ نشین
 ہو کر بعد ہمارا جہ صاحب آئی اور بعد انکی جب خیر شاہ فوت ہو گیا تو ایک شخص جبراع شاہ نامی
 بن زندگی ساکن موضع مزنگ وٹالہ والی صاحب کو کا با مہد عطا کی عہدہ سجادہ نشینی شیخ طاہر
 صاحب کی کچھ زر نقد دیکر مرید ہوا چنانچہ انہوں نے اوسکو اس عہدہ میں بیان کا سجادہ نشین
 کر کے بھیجا اور بعد ہونے مرید کی سید چراغ شاہ صاحب بیان تشریف لائے اور دو برس تک رونق افزا
 اس خانقاہ کو رہی پھر چراغ زندگی چراغ شاہ صاحب کا گل ہو گیا بعد اوسکی زندگی علی باب چراغ شاہ
 کا بصواب بدینہ داران و روسائے موضع مزنگ کے بیان آ بیٹھا اس عہدہ میں زندگی صاحب خیر
 زندگی چوڑ کر چلے گئے میں بعد شہسوار بن زندگی حقیقی پھائی چراغ شاہ کا وٹالہ میں گیا اور طبع
 سجادہ نشینی اس خانقاہ کو حضرت وٹالہ کا مرید بنا اور انکی اجازت سے سجادہ نشین اس خانقاہ کا
 مقدمہ ہوا اور اب تک قابض متصرف ہی اگرچہ چراغ شاہ کا بیٹا ہوا در شاہ جو حقیقی برابر زاوہ
 شہسوار کا ہی موجود ہے اور وہ کہتا ہے کہ میں محب ورنہ اپنی باب چراغ شاہ گدی نشین سابق اور
 زندگی وادائیگی کی حق واد نصیف آمدنی خیر جڑا وہ خانقاہ کا ہوں مگر میان شہسوار اوسکو کچھ
 نہیں دیتا اور یہ مکان ورنہ سے تعلق نہیں رکھتا ماکان مکان میان صاحبان وٹالہ میں اور کا

میں مدہوں اور ادبوں کو محکوم کیا سجادہ نشین مہر کر کے پہنچا ہی میں محکوم کچھ مدوگنا اگر کوئی
سطح پر لوا حارت نامہ میا صاحب ڈالہ کالے آغصا اور سابق ارماں حیر شاہ گدی سلس
صرف گو رکس لوگ جس کرتے تھے اور آمدنی مسیح مال الیقین تھے حب مال حیر میاں حیر شاہ قشرب
لائی توجح عرس بعد نصف میا میں گورکناں و حیر شاہ مقرر ہوا اور درآمدی حج اجراءات
مریت مالغادہ و عرس و لعلہ سجادہ سب میں صرف ہوتی رہے ساتھ اسکا بھی معمول ہی اگرچہ
نایح و مات حضرت سچ ظاہر مدگی صاحب تصدیق قول صاحب تذکرہ محدویہ آٹھویں ماہ محرم
سلسلہ ہی مگر سجادہ نشین و گورکناں اس مالغادہ کے عرس یعنی فائزہ سالیہ حضرت سچ ظاہر مدگی صاحب
کا سا س آداب عشرہ ماہ محرم الحرام نایح ستیریں ماہ محرم کرتے ہیں اور سرد سالیہ حضرت کے
یہ سورہی کہ اوس روز ماں ملوا اور دال کچھ دھو گوسٹ پکوا یا ماتا ہی اور علما لوگ جمع
مرنگ و رلا ہوسی ہو اگر حضرت کا حتم دلا ماتا ہی و ہمیں کثیر ارادہ مند لوگوں کی و ماں جمع
ہوتی ہی اور تمام رات شب سدا رہ کر فراں شریف مار و اح حضرت کی بڑ بڑکھ جسی ہیں اور نہ
ہی بہت ہی جمع ہوتی ہیں اور سبڈ مارہ فقرا کا تقسیم کما ماتا ہی اور اول یہ ہی دستو بہا کر غیر
سچ کی لوگ ہاں سرد سالیہ حضرت کی آما ہیں باقی تو اور صرف فائزہ اور سبڈ مارہ ہوا
ما تھا مگر اس دوسری کہ شہسوار سجادہ نشین ہوئی ہیں انکی اکہہ حضرت بڑی سونقیں آدمی ہیں
اوہوں نے مال لے لوگ یعنی دوسرا ہی و غیرہ جو سرد سنی میں جمع کینا اور مجلس قوالاں کرنی پڑی
کی ہی رہ سیکتا ہی محرومات و اح کنہو بیجا سہی ہوا شرف ہو گیا ہی مگر یہ رسم ہی سچ
ہو ہی ہی سابق نہ تھی سابق صرف سری فائزہ ہوتا تھا اس قدر احوال صرف رہانی گورکناں و سار
بانی سچ ہوا سچ اور جو سچ ہی جو شرک میاں میں آئی تہرے جو بہرہ و یہ فقیر صاحبان کا کچھ
مسبود ہی گرد سکی مار و جاری سکتہ میرہ ایک سدا و میرانی بطور ڈیوڈی مستعدہ سال وہ
ہیں وہاں درختوں و میر و گوہی کہ ٹپے ہیں دریاں ہیں باد چری دارمہ کوٹہ موجود ہے
اور جب وہ رہی موجود ہیں اس مال میں عطا نور مازان شمس الدین صاحب کی طر

اسکی جنوب۔ وہاں حاطہ قبرستان مولوی غلام اللہ صاحب امام مسجد پورانی ہی ایک چوہر ویاہر دوا
سیندھینج شہزادی سوداگر دلی تھی اور ایک چار دیواری خوشنویسی۔ حال قبر پیر مان صاحب
بانہر دروازہ ذکی کی شرفرویدہ اوس شہر کی جو متصل شہر ہو کر قلعہ کو جاتی ہے کتب شریک ایک
تکیہ ہی اوسکی گردنواح چار دیواری پنجتہ خشتی اور یہ حاطہ پنج مین سید و حصہ مین منقسم ہے
حصہ جنوبی مین ایک در چار دیواری پنجتہ ہے اوسمیں دو قبرین مین ایک پیر مان صاحب کی
یہ حضرت بنجاری سی آئی مین اور بعد اکبر بادشاہ فوت ہوئی مین پہلے یہ قبر بہت خوبصورت تھی
تھی مگر کنور لونہال سنگہ فی سما کرادی تھی اب امام الدین حجام فی ہزار برس نو ہوا ہی ہے اب
آج کل سفید ہی ہو چکا وی گی دو مین طرف رستہ آمد و رفت ہی اور پاس کے ایک گزہ آدم
شہاب نام کی قبر پہلی مین شہاب کی قبر خندق پر تھی اب جو وہاں باغچہ بن گئی اور خندق
پر ہو گئی تو وہاں ہی استخوان اسکی لگا کر یہاں قبر کی یہ قبر بہت طول ہی باعث طوالت نو گزہ
کر کے مشہور ہے اور دوسری حصہ مین ایک مسجد کی جہت اور دو کنوئیں اور ایک ٹالان و کوٹہ
خود و ایک ٹالان بڑا موجود ہے اور بہت سی رخت گوندی و بڑہ و پیل وغیرہ اب چند فقیر لنگوت
یہاں رہتے مین چار دیواری کا دروازہ شرفرویدہ چوہا موجود ہے و ماضی آمد و رفت جاری ہی چونکہ
ذکر اسکا کسی کتاب مین دیکھا نہیں گیا لہذا جو کچہ انکی مجاور مین اور ارا دمنڈ و سنی معلوم ہو چکا
کیا گیا اور جو فقیر وہاں رہتے مین وہ بھی مچھول مطلق بیوقوف محض ہنگی اور چہر سی مین گھسے اگر
ایمان کی شرط مین پوچھیں تو بنا نہیں سکتی بموجب گردش زمین کہ سر راہ سے قبر مین ٹہری سی معلوم ہو
مین اب تو یہ مکان چندان خوبصورت نہیں مگر پرانی پرانی اشخاص یہاں کرتی مین کہ انہا
مین یہ مکان بڑا پر رونق تھا حال مزار حضرت شاہ کا کو خشتی دوسری مرتبہ
متسل ستر محمد سلطان ٹہیکہ دار شرفرویدہ مسجد شہید گنج والہ زید دیوار شہید گنج والہ ایک چوہرہ پختہ
جو گنج چارشت مرتفع جبکہ اوپر درخت بڑا موجود ہے پھر مزار پانوار حضرت شاہ کا کو خشتی کی ہے
یہ حضرت مرید حضرت خواجہ نظام الدین سلطان الشلج زری زرخش چکا و ضہ نورہ دلی ہے

ہیں اور حد ملا تا جس ایک حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر سی ہی ہوئی ہیں ولی ماکمال شہر منڈرا میں
ایک مسہو میں وقت آمادی بیرون شہر لاہور بہ معام محلہ خواہر باباں در محاسن مسہور بہا حضرت
جدیدت یہاں سکونت پذیر ہوئی اور اسی آب کو آبِ ایا بھی رکھا تھا کہ کوئی انکو نہیں مانتا تھا
کہ فقیر میں مگر انکی مام کی ماعت بہ محلہ جہاں اسٹیشن ریلوی ہی محلہ شاہ کا کوٹہ شہر تہا
یہ حضرت شری مرغ الحال بہ طور آسودہ وضع دیا داراں رکھتی تھی کہترین کے دیکھتی دیکھتی مال
مراد حضرت ساہ کا کوٹہ کی لپٹ شکر در وادہ محاسن چینی کی کام والہ ٹرانسپورٹ عالتیاں ساہو بہا
اور شعل اس در وادہ کی تعمیر در وادہ مسجد دریر جان تھی ہتہ ہا کاسی کا کام کیا ہوا ہا ہا
جو عتہ کی وقت میں دہاں خرید و فروخت اسپاں ہوتی تھی وہ در وادہ دوسرے تھا وزیر کرٹ
مذکور ہی کہ جب احمد شاہ ابدالی مادر ساہ کو محل کرکی لاہو پڑ آیا تو اسکا یہ حضرت صابر شاہ
محمد وسیع حکمی فرسیت مسجد مادر ساہی چوتراہ ملندہ واقع ہی اور حال دیکھا اسانندہ تسک
حالات درگاں اندرونی بہر لاہو میں مسلسل تحریر ہوگا اسکے ہمراہ آیا اور وہ قدیم سی لاہو ہی
صفا شاہ درہ میں ہو پھر تو اوہوں احمد ساہ سی وریا کہ سیہ سیز شہر میں ہیں جہاں کہ سہیل
ہو اسلٹی میں جاہتا ہوں کہ تو مہی وکیل کر کے سہ لورماں میں ماں ساہ درما طم لاہور کے پاس دار
کر احمد ساہ فی سماں قبول کیا اور حضرت کو اسکی پاس بجا جو کہ سیہ فقیر فی ہر و احمد کو سہی بہ سحر
ہو پھر کی مسجد میت لوہ وریائی لگی کہ اور دوات یوسف احمد ساہ ابدالی تشریف لای میں بھی
لارم ہی کہ تو اوکی مدت میں حاضر ہو اور آداب سجالا اور اماں مانگے تو اوہ خلق خدا مانگے
ما سو آئے اسکے کہنہ اور ہی برا پہلا کہا وہ سنتی ہی آگ کا گلو لاس گیا اور حکم دیا کہ اگر وہ وکیل کو
مارنا مسموع ہی مگر اسی بڑا دس کو چوڑا بھی لایا ہی ہیں ہی حاسد حاضرین در مارلی اوس
او کو قتل کر ڈالا اور سہم حال کسکو معلوم نہ تھا کہ آب فقیر ماہ میں حب سیہ جبر احمد ساہ ابدالی
کو سہو بھی تو اوس وقت در بای عم و عہد میں ڈوب کر در بای راوی ہی غور کیا اور حکم فل
عام دینا ہو سہر کی اس پہ بجا اور علاقہ حضرت ایساں میں جو قتل ہوئی کہتی ہیں کہ ایک

کہ جس نے اس کو کھڑا کیا اس کا یہی سبب آئی کہ مسجد بادشاہی کی بنا روں سی گر کر ہزار ماوت ہوئی
 کہ جبکہ ماویہ کی موشی بنیں ہی لہذا مختصر کے عوض کرتا ہوں کہ جب سادہ نواز خان اس پر
 عہد نامہ بادشاہی ہوا تو اس وقت احمد شاہ ابدالی سے خاص کے دروازہ پر بیٹھ کر تماشائی قتل کر رہا تھا
 کہ خواجہ شہ نواز کو خبر آئی مین قید کر کے اسکی رو برو لائی او سکودل مین قتل ہیر کی جانب بہت
 حصہ بہر ہوا تھا دیکھتی ہی او سکو کہنو لگا کہ اسی ظالم ہو قوت تو فی میری پیر کو قتل کیا بول اب تیری
 کیا سن رہی او سنو جواب دیا کہ اگر جلاد ہی تو مار ڈال اور اگر تاجر ہی تو بیچ ڈال و اگر ظالم ہی تو قید
 کر دی اور اگر بادشاہ ہی تو صاف کر داند غفور رحیم احمد شاہ کو یہ بات او سکے نہایت پسند آئی او
 او سکے جان اور تاج بخشی کر کی روانہ ہندوستان ہوا بہر باب بعلداری شہکار گردون وقار انگریز
 وہ دروازہ بھی میان محمد سلطان صاحب کی مہربانی مین داخل ہوا یعنی مسما ہو کر نام و نشان و کتا
 نام کو بھی نہ دیا اور یہ حضرت شاہ کا کو خشتی جب فوت ہوئی تو سچا کم آپ کے سادہ سی قبر تیار ہو اور شرف و
 اسکے ایک بڑا باغچہ خوبصورت تھا وہ قتل احمد شاہی کی وقت سے خراب و خستہ ہو گیا اب و مان ترا
 ہوتی ہی اور بوقت فصل میں قبر بھی نہ رہت مین چار و نظر آجاتی ہے ابتدائیں کوئی شخص آپ کو مٹا
 کمال نہ جانتا تھا مگر عالم گیر عہد مین حال کمال لکھو کا ظاہر ہوا اور وہ یوں ہی کہ ایک روز حضرت سیانیر
 صاحب بیان تشریف لائی اور سب ہر اسیان ہی فرمایا کہ یہ مزار ایک لی کامل مکمل کی ہر تب سی
 حضرت شہ ہوئی اور اب تک ہر بیع الاول مین خوب لوگ آچا میل کرتے ہیں اور تمام رات ناح ال
 رنگ ہوتا ہی اور شام کو چراغان بھی کرتے ہیں اور فرش فروش سائیان قات بھی لگائی جاتی ہے
 مگر حال آج بہت کم مشہور ہی اور مزار بیشک جذبہ والی ہی جب انسان و مان جاتا ہی تو بہت سی
 آتی ہے حال مزار پر ماویہ رہتا یہ مکان لب شرک جلیخانہ جو شرک انارکلی و سیانیر
 سی جلیخانہ کو جانی ہے بالین ہاتھ پر شرف و تہذیب ہی معتبرہ ستفی قالہ یونی بی گنبد ہرانا سابعات
 جو شمع موجود ہی اور صورت مہرہ یہ ہی کہ شکل پرچ گرد نواح تھی و در خون پر منقسم ہی ایک و ایک
 باہر اور ایک پور باصلہ دو گرا اندر اور باہر کی دیوار مین تو چاروں طرف میں یعنی ہر طرف

سرخی و خرمی و جوانی و سالکی میں پانچ پانچ دروازہ سحر الہی چوبہ گنج غالبی موجود ہیں اور اس کے اندر
 عالی ہار و پار میں فرس اور سی کلے مام و کپڑائی دیتی ہیں اور دروازہ کی آمد و رفت چوہر و یاقوت
 دروازہ چوہی بہا طاف چوہا سا موجود ہے اور سرکاری کی طرف ہجرہ حسی اور سحر اس کے
 ایک ماہ ہے اس میں درش حشی جس میں درین سنگین ہیں اور لغو نہ ہو حشی چوبہ گنج اور شہد
 اسکی بھی فانی حشی ہے اور جہت کی اور ہر ہی نشان فرکا ماہوای بہر ہر یاد کی ہنما صاحبہ
 شاہ شمس الدین تریکے سیرہ میں اور اس سفر میں تین قریب ہیں ایک بیرادی رسما اور دوسری
 ہر محس ساہ و ریاضی اور تیسری سید عبداللہ شاہ صاحب کی بیہ تیوں سہائی میں لکڑی والے دروازے
 شمس الدین تریکے سید عبداللہ و شہو میں بہر ہر عہد مار ساہ میں سہائی و جنوب روپہ اس
 سفر کی ایک مسجد ہے جس میں اب کوٹھی ہے گچی ہے اور اس میں سحر کسی باغ کا رہنا ہے سید
 میر کی ہوی کلاماں کی ہے اور بہر کلاماں امرد رار اگر ماہ شاہ تھا اور وہ حضرت پیرماں کے
 صاحب میں ارادت رکھتا تھا اسی بہر مسجد ہوا دی اس مسجد کی دو برج چوٹی اور ایک ٹیلا ہے
 ٹیلا گندہ پر ایک چوٹی سی گندی حشی حوہما ہی مالک اس کھاں پیراں مار و وال سید علی
 و غیرہ میں حوہا مار و وال میں بہر ہر ملک واد اوہوں کے ایک مقبرہ دلیع ساہ مامی بیان
 ٹیلا یا ہوا ہے اس مقبرہ کی اسنی رہنی کیواسطی طرف عربی ایک محرو حکا دروازہ جنوب روپہ ہے
 ملاقہ گر مالک ہے اور اس میں ہما ہے اور بہر سہا نکات گدار ہے اور چہرہ سہی تمام
 اس علاقہ میں لکڑی کے ٹیلا ہیں اور اس مقبرہ کے درخت کو دیاں و یکسر و ہر دان موجود ہیں اور ایک
 باہر ہجہ کلاں حاجی گوہر جنوب و سرف اس مقبرہ میں موجود

اور بہر مقبرہ معلی بہت خوبصورت بنا ہوا تھا یعنی اسکی جہت بہر سحر سنگین سحر
 لکڑی ہوئی تھی اور باہر کرد وازوں میں بہر ہر ستون سنگین تھے گردہ سب راجہ وہیاں سنگ
 سرائی جمی کلا کر صموں میں لے گیا اور سفر حیا گیر ماہ شاہ شاہدہ والہ ہے اس سفر کے
 نقشہ بہر سہا ہی وضع اسکی اور اسکی کیاں ہے اور ماہر در و کم و دریاں دیش ہوئی میں تمام

عمارت خشتی قابلہ یعنی پختہ بنی ہوئی ہے کہیں لکڑی کا نام بھی نہیں ہے اس لیے اس نے خانہ کو دروازہ بند کر کے
 گھر میں اور پنجویں بیت ارستہ مکان ہی غرضہ بارہ برس ہی دروازہ نہ خانہ بند ہی اور مسجد کلاخان
 کی عمارت خشتی چونکہ گنج نہایت پختہ اب رنگ و سکا سیاہ ہو گیا ہے اب صاحب نے دروازہ بند کر کے
 جو کہاٹ دروازہ لگا ہی ہیں اور شمال رویدہ دیوار مسجد میں زمینہ اوپر کی آمد و رفت کا موجود ہے
 شمالی جنوبی طرف دروازہ نہیں وہ بھی اب مسجد و زمین اور محراب میانہ مسجد کالپ بام خشتی کستہ
 جو برجی کہنہ گنبد کلاخان پر واقع ہے اسکی چار بنڈا اور چار کشادہ دروازہ ہیں اور طرف جنوبی شرقی
 اس مسجد کی ایک چوترہ خشتی جسکے بنیری سفید ہیں موجود ہیں اس میں چند قبریں ہیں موجود ہیں اس میں
 اکثر قبریں چنانچہ ایک عنایت اللہ قادری کی جو مرشد حضرت نبیلی شاہ صاحب کی ہیں جبکہ مقبرہ
 مقصودہ میں واقع ہے وفات پر یاد می رہنا کی سند چہ وہ اکاسی ہیں ہوئی
 اور حضرت خواجہ شمس الدین تبریزی کی تاریخ وفات جو مفتی غلام سرور حضانے تیار کیا ہے بھی
 یہی تاریخ وفات جناب شیخ شمس الدین تبریز کہ روشن بود از نور تجلی ہو گیا سلطان
 شمس الدین و ممالش رقم کن نیز شمس الدین علی علیہ السلام حال مقبرہ حضرت شاہ
 شرف صاحب حضرت شاہ شرف کی خانقاہ جاتی ہے وہی دہو کی طرف سڑک جیل کے متصل
 ٹیلہ ٹاسی چاند ماری موجود ہے یہ مزار ایک چوترہ خشتی پر واقع ہے اور اس چوترہ پر مین قبریں
 ہیں ایک تھے حضرت شاہ شرف اور دوسرے انکی مرشد محمد فاضل صاحب اور بنیری انکی مرید محمد علی
 کی ہے محمد فاضل نو بعد شاہ جہان بادشاہ زندہ ہو سلسلہ انکا قادریہ رزاق شاہی خاندان ملو
 میں سے ہے اور بڑی زادہ شہو اور شاہ شرف صاحب انکی مرید بڑی عمر ہوئی ہیں یعنی انکے
 اکیسویں سال کی عمر ہوئی ہے اور یہ حضرت اکیسویں ہی فوت ہوئی ہیں گرد فواج اسکے و خیر
 بکثرت ہیں شرف رویہ ایک کوٹہ سکونہ فقیر قہاب نامی ہے اور ایک کوٹہ شکستہ شاہی اور آٹھ
 بیگہ زمین مزدوعہ و سات بیگہ غیر مزدوعہ انکی خانقاہ کے ساتھ صاف ہی اور درجہ عابدی نے
 آندنی ماس زمین کی مہتاب فقیر کو ملتی ہے اور ۱۳۰۰ جب ۱۳۰۱ صفر کو دو پہل بیان ہوئے ہیں

۱۳ جس کو محمد باصل ماس ۱۵ اور ۱۲ مصر کو سادہ صرف صاحب کا انکی ترکی حوت رو بہ ایک مسجد
 تلاش ہی جو اب سا جو گئی گرساں مانی ہیں اس میں حضرت محمد باصل صاحب مدرس درہن
 تہی اور ما سادہ سی لکھو مدد ملی ہی بہ لوگ تعلم عت یا فرہی اور فی سبیل اللہ مدرس مانی
 اور مدرسہ اللہ کے بعد بیس سال کا ہوا سی کہ سپوس جس کو بیت نبوی اور س مارہ سواد نہد کو
 بہ قری ہی ہی بہ جس صاحب ماس طعہ کا تھا اور کو نہ کی سر قریہ ایک قریہ الی حوتہ ہر ہر
 ہی بہ بصرہ سادہ مانی مہر حضرت تہ صرف کی ہی اور گرد و نواح قرستان عامہ ہی اور جو
 تہر قریہ ہی اور سکا پانی بہت اجا سہی ہے حال مقبرہ و اشہد
 حوت روہ کو شہی صاحب کہاں مال صاحب ہا در ڈی ٹی ٹی ٹی ٹی ٹی ٹی ٹی ٹی ٹی ٹی ٹی ٹی
 کو مانی ہے مصل بل جو ٹیڑا و چاہی اور ریر ٹک میا میر واقع ہی اور بل کے دو در و تہ
 آدہ سد اسخاص کے جو موضع مرگے غیرہ کو مانی ہیں میہ سکر واقع ہی اس بل کے شمال ایک
 مقبرہ بہت پہلو جو گچ اب رنگ گد سادہ ہو گا ہی اور اب مام گد جہد نقش اور کو نہیوں کے جو
 چوٹی ٹیڈی دیکھا ہی دنیو میں بہ مقبرہ واد سادہ شہد کا ہی سا کناں گرد و نواح ماں کر
 ہیں کہ بعد سادہ جہاں بہ مقبرہ نامی اور ایک قریہ ماب اسطرائی ہی اور پنجہ قبر سمار ہو گئی
 مصل حال اسکا سحر ایک در یاف بہیں ہو سکتا حال شہد و آلہ شمال زد یہ اس
 مصر کی ایک حار دیواری مہ باہ و دیت ٹہر موجود ہی اور اس میں ایک چوٹا سا گد بعد
 سند و آلہ ہی اس میں سادہ مہر و غیر سیاسی مقسم میں اور گمال گر انکا سر بہت ہی مصل
 گد سند و آلہ د قس کٹاں بیجہ میں اور جاہ رواں بہ ما کناں سا ہی اور عت روہ ہیں
 سعد و آلہ کی ایک سادہ ٹیڈہ سری ہوئی ہی حال میں سادہ کا مہ باست ہو کہ بعد اس سیر
 و گد لوگ مل جوتے ہے تو اد کی لاسیں سو سو دو و سوو یکا کر کر کاڑ و تی مانی نہیں ہیں
 سی بہت سیکو و کا مں ہی بہ سادہ بعد ہا را ح صاحب نی ہی اور دیواں حوالا سہا
 صاحب سیر علم کا کئی سادہ ان قوم مدہ اس گد کو معد حاتری میں بلکہ کیسکا شگنوں چولا

ہذا پورے تودہ سرور بہان اگر شکون ادا کرتا ہے اور کچھ نذرانہ پڑتا ہے فقط حال معصومہ
حضرت شاہ اسماعیل فیما بین سرک کوٹھی جناب صاحب ڈپٹی کنسٹیبل اور سرک میانہ
 شمال دیہ اس شوالہ کے ایک چوتھرہ بلند چسپت سی درخت دن و گوندی موجود ہیں اور اوپر
 اس چوتھرہ کو ایک بڑی چار دیواری خشتی ہی اور سر فرود یہ چار دیواری کو ایک کوٹھہ جکا دروازہ
 جنوب رو یہ ہی موجود اور اس چار دیواری میں سر فرود یہ ایک در چار دیواری ہی اس میں قبر
 حضرت سید اسماعیل محدث کی ہی قبر انجی چونکہ سرمانی جہان جہین نو چراغ رکھنی کی جگہ ہے
 اگرچہ چوٹی چار دیواری قدیمہ ہی مگر سمار ہو گئی تھی اب اس سر فرود یہ چار دیواری بنی ہی میانہ
 مجاور حافظ جیم بخش صاحب ہیں اور اونہون فی پی یہ چار دیواری بنوائی ہی اور باہر کی چار
 دیواری کی دیوار جنوب و غرب و شمال کی طرف ہی اور سر فرود یہ نہیں اور دروازہ اس
 چار دیواری کلان کا جنوب رو یہ آمد و رفت کا ہی اس میں قریب چالیس قبور کے موجود ہیں اور
 تمام درخت دن موجود ہیں اور غرب رو یہ ایک باغ افادہ ہی اسکے ساتھ چار دروان ہی تھا
 ومان چند درخت انار وغیرہ موجود ہیں حال انکا مجاور بیان کرتا ہے کہ یہ حضرت سید بخاری غریبی
 ہیں اور جب یہاں ہو دی اور سردان بادشاہ تہمت یہ حضرت یہاں آئی اوستی یہاں لڑ
 مسلمان نہ تھی انکو وعظانی لوگ مسلمان ہو ہی دل روز جو اونہون نے بروز جمعہ وعظ کیا تودو سو
 ہجاس اور دو سو چھ تین سو چھاس اور بیسری جمعہ پانچ سو ہند و مسلمان ہو اور یہ حضرت بڑا
 ولی ہیں کسی عین فوت ہو ہی اور متاب کا لفظ کہ حاصل اعداد اسکا چار سو اٹھتالیس ہے
 اونکا مادہ تاریخ ہی سرمانی کی طرف درخت نیم ہی موجود ہی انجی سرک پاس کے غرب رو یہ متصل
 دیوار چار دیواری قبر انکی خادم میان حاجی کی ہی یہ شخص ہمراہ انکو عرب سی یہاں آیا ہے
 رات کو کوئی شخص یہاں نہیں رہتا اگر رہتا ہی تو خوف آتا ہی اور اعضا شکانی ہونی لگتی ہے
 اس باعث سی کوئی جرات شب باشی کی نہیں کر سکتا سال بہرین ایک فغہ ۴۴ رجب حضرت
 کا عرس ۱۰۸۰ وز جو رہی شیریں بنا تقسیم ہوتی ہی مگر بہت لوگ جمع نہیں ہوئے تھے جو ہر طرف

حصہ حستی اور نصف عام قہر پور ونگلی موجود ہیں اس چوترہ کی دودھ میں اہل تو مشرک سے ایک نر
 چڑھ کر اور سانی ہیں اور بہرہ و رویدہ چڑھ کر چوترہ مالاٹی پر مالتے ہیں اور ماہر ہی بہت قہر میں
 اور گوشتہ سر و خوب میں ماہ حرجی دار موجود ہی گاہاٹی کہا رہے اور حونا عجب میں جاہ ہی اور کا
 پانی شاہی احوال قہر گاہی شاہ خوب رویدہ کو پٹی کتیاں مال صاحب ہاں
 ل مشرک حویہ بل اسٹیس کو مانی ہی دہریہ متحدہ کی طرف قہر گاہی شاہ صاحب کی واقعہ طریقہ
 ایک تکتہ میں واقع ہی اور اس تکتہ میں تیج دلی ساہ قہر پور ہما ہی اور قہر چوترہ حستی و پرت
 ہی چوترہ ہرتہ حویہ سرگسہ شاہ موجود اور سرگاہی حرا عداں حستی ہی اس تکتہ میں سال رویدہ ایک
 مسیحہ حیم کش سوداگر دہلی حستی سودا ہی ہی اور بہت سی صحت گوشتی سیر دوں دیکھ کر حویہ
 ہیں اور اس چوترہ کی عرب رویدہ لست مشرک جو دیر و پور کو مانی ہی ایک و چوترہ حستی بچہ موجود ہے
 اور بہرہ حسی ماہی شاہ صاحب کی ہی حال بکا بہرہ ہی کہ عہد چا لیکر میں بہت حضرت شاہ حراج
 صاحب کی ہمراہ تیر لاف لاؤ اور عداں ایکا فادریہ ہی اور بہرہ ماہی شاہ صاحب ہیر ہماٹی و گاہی
 شاہ صاحب کو پانی کوئی رہیں و غیر اس تکتہ کی سالمات میں بہیں ہی اور آمدنی کچھ بہیں اس
 حرس ہی ہیں ہوتا حضرت کر دں کوئی کوئی آدمی شہر ہی سلام کر دہلی یہاں آئی ہیں اور
 درگاہی شاہ صاحب کی خوب رویدہ ایک ماہ بچہ موجود ہی مگر حرجی تو کہہ تاکہ بین کیونکہ فقیر کتیاں
 کہ چور پکار رستی تو کہہ کہو لکیرے مانی ہیں اور اس جاہ کی ماس ایک اور کتیاں حرج خوب والہ
 مر رویدہ میں رواں ہی اس جاہ کا نام پانی و اتیاں والہ جاہ مشہور ہی اور اسکا پتہ شہدہ ہی جس
 طعناک کو دں پر پوڑی نکلیں اسکو اس جاہ ہر لاکر ہلاتے ہیں اور سنگ ریزہ و اس عہد کا
 جہاں اس ماہ نکلا گرنا ہی کہ سکر پوڑون سرگاہی میں وہ آجا ہوتا ہے اور لوگ ہر دیکھ
 لوگوں کو حیکے دں پر پوڑے ہوتی ہیں یہاں لاکر ہلاتے ہیں اور خرما دہ مفری یہاں کا
 یہ ہی کہ سو مہیہ لٹا اور کچھہ دیاں سرین و مکس ساتھ لاتے ہیں اور حوالہ کا مالا بیمار ہوتا ہے
 اسکو ہمراہ لانے اور غسل روٹی اور سہہ جاہ والے رہنما کو دی جاتا ہے اور ہوتی کہ حضرت درگاہ

شاہ کی دعاسی یہی برکت اس چاہ میں ظاہر ہوئی ہے اب مالک اس چاہ کا فتح دین ساکن قلعہ
گوچر سنگھ ہی جب حضرت درگاہی شاہ یہاں آئی تو زمیندار یہاں کے آپ کی خدمت میں بطور خادم
حاضر ہوئے اور انہوں نے خوش ہو کر زمینداروں سے فرمایا کہ تم نے ہماری خدمت بہت کر لی
کچھ دعا طلب کرو اور پھر جوش میں اگر کہا کہ یا الہی جو پہوڑی والا اس چاہ پر آوے اور غسل کرے
تو اچھا ہو جاویں چنانچہ اوس روز سی یہی کرامت آپ کی مشہور ہوئی اور اب تک جاری ہے اور
یہ چاہ پانی دانتیان والہ مشہور ہو سکا ہی کہ پانی واتہ ایک قسم پہوڑی کا ہی جو خاص ملک کون کے
بدن پر پیدا ہوتی ہیں اور اون پہوڑی میں صرف پانی ہوتا ہے اور اس تکیہ میں درخان افضل
ذیل موجود ہیں گوندی کنار کیکر دیسی کیکر انگریزی کریر دن پھرن
بل خور

کل نامہ درخت احوال مسجد قدیمہ داسی لاٹو والے
باہر ضما میں شاہ عالمین اور موحی دروازہ کی لب شرقر دیہ باغ لالہ رتن چند داسی
کی ایک مسجد بہت اچھی موجود ہے دروازہ آمد و شد ایک شرقر دیہ لب شرقر واقع ہے وہاں سے
چار زینہ چڑھ کی اوپر جاتے ہیں اور گرد و فواح اسکے ایک چار دیواری سچتہ ہی مگر شرقر دیہ دیوار ذرا
چھوٹی ہے اسل حا طہ میں چند درخت ہیں ویکر وانبلی پیل موجود کھڑے ہیں اور مسجد ہذا کی اندر
گوشہ بائیں میں زمینہ سربستہ تھی اور پر جانی کا ہے اور زمینہ ہذا کے جنوب رو یہ ایک حجرہ قالبوتی واقع
ہی وہاں سے سات زینہ چڑھ کے اوپر ایک در حجرہ قالبوتی مربع متعلق ہے اور وہاں سنی چار زینہ چڑھ کے
پہر اور مسجد کے جانی میں فقط مسجد کی پشت پر یعنی عرب رو یہ دو دو کا میں معلوم ہوتی ہیں اور
مسجد و گنبد اور ایک بڑا عالیشان بلند و سمین شمال رو یہ کر کے روشن دان موجود ہے صحن
مسجد میں سے باہر متصل دیوار مسجد کے جنوب رو یہ کوٹہ مسکونہ میان دہر شاہ فقیر کا ہے
شرقر دیہ میں دروازی اور غرب رو یہ ایک کٹر کی اور جس مقام پر یہ کٹر کی واقع ہے یہاں دار
کلاں محرابی آمد و رفت مسجد ہذا کا تھا اب فقیر کا نذر سننے وہ دروازہ بند کر کے یہ کٹر کی

اور میں لکھائی ہوا متصل اس مکان کے جنوب روئے ایک چار چرخی ڈاکٹر خاری ہی اور یہ مسجد
لاڈو والی مشہور ہے اور یہ لاڈو دانی ساہ جہاں مادساہ کی حرموں کی دانہ تہی اور شاہجہاں
مادساہ اسی کے نامہ سی دلدہوی تھے جب ساہ جہاں کی عمارت سی ہوئی تو اس دایہ بی جوتہ
مایا اور مادساہ اسکوا سی لاڈو کھار نکاتے تھے ملوس شاہجہانی کے چوتھو سال میں یہ مسجد
تیار ہوئی اس مسجد کا جو فیض نہایت عالساں حسین ایک فوارہ کلاں تھا — مگر جس
اب مابہ گیا ہے اور شاں اسکے موجود اور چارہ قدیمی کلاں تھا وہ اب رہیں کہیا بل کاہو
میں جو شمال روئے دو بارہ دو بارہ اس مسجد کے ہی گیا ہے اور سوہ چارہ گردا کر ایٹین کھلو لیس
اور میں سے باج کے شامل کر لی اور ساعت حکومت سکھا شاہی کے کسی کا جس حل چکا اور
عہد مہاراجہ بخت سکھ اس مسجد میں ایک ساہ ہندو رہتا ہوا اور چارہ حوی الحال ماری ہے
اور سی کے نامہ سی لکھا گیا تھا جب عمارت سی سکھ گردوں و قار انگریزی کی ہوئی تو قسط شاہ
لی چکا دکر معصل لکھنویہ کی دل میں بحر ہو گا یہ مسجد اس ہندو کی ماتہ ہے خلاص کراہی اور
مہر ماہ فیروزہ حال سے جو گدائی کر کے یہ عمارت دیاری بچتہ سوائی اور چارہ ہی موجود
ح سانی امام تھا تعمیر کرایا اب سال بہر میں یہاں دودھ عرس ہوتا ہے ایک نو ماہ ریح الاول
اور دوسرے ماہ رجب پہر ماہ ہا نکا عرس منظور بار حضرت عوت الاعظم کی کرتا ہے اور
ادسوں باج راگ رنگ می ہوتا ہے اور فیروزہ مکور و ٹی تقسیم ہوتی ہے اب بعض لوگ
اس مسجد میں مار ہی ٹرہے ہیں چونکہ دوستوں کی بھلیں واقع ہی لہذا آدرف انکر
لوگوں کی یہاں رہی ہے ورنہ اس مسجد کا موجود ہے اور میں مسجد میں بربر ناکیکر
کو مدی موجود ہیں اور کو ارگنل ہی کھڑی ہی قریب تیس درجہ کے مسجد میں ہوگو مسجد
ہر کے گوشہ لکھی سرد و فرس جستی سختہ قدیمی موجود ہیں ایک موجود مائی لاڈو دایہ کی اور
مخدومہ میل اسکے خادمہ کی ماس خاطر لحاظ ادب مسجد کے وہ مقور لہد بہیں نامی گنیں شاہجہانی
مگر بہتہ کہ یہ مائی لاڈو میں یافتہ عہد بابرکت حضرت سلیم جستی کی تہی اور یہاں مایا

عورت تھوہی کہتی ہیں کہ اس سے پہلے چٹال جلوس تھ جہانی مین حج بیت المقد شریف کا بھی گیا ہے
 اور اوسنی کجین جیات خود یہ قبرین بنوائی تھیں تاریخ وفات اسکی پہلے سال جلوس عالم گیر کے بتایا
 پیچم محرم الحرام بروز چارشنبہ واقع ہوئی اور شوہر کا محمد اسماعیل دس مہینہ اول رہا مگر اسی عالم بقا
 ملو تھ اس وقت میں اس گزر کا نام گذر بلاشت ہو تھ اور اسی محلہ میں اس دایہ کی جو بیٹا
 اور باغ وغیرہ املاک ہی تھے اور بعد تعمیر مسجد خدا کی مائی لاڈونے یہاں در شمع کرایا اور موکو
 عصمت احمد صاحب واعظ کو یہاں مدرس مقرر کیا اور ہر جمعہ کو یہاں وعظ بھی ہوا کرتا تھ
 جب وقت وفات اس دایہ کا نزدیک پہونچا تو اسنی اپنی فرزند محمد شکور کو وصیت کی کہ میرا بکوج
 کا وقت ہی تجکو لازم ہے کہ اس مسجد کی خدمت قرار واقعی کرتے رہنا ذرت الہی سی وہ محمد شکور
 لاڈل رہا اور اوسنو تمام املاک موروثی اپنی ملحقہ اس مسجد کو کردنی چنانچہ اس سی رونق اس مسجد
 کی برابر بنی رہی جب شہر ویران ہو گیا تو یہہ بھی آوارہ ہو گئے حتی کہ اسپر قبضہ ہندو نکا ہو گیا
 بعد ازاں سائین قطب شاہ صاحب نے مزدور کے اسکو ایک گونہ آباد کرایا اور مہ شاہ نامی فقیر یہاں
 اپنی کوٹان بٹھایا جو فقیر مہ شاہ اب یہاں اس مسجد میں بیٹھا ہے وہ فقیر میا نیمیر ضا کا ہے اور
 شجرہ اسکا پیچم شاہ خادم پیر احمد بار کا اور میان پیر احمد کا اور وہ محمد فیض کا اور وہ شہر محمد کا اور
 وہ شہر رحیم کا اور وہ شہر کریم کا اور وہ شہر جمال کا اور وہ میران شاہ سعید کا اور وہ جناب حضرت
 میا نیمیر بالا پیر کا اور آگے تمام ایسا شجرہ حضرت میا نیمیر مین جہان انکا حال ہے موجود پیر شاہ اصل
 مین ساکن موضع پنڈی کا لوضلع گجرات کا قوم سی آہنگر ہے مگر بزرگ اوسکے پیشہ ملاگری کرتے
 تھو اور تمام رشتہ دار اسکے پیشہ آہنگری کرتے ہیں بعد ہما راجہ شیشنگر شہر شخص بخدمت احمد یار
 صاحب مشرف ہو کر فقیر ہو گیا اور احمد یار صاحب کوٹ پیر تحصیل قلعہ ویدار سنگہ نلع گوجرات
 مین رہنا کرتے تھے اور وہ بڑی بزرگ شہو ہوئی مین اب کوٹ پیر و مین خانقاہ اسکی زیارت کا
 خلق اعدا و پیچم جٹہہ کو وٹان سیلہ بڑی ہجوم سی ہوتا ہے اور وفات انکی شہر مین جب المرحبہ
 بارہ سو اکہتر مین واقع ہوئی سی اب وٹان صاحبزادہ انکا مسمی شہر محمد و بیچا دہ شہر مین فرما رہے

اے پھر اس مکان میں معاشی روح مسکونہ سات ہاں پہری گورہا سے اور بیہ ستماہ قوم کو کہری کر
 اور کے ہاں ایک لڑکا رب لعی فتح ملی جواب مالکا ہر سادہ کتابے تیرہ سالہ موجود ہے اب
 ہر سادہ بیان کرتا ہے کہ لہ میری سری حامدا کی ایک ہی سادہ اور فتح ملی ہے احوال مکان
 جگہ بابا فرید حبکو لوگ فریدانہ کہتی ہیں اور عام لوگ پہلیانہ
 بولتی ہیں یہ مقام بینا میں تھکڑی کسری صلیع لاہور و کوٹھی خاب ڈاکٹر اسٹنٹ
 بہادر و سردی کوٹھی خاب سحر کندر و صاحب بہادر ملندہ ٹیلہ موجود ہی اصل نام ایسا
 فرید استناہ ہی اور وہ نسبہ بہ پایا گیا کہ حضرت خواجہ مسعود احو دینی المشہور بابا فرید
 رحمۃ اللہ علیہ واسطی رہا ہے و آتا گج بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے لاہور میں تشریف لائے جو کہ
 خاندانہ و آنا صاحب میں حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ اگر عبد نشیں ہوئی تھی سو
 اوہوں کے مناسبت ماما کہ جہاں پیر دستگیر انکی چلہ نشیں ہوئی تھی وہاں بہم ہی چلہ نشیں
 بہم لحاظ ادب کر کر دیا کہ میں لایق اس جگہ کے نہیں ہوں لارم ہی کہ ہاؤں کی طرف
 چلہ کاٹوں اور واسطہ حضرت کا خانات خواجہ معین الدین صاحب اس طرح ہی کہ حضرت
 فرید صاحب کے پیر حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوستی حکے مرار پر اور شاہ جہان آباد
 میں ہی اور وہاں قطب صاحب کی لاٹ مہتو و معروف ہی اور قطب الدین صاحب کے پیر جانا
 خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ میں سو ماما فرید صاحب اس ٹیلہ مراد عبادت اور
 طلب امداد حضرت دانا صاحب کے واسطے جہد مدت تکاف کیا ہے جو کہ ولی کامل تھی ہیں
 نظر سے وہ مکان ٹرا متکر اور نورانی مہتو ہے گرد و نواح اسکے ٹرا سہاری قبرستان
 حسن میں ہر رات قریب موجود تھیں واقع تھا۔ سر قریہ راہ آمد و رفت اسخاص ریسرچ
 اور حبوب روہ اس مکان کی جہد مدت سی ایک دوکان نقال ہی وہاں لکڑی ہیں۔ کوئلہ
 ماول۔ آنا وغیرہ فروخت کرتے ہیں اور اکثر ملازماں صاحبان مالیناں بہت شہید رازا
 انارکلی کے وہیں سے خرید و فروخت کر لیتے ہیں اس حسب الحکم سرکار وہ ٹیلہ گرایا جاتا ہے

گوشہ غربی و جنوبی کی طرف سے بہت سا گرا یا ہی گیا ہے اور اس ٹیلہ پر بہت سی رحمت و ن کر یہ
 لیکر وغیرہ کے موجود ہیں اور جہاں حضرت بابا فرید صاحب معارف ہوئی تھی وہاں اکٹھے
 جسکی دیوار میں مکان نشست خشتی بچہ بطور محراب بنا ہوا ہے موجود ہی شمال و یہ اسٹیل کے
 ایک چاہ جاری ہے وہاں سے منہ و پانی بہتی ہیں اور اس کے درخت پیل موجود ہی اور دو کلاؤ
 ایک مکان بھی خشتی عرب دیہ بنا لیا ہے اور اس کے اوپر ایک بالا خانہ جسکی پانچ کھڑکیاں ہیں اس میں
 ہر ایک قبر میں ہوتی تھیں اب بند ہیں اور جہاں سے ٹیلہ گرا یا گیا ہے وہاں جو ہرانی قبریں تھیں
 سمار کر ای گئی ہیں۔ اونکی نشانوں ہی معلوم ہوتا ہے کہ ایک دوسری اور دوسری ہتھیریا پر
 قبر ہوتی گئی ہیں اور کئی استخوان بوسیدہ دکھائی دیتی ہیں اور حال حضرت بابا فرید کا یہ ہے کہ یہ
 حضرت خلیفہ تین اور جانشین جناب خواجہ قطب الدین بختیاراوشی کی ہیں اور انہوں نے جناب
 خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ سے ہی سبق عرفان لیکر فراید نامہ اور دھنکے میں خبر یاد اور
 تفرید انکی نہایت مشہور و معروف ہی اسکا طریقہ یہ تھا کہ پہلے حضرت اپنی آپ کو مخفی رکھتی تھی اور کفر
 لوگوں سے انکو نفرت تھی اس نظر سے اکثر شہر شہر اور جا سجا بہرے رتھو تھے آخر کار مقام اچو دھن
 اب بنام پاک پٹن منہو ہی اور وہاں کے لوگ بڑی سختی و تہذیب کو کم خفا و منکر و دینان تھے آئے
 اور فرمایا کہ یہ مقام ہماری سکونت و آرام کے بڑی بہت اچھا ہے جہاں سے وہاں سکونت پذیر ہوئے
 پہر تو کوئی اونکو شناخت نہ کرتا تھا کہ یہ فقیر کمال ہیں اور اس شہر کے باہر بہت درخت کھری کی تھے
 اور میں سے ایک درخت بہت بڑا اور گنجان تھا وہاں آپ بیٹھ کر مشغول عبادت حق رہتے تھے
 جو نہ کہ کمال صاحب حال و فالتھے حال انکا پوشیدہ نہ تھا اور اکثر لوگ حاضر ہو کر ادب کر فرماتے
 ایک روز کا ذکر ہے کہ آپ کی کٹری سیلی کیلی ہو گئی تھی ایک شخص آپ کی واسطے ایک پہن لایا اور
 آپ نے زیب تن فرمایا اور پہن کر اوس وقت اوتا رہ ڈالا اور شیخ نجیب الدین متوکل کو جو آپ کے
 حقیقی بیٹا ہی تھے بخش دیا اور زبان سے فرمایا کہ جو لطف اس پہن میں تھا اس پہن
 نو میں نہیں اور اوقات سبزی آپ کی ایسی تھی کہ حضرت ہمیشہ سائیم رہتے تھے اور بوقت افطار

مادم ایک سیالہ ٹریٹ کا لانا اوسمیں پہوڑا مویر مقہ سبکہ کر ایک نلٹ آب پی لینی اور نقیہ
 مادموں کو نصتم کر دیتی اور مداراں دو روٹیاں مرغیں حاضر کرتے تھے اوس میں ہی دلوں کو آب
 ناول مرٹنے اور نقیہ حاضرین کو نصتم کر دیتے تھے بعد ازاں ستر حواں ہر مسم کو کہانے کا حاضر
 ہوتا تھا سو وہ تمام حاضرین کو نصتم کر دیتے تھے اور خود کچہرہ کہاتے تھے اور جس کو ڈری بر
 آب پیٹے رتھتے اوس کو بوقت شب اور لیکر اسراحت فرماتی تھے اور وہ گوڈری اسی ہی
 نہ تھی کہ تمام بدن کو ڈا سبکے اگر سر لٹتی تھے تو پاؤں سر پہ جھوٹی تھے اور اگر پاؤں پرتے
 تھے تو سرنگا ہوتا تھا اور حجاب حواہ نظام الدین اولیا حکاکلف سلطان السلج اور
 مرارا گئی دہلی میں ریا رسگا گاہ علی احمد ہی اور ہر ارما علی ماصد با کوسوں ہی ایک رات
 کو واسطی ویاں آئے ہیں اور تمام حشتیوں کی وہ ہر میں حصرت ماما مرید کی حلیہ عظیم میں ایک حکام
 تو سب صاحب کمال حال ہیں مگر دو حلقہ اولیں سی ٹری مادی صاحب خانو ادہ ہو کر ایک
 تو حضرت علی احمد صابر صاحب اور دو سر حضرت سلطان الملیح نظام الدین معلوم جی صاحب
 علی احمد صابر سیو خانو ادہ صابر جیستہ جاری ہی اور حضرت نظام الدین سیو خانو ادہ
 حستہ مشہور ہی مسواں حلقہ اور سب سے حلقہ حضرت کی حلیہ کا ایک لکھو دیا تھا اور چارچہ راقم الحسب
 انہیں حضرت عالی درجات کا دس گری اور ہم ہی ہمارے ہر دستگیر میں سلسلہ کسرس کا
 ہی نظام ہے اور حضرت حواہ نظام الدین فرماتے ہیں کہ ہم سی مت حضرت ماما صاحب کے
 حاضر تھے نوادگی گہر میں دہلی یعنی شرجوب کر جس روہ پکنا ایہم سیر ہو کر کہا کرتے تھے لوہو
 عید ہوتی تھی مطلب سکا یہ ہی کہ ویاں ڈیلی ہے امراط میجر سے اور جب موسم ڈیلی کا
 ہوتا تھا تو سب ماں گدا می سی او اب سسری ہوتی تھی۔ لعل سے کہ ایک روز ایک ما دم حضرت
 ایک درم تک قرض لایا اور کہا ماما یا صاحب کہا صاحبت کی لگے آیا تو آب پی لوہا ملے سے
 حال دریافت کر کے فرمایا کہ اس لحام سی جکو لوسی سرف آتی ہی ایسا کیا با صغیر مادم
 سب حال عرض کر دیا آبی فرمایا کہ جو سر گہر میں موجود ہے وہ اسی خود وونی کی غرض میر

لی آئی نہ ہر اہل نہیں ہی اور قرض لا کر کہانا عین استراحت ہی آئندہ ایسا نہ کرنا چاہی ایک روز کا
 مذکور ہی کہ حضرت کا قبیلہ آپ کی خدمت میں آیا اور عرض کی کہ یا حضرت آج فلانا فرزند دل بند اپکا
 بصد نہ کر سکی جان لب ہی حضرت فی سراوٹھا کر فرمایا سندہ مسعود چکند اگر تقدیر
 حق دہا پد و از جهان سفر کند ریشی در ہامی او بہ بندید و بیرون انگیند اور توجہ تمیذ گنج شکر کتاب
 اخبار الاخیار سی بیہ واضح ہو لہ ہے کہ جب حضرت فرید الدین گنج شکر جناب خواجہ قطب الدین حسنا
 کی خدمت میں مرید ہونے کو گئی تو آپ نے فرمایا کہ طہی کرو اور طہی سی بیہ مراد ہی کہ تین روز غیر لوگ پہچو
 بنیاسی صایم رہتی ہیں اور پھر غیب سی او نکو طعام آتا ہی تو افطار کرتے ہیں چنانچہ حضرت فی جب
 حکم پر اپنی کس تین روز طہی کیا یعنی سہ روزہ روزہ رکھا بعد میں روز کی ایک شخص دو تین نان
 ایک خدمت میں لایا آپ نے سچھا کہ بیہ و طیان غیب سی آئی میں تناول کین مگر بعدہ فی نوٹھا میں
 فی الفو ابکوتے ہو گئی حضرت فی بیہ حال اپنی پیر کی خدمت میں گزارش کیا او ہونے فرمایا
 کہ ای مسعود بعد میں روز کی تو تو فی افطار کیا مگر وہ طعام خمار کا تھا خدا فی فضل کیا کہ وہ طعام
 پیری بیہ میں نہ ما اب جا و او تین روز اور طے کرو اب غیب سی طعام آو گا او س ہی فطرا
 کر ناجب پھر تین روز گذر گئی تو غیب سی کچھ طعام نہ آیا اور پھر پیر رات چلی گئی اور حضرت بیہ ضعف
 غالب ہوا اور بیہ پہچے کہ اب تنگ ہوئی تو اپنی زمین پر ماتہ ڈالا اور چند سنگریزہ اوٹھا
 وہیں سہا رک میں ٹٹالے سنگریزہ میں منہ میں جاٹی ہی شکر ہو گئی اور شکر پارسے معلوم ہوئی جب
 بیہ حال حضرت فی دیکھا تو خوف کھا یا کہ شاید بیہ شعبہ شیطاں نہوا پر وہ سنگریزہ کہ میں
 شکر پارسے شہ منہ سے نکال کر بیناک دمی دور پھر متوجہ ادا ہی ہوئی جب آدھی رات گذر گئی تو
 گرسنگی سی ضعف غالب آتا اور حالت جگر سی میں پیراں نہا تھہ زمین سر ڈالا اور چند سنگریزہ
 اوٹھا کر منہ میں ڈالے پھر وہ شکر پارسے ہو گئی اسی طرح تین بار اتفاق ہوا تب اپنی خاناکہ بیہ
 صرف ادا و حق ہے جو منی خاطرہ شکر پارسے تناو لے اور پھر صبح بخیرت پیر وین میں بیہ
 ماہ ہو کر سب حال کہہ سنا با او ہونے فرمایا کہ بہت اچھا کیا کہ میں نے شکر پارسے

روزہ افطار کیا کہ وہ صرف امداد ہی اور اب تم عیادت الہی ہی سکر گنج ہو گئی عرس اور شہ
 آپکا نام سکر گنج مسہو ہوا اور بیرونہ شہ گنج شکر کنات سیر لا ولیا میں یہی پھر رہی کہ ایک دن
 کوئی سوداگر جسکے ہمراہ بہت سی مار سکرا دھنوں پر لادی ہوئی تھیں اچو دھن میں اگر اور اگر
 اوس ہی کچھ تھوڑی شکر طاب کر سی اوس کی کہا کہ میری شتر مار دینیں شکر بہیں نکسے آپ نے
 دیا تاکہ حیر نکسے ہی ہو گا حساب وہ دہلی میں ہو چکا اور شتر مار دیکو کہو لا تو اوس ہی سکر
 نکسے نکلا وہ حیراں ہوا اور کہا کہ مار دیا یہ کیا مال ہے کہ میری سکر بار حصہ رہی سب نکسے
 ہو گئی ہیں آخر مالاکہ یہ سامت میری سیاں دیوے کی ہے جو میں نے بکھو اوس مرد خدا کے
 کیا تھا حاکم پہ آپ کی عدت میں ماضی آیا اور بارہ صدی کی کہ یا حضرت تاب دعا کر دو کہ وہ نکسے
 سہ شکر مو حادی آپ دی و مالاکہ حیراں سکر ہو حادی چاہے پھر نکسے شکر ہو گیا محمد میری ماں
 ماسکا ماں نے کہ ٹرا امیر کہیر یہاں یہ شعر اس کرامت کو در کہ میں نصیب کئی ہیں سودا

کنات جارا لا جارا سی لعل کنے مانی ہیں متعبد کا کیا کیا شکر شیخ محمد
 آن کو سکے نکسے کہ وہ شکر بک + کان نکسے شکر شیخ وید + کمر گنج شکر کان نکسے
 کر دہید + در کان نکسے کر دہید + شکر + سیریں تراریں کرامتیں کس شہید + خدا اسکے
 حضرت بی جاہ مسیحاتیج کہ مقام اوچہ ہو حادی چاہے نکسے کچھ چاہیے مالیں روز نکسے حضرت
 جاہ میں اولیٰ نکسے ہیں اور عادم میں آپ کی باؤں میں ڈالکر آؤں گا کہ کہہ دئی میں نکسے
 دیتی تھی اور میں کو درست ہی جو لپٹا ہوا واقع تھا مادہ دیتی تھے اور تمام سات آب اوس
 حالت میں عیادت الہی کرتی تھی اور صبح کو عادم لوگ ماہر نکال لیتی تھے اور حضرت کو رہ
 اسکا ہی کہتے ہیں مطلب اسکا یہ ہے کہ حضرت فرید و رہا نکسے بیعتوں کی موافق اور انکسے
 او سیر و بہت ہی کہ جس طرح جناب محمد رسول اللہ صلی علیہ وسلم کا سایہ تھا ان حضرت کا سہی
 عمر اخیر میں سایہ گم ہو گیا تھا اور آپ اس ادب کی ماری کہ برابر ہی سوی ہوئی ہی ہی نکسے
 نہ اونٹنی تھے وفات حضرت کی کہ تم محمد کے رات میں واقع ہوئی اور اسکا مال نکسے ہی آپ کے

بہوشی غالب ہو گئی بعد جب وزہ ہویش میں آئی تو خادوسو سو بوجھا کہ ہم نے نماز عشا پڑھی ہے
یا نہیں نام لوگون فر عرض کی کہ مان یا سولی آپ نماز عشا ادا کرے حکم میں آنے فرمایا کہ ایک غصہ
اور بھی سہی اور اسی طرح تین دفعہ آہکو نماز پڑھنی کا اتفاق ہوا بعد اوسکے بتین دفعہ پائی
و یا قیوم بڑھ کر جان بحق تسلیم فرمائی اور حضرت مرحوم مغفور کا ایک مقولہ یہ کہ اگر ہست غم نیست
و اگر نیست غم نیست۔ فقط ظنا پہر ہی کہ جنہی لوگ سماع شیعہ میں اور اوسمیں ان کو حالت اور وجہ
ہوتا ہی اور نہ نصرت میں ظاہر سماع ممنوع ہی کسی نے اچھی خدمت میں اگر سوال کیا کہ سماع کی
حرمت اور اباحت میں آپ کیا فرماتے ہیں تو آپ نے جواب دیا کہ ہاں صلیٰ صلیٰ صلیٰ آتش عشق
میں جھک کر خاکستر ہو گئی اور دوسرے اختلاف ملت اور حرمت میں پڑھی ہوئی ہیں اور پھر کہا
کہ الا فتنۃ فی التبذیر و السلامۃ فی التسلیم اور یہ بھی حضرت کا مقولہ ہی العلماء انہ فی الناس
والفقراء انہ فی الاشرف والفقیرین العلماء کا لہذا فی الکواکب اسکے معنی یہ ہیں کہ آفت
تبذیر میں ہے اور سلامتی تسلیم میں ہے اور عالم لوگ سب دیون سلی شرف میں یعنی بہترین اور
فقیر لوگ بہترین بہترین اور فقیر عالموں میں ایسا ہی جیسی کہ چاند ستاروں میں منقول ہے
کہ ایک شخص حضرت کو پاس حاضر آیا اور عرض کی کہ میری واسطے سلطان غیاث الدین کے نام خط لکھد
کہ آگے سفارش ہی تیرا کام انجام با جاوی حضرت موصوف فریہ فہ لکھا عبارت جسکی جنبہ
جوج کی جاتی ہے + دفعہ رفت فیضہ الی قدم ایک وان اعطیۃ شہا فالعطیۃ
وانت البشکور وان لم تعطیۃ شیئا فالمانع ہو اللہ وانت المعذور ترجمہ اوسکا یہ ہے کہ پھر
کیا میں نے خرچہ اسکا طرف اللہ کی اور بعد اوسکے تیری طرف اگر تو بخشی اوسکو کوئی چیز
فی الاصل بخشی والا اللہ ہی اور تو مشکور ہوگا اور اگر تو نہ بخشی اوسکو کچھ تو منع کرے والا اللہ
اور تو معذور ہی فقط اور مزار پر انوار حضرت کی پاک پٹن میں موجود ہے عرصہ بیس سال گذرا
کہ راقم الحروف بھی وہاں حاضر ہوا تھا مگر ہاتھ کا میا نہ اوسط ہے اور زمین شہر سیحان
میں واقع ہی اور قبر بھی معلوم ہوتا ہے کہ قد حضرت کا میا نہ تھا وہاں دروازہ بس انتہی

شرف و یہ جہاں سی آمد و رفت را نہیں کی ہی درود و سحر محبوب رویہ بہ ہستی در و در و فکر کے منہ ہو
 اور وہ نتیجہ ہم ہی کہ خاں خواجہ نظام الدین فی خواستین و کیا کہ خاں رسول صلی اللہ علیہ وسلم
 یہاں کھڑی ہیں اور مرتے ہیں و مَن دَحْلَہ کَانَ اِمْنًا یعنی جو کوئی اس میں وارد
 میں اہل یہودی پوائش و روح سی وہ محفوظ ہے اب سرور میں یہ دروازہ کھلتا ہے اور لاکھ
 در لاکھ آدمی وہاں حاضر ہوتی ہیں چنانچہ ماقم نے مجھ کو دیکھا کہ اوس میں آدمیوں کے سروں پر
 اور آدمی دوڑتے پھرتے ہیں اور محاور میں و اطلی ربع حجم کج جو کی سا حوں سی لوگوں کو مار
 ہیں اور کہی ہیں کہ حلیہ سی منت کرو مگر کوئی یہاں سستا اور عرب رویہ اس میں واردہ کی ایک لپٹ
 سکتے ہی اوسکا پہرہ ذکر ہے کہ ایک ذرا آب او سپر شرف رکھتی تھی اور جسٹ الحکم آتک وہ دوا
 کھڑی کی ماسد و ڈی اوسپر ہی لوگ کھڑے تھے میں اور حضرت سحاب جات مارہ برس سا چم رہے
 اس میں یہ کہ کیا یہ یا اور گلی میں ایک وٹی کا ٹہہ کی رکھی جس پہرہ بہت غلہ کرتی تھی تو اس
 اوس وٹی پر دوات مار دی تھی چنانچہ اوس وٹی پر ساں داتوں کے اتک کہانی میں
 بہن بعد اس محنت بارہ سال کہ جب اپنی والدہ کی باطن صر ہوئی اور اوہوں کو ذکر جوئی و وٹی
 کا سنا تو ادھون سے فرمایا کہ یہ کیسا ورہ ہی کہ کا ٹہہ کی و وٹی رکھتی ہو گو با اسی عمر میں اس
 نہیں گئی اس سی معلوم ہوا کہ ہوز نص تم پر غالب ہی ہوا اور تعمیر و وٹی جوئی کی صائمہ جو
 چنانچہ حضرت لی کا ٹہہ کی و وٹی ہیکہ سی اور بہر بارہ سال تک صائم رہتی اور ان حضرت کی
 لاکھ مار کر امانتیں مسہو ہیں اور تمام ملک ہندوستان و پنجاب و غیرہ دل و جان سی اس کے خادم
 ہاں سار میں اتک ولاد او کی معر خلافت سی سجادہ شریف اور لیکہ کہلاتی ہے تمام اسات نامانہ حضرت
 کی مراد مراد ان سے موجود ہے اور عہد اسان سلطنتی آتشک معافیات و اگدای میں وفات کر
 ۶۹۳ ھ ہجری میں واقع ہی چنانچہ قطعہ تاریخ وفات حضرت کا جو مفتی اسلام سرور کے نامدار
 کتاب ہر اعانت کیا یہ ہی قطعہ تاریخ خواہ می شاں مرید الدین مسرید وہاں
 اگلا۔ دل لالہ سنگ طلبہ مدابہ نو و ذامس محرم مت خذ گنج شکر و غفل سل

نقل اور فرمود محبوب خدا ۳۰۰ ہجری اور یہاں بمقام فرید آستانہ المعروف پہلی دانہ بہر سال
 بتایا پنج محرم میل ہوتا ہے اور اکثر حجام و مان موجود رہتی ہیں اور آواز دیتو کہ سر سنا جا اور کھل
 گوڑ کہا جا اور کئی دوکانیں کھل گویں بچنی والوں کو لگ جاتی ہیں اکثر مرد یا بچہ سر منڈاتی ہیں اور
 کھل گویں کہاتے ہیں اور کئی لوگ رشتہ سیاه بطور سیلی جبکو زبان پنجابی میں پیرا بولتی ہیں بچہ
 ہیں اور لوگ تبرکاً لیکر پہنتی ہیں اور ماسلو اسکے عشر محرم اور روز شنب پر ات اور ہجرات کو
 دن اکثر عورات و مرد خادمان حضرت چشت یہاں پھول لیکر سلام کو پہناتی ہیں اور اس عبادت گاہ
 کو مغز و مکرم جانتی ہیں شمال ویدیں ٹلیہ کی برف خانہ سرکاری واقع ہی اور برف خانہ کی غریب
 باغچہ دیوان بٹن سنگہ واقع ہر گلاب دیوان بٹن سنگہ فی اس باغ کو خراب کر کے درمیان پڑ
 ایک کوٹھی واصلی سکونت صاحبان عالیشان کو بنوایا ہے اور کرایہ سے منافع اٹھاتا ہے اور
 بیج شرقی و غربی میں بھی صاحبان کرانی بکرایہ رہتی ہیں اور متصل اس باغ کی تکیہ قطب شاہ
 واقع ہی حال سائیں قطب شاہ صاحب سلمہ معہ تکیہ مسکونہ حال کھا
 یہی کہ بیہ حضرت سائیں قطب شاہ صاحب محل میں ساکن اچ شریف سیدان سید حسینی
 بخاری اولاد حضرت مخدوم جہانپان سی ہیں تولد اپکا سن ۳۰۰ ہجری میں بمقام اوج شریف
 واقع ہو حضرت کی والدہ کا نام سیدہ عبد اللہ شاہ وہ بھی پیشہ پیری مردہ ہی کا کہتی تھی اور اکثر
 بلوچ مداری انکو خادم تہو جب بیہ حضرت چارہ پانچ برس کے ہوئے تو حسب معمول سنت نبوی حضرت
 کی والدین تعلیم و تدریس انکی شروع کرائی چنانچہ نابھہ چودہ سال نہون علم فارسی و عربی سے
 فراغت حاصل کی بعد ازاں انکو شوق الہی و مانگیر ہوا اور شہلاش پیر ہنما اچ سی سنجی
 حضرت مولوی خدابخش صاحب چاچران والدہ جو خلیفہ خواجہ نور محمد پہل صاحب مہارائون کے
 اور پیر بہائی حضرت خواجہ سلیمان صاحب سنگر والی کے تھے بمقام کوٹہ مٹھن مشرف ہوئے اور
 بیعت بنان دان عالیشان چشتیہ حاصل کی اور جو ادب نہون و طائف عطا کی چند ہی اس پر
 کر بند رہی آخر کار جمعیت حاصل نہوی مگر دنیا سی برفا سنگے اور شوق تہنایا پیر جہ کمال

ہند ہو گیا اور حکام کہ یہ حضرت سابقؒ سے تھو لہذا وہاں سے مل کھڑی اور ارادہ کیا کہ امیر شریفؒ میں ماویں
 حب اسالہ میں پہنچے تو ماعثؒ سے مدد کر کے کمال تنگ ہو گئے اس وقت وہ تہن میں کہ پہلی ایک
 ساق بچھوڑا ہر ترسی علی کریمؒ سے وجہ نصیب کیا اور تہن دیا پہلی ساق میں ماعثؒ دیا
 و محکم کی کہ کچھ معافی ہے حاصل ہو گئی تھی پکا یکوا میں کیا دیکھتا ہوں کہ جاب ساہ و تہن
 علیہ السلامؐ سے رسا ہوتا ہے کہ لاہو کی طرف ماؤ جاسمہ صبیٰ رو اور لاہو رہے جو لو دیا ہے میں پہنچا
 نو دہاں ایک مجمع فقر انظر آیا حدی و ماں اشتقامت کی اور پھر دہاں سے جل یا میں مل گیا تھا
 میں مہاراجہ شہر گتہ تحت تہن ہوی تہن وار دلا ہو جوا اور ایک رات مسجد و پرجاں میں
 شام میں ہو کر صبحی عزا حضرت شہر صاحب رحمۃ اللہ علیہ صرف ہوا اور دہاں سا میں لاشا
 و غیرہ سجادہ سیاسی ملاقات کی ان لوگوں کی انس کیا وہیں رہے گئے و ماں لوگوں سے
 حال حضرت ائمہ یار صاحب فادر ساکن کوٹ ہیر و ساہ صلیع گو حرا و ال کا سکر ساق ہوئی کہ
 خدمت میں مشرف ہوں کیونکہ لوگ بیاں کرتے تھے کہ حضرت ائمہ یار صاحب ماہ ماہ تیار ہوا
 کہا نا کھانے میں اور ہر ماہ کامل کا ورہ ہوتا ہے اور گاہ گاہ ایسا ہی اتفاق اٹکا ہوتا ہے
 کہ چار چار مہینہ تنگ رہا کہ یہ مہین کہانے اور کچا شہر رہتی ہیں اور اٹھارہ سال بچا شہر
 رہا کہ قصیدہ شروع ہر وقت ٹرتی تھو تھے اور موسم ہر ماہ تمام رات درما می جانا میں
 کہڑے ہو کر قصیدہ ٹرتی حال حضرت احمد علی صاحب مصلحؒ سے کہ حضرت قوم کے
 سحر ساکن کوٹ ہیر و تہن حضرت کو توفیق الہی دیا گیا ہوا اور سیدت حضرت مولوی محمد
 صاحب حیاتی والی کے حاکم صرف ہوی اور جدی ایک حدیث میں بیعت کر کے حاضر مانتے رہے
 اور خود طالب اہوں لی ویا می اسرارہ بدر ہی حتی کہ شہرید اختیار کر کے ستانہ دس مہرا
 لیس ہو گئی اور خوب ریاست کی حب اٹھارہ سال گدیری تو خاب غوث الاعظم قدس سرہ
 العرب کی ریاست میں اور تلبیس میں دروغ غایت ہوا ہر تو حضرت کو یہ صفائی
 عنایت ہوئی کہ کفہ کمال اور اس میں جو چہ مطلوب ہوئی نصیب الہی ہو گئے ہوئے

سی انکی خدمت میں پہنچ جاتی اسلئے فیض صاحب وٹان پہنچے تو اونہوں نے فرمایا کہ حضرت
 نہیں جو چیز مطلوب ہو دستیاب ہو جاوے بلکہ فقیر وہی کہ دل ماسوی اللہ کو پہنچا سکی اسلئے ہوتی
 یہ طلب چھوڑ دی اور نہایت شاقہ مخفین اور ریاضتیں فرمائیں حتی کہ رستان میں دریا میں
 کھڑا رہنا اور ہر روز وہر شب قیامہ شروع ہوا بارہا اس طرح بڑھتا کہ اول و آخر اسکے بندہ رہا
 بندہ با صورتہ یسین بھی پڑھتا تھا اس سے وہ مشہور کامل ہو گئی فقط یہم شکر حضرت شاہ
 صاحب انکی خدمت میں شرف ہوئی اور سلی پاکر انکی خدمت میں بیعت کی اور نہایت فیض
 ہوئی پھر وٹان بھی اگر چند ہی لاہور میں بھکان خد بخش کو توال چند ہی بھکان فاضل خراسانی
 شکر بھی اور بعد ازاں بیرون دروازہ پہاڑی متصل مزار پر اور حضرت داتا گنج بخش صاحب
 رحمۃ اللہ علیہ بھکان سائیں جلی شاہ مجذوب سکونت پذیر ہوئی وٹان ایک کوٹہ خام حضرت
 داتا صاحب کی ستر فی تھا جلی شاہ فی بہت زور باطن لگایا کہ انکو کوٹہ سے نکال دی مگر اسکا
 سچلا بلکہ از خود کوٹہ چھوڑ کر چلا گیا اسلئے نامین مشہوری انکی اور اوادہ زہد و ریاضت
 خلقت میں مشہور ہوا اور بوق بوق لوگ ہر طرف سے انکی خدمت میں آنے لگے چہیات
 برس وٹان رہی اور پھر شیخ نواب امام الدین خاں صاحب بہادر مرحوم فی انکی آسائش کے واسطے
 متصل چوبارہ چھوڑ بیگت ایک مکان تک یہ مع جاہ وغیرہ اچھا مکلف مع ایک لان و کوٹہ
 پختہ خشتی مع جاہ چرخنی دار عرب رویہ باغچہ لالہ رتن چند دھڑی والہ بنواد یا یہ حضرت وٹان
 جاری اور ارادت انکی لوگوں کو دل میں پیدا ہوئی چنانچہ مرید خادم انکی یہاں بنجائیں
 اب تھینا دوسوا آدمی موجود ہیں جو دل جان سے انکی ارادت دلی رکھتی ہیں شجرہ طیبہ
 انکا یہی کہ حضرت سید قطب شاہ صاحب خادم حضرت احمد بار صاحب کی اور وہ حضرت مولو
 نواز احمد صاحب کے اور وہ حضرت فیض محمد صاحب کی اور وہ حضرت شیر محمد صاحب کے اور وہ
 شہ کریم صاحب کی اور وہ شاہ جیم صاحب کی اور وہ شہ جمال لودی کی اور حضرت سید سعید خان
 دہرم کوٹہ کی اور وہ حضرت جناب عیا میر صاحب کے۔ اگے شجرہ انکا چوہاں احوال حضرت

سماں میں دیا ہے فقط

اگرچہ ساقم بھی قدیم سی ساکس لاہور ہے اور وہ حضرت ہی مدت مدید سی یہاں فروکش ہیں مگر کمترین کا اتفاق صحت ظاہر رکھی ہوا تھا مگر اگر اوصاف ایک لوگوں سی سی مانی تھی کہ امام لوگ کہتی تھے کہ یہ شخص سگ و حیرت و سحر اس ہی بتا ہے مگر یا یہ کہ حال یہ ہے کہ ایک کلام ملدہ میں اتر کر قی ہے اور اگر شریعیاں لاہور کی حد میں ماکر مسیبتاں ہوتی ہیں۔ اب میرا ہی اتفاق ملاقات مراد تحقیقات ہذا اٹھ اسحاق احمد طبعیت کا مراد کہ ہر وقت قال اللہ و قال الرسول فرمانے رہتی ہیں اور توحید کی مسایل کو وہ اس میں دیا ہیں کلام نامتلا و عارفانہ کہتی ہیں وضع صورت ایک ہی ہے کہ اول لودت ماژہ سال مراد ایک چار در شہر عورت کی واسطے رہ رہا لاہور کہتی تھے اور سر رہ رہ رہتے تھے اس عرصہ چھ سال تھے تو مدد کو کڑتہ و مرقع و پیچ کہتی تھیں اور جوتا بھی رد وری لباس مل ہوا میرا مگر نکل قرار وضع دار کہتی تھیں اگرچہ سرکار کیجا مس سی انکو کچھ ماگیر و ملش نہیں مگر چلتے چوس لوس و حوش لباس رہتی تھیں اور اوقات گداری امیروں کے موافق کرتی تھیں اور میں چار مالکی سپاہیہ مدت میں حاضر رہتی تھیں اور ہر ورس ہاتے ہیں بعد سکھاں سر ہار لوگ انکی ارادت بھی رکھتی تھے اور بدلیں حاش سعادت ماننے تھے یہ حضرت نے مسجد لاہور دایہ قافہ حوققہ سادماں یعنی فقراں ہندواں میں تھی اہلاص کراچی اور چندی دماں سکونت پر رہی بعد ازاں گامے شاہ امام ماژہ داپہ لے ایلو کہا کہ آت کو مسجد میں رہنا مناسب نہیں آپ سرنگی والی یکبہ میں چل رہیں کیونکہ سرنگی محکومہ مکان ہے کہ گیا ہے اور میں آکھو ملک کرتا ہوں صاحبہ وہ شہنشاہ میں و مانو ٹھہرا سن تکبہ میں آ رہی اور یہاں عمارت دالان و غیرہ آب فی مویا اور گل و لوٹہ بھی لگایا حاشخہ نا حال سپر فاقص و متصرف ہیں اب انکی حد میں دم تحقیقات عار حادم یعنی سہمی امیر گیگ وجود ہری غلام محمد متعلق گرو محمد بخش جوہ حاضر ہیں جسکی خدمت ماں مارہ بھی حضرت ہی ہوتی ہی حج کا یہ حال ہے کہ ہر روز تجسناؤت

روپیہ یومیہ کا خرچ ہوا آمدنی مقرر کی کہین ہی نہیں اور نہ کسی سے سوال کرتے ہیں اور نہ انکی فقیر
کو بھی گدائی کرتا ہے اگر کوئی بی سول کچھ دیجاوی تو قبول کر لیتی ہیں والا نہ خیر شوق چہرہ میں
کا اٹگو بد رجب کمال ہے چنانچہ چرس بطور عاکو ہر وقت پی سکتی ہیں مگر مقرر سی خرچ چرس حضرت کے
مکان کافی بوم چار آنہ کا ہے جواب ہر روز اپنی واسطے طلب کرتے ہیں اور ماسوا اسکے
اکثر لوگ چرس لا کر بلا جاتے ہیں اور دو وقتہ چاہی تیار ہوتی ہے اور ایک بکری شیردار
بھی اسی شوق کے واسطی موجود ہے اور ماسوا اسکے ہمیشہ ایک دو مسافر فقیر بڑے ہی رتی ہیں اور
کہا نا بھی سکھتے کہاتے ہیں اب شہ صاحب نی عرصہ چہ سات سال سے نکاح ہی کر لیا ہے یعنی
ایک مائیں بیٹھانی ساکن ضلع مقصود اب انکی بیوی پردہ نشین ہے جو ہمیشہ اسی کچھ میں بکھنچ رہی
ستور رہتی ہی اور کہا نا وعیزہ وہی بکاتی ہے مزاج شہ صاحب صاحب سلوک میلانہ ہی کلام میں
تاثر ایسی ہی کہ خواہ مخواہ دل کو بہاتی ہی سلسلہ سایل صوفیوں کا ذکر ہر وقت مجلس میں ہوتا
رہتا ہی اور محمد شاہ صاحب گیلانی بھی انکی چہرہ پائی ہیں اس باعث سی شہ سردار صاحب
وہ محمد شاہ صاحب باب بیون سے بہت محبت رکھتی ہیں اگر چند سال نکاح پہ معمول تھا کہ ماہ سانون
میں جالبیس کا سو گمین کہیں یعنی شیر بربخ کی پکاتے اور میل کرتے اس میں تمام فقیر امیر اہل نشاط فقیر
کنان حاضر ہتھرا اور بڑی دھوم دھام کا میل ہوتا تھا شہر کے تمام گوجر اس روز کا دودھ
حضرت کو دیتی تھی مگر اب سلسلہ اس دھوم کا چھوڑ دیا ہے ماہ جب میں فاتحہ بڑون کا کہ چھوڑتے
ہیں۔ اگلی بوقت بندوبست سابقہ نام انکا اس مکان کے خانہ ملکیت میں دےج ہوا تھا مگر اب چوبہ
امام بخش مہر دار فی بیہ حرکت کی ہی کہ ہمایش کنندگان جبریکش بندوبست حال کو کہہ دیا ہے
کہ بندوبست سابقہ میں سہوا خانہ ملکیت میں نام قطب شاہ صاحب کا لکھا گیا مگر فی الاصل
بیہ مکان کچھ شاملات وہ ہی اسپر شاہ صاحب کا ارادہ ہے کہ اسے غافہ بھنور صاحب ہستم
بندوبست کر کے نام اپنا تحریر کرادیں فقط
اب عرصہ کیال کا ہوا ہی کہ شہ صاحب با مادوح لا ہو سی روانہ ہو گئی تو بیہ مکان شہ سردار صاحب

حلقہ پیر محمد شہ کپڑائی کو عاقبت کر گئے تھے۔ یہ حضرت صاحبزادہ میں ہو چکی تو عادیوں کی سنت اللہ
 شریف نہ مانے دیا اور حضرت کو چہ جہی راہ راہ میں رکھا اسلئے سائیں سے سردار صاحبزادہ
 یکمہ ہر فائنس ہے اعداد اراں لاہوری سائیں محبوب شاہ سجادہ نشین سیالکوٹ و غیرہ حد احوال میں فرمایا
 گئی اور ایک دو اسلئے آئی چاہے ہر دس تو حضرت اسی تکیہ میں سکونت پدید بر میں اور قصہ سے سردار کا
 ہٹ گیا مگر دوستی انکی ساتھ مدد کمال ہے اور وہ ہی ارادت کلی رکھتی ہیں اور ہلستہ آفرمانی میں
 اور سلوک برادرانہ رکھتی ہیں۔ العرص بہرہا ہمسایہ شری خوش خلق اور سخی در کمال برگ میں اگر کو
 تو مدد و مار کو واسطی ماصر موی ہیں اور قصہ ملتے ہیں بہت لوگ انکی کرامات کو ہی قایل ہیں مگر
 اسکا کہ کتریں انکی خدمت میں ہی ہو چکا ہی کچھ بچہ مال انکی کرامات کا عرض نہیں کر سکتا مگر یہ
 وہی اور درست کام ہی کر صلح لاہور میں اب ایسا شخص ملے صاحب قاتل صاحب علم فیاض صاحب
 مائیں صاحب حج دی عرت حوس لوتس کوئی نکا مدار ہیں صاحب دستور عارفان عالم تعلیم کی پے
 مدد کمال رکھتی ہیں یعنی جو شخص ماعرب عادی تو اسکی تعلیم و کرم کرتے ہیں اور جس طرح عوام صرا
 حرس پکیر میاں مٹھوس ملتے ہیں ان حضرت کا وہ مال ہیں ملک یہ حضرت حرس پکیر قال اللہ
 وقال الرسول و توحید و ذکر سیلح کما رقد یہ بخونی مامرہ کہتے ہیں علم مجلس ابجا ہی اور کچھ
 ہی معلوم ہوتی ہے۔ آج میں سکائیں کہ وہ رہتی ہیں وہ تکیہ شام قلعہ ساہ مشہور ہے اتنے میں
 بعد سکھاں اول یہ مکان تکیہ سرنگی فقیر کا تھا اور یہ مکان اب اس ٹرک کو جو گید گھر سابق
 کمپنی باغ سی طرف جاہ کو مافی ہے سو روپہ روپہ کو امام ماڑہ اور جو روپہ ل ٹرک اس باغ کے
 وہ باٹی در وارہ سی موضع سادہ کو مافی ہی واقع ہے اور وہ سرنگی سائیں یہاں رہا تھا اور اسکو
 ایک تہہ تہہ ہی سوایا جاسکے اس ماہ میں ایک تہہ کدیدہ لگا ہوا ہے اور اس تہہ پر پتھر ہے۔
 گنگا گو سائیں سرنگی اور بھی اسکے سمت ۱۸۹۰-۱ اور جو روپہ میں جاہ کی ایک گدہ سادہ ہی
 چوٹا سا حکا در وارہ خشتی سر فرویہ موجود ہے یہ سادہ کسی رہیں کی ہے اور پہلے سلج ہوئی ہے
 کہ وہ رہیں محمولیہ مہاراجہ رحمت سکھ بہادر کا تھا اور یہاں قریب چوڑی میں محمول لہ کے واسطی

دلائی شہنشاہ اور اس سرنگی سی اوسکی دستہ ہو گئی تھی اسی اسکی سادہ پہاڑی عمارت سادہ
 نشئی چونچ گئی سی اور کبتر موضع ساندہ ایک دالان بنیہ قطب شاہ جسکے پانچ دریچہ باہر کو ہیں اور طاو
 تختہ دروازہ چوبی موجود مگر اندر سی مسدود کردی ہیں اور شرقیہ دالان کو ایک اور دالان
 بختہ بنیہ سادہ سرنگی موجود سی اور شمال روپہ اس دالان کے اگر ایک گیند جسکو درجنوی وغریبی
 اور شرقی مسدود سی یہ گیند چونچ عمارت شاہ چھانی سی اندر اسکے اب کوئی قبر نہیں سی اور راہ اسکا
 کوٹہ دالان سرنگی میں سی ہی جب وہ سرنگی مر گیا تو یہ مکان کی شاہ فقیر نام باڑہ کو تھیک کر گیا تو
 عند الموت یہ بھی کہا کہ میرا کپڑہ روپہ اس میں مدفون ہی وہ بھی تولی لے جب وہ سرنگی مر گیا تو قبر اسکے
 شرقیہ سادہ بنا سی گئی اوپر اب ایک درخت ون پیدا ہو گیا سی اور یہ سرنگی قریب الموت مسلمان
 ہو گیا تھا بعد اوسکی گامان شاہ فی یہ مکان سید قطب شاہ کو مسدود روپہ مدفون دیدیا اور اوہونچے قبو
 کیا بعد ازان وہ روپہ مدفون انکو تو دستیاب ہوا مگر ایک فقیر خادم انکو کھسکا نام بوٹی شاہ تھا
 وہ روپہ ملا اور وہ خود خورد گرد کر گیا سنا جانا ہے کہ اٹھارہ روپہ نکلے تھو اور وہ مدت چودہ برس
 تک پہاڑی سی اور خوب رونق اس مکان کی بڑائی صد نا لوگ جمعہ کر دن بان حاضر ہونے لگے اور وہ
 بڑا مشہور فقیر ہو گیا چنانچہ دالان کے اگر اوسنی اپنی گرہ سی بختہ ڈیو دی بنا سی اور بطور باغچہ اس کمپہ میں
 درختان انار سوترہ پیل پورہ کیکر ون بیر خریا وغیرہ لگوائی۔ اور سوامی درختان گل عباسی
 وغیرہ ہی موجود سی حال چو بارہ چھو بیگت چھو بیگت کا جو بارہ جو بارہ دروازہ
 شاہ عالمی کے جنوب روپہ سرانی لالہ رتن چند ہاڑ سی والہ لب اس شکر کے جو انار کلی کو جاتی ہے
 بطرف جنوب واقع ہی حال اسکا یہ ہے کہ یہ چھو بیگت صاحب قوم کی ہاٹیا تھے اول بجا صرافہ منقول
 تھی اگرچہ فقیر دل تھو مگر حال ہنی فقیری کا کسی پر ظاہر نہیں کرتے تھو ایک دن کا ندکوری کے کوٹے
 منسل ایک تھیلی شریفون کی گھر سی لایا اور وقت دینی کی اوسکی جو روئی ایک شرقی طلائی اوسمیں سے
 جو رانی اور منسل بے خبر تھیلی کو اوٹھا کر بازار میں لے آیا اور چھو بیگت سی جو کام صرافہ کا کرتا تھا کہا کہ یہ
 اشرفیان کہوٹی کہری پر کھدوا و ہونے سب شرفیان دیکھ حوالہ کر دیں اور فرمایا کہ کہری میں

وہ قتل تہلی اوٹھا کر چلا گیا رستہ میں ماروت جسکی اور دوکان سرکار کوئی اور چیز خریدتی لگا تو
 اوں اشترمیوں کو گنا سچا لیا اشترمیوں کے ایکلہ سرنی کم مائی ادسکو خیال گذر کہ صرف فی چور
 ہی عساک ہو کر جوہر بگت کی دوکان مرایا اور کہا کہ قوی میری ایکلہ سرنی چورائی ہی آئے اگا
 کیا سئل نے چکی کہا کہ آگوا ملک چاک مارے اسل سائیں سب مارا رسی جمع ہو گئی اور رستہ ایکی
 کرائی حب وہ سئل ہی گھر کو گیا تو کیا دیکھتا ہے کہ دوسکے حور وکی مدں پر عیب سی چاکیں ررہا
 ہیں ا روہ واویلا کر رہی ہی اوسو دریافت کیا تو اوسو کہا کہ میری مدں پر عیب سی چاخ ہلح
 چاکیں ٹر رہی ہیں اور کوکھ صاب نظر میں آتا اور اسکا ماعت معلوم نہیں ہونا مگر یہ تو نم کو کہہ کر
 کسی صبر کو مارا نوہیں اوسو کہا کہ بہیں مگر آج ہی ایک طرف کو کہ اوسو ایکلہ سرنی میری چور
 ہی چاک مارے ہی عورت کی کہا کہ میں چلا وار ہوں اشترمی میں چورائی اور تھی فی مقصود
 کو مارا ہی اس و سکی سہرا محکو ہوئی چور اور وہ صرف سرور کو سی صاحب کمال ہی ملو محکو ہی
 اوسکی اس ڈلو تاکہ نقیرا سی صاف کراؤن وہ سئل جیراں اور مادہ ہو کر ہر جوہر بگت سا
 کی پاس گیا اور سب وصاحت نقیرا سی صاف کرائی اور سب کو یہ حال کہتا یا سہوں کو
 نقیرا ہو کہ جوہر بگت ٹری صاحب کمال ہیں فقط اور دو ستر باعث سہو سی یہ ہوا کہ کسی
 کہترانی کی بیٹی در دہہ میں گرفتار تھی اور اوسکی گھر میں سحر ایک روپیہ قات کے کچہ اور تہا وہ
 اوس سہ قات کو لیکر مارا میں ہو سچی کہ جو کچہ اس روپیہ کا ماتہ لگے آؤں اور کچہ وادہ
 اوسکی کردن العرصہ جس صرف کی دوکان سر جاتے تھے وہ اوسکو مدد رانی کر کے ہٹا دیتا
 تہا آخر کار وہ جوہر بگت صرف کی دوکان پہنچی اور اوسکو روپیہ دیا اوہوں نے مگر روپیہ کے
 اوسکو دیدی جس وہ لیکر چلی گئی تو اور مارا یوں اوسکو سہر دیکر کے کہا کہ تو کیسا صرف
 کہ کہوٹا اور کہہا سچاں بہیں سکتا تو اوہوں نے فرمایا کہ میں نے کہہ دی کہوٹی کی طرف تو کہہ جا
 بہیں کیا محکو اوسکی مال پر دم آبا کہ اوسکی بیٹی در دہہ میں گرفتار تھی اور گھر میں سوا
 رس روپیہ کہوٹی کو کچہ تہا اوں ہیوں سہرا اوسکی کار رر رہی ہوگی وہ لوگ اس کہترانی

گم اور معلوم کیا کہ بی شک دسکا وہی مال ہے جو اونہون بیان کیا تھا آخر میں لوٹ آئی اور اپنی
کرامت کے معتقد ہوئی اور جب اوس و سپہ کو نکالا اور غور سے دیکھا تو وہ بھی کہہ معلوم ہوا ماسلو اسکے
کر امانتین چھو بہگت کی اہل ہنود اور مسلمانوں میں مشہور ہیں اور وہ بیک صاحب آتما پوج
اب اوس میں سے ایک اور تحریر کرتا ہوں ازاں جا کر اہل ہنود میں سے کہہ ماہ بیکہ میں گنگا پر
ہنانی کو جاتی ہیں اور اسل شنان کی واسطی لاکھا رہے یہ صرف کرتے ہیں اور ہزار ہا کوں سے
خلقت و مان اتی ہی ایک فتح کا ذکر ہے کہ اوسکی بہا وجہ فی ہی اوسکی کہا کہ اس سال محکو بھی گنگا
لے چلا اونہون نے کہا کہ ہمارے پاسل تناخج نہیں ہے کہ اس سفر کو واسطی کتنی ہو غرض وہ بچہ ہوتے
رہی اور یہ جیلہ جوالہ کرتے رہے حتی کہ ماہ بیکہ کا غرہ ہو گیا اور سب لوگ دریا پر اشنان کو
جانی لگے اوسکی بہا وجہ فی ہی اونکو کہنا کہ تم محکو گنگا پر تو نہیں گئی اب میری ساتھ دریا پر چلو
اور غسل کر لاؤ اونہون نے فرمایا کہ تمکو غسل گنگا بہت مطلوب ہے اوسنی کہا کہ مان آب نہ فرمایا کہ
انکھیں بند کر اوسنی انکھیں بند کرین پھر فرمایا کہ میری کندھی پر ہاتھ رکھ اوسنی ویسا ہی کیا
بعد ایک ساعت کو چھو بہگت نے اوسکو کہا کہ اب انکھیں کھول دیں اب اوسنی انکھیں کھولیں تو کیا
دیکھتی ہے کہ وہ لب گنگا پہنچ گئی ہے بعد ازاں حسب الامر غسل کر کے جب فارغ ہوئی تو چھو بہگت نے
کہا کہ اب سیلا میں جا اور جو چیز خریدنی ہو وہی خرید لے اور جس سے ملنا ہی ملے غرض وہ پہلے میں
اور چند چیزیں خریدیں اور بہت ہم وطنو نشی ملی اور کچھ چیز خرید کر کے کسی سہیلی کو دیکھی تو
آنے کے اپنی اسباب میں رکھ لانا بعد اوسکی چھو بہگت کی پاس آئی اور کہنی لگی کہ اب چلو اونہون
اسی طرح اوسکی انکھیں بند کر امانتین اور چھٹ بہٹ گھر میں پہنچ گئی بعد ازاں چھو بہگت نے اوس
کہا کہ یہ حال کسی سے ظاہر نہ کرنا بعد چھٹ بہٹ کی جب سہیلی اوسکی گنگا سو آئی اور اوسکی چیزیں
لائی تو اوسکی زبان سے گوگوں کو یہ حال معلوم ہوا اس باعث سے اور بہت لوگ معتقد ہو گئے
اور یہ بھی مشہور ہوئی کہ گویا سوداگر چند اونٹ شکر کے بہر کر سوداگری کو چلا جاتا تھا جب بیان آیا
تو آپ نے پوچھا کہ ان اونٹوں پر کیا لا مارا ہے اوسنی براہ منخری کہا کہ یہ ریت بہری ہوئی ہے اس

دریا کا نہایت ہی چوکی وہ ہلا گیا جس میں مقصود پہنچ کے گو لوگو کو ہلا تو سحابی شکریت نکلی
 یہ دیکھ کر چوہا رسی بہایت حیراں ہوا رحمان کہ یہ حال سماعت حکمی اوس بصر ہی فی السورۃ ہر
 اگر اوس کی صحبت میں حاضر ہوا اور قدموں پر گرا اور لولا کہ ہاراج میں بیٹھ گیا تو سحابی
 مرانی اس آداب دعا کر کے کہ ہر وہ ریت شکر کی شکر ہو مادی اوسوں نے دریا کہ ماہ شکر ہو گا
 وہ سوداگر بہ ماتہ شکر چلا گیا اور دیکھا کہ وہ تمام ریت شکر ہو گئی تھی مقلد سکاں خود داس کی کشتی
 تہا جہاں اس حمارہ سا ہوتا ہے اس وقت نام اس محلہ کا ملاح شکاری کا محلہ تھا اور اوسوں کی سادہ
 میں کی اور تمام محرم و ہر اور جہاں اس سادہ اکی ہی جہاں ابھی اس گاہ کا حمارہ تھا اکثر
 تالیخ دومی دومی دوسے اسی حمارہ میں جا گئے اور دروارہ مد کر لیا اور وہاں ہی سا گھر لکھو
 معلوم ہوا کہ کہاں گئی یہ ساس بڑی صلح کل اور فیصلہ تہا تو ہیں اور حصر بیامیر اور چوہا ہر گشت اور
 کا بہرہ ہر گشت میں مار بار متہور ہیں انکی ٹری ممت اس میں تہا اتنا خلقت اچھا کیا اسکی
 جی اور بہرہ دوستہ دوستہ و ماں از دام ہوتا ہے دو سببہ کون مرد اور بچل کے خوش کہنے
 و ماں خانی ہیں اور سکہ سہری کی وقت سے شام تک و ماں مٹتی ہیں اور دود و ماں سحابی
 ہونا ہی اور قوالوں کو کہہ پوچھ لٹا ہے یہ مقام اول ہنوز اسانا ہوتا ہے ہر جہاں بہرہ
 ہمارہ بہرہ ماتہ عالیتاں مادی دروارہ اس کا کا خوب و چشتی بچہ محرابی چوہا گئے ہر وہ
 ماروسی شری و عربی رد و رجاں سہی سی ہوئی ہیں اور اوپر شرف دروارہ کے خوشما گھرہ
 ششتی لگا ہوا ہے اور اس دروارہ کے اگے ڈالوں و من حشی مالک شکر و خود ہر اور اس کاں کے
 گرد و جہاں دیواری بچہ ہی ہوئی ہے اس دروازہ کے اندر جسکے چارہ یہ ہیں مانی ہی و شستن
 ما ہوا ہے اور سر قریہ ماہر اس درواری کے و جت سیر اور اندر لطر عر کریر اندر حفاظت کے
 تہرہ رویہ ایک و جت ترا اور دو پسل جو رد و خود جسکے گرد و جہاں و سطی حفاظت اس کا دیواری
 مادی گئی ہے خود ہیں اور غرہ رویہ متصل کریریں چارہ و جت سہ ہتوت و پسل درہ جہاں
 پہنچی گئی ہیں اور بعد اوسکے ہر ایک بچہ دیواریں میں نیل و اور اوپر ہر سال د

عرب رویہ دروازہ بی چو کہٹ و طاق واسطی آمد و رفت کی ہے اس دروازہ کو شرق وینوسا میں
 ہیں جن میں سے ایک کا گنبد تو ذرا بڑا اور ایک کا چھوٹا اور بقیہ سات بھی بچتہ کو سی نی اور
 کو سی پرانی میں کل کے نام معلوم اور چکر معلوم میں تفصیل انھی یہ ہے۔ بدرجہ اتم بگیت۔
 مادر جہرام بگیت را کہو کہتری زن را کہو کی۔ وعیزہ عزیز مشہو ہیں یہ وہ لوگ
 ہیں جو بطور چلہ سپوکا نگر ساکنان لاہور تھے اور یہ مقام سجادہ ٹا بھی بطور چار دیواری
 جسکے تحت میں فرش بچتہ خشتی اور اوس میں تین پیل اور دو بیر اور تین ن اور ایک گنبد
 موجود ہے اور شرق رویہ اسکے زمین مزرعہ تین کمال اور سات مرلہ ملحقہ جو بارہ بیر گرس
 زمین مزرعہ کی ہے اور چار دیواری بچتہ ہے اور اس میں ایک دروازہ اور پھر روبروی
 دو دروازہ شمال و یہ اس چار دیواری کی جہان ساد میں میں چار زمینہ چکر کی ایک بڑا چوترا
 عالیشان خشتی بہت طویل عرض مقام میلہ جسکے عرب رویہ مٹی خشتی چونکہ کی موجود ہیں قح
 ستے اور اسکی اوپر عرب رویہ ایک مکان بنگلہ جو بی مستفد والہ جسکے شمال و جنوب میں
 دس دروازہ اور عرب رویہ ایک کھڑکی معہ تختہ جو بی اور شرق رویہ ایک کھڑکی بی چو کہٹ و طاق موجود
 ہے یہ جگہ گدی کی ہے جو بہت اچھا مکان آستہ جسکی دیوار غربی بہت نقش و تکلف ہے
 اور ایک طاقی ساتھ اس دیوار کی شرق رویہ بچتہ برنگ سرخ واسطی اسباب رکھنی کی موجود ہے
 اور شرق رویہ اسکے زمین پر سنگ سرخ پانچ فٹ طول و تین فٹ عرض کا واسطی گرنتھ رکھنی کی
 نصب ہے اس پر فرش شطرنجی کا ہو کر اوسپر گرنتھ رکھا جاتا ہے اور گاہ گاہ وٹان گرنتھ
 پڑا جاتا ہے سقف اس لان کی جو بی برنگ سرخ ہے اور بیان باواگد می الہ جواب باوا
 میں بچن اس ہی بیٹھا ہے اور یہ جگہ کا تہہ کھڑ مشہو ہے اور بیان دو جگہ گدی کی مستحضر میں
 ایک تو یہ جہان بروز دوشنبہ بیٹھتی ہیں اور دوسری جگہ گدی کی جہان بروز منگل بیٹھتی
 ہوتا ہے اور ہفتہ بہر میں دو روز گدی پر بیٹھتی ہیں اور جنوب رویہ چار بارہ کی ایک اور
 چار دیواری دوفٹ ارتفاع والی موجود ہے درمیان اسکے بھی فرش خشتی بچتہ اور ایک گنبد

یہ جی سے بہت پہلو اور اہم ہے ، درموجود ہی دروازہ آمد و رفت اسکا چونی سے طاق برکھیں گے
 ہر مچی سرور دیہ اور قبیہ سات پہلوں میں طامحہ و اطلی دیکھنے سادہ کی نگہیں موجود ہیں اور عام
 دیوار مشقش چوبچ ہی اندر اسکے مڑی یعنی سادہ سنگ مرمر کی ایک فنٹ متعے ما و اچھو تر
 کی موجود ہی تاج و کات بہت معلوم ہیں مگر مدت کی ہی اور ک عار دیواری ہر اچھو تر
 ایک گند مرع بعد چشتی حکا آمد و رفت کا دروازہ شمال رو یہ ہی درساں میں ایک رنج اور
 گرد و نواح مارے حیاں جو درمیں سودا گہ ہی آہیں ٹیو نکا دریں جو تر و سنگ مرمر ہی
 اور اوپر اوں جو رہ کی ایک گہر و نخی حوی اور اوپر سو حادہ کہا ہی اس جو چہ سی مانی
 قطرہ قطرہ ہو کر شہو جی کی لنگ پر پڑتا ہی اور دو اور شرقی و غربی میں بچہ چشتی اور تمام
 دیواروں پر نقا و بر رنگاں ہندواں ہیں اور گوسہ جنوبی و شرقی اس میں ایک سادہ سنگ
 کی خواہر اس میں کی ہے اور اس سادہ کی دروازہ پر ایک بہت سنگ کے کد یہ چوٹی ہی

ہوئی ہے اور اس میں کھاسا شری تحریر ہے **अजयारामेश्वरमात्रोदी**
 اور ایک خواہر سے اس کی دی سادہ

سنت ۱۱ اور ۱۲ **सादर संवत् १९११** اور دیا میں دو لوسا و ہو کر ورت ہر ایک نظر میں

اور ایک درمیان مار دیواری کی موجود ہی اور شرقیہ اس سادہ کی ایک پتھرہ سہ درجہ
 ورت اوکی میں پڑیاں ایک داگو مددیں دو سری کل دس تیری ما و گیاں دس کی ہیں
 ہی مدت کی سی ہوئی ہے اس کے ہی مرس بہت اور جو ناسا مٹھ جس میں ایک بہت مارا اور دریل
 اور ایک سدر موجود ہی اور درساں اس باغ کی شہو چکی لنگ کہا ہے اور سو حادہ اب ہی سہ
 موجود ہی اور ہر عرب و سور دیہ اس سادہ برہمن کے او میں پڑیاں ہیں یہ ہی سادہوں کی
 ہیں نام معلوم ہیں اور ورت بیل و کھو جنوب رو یہ مفضل دیوار موجود ہی باہر کی دروازہ
 سی ایک راہ بھرین چشتی عرب رو یہ آتا ہی دما حین دو چار دیواری اندروں کی ایک اور
 عار دیواری او کے اندر ایک مرع باغہ حمالہ سدر ورت ایک ہم ایک کھو را ایک سیر اور پہلا ہی
 اور دو بیل موجود ہیں اور بہت نکاں کد ہی کی شمال رو یہ املتی ہی اور اسکے حرت وہ ایک

چوترا بلند ہی اسکے گوشہ جنوبی میں چاہ مسقفہ جسکی دو چرخیان جاسی میں اور چوترا روید
 اسکی ایک چوبچہ ہی اور چند درخت گوشہ غربی و شمالی میں ایک کوٹھری والان بطور مسافر خانہ
 درمیان میں اور ایک والان چاروہ مسہ چوکھٹ چوبی مسہ طاق تختہ بیہ قالبتی والان، باب و
 ہرچین اس بیان رہتا ہے اس چوترا کے جنوب روید دوسرا خورد میں ایک مرتفع ایک چار
 پہلو ایک جوالا شاہ اور دوسری اوسکے گورو کی کہ نام اوسکا معلوم نہیں جنوب روید اسکی ایک
 مکان انیشا بانی کی ذرا عین بنا ہوا ہی اور غرب روید اسکے درخت بہر والن اور نیچو اوسکی چوبچہ تختہ
 بی آب موجود ہی اور اس چوترا پر ایک تجری بانی کا ہی اسمیں سی جاہ روان کا بانی کرتا ہے
 جنوب روید اس چوترا کے مکان مندر چھو بگت جکا دروازہ کشادہ چوبی مسہ طاق تختہ چوبی
 بزرگ ہرچی موجود ہی اس در سکے اندر غرب روید دوزینہ اور اوپر چوترا تختہ چوترا گچ اوپر
 چار دیواری علاحدہ ہی سر چار دیواری کی دو در ایک شمال روید دوسرے شرق روید چار دیواری
 عالیشان اسستہ تختہ اور دروازہ کو غرب روید فیما بین چاہ دو والان قالبتی مکان مندر
 ایک یوار قدیمی تختہ جہیں محراب عمارتی بنی ہوئی میں کٹری ہی اور نیچو اوسکی وہ جگہ ہی کہ جہان
 بانی کی یہ عمارت چغتائی ہی اندر اس چار دیواری کی تمام فرش چوترا کہتی میں کہ سٹ میں جب
 یہاں سادہ بادشاہ کو اس صاحب کی بنیاد نکالنے لگے تو بانی مانڈی تک بنیاد اس چوترا کے
 پاسی گئی اسمیں متصل پور غرب روید خاص مکان چوبارہ چھو بگت کا ہی یہ مکان چار پہلو خشتی چوترا
 جکا دروازہ جنوب روید چوکھٹ سنگ سرخ اور طاق چوبی بزرگ ہرچی در ایک کہتی شرق روید چوبی
 مسہ مرغول اور اوسکی جنوب و شمال روید پنجہ خشتی اور غرب روید میان میں بطور محراب و گردنواح پنجہ خشتی
 اور دیوار شمالی میں ۸۳ طاچہ چاندان موجود ہیں بقفہ قالبتی خشتی منقش جسکے درمیان انیشا اور اوسکی گردانینہ
 کاری اور دیواروں پر سادہ ویر کا ہر خیر دیوتاؤں کی زمین پر فرش خشتی اور میان میں سادہ سنگ
 کی اوپر خلاف پلہ رہتا ہی اسی چوبارہ میں آب رہتی تو اور اوسکی میں سنگے زائیرین توام ہندو بہان متھیکنی کو
 آتی ہیں اور مندر چرتائی میں اس چوبارہ کی شرق روید ایک مقام نام ہنا و گنگا بنا ہوا جو بطور حوض فتح

ہت پہلوی اور او سکے اگر سال وہ جو من و ورد چو گنج او مس پانی ہزار تہا ہی انکی سر فروید و مدد کو
 جو ترہ سہ اور ہی او یہ جو سر وید چو مارہ ایک کس دہت پہلو و سر لہ سادہ ما واد واد کا وہ
 بہت کا ہی اسد ہر سی جو گنج سہ حتی سہ بہت ۱۰ او و سہ سہ او ہن سہ شام میں سہ مکان خود
 او ہوں فرمواتا اور سہ من ایک دروار سال روہ جو کھٹ پڑی حلقہ صوب روید
 کا ہی اور سرق و صوب روہ ملتی پھر حتی اندر مکان کی بہت قالو لی ار غنقش ناقصا و سر او ہل
 مالی ہر گندہ در واپہ اور صوب روہ اس سادہ کو ایک اور سادہ بہت پہلو گندہ مالی در واپہ
 اسکا سال روہ یہ سادہ ما واپہ اگر داس کی سی سمیں ستویریں کا بہ و مد کی ہزار روہ اس
 پار دیوار کی ایک بہت جو صورت غارت عالیساں سادہ ما واد اگر داس کی سی ہر سہ شام
 سال سی تار ہوی ہی اس مکان کا در واپہ سر فروید اور او سکے گے جو ترہ حتی اور اسکی طرف سال
 و صوب و عرب نذر میں اور ہر در میں ۱۰ طاقہ حتی جو گنج و اسکی پوشر کرنے کے بطور حوالہ
 میں ہر در میں جو گنج رنگ ہر معی معماریاں میں مڑ ہی جو گنج اندر سی یہ مکان سہ
 ہی در نہخت ہی او بہت تمام کام طلائی مسقل اور چاروں گوشہ میں تارقی درجہ ظاہر نقشہ
 و بچہ معلوم ہیں اور اصل ہیں اور ہر چار طرف محرابی دیکھ جس میں تین تین سوچ نکلی گے
 اداوں میں آئینہ موجود ہیں جسکے کٹھنولی گے سید موجود بہت گندہ قالو تی سہ سہ لہ ہوں
 گلکاری بہت ہی جو صورت یہ مکان ما واد کو کون لی و اسکی سادہ جو سبکت صاحب کے
 نحو نہ کہا تھا مگر موقع ہوا اور ہر وہاں علامتی گئی او یہی گندہ رنگ آئینہ اور کس گندہ
 اور چاروں کونوں سر چار چار چار انکی کس ہی سنگ مرمر کے اور چاروں طرف شکل بطور کی جاتی
 موجود ہیں اور بطور محراب ہر طرف شدہ درہ شکل دالاں اور او سہر طاقہ اور ہر چار طرف اسکا ہوا
 دیوارہ وٹ طویل اور سہارت حتی جس میں سرب و صوب کی دیوار میں ساں دروں کی
 بطور دالاں مای ماتی اور میں ہر تمام رس خشی بچہ سادہ گور و داس عہد میں جا کہاں
 میں ہی تہی و سر واپہ چو مارہ کہ ہی سر فروید انکے جو ترہ حتی اور ہی اسکی کنارہ یہ ایک اور جو ترہ

بلور شہ نشین اور جنوب روئے چوہدرہ کی ایک چوہدرہ خشتی دھنک سرفقہ ہی اور سپر چوہدرہ ٹریسیان
 چوہدری چوہدری بنگلہ ہجی واقع ہیں یہاں سے منفرد مین بنی جو نام مشہور ہی سو یہ ہیں —
 ایسا بیگم بدری بیگم دیا بیگم گھنڈی بیگم دیالو بیگم اور اسکے چوہدرہ
 دیوار پختہ ملحقہ اس مکان کی ہی اور اس چوہدرہ کو غرب روئے ایک کتا دہ جس کے گنبد خور و سفید
 رنگین ہی دو زینہ اسکے اور چوہدری سا چوہدرہ اسکا یہ سما دہ شیو دیالو چوہدرہ سپوک کی ہی تین
 مین ٹریسیان ہجی چوہدری یہ سما دہ سم ۱۹ مین تہی ہی اور چونہ پر گوہر گہی خرفون مین سمت جو
 مین فری تحریکیا ہی لکھا تہی شمال دیہ اسکے ایک اور چوہدرہ خشتی ہی اور جنوب روئے ایک اور
 چوہدری سا چوہدرہ ہی یہ سجن کی جگہ ہی اس دیوار کو جنوب روئے پنجی اور جگہ ہی اسکا ایک وازہ
 آند و رفت علاحدہ ہی اور ایک مندر ہی اور بطرف شمال دیوار لالہ رتن چند کشادہ درستہ ہی
 ومان ایک احاطہ مستحقہ چھ مین کہا رہتی چٹا ماتی مین اور مشرق دیہ اسکے ایک چاہ پختہ میلہ پر
 چرخہ دار موجود ہی اور جنوب روئے چاہ کی ایک چوہدری سا چوہدرہ ہی اور سپر چار سما دہ معلوم
 ہیں اور مشرق دیہ چاہ کے دیوار منہ برج نشنگاہ اسکی پنجی مکان باغ زمین مزرعہ اور اسکے
 نواح مین اور چار دیواری اور لب سڑک چند دخت فبقندہ اور ہر سجن ماس مین مین اس چاہ کی
 شمال روئے ایک دروہٹی اندر جانے کے اور ہی اندر جاتی ہی ہر ایک چار دیواری جسکے
 گرد نواح مین چند کوٹھریاں اور غرب روئے اس احاطہ کی ایک اصطبل ایک مکان فراش خانہ
 اور چار دیواری مین ایک اور چار دیواری جسکے بنیری چونہ گچ اور عمارت دیوار ہی رختہ
 کی مشرق روئے ایک دخت گوندی اور ایک ہر اسکے اندر پھنڈا خانہ یہ مکان دو درجہ کا
 درجہ اول مین مشرق روئے ایک شہ نشین مین در والی اور غرب مین کشادہ والان اور گوشہ غربی
 و شمالی مین چاہ پختہ معہ چرخہ جیسا چوہدرہ سنگ تخت اور اینٹوں کا بنا ہوا ہی بنیہ باوا
 پر سوئم واس عرصہ سو سال کا بنا ہی دو سہری درجہ کا دروازہ طرف شرقی دیوار جنوب روئے مین
 اندر جائیکا اندر جاتی ہی جنوب روئے والان خشتی اور غرب روئے ایک کوٹھہ جسکے دو دروازی

اور ایک کوٹھہ اور سر فرویدہ دروازہ آمد و رفت رہیہ بالا عامہ کا اور اوپر ایک بالا عامہ اور
 ہندو مانعہ کرہ و شمال کی طرف سنگہ والاں گدی ہی اسکا دروازہ جنوب روئے ٹراکشا اور
 اندر اسکی مام و س حسنی سر فرویدہ تین درجہ اور دیواروں پر تمام تصاویر اور درجہ کرہ و
 عرب روئے والاں ستہ درہ کھڑا ہے معہ مرغولی اور عرب روئے دروازہ آمد و رفت کی ایک ستہ
 والی کوٹھری ملکہ رکھی کے وسطی اور ہر او سکے عرب روئے ایک دروازہ آمد و رفت کا اور او سکے
 ساتھ ایک والاں چونی کے پانچ در اور اعلیٰ روئیاں پہنچی ہیں اور شرقیہ دروازہ متصل
 انہیں میں دیرہ رکھتی ہیں اور او سکے سر فرویدہ ایک چوتھہ خشتی سنگ مرمر کا گدی گدی کی وسطی
 ٹیٹھی بہت کی اوپر فرش سجھا ہوا اور سد تکیہ لگا ہوا ہی بہت تمام مکان بنوایا ہوا اور او سکے
 کا عرصہ پچاس سال سی ہی و گدی کی ماسل مک تخت پوش چونی قدیمی رکھا ہوا ہی اور گدی کی
 عرب روئے ایک دروازہ جسکے شمال روئے ایک میل بہت پہاڑ کھلا ہوا ہی اور او سکے
 اگر ایک والاں جسکے عرب روئے ایک دروازہ ماہر حائے کا ہی اسکی ماہر ٹنگر کا تھہ گدہ بگل
 کو حاما ہوتا ہے اور اس والاں میں شمال روئے ایک کوٹھری اور او سکے کوٹھہ شمالی میں ایک دروازہ
 او سکے چینی پانچ رہیہ اونر کہ بطور سرد عامہ مکان میں متسع بے عید حوس گج حاک سید بہت
 مصفا جسکے بہ چوس گج حسنی موجود ہی واقع ہی بہت او سکے چونی اور تین روئیں والی حجرہ
 چونی والی دو شرقیہ اور ایک شمال روئے اور جنوبی دیوار میں ایک کھڑکی چونی اس شرقیہ
 میں ایک کوٹھری فالونی خشتی وسطیہ کھڑکی کے اور کوٹھری کی ساتھ رہنہ اور
 جانی کا گیارہ رہیہ حر کر اور جاتے ہیں بہت کا فرش ہی سجتہ اور چاروں کوٹھہ چار
 سو چنڈی اس کوٹھہ کی اور جنوب روئے ایک بالا عامہ والاں جسکے شرقیہ میں در ایک
 ایک کھڑکی جنوب روئے اس عامہ دیواری حسنی کی ایک چار دیواری مام ہی وہ عکہ مساں ہے
 یہاں بہت سیوک لوگوں کو مردی ملائی جاتی ہیں انہیں عامہ پانچ درخت ہرواں و
 وں موجود ہیں اور عرب روئے چار دیواری چوارہ ایک بڑی چار دیواری تمام کے

سات گہا نو زمین مزرعوں سے آہلین چاہہ روان چرخ چوب والہ جاری ہی اس چاہہ کی جنوب روئے چہرہ
 مکان خام موجود ہیں یہ بھی متعلقہ چہارہ قبضہ باوا ہنرچن اس صاحب میں ہیں یہاں تین گہر
 کر ایہ دارون کی بستی میں اور چاہہ بہریت درخت موجود اور نیز اس طرف ایک حلقہ خام وسط
 بیل گاؤں گامیش باندہ ہی کی موجود ہی اسکے اندر ایک ٹہری خچہ قدیمی نامعلوم الاسم گہری
 ہی اسکے اوپر درخت پھر روان اور اسکی ساتھ ایک مربع چوک اور میں دروازہ خچہ ایک اوس
 چار دیواری کو جاتا ہی جہاں پہلی باغچہ تھا اور اب بھی وہاں باغچہ بنا یا چاہتی ہیں ورنہ
 شہر فرویہ اوس طرف جہاں چاہہ مستفقہ اور والان مسکو نہ محافظ چاہہ ہی جاتا ہے اس چہرہ
 چاہہ کو شمال روئے باغچہ چہوٹا صاحب کے گرد خچہ دیوار ہی موجود آہلین چار درخت ٹہرہ اور ایک ٹہرہ
 اور ایک پیپل اور تین بوڑھ اور ایک پیر اور ایک کینر و گل عباسی غم موجود ہی فقط اور کمر بن
 باوا مالک مکان ہنرچن داس کو سہرا لیکر ایک مکان بلکہ بالشت بالشت بہر زمین دیکھی اور
 مال تحریک کیا ایسا مکان عالیشان بڑی عمارت والہ یہاں کوئی نہیں یہ مکان چہارہ کیا ہی
 ایک گاؤں بتا ہے چونکہ یہ مکان بہت بڑا برستش گلہ ہی اور حال معمول چہوٹا صاحب کا پاوا
 گدی نشین ہی یہ معلوم ہو کہ بعد شاہ جہاں بادشاہ یہ زندہ تھی جہاں اب مندر ہی یہاں
 اپنی دوکان تھی اور تیارخ محرہ بالا اوسی میں سماگنی بعد اس کے شہر بہر باد ہو گیا من بعد بہر
 سوتم داس صاحب سننٹ میں جے پور سی یہاں آئی یہ داود بنتی تھی اور یہ پنہتہ عمدا کہ
 بادشاہ سی شروع ہو ہی اول راجہ بگونت سنگہ اور بہر خلف اوں کا راجہ مان سنگہ سیوک
 دادورام ہوا اور دادورام صاحب بزمین تھی اونکو یہ لوگ دنار کہتی ہیں انکا فرق سکھنویس
 یہ ہی ہے کہ وہ کیس کہتی ہیں اور یہ گدی والی سر منڈ واتی ہیں اور فقط بو دی بہر کہتی ہیں
 اور تمام دستو مؤفی سکھان جب باوا پر سوتم داس یہاں آئی تو لاہو میں تین ماکم تھی ایک
 گوہر سنگہ دوسرا ہناسنگہ تیسرا سوہیا سنگہ روسائی لاہو نو اونکو چہوٹا صاحب کے مکان پر
 پٹھلایا اور اونکو گدی نشین کیا وہ بڑی سادہ برکت والی تھی اور دادو بنتی لوگ شادی ہنرچن

حواہ خیر و حواہ گدی تیس ویر اور اگر گوئی رٹاف رسم کری تو اسکی اولاد ۱۰۰ ایت اسکی
 ہمیں ہوتی سر و جیلہ وارے تباہی ماوا ہر سو تم داس حب یہاں آگاہی تو ایک سو تار اور
 بار دیواری مدیمہ سی اوی ہی مانی او سکا معادوم ہیں ہر ماوا ہر سو تم داس یہاں سچا پس
 رہی اور ٹرا صد رطلائی او ہوں سوایا اسٹیل ٹری ماوا گدی سنی شلہ مکر مافیتل
 ماوا ہر سو تم اس مگر اور ماوا کو درخانیں اور سپوک ماوا ہر سو تم داس کے ہونے تو ہوں
 ہی رت سند کی کی ہر وہ ہی ساس سال یک ۱۰۰ کا ہست اعلیٰ مگر گدی بعد ایک دوڑا گدی
 گدی ہیں ہونے اور سٹال امیں سو ہونے ہر سانی او کما اہر جس اسن صاحب حواہ گدی
 پس لٹا اور یہ ہمارت گدی تینوں لی سوائی میں اور نہا راحہ رکھتے یہاں ملنے
 سو ماوا کو آتی ہتی ار صندرو یہ مد رٹا تے ہتی اور پاج رومہ یومیہ اس مکان کا تھا تو پانچ
 ماہ عام و قریب تو یہ ہفتی ہتی اور ۱۳۱ کمال سات مہرہ میں ہر روع ملختہ مند رعا فہی بار
 مکرارہ گدی سی صرف ہتر رومہ سالیاہ میں جتا ہر جس اس ہر اور نہا ہارہ صاحب
 مکا ہوں سیانی ہی سال سال ملتا تھا وہ ہی اس سدود ہو گیا داد و ہتوں کا معمول
 کہ ہر مگر ہر کا ساہ با مگر رکھتی ہیں اور اس میں حکم عام ہے کہ کوئی سادی مکرہ اور ساہ اسکے
 جو کام باہر سو کرے مگر ہر ہر مال گیر و نگا صاہ رکھتی اور اوکا گرہتہ ہی علیہ ہر مسعد
 داد و رام جی کا ہی سکھو کا گرہتہ ہیں ٹرہتی سکھو کا گرہتہ گور مکی میں تجیر ہوتا ہی اور اچھا
 گرہتہ ساستری میں اس گرہتہ کا نام داد و رام صاحب کی مانی متہ ہونے اس میں نصیحت
 اکثر یہی ہے کہ صرف واحد کو مانو اور اسکی عبادت کرو اس میں بت رستی گوشت شہرہ
 منع ہی اگر کوئی کہاوی تو ہتہ سی کالامادی اور گرہتہ کو ہر روز ٹراہا اکی یہاں عبادت ہی
 اوسیکو مانتی ہیں اور اوسی ہر پھول جڑ مانتی ہیں اور یہی اکی عبادت ہی مدوی دی وہ گرہتہ
 ماوا ہر جس داس کو کہہ کر کلاوایا اور کچہ سساچی اچی لہجہ میں منع سرا و کذب و گوشت
 حوری کی اوسیں درج ہیں اور وہ لطم لہر دہروں کی اہی خاصہ شروح اوسکا ہر و ہر اہی

دو ہزار داد و عنونون نہ سچن میں تمکا گورو دینی : بندن سسروہ ساہو ہر پانن
 باگٹی : ہر برہم پر ابرن سو تم دی نہ سچن : نرا کار تر ملیگ بس داد و جی بندن :
 تیرے ایک ہیہ کہ اسی ل غا جری سی خدا کو یاد کر اور گور جو د پوتا ہی او سکوا یاد کر ہر شخص
 اور مخلوقات کو خدا کر کے دیکھ جو اسکو اسطرح جانیکا سو بار اور تر گیا یعنی نجات پاو گیا دنیا
 اور خدا ایک ہی دونہیں وہ پاک ہی کسی کی بندن میں نہین آتا پس ای داد و او سکومان
 اور آخر کر نہتہ میں یہ کہت ہے کہ پت سوچ کر ہی گو دیو دیا کر سب دنائی کبوتر ترو : جو تہ
 کی برکٹی نس حات سو دور کیو ہر م بہا نہ نیر : کا ہیکی بابا کی ماسنہ کھر ہی گورو دیو جی بند
 نن میر : سندر دل س کہو کر جوڑ جو داد و دیال کہون نت حیر : ایک روز سندر
 داد و صاحب کو پاس آیا تو او نہون نے پوچھا کہ تو کون ہی تیرا نام کیا ہے تو اسنے کہا کہ سندر
 میرا نام ہے آتھو کہا کہ اگر سندر کو جائز تو سندر ہو نہین تو دھندر ہو یعنی اندھیرا دسہو چکر
 کہا کہ جب سوچ چڑھتا ہے تو رات دور ہو جاتی ہے سو اپنے ایسی کر پاکی کہ میرا اندھیرا دور ہو گیا
 اور جائز ظاہر ہو گیا سب رشتہ دار باجی تائی دور ہو گئے اب گورو میرا سہا سندر دس
 آرزو کر کے کہتا ہے کہ داد و دیال کا میں سپوک ہون اور داد و جی کی سادہ مقام ترانہ علق
 جی پور میں ہی فقط اور سال فات چھوہگت صاحب سمیت بکر باجی سولہ سوچیا نوین پانن
 سند ایک ہزار باون کٹنہ اجری ہی قطعہ لکھ رہے ہگت چھوہر دیکتا ہی زمان : انکہ
 در عالم دوشم از غیزت : سال تر حلیش جو جتیم از خرد : گفت واحد مدحتی واحد سبت :
 باوا ہر بہن داس مہنت گدی نشین بیان کرتا ہے کہ میری باسکل غذات متعلقہ جو بارہ ہزار تھے
 مگر تیارخ دوسری جون سن اٹھارہ سو باٹھہ عیسوی کے مقام جو بارہ مین چوری ہوئی اور
 معہ اسباب تعدادی ایک ہزار روپیہ وہ کا غذات بھی جاتی رہی چنانچہ مثل اسمقہ بھی کھجکھ
 میں موجود ہی مضمون انکا یہ تھا کہ کہتر یان قوم بہاٹیہ دارن ان چھوہگت فی ایک گاہ
 بابت جاہ و مندر و غیرہ باوا ہر سو تم داس کو تخنیا سکتا امین بطور سکتب لکھ کر خندیا تھا

اور دو ستر ایک روادہ ہمارا کہ کمان کا مسعر لہر مار رویدہ یومیہ است مکان ہذا تھا جو ہماری
 دوستی رام صاحب کی معرفت وصول ہوتا تھا جو بعد روانگی ہمارا کہ دلیس سگہ صاحب حسرت
 کا یہی صاحب ہوا درمد و ماپا اور ماٹو اسکے بیہ کا عدات اور تہی۔ کرا یہ ماہہ مساحہ کہہ و
 گنگو بقرار ڈو۔ ماہواری جو خوب رویدہ جو ماہہ ہذا دوکان کرتا ہے۔ کتا عدو ہرم ارتہ غلبہ
 ہر وار سام سگہ مسعر حطای آٹھ من گندم فی سال موضع دڑہ علاقہ مریدوال۔ کتا عدو
 پروادہ عطیہ رتن سگہ سبکی الیہ جمیل ایک ماہ سچاس و بیہ سال کا موضع جتہ صلیع گوہ اولہ
 بین ہاں تہا ہے فقط احوال مکان چلہ حضرت میاں خیمہ بیہ مکان صدر بازار
 امار کلی میں سر دروہ مطیع سرکاری جنوب رویدہ کوٹہی ماس چمی سوداگر مارٹنی ہست و کوٹہی
 نور کس سوداگر موجود ہی اس چلہ کے متصل سر فرویدہ جہہ دوکان میں میہ بقران میاں خیمہ است
 صدر بازار ٹرا ہے سی ہیں قن اسکے دیوار اگل جاہ اب دوکانات کی ملحقہ ہتی اب و دیوار
 گرائی گئی ہے بیہ دوکان میں کٹری ہیں کرایہ اسکا وہی فقیر لیتی ہیں اس ہاں عرصہ میاں پال است
 ہیرا الف ساہ مامی رہا ہے قن اسکے عملداری ملان، اسکا بیہ زمین معہ چاہہ روان مردوہ
 اس فستیر کو واکدار تہی ہیرا و سی زمین میں ناگل ماہ ما صاحبہ وہ چاہہ جو بیلی اس رہا
 میں ماری تہا اب عرب رویدہ اس چلہ کے موجود ہی او سکا حوترہ کحتہ ساگر گرد اسکے چلہ
 حولی نکایا گیا ہے اور وہ ماہ اب مقنوصہ سرکاری صورت اس مکان کی بیہ ہے کہ سر فرویدہ
 متصل دوکان ٹا ایک راہ محرائی قالموتی ہی اور اس دروارہ کے اندر خوب رویدہ بیشت
 دیوار دوکانات ایک حوترہ بطور سی آوارہ ٹرا ہے اور سچر اس مسجد کی تہ ماہ عرب وایت
 تہ فابہ کے میٹر ہیاں زمین دور دورہ زمینہ عمارت ریکتہ رادہ بیہ در آمد و موجود ہی چہ
 اس تہ ماہ کی قالموتی حشتی حوس کے قدیمی عمارت ہیہ دروہ طول دوگر حص اور اس
 تہ ماہ کو عرب رویدہ درخت سیر اور شمال رویدہ درخت کیکر کٹر ہے شمال رویدہ دروازہ آندوش
 کی ایک ماہ معہ جرمی ماری ہی اور گوہہ شمالی و سرنی میں ایک حوماہ مسکوہ فقیر ہی لال

اس فقیر کی یہاں ہی رہتی ہیں جنوب روپہ میں طاقچہ چرائے رکھتی کی موجود ہیں یہاں ہر روز ایک دو
چرائے روشن ہوتے ہیں یہاں حضرت میانہ صاحب بچپن جات خود معتکف رہتی تھیں مکان چنانچہ
برکت مشہور ہے اور زبانی سجادہ نشین میانہ کی معلوم ہوا کہ حضرت جب تک زندہ رہی تھیں
شب باش رہی اور اس وقت یہ مکان ایک باغ تھا چنانچہ وفات حضرت کی یہی جگہ
پر واقع ہوئی اور جگہ یہی یہاں سے اٹھا کر لگائی گئی احوال مکان چوکی
سخی سرور المشہور لکھ داتا یہ مکان بکھل کوٹھہ قابونی خشتی بختہ جسکی
دروازہ شرف روپہ چوکی سے طاق تختہ بنا ہوا موجود ہے استرکاری اندر باہر پورانی بنی ہوئی
تھی مگر رنگ سترکاری جو سفید تھا سیاہ ہو گیا ہے اندر کچھ ٹھیکے دیوار غریب میں ایک طاقچہ بڑا اور
دو چھوٹی بڑے چارغدان کے اوپر محرابی طاقچہ بنا ہوا ہے اور لب بام کے متصل گردنار خیمہ کا بیٹھم
صدر بازار انارکلی کی سسر محمد شفیع کی جنوب روپہ موجود ہے اور جو رہتہ قضا خانہ سی بازار چار
کوچا ہے اس کے غریب روپہ مکانات خام واقع ہیں اور یہ مکان بنام سخی سسر درصا کے صرف
پہرائی لوگوں نے بطبع نفسانی بنالیا ہوا ورنہ کوئی صلی مکان اعتکاف حضرت کا نہیں ہے اسکا پیر
سخی سسر کے قدیموں کا ماہ پہاگن کے نو خندہ منگل کو ہوتا ہے تمام مخلوقات اکثر ازل اور عورات خاصہ
اس میلہ پر جاتی ہیں ابتدائیں یہ میلہ متصل تھا نہ انارکلی جہاں شجار خرم بکثرت ہوتی تھی اور بار
بہی ہیں باغ نواب وزیر خان میں ہوتا تھا اور وہاں قدیمی چند دخت پیر کرتی اسٹو اس میلہ
کا نام ہوئی بیرونخی قدم مشہور تھا بعد ازاں سمت میں یہ مکان بچھ چندہ چہ کس پیرا ہونے
بنوایا چنانچہ وہی چہ آدمی مالک اس مکان کی ہیں۔ ایک ہمال دوسرا دودا پتیلر خواجہ
جو تھا جیتا باجوہاں تھو چٹا وزیر جن روز یہ میلہ ہوتا ہے اس روز شیطان کا بازار
بڑا گرم ہوتا ہے لاہوری دروازہ سے لیکر تاتہا نہ انارکلی اس بازار میں صد ہا لوگ جمع ہوتے
ہیں اور صد ہا ڈھولی پیرائی لوگ گلی میں ڈھول ڈالکر بجاتی ہیں اور لوگ پیرائیوں سے پہنچتے
ڈولواتی ہیں اور بہمنیان سے یہ مراد ہے کہ لڑکوں کو دین لیکر پیرائی لوگ ناچتی ہیں اور انہیں

کہتے ہیں جملہ سرور دی دربار مرزاں لی آئی ہاں + دی مراد اں سرور سیرامیوں تشریف دردا
 دربار + گو دی مال کہد مراد اں لی آئی ہاں + اور جو کو می معصل حال اس سبک کا دیکھا عا ہی
 لوگ تباہ و کا رفتی معصہ کہہ من مسعود لاہو کر اسکل میں دیکھ لے اور جس جس لوگوں کے لوگوں کو گویا
 لیکر یہ بیاں ڈالتی ہیں وہ کہہ در عدد و ملاؤ کو دیتی ہیں اور اس ملک میں اشخاص اقوام اور لڑکیوں
 بیت مانی ہیں اگر اصل من یہ حضرت شری سرگ سید کامل ہوں مگر ایں لوگوں کے نام اوکا گاڑ
 رکھا ہے مرا کی مقام نگاہا ہے اہلی مرار بر لکھ نا آدمی دور تر دیکھا سنی حاصر ہوتے ہیں اور ایک
 قافلہ کالی کسلی کا دواہ سی آتا ہے اوسیں ہر رماراں و مرد جس کیر نکالی لولیاں ہوتی ہیں نا
 ایک در لاہو میں ٹہر کر دواہ سمت نکاتا ہوتے ہیں اور نکاتا ملتاں سی بحاس کوں سر ہے
 اور نام ایں حضرت کا سید احمد ہی اور اب کا نام رب العادیں اول سید زین العادیں سے
 آئی اور صلح ملتاں سی ہو کر موضع کہہ سکوت میں جو ملتاں سی دس کوں خوب روئے واقع ہو
 اگر سکوت پذیر ہوئے اور دواہ کا سردار پیراں اٹکا مرید و معتقد ہوا اوسے اوکو دواں
 مسجد موادی دو سال کے بعد سکوت سید زین العادیں فوت ہو گئی اور اوہنوں کی لعل اسی ہو
 کی صدوں میں رکھ کر ارادہ وطن مایکا کیا حب یہ حال رہیداراں فی سنا تو سب جمع ہو
 اور اوسیں مشورت کر کے کہا کہ اتفاقاً یہ کامل ولی ہمارے ہی میں آگیا تھا اور اب عانا ہی
 ہمارے حق میں آگیا ہاں اہلین اس صورت کے یہاں رہی کی یہ ہے کہ ہم میں سے کوئی شخص
 دترانی ایکو مایہ دپوے ت یقین ہے کہ بصورت ہولی مال سچے کے یہ حضرت ہلیتہ ہمار
 رما کرین گے صاحبہ بعد مشورت سے پیراں اں سرور سی کہا کہ تو بمنزدار تارا اہل ہر اور تیری
 گہرین دو بیاں ہیں اگر تو ایک حرا ہی سید صاحب کو فی سبیل اللہ دیوے تو شکوہ عام
 مراد ہی معینا کہتی ہے کہ ہم میں سے کوئی شکوہ نشہ نہ دیو گیا کہ غیر قوم میں کیوں لڑکی
 دہی صاحبہ پیرماں لے یہ بات قبول کی اور صاحبہ مراد ہی کلان سمات عایشہ کی تادی
 مستحق کر دی بعد مدت دو سال کے اوکے یہاں ایک فرزند سچی سرور المعروف سید صاحب

ہوا جب سید احمد باہر برس کے ہوئی تو ایک اور بہائی اونی گہر میں سید عبدالغنی الشہو خانؒ سے ملا
 پیدا ہوا تب حضرت نے اپنی بات کہہ کر کہا کہ بایا اور لڑکے کا کوئی بکریاں چرائے میں ہم بھی ہا ہی میں
 کہ بکریاں چرا بکریاں اسپر حضرت زین العابدین صاحبؑ فرمایا کہ بچہ ہم لاسا فر میں ہکو بکریو سخی
 کیا کام ہماری کوئی زمین نہیں ہے کہ جہاں تم بکریاں چراؤ گی سید احمد صاحبؑ بچہ کہ بکریاں
 ہمارا ناسک ہے کیا ہکو یہ بکریاں نہ چرائے دیں غرض زین العابدین صاحبؑ فرمایا بکریاں کو
 لے دین اور فرمایا کہ بایا جاؤ اور کہلو جب وہ جنگل کو گئے تو بکریو نکو چوڑ دیا وہ تو چرنے لگیں اور
 خود ایک درخت کی نیچے مصلیٰ بجا کر قرآن پڑھنے لگے اسلئے میں نے جالیں فقیرات کی پاس آئی او کہنی
 لگے کہ ہم بھوکے ہیں ہکو کچھ کھلاؤ ہم نے بارہ برس سے کچھ نہیں کھا یا تم ہماری روزی کہو و خدا
 سی ہماری برات تم پر آئی ہے سید احمد صاحبؑ عرض کی کہ یا مولے میرے پاس باخ بکریاں
 عطیہ پدربند گوار میں یہ بیشک لے لو او نہون لے کھا کہ ہم بھوکے میں ہم ایک یاد و یا باخ نہیں چا
 ہکو تم سیر کر کر وادہ کر و اپنے فرمایا کہ خدا کے نام سے کیا اچھا ہے جس قدر چاہو سو کہا و اتفاقاً
 آپ کی پانچون سیری بہائیوننگا گلہ ہی وہیں تھا اپنے فقروں سے کہا کہ یہ بکریاں بھی سیر
 بہائیوننگی گلہ کی ہیں جس قدر تمکو مطلوب ہوں لیکر کہاؤ اور سیر ہو جاؤ او نہون لے آپ کی نام
 بکریاں لی لیں اور ان گلوں سے بھی جس قدر چاہیں لیں اور فوج کر کے کباب کھائی جیسا ہاؤ
 فی دیکھا کہ حضرت سخی سرور صاحبؑ فی ہمارے مال سے بھی بکریاں فقروں کو دیدی میں تو گاؤں
 میں آئی اور اپنے مالکوں سے سب مال بیان کیا و جمع ہو حضرت زین العابدین صاحبؑ کے پاس
 آکر ناشی ہوئے اور سب حال کہہ سنایا کہ یا بھو آپ کا بیٹا اپنی کہر کا سخی ہے یا ہماری مال سیر ہے
 او سکوا اختیار ہے کہ جسکو چاہے دیدیوی اپنے فرمایا کہ یا ران غنیمت نہ کہا و جس قدر مال ہمارا سیر
 فرزند فی فقیر و نکو دیا ہے او سکے عوص میں تمکو او س قدر بلکہ دو چندان دو ٹکا اور اون سکوا
 و مان بھلا کر خود حضرت اپنی بیٹی کے پاس جنگل میں گئے و مان جا کر کیا دیکھا کہ فقراؤں بکریو
 کباب کر کے کھا رہے ہیں آپ نے اپنے بیٹے سید احمد صاحبؑ سے فرمایا کہ بیٹا تم نے اچھا کیا کہ مال براہ

خدا درویشوں کو کھانا پہنچا رہا اور وہ جو حضرات فی ادا کی دعا فرماتے تھے کہ یہ لوگوں کو مست دے گا
 جمع کر کے اور چار دیواری ڈالی اور مدد کی حساب میں اسے دعا فرمائی قدرت الہی سے وہ مال کرا
 زندہ ہو کر حیلے لگ گئیں اور مالی اور کمزوری کمالات کی طرف لڑ گئے وہ گھروں میں پہنچے
 لوہا کوں نے مال گناوا میں سے ایک بکر احسا سے علاوہ کھانا پیہ چربا گاؤں میں پیلا
 حضرت سید احمد صاحب نے اس سے پوچھا کہ حضرت یہ بکر کس کا ہے تو بچے فرمایا کہ میرا تھا
 میرنگاہ الہی میں قبول ہوا اور تمکو یہ بکرہ عطا ہوئی اور اس سے یہ مراد ہے کہ مادام آج کے
 ہاکی نیار کو کمری دما کر سگے حضرت حوس ہوئی اور وہ بکرہ بطور شکرانہ درویشان مسجد کو عنایت
 کیا اور ہوں نے دج کر کے کہا لیا خدا کے پرانا ماسید احمد صاحب کا بعد دو تین ہسیر کر گیا
 اور گاؤں والوں نے جو کچھ امت دیکھی ہو ایک اور شک مداد ہوا اور کہنے لگے کہ یہ بکرہ مراد میں برا
 رہا اور اسکا کہ اس امت ادب کرتا تھا اور اپنی رعیت سے ہی کچھ بطور مدد راہ اور کمزور ماہا
 اور وہ حضرت سید احمد صاحب درویشان حرج کر چڑھتے تھے جو کہ بکرہ راہوں کی گھر میں ماسوا ان دو
 دھراں یعنی ایک مایہ والدہ حضرت سید احمد صاحب اور دوسرے والدہ اور کوئی میہما نہ تھا
 سید احمد صاحب کے کھیرے ہائیوں کو اس سے اگر کہا کہ اب ماما مر گیا ہے اسکی رعیت میں ہم تم پر
 نصیب کر لیں آپ نے فرمایا کہ ماما ہم فقیر ہیں اور ملا عرب طالب العلم ہو کر میں اور رعیت
 انا کام تم کا حوالہ کیا ہو مگر وہوں کی ماری نصیب کے قبول کیا کہ ایک مسموں ہوں اور ہر
 سید احمد صاحب رعیت العابدین نے فرمایا کہ کچھ مضائقہ نہیں ہمارا حق ہے لیوا اس پر آپ نے
 قول فرمایا جس زمین نصیب ہوئی تو اوہوں نے حراہ سحر زمین اچھو دی اور اچھی خودی کی آج
 دی قول کر لی بعد اس کے آپ نے گندم اوس میں میں لائی اور فرمایا کہ اناست بخت
 حوالہ خدا صاحب مارش ہوئی اور فصل تیار ہوا تو قدرت الہی سے حضرت کی رعیت میں فصل بکثرت
 ہوا اور اوکو جسے سہائیوں کا ہایت ناقص تباہ ہوں اور راہ فی ابانی ات سے کہا کہ نصیب
 میں درست نہیں ہوئی لارم ہے کہ زرعیت ہماری اور ہمارے ہاں سال مشرک سے نصیب

شبہ نکال لیں گے آپ فی یہ بھی قبول فرمایا جب فصل کاٹا اور خرمن لگایا گیا تو آپ کے بھائیوں نے آپ سے کہا کہ آج رات تم رات کو محافظت کرو واسطے خرمن پر جاؤ آپ فی ذوں کیا اور وہاں معمول تھا کہ ہر روز اول خرمن پر ضرور شیر آتا تھا اور نقصان محافظت کرتا تھا سیرت ہی بھائیوں فی سوچا کہ شیر آوٹھکا اور اسی کہا جائیگا غرض حضرت سید محمد صاحب رات کو خرمن پر گئے اور رات بہر نعبادت حق مشغول ہے جب صبح فریب ہوئی تو آخر اذان کہی اور نماز صبح ہو گئی اس اثنائین شیر غران آیا اور نعرے مار فی لگا آپ فی بعد ازاں نماز آپنی کھرائی یعنی کفش جو بی شیر کی طرف پہنکی کھرائی شیر کی سر پر سیو لگی کہ وہ مر گیا آپ فی ہر دو گوشل و سکا کاٹ کر زیر مصلاہ کہہ لئے جب صبح ہوئی اور آپ مصلاہ پر سو گئے تو گاؤن کے لاگی لوگ حسب الرسم خرمن پر آکر بامید حصول پہری حصہ آپنی کے حاضر ہوئے آپنی اونسو پوچھا کہ تم لوگ کیوں آئی ہو اوہوں نے عرض کی کہ یا حضرت ہم ضد متکار گاؤن کی لاگی لوگ ہیں اور رسم ہے کہ جب فصل تیار ہوتا ہے تو ہم کو ایک ایک پہری بطور انعام ملتی ہے مگر ہکو کچھ دو آپ فی فرمایا کہ نقد دینو سے اور کیا اچھا ہے سب سب خرمن اوٹھالی جاؤ پانچ اوہوں نے دست بدست تمام خرمن اوٹھالی اور گھر و نکو چلے گئے بعد اوسکے اونکو سیر بھائی آئی اور وہ جانتے ہوئے کہ رات کو شیر آیا ہوگا اور اوسکو مار گیا ہوگا جلو اوسکو دفن کریں اور خرمن اپنا اوٹھالا وین جب وہاں پہونچو تو دیکھا کہ شیر مراٹھا ہے اور خرمن ناہوشو پوچھا کہ خرمن کہاں ہے آپ فی فرمایا کہ تمہاری لاگی لوگ آئے ہو اوہوں نے فی سبیل نقد مانگا میں نے سب دیدیا وہ حیران ہو کر دل میں سوچو کہ یہ میرے سے تو بچا مگر اب حاکم سے نہ بچو گا اونکو کہنو لگے کہ خرمن تو آپ فی لٹو آیا اب جلو محاصل سرکار ادا کرو آپ حیران ہوئی کہ اب حاکم کو کیا جواب دین گے نا چار باب کے پاس آئے اور تمام حال کہہ سنایا آپ فی زیادہ کچھ مضائقہ نہیں بادشاہ کو پاس جاؤ نقد اچھی کرے گا آپ ہمراہ بھائیوں کو ملتان کی طرف روانہ ہوئے القصد ملتان کے متصل بابو پنچو تو ہمارا ہی مالگدار لوگ انکو زرنقد دکھانے لگے کہ ہم تو باندنا

کو معاملہ رخصت کیا استیبار و سرور میں نے تم کیا دو گے آپ یہ سکر میراں ہوئے اور کہا
 کہ مار دیا اب کیا کریں اپنی مائیں حال الہی نے ماس حیرت اسی دوست کر یہ حدت
 دکھائی کہ حاکم مٹاں مسمی گھوسہاں کو یکا یک نظر آیا کہ گرد و نواح قلعہ مٹاں کے قریب درجہ ہوا
 سوار و پیادہ کھڑے ہیں دیکھی ہی وہ ڈرا کہ ما الہی ہم کیسی قوج ہے اور یہ کون علم ہے
 کہ مسمی سر قلعہ محصور کر لیا ماری قوج کے دربار کو ملا کہ کہا کہ دیکھو یہ کیا معاملہ ہے وہ دوا
 کیا ہر حد حاکم تلاش کی کوئی پانچ رہنمدا اور ایک پیرا دہ آتا ہے اور پیرا دہ کے سر پر
 مدلی کا سایہ ہے وہ دیکھ کر حاکم ہوا کہ وہ قوج جو مادہ ساہ کی نظر میں آئے تھو وہ پیرا دہ کے
 اپنا حلال دکھایا ہے اسی یہ حال حاکم رسل مادہ ساہ کی ماس مٹاں کیا اور کہا کہ قوج تو کوئی ہوا
 مگر ایک سر راہ ہوا رہنمداں گھر مسمی کو ملے آیا ہے اور سو انکو یہ کہ امت دکھائی ہے
 داخل مٹاں مسمی و مسمی سہائی تجھ میں گئے اور سیتلہ صحت میں کہا مسمی کے ماس مٹاں
 کامل مٹاں میں رہتے تھے اور گھاس سجا کرتے تھے گئے اور حاکم مٹاں کے مسمی کہا گئے اور مسمی گئے
 کی قریب مٹاں کے اندر رہا تے گاہ متصل قلعہ ہے اسوار و مسمی کتب دیامت کیا کہ مسمی ولی
 کامل اسوقت لاچار ہو کر میرے ماس آیا ہے اسی اہوں سے مسمی کہ مسمی مسمی مسمی
 انکی خدمت میں بیان کیا کہ لگو کہ دیکھو ہکو میرے مسمیوں و مسمیوں دیاں لاکر خراب کیا
 اب وہ معاملہ رخصت کا دہی گئی میں اور ہاوسے پاس سوا مسمی مسمی کے کہ مسمی مسمی مسمی
 اس اثنا میں مسمی نے ویرسی کہا کہ اگر وہ پیرا دہ ایسا کامل ہے تو اسکا امتحان کریں اور
 ملازمین کو حکم دیا کہ حواں حالی اور لوٹہ حالی مدہ سر پوش اس کے پاس لیجاؤ اگر وہ کامل
 ہوگا تو اس کے دھڑوخت سرتاب و طعام آدینگا ملازم حواں حالی پہلے اور راہ میں ملکر کر گئے
 کہ ہم کیا معاملہ ہے کہ مادہ ساہ نے حالی ہاں پہنچے ہیں عرض ملازم حواں لگتی اور حضرت کے
 انکی کہہ دی امت کی حاکم مسمی حواں میں کئی طرح کا مسمی اور لوٹہ میں ہالی پیدا ہو گیا ہیں
 کہا مسمی کو حضرت کے مسمی کہ تو میرا دروین ہے تو ملکر کہا مسمی مسمی مسمی مسمی

کہ طعام بخشی ہی ضرور کہا نا چاہئے آپنی کہا نا کہا کر دولتہ طعام سے باقی چھوڑ دے اور غلام کو
 فرمایا کہ لیجاؤ وہ لیکر شاہ کی پاس حاضر ہو کر اور تمام حال کہہ سنا یا بادشاہ حیران ہوا
 اور کہا کہ یہ کیا معاملہ ہے اسلئے شامین سیرت بہائی حضرت کے ہی بادشاہ کے پاس حاضر ہو
 اور حضرت کی نسبت عرض کی کہ وہ جادوگر ہے اور غلہ ہمارا تمام لٹوا یا ہم خوف کی بار سے
 روپیہ لیکر آئی اور خزانہ ہر کارین داخل کیا اور وہ کچھ ہی نہیں لایا بلکہ انکو خاطر میں نہ لیا
 لایا یہ بات اور انکی زبانی سنکر بادشاہ نہایت ناراض ہوا اور کہا کہ یہ احمق گنوا رہے
 ولی اعتد کی شجاعت کرتے ہیں یہ بیشک لایق سزا ہیں اور انکو جیل میں بھیج دیا اور انکو کثیر
 سعادت فخر و دیگر رحمت کیا جب آپ ملتان سے باہر گئے تو انکو اپنی سیرت بہائیوں کا
 خیال آیا کہ مای افسوس بڑے غضب کی بات ہے کہ وہ مقید رہیں اور ہم وطن کہ جاویں
 لاچار حضرت محبس میں جا کر انکو باس ہو بیٹھو اور وہ نے یہ حال بادشاہ کو بتا دیا
 بادشاہ خود وہاں دوڑ آیا اور عرض کی کہ ہا مولے آپ یہاں کیوں گئے ہیں فرمایا گئے
 کہ جہان ہمارے بہائی ہیں وہاں ہم بھی خوش ہیں بادشاہ نے کہا کہ یا مولیٰ اگر آپ کی مرضی
 مبارک ہو تو تمہاری بہائیوں کو رہا کر کر تمہارے ساتھ کر دین آپ نے فرمایا کہ یہ سب قیدی
 جیل کے ہماری بہائی ہیں بادشاہ نے باس خاطر اپنے سب قیدیوں کو چھوڑ دیا جب وہ خلاص
 ہوئی تو آپ نے وہ روپیہ جو بادشاہ نے نذر دیا تھا قیدیوں کو رشہ کو تقسیم کر دیا اور کہا
 کہ بہائی جاؤ حجامت غسل کراؤ اور لپٹا پٹے گہر کا رستہ لو اور خود ہی حضرت اپنی بہائیوں کو
 لیکر روانہ ہو گئے جب دو کوس شہر سے باہر گئے تو وہی سابقہ چالیس سالہ ہوا آئے اور عرض کیا
 کہ یا مولیٰ آج ہمارا اظہار پر تمہارے ذمہ ہی ہمارا روزہ کہلاؤ آپنی فرمایا کہ اگر ایک ساعت
 لگے آتی تو بہت دولت دینا ہتی مگر اب تقسیم ہو گئی اب ہم چھوڑ گئے اور حاضر ہو لیا اور چکر
 کار روائی اپنی کہانی کی کہ وا و ہونچے لیا اور لیکر فرودست کر کے واسطی شہر ملتان کو
 گئے جسکے پاس لیجاتے تھے وہ بادشاہ ہی اسباب ہر مہینہ لیتا تھا انا چار تمام شہر ملتان ہر

وہ کہتا ہے کہ اسے اور کہا کہ باہر سے آہا مال آئی دیا ہے کہ کوئی دو کوڑی بھی نہیں لیتا آئی دیا
 نہ غیر موجود سدا، بڑے کو دیکھ کر اور کہا اور صحت کو آپس میں مانتا تو اچھا دھرم
 فی العودہ صحت کو لیتا آتا میں لیتا کر لیا اور گھوڑے کو دیکھ کر کہا ساکن اور بوس
 ماں دیا اور ان مارے ہوئے لگے آتا کو دیکھیں میری بہائی ایک سیالہ حوں اسپہا کہ
 شاہ کی ماس لگی اور سر کی کہ اسے دیا داتا اسے مارے گر کے پتہ میں آئے کہ وہ بہتر
 کو کے آدمی کو مانع دار سالانہ و آگاہ کیا سبھنا ہی آگاہ ہوڑا حلال کر کے ضرور کو
 کھلا دیا ہے حاجت پیہ حوں اسکا ہم آپ کے دکھانے کو لائے ہیں اگر آپ کسی ضرور کو گھوڑا
 جوڑا غایت کرے تو مانع لگے اتنا اور ہمیشہ ایکوڑا الی آتی اور ہر گاہہ نام ہوتا مادسا لے
 اس حرکت ہی مارا جس جو کرادیکو ثقافت میں سدا رہا کہ اور حکم دیا کہ اوس باطنی ماس
 کو کھڑو کہ اوسکو ہاری صحت سپدہ آئی جس سدا آکر ماس گئی اور حکم مادشاہ کا کہ
 سدا پاکہ مادساہ گھوڑا اور جوڑا طلب کرنا ہے لاؤ کھاں ہی آپ حیراں ہوئی اور بہت
 غناک ہو کر حضرت ریں العابدین کو پاس گئے اور عرض حال کی آئی فرمایا کہ ایدہ
 مکروعدا آسان کرے گا عداراں وہ حضرت معہ وہ داماں مراد حقیقی سید محمد صاحب
 کو اور پیوں بہائی سدا داد و سید محمد و سید سہل جو کہ سید ریں العابدین کے پہلے فل
 میں سے ہی تھے جہاں خوں گھوڑی کا رہتا آئے اور تمام استخوان و حرم اسکی جمع کر کے رکھا
 اسل سائیں مارے صبح کا وقت ہو گیا بعد مارحبا الہی میں عرض کی کہ یا الہی تیرا لطف
 و کرم سے امید ہے کہ پیہ گھوڑا رہا ہو جاوی قدرت الہی سے وہ گھوڑا پیچہ و سالم رہا
 ہو کر ادبہ کھڑا ہوا عداو کے سید احمد صاحب تو معہ اوس گھوڑے کے مادساہ کی طرف
 آئی اور ریں العابدین نے فرمایا کہ ہم ایسی مادشاہ کے پاس نہیں مانتے جو بخشش دیکر
 بہتر ہے تم عا و حضرت شا کے پاس آئی اور گھوڑا دیدیا تمام شہر میں شور مچا
 کہ سدا گھوڑا زیدہ کر لایا ہے مادساہ دیکھ کہ حیراں ہوا اور خوف کہا یا اور درپرست

کہنے لگا اے ایسا بندہ بہت کمزور ہے کہ یہ فقیر خوش ہو کر یاد دلاؤں اگر ناراض جا گیا تو نہیں معلوم کہ

چار ہی سلطنت میں آویجا وزیر نے ماتہ باندہ کی مرض کی کہ اگر جان بخشی ہو تو بندہ عرض کرے
بادشاہ فرمان بخشی کی اوستی عرض کی کہ آپ ناطہ دختر اپنی کا اوسکو دین اور عذر جانیں بادشا
فرمایا ہی کیا اچھو داماد بنایا اور قد و نعل پر گراستہ احمد صاحب فرمایا کہ اسی بادشاہ ہم غریب
ہیں اور تم بادشاہ ہو ہمارا تمہارا چونڈ کیونکر ہوگا مگر اچھا اسباب کو قبول کرنے میں ہمارے
باب کا اختیار ہی عرض حضرت اپنی باب کی پاس گئے اور حال کہہ سنایا آپ قبول فرمایا اور روز
برات مقرر ہوا جب روز عروسی آیا تو تمام اولیاء اہل حق کو نشان با توڑک و شان حاضر آئے
چنانچہ دو ہزار نشان با عزت و شان آکر جمع ہوا آپ کی باب اور بیہوشی نے بھی تبدیل پوشاک
کی اودہر بادشاہ فی وزیر سی کہا کہ اسی وزیر برائی لوگ فقیر ٹوپی پوش آدین گے لازم ہو کہ تو
سعد فوج اودہر جا اور نوشتہ کو ہر لاکھ تو اور ہم ملنی شاندار کریں گے تا حلقہ میں حشرات نہو
وزیر سوار ہوا جب شہر سے باہر نکلا تو کیا دیکھتا ہے کہ عجب آراستگی سے برات کھڑی ہی اوردہ
جس صاحب نشان کو دیکھتا ہے تو یہی سمجھتا ہے کہ یہی نوشتہ ہی جب پاس کے دکتا ہی تو
معلوم کرتا ہے کہ براتی میں غرض اسی طرح تا موضع کہر سی کوٹ جا ہو نچا ہی آپ اپنی گھر کے
دروازی کو لگے کھڑی تھی اور تمام برات تا دروازہ ملتان تھی الغرض جب یہ خبر دہوم دام
برات کی بادشاہ کی پاس لایا اور سب حال کہہ سنا با نو بادشاہ فی فرد گاہ برات کا مقام پر
کہ میدان وسیع تھا مقرر کیا وہاں سب براتی خیمہ زن ہوئے اور کہا نا تقسیم ہوا بعد بادشا
فی ایک بڑی کپڑی بلند سات باسنون پر باندھی اور کہا کہ چارہای رسم ہے کہ اس نوشتہ تیر حلا
نشانہ اری نوڈ ہو ڈاخال آپ کی بیہوشی نے فرمایا کہ اسی شاہ ہم غریب فقیر میں ہم تیر انزاری
کیا جانیں تو اول کسی امیر کو کہہ کہ تیر ملا کر دیکھا دی ہر ہم بھی نشانہ مار چہ بادشاہ -
ایک امیر زادہ خان نام منصب دار کو حکم دیا کہ تو تیر مارا وستی تیر انکار خلاف ہوا بہر حضرت
صاحب فی تیر مارا نوشتہ پر لگا بعد اوسکی ملنی ہوئی اور حضرت سلسل میں گئی اور شب تعین کی

ہاں کل ہوا اور سوچی جستار و جداد و سادے پوشاک فی بی مائی اور لہس کو بہا می اور حضرت کو
 بردار کیا تمام اسروں و مدرسین دس جہ حضرت گہر میں ڈولی لیکر آئی تو مائی عایتہ فرست
 خوشی کی صدا و سکو لگی لوگ ڈوم مائی پہرئی آئی اور جب دست و لاگ طلب کیا اور بہ لگی ایک ہاں
 لگی ہوا دس و اب آکر مسیری بہا سوں کی ایک لگیو لگو احوال کیا کہ مکولارم ہی کہ او کو مدام
 کر کو آدا او ہوں کہا کہ کس طرح او ہوں کی کہا کہ ا طرح کہ اگر وہ سیر تکو دیو میں تو تم میں بہر گما
 وہ مد پوچھ تو تم مدام کر ما او ہوں کی کہا اہا حضرت رہیں العادیں کی باس لگی لوگ لکھ
 نو آس دولت شمار خوشے گہوڑے او کو دئی وہ نہال ہو کر گئی کج مسیر ہا یوں دیکھا نو
 شرمندہ ہوئی اور کہا کہ اسی لگنو تمی او کو مدام کیا اب ہم ما یس ہیں اگر تمکو ہمارا سلو لاکھ
 گہر رکھا مسطور ہی نو ہاں کہا ما نو نہیں تو حیر طر ما و وہ حراں ہوئی اور کہا کہ جو کہو ہم کریں گے
 او ہوں نے کہا کہ اب موسم پہلو بہین تم ماکر او میں ہی سلو ماگو وہ نہ دی سلیکا اسر لکھ
 مدام کر ما او میں نے بہر اگر پہلو کا سوال کیا ات حیراں ہوئی مائی عایتہ صاحبہ کی گندم
 جوار کو ا دالا اور بہر صاف کر کے او سپر کڑ اڈالا اور دعا مانگی کہ یا الہی یہ پہلوں ہو ماویں
 جہاں وہ حوا و جوار پہلو ہو گئی آئی وہ لگیوں کو ماٹ دئیے وہ خوش ہو کر جا گئی اور
 چند سال بعد اراں حضرت خوش و خرم و ماں آنا دہی اعدا راں حضرت رہیں العادیں اور
 مائی عایتہ اور سید محمود اور سید بہر خوت ہو گئی اور وہیں کرسی کوٹ میں دس ہوئے
 جہاں وہ مواتک رہا رتکھ خلق اللہ میں جہ عداوت سرادراں حالہ را دار حدیثہ گئی تو
 سید احمد صا اور سید ہوڈا صاحب اور بی بی مائی سکوتہ حضرت کی موضع کرسی کوٹ میں کل
 پڑے کہ کہیں طے ماویں غرض مقام نگاہی میں حوساٹ کو س مناسیہ ری واقع ہے گئی وہاں
 اگر جنگل تھا اب بہر مقام ہے جہ وہاں گئی و عام کہو کہ سوالا کہہ صبح ہو کر ان پر خڑ آئی
 تاکہ او کو سید کریں او میں سید ہوڈا صاحب و درو خا ہی ہی مارہ کو س سلط
 ہی جہر میں ڈالکر تہی ہو اور و مان غنا ہی ہی ایک کاشی سرہوں مام او کی و سطر آئی ہوئی

اوسکا دودھ حضرت دھوڈا پیا کر اور عبادت الہی کیا کرتے تھے ایک شخص کہیں نام خام سجا
 نکائی چرانہ والا تھا جب حضرت سید دھوڈا نماز میں تھے تو خادم نے اطلاع دی کہ یا سید آپ کو سر پر
 آیا ہے آپ اوسے وقت کلر گھوڑی پر سوار ہو کر جنگ میں مشغول ہو کر اور بہتر آدمی آپ کو مارے
 بہر آپ شہید ہوئی اور دشمن وہ گائی لپکنے اور کہیں سے بوجھا کہ سید احمد کہان میں تھا کہ
 ہم اونکو بھی شہید کریں مکن نے کہا کہ وہ ایسا ولی ہے کہ اگر تمکو ایک تلوار مارو گا تو تم سب
 ناس کر دیو گے آخر کار وہ سب انکی تلاش میں نکلے جب وہاں جا پہنچے تو دیکھا کہ حضرت نماز میں
 اور اوس وقت شیخ گاڑا و وضو سے حضرت کا گھوڑی لگی تیار کر کے مسجد کھڑا تھا جب آپ نماز
 سے فارغ ہوئے تو لگی گھوڑی پر سوار ہو کر لڑنے لگے الفتحہ آپ سب لشکر دشمن کو قتل کیا جب ایک
 بوڈا کو کہہ بانی رہ گیا اور بھاگا تو آپ اوسکو کہا کہ تو کہان جاتا ہے تو ہمارا قاتل ہے آؤ اور تمکو
 شہید کر جناجہ وہ آیا اور حضرت کو شہید کیا جب آپ شہید ہوئے تو جان دینے وقت فرمایا کہ
 شیخ گاڑا اور کہیں تم دونوں ملکر حکمو دفن کرنا جب دفن ہو گئے تو بقیہ دشمن کی فوج بامداد آپ
 بہائیوں کو وہاں آپ پہنچ کر دیکھتی ہیں کہ سب شریک مار گئے اور حضرت بھی شہید ہو چکے ہیں
 تب وہ لوگ بی بی بائی صاحبہ کو پاس آئی اور کہا کہ تم ہماری رشتہ دار تھو کچھ غم نہ کرو ہم میں سے
 کوئی عزت دار متھی شادی کر کے گادہ اسبات سے ختم ہو گئے اور حضرت کی قبر پر جا کر روئیں۔
 فی القور قبر شگاف ہوئی اور بی بی بائی اوس میں سما گئی اور شششاہ فرزند سید راج نام بی بی
 بائی صاحبہ کی گود میں تھا اوسکی واسطی بی بی صاحبہ نے عرض کی کہ حضرت حکم ہو تو یہ فرزند
 دنیا میں آپکا یادگار رہے قبر سے ارشاد ہوا کہ کچھ ضرورت نہیں فاتحہ ہمارا کہہ لے کہہ ہو گا جناجہ
 وہ صاحبزادہ بھی بیٹھا گیا غرض سبھی حضرت کو دو شخص میدان حضرت سے ایک شیخ گاڑا اور دوسرے
 کہیں وائی بانی رہے پس شیخ گاڑا کو قبر سے ارشاد ہوا کہ اسی شیخ گاڑا بیان ہے ایک کھس
 موضع کوٹلی ہے اوسکے دروازہ پر ایک آندھا دوسرا کوٹھڑا مٹھرا حضرت میں آدمی بیٹھ رہا ہے
 میں اونکو بیان کی آؤ جب وہ آئی تو وہ باروب کش خانقاہ مقرر ہوا اور فضل الہی سے

جمیع و سالم ہو گئے اور سچ گاڑنا کو حکم ہوا کہ تمام ملکوں میں بہرہ دار و بیہہ ہمارا مصلحت اور رعایت
 آفتاب اور نشان جہاں جا ہو لیکن وہ ہم سے زیادہ لوگ نکو ماں گے اور جو کسی ہمارا مرد ہوگا
 نکو ماں گاہا بیہہ ہوئی کہنے میں کہ تم اسکی اولاد میں اور انکے ساری ماں بیہہ اور
 ساری مصلحتاں اور سچا آفتاب بہرائی مانی چشمہ حضرت سے لاتی ہیں اور حال جسمہ کا یہ ہے
 کہ فوت ہو کر شہادت ہائی سیدان دہود کو ات اور پھر اور حدہ سے میرہ میں ہر بار
 دہاں سے چشمہ آب نکلا آتی و صو کو کے ہمارے ہی چاہے وہ چشمہ آب اسکی ماری ہر دہاں سے
 بہرائی لوگ خوش کہلاتی ہیں اور تمام مصلحتاں سچا کتاب یادگار جیتی سعد دستور اہل اسلام
 ملک پنجاب جسٹہ کترین میں درج ہے مانی لاتی میں یارہ کی مالک اس کو ہر کی اولاد اور ہم
 ہیں اور فخر کا پڑا وہ اولاد دینی کو کو پڑے اور حسرت اور اندھا بہا حضرت کی مراد اگر اسی
 ہوئی تھی لیتی ہیں اب اسکی اولاد اعلان کہلاتے ہیں اور محاورہ حال وہی ہیں اس سچ
 گاڑنا کی اولاد بہرہ بہرہ کرنا لیتی ہیں اور بہرائی لوگوں کو سچ گاڑنا کی نصیحت ہے
 کہ حضرت کی مدح میں اور سچائی مصلحتاں سا کہ جہاں علاوین اور درہ نما کی تاکید ہے
 اور ڈھول سالی کے دھنکی کیسے کا حکم نہیں اب واسطی روٹی کما لے کے کہ گویا بیہہ ماں بہرائی کا
 اسی سچائی بہرہ میں اگر لوگ اسکا پڑا دے کرتے تھے اور گہرا کر دیتی تھیں اب ہوں تو اسی پر
 خود مراد کرنی ہے گہرا گہرا لگتی بہرتے ہیں ہر ایک میں مکان حضرت کا سا پہلے ہے ہمد و سلمان
 سب حضرت کو مانتی ہیں یہ مکان بھی حکا و کر ہے برای نام سالی پڑا لوگ کہتے ہیں کہ سالی
 محلہ خواہریاں تھا وقت آبادی بہرہ کرنا کسی خواہری کے گہر میں برای اب بیہہ مکان
 ماہوا تھا بہرہ فوت و سالی یہاں بہرہ ماہ اب مکان تختہ موجود ہے بیہہ تمام حال جواب
 تحریر ہوا ہے بیہہ بہرائی لوگوں میں پہلے مسہو ہے اور کتاب معراج الاولیاء میں حضرت سید احمد
 سخی سرور کا بیوں تحریر ہے کہ یہ حضرت مرچہ حضرت حوادہ مودود چشتی صاحب کی تھے حکما
 وفات ۳۶۰ ہجری اور حضرت عمر خرمہ و سالی اول حضرت کی عماد مہبت ہی بہرہ ماہ ہوئی اور بہرہ

اپنی حضرت خواجہ بہا والدین ذکر کیا ملتا فی سب سے بھی نعمت ولایت حاصل کی اور خاندان آپ کا
 جیشیتہ و سپہر و رویہ تھا وفات ابکی تیسرے ہجری میں واقع ہوئی یعنی بعد وفات ختم الملوک خضر
 ملک بادشاہ غزنویہ کے یمن سال در ابتدا سے سال عملدار ہی شانان غوریہ کو کہ اس وقت
 ملک ہندوستان محض بے چراغ تھا اور کوئی حاکم بادشاہ مستفل الحکومت نہ تھا اور بہر سال
 چہ سود و کین سلطان قطب الدین ایک نوختہ دہلی پر جلوس فرما با اور ملک میں امن اس
 نقطہ تاریخ وفات سخی مسرور صاحب سید و سرور دہلی احمد بن بود
 سلطان عالم و والی بہجت جیشی جو سال تیرہ دیش + مائش گفت سرور عالی + اہوا
 خانقاہ حضرت سید یعقوب زرخجانی المشہور صدر دیوان
 صاحب رحمۃ اللہ مزار پرانہ حضرت کی دروازہ شاہ عالمی کے باہر غریب رویہ سر
 و تالاب لالہ رتن چند و ناری والہ موجود ہے اور صورت مقبرہ پہر کہ غریب رویہ اسکے قضاخانہ
 و شرقریہ تالاب لالہ رتن چند گز نواح تمام قبرستان مگر اب موجود یہ ہونی بند میں پہل
 بعداری سکھان بہت دور تک حد اس مزار کی قبرستان کی تھی اب ایک چار دیواری
 مریج جسکی دیوار میں دو قد آدم خشتی بنی ہوئی ہیں موجود ہے اور دروازہ آمد و رفت شرق و
 اول لبیہ ایک چوڑی جگہ شمال رویہ چاہ چرخنی دار جارائی شکے غریب رویہ کو پھر خشتی
 بطور کبوتر خانہ اور جنوب رویہ دالان در دالان خشتی تین ستون دالہ شمال رویہ باہر
 اور ایک در محرابی شرقریہ او سکے ایک اور سہ درہ چونی اور دالان غریب رویہ میں
 کو پھر یان بمعہ طاق تھنہ چونی اور چاہ کے جنوب رویہ سبیل تھنہ معہ چھ طاق یعنی ٹوٹی ہوئی
 ہی اس چوڑی کے ساتھ ایک دروازہ محرابی واسطے آمد و رفت خانقاہ کے جسکی چوکٹہ
 سنگ سیاہ کو اور طاق تھنہ چونی سبز رنگ عمارت دروازہ کانسنی کارچینی والی دروازہ
 بزرگ کانسنی طاق سفید میں اللہ محمد رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے چھٹے پیر میں خط ثلث
 تحریر ہے اور دونوں طرف خط ثلث یا فتح سبز رنگ کانسنی کا لکھا ہوا اور شمال

وجوب رویہ و طلاق کا مسمیٰ میں ما دونات لکھا ہوتا تھا مگر اب کھولی ٹرٹا ہنس جاتا ہے کہ کنگھڑ
 کی اگی ما انداز ایک سنگ سینچ کھا ہوا ہے اور دروازہ پر دو سرخیاں جھنڈی تھمتی رنگیں لیسکتے
 اندر جانی ہی سو رہے ایک چوہا رہے حکمی آمد و رفت کا دروازہ سال رویہ مہر کھڑا اس
 چوہا رہے کہ عرب رویہ جانے لکھتے کی طرف ایک جوتڑہ دوٹ اوچا رہتے کا استر کار
 اسرو میں بچتے اور ایک درخت کی کرا اور ایک گوندی موجود ہے اور قدرتی کو اگر گندل اور
 چار دیواری کی سیاہ میں ایک جوتڑہ نا کمر لکھ کا ایک رہے سنگس مار و نظریہ میں
 دو دوٹ اوچا بچتے چہرہ سنگ سیاہ لگا ہوا ہے اور اوپر درخت جھنڈی اور گرد و نواح کھڑے ہیں
 رنگ سیاہ چار و نظریہ کھڑے لکھ ہے اور اوپر میں جوتڑہ رویہ راہ واسطی ربارت و آمد و رفت
 کو ارتقاء اس کھڑے کا دوٹ اور ماہر چہرہ جونی کی میر درخت سنگس متعدد رہے کھڑے ہیں
 اور اس جوتڑہ رہے چہرہ قرین بچتے جو گچ میر تکر کہ عرب رویہ جوتڑہ ہے اوکا مقو بند سنگس
 سنگ سچ کا ہر حضرت صدر دیوان کی ہی عرب رویہ اس جوتڑہ کی ایک مسجد بچتے مالیا
 حکمتین در محرابی حور و کلاں میں با بیتی والی جوتڑہ سے زید واسطی اوپر عالم مسجد ہے
 حضرت صدر دیوان صاحب اصل میں سید سخالی ہیں اور یہاں لاہور میں ۳۰ شعبہ سعد اللہ
 ہرام شاہ عروسی آئی اس جوتڑہ رہے چہرہ قرین میں شج اوکی یہ ہے شرف رویہ میں قرین
 ایک صاحبزادہ اور دوسری دو بہنوں کی اور چوتھی والدہ صاحبہ اوکی کی اور پانچویں
 حور سید صدر دیوان صاحب کی اور مسمیٰ کی طرف ایک جوتڑہ حسین جوتڑہ و کوہ
 گلی رکھا ہوا ہے مشہور ہے کہ کوئی بی اولاد عورت یہاں آتی ہے اور ہر فرد حضرت یہاں پہنچتی
 جتنی سے نو اولاد ہوتا ہے اور یہ جوتڑہ شمال رویہ جوتڑہ پر اندر چار دیواری کے
 میں نو نور بچتے اور ایک عام سجادہ نشینوں کی بہن بہن پنج صاحبو نکر نام دیانت ہوئے
 سوج دیل کو جاتی ہیں + میاں سی شاہ ماں امین شاہ شاہ متقی سید امیر شاہ میاں شاہ
 اور نقیہ کا نام معلوم ہیں بعد مہاراجہ پیر سنگھ سان کرم شاہ مجاور سجادہ شریف

سفیدی ارسی کر ائی شرف رویہ خانقاہ ایک لان خشتی موجود ہے جو اول نشان مزار ابی شمس گاہ
حضرت خواجہ سعدین الدین خشتی حسن بنجری کا تھا اب وہ محرابی طاق غرق زمین ہو گیا کہ توین
کہ بیان خواجہ صاحب فرمایا تھا کہ خانقاہ کا ٹہہ شمال رویہ اس کو ٹہہ کہ ایک ہزار سا چوترو
خشتی ہے اوپر تمام عامہ قبور ہیں او میں ایک چوترو خشتی معہ نقوید و چراغہ ان سے وہ کسی
طوائف کی قبر ہے اور شمال رویہ چار دیواری خانقاہ کو قبرستان قاضیان معزولہ لاہو کا ہے
اس قبرستان کے شمال رویہ ایک اور چار دیواری خشتی ہے جس کے اندر تین قبریں ایک بچہ و
خام دروازہ اس کا قلیوتی خام قبور طوائفان اور بچہ مسلمان ناکلج یا یوار پان کے اور اسی
پہ قبور بنو ادین تہین قبرستان قاضی خانہ پر بہت درخت دن و کیکر کھڑی ہیں جنوب رویہ
چار دیواری خانقاہ کی بہت درخت کیکر اور قبرستان داروغگان مہاراج کا ہے کوی قبر بچہ
کوئی خام اور ایک نشان یعنی دیوار دروازہ مسجد کہنہ شکستہ موجود ہے اگر بیان کئی مسجدیں
ہتھیں چنانچہ بعض بعض کو نشان موجود ہیں اور چند درخت گوندی و بیر و کیکر اس حاطہ میں
ہیں اور گوشہ شرقی و جنوبی میں ایک اکھاڑہ کشتی گیران کا بنا ہوئی اب او میں گامی خٹا
پہلوان اوستادھی اور جنوب رویہ ایک کو ٹہہ بچہ مسکونہ فقیر جواب اوارہ پڑا ہے مسجد کے
جنوب رویہ چند مکان کو ٹہہ و بالا خانہ فیضہ کرم علی شاہ مجاور میں ہیں چنانچہ اب اس میں جا کر
چنگر و عیزہ بستی میں اور چند کو ٹہہ سمار ہو گئی ہیں یہ سب مکان بس بہت سکا لالہ رنگ چنگر
ہیں شرق و شمال رویہ ایک چاہ کلان اوارہ پڑا ہے مال انکا کتاب سفینۃ الاولیاء میں
جواب داراشکوہ یون تحریر کرتے ہیں کہ یہ حضرت معین شخص باہم دیگر ملکہ ولایت سے
ملک ہند میں تشریف لائے ایک شیخ المشایخ سید حسین زنجانی حلی مزار کہوی سیران نواح
لاہو میں موجود ہے اور حال انکا علاحدہ تحریر ہو گا اور دوسرے یہ حضرت سید یعقوب زنجانی
المنہوشاہ صدر دیوان زنجانی اور عسیری شیخ المشایخ سید اسحاق زنجانی اور جو تہی حضرت
شیخ علی لاحق چنگا مزار پر انوار سیالکوٹ میں زیارت گاہ خلق اللہ ہے اور یہ قبر بھی مشہور ہے

حضرت کی ہیں اور وہ عقیدہ دیکھا ماسم لاحق اس واسطے کہ یہ ہیں صاحب اس لایب علی اور
 ہوی بعد ازاں یہ صرب اوہ میں آگیا کہ لاحق ہوئی اس سبب نام مامی انکا امام علی لاحق مسہو
 ہو گیا اور یہ ماہوں حضرت سس پانچ سو ستادوں ہجری میں وارد ہوا ہوئی بعد ازاں صاحب
 حضرت حواہ معن الدین حسن سحری حسی لائو میں بترلف لائو، حباب میر علی گنج حسن جوہری
 جنتہ اللہ ملیہ کی مرار پر ہایہ کا نا اور ان حضرات سے ملاقاتیں کیں اور ماہم معنیں میں ہر وہ ہا
 متوجہ دار الخیر احمیہ ہوئی اور وفات ان حضرات کی سال چہ سو چار میں واقع ہوئی چنانچہ ہر
 وفات یہ ہر قطعہ تاریخ صدر دیوان سید یعقوب میر بہ سید اسرف راوداد علی ہا حبت
 سرور سال وصال ہر فرد ہر گفت نامہ بود طالت متقی ہر شہادت عمارت مالغاہ و شہسوی نگاہ
 فی سوانی حاجہ اتک ما وفات مختلفہ مرمت اسکی ہوتی رہی ہے اس سید کرم علی شاہ سجادہ سیر
 اولاد حضرت سید فاضل و صرف مالغاہ ہذا اور کان حضرت حسین رکابی کے جو موضع کہوئی ہا
 ہی ہیں اور سید کرم علی ساہ صاحب سحرہ یہ ہر کرم علی ساہ میں سید قطب شاہ میں سید نور میں
 میں سید محمد حسن میں سید جہو ساہ میں سید جیر الدین میں سید داؤد ساہ میں سید محمد میں سید
 سید کس الدین میں سید عطاء اللہ میں سید شرف الدین میں سید طلال الدین میں ساہ
 رید میں سید نصیر الدین میں سید وگہ ساہ میں سید سلج الدین میں سید عبدالواحد میں سید
 کمال الدین میں سید محمد میں سید بلال الدین میں سید مصدق میں سید اوکڑ میں سید اوسدین
 میر سید اسماعیل میں سید شاہ فاسم میں سید یعقوب الامر و سید صدر دیوان رکابی صاحب
 مراد ہاں سید علی میں سید ابو حفص میں سید امیر علی میں سید ابو محمد میں سید جعفر میں سید
 میں سید محمد میں سید ابو عبداللہ میں سید ابو الحسن میں سید حمید میں سید احمد میں سید
 رقی میں سید ابراہیم عسکری میں سید موسیٰ نانی میں سید ابیہم اصغر میں حضرت امام موسیٰ کاظم
 میں حضرت امام جعفر صادق میں سید امام محمد باقر میں حضرت ربیع العابدین رضی اللہ عنہ
 میں حضرت امام الایمہ سید مظلوم امام حسین علیہ السلام میں اسد الغالب علی ابن ابی طالب کرم اللہ

اور عرس حضرت کا سوہوہوین رجب المرجب کو ہوتا ہے اور اوس دن ہندو گھل نضر کا تقسیم ہوتا
اور نان و گوشت بلا و قلیہ تقسیم اور دوسری روز مجلس صوفیہ با قوالی ہوتی ہے یہاں راجہ بخت سنگ
صاحب اپنے وقت میں اکثر حیر گیری اس مکان کی رکھتی تھے اور گاہ گاہ خود بھی حاضر ہوتے
تھے اب سجادہ نشین اسل مر کا شاکی ہے کہ زمین متعلقہ اس خانقاہ کی لالہ رتن چنگانی بسینہ درو
داخل سرچی تالاب کر لی ہے اور کچھ ٹیٹوں یعنی مہر زعامہ میں آگئی ہے اور بسبب کثرت عمارت
چارہ و نظرت اس خانقاہ کو بن گئی میں خانقاہ با کل نظر نہیں آتی اور ہجوم زائرین
اب جذبان نہیں ہوتا جمعرات کی دن چند زن و مرد و تھنیں یہاں سلام کو دے لڑائی نہیں
علاوہ اسکے سابق یہاں سبزی منڈی ہوتی تھی وہ بھی اب موقوف ہو گئی ہے اسوہوہو آدنی
اس خانقاہ کی اور بھی کم ہو گئی ہے

احوال مرار

قطب الدین صاحب عری دروازہ لاہوری کی باہر بظرف شمال قضا خانہ و مشرق
گدام شراب واقعہ صدر بازار انارکلی ایک کائنات نام قطب غوریہ مشہور ہے اگر یہ مکان بہت شگفتہ
کشادہ پہاڑی لیا سکی زمین میں مقاب خانہ بن گیا ہے اس مکان پر قبضہ طوائف کو کون کا ہے
اور وہی لوگ یہاں اگر بیٹھتے ہیں بوقت بیت عملداری سکھان یہاں عمارت عالیشان شاہی
وغیرہ کی تھی مگر مہاراجہ فری سب سمار کر کے روانہ امرتسر کر دیں اب صرف ایک قبر خشتی بلند چوڑی
پیر موجود ہے سمر لوگ کہتے ہیں کہ ہنسی اس قبر پر گنبد و منزلہ سنگ مرمر کا دیکھا ہے وہ گنبد ایسا
خوشما تھا کہ نواح لاہور میں ایسی عمارت اور دوسری نہ تھی واضح ہو کہ اس قبر سے زیادہ
پُرانی کوئی اور عمارت نواح لاہور میں نہیں کیونکہ یہ قطب الدین غوری شانان غوری
سی تھا اور سلطنت غوریہ شانان چغتای سی بہت مدت پہلے تھی جو کوی حال نکادیکہ ناچا
تو ایچ ہند میں فصل مندرج ہے اور بطور مختصر مذکور فی فی الحال چھپ چکی میں درج کیا ہے اور بحسب
کہ اس مکان پر مدت سی طوائف لوگ قابض ہیں لہذا حسب ترتیب کتاب ہذا انکا حال
لکھنا بھی مناسب مقصود تھا لیکن محض اس خیال سے کہ حال صوفیہ میں ایسی شہریر و کالج حال

نہ کبھی حادی فلم انداز کیا گیا فقط احوال مکان امام باڑہ یہہ مکان جنوب روئے تھا
 حاب پیر علی گنج بخت جو پیری رحمہ اللہ علیہ کہ اگر اسی سے مباحثہ کیا جائے تو امام باڑہ و عاصی
 دو امام صاحب عہد سامان سلف سی عمر روایت پر شہر لاہور کا عاری تھا یا کیا یہ جیدی احمداری
 سرکار انگریزی سے عاری رہا اس تحویہ صاحبان پٹو پھیل کبھی یہہ بدر و مسدود ہوا عاصی
 اس مکان امام باڑہ کے چار دیواری حتی پنجہ جسکے پیری مسجد جوہ گنج میں موجود ہے اس
 چار دیواری میں دو درواری اندر درت کی میں ایک شمال دیہ اور دوسرے مشرق دیہ دم کھسپ
 اس دونوں درو میں صرف چو کھنیں لگی ہوئی ہیں اور طاق تحفہ ندارد یہہ چار دیواری
 طولانی ہے اور اسمین بہت سی درخت کیکر و ہر داں و دہر یک و دینا و نوت و سیر و غیرہ کل
 موجود ہیں اول یہہ مکان میر بہاؤں بہت کا منہ ہو تھا چنانچہ اسمین اب بھی شمال رو گنبد
 امام باڑہ قرام الکی موجود ہے منہ ہو ہے کہ یہہ صاحب ہمراہ داتا گنج بخش کے تشریف لائے تھے اول
 یہاں مڑا ہاری قبرستان تھا اس چار دیواری میں مشرق دیہ گنبد ایام باڑہ ہوا اور
 سند گامی شاہ کا عرصہ پچاس سال سے موجود ہے صورت اسکی یہہ ہے کہ پھر تہ عاصی اور اوپر اسکے
 مارہ دری مارہ درہ محالی والی اور اوپر اسکے گنبد مسجد جسکے مارہ و طرف پھر چشتی اور
 مارہ دری کی دو درجہ ہیں ماہر کی درجہ کی نو ماراں دروازی اور اندر کی درجہ کی چار در اور
 جہت کی چاروں کونوں پر چار چوٹی ہوئے سرجاں اور جنوب دیہ ایک مکان مستفہ کا
 دروازہ عرت دیہ مطلق تحفہ چوبی یہہ دروازہ نہ عاصی کا ہے سات زمینہ انٹر کے پھر جاتی ہیں
 اسمین نغزیہ بہتہ ربارت کو واسطی کہہا رہتا ہے اور بہن قبر سید گامی شاہ مانی کی اس
 عرصہ پانچ سال سے نئی ہے یہہ شخص مدہس کشیمہ رکھتا تھا اور تمام عمر مجرد رہا اور بہرہ والوں
 حواہل سنت و جماعت تھے سب سے غذاوت رکھتے تھے خاصہ یہہ میسر میگر مگر نہاد و بی کسمہ
 اکٹ فہ یہاں بروز عشرہ محرم شراذنگہ و صاد ہوا اور بہت اسخاص محرم چوہ اور اس کا شاہ
 کو بہت فتنہ و شقاق ہوئی اور لوگوں کو ٹہہ گامی شاہ کا گرد لیا اور جاہ واقعہ مکان

کو بہرہ دیا اور اس گنبد کی بھی تمام کنگرے گردائی تھے اگر اس روز سرکار حفاظت رہا یا کرتی تو قور
 عظیم پر پا ہو جاتا میری دیکھنی کی بات ہو کہ اس روز اچھی اچھی ذی عزت عہدہ لوگ جو نغاری کی
 چوٹ شیعہ تھے جیتے پھرتے تھے فقط اس مٹخانہ کی مشرق و جنوب کی طرف دور روشن ان
 میں فرش کا بچھتا اور سقف قابوتی گلکار چونہ گچ زمینہ اتر کے بائیں طرف ایک اور در
 محرابی اور جنوبی و شمالی دیوار اندرونی میں تین تین محراب اور شرقی و غربی میں ایک ایک
 اندروالی میانہ گنبد کی نیچے جسکے گرد و نواح میں یہ آٹھ درہیں ایک چوڑے خشتی اور سپر تین
 پتھر سے بنے کھڑے تھے شرق و غرب قبر گامی شاہ کی اور بقیہ قبریں وضعی یعنی اصل میں تین
 نہیں برای نام قبرین بنائی گئی ہیں اور ہر چہ اگر گرد و نواح تہ خانہ میں طاقہ ہیں مکان خور
 مگر نہایت مصفا وضع دار بالاسی بارہ درہیں ہیں یہی سقف قابوتی اور غرب رویہ ہر
 بارہ درہی کی ایک چہرہ اور اس کے نیچے قبر زوہ نواب علی رضا خان صاحب بہادر کی جہیں بطور
 امانت لاش رکھی گئی ہے اور اس کو چند قبور شمال و غرب اور حضرت بہادری بہشت کی بھی قبر
 موجود ہیں اس کے غرب رویہ اور دیوار متصلہ بدر کو جنوب رویہ ایک چارہ تختہ جرحی دار ہے
 اور زوہ رویہ اس گنبد کے ایک کوٹھ جسکے شرق و غرب رویہ دو درہیں مع طاق تختہ چوبی
 اور اسکی میانہ دیوار میں دو دراب یہ مکان نواب علی رضا خان صاحب کی طفیل سے کہ وہ
 بھی مذہب امامیہ رکھتی ہیں رونق پر ہے اور انہوں نے یہی چار دیواری اور کوٹھ بنوا دیا ہے
 اور بوقت بلوہ ڈپٹی کشنر سیکرٹری صاحب بہادر علی شاہ ہونے لگی تھی اب وہ سب عمارت نواب
 علی رضا خان صاحب نے عرصہ چار سال سے بنوا دی ہے ہنوز جنوب و شرق رویہ دیوار کی بنیادی
 نہیں ہوئی مگر اب ارادہ اونکا ہے کہ بنوادین اب بیان مستند حاکم شاہ صاحب بہادر کی شہرہ
 گامی شاہ کے سکونت پذیر ہیں اور رات دن بیان ہی رہتی ہیں اور نواب صاحب
 بارہ رویہ ماہیانہ اونکو دیتی ہیں محرم شریف میں اس وقت جناح جو امامیہ لوگ نکالے تھے
 بیان آتا ہے مفصل حال اسکا کتاب یادگار خشتی میں مندرج ہے جو جائے اس میں دیکھ لے انہیں

یہ مکان جوں سا کہ سمٹا میں بہاراحہ رحیب سکھ کو تعزیر یہ نکالو شہر میں بعضا موقوف
 کر کے ماسی کرا دی کہ جو کوئی ضرورت نکالے گا سب سرانام ہوگا مت مد گامی تہا
 ہاں تقریبہ سوایا اور نام کرایا جس دن سگیا گر جاگہ ہے جو عدالی شہر لاہور کا تھا سنا
 تو اوستو اوسکو گرفتار کر سکوا یا اور ضرب و شلاق کرائی کہتی ہیں کہ بوقت سب اوسکو
 کچھ جوف انا اور ساعت می اوسو اوس سید کو کچھ مدد دیکر بنا کر دیا مہ سیر یہ مکان
 یہاں ہے پہلے یہ مکان بہادری بہت کامکان معہ فرسٹاں مشہود معروف تھا اور اس کا
 ایسا حد یہاں کہ اگر اوس میں کسی ہندو کا چارہ مانتا تھا تو اوسکو آگ نہ لگی تھی اور کھڑو
 فتر کا ایک چوٹا سا حوص تھا اور نوار قرمن ایک سوراخ تھا وٹا فنی جیسے خود بخود
 ہوتا تھا اور ہر مرض کا مریض اوس سے شایا ہوتا تھا لوگ اوس سید کو جمع کر
 لگو تو سید موقوف ہوا اور وہ بکلیے لگا پہرہ سدا ہی ملداری سکھاں پالی سکھ تار باہر
 وہ موقوف ہوا حتیٰ فروشاں ماعداتر میں نے وہ جو سرہ اور قرگردی اب دفن
 موجود ہے احوال تکبیر جلی شاہ ماہر ہاٹی درواریہ کی سر قریب اس ملک
 حوالہ رکھی سے ساہرہ کو مانی ہے اور الشاہ باع نواب امام الدین ماں کے ایک دروازہ
 کے نوار شمالی حراب ہو گئی ہے۔ واقع ہے راہ آمد و رفت جنوب کی طرف سے یہ مکان
 فقیر محمد دہ کا ہے اور یہ فقیر اس فقیر راقم الحروف فی ہی دیکھا ہے ضعیف مرد سر پہاڑ
 کا کہتی تھی اور سہر کے لوگ حاص کر کو مادیں بقیر صاحبان ایک ٹرا ادب کرتے تھے اور یہ
 ہی صبر و الدین صاحب فی نوادیا تھا سر قریب ایک کوٹہ حشتی در اسکا عرب یہ طاق
 حوی اس میں سائیں جلی شاہ فی ایک قبر وضعی سائیں سوئی تھی حد مانی اس قبر کے مناس
 س اوکا کیا مٹا تھا اور عزت رو یہ ایک الاں سالم اور اسکے سالر دیہ ایک کوٹہ ہر
 حسی جہت سمار ہو گئی ہے اور خود جلی ساہ موضع کوٹلی میں حوصصل سب لکوث اوکی خانہ
 ہی ماکر موت ہوا اور وہیں اوکی فرنی گوشتہ عربی و سالی میں ایک جادوئے حرجی دار اور

ایک مسجد چار دیواری والی سیند موجود ہے اور درمیان میں ایک چوڑے پرزیر دخت گوندی
 یمن قبرین ایک پر زمان شاہ کی بنیو کے اور دونا معلوم الاسم اور چند دخت گوندی و پیر
 و کیکر و ہم پیل و ششم موجود ہیں یہاں اب ایک فقیر قادر شاہ نامی لنگڑا رہتا ہے اور وہ
 کہتا ہے کہ میں خادم فقیر ظہور الدین اکثر اسٹنٹ کنسریہا درسیا لکھوٹ کا ہوں اور جنوب
 اسکے دوکان ہنرم فروش ہے اور غرب رویہ اس چار دیواری کی مکان کو ٹہر و دالان فقیر
 کا اوسنی خود یہ مکان بنوایا ہے مدت بہر یہاں رہتا رہتا اب عرصہ آٹھ سال سے یہاں
 و میلارام فی یہ کو ٹہر بنوایا اور غرب رویہ ایک قبر ختہ بی بی بکھان صاحبہ سید زادی کے
 عہد شاہجہان بادشاہ کی آورا جاہ پختہ ہی قدیمی ہے چنانچہ اب تک جاری ہے مکان جیل شاہ
 کی دیوار دیوار کو ٹہر فقیر گلو سائین کا ہوا اور آگے لے کے جاہ و غلخانہ مینیہ شاکر شاہ کہا
 کا ہے یہاں اگر قبرستان تھا وہ ٹھک میں آگیا اور اسکے اوپر پیل کا دخت ہی بنیو گذشتہ
 یہاں باغ تھا اور مکان شاکر کہا رہی یہاں ہی تھا اب نام و نشان اوسکا ہی نہیں رہا
 اول جاہ و غلخانہ کو ٹہر فقیر گلو شاہ ہی بعد از ان کو ٹہر خام شیر علی فقیر یہ آج چند سال
 آٹھ ہا ہے اور بعد سکھان یہ ہی مکان شاکر شاہ کہا رہا تھا اور اس کا نام کو ٹہری
 کلی بنائے ہیں بڑا مشہور تھا چنانچہ اب تک شاکر شاہی کو ٹہر لالا ہو میں مشہور ہے قیمت اسکی یہی فی
 کو ٹہر دو آنہ ہوتی تھی پہلی اسکے بٹھی و مکان وغیرہ یہیں تھا پھر بعد کھرنگ سنگہ اندرون
 بہاٹی دروازہ آ رہا فقیر اسکا بیٹھا ہے اور پوتا شاکر شاہ کا بوٹا نام شخص موجود ہے

مکان شاہ سرربانی چشتی المشہور شاہ سروانی

یہہ روضہ شمال رویہ موضع فرنگ کے واقع ہے حال اسکا یہ ہے کہ یہ حضرت احمد آباد و کھنک مشوقین
 جب انکی فوت کا وقت ہوا تو آپز یہ وصیت فرمائی کہ جب ہم فوت ہو جاویں تو صندوق ہمارا کھانچا
 کی طرف لیجا نا اور اس ناگین جس جگہ کہ خوش باش ہو اور مع کو فوت اوٹھا تو صندوق

[illegible]

اور دروازہ آمد و رفت کی دیوار شرقی و غربی میں یہ شہر چونہ پر لکھو ہوئی ہیں گروڑان شہر و مکان
 سترابیانی مشہور کر دیتے ہیں روضہ حضرت سید شیروانی، محمد عظیم ناک پائی شاہ بیدانی،
 شہ ۱۱ - اور دیوار شرقی پر ہے **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** بختیاری تحریر
 اور سنہ بارہ سو پستھ سال مرمت مقبرہ ہو کہ اوس سال میں ایک شخص محمد عظیم نو جو پستھ ساکن
 لاہوتی یہ مقبرہ مرمت کرایا اور سفید سی مقبرہ اور برانڈہ اور مسجد بمقتہ دیوار شرقی اس کی کراؤ
 پہلے صرف روضہ ہی تھا شہر فرید دیوار شرقی ایک بار دیوار سی بختی خشتی چونکہ موجود ہے
 اسکے درمیان دو حصہ طرف شمالی میں بطور مسجد حسین ایک محراب چوبترہ پر دیکھا ہی دیتا ہے
 اور حصہ جنوبی میں ایک فٹ تہہ کر کے قبر محمد عظیم کی بختی نبی ہوئی ہے اوسنی قبر اپنی ہی دفن
 مرمت مقبرہ شہ ۱۱ میں بنوا چھوڑی تھی پہلے ۱۱ میں وہ فوت ہوا شہر فرید متصل دیوار قبر ایک
 درخت ون کٹر ہے اور شمال رویہ مقبرہ کو دو قبریں بختی میں ایک سید حسرت علی اور دوسرے
 وزیر علی شاہ اوسکی فرزند کو یہ قبور عرصہ چالیس سال سے بنی ہیں یہ بھی یہاں کی مجاور تھی خانہ
 بیٹا اوسنا سید میر علی یہاں کا مجاور ہے اور احاطہ ہذا میں دو جاہ بختی ایک غرب رویہ مقبرہ کو
 یہ جاہ قدیمی عہد تعمیر مقبرہ سی ہے اور دو سنگ گوشہ شمالی و شرقی میں بی جبرخی موجود ہے جاہ شہر
 کی شہر فرید دوریہ کر کے ایک اور بار دیواری ہے جو غرب کی طرف سی سمار ہوئی ہے اور ایک
 قبر بختی چونکہ یہ قبر پیر شاہ نقشہ بندی کی بنیاد عرصہ سات سال سی نی ہے پہلے یہ پیر شاہ مقبرہ
 شاہ ابو اسحاق کو پاس میں کو گھوڑے پر ومانسی نکال کر بیان دفن ہوئی باعث اسکا تکرار مجاور
 تھا انکا عرس ماہ ربیع الاول کی دہ سری تایخ ہوتا ہے چند لوگ جمع ہوئی میں اس کی بار دیواری
 کو شمال رویہ پچاس ساڑھ گز تجارت خام آباد میں یہ لوگ ہندوستانی پور بیاسی سے جہتر
 وغیرہ ہیں یہ لوگ اول صدیہ بازدارانار کلی کو پاس میں ہو جو دمان سی اوٹھائی گئی اور بجاکم کی
 صاحب بہادر زریڈینٹ لاہوتی یہ لوگ یہاں آ بسو اپنی اپنی گھر خام کلی بنالہ میں شہر فرید و جنوب
 رویہ مقبرہ کو تمام قبرستان بمبرداران نو کوٹ ہے اور مقبرہ کے گوشہ جنوب و شرق میں دو

کوٹھہہ مام سکونہ محاورہ میں ایک دور دوسری کوٹھہہ اور اسکے لگے ٹھوڑا عالمہ اوٹھیں میں
 درخت بہراں اور مقبرہ کی عرب روہ ایک اور کوٹھہہ ہی مگر اب دروارہ ایسا سدر کر کہا ہے
 صوبہ روہ اس غلط کوڈ کوٹھہہ مام جو مرگ ہی قطعہ گو جس سگر کو مانی ہی صوبہ روہ ماہ روہ
 اور اسکے متصل صوبہ روہ ایک قدیمی قبرستان جو سورہ تختہ رہے یہ قبرستان بہرہ
 سید موضع مرگ کا سہو ہی اس جو سورہ ایک دو درختوں کہنے میں حضرت سید شرف
 کو رہیداراں و عمر داراں کو کوٹھہہ او بعض بعض کو ٹھہریاں لاہو مانی میں اور ایک مرد بہرہ
 ہیں اور اوں لوگوں کی قبریں بھی ہاں ہوتی ہیں اور یہی لوگ ہاں کی فخر کی حیر گیری
 تیر اور بفضل ایک بہری بی چاہ موضع کو کوٹھہہ سید لا دیتی میں اور ہر کوٹھہہ یا تعلی کے
 دو روہہ فخر کو سورہ عرس تاہر اس ہی خراج عرس و واقعات سری محاورہ کی پہلی ہی اور
 اس مقبرہ کی گوشہ عربی و نہ لی میں ایک کبیہ مقبرہ پہلی شاہ کا ہی اسمیں ایک چاہہ پنجہ اور سی
 چورہ والی اور دو قبریں ایک تہی شاہ اور دوہی پہلی ساہ کی موجود ہی اس داراں
 و ناصر در الہا یک رتہ ہیں یہ کماں عرہہ بھیں سالی سی پانی ہی پانچ فخر گائی
 اوہاں سری کرتی میں چند درخت میر و بیکر و بہراں و ڈراہیں کٹری ہیں احوال
 سکتیہ جانی شاہ موضع مرگ در شرک جبل کے سال یہ ایک کبیہ مانی شاہ کا ہے
 اوٹھیں مام اوٹھیں اور ساں سید مام چورہ چاہہ بختہ و مان درخت و ن و بہراں
 گوہی رکھوہ موجود ہیں مانی شاہ بین سرس ہی مگر یہاں شہت مافدہ بصرہ
 کہ رامدہ گئی کر کے واقعات بہری کرنا ہی اور کوٹھہہ کوٹھہہ ساسا یا پوہی ماہ ٹر ملین
 میل سادی ارٹیں ایسا مادم کرتا ہے احوال بہرہ خانہ عرب روہ شرک فخر
 و شمال روہ مدحتی موضع مرگ کی اسکاں الہو سر فخر ہی گردوان کے مار دوا
 بختہ مدیمی نو سید دروارہ اسکا صوبہ روہ و طاق و جو کوٹھہہ اس چار دیواری میں گیارہ
 قبریں بختہ چورہ گج موجود ہیں اور درمیان اس چار دیواری کی ایک ٹرا درختوں کہہ لڑی

بہہ مقبرہ حضرت شیر شاہ، حضرت شمس تبریز کی پوزی کا ہی پہلی بوقت آبادی مکانات ان کے
 بیان ہر جب وصال پایا تو قبرستان ہی بیان ہی ہوا اور عہد اکبر بادشاہ میں وفات کی
 ہوئی ہی باقی سب قبور انکو رشتہ داروں کی ہیں گردنواح اسکی بہت درختوں و کیکر اور پھول
 ہیں ۴۰ برس یا کہ کو انکا عرس ہوتا ہی بہہ حضرت تمام زرگر و کیکر ہیں جو دل و جان سے انکو
 مانتے ہیں اور میلا بھی کرتے ہیں شہر قرویہ اس چار دیواری کی دو اور چار دیواری پختہ ہیں
 انہیں سے ایک میں چار قبریں اور دوسری میں پانچ انکو اقرباؤں کی ہیں اور شہر قرویہ چاہ پختہ
 روان آوارہ پڑا ہوا ہی اور بہہ پیر خانہ زرگران مشہور ہی اور سواہی اسکو دوسرا پیر خانہ پیر
 مادی رہنما صاحب کا ہی جسکا ذکر خیر انکی تحریر ہو چکا ہے مشہور ہی کہ یہ حضرات آپس میں
 ہم جدمیں انکی چار دیواری اندرونی کے باہر ایک اور چار دیواری تھی مگر اب سارے
 جاتی ہے ابہن اکثر قبور زرگران ہیں اور اٹھ کتال زمین غیر مزرعہ اسکو ساتھ ملتی ہے اور فقیر
 صرف زرگر لوگ کچھ دیکھوڑے ہیں بیان اب عمر شاہ فقیر ہو قوف سار تھا ہی وہ حال مفصل
 ان حضرات کا بیان نہیں کر سکتا اور جنوب روید اس چار دیواری کی ایک چوڑی سے ٹیلی پر چند درخت
 دن و پھولان و کیکر وغیرہ کی ہیں اور ایک پاد پختہ چرخ دار اور غلخانہ اور نشان مسجید چوڑی
 ہر اور کوٹہ مسکوٹہ فقیر ہی بہہ ہی پیر خانہ کے مشہور ہے مالک اس مکان کو سادات مالیر کوٹہ کرتہ
 وحید شاہ وغیرہ ہیں وہ ہی گاہ گاہ بیان آتی ہیں اور مرد انکو بیان بہت ہیں

احوال مکان معبد کھان المشہور چوہین بادشاہی یعنی بادشاہی

شہر قرویہ موضع مزنگ اور مقبرہ حضرت شاہ ابوسحاق صاحب کی ایک مشہور چوہین بادشاہی
 اس مکان کا دروازہ آدورفت جنوب روید ہے گردنواح اسکی چار دیواری خشتی اور پختہ
 غرب روید چار مہیاں یعنی سادہ میں ہیں ایک تو ہامی صوبانگہ کی جہاں کا کدی نشین
 تھا اور بقیہ ایک سجن سنگ نامی دوسری وہاں سنگ کی تیسری اسکی سورت کی اسکے

اور راب اور یار دیواری اس میں جاہ پختہ حکم اور یار دیواری اور دیواری اور دیواری
 و اس کے سسل واسطی پانی پانی کے اس میں اس کے واسطی پانی پانی کے اس میں اس کے
 کہ تہہ بر خرمالی میں سال روئے کو پتہ ساز ماہ اس مار دیواری سے در اسمان ایک اور
 چار دیواری بطور ساز ماہ ہے اس کے دو دروازہ ہیں تو یہ ایک شکر قصور اور دوسرا
 یہ واسطی اندر اس مار دیواری میں ہر قریب کھان تہہ سرلہ واسطی سکوت ہائی گئی ہے
 اور سسل اس کے دو کو پتہ اور ایک دالاں ہر اس یار دیواری کی محسوس روئے ایک چار پتہ
 یہ مقام ریس ہے اس میں حرم خج اور یہ سک مرمر کا اندر اس کے ایک حیو ترہ حسی پتہ
 گچ میں شرف اسرام وں پختہ بہت اچھا ہیں رستہ تیرہ کی دروازہ مریوئی کھڑا دار واسطی
 در اس صحت کے اس چارہ کام در مار ہے اس میں تمام تصویر سی ہوئی ہیں اور صفت قالونی
 اینہ دار سس خال اسکا بہر کہ ہاں کورو مرگود صاحب سرہ کورو در اداں حکا مکاں اس میں
 سکوت ہر میں اور اس کے سکوت کی دس ماہ اس اور عمارت گاماں مدیم سہو میں اس کے
 گورو مالک صاحب کا ڈرہ سہو ہر اور مقام سکا یہی ملاقہ بحیل مریو میں مکاں اس میں
 سو وہ پہلے ماہ اس ہی کہلاتی ہے و سرری گورو مالک صاحب کی مقام کہ و زمین شہر
 باد سا ہے گورو اور اس کی اکا مکاں حد مکاں میں ہے جو تہی ماہ اس ہی گورو اور اس کی
 اس میں ماسخس گورو اور صاحب کی ہر میں اور تہی ماہ اس ہی بہ نگہ کورو و ہر گورو صاحب کی
 ساتویں گورو و ہر صاحب کی اس میں اور انہوں کورو و ہر گورو صاحب کی اندہوں گورو و ہر
 دسویں گورو و گوند سکا چٹا بہہ سکوت کے اور عمارت مکاں ہذا گورو دالاں و درجہ والا
 اندر و کو پتہ بیان ہی ہیں اس کے سال روئے کھڑکی سے دالاں شہر روئے میں و کو پتہ رکھو و ہر میں اور اور
 اس کے چار ماہ سا سا ناں ہی تہا ہے بہتہ ہاں و گہنی واسطی گوندہ ہر گورو صاحب کی من عہد جا گہنی
 میں بہ صاحب اگر ہاں بہتہ ہے اور عہد ہما ماحہ رحمت سکین ہر مکاں سا تمام سکھ لوگ اس کو
 ہی ہیں اگر ہاں کی ماسخس ہر ہاں میلا ہوا ہے اور کراہ ہوا و تہہ

ہی گرد اس چبوترہ کی ایک راہ واسطی طوان کی بنیاد اور یہاں ایک مکان بطور چبوترہ ان کی بیٹھو کی جگہ
 چوٹی کے موجود ہے اس پر حشیشہ خلاف پڑا رہتا ہے اور یہاں بہانی نہال سنگہ بٹیا باہو سنت سنگہ پانچ
 شاہی والی کا بیٹا ہے والان کو شرف و تہ و رخت نیم اور اس کے ساتھ چند اسنید سے کس نے بنی کہ کہا ہے باہر کے
 دروازے کے اندر خوب رویہ چاہ کران آوارہ پڑا ہے اور تمام مہربان سفید چبوترہ پر واقع ہیں اور یہ
 مکان سکھوں کا بڑا عبادت گاہ ہے ماسوا سکھوں کی تمام اہل بنو دیہی کا کنگا ادب کرتی ہیں ہمارا جد رنجیت
 سنگھ کی عہد میں اس مکان کا بڑا چاہتا ہو کہ یہ مکان ملحقہ مکان پانچویں بادشاہی جو شرف و تہ و رخت سے
 ہذا اسعانی اسکا کی شامل اور اسکا کنگا اگر اس ہے اور یہاں کی باشندہ لوگ کہتے ہیں کہ گورو صاحب کی مہتر
 شاہ ابواسحاق جیسے بدرجہ کمال دوستی تھی اور ہمیشہ ایکجا بیٹھ کر عبادت کرتے تھے اور یہ گورو صاحب
 بڑے صلح کل اور بر نصیب آدمی ہے احوال مکان نزار حضرت پیر غازی مشہور
 پیر شعیب شرق رویہ مشرک واقعہ گیند گہر مشہور کنبی باغ و برف خانہ و جنوب و غرب رویہ
 مانقاہ حضرت داتا گنج بخش و شمال رویہ امام بارہ ایک بڑا سایہ دار درخت پیل کہڑا ہے اور اس کے نیچے ایک
 سند چبوترہ پختہ جس کے اوپر پنج میٹریاں چڑھ کر قبر چوٹی کے اور اس کے چبوترہ کی گردنواح ڈیڑھ فٹ اونچا
 ہوا خور و جبین طاقچہ چر اخدان بنی ہوئی ہیں اور سران کی طرف ہی ایک بلند دور چر اخدان خشتی جبین
 عودہ چراغ رکبہ کے طاقچی موجود ہیں ۔ اس تہڑہ کی نیچے سران کی طرف شمال رویہ چاہ اور ایک نشان
 مسجد بوسیدہ بی سفنہ ہی مرمت اس چاہ مسجد کو مت نام شخص بیگمہ دار نے عرصہ سات سال سے کراچی ہے
 ہل پر یہ چبوترہ صرف رنجیت کا تھا اور ہمیشہ باوقات مختلفہ مرمت اس کی ہوتی رہتی تھی یہ مکان یہی
 قبضہ مجاوران حضرت داتا گنج بخش ہے جو آمدنی یہاں کی ہوتی ہے وہی بیٹھو میں چنانچہ میان علاؤ الدین
 علی محمد اسپر قابض ہیں اس قبر پر بہت آدمی واسطی زیارت کرتے ہیں اور بہت آمدنی ہوتی ہے اور اس
 کی یہ مشہور ہے کہ جنکو گلے پر درم باسوج ہو جاتی ہے تو وہ یہاں آکر ایک بیٹکہ مٹی کا اٹھا کر لے آتا
 ہیں اور اس مٹی کو اس جگہ پر پیر فرماتے ہیں جب شفا ہوتی ہے تو ہونوں اس کو کھڑی مٹھی کوئی شکر
 سب الحمد و رسمہ زرقہ یہاں لا کر نذر کرتا ہے اور ہمیشہ خلاف وغیرہ بارہات بطور نذر آفرین ہیں

اور جیسے ایک دو عورتیں محاورہ ہاں ملتی رہتی ہیں جو ہاں ہی ہمیشہ سرورین مالی ہیں عام
 لوگ اس مانعہ کو رنگ کر کے ماننے ہیں اور حال انداز اسکا ہے جو کہ حسب باغ و بیابان ہر گھم
 ایک دروازہ چھوڑی لب مالہ دریا و لغ ہے شتر گانہ او سکی دیوار تھالی لٹائی ہوئی لگی حدوت
 آپہی سے دس کو دو اور سانی ہے اور رات کو سار ہو مانی تھی جی کہ ہم چہرا شاہ کو پوچھی
 ما دساہ فر ایک بڑا علسہ عمارت کا کر کے یہ حال ظاہر کیا تو عام لوگوں نے یہ ہم مہر کیا کہا
 کسی ولی رنگ کی فہرنگی ماسب ہے کہ او سکی قبر ہاں خاد و خبا پنچہ ما حال نشان اس
 ساد کا وجود ہے یہ فری ہے اور نام اسکا پر عاری رکھا گیا جو کہ یہ حال عیب سے
 ظاہر ہوا اسو سطر اس فکر کو لوگ ہر جگہ کی قبر کھنڈ ہیں اور انک مست الکی عاری ہے اول
 کرو موح ایک بر حوتزہ ایک بڑا حوتزہ بخت ہاں مسامر ہو گیا ہے سرور و مددی کو کہ
 یہی تھا مگر ات وجود نہیں ہم اس موح کا نام سبت محل مشہور ہے بعد سالوں سلب
 ہاں ایک سبت محل تھا جیکے سیاہ اور کچھ کد مار فیماں مکان مزار حضرت امام کھن
 اور امام مازہ گرد کہا تھی دیر میں بسروں دروازہ ہائی سے مامو صغ سادہ تمام حلقہ
 زمین مشق محل مشہور ہے غریب روپ اس مانعہ کی ایک چاہ رواں چکی زمین آقا
 ہاں ہے عہد ہار احمد رحمت شگہ سے مجاوراں دہا صاحب کو صلہ ابید صلب اولیٰ
 بعد میں صاحب ہر اور اب اسکی ملک ہی ان لوگوں کی جیسے مولیٰ لولہ ہے آدمی اس
 چاہ کی سے تنہا ہی جولی ہے اور فیماں اس مانعہ اور اس چاہ مرر و ع کے
 شکر بخت ماری ہے ہاں موضع مشین محل ساہن میں ایک گائو آباد تھا جس میں مذی
 ہی لگتی تھی اب موضع پچاس سال سے وراں ہو کر نام و نشان اسکا گم ہو گیا تھا
 حال تنکیہ **گند شاہ** پر عس کرے سے حور استہ عام موضع سادہ کو مانا ہے
 اس کے سرسراہ اور شمال روئے تکیہ شاہ کی ایک کبیہ سنگیہ سادہ کا سہو ہے اس میں ایک فست
 شہرہ اور سیدیم اور مانا ہے ماسوا کے چند دیوت گوندی ہیں گیار و عہرہ موجود ہیں

اور غریب روید اسکی ایک کوٹھہ سکونہ فقیر جمیں دو کوٹھریاں بنی ہیں جنوب رو بہ ایک چوڑی ترہ نشا
 مسجد چاہ پختہ چرخ دار موجود ہی ایک درخت برنا بہت پرانا عمر پہاڑ سال سو کھڑی
 اور زیر درخت بڑا ایک چوڑی ترہ خشتی گلی اور سپر سکندر شاہ فقیر ہندوستانی ہانی کتبہ کی
 ہی یہ سکندر شاہ مدت سی یہاں بیٹھا تھا اسکے اہلین مر گیا اب اسکی قبر کہو کا ساٹھین فقیر
 نے جواب یہاں بیٹھا ہی بنوای ہے اور چند نشان قبور کہ نہ معلوم الحال کی موجود ہیں واضح
 کہ جب سکندر شاہ بانی تکیہ مر گیا تو بابت اس تکیہ کی پیر محمد شاہ گیلانی صاحب کو مختار کر گیا
 چنانچہ اب تک پیر قبضہ میں ہی وہ جسکو چاہتی ہیں یہاں بیٹھا دیتی ہیں یہ کہو کا انہیں کا نشانہ
 ہی اور اس تکیہ میں بروز رویت ہلال عید تاج پٹنم خوار لوگ جمع ہو کر سوار و پیہ کی حلیم چرس
 ہلال کو دیکھتی ہی بطور سلفہ اڑاتی ہیں اسدن ہی یہاں عجیب لطف ہوتا ہے کہ ایک مین
 کچھ کا کچھ ہو جاتا ہے یعنی دم مارتی ہی کئی مانا انوں جاتے ہیں * احوال گنبد
قاسم خان یہ گنبد قاسم خان بڑا بلند شرقیہ سربا کی جو ساندہ سی ہو کر انکا
 کو آتا ہے اور غریب روید سلاح خانہ مستر بہسکین جگہ کی صورت اسکی پیٹھ کہ ہر پہاڑ طرف چار دروازے
 شمال روید زمینہ اوپر چڑھتا ہے۔ اب مدت سی گنبد کی میاد میں چار ستون خشتی کھڑی کر کے چار دیواری کی
 کو پایہ و منزل گنبد بن گیا ہے اور شرقیہ روید اسکے ایک لان منہ کش سنگہ شکستہ پڑا ہے عمارت مقبرہ باہر
 دو منزلہ ہی اول سیڑھی چڑھ کر اوپر جاتی ہیں وہاں گرد و فواح میں غلام گردش کی موافق ایک عمارت
 عربیہ راہ ہی اوسمین بار در سقف قابلی خشتی باہر کو اور چار دروازے اندر کی طرف مریج میں
 اور چار در و نظرت آہٹ محرابی در جلی چادہ و عین چو کہٹ چوبی لگی ہیں اس سی یہ گنبد دو منزلہ بن گیا ہے
 سقف گنبد میں چار در و شان ہی موجود ہیں اور سیدی دیواروں پر عہد انگریزی میں کچھ
 گر سقف گنبد بر سیدی پڑی ہے شرقیہ گوشہ جنوبی میں ایک در قابلی جسکے اندر بہت کورہ کنگر
 پڑا ہے شاید قدیمی زمینہ تھا اب بند ہی بہر حال یہ گنبد بہت بلند و خوشا عمارت مقبرہ باہر سی منزلہ
 اور در میان میں گنبد کلان پر غلام گردش ہی ہے اور مختصر احوال سر قاسم خان کا طرح ہر بقعت

ہو کہ یہ قاسم خان شیخ محمد حسین ایسی حرا سان اعلیٰ امر کی گری سہی تھا کہ اکبر بادشاہ رحمۃ اللہ علیہ نے
سلطنت بہد پر بیٹھا تو اس قاسم خان کی سبکو ماوتادہ ٹری ٹری خان قاسم خان کی اور ولا سبکو
سی ایسی امیر بادشاہ کی فتح ہوئی بعد ازاں سجدت صوبہ داری کا کل چندی سر فرار رہا پھر بادشاہ
اوسکو اسو ماس ملک و ریاح لا ہوئیں پھر چا تو سب مکرو و سب محمد رمان مرزا چھلی شادا
مرزا کے غری میں شہید ہوا اور لا ہوئیں ہی دم ہوا اور یہ گندہ عالساں حکم اکبر بادشاہ
ہوا احوال مرزا پر انوار حضرت میا میر لاہوری رحمۃ اللہ علیہ
حاج میا میر صاحب دس سڑہ مریدا اور طلیعہ شیخ خضر سیتانی کی سجاداں فادریہ عالیہ میں ملک آباد
حضرت کا نام قاصی سائیں ما اور والدہ کا نام فاطمہ بنت قاصی فاداں تھا اور خود حضرت چار بھائی
ہی ایک قاصی لوئیں دوسری قاصی عثمان پتیری قاصی طاہر چوہو حضرت میا میر اور ہم حضرت
کامل اکمل سہ ہوں بولہ انکا تہرستان میں سال سو ستاون ہجری ہوا اور وفات اچھی ہوئی
وقت غادر ساوین ربیع الاول ۱۰۸۵ھ واقع ہوئی اور عمر اچھی اٹھاسی سال کی اور قمر صاحب
کر دلق اور ای لاہوری صاحبہ تاینچ بولید و وفات حضرت کی مسندہ معنی عظام سرور یہ ہے
قطعہ آن میا میری کہ پیر ہمایون نو و مقبل حق نو و مسول تہ جبرالا نام و سال ۱۰۸۵ھ
میا میری ولی متقی و سال تہ جبل ست شمس الانبیا مادی نام و اور طافح اندھنا و ایک حضرت
مریداں حضرت میا میر سی اتھی اوہوں لی ہی بعد وفات حضرت میا میر کر تاینچ و مات اچھی کہ اصل
دارا شکہ و کتاب مکنتہ الاولیا میں ہی لکھتو میں اور انکا دروارہ مقبرہ مرہی تخریر یہ ہے کہ
قطعہ میا میر و دفتر مارغان تاکہ ماکہ دست رشک اکیر رشد و مرد ہر سال سالس بوس و
لحد و میں میا میر رشد و منفی یہ ہے کہ اول حضرت میا میر صاحب ملتیں ہر فاضل طریقیہ فادریہ
اپنی والدہ ماجدہ بی بی انبی اور تہو ٹری سی عزمہ عین ہر درجہ عالم ملکوتی و چل ہوئی اور میں بعد ازاں
والدہ کو سلاش پیرستیکہ کوہستان سہتاں میں پیر لگے چنا سچہ ایک و رہا میں پیر تو جو کما
دیکھتو میں کہ ایک سو گرہم شکل میں ہوا و تہر سو شہا و سکا سکا کیا ہوئی چونکہ دماں کوئی آدمی تھا

حضرت فی بانہ کہ یہ مکان بیشک کسی لی کی رہنوی کا ہی چنانچہ عین شبانہ روز و زمان ہاتھ حاضر رہی بعد
 یقین ذی شیخ حضرت حاضر آئی اور حضرت میا میرزا صاحب اونکی خدمت میں حاضر ہو کر شرفِ محبت سرفراز ہو
 اور وضع لباس حضرت شیخ حضرت کی پیہ تھی کہ کمرسی نہ اذتک ایک تہ بند باندھتی تھی اور تمام بدن برہنہ
 رہتا تھا اور موسم گرما میں اوس تنور گرمین پیہ بیکر عبادت کرتی تھی اور جاڑ وں میں ایک تختہ سنگ
 پر چومصل تنور کے رکھتا تھا پیہ بیکر مشغول بعبادت رہتی تھی غرض چند سال حضرت میا میرزا اونکی خدمت
 میں رہ کر تکمیلِ ولایت کو پہنچ کر بعد اوتھانی فوائدِ تحصیل کی حسبِ الاجازت پر روشن منیر روانہ ہوا
 ہوئی طریقہ اوقات بسر حضرت میا میرزا کا یہ تھا کہ تمام رات شب بیدار رہتی تھی اور جس نفس بہانہ تک
 حاصل کیا تھا کہ اکثر ایک دم باد و دم میں تمام رات گزرتی تھی اور جب عمر آبچی انشی برس کی ہوئی
 اور ضعف غالب آیا تو چار دسوں میں رات بسر فرماتے تھی اور اس امر کو حضرت ملا شاہ صاحب بھی تصدیق
 فرماتی ہیں کہ ابا یقین ان حضرت کی لائقہ و لائقہ نہیں مگر کچھ بطورِ اختصار تحریر کرتا ہوں۔ کہ ابکر و جیستی
 بہانہ حضرت کی وطن سے آئی اور اوس ورائگی یہاں کچھ طعام نہ تھا اور نہ نقد کچھ موجود تھا آپنی اونکو
 تو اپنے مقام پر بٹھلایا اور خود باغچہ میں نشریف لیگو اور مستوجہ حق ہوئی اور بجناب کبریا عرض کی
 کہ اسی حلال مہات میرا حال سنجہ قادر لایزال پر سنجی روشن ہے کہ مجھ غریب فقیر کو پاس کچھ موجود ہیں
 کہ مہانداری برادران میں صرف کہ دن اور مہان اکثر میں میری شرم تجھ مالک کے ہاتھ میں ہے یا
 معزز میری عزت رکھ اس نما میں ایک خادم حضرت کا آیا اور عرض کی کہ باہر ایک شخص طعام لیکر آیا ہے
 اور آپ کو طلب کیا ہے آپ سستی ہی شکر حق ادا کرتی ہوئی گہر تک پہنچی کیا دیکھتی ہیں کہ ایک شخص
 ناشناس ایک خوان الوان نعمائی الہی لیکر منتظر ہے اوسو خوان اگر دھرا اور کہا کہ یہ کہا نا
 آپنی مہان کرد و اسطو حسب درخواست اپنی جناب و اسب بی منت فی عطا فرمایا ہی اور کچھ نقد بھی میر
 پاس ہے جو مطلوب ہو تو موجود ہے آنپی لیکر شکر خوان طعام لیا اور فرمایا کہ یہی کافی ہے نقد مجھی
 درکار نہیں واپس لے جائی چنانچہ وہ چلا گیا اور وہ طعام آپنی سب اشخاص حاضرین کو کھلایا اور خود بھی
 تناول کیا دوسری کراست دراز شکوہ بادشاہ خود دیدہ و تجربہ فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ حضرت میا میرزا

میں متوجہ ماد الہی تھی اور ایک قمری کسی رحمت پر پہنچی ہوئی کو کو کر رہی تھی اسی میں ایک سادہ آتما
 اور اسکی ماری برآمدہ ہو کر علیل سی علیلہ حلا یا طیلہ ' کی لگتی ہی وہ قمری مرکز سحر آٹری سادہ
 صحت دیکھا کہ قمری مرگئی لائق دج کرنے کے نہیں رہی ہو پہلک کر رہی رہستہ ماس ہوا حضرت
 محکو مک دیا کہ اس ماحہ ماں ماحہ کو اوٹھا لاؤ میں لو اوٹھا کر حاضر کیا تو آسے اور روی رحم او سپر
 دست مبارک پہرا وہ فی الحال رمدہ ہو کر اوٹھ گئی اور ہر دست و پد رن لہو کو کو ہوئی وہ
 سادہ سادہ کہ ہو راع میں تھا آوارہ اسکا مکر سکریوٹ آیا اور پھر قصد ماری اسکے کا کیا ہی
 کیا آپس او سکومع فرمایا کہ اس ماحہ سے نا تہ اوٹھا اور اسکے دل سے بار آرا و سی قول کیا اور چاہا
 تھا کہ نا تہ اوٹھا و اوٹھ علیل حلا و کی بچا یک اسکی مار و من در داوٹھی اور علیل رن پر کیا گئی
 کہ وہ خود ہی خود سجدہ سجدہ ہو کر رن پر گر کر ترسی لگا آسے فرمایا کہ حقیر کا کہا ماما اور اس نے
 رہاں کو سہایا اسکا کیا آپ پایا اس شخص نے توبہ کر کے متینہ قرار کیا کہ لعنہ العمر کسی ماما کر
 ایذا کی گردہ پہر و نکاس حضرت لی اسکی مار و دست شفا پہرا اور وہ دستور صحیح ماس
 ہو گیا ایک روز کا ذکر ہے کہ میاں بہا مرید یا اعتقاد آنکی کی انکھوں میں درد شدید تھا اور سر
 اسد عادی کی کی آپس فرمایا کہ رگ سر و گہر لگا چا پچہ لگانی ہی وہ در مرغ ہو گیا اور پچہ
 میاں ہتا قوم کا حوہ لا ہو رہی تھا تو ٹہرا صاحب کمال ہو ہی حتی کہ میاں میر صاحب کا او تہرہ
 کہ مات کو کسی شخص کو ایسی پامں ہو بدتر تہہ مگر میاں ہتا کو امارت متب ماشی کی مائل
 تھی اور شہ ہو ہی کہ پہر اور درخت میاں ہتا سی ہکلام ہوتی تھی جیسا کہ ایک روز کا ذکر ہے کہ ایک
 بوڑھے میاں نہا کو کہا کہ اگر موقعی کا لکڑی کو او سپر ڈالی تو عادی سن عادی میاں بہا سجدہ
 او سکے ہوئی اور وٹاں سے لگے چلے نو ایک اور درخت بولا اگر درانگرا میری لکڑی کا لکڑی تو
 مس ہڈی فوسونا ہو مادی او ہونے صاحب الہی میں قصد بازہ عن من کی کہ مالہی چلیو تہا
 تیری تیری راہ سے محکو ہتاتی ہیں اور کا در ماتی ہیں پنجرہ پنجرہ نام کا واسطہ ہے کہ آئندہ کو در ماتی
 اگو حکم دہ کوئی درخت مجھ سے ہکلام ہو اگر ہی ہتا سجدہ اس میں من سی وہ ہکلامی موقوف ہوئی

اور میان نہانے اپنے آپ کو یاد الہی میں ایسا نابود کیا تھا کہ گویا نہانہ تھا صرف ذات الہی تھی پھر
 میں کہ ایک روز میان نہتا ایک گنبد میں بیٹھتے تھے جب باہر آئے تو گنبد فی آواز دہی کہ میان
 نہتا ذرا ٹھہرا کہ موقع باہر جانچا نہیں اور نہون نے پوچھا کہ تو کون ہے اور یہہ قبیاع کسوا
 ہی وہ بولا کہ میں ہی گنبد ہوں جہیں آپ کھڑے ہیں اور باعث امتناع یہہ ہی کہ ابھی بارش مارن
 رحمت الہی ہوگی اور اگر آپ باہر جاوین گے تو تکلیف اوشہا دینگے انہی میں بارش مارن شروع
 ہوگئی غرض کہ دیوار و درخت پتھر سب آپ کے ساتھ ہم کلام ہوتی تھی داراشکوہ کتاب سیکینہ الاویا
 میں لکھتی ہیں کہ ایک روز ایک چوڑا مردہ میان نہتا کو چہ میں پڑا تھا اور وہ ایسا منعظ اور بوسہ
 تھا کہ چٹرا بھی اوس کا اور گیا تھا میان نہتا نے اوسکو دیکھ کر کہا کہ میان یہاں کیوں پڑا ہے اور
 سراسر اوشہہ چلا جا چنانچہ چوڑا زندہ ہو کر گیا اور ایک دن کا ذکر ہے کہ حضرت میا میر صاحب نے
 میان نہتا سی پوچھا کہ اندون کہان بیٹھ کر متوجہ بحق ہوتی ہو اور نہون نے عرض کی کہ یا مولانا
 میں قبل ازین متصل موضع اچہرہ تخلیہ میں بیٹھ کر متوجہ باحق ہوتا تھا مگر دمان باعث اسکے
 کہ تمام درختان خرماسج سبحان اللہ واللہ تکررت میں اور انکی آواز سنائی دیتی تھی لطفنا اور
 اشتغال لی سیری میں غل پڑتا تھا اب اوس لحاظ سے تخلیہ خلیفہ حبیب ایک گوشہ میں بیٹھ کر مشغول ہوتا
 ہوں اور دمان بعالم نہتائی سیری شغل میں غل نہیں آتا حضرت میا میر صاحب فی حاضرین مجالس کے
 طرف متوجہ و تبسم ہو کر فرمایا کہ یہ بیہید کار سیری تا بکجا سیدہست و چہ حرف مائی بلند از زبان
 گوید اور ایک روز کا ذکر ہے کہ حضرت میا میر صاحب اور میان نہتا صاحب اور ملا شاہ صاحب
 بیرون درجہ سایہ دیوار میں بیٹھتے تھے یکایک بر غلیظ آیا اور آثار تند باد نمودار ہوئی حضرت میا میر
 صاحب نے فرمایا کہ وقت خوش تھا لاچار سبب آنہ ہی و بارش یہاں سے اوشہا پڑا میان نہتا نے
 کہا کہ اگر ارشاد ہو تو اس بر تند باد کو ایسا برہم ماروں کہ پہر گل و نشان اوسکا نظر نہ آوے
 یہ سن کر حضرت گو نہ ناراض ہوئی اور فرمایا کہ خود فروشی اور ظہار کر است کرتا ہے اگر ہم یہاں
 اوشہہ کچرہ میں جلی جاوے گے تو ہمارا کیا نقصان ہے اور ہماری کیا محال ہے کہ ہم کارخانہ الہی میں

دم ماریں کہہ کر فعل الحکیم لا یجکلی عن الحکمدۃ لکوار حکیم حکمت سی مالی نہیں دہا مارا
تخریزہ ارا سکھ کی معلوم ہوا کہ میاں سہانی اسجد عالم لدنی حاصل کساتہا کہ تخریر لوج محفوظ پڑا
بھی اور ملا صاحب کی دہانی ما حضرت داراشکوہ کی ساک میاں سہا محبوب کے مل
تہا صاحب میاں سہا رگڑی عالم ماودانی ہوی تو صاحب میا میر بالا حسیم رات سہائی اور
کہ مقرر کی فقیر جانی کو میاں سہا لنگے اور پیر حضرت میا میر کے حد الموت ویت فرمائی کہ مجاہد
میاں سہا کی دس کر ما اور وہاب میاں سہا کی سہ ایکہار شائیں ہجری میں واقع آئی ہا
قطعہ تاریخ مہمہ مفتی غلام سرور صاحب دج کتاب ہذا ہوتا ہی قطعہ حضرت سہا کہ ولی مدبر
مارحق واقع علم الیقین ۱۰ سال وصال جو حکم دہل ۱۰ گفت کہ محبوب بہت مر ۱۰
۱۰ ایکہار شائیں اور قریبی ماہر مار دہواری حضرت کی موجود ہی اور ما سوا میاں سہا
جو شخص سب سے اول حضرت کی خدمت میں مرید ہوا وہ سچ نعمت اللہ سرمدی تھی اور حضرت شی
نعمت اللہ سی حضرت سہی درجہ ہایت نعمت اللہ مائی فرارنجی ہی ما طہ چار دہواری میں موجود
مال بکا پہلے کہ پیر حضرت درجہ کمال کامل عامل حاصل عالم تہو دے ایک دکا د کر ہی کہ انکے
ایسی فرید احمد کو سہراہ بکر آب کی خدمت میں آیا اور عرض کی کہ یا حضرت میں نے بہت
رویہ اسی فرید کو دیکر واسطے تجارت کی ہجا ہا اب پہہ وایں اگر بیاں کر رہی کہ وہ رویہ
چور لوٹ کر لینگے اور مالی ماتہ لوٹ آتا ہے میں حیراں ہوں حضرت اوسکی لڑکی کی طرف منوج
ہوی اور وہاں کہ اسی طعلک کو کہوں ہے باب کی آگے جھوٹ لونا ہی تو ہی تمام وہ رویہ اور
ویزہ اساتہ باب کا مسلاں مقررہ کو پر دہوار بدوں کیا ہی اٹھہ اور باب کے
ساتھ ہا کر وہ رویہ نکال دی وہ لڑکا پہہ سکر حضرت کی قدموں سرگرا اور سہراہ باب کے ہا کر
مدن سے زر مدفر ہکا لکر حوالہ باب ایسے کے کیا اور پیر داراشکوہ کنا سکینۃ الاولیاء
وراثی میں کہ ایک شخص حضرت حاجی نعمت اللہ صاحب کے پاس حاضر آیا اور بہت و سحاب غرض کے
کہ ماہولی میری انکے گیری نمیر حیدر درسی میری پاس سے نکھر ہا گئی ہے اور مفوضہ الہی

اور بجاوستی نہایت عشق تھا اگر اوسکو پناؤ سخاوت جیتی جی مریدان کا اور ہونے کا جواب دیا کہ فلاں مقام
 پہنچا کہ کھڑا رہا اوس سال ایک تہی بہل یعنی گاڑی آجی کی تو اوسکے پاس جاؤ اور کہو کہ میری کینز کو بیٹے سی
 نکالو وانشاء اللہ وہ دانا منی برآمد ہوگی مگر تجھ کو لازم ہے کہ تو اوس بہتی کے مالکا بالکل مستفسر ہونا
 کہ کہاں سے آئی ہے اور کھانا جاتی ہے اور اس میں کون ہے اور بہتی کیسی ہے چنانچہ اوسو اوستی طرح
 کیا اور کینز کو اوسکی بہتی سی دینا پاب ہو گئی وفات اونکی سنہ ایک ہزار ستترہ میں واقع ہوئی اور حضرت
 میا نیرنگ کو سامنی دفن ہوئی اور تاریخ وفات اونکی مصنفہ مفتی غلام سرور صاحب خزینۃ الاصفیاء
 ہی قطعہ نصحت اللہ حاجی حرمین : زمیت روضہ جان مارف : سال ترحیل و حیدر فرمودہ
 والی نسبت جہاں عارف : اور اسو انجو مرید حضرت میا نیرنگ بالا پیر کی ہزار ماہین چنانچہ داراشکوہ
 خلف شاہجہان بادشاہ ملا شاہ آپکو مرید کا مرید تھا اور فقیر روضہ عالیہ حضرت کی بھی اوسو کرچی
 اور کتاب سیکینتہ اولیا میں اوسو حضرت کا حال مفصل لکھا ہے اور کئی دفعہ شاہجہان بادشاہ بھی کئی
 خدمت میں حاضر ہوتا تھا چنانچہ ایک روز شاہجہان بادشاہ و داراشکوہ سوار ہو کر حضرت میا نیرنگ
 خدمت میں جانی تھی کہ تہمین شاہجہان داراشکوہ سی مخاطب ہو کہ اگر پیر تھا رکال ہی تواج ہو کہو
 انکو رتازہ کہلائیگا جب حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپنی بلا تکلف حجرہ سی ایک خواجہ انگور کا پلہ
 ہوا لا دیا حالانکہ موسم انگور تازہ کا نہ تھا اور داراشکوہ اپنی کتاب سیکینتہ اولیا میں لکھتا ہے کہ
 میں ایک روز حضرت کی مجلس میں حاضر تھا کہ یکا یک ایک مغل مفلس حاضر ہوا بعد اسکے ایک درمغل نے اگر
 مبلغ پچیس روپیہ حضرت کو لگے نذر کہو حضرت نے قبول کر کے مغل مفلس کو دئی اور فرمایا کہ اسکا ایک کپڑا
 خرید لے اور داراشکوہ کی پاس جاؤ و تجھو وہ نوکر رکھ لے گا وہ لیکر چلا گیا بعد اوسکے حاضرین مجلس
 ایک درویش برہہ گناہی بولا کہ یا مولیٰ یہ مال تمام درویشوں کا تھا جو آپنی صرف ایک غریب کو مل گیا
 یہ سنکر آپ خاموش رہے اور وہ بی ادب بکھتا ہوا چلا گیا بعد اوسکے حضرت فی یاران مجلس سے منی
 ہو کر فرمایا کہ یہ بڑا طامع فقیر ہے کیونکہ اسکی کمز میں بہیا فی انکیسوا بانیس روپیہ آٹھ آنہ کی اب سوچو
 باوجود اسکے اپنی آپ کو مفلس ظاہر کرتا ہے اور مجھ کو یقین ہے کہ وہ روپیہ اسکا برباد ہو جاوے گا بلکہ

مات پیا اوسکی اس مال کی ہم مٹا دی گئی اور مٹاوا ایک اور دو تین دمی بھی اس حالت میں مٹا دی گئی
 قدرت الہی تھی دوسری رہا اسکا ہوا کہ وہ حمام میں اسطی غسل کر گیا اور ہمایونی روپیہ کی توفیق سے
 امارت کے سعادہ میں رکھی العرص بعد غسل وٹا سو اگر حضرت کی پاس بیٹھا اور ہمایونی وہیں پہل آتا
 ہو کہ یہ مال حضرت کو تو راض معلوم تھا حضرت نے اسکو قسم ہو کر کہا کہ میان کمر کو لو اور بیٹھے
 ہو کر بیٹھو وہ کمر کو لے لگا تو میان کی کمر ڈھیلی ہوئی اور سیوا بیوں کی طرح اوٹھنا آہی رہا
 کہ کہاں مٹا ہی اوسو کہا کہ میں سلیمان میں کوئی چیز پہل آتا ہوں اوسکے لہذا کو خانہ ہوں
 وٹاں گیا تو ہمایونی نظر نہ آئی ہر چند تلاش کی ہمایونی بیٹائی آخر ما یوس ہو کر حضرت کو قہر ہو کر آگیا
 اور حال مٹو سے اطلاع دی آہی وٹا یا کہ دربار حاد وٹاں کتنی میں ایک پوش سعاد کیش شہا ہو
 اوس ہی اسی ہمایونی طلب کر امید ہو کہ وہ تیری ہمایونی تیری حوالہ کر دنگا کہ وہ دربار پر گیا ہو کیا
 دیکھا ہے کہ ایک پیش صورت حال کتنی میں بیٹھا ہوا ہی اوسکو دیکھ کر رادہ تر متر دم ہو کہ یہ
 حال میں حال مجھ کیا دیکھا کہ وہ حال صاحب کمال تھا اوسو سراہ کشف اسکے حال ہی قرار
 ہو کر کہا کہ اسی شخص اگرچہ میں حال میں لکین ہمایونی میری ہی پاس ہی ملی وٹاواں اولحا
 اور مجھ معلوم ہی کہ تجھ کو حضرت مہدی میری پاس بیٹھا ہی حب وہ کشتی میں گیا تو ہر
 نی اسادہ کیا کہ میری اسما میں اور ہی ہمایونیاں ہیں وٹا سو ہمایونی بیٹھا کر لے لے حاد سو
 اوسکا اسما نے کہا تو اور ہی صد ہمایونیاں اوسمیں موجود یا میں العرص میں ہمایونی تلاش
 کر کے حضرت کی خدمت میں آیا اور شکراہ بحال لایا لکس آہا کہ روپیہ کی گشتگی میں اوسکو غم
 کمال ہوا تھا اس ہم کے ماری وہ موجود تھا ہمایونی کو بعد دور کے مر گیا میں بعد وہ ہمایونی
 وہ کس حال میں کے مہر آہی اور وہ دونوں بیٹی یا بیٹی ہو کہ یہ روپیہ صحیح دسالم محکوم تھا وہ ایک
 دوسری ک فکر میں ہی تھی کہ ایک تیری شخص کا کار کو اس حال ہی اطلاع ہوئی کہ ان دونوں
 نامان سعد و وہ ہی اسے طمع نہ رہا میں ان دونوں کو ہر دیدی وہ دونوں خود ہمد
 مسموم ہو کر میر گئی اور وہ ہمایونی تیری بی لے لی بعد چند روز کے رار اوسکا کہل گیا اور اوکو

قتل کے مفاد میں وہ بھی حکم کا قتل ہوا اور مہیانی بادشاہ کے بیت المال میں داخل ہو
 خطا اور حال داراشکوہ یہ ہے کہ یہ صاحبزادہ کلان شاہجہان بادشاہ کا اور ولی عہد وارش
 تخت و تاج تھا شاہجہان بادشاہ نے اپنی جیتی جی اسکو ولی عہد کر دیا مگر اسکو درویشوں سے
 بڑی محبت تھی حتیٰ کہ وہ مرید حضرت ملا شاہ قادری کا ہوا اور حضرت ملا شاہ مرید و خلیفہ راستین حضرت
 مہینہ بالا پیر کی تھی اور داراشکوہ بادشاہ درویش سیرت صاحب تصانیف تھا چنانچہ کتابت سفینۃ
 احوال اولیاء اللہ میں اور سکنۃ الاولیاء احوال حضرت مہینہ اور انکی خلفائین اور دیوان اکبر عظم
 اور رسالہ معارف و رسالہ شطیحا اور سالہ حق نما و کتاب سیر الکبریٰ کو ہندو بھی بہت مانتے ہیں اسکی
 تصانیف سے مشہور و معروف ہیں اور حال قتل ہونے کے کا مختصر یہ ہے کہ جب شاہجہان بادشاہ
 فی اسکو ولی عہد کیا تو عالم گیر اورنگ زیب کہ سازش اسکی تمام امرا کے نامدار اور وزیر دربار
 تھے اور ارادہ تخت نشینی اپنی دل میں مصمم رکھا تھا اور سنو بایزید اعلیٰ دربار شاہجہان بادشاہ
 کو قید کر لیا اور داراشکوہ کو شہید کر کے خود تخت پر بیٹھا شہادت حضرت داراشکوہ کی بروجمہ
 یکم ماہ محرم الحرام سال یکہزار ستہ میں بعد تخت نشینی عالم گیر کے دو سال وقوع میں آئی چنانچہ
 تاریخ شہادت اسکی منظر الحق صاحب مخبر الوصلین نے یہ لکھی ہے مشنوی آنکہ شاہ بلند اقتدار
 رتبہ اش در مقام است + جمیع وغرہ سہ عاشور + پود و روز وصال آن معفور + سال تاریخ نقل آن
 شہ دین + شد رقم صاحب بہشت برین + مرقد آن قلیل عشق الہ + بہت در گنبد ہما پو شاہ +
 اور دوسری تاریخ شہادت داراشکوہ کی مصنفہ زکیم عفی عنہ یہ ہی قطعہ
 چون شہ دنیا و دین داراشکوہ + رفت زمین دنیا بحق منزل گزید + سال ترحیلش حتی
 شیعان + زاهد اکبر شہ داراشکوہ + اگرچہ داراشکوہ مرید سعید حضرت ملا شاہ صاحب کا تھا
 مگر ارباب کا ہوا اسکی حضرت مہینہ کی خدمت میں تھی اور آپ کی خدمت میں اکثر حاضر ہوا تھا
 اور حضرت کا روحانی ہی اوسی نے بنوایا اسکا ارادہ تھا کہ حضرت کو روضہ مقدس سے نقل لے لے
 ایک شہرک سنگ سنج کی خاص واسطی آمد و شد اپنی کے بنوادی اور ہمیشہ پابریہ اوس شہرک سے

ختہ پر مار کرے اس وقت سیاسو سگ سچ مکترب طلب کرنا تھا مدت الہی ہی بہت تھا اوسکی پوری
 ہوئی اور سجادہ مارا گیا بہر اوس سگ سچ سی کہ موجود تھا عالم گیر نے مسجد بادشاہی واقعہ لاہور میں
 قلعہ لاہور تک موجود ہی موادی احکا و کر مکان اب اندرونی تنہر لاہور میں تحریر ہوگا انشا اللہ
 عظم ایک روز کا ذکر ہے کہ حضرت مسامیر بالاہر کی مدت میں دلا سکودہ فی عرض کی کہ ماحضرت ملا
 بہائی عالم گیر ٹھانڈو جو دینی آراء میری کو ہے اگر جہ ولی تہذیب تہذیب ہندوستان میں اسی اور
 والد کی مرضی ہی ہی ہی کہ بعد اذ کو میں تہذیب شاہی ہند ہوں مگر وہ نہیں ماسہا اور اوس
 جیلہ جوئی اور روادہ ماری سی عجکوکمال خوف داسگیر ہے آپ فرمایا کہ اسانقہ نوادہ سادہ ہوگا
 بعد اوسکے حاکم گیری ماب اسی کو فید کر لیا اور داراشکوہ تاجک نہ لاسکا نوادہ سادہ سادہ
 کا کیا اور بطور بھی امان و حیراں بہر اسی حد سواراں ماں مار چاس میں آہو بجا اور سادل بادشاہ
 ہو کر جاتہ تھا کہ ایران کو علاوہ حیرت معقودگی اوسکی کی عالم گیر نے سنی نوام عام ہندوستان میں
 استہار دیا کہ جو کوئی داراشکوہ کو بکڑ لاوی عالم گیر اور العام داو راوی اسپر سچو مامی رمدہ بانا نام
 کہ بار مار ہر ایک امانی و دارا اور مصار و کنارسہ بہر ترش حکا تھا اس سادہ عالی تبار کی حد میں
 ماریا ہوا اور مار مار سجد ہو کر مارا حال صیانت اوسکی سرور رکھا لاچار حضرت داراشکوہ کی فوکل
 حل و سکے گھر میں جہاں ہوا تو اوس فی امان جہاں کشنے اوسکو گرفتار کر لیا اور سچر ہا سچر آوے کو
 مالگیر کے پاس بھی دیا اور عالم گیری عکودھی اوس حدت عظم کی و سکور رکیہ و ماگر عطا کی بعد ازاں
 وہ متمول ہو گیا حتی کہ قلعہ پنج پورہ اسی تعمیر کیا بجا چہ اتنا کہ وہ سچو پورہ اوسنی سچو بیایاں کی
 کا مادگا موجود ہی حاکم گیری قلعہ داراشکوہ سی و راجت بائی نو اکبر و رشیدت ایک مفکر کی مدعا
 حضرت ملا سادہ سی تھا حاضر ہو کر طرہ آگہی لگا کہ ماسامیر غباری کلاں پیر کا مقصد تھا کہ داراشکوہ چٹا
 سلطنت ہوگا اب شاہی اوسکی کہاں گئی وہ چیز نوالا کہ ہمارے پیر سیامیر نے بہت مات داراشکوہ کو نہیں
 فرمائی تھی کہ نوادہ شاہ ہندوستان ہوگا ملکہ بہت کہا تھا کہ نوادہ شاہ ہوگا یعنی نوادہ شاہ مالک باطنی
 ہوگا جس اگر نوادہ کے حال کو دیکھا جاتہا ہے نوادہ میں سکونے عالم گیری حاکم نہیں سکونے نوادہ

کہ سواری جناب سرور عالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی باز نک و شان آتی ہے اور حضرت کی سب
 بہت امام حسن اور بجا بن چپ امام حسین علیہ السلام میں اور جناب داراشکوہ کا ماتہ حضرت امام حسین
 کی ماتہ میں ہے اور بجا بن تمام پاکاب سورسی سوار چلا جاتا ہے اور سب حاضرین ہر اہی سورسی کہتے ہیں
 کہ داراشکوہ شہید شاہ بہشت ہوا اور اپنی آپ کو دیکھتا ہے کہ لب بٹک مباس ہلاک خوران میلی
 کی تو کرسی سر پر اوٹھائی ہوئی کھڑا ہے جب یہ حال عالم گیری بیچیم باطن دیکھا تو بہت نام ہوا اور
 انکے میں کہول دین بعد از ان اس فہر روشن ضمیر فی فرمایا کہ یہ تو کرسی میلی کی جو تونی اپنی سر پر دیکھی ہے
 دنیا کا جاہ ہی خدائی اس بلائی بدسی داراشکوہ کو بچالیا اور تونی اپنی خواہش سے یہ تو کرسی میلی کی
 اپنی سر پر اوٹھائی سوچند روز ہی آخر فنا ہوگا اور داراشکوہ شاہ بہشت ہوا ہماری پر میاں میر نے
 جعفر مایا سوچ فرمایا تھا اور مقبرہ حضرت ملا شاہ صاحب بطرف گوشہ غربی و جنوبی روضہ حضرت میاں صاحب
 موجود ہے اور یہ صاحب قدیم سی سکن موضع ارکان من صفات شہر روستاق ممالک خفا
 ہیں اصلی نام انکا شاہ محمد ملقب بنجا بن عبد الباقا سان اللہ المشہو ملا شاہ اور حضرت کی والد کا نام ملا
 عبدی اور یہ حضرت ہمیشہ سی صاحب علم اور ملا صاحب فضیلت چلے آئے ہیں حال انکا یہ ہے کہ یہ حضرت
 بنام طفولیت و صغر سنی اپنی وطن مالوہ سی بنیاد خدائے نکر وار کشمیر حنبلیہ فطیر ہوئی اور تین برس
 و بان رہ کر ہندوستان کو تشریف لائے جب اگرہ میں پہنچی تو ایک شخص سرایہ مانی کی زبانی
 حال حضرت میاں میر بالا پیر کا سنا اور و مانسہ لوٹ کر لاہو کو آئی اور حضرت میاں میر کی بہترین
 اگر اسد عابیت کی حضرت فی فرمایا کہ برو عالم شہو انکے پیش من آکر بہر دس برس تک آپ ہوں
 یہ تحصیل علم ظاہری مصروف رہی جب عالم کامل اور فاضل اکبر ہوئے تو حضرت کی پاس آئی اور
 کی تیرہ صد چاند سال کے بڑی صاحب کمال ہو گئی یہ حضرت تارک الدنیا ایسی تھی کہ عرصہ پیش سال تک
 مکان منیکو نہ میں چراغ روشن نہ ہوتا تھا اندھیری میں ہی سکونت پذیر رہتی تھی داراشکوہ لکھنؤ میں
 کہ میں ایک رات حضرت ملا شاہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اپنی ایک مہاسی کی گہری چراغ منگو کر لایا
 کہ داراشکوہ آج ہماری کہ میں باعث آئی تیری چراغ روشن ہوا اور نہ ہو کہ یہی خواہش روشنی

حجاج میں پہنچی اور پیر لکھا ہی کہ تمام عمر آخر حواست استرجعت ہی ہیں فرمایا اور جس شخص بہا ملک
 بہا کہ نام میں ایک باد و دم لغو تھی اور پیر عام عمر آب مجھ در ہی اور کج کی طرف میل نہ کی اور اگر
 کہی حاجت غسل حیات و جہلام ہوئی حاجت انکا معولہ بہا کہ غسل احتکام بحال حواست و غسل ماس
 بحال فرس رہا ہوتا ہوس رہا دارم و وہ اس الحیدر لعل الملک الوہاب کہ اریں ہر روز ناز
 اور حضرت سار ہی ٹرے ملا تھی حاجت دیواں ملا ساہ صاحب کا مسہود و معروف ہی اور پیر لکھا
 کہ جب آکسیر میں سرخ لنگی اور وسط فرمائی لگوت آوارہ شہرت حضرت کا دور ویر دیکھا
 آب اسی مجلس و عظیم معرفت و توصیف اصحاب کبار اگر فرمائی نہی جو کہ روایا میں کسیر کہ
 مسہود میں بقول کسی سار کے - ہر دو قوم اندر جہاں فی پیر پستی بلخ شیعہ کسیر پست
 نوہ مسعود ماحنہ و محادہ و مسہود ہر حضرت کی مجلس و عظیم آبی لگے مگر طلب یہ تھا کہ جو کوئی
 مساحنہ کو آتا ہائی اللہ رائے ہو کر خادم میں ماما ہا نکاں عالیاہ حضرت ملا شاہ کا مسہود ہاں
 کشمیر میں تامل موجود ہی اور پیر دارا سکھ لکھا ہی کہ ایک در محاکمہ کی رویت حق میں ہر
 کہ آیا رویت صاحب حق تعالیٰ جو قرآن سی ماست ہی کو مکر ہوگی اور اس وقت کیا نظر آوے گا
 و اعلیٰ حل اس شکل کی ہیں حضرت ملا شاہ صاحب کی حامت میں حاضر ہوا مگر ساعت رعیت کے کہ
 عرض کر سکا اور ریح القفقری کر کی گہرا گہر میں اگر میں سرورج سے فوج حضرت سالت بہا
 صلی اللہ علیہ وسلم ہوا و ماسی ارشاد ہوا کہ ای حیراں مادیہ حیرت کیا جگہ تفکر کی ہی مدافدہ
 حلیج چاہے گا اپنی مومنان باایاں کو دیدار پرانوار اپنا دکھلا و سکا یہ دیکھتی ہی محکونی ہوئے
 اور دوسرے دن پیر حضرت ملا ساہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آب فرمائی لگی کہ اسی دارا حاکم پسر
 رویت میں تیری نسلی ہو گئی میں عرض کی کہ یا حضرت اس حال سی سوائی حضرت علام العیوب کوئی
 وقف نہ تھا انکو کو نہ کر اس حال سی و اہمیت ہوئی آب فرمایا کہ جسو شکو یہ حال سمجھا یا وہی
 شکو ہی خلا با و فاس حضرت ملا ساہ کی سہ انکھرا او سہ میں واقع ہوئی جانیہ تاریخ و فاس
 اس جامع الکملات کی مصدق معنی مسلام سر و ماس یہی قطعہ تاسخ شیعہ حق کا مالک

دین + ہر کہ روی روشن اور بدر شکاہ گفت + شد جواز دنیا سوی جنت خرد تارخ او + زام پنجاب
قطب وقت ملا شاہ گفت + ایست

قطب وقت ملا شاہ کہ عارف حق بود + عالم و عامل و خدا گاہ + گفت سال وصال او سرور +
کہ قطب وقت ملا شاہ + ماسوا ہی انکو صد ہا مطلق حق حضرت میا میر کے ہیں اور اکثر اوقات حضرت
میانیر آبادی ہی متغیر ہو کر دیر انوعین متوجہ بحق ہوتی تھی اور با اوقات خانقاہ عالیجاہ حضرت بی بی
پاکد انسان میں جا کر متوجہ ہوتی تھی اور مقام ماشم پورہ کو جہان اب نزار پرانوار حضرت کی ہی بہت
پسند کرتی تھی اور ماشم پورہ وہ مقام ہی جواب غریب رویہ نزار پرانوار حضرت کی وقعت ہی اور مقبرہ
عالیہ حضرت میانیر غریب رویہ شکر چا و فی میانیر جو اسٹیشن ریل سی ہو کر جاتی ہی اور شہر قریب
آہنی ریل ملتان واقع ہی گردنواح مقبرہ کی چار دیواری بلند بختہ موجود اور غریب رویہ اس
چار دیواری کی اندر مسجد عالیشان بختہ تین گنبد والی موجود ہی چنانچہ باہر سی نشان محراب دیوار غریبی
میں دکھائی دیتی ہیں اور تمام مسجد سفید و سبج اور مصفا دروازہ آمد و رفت چار دیواری کی جنوب و نہ
قبل کی دروازہ شمال روئے دیوار میں ہی تھا گردہ اب چند مدت ہی معمور کر دیا گیا ہی اور گاہ گاہ بروز
عرس محل ہی لیتی ہیں باہر دروازہ جنوبی کی جنوب رویہ کو ٹھہر سکونہ غیر معہ کوٹھری طاق تختہ چوبی
جس میں اب گل شاہ نامی غیر رہتا ہی اور اندر تمام چار دیواری کی فرش سنگ سبز کا اور سپانہ میں ایک
چوترہ عالیشان سنگ مرمر کا پنج فٹ اونچا جس پر خط سنگ سیاہ کی سات زینہ چترہ کی اس چوترہ پر جاتے
ہیں بروز میل اکثر اشخاص زائرین و تماشا بین موسم گرما میں اس چوترہ پر استراحت کرتے ہیں جس کی
حضرت کا ہفتم ربیع الاول کو ہوتا ہی اور اس روز خلعت کثیر و مان جمع ہوتی ہی ایک دن اور ایک رات
عجب لطیف رہتا ہی ہزار نا آدمی دور و نزدیک سی حاضر ہوتے ہیں اس روز دروازہ آمد و رفت سے
لیکر تا بچو ترہ دور رویہ دو کانات لگ جاتی ہیں اور دروازہ چوترہ پر تا پشت مسجد صد دکان میں
حلوئی درمیوہ فروشوں کے گھائی جاتی ہیں اور در بیرونی کے باہر غریب وید ایک دوکان می فروشی کے
بھی لگتی ہی اور کئی دوکان میں میوہ فروشوں اور فالودہ سازوں اور کھلونی والوں کی لگتی ہیں اور کئی

اکہاڑی چرسوں اور ساقی اور ساقاں کو لگ ماتی میں اور ماسلو اسکی سیوں پہ کھڑی ہو جیسی بہتوں
 پہلی سن کے اور جریاں لگ ماتی میں اور صد ناگاڑی دیکھ وہیل و گہی و رٹھرو کی منتہر پہلی
 وٹم ٹم وچ گاڑی وڈولی گہوڑی ٹھوٹھو ہوتا ہیں اور تیار چہاٹریوں والی ہر ایک صم کی چرس
 اور ہتیا لطیف تر و مارہ ٹی بہتی میں قل کی چریاں اس سلیہ کا مہداں ۔ تہا مگر جسی مہا اچھ
 کو حوص لی ادنی سکاں ہاکی حوٹ لگی اور اپٹ ہوتا سی لگوں کے دنوں میں اعتقاد ابن حضرت کار
 ہوا اور یہ میل کمرت تام ہوئی لگا فصل اس مال کی بیہ ہی کہ مہاراجہ بھت سکھ کو ۔ سوں ہا
 وہ مار امر سرکار میں تھا اور اسی ہس ہوق شاری سکاں میں سر میں صد نا مقروٹ چہرہ بیکہ
 سلف لکھ نارویکے تغیر ہوئی تھی اکہڑ واکر دماں پھدی جناجہ کل سچو ہا می سگ ہر اور
 ہا می سگ اری وچہرہ مقہرہ حضرت چا بکر بادشاہ سی اوکھاڑ کر امر تیرہ سو گئی اور کئی مہر و
 سگ سچ باسگ باہ باسگ ہر گر و دواج لاکھو کے تھی میاوی گرا دی گئی بہ ہساری مسرہ ہا می
 کی صرف یہ نصیب مہمی و طبع تھوٹہ سگ سی عمل میں آئی او سوقت ہر ایک با بیہ ہی کہتا تھا کہ ماسا
 کو بیہ ہیں جاسی کہ مکات مادتاں سلف کو گراوین ملکہ عادت تا ناں اساف دوسا کی
 بہ ہی کہ عمارت قدیم کی مرست کرتی میں حاسجہ صاحبان مالپتاں دام افالہم و مستہم ہر ہر ہر
 مکات سلف پر صرف کرتی ہیں اور علیں مراد حکام عالی مقام کی سی کہ حقہ رسکات مہر ہا ناں
 کی ہیں وہ بطور یادگار مایم رہیں عرصہ صاحبان صاحب اس مقہرہ کہ منہر اوکھاڑی کو طری تر
 ہوئی تو ایک وجود مقام شریف و ماہوی اور حکم دیا کہ حقہ رسہر اس سترہ پر نصیب ہا
 اوکھاڑ کر امر تیرہ سو چا وٹھو ہا و س ما کہ ملاہ فلا فی حکمہ فلاں سحرہ فلا فی دالاں پر لگا یا مہر
 مقہرہ میں کھڑی ہو کر سہ راج اوکھاڑی تہر ویکو ملداروں کو سمجھا کر ماہر بکھرا اور ہا دل
 ملی نام پر نصیب جوتی ہوا رہوی سوار ہوئی سی وہ اسپیلی محوں ہو گیا یعنی بد گام ہو کر
 سچ پا ہوئی لگا مہاراجہ صاحب ہر خدا یو آپ کو سہا لہو رہی سملانہ گیا آخر رہیں ہر ہر
 اور جیدو بیٹس بدن پر بھت لگیں خیر کہ بہتیں ہو گئی حب ہوش میں آئی تو دمایا کہ ہم سہی گنا

ہوئی کہ ہم نے بادشاہوں کے سپر کی مقبرہ کی تہ پر اکھاڑ لیا حکم دیا اب ہم کو سنائی ادبی کی ملی اب ہم سہی خواہوی اور
 خدائی بھی پسند کیا ہم کو یہ زجر و توبخ ہوئی کہ گھوڑی سی گڑا گئی اب ہم توبہ کرتے ہیں یہ ہم کو ہر حضرت کی مقبرہ پر
 گئی اور پانچ سو روپہ نذرانہ گزارا اور ناک منہ نہ کہسا اور سفیدی کا حکم دیا اور ہمیشہ اس مقبرہ کی معتقد ہو کر
 سلام کی واسطی ہوتی اور نذرانہ کثیر گزرتی رہی اور مقبرہ کی محاوروں کا بھی بہت ادب کرتی تھی چنانچہ
 مجاور لوگ امیر اور دولت مند بن گئے مجاوروں نے اس وقت بڑی چین اور اسی کئی معافان جاگیر میں
 تہیں ہر روز صد ہا امیر نذرین جڑاتی تھی اور ڈرام زائیرین رہتا تھا صد ہا گدا فقیر یہاں امیر ہوا کہ
 بیٹھتی تھی اور شام کو خاطر خواہ مال لیا جاتی تھی اصل نام حضرت میاں میر کا شیخ محمد لقب میاں میر سی اور حضرت میاں
 اولاد حضرت امیر المومنین عمر فاروق خلیفہ دوم رضی اللہ عنہ کی تھیں اور حضرت ایسی قابل فقیہ تھی کہ کوئی
 ہم عصر عالم حضرت کی برابری نہیں کر سکتا تھا اور حضرت کی والدہ بی بی فاطمہ اور حضرت کی ہمیشہ بی بی جمال
 خاتون یہ دونوں عیضہ بھی بڑی صاحب کمال تھیں اور شہو ہو کہ حضرت میاں میر حسن نام مبارک حضرت
 خوش الاعظم کا کہی ہو جو نوربان پر پہلین لاتی تھی اور حضرت کا مقولہ یہی کہ صوفی آن بود کہ نبو اور حضرت
 بڑی متشیخ تھی اور بہت مرید اور خادم نہیں بناتی تھے اور جب کو مرید بناتی تھی او سکھو کامل کر دیتے
 اور آپ اپنے مریدوں کو مرید کہہ کر یاد نہیں کرتے تھی بلکہ مبتلاعت حضرت شاہ رسالت دوست و ریا فرمایا
 کرتی تھی اور حضرت یہ شعر اشرط پڑھا کرتی تھی شاعر اول در طریق عاشقی دانی کہ جست + ترک کردن
 ہر دو عالم را دشت باز دوز + اور حضرت کا معمول تھا کہ ہمیشہ علی الصباح معہ خادمین جنگلی یا کسی باغبین
 تشریف لیجاتی اور وہاں علیحدہ بیٹھ کر متوجہ یاد الہی ہوتی تھی اور بوقت نماز نماز باجاغت ادا کرتے
 اور داراشکوہ کتاب سیکنتہ الاولیاء میں تحریر کرتے تھیں کہ حضرت کا خادم میان تھا بیان کرتا تھا کہ حضرت
 رات کو لب بام تہرحت فرمایا کرتی تھی اور رات کو میں آفتابہ اور بادکش حضرت کی منبر پر کہہ کر علاحدہ
 جا کر سو رہتا تھا ایک روز جو رات کو حضرت فی حسب عادت بجگوار شاد کیا کہ آفتابہ اور پنکھا ہمارے پاس رکھ کر
 چلا جا چنانچہ میں نے پنکھا تو رکھ دیا اور آفتابہ اب رکھنا بھول گیا بوقت نیم شب مجھ کو خیال آیا کہ میں پنکھا
 تو رکھ آیا ہوں لیکن پانی رکھنا بھول گیا ہوں العوض اوسنی وقت میں پانی لیکر اوپر گیا تو حضرت علیہ السلام

نظر آئی کہ مقلعہ بیرونی درجہ سردی اور آب حضرت شہر شریف ہند میں بہت ہی ہوا
 ہر ایک مکان مافقہ میں صرب کی تلاش کی حسد ہیری میں قتل ہوئی جو چراغ روستہ کہا اور اس
 دہہ ڈاکہ آپ کہیں نظر نہ آئی مابا رانی نگاہ پر اگر لٹ رہا اور باری مگر کی سیدہ آنی تھی اور حبال تھا
 کہ دیکھوں حضرت کس طرف تشریف لاتی ہیں اور اسی مکر میں تمام شاگرد گئی علی الصبح حضرت کی درست
 ہی جہاں حضرت کا سہرتا آوارہ پیکر فرمایا کہ دھوکے دہلی مانی لاؤ میں بانی اور لے گیا اور مال سہرت
 یو جہا حضرت فی انکار دیا اور کہا کہ یہ حال ہم ظاہر نہیں کر سکتے ہیں سجد ہو دو فرمایا کہ یہ رہا ہے کہ ہم
 تیری سی کہتی ہیں مگر حذر کسی سی نہ کہا اور وہ مار یہی کہ ہم رات کو ہر شب غار حرا میں ماکر سوا
 کیا کرتی ہیں اور وہ مکہ شریف میں ہی کہ جہاں قبل از ولدی حضرت پیغمبر علی الصلوٰۃ الدلائل اللہ تعالیٰ
 ہو کر عبادت کیا کرتے تھے اور اس عار کی پیہر رگی اور تائیر کی اور حکم کی عبادت یکساں اور وہاں کی
 عبادت یکساں عت کار تہہ سر اس ہی اور یہ دارا شکوہ لکھا ہے کہ میں عمرت سالکی ایسا سیاہو کہ عبادت
 میری صلاح سی خوب دے دیا اور امیزدیت رہی سا بچیاں ما دشاہ میری والدہ حضرت یا بچ
 ندست میں ماکر اسد کا د کی آب فی بانی دم کر کر محکمہ پلا یا بھر دیکر کے صحت کامل ہو گئی اور جہاں
 اس فقرہ حضرت سیامیر کا واقعہ ہے وہاں صحابی پورہ اور مانم پورہ آباد تھا اور لاہور جہاں ملک تھا
 اسو ایک حجرہ سکونہ حضرت کا یہاں ہی تھا اور کہی کہی حضرت اسو سگاہی رہتی تھی
 اور بڑی کامل مقلعہ حضرت کی یہ ہیں - ملا شاہ سیج سنا - سیج ہا علی
 میاں حامد ماہی ملا عبد العزیز شہ سعید مرارا کی دہرم کوٹ منقل ویرہ مابا نام کے مہرود
 اور حضرت عبد الغنی حاجی صالح چنانچہ دکن ابن حضرات کا مہر موقع دوج ہی اب سجادہ نشین مہرود حضرت
 کا مسمی محبوب شاہ بن محمد بخش بن خدا کن بن قادر بخش بن مراد بخش بن عزیز اللہ بن شیخ مراد بخش
 بن شیخ نور ماہی بن سیج حسین بن شیخ محمد شریف خواہر راہہ حنا بن سیامیر صاحب اور جہاں سا بچ
 صاحب تمام عمر محروم رہا وہوں فی سادسی نہیں کی تھی اسو طبعی اولاد حضرت کی ملتی نہیں رہی
 اور بعد وفات حضرت مرحوم کو محمد شریف خواہر راہہ حضرت کو محمد شریف خواہر راہہ سا بچاں

طلب کر کے سجادہ نشین روضہ منورہ کا کیا اور تمام عمارت جاگیر متعلقہ مقبرہ عالی وکی نقویض کین خباہ فرماں بادشاہ
 دربار نقویض سجادہ کی اس نذر کی اونکی پاس موجود ہی اور یہ محمد شریف ہی تبار و قی میں اور صاحبان بدہ نشین
 کی قبرین چار دیواری کو اندر میں محمد شریف سجادہ نشین کی قبر سے ہنگامہ سیخ سی حضرت کے چوڑے جنوب سے
 متصل زمینہ موجود ہی اور بقیہ تمام مقبرہ خشتی چونچ اور حضرت کی مقبرہ پر حقد عمارت کہ سنگ سنگ و سنگ
 کی بنی ہی ہ مبنیہ داراشکوہ ہی اور مقبرہ کی گنبد کی عمارت خشتی عالمگیر نے بنوای تھی صورت حال اسکی یہ
 کہ بنیاد کل سکا کنی داراشکوہ فی ڈلوئی جب مقبرہ کی چار دیواری قد آدم الٹی نو داراشکوہ شہید ہو گیا اور
 پھر اکیس عمارت بند رہی جب عالمگیر بیان آیا تو بہت سا اسباب عمارت داراشکوہ کا جمع کیا ہوا دیکھا
 کیونکہ اسکا ارادہ تھا کہ چونکہ داراشکوہ تھی تا مقبرہ حضرت میا میر فرشتہ سنگ سنگ تیار کرادی تاکہ
 پرہیزہ بیاسی و مان تک چلا جاوی مشیت ایزدی سہی ارادہ اسکا ہم نہ پہونچا اور چونکہ داراشکوہ تیار
 جہان باب محمد سلطان ٹھیکہ دار فی ملری بنای ہی غرض میا میر صاحب مقبرہ عالم گیر فی بقیہ عمارت خشتی نہی کر
 عمارت با تمام پہونچای اور حقد عمارت سنگین اول بنی تھی ہ سنگین ہی درختہ خادمی حضرت میا میر صاحب
 کا محبوب شاہ سجادہ نشین حال سی لکیر تاجنا ب رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہی کہ محبوب شاہ مرید پیر شاہ اور
 حنیف شاہ مرید غلام فریدی کی اور وہ معصوم شاہ کے اور وہ سیان حرمت اللہ شاہ کی اور انکا پیر شاہ عزیز
 اور انکا پیر سید برٹان الدین اور انکی پیر حضرت میا میر بالا پیر اور انکی حضرت شاہ نضر اور وہ مرید
 احمد کی اور وہ مرید عابد کبر کے اور وہ مرید شاہ ابو القاسم کے اور وہ مرید حضرت موسیٰ علی کی اور وہ مرید
 شاہ ابوبکر کی اور وہ مرید شاہ داؤد کی اور وہ مرید شاہ سلیمان کے اور وہ مرید شیخ زید کی اور وہ مرید شیخ قوسی
 اور وہ مرید سید عبدالرزاق خلف الصدق حضرت نوث الاعظم کے اور وہ مرید حضرت خوش الاعظم محمد الدین
 عبدالقادر جیلانی اپنی والد کے اور مرید حضرت شیخ ابوسعید محرومی کے اور وہ مرید شیخ ابوالحسن نکھاری کے اور وہ
 حضرت خواجہ ابو الفح طرطوسی کی اور وہ مرید حضرت شیخ عبدالواحد عینی کی اور وہ مرید حضرت شیخ ابوبکر شانی کے
 اور وہ مرید حضرت خواجہ سید — جید بغدادی کی اور وہ مرید حضرت شیخ سہری سقلی کے اور وہ مرید
 شاہ معروف کرخی کی اور وہ مرید حضرت شیخ داؤد طاسی کی اور وہ مرید حضرت خواجہ حبیب عجمی کے اور وہ

مرد حضرت حواہ انوار الحسن بصری کے آودہ بیویا خاندان عالیشان حضرت اسد اللہ العالی علیہ السلام ہی اس کی بیوی
 کرم اللہ وجہہ کی کہ اوہوں کے خود حضرت رفیع علی سی ہی تھیں اور امام حسن و حسین علیہم السلام سی ہی
 منس ظاہری ماطنی حیات تات علی اند عایدہ سلم کی نبی رحمتہ اللہ علیہم جمعین صراحتک بیری و ہدی
 حضرت پیامبر کی عادت کی جاری ہی و در صد ناگوں آفتک حضرت کی مدعا سی ہی فیض ماطنی حاصل کروا دیں
 کوئی ملک یا بہن کج نہاں اب ہی کو ہی حلیہ حضرت کی خاندان کا ہو گا اور حال عمارت چار دیواری پر
 بہ ہی کہ خوب و در وارہ آمد و رفت کا طاق تھو رنگ سرا ویا ہر یکے ایک نہ سگ سرج کا ہی اس وادہ
 اندر عاتی ہی متصل دیوار میں طرف عرب اور شرقی میں باج محراب عاتقی سی ہو یں اور ماسوا کی
 چار دیواری کی عام عمارت میں ایسی ہی محراب سی ہو یں اس ارتفاع اس چار دیواری کا سمجھا باج گرد و گرد
 کی اندر عاتی ہی عرب کی طرف ایک لال ٹرہ عاتیاں چوبچہ سقف قالموتی کے شمال دیوار و در و در
 ایک درمحرانی ہی او اس لال کے چت کی چہ در جو میں منقسم ہی چاہا اگر چہ ایک کٹری ہو کہ کٹریں
 دوجہ گسند نظر تے میں اند اسکے رہیں پر ہی درت سگ سرج موجود ہی انداں چہ ہوں میں سی منس
 طرف سر و میں کسادہ اندیش عرب رو یں جو کہت مع طاق تھو نصیب ہی یہ اسکی دیوار عربی میں ایک
 درمحرانی حواہ سد ہی اسکے متصل دیوار دیوار اور دالان کے نہیں ہیں بہرہ و ایک کسادہ ایک
 آگے ایک کوٹہ حکا در وارہ شمال دیوار گوتہ حوی و عربی میں واقع ہی کہتے ہیں کہ یہ دالان مسیہ
 محمود شاہ محادہ نشین حال کا غصہ چودہ برس سے بارہوا اسکے ساتھ چار دیواری کی عرک طیف ایک
 دالان کے سر قریب اول و دہیں محرابی اور یہ ہر چہ تیں در وادہ سفید منقش جو گچ اس کا چرکی
 سماں کطیف اور دالان کے دودہیں مد کر کے پتھر میں در وادہ نگاہی اور اس میں یہ ایک و پٹری
 خوب کی طرف اس لال میں کوٹری در کوٹری طاق تھو جونی یہ دالان عادیہ نشین کے نشین
 اس لال کے ماہر آند و وقت کو اٹلی دور یہ سگ سرج کی اور نیز نا کلمہ عباد دیوار شرقی دالان
 میں عمارت سگ سرج کی اور اس لال کے شمال دیوار دیوار دیوار وہ مسجد کہ جسکی کرسی دار کا وہاں
 اور تہ عمارت عالم گیرے نوا ہی واقع ہی عیا میں مسجد دالان ہدا دیوار عربی تہ یہ اوہ چانی ہجہ

اور اس بنیہ کی اگر چہ تیرہ بوسیدہ چسپراب درخت نیم کڑا ہی تعداد زمین دس عدد یعنی پچاس بنیہ چھڑکی آدمی مسجد چنانچہ
 عمارت اس مسجد کی خشتی استرکار چسپندی ہوئی ہوئی ہی صورت اسکی یوں ہی کہ باہر طرف شرق صحن کشادہ
 چسپرفرش خشتی ہی اور ارتفاع عمارت اسکا زمین سی تا یکم بلند اس ارتفاع کی عمارت میں تمام سنگ سرخ لگا ہوا
 اور لب فرش صحن مسجد نیز شرق و جنوب و شمال کطرف ایک ایک سل سنگ سرخ کی لگی ہوئی ہی اس مسجد
 اوپر پانچ گنبد اور اندر پانچ محراب اور ہر پانچ دہن محرابی کلان اور گنبد و کچ اوپر کلس ہی سفید ہیں
 میانہ دہن کی اوپر لب بام دو برجیان مثبت پہلو آٹھ آٹھ در والی وہ در بند ہیں اور ہی طرح دو برجیان
 چسپرفرش خشتی چسپندی چسپندی میانہ مسجد مستقفہ ایک فٹ بلند اور اس بلند ہی پر سنگ مرمر آدہ آدہ گنبد
 ہی اور محراب میانہ کی شمال وہ ایک تہہ خشتی بنا ہوا عرض اس صحن کا دس گزہ اور طول تیس گزہ کتبہ
 دہن میانہ پر بنگ ہر محراب خوشنما بنا ہوا ہی اور ہر پانچ دہن مسجد میں آدہ آدہ گزہ عرض سنگ مرمر
 لگی ہوئی ہیں اور اس صحن کے شرق و یہ متن زمینہ اول سنگ سرخ اور دو سپاہ و سرخ کی اس مسجد کی اندر
 سفیدی اب سات برس سی نور حسن سودا گرنے کرادی ہی اور بوقت سفیدی شمال وہ دہن خود بند کر
 حجر بنا دیا ہی دروازہ اسکا جنوب رویہ طاق تختہ نذر اور بہرہ دیوار نو تیار کے بنائی ہی ہن مسجد حجرہ
 بن گیا ہی تا گنبد نہیں پہنچی شمال رویہ مسجد بڑا دوزینہ اور پانچ مسجد کا ہی اسکی ہی دس میٹہ بیان اس
 مسجد کی شمال کطرف ایک در والان کرسی کی ہی بنیہ داراشکوہ سنگ سرخ کی اور اوپر عمارت عالمگیر کی اور
 والان کے آگے دوزینہ شرق و یہ اور اس والا محرابی جس میں ہی پانچ کشادہ اور متن بند متصل مسجد میں
 ہر دوزینہ بند تیار ہوتا ہی چنانچہ دو تنور ہی موجود جنوب و شمال وہ لب اس والا کے دہن بند کر
 کوٹھریاں بنائی گئی ہیں اور تمام دیوار شمالی میں ہی محراب ٹائی عمارتی بنی ہوئی ہیں اس دیوار کے
 سپانہ میں ایک دروازہ آمد و رفت کا ہی مگر اب بند بیان تک تو دیوار منیہ عالمگیر کی اور ہاں سنگ مرمر
 صحن چار دیواری ہی اور اس صحن میں تمام فرش سنگ سرخ شرق و یہ اس صحن کے چہ گز فرش
 خشتی ہی اور مقررہ کی خاص شرق و یہ ایک والاں جواب سات برس سی محبوب شاہ فی بنوایا ہی اور
 اسکی دو دروازی شمال و جنوب رویہ محرابی اور مستقف ہی محرابی فالہوتی اندر سی پانچ درجہ والاں

یہی شہر قزوین ایک چار بچہ معہ مسلمانہ مشیہ لوراماں والہ جو چالیس سال سی ساری اس چارہ کزب دیہ
تو بچوں چار دیواری ہی حسین فرس سگ سج کا ہی اور ہر سہ اطراف کا ہی اسکے گرد ہی دیوار پر حتر
میں ہی شمال جنوب روئے عمارت مالگیر اور اس میں سماں وید ایک درخت بدھی اور محاذی کے چوڑے
در محاذی کتادہ اند و رفت کا ہی کوئی کوئی آدمی سن سی ہی آتا ہی مگر عام دروارہ بہ نہیں اور کوئی
ساتھ ہر ایک دیوار شمال و شہر قزوین جنوب روئے ہی بہ ہی محبوب شاہ سجادہ نشین سی ساری ہی باغچہ
میں اکثر اسرار نامہ رسورا و ہر یک گوئی پہلائی و کیوڑہ و کنوار کنڈل و غیرہ موجود ہیں شرق
رویس باغچہ کے اندرون چار دیواری قدری زید چنڈی ہی میان لوگ سرور میلاد آرام کرتے ہیں اور
اس باغچہ میں ماہ کی شہر وید و چوڑہ بخت ایک پر تیس فرس ایک کرم شاہ کی دوسری قطعات
سجادہ سجادہ نشین میری جس دین محاور میں بادشاہ کی کہ وہ ہی حضرت کا معتز تھا موجود اور
دوسری پر ایک مرعلی شاہ محاور کی جسکے شہری چراغدان و چارہ نوری یاں لے کی جنوب بہ وید ہی ایک
قرینہ کرم بخش مشی بارگاسری کی سپاہی کی ہی اور جنوب بہ اسکے اور چارہ بخت چرمی دامنہ
سجادہ نشین ہی جنوب بہ اسکے متصل دیوار چار دیواری ایک حراس کا ایک دروازہ شرقی وید ایک
درکلاں سماں وید اور دو کھڑکیاں معہ طاق تختہ اسکے اندر عرب روئے ایک کوٹھی اسکے اندر جانی کا
دروارہ شہر قزوین اور ایک شہر شمال وید جو بدھی اور چارہ سی ماحراس درخت تیر و کیگہ اور گوئی وید
کھڑی ہیں اور اس حراس میں آٹا و اسطی حقرا و حرج عرس کے بیجا تا ہی اس حراس کے شہر قزوین
چنان محسوس سگ سج اندرون چار دیواری ہی ایک دروازہ لان و لان جسکے کزب شہر قزوین
میں ہیں بحرانی اور شمال روئے باج و وید شرقی مدکر کے کوٹھی سی ہی عمارت کی تختہ چوڑے
مصف فالوتی فرس ریس سگ سج کا ہی اس لان کے غرب وید ایک اور کوٹھہ بختہ ہی دروارہ کا
شمال وید طاق تختہ والہ فیما میں دروازہ جنوب اور مضربہ خانقاہ کی ایک چوڑہ خشتی بختہ اوستہ
فرسین سرانی اکثر شمال وید چراغدان بہہ نور سجادہ نشینان در مصفدس کی ہیں صاحبان
کو مصفدہ نام معلوم ہو وید کو جاتی ہیں ہندی شاہ معصوم شاہ شیخ عثمان حیف شاہ -

ملا سلطان خداجنٹ امیر شاہ شیخ نور اللہ قادری بخش محمد شاہ بیہ سجادہ نشین مین اور بقیہ معقین
 کی اکثر قبور پر میر فریش رکھی مین مقبرہ کی زینہ کی پاس بائیں طرف غری دو قبر مین ایک سنگین حضرت
 محمد شریف صاحب کی جو ہمیشہ زاوی حضرت میا میر صاحب کی ہتی جگہ داراشکوہ فی سیستان سی بلوگر
 سجادہ نشین کیا اور اوسکی غریب رویہ ایک قبر خستہ چوہ گچ سیف حضرت محمد صالح خادم حضرت میا میر
 کی اور یہ محمد صالح بعد دو تین سال حضرت میا میر کی فوت ہوئی ہتی اب حال عمارت موجودہ و مقبرہ
 کرتا ہوں کہ چہ زینہ سنگ مرمر کی جنوب رویہ مقبرہ فریش سنگ سرخ کی اوپر مین اب بیاضی عمارت مر
 کی شروع ہوتی ہی سنگ مرمر مین تمام کار منوط کی پہول تیار مین گرد نواح ارتفاع چوتہ مین ہر سنگ
 مرمر مین تحریر محرابی سنگ سیاہ کی ہی در چاروں گوشوں چوتہ سنگ مرمر کی ارتفاع مین چار ستون
 سنگ مرمر خوشنما موجود مین غریب رویہ چوتہ کی ارتفاع مین ایک سل سنگ مرمر مین گلکاری سنگ سیاہ
 کی ہوئی ہوئی ہی لب بام چوتہ ہی داخل سنگین صحیح چوتہ اونیش گز عرض اور اونیش گز
 طول کا مربع ہی میانہ مین اسکی مقبرہ حضرت کا جسکی عمارت تفاؤد آدم سنگ مرمر کی اور پراپر عمارت
 خستہ کا ضعی کی گلکاری دروازہ آمد و رفت جنوب رویہ جکا ایک زینہ سنگ مرمر کا چوکھٹ دروازہ
 سنگ سرخ کی اب اوپر اوسکی چوتہ پہا ہوا ہی دروازہ پر محراب اور محراب مین پنجرہ سرخ مٹی کا بہت
 عمدہ اور محراب کی گوشوں مین چینی کا کام آسمین شرق و غریب رویہ دو حلقہ مد و جنین لفظ اللہ
 بخط عربی تحریر ہی اوسکی اوپر عمارت چوہ گچ بالائی محراب بیہ تیار ختہ ہی قطعہ تار سرخ
 میا میر و فر عارفان کہ خاک درش رشاک کفر شد سفر جابت شہر جاوید کرد ازین محنت آباد
 دیگر شد خرد بہر سال وصالش نوشت بفر دوش لا میا میر شد شکنہ اور در کی دو نو نظر کا نفاشی اور
 اوسکی اوپر ایک ایک کتبہ چینی کے کام کا اوپر پنجرے پر محراب کار کا شکی کے اور اوپر لب بام گردنہ گلکاری پنجرہ
 اور اندر مقبرہ کی فریش تمام سنگ مرمر کا چھ مین گلکاری سنگ سیاہ کی خوشنما اور شرق و غریب شمال و
 مین دھن محرابی اور آسمین پنجرہ گلی سرخ بہت ٹھنڈی محرابوں مین ہی ایک ایک گز جگہ ہی اندر سے
 سات گز مربع زمین مقبرہ ہی تابینہ بلند عمارت سنگ مرمر جو عمارت داراشکوہ ہی اور اوپر عمارت خستہ

سعد جوہر گج کلکار مفسر مرانی کی تہذیب کی بارہی مہر کی میں کار سنوت آئینہ کار سنوت آئینہ کار
 سنوتہ ہائی حور اور ایک ایک شیشہ کلاں لستہ اور قف گند میں حلقہ مدہ کار سنوت آئینہ کار
 ہوا ہی جس کے دو درجہ سرکاری ہیں ماہر کی دیت میں آئینہ آئینہ کلاں اور قف حور اور اسی طرح حلقہ مدہ
 میں آئینہ آئینہ کلاں حلقہ حور رنگ میر حلقہ کام رکیز کی حرج سی تیار ہوتا ہے حلقہ کام آئینہ کام
 مثل صاحب ملازم گن صاحب سوداگری مرحلہ سب سے ہی ہوا دیا ہے اور ماہر سعیدی مصر کی ہی
 اوستی کرادی تھی سرار ہوا اور حضرت کی میا گند میں دل حور ہر سنگ مرمرانکالشت لہ اور اور
 اوس کے خور قمر مارک مام سنگ مرمر سعیدار ہر مار کے غلاف گلدن دارای کجوال طلایس ہر
 کوٹہ کناری دار چیمہ طرار ہوتا ہے مالائی لغویر سب سے صفر من ایک معیہ کسی حاور کا لٹکا ہوا ہے
 اور ہر ایک ہانڈی ملیہ ری کلاس کی اور ہر ہر چوچل ہی کہی ہیں اور ہر سرس ہی آئینہ مدہ
 ہن اور مٹنی وسمائی گوشتہ میں چراغداں چوٹی رکھا ہوا ہی حارہ طرف ماہر مقررہ کی دلوہ کے
 محراب میں حلقہ مدہ راللدہ اللہ اللہ بحر ہی اور گردہ لب نام لی اوہر ایک است گردہ لواح کام
 کاسی کا ہوا ہوا ہی و صورت گند حارہ ہلو شکن کاسی سعید سنگ مرمر کا غلط دالان شنگہ کا ہوا ہے
 کی دلوہ عربی میں چند ٹرہ کاسی کار لگی ہوئی میں بہہ وہوٹے مارہ ہی مادہ نگہ سی اوتار کر ہا لٹکا
 ہیں فقط در ارہ حور روہ جو مام آمد و رفت کا ہی اسکے ماہر دلوہ مدیوہ ایک دوکان حواہی
 لعال کی جی سوار روہ کر ایہ سجادہ شش کو دیا ہر طرف عربی دروازہ ہوا حوروں مرحلہ قمر میں
 ایک حورہ سعید کسی نقاب کی قری اور کئی ایک حب و گو مدی و سیری ناہد چار دلوہ
 موجود ہیں اور مالساہ اسکے درخت برتاوہ ہر ہی موجود اور درہ ارہ کی ماہر وروہ ایک حب
 گو مدی ملیہ کھڑا ہی حور روہ ہر دروازہ کی ایک ماہ حرج حور و اچہ کے ساتھ مرہ مدہ
 ونگہ میں ہی اور چاہ کی اوہر درخت میل بہر میں انعام سرکاری ہی اور اس چاہ کی حور
 دوہو ترہ پختہ جو نہ گچ میں سرنگا ایک کے حراساں ایک ہر دو قمر اور دو سر راکہ ہر
 ٹرہ حورہ ہر ہی اور چہرہ سفید حور ہر قمر طاہد گوہر مدہ خادم مصر کی اور خشتی ہر دو قمر ہر

سجدہ رکنی جب ترہ ملا حامد صاحب کے پاس قبور حاجی مصطفیٰ محمد نژاد و حاجی سلیمان و حافظ آغا عیسیٰ
نور الدین و سید احمد و حاجی سلیمان ثانی خادمین حاضرین میا میرزا کے اپنے قبور پر درخت بیکر
کہڑی میں گردنواح اسکی خام قبرین عاملہ کے جنوب روئے ایک اور جبوترہ خشتی ہر ایک قبر سفید ہو
قبرین خام قبر خچہ میان نہنگی اور پاس قبر انکی کے ایک قبر بکری کی سی وہ بکرہ انکو بہت
پسند تھا جب مر گیا تو وہیں فن کیا اور چاہے جو بوالہ کی جنوب روئے و غرب روئے ایک ٹھم
چہر درخت دن و کریمین او سپر ایک قبر خشتی شیخ محمد لاہوی کی اور چند قبور انکی خادمون کی فقط
حضرت کی مزار پر ایک نو میلہ عرس کل ہوتا ہی اور اسروز اکثر خلق ہند و مان سب باش ہوتی ہے
تمام رات راگ نواح رنگ اور ہند مارہ تقسیم ہوتا ہی اور صد مارو پیہ نذر کا چڑھتا ہی اہل طوائف جو
تمام و مان جا کر کھڑے ہوتے ہیں اور کچھ اجرت نہیں لیتی (اس مجری کو جو کسی فقیر کی خانقاہ پر کرتے ہیں اہل
طوائف اسکو ٹھہرا چوکی کہتے ہیں) متعبد و دیندار لوگ تو رات بہ عبادت و یاد الہی میں مشغول رہتے ہیں
اور ہزار ماعیاش اپنی اپنی آشنا رنڈوں کو ہمراہ لیا کر روپیہ اپنا برباد کرتی ہیں اور می نوشو
وہ حال ہوتا ہی کہ ہر ایک اپنی حال سی بی حال ہو جاتا ہی اب بباعث اجرائی ریل و قربت چھاوٹی
میا میرزا اس میلہ پہنچو کم کثیر ہو جاتی ہی اور دوسری روز صبح سی تا شام قوالی مجلس ہوتی ہی اور وقت
بھی عجب لطف ہوتا ہے رات سی زیادہ لوگ جمع ہوتی ہیں اور صد نامقانات ہر شوقین لوگوں کی
دیگر ہر قسم طعام کی تیار ہوتی ہیں اور ہر ایک علی قدر مراتب فرشن بچھا کر مجلس اپنی آستہ کرتا
اور ماسوا اسکی ماہ سا دن اور بہاد ہون میں حضرت کی مزار پر سیلی بدہ یعنی روز چار شنبہ کے ہوتے ہیں
اوس سی یہ مراو ہی کہ موسم گرما میں جب برسات شروع ہوتی ہے تو وہ مہینوں تک ہر ایک بدہ
کی شب حضورؐ ما جاننی راست بدہ کو بچان میلا ہوتا ہی ہزار نامخلوقات جاتی ہی اور تمام رات بہر
میلہ جمع رہتا ہی یہ میلہ ہی کم روز میلہ عرس سی نہیں ہوتی چنانچہ اوس رات دروازہ شہر ہی
کہلا رہتا ہی آگی نواح مقبرہ حضرت کی ٹھہر میداں ہوتا تھا چنانچہ میدان میا میرزا طریق مثال بولاجا
اب بباعث تباری ٹرک ریلوی ملان و کوٹھی گین صاحب و غیرہ میدان کم ہو گیا ہی اور شمال رو

دین بکودن کرنا چاہی اوس مقام پر لائی اور اسی طرح اہم مقام میں کہ آدیا کو سب پر لاہو سی متصل عالم کچ کہ مین
 جنوب و شرق لاہو سی متصل موضع دار پور و دین ہوئی اب دار پور و عالم گنج پر معلوم نہیں ہوتا کہ کھان گیا
 اور کیا ہوا اب وہ جگہ مقبرہ کی مین کو سب لاہو سی ہی کہا آدیا کو سب کجا مین کو سب و سفت کیا آدیا ہو گی
 سبحان قد اوس و ذکر اکثر اشخاص حضرت کی غم مین یہ شعر پڑھتی تھی (شعری) درد اکہ پاک باز جہان از
 جہان بر رفت + پاک آنجا نکلہ بود رفت آنجان بر رفت + غم شد محیط مرکز عالم نہ ہر کران + کان مرکز و خط
 کرم از میان بر رفت + اور حضرت ملا فتح اللہ صاحب نے وہ شعر تاریخ وفات حضرت مین فرمایا جو روضہ پر
 شجر یہی در دار اشکوہ بہ نسبت اپنی بہت فسوس لکھا ہے اوس وقت مین اکبر آباد مین تھا افسوس کہ جابر
 خدمت حضرت والا رحمت نہ تھا اور یہ بھی لکھا ہے کہ اوس روز محکو یہہ واقع خواب مین نظر آیا اور یہ خواب
 دیکھ کر بہت غم کھایا آخر بعد چار روز کی وہ خواب تصدیق ہوا کہ لاہو سی یہ خبر جاننا وہ واقعہ وفات ان
 جامع الکملات اکبر آباد مین محکو پہنچی بہت رنج ہو حال چار دیواری روضہ تو ختم ہوا اب جو عمارت و
 مقبری و بارہ درمی و تالاب باغ گرد و نواح پر انوار حضرت کی مین حال و نجات تحریر کرتا ہوں یہ بھی در اشکوہ
 مرحوم لکھا ہے کہ جناب میا نمیر بالا پیر زبان گو ہر فشان خود فرماتی تھی کہ پہلے ہماری یہاں بطن سیر
 والدہ سی ایک پیر بڑا بیابھی مبتولد ہوا تو والدہ صاحبہ فی از روی کرامت معلوم کیا کہ اس لڑکے
 مین بقدا و عرفان کی نہیں اور یہ ولی صاحب کمال نہوگا بعد اسکے او نہون نے ایک فرما رہا تھا
 او اگر کہ جناب الہی مین آرزو کی کہ یا اللہ مین ایک لیا فرزند چاہتی ہوں کہ عارف با خدا اور ایسا
 ہو کہ رات دن تیری یاد مین رہی اوس وقت ملافت غیب سی آواز آیا کہ خاطر جمع رکھہ جناب الہی ایک لیا
 رکھا اور ایک ایسی لڑکی تجکو عطا کریں گے کہ جیسا تیرا دل چاہتا ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور بعد اسکی
 حضرت میا نمیر صاحب تولد ہوئی اور یہ دوسرے فرزند مین اور حضرت میا نمیر صاحب چار بہا تھی
 اور دو بہنیں انکی چارون بہا بیٹوں کی یہہ نام مین قاضی بولن قاضی عثمان قاضی طاہر قاضی
 میا نمیر اور یہہ بیٹوں بہا بیٹوں حضرت میا نمیر کے مرید ہوئی اور حضرت کی ہمیشہ جسکے پیدا ہونی کی
 بشارت ملافت غیب سی ہوئی تھی اوسکا نام بی بی جمال خاتون تھا اور اسکی بیٹی کا نام محمد زلف

یہ فی لی اور حضرت پیامبر رواناں پیدا ہوئی تھی اور یہ فی لی صاحبہ ٹری صاحبہ کمال میں رہی جس کے
 دوسری ہمیرہ کا نام حضرت لی فی جمال مادی تھا اور دارا شکوہ کتاب سیکہ الاولیاء میں درج فرمایا ہے
 کہ جہاگیر بادشاہ اگرچہ بالکل معتقد اولیاء اللہ نہ تھا مگر ایک اور کو کالیف پہنچاتا تھا لیکن اس حضرت کے
 حدیث میں گوہ ارات رکھتا تھا ایک دیکھا دیکھتا کہ جہاگیر بادشاہ لاہور سے روانہ اگر وہ ہوا تو
 ایک معینہ لگتی حدیث میں ہے اچھا دیکھو چہرہ سا ہی اگر میں لاہور میں ہوتا تو ضرور لگتی نہ میں
 حاضر ہوتا مگر چونکہ اس ساعت حیدر میں لاہور سے نکلا ہوں و اس میں نہیں آسکتا آپ کو لاہور میں ہی کہ اس کے
 پاس تشریف لاویں جیسا کہ حضرت میا میرزا کی پاس تشریف لیکر تھے وہاں پہنچ کر جہاگیر نے مدد
 کمال العظم و کرم کی حضرت میا میرزا لایر دیر ہر دہانہ منہی رہی اور فصاحت و لہجہ فرماتے رہے
 اور حضرت کا اس قدر جہاگیر کی دلیرانہ کہ اس کی عرض کی کہ یا حضرت میں ملک و سامراج کو ترک کر
 ہو جاتا ہوں اب میری دل میں رنہ سنگ خواہر کیساں ہی نہ حضرت میا میرزا فرمایا کہ جسکے
 دل میں سنگ خواہر کا قدر کیساں ہو وہ صوفی ہے اگر اٹل ایسا ہو گیا ہی تو تم ہی صوفی ہو
 بادشاہ فی عرض کی کہ آپ محکو اس خادم کریں اور خدا کا راہ متلاویں آئی فرمایا کہ تو وہ صوفی حیات
 خلق اللہ کی بہت جاہاد شاہ ہی اور خدا تعالیٰ حل شانہ فی سخاوت اس کا عظیم برہان ہو گیا ہی دل میں
 کوئی اور شخص میرا جو خلق اللہ عادل جلم کرم پیدا کر کی بادشاہ کو دیر ہم محکو بغیر سالین کے جوہر
 عزیز شاہ جہاگیر حضرت میا میرزا لاپر کی سکر بہت خوش ہوا اور عرض کی کہ یا حضرت آپ کو چاہئے کہ
 آپ فی فرمایا کہ میں مانگتا ہوں شریک تم بھی دو جہاگیر نے کہا حکم جواب فرمایا کہ محکو بدل معاں
 ہی حضرت میا میرزا فرمایا کہ میں یہ جانتا ہوں کہ اس وقت محکو حضرت دو اور بھر ہی کبھی خلف ہو
 کہ میں شہری ہوں فل جہاگیر نے مل معاں قبول کیا اور بہت اداسی حضرت کو حضرت گیا اور
 کی صحت سی مایہ محظوظ ہوا اور بعد اس کے دفعہ یہی مد خط خاص خود حضرت کی حدیث میں لکھا
 محل حکمی عسکری کمانی ہی عسکریہ اول بعد از عرض و نیاز محقق فی تمام احوال ہوئے عرض
 میرزا کہ - فالہم اسما و ماں در کوئی دست و خلق را و جہی کہ ماں در حالت عداوت و آرد

احوال حضرت میا میر حسا

کہ دولت قدس بوس حاصل کئے فقط عرصہ ۱۰۵۴ م بہم ہی کہ بعرض حضرت پیر سیکسٹر میا زین الدین
 درگاہ الہی جہانگیر علیہ السلام کے پاس نہرا کا وکاہ در وقت دعا یاد میفرمادے باشند واپس بندہ نامی خدارا از
 دست ظالم رافضی خلاص نمائند و ہر کس کہ اول بوعث نماید امید کہ غضب ایزد گرفتار گردد۔

فقط اور بہم رفتہ اوس وقت کہ ہاتھ کہ جب شاہ ایران قندمار پر چڑھ آیا تھا اور بعد جہانگیر شاہ جہان
 شہاب الدین آپکی خدمت میں دو دفعہ حاضر ہوئی اور داراشکوہ نگہتی میں کہ میں دو دفعہ شاہ جہان
 اپنی والدہ کے ساتھ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت فی بہت اچھی نصیحت اسکو دین اور آپ کا
 ایسا اثر بادشاہ کو ہوا کہ وہ ہمیشہ کہتا تھا کہ مہنی کوئی فقیر حضرت میا میر حسا کا دل ولی نہیں دیکھا
 اور نہ سنا ہی چلی دفعہ جب شاہ جہان حضرت کی حجرہ میں حاضر ہوا تو ہم جا آدمی ہمراہ تھی جانی ہی چھ
 ذکر ہوا کہ میا میر صاحب فرمایا کہ بادشاہ کو لازم ہی کہ حال عیبت سی اور ملک سے جزوار میں اور ہمیشہ
 فکر آبادی رکھیں کیونکہ اگر عیبت خوش اور ملک آباد ہی تو خزانہ مسمور اور خزانہ مسمور ہی تو سپاہ بادشاہ
 خوشنود اوس وقت جب کو بیماری تھی بادشاہ اسند عائی دعا کی آپنی پانی دم کر کے دیا کہ فی الحال محکومت
 کامل ہو گئی حالانکہ میں ایسا بیمار تھا کہ اطباء اس کے علاج سی عاجز آ گئی تھے اور دوسرے ملاقات میں
 بندہ ہمراہ تھا بوقت حاضری شاہ جہان فی عرض کی کہ یا حضرت آپ دعا کریں کہ مجھ کو محبت دولت دنیا
 تر ہی آپ فی جواب دیا کہ تم کو لازم ہے کہ خدا کی بندون کو رضی رکھو جب خدا بندہ خوش ہوگا تو خدا
 الہی بہم سی خوش ہوگا اور دعا ہی قبول ہوگی اور سوا ہی سکے اور بھی گفتگو میں نصیحت کرتے
 فتقدربانی محبوب شاہ سجادہ نشین کے معلوم ہوا کہ جو بشر قریہ باہر چار دیواری حضرت میا میر کے ایک
 جگہ بارہ درمی مشہو سی حال سکا بہم ہی کہ نادرہ بیگم جو داراشکوہ کی ہمیشہ حقیقی تھی بعد نہ سالہ
 حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئی اور ایک وقت کا وضو بوقت نماز ظہر کرتے رہی جب وہ گیارہ
 برس کی ہوئی تو ایک روز کا ذکر ہے کہ نادرہ بیگم وضو کر رہی تھی تو حضرت فی اوسکی طرف دیکھ کر
 فرمایا کہ اسی فرزند ابنتو جوان ہو گئی ہے اب وضو کرنے نہ آیا کہ جب رات ہوئی تو اوسکو چھ خال
 گذرا کہ شاید مجھسی کوئی تقیر سرزد ہوئی ہی کہ حضرت فی مجھ کو اس خدمت سی معزول فرمایا ہی پس

جیال میں اوسے بحال الہی دھام کی کہ یا الہی یا الہی جیسی سی نہ رہا تھیں ہی یا اللہ محکوم پر وہ دوس کر کے۔
 حاجہ وہ دعا قبول ہوئی اور نصف شب کو موٹ ہو گئی دوسرے دل صبح کو جسے نصبت اوس کے
 حارہ اوسکا حسرت کی حد میں آیا حسرت میا میر کے حرم پاکہ **اِنَّ اللہَ وَاٰلِہٖٖٓ سَاجِدٌ**
 یہ جگہ مناسب ہی یہاں میں کرو و حاجہ تیاری ہم اتوال شکستہ وہ یہاں میں ہوئی اور دار کج
 فی یہ مارہ درمی مقدرہ تو ای پہلے صورت اسکی یہ تھی کہ گرد و لوح مارہ درمی کے تالاسات ریل
 ہتا اور میارہ میں یہ مارہ درمی تھی اب مالاب گر گیا اور انہیں اسکی بوقت تعمیر جانی میا میر
 محمد سلطان ٹہیکہ دار اوکھاڑی گئیں اور دوسو گچا جس رو سے قیمت جنت محبوب شاہ جادویش
 حسرت میا میر کو مخلص میجر میگہ گر صاحب بہادر ڈی ٹی کٹر لارہ عطا ہوا عطا۔

اور حاجہ مقدرہ حسرت ملا شاہ جیلہ راجہ میں حسرت میا میر گوتہ پیرت میرا حسرت میا میر
 کی اور عزت و پرستارگی تھی در وقت حسرت خواجہ بہاری کے واقع ہی حال حسرت ملا شاہ کامل
 حسرت میا میر میں معمل روح ہو چکا ہے لہذا حال اوکھا یہاں کچھ تحریر یہیں کیا جاتا اس مانجہ میں مراد
 حسرت ملا شاہ پیر شاہ راہ دارا شکوہ کی موجود ہے اب حال ہمارا تہجیم جو وہ و شکر کرنا ہوں
 پہلی جگہ مکاں مانع تھا اب یہاں حرمہ ایک سو برس سے حکم مہدی شاہ سجادہ نشین خانقاہ حسرت
 مسکن گنگا آباد ہو گیا ہے جسکا نام موضع میا میر ہے اس میں ہند میں بہت گہرے میدانوں و عمارتوں
 آباد ہیں محل مہدی شاہ لی اسی سکونت راج گوتہ مانع ہمارے اعیانہ کی عباداں کہ آباد
 نوادا اور نولا گوجر جہاں اسے حاجہ انک لوہا حقیق اوکی جہاں موجود ہیں ہر شے میں ۶۹
 فوت ہوا اور قراوکی سجادہ نشینوں میں اندروں چار و دواری مقدرہ حسرت میا میر جہاں مدد
 ہر ہر جگہ پر موجود ہیں ہوئی لہذا اوکی معصوم شاہ ملک اوکھا سجادہ نشین ہوا انتہ پر جس مندر
 مانجہ سے اگر جہاں آباد ہوا حاجہ آفتک اوکے لوہا حقیق موجود ہیں اس مانع کی خاروں میں
 خار و یواری بطور فضل حشری جسکا ارتقا ساڈھی جا رہا اور طول اکسوس ہیں اگر اور حصہ ہی کیو
 ہیں اگر موجود ہی اسکے خاروں گوتہ میں بر خار راجہ انکلاں آٹھ آٹھ دس محرابی والی جو

اب گوشہ ایسان والی برجی بہ نسبت قدیم موجود ہی مگر دہلی کے بندہ فقط اور دیوار شمالی کے
سیانہ عین دروازہ پختہ استہ کار موجود ہی اور شہر قرویہ بازوی دروازہ باہر کی طرف ویشال روئے
برج خشتی اور غریب کی طرف ہی برج ہی مگر اب مسمار ہو گئی عین اور برج گوشہ باب پر
سیانہ حنیف شاہ نے عمارت مدورہ بطور قلعہ بنوائی اور اوسمین نشان طاقچہ بندوق زنی باہر کی طرف
رکھوائی عین۔ صورت دروازہ یہہ ہی کہ تابینہ بلند زمین سی عمارت سنگ سرخ اور باہر کی طرف
پہلوی دروازہ کی شرق و غرب رویہ دو تہریان سنگا سرخ کی جواب مسمار ہو چلی عین گرد نواح تمام
چار دیواری پختہ اور چار گوشوں پر چار برج خوشما آہٹہ آہٹہ در محرابی والی ان برجیوں پر یہی علامہ
وہ طی آسایش سکونت کی گوگون فی بنوالی ہے دیوار فیصل کی لب بام متصل اندر کی طرف چاروں
طرف بام فیصل سی و فٹ نیچی جگہ گردش انسان کی ہے عرض اسکا آدہ گز اب ڈیوڈی کی غرب رویہ فیصل
ساتھ جنوب رویہ کوٹہہ مائی مسکونہ اشخاص ساکنین فیل عین پہلا کوٹہہ مہجیو نکا حسین سموجی رہتا
اس کوٹہہ کی غرب کی طرف تین کوٹہہ مہجیو نکا اس کے غرب رویہ دو کوٹہہ متحد شاہ مجاور کے اس کے غرب
کی طرف کوٹہہ مسکونہ نواب علی بن حکیم علی ہندوستانی اس کی غرب رویہ کوٹہہ مسکونہ تہی شاہ واکبر شاہ
یہہ کوٹہہ مہجیو مہدی شاہ ہی اور اس کے گوشہ باب عین وہ برج ہی جسکو حنیف شاہ فی تعمیر کراوہ عین
بندوقی سوراخ رکھوائی عین اس برج کی باہر اول چاہ آسمانی چرخ چوب والہ طے آرایش باغ کے
تختاب مسدود قدری کشادہ عمارت موجود ہی فقط اندر باہر سی عمارت ہر چہاں برجیان استہ کار فشتہ
دیوار غربی کے متصل اندر کوٹہہ ملا بامون جو بوقت محصوم شاہ اگر آباد ہوا تھا اس کے شرق قرویہ
ایک کوٹہہ سے جو ایسا کا اور دوسرا مہجیو مہدی کا اس کے جنوب رویہ پنج کوٹہہ سے جو ملی والا عین
محبوب شاہ سجادہ نشین حضرت میاں میر اس کی جنوب عین چہ کوٹہہ گیا گو جبر سپر بودا اس کے جنوب
عین مجرای آب قدیمی اس کی جنوب و شرق رویہ دیوار غربی چار کوٹہہ پہلوان سپر سپر
اس کے جنوب رویہ دو کوٹہہ شیر خان و بلند خان دہلی کے چہرہ دو کوٹہہ مہر محل سپر اور کے بجز
گوشہ نیرت اس کے دیوار جنوبی قادیمی کے اوپر اب دو دوزلہ عمارت نو تیار

اور پچاس دواروں کے اندر کب طرف نشان مچائی سی ہوئی ہیں اس سبب کی ضرورت یہ کہ وہ مکمل اور
 اس کے سر میں راسخ بھی کا اس کے ترقویہ سنگ چہرہ والہ معہ مکان گلی عام عسلی امیر جس کا حوالہ ہو کے
 ڈھیرہ سلاں والی میں رہتا ہی اس باغ کی ماہر عرب روپہ مرغی سیرت کے دو کوٹھی نام دس کھار
 ساکس موضع مرگ کی کٹری میں اور ماہر طرف حونی باغ کے ایک تہڑہ بچہ حضرت اسرار
 کی جو مادہ حضرت سیامیر کے ہتی اور وفات او کی شکہ میں ہوئی واقعہ ہی اور حبوب روپہ کے
 قبر ساں موضع بہرا اور دوار حونی کے اندر مسابہ میں ایک عار دیواری بچہ ہے حکا در چونی حور
 شمار وہ اس میں ایک تہڑہ بلبل بعد آدم او سپر حضرت سید سرف مادہ سیامیر صاحب کی
 سرٹائی چراغداں بچہ اس کے ساتھ چوڑ ہوں کے گہر او کی ساتھ میں عار کوٹہ محساں کے میں
 برج گوشتہ لکھی جیشتی تار مرست کردہ حیث شاہ در ایسا طرف نایب معہ طاق تحمہ چونی اس میں
 نامی سلیم روحہ و بخش گو لدار رہتی ہے اس باغ کی میاد میں حلقہ حضرت ملا شاہ مرید
 دارا شکوہ کی ہے او سر ہ عمارات عالیشان سنگیں ہتی مگر اب جو موجود ہیں سو تحریر کر رہا ہوں
 یہ گرد و باغ و آدم سی عید عار دیواری نو تیار جو محبوب شاہ فی عرصہ عیس سال گرد و باغی
 میں اسرار واکر سوا ہی ہے دروازہ لکھنچو کہٹ حونی والا بے طاق تحمہ اس کے سب روپہ دروازہ
 در آتی ہی گوشتہ پرت میں ایک سجدہ جیشتی کے ترقویہ میں دس قالوقی مسابہ کتاؤہ لکھوں
 الی مسدود مسعد مرتہ سر کی پوش منہ محو شاہ سجادہ نشین اس عار دیواری کے اندر عام فرشتی
 یہ دارا شکوہ مرحوم ایک میاں میں ایک تہڑہ قدیمی حکا ارتلغ ایک فٹ اور طول عرض ساڈھ
 الیس فٹ جسکی لب بوسیدہ کہیں کہیں نشان سنگ سرج موجود ہیں اس تہڑہ عمارت عالیشان
 ستوہائی سنگ سرج ہتی مگر بعد سکھان سمار ہو گئی اس صورتہ یہ میاں میں تمارت
 افتادہ سی ماہ تہڑہ گرد و باغی کہ مربع ہے فاصلہ میں گریہ طرف سی اور افتادہ میاں میں اور
 عام فرشتی میں تحریر سنگ سیاہ کی حبوب و سمار روپہ مرار جو حوص ہے اب مسدود
 لرساں اوں کے معلوم ہوتے ہیں — حبوب روپہ حوص میں جو بہت

احوال حضرت میا میرزا صاحب

ایک درخت بیر کٹر اسی اب خانقاہ کی اوپر جو مکان مسقفہ قالبوٹی ہے اسکا حال تحریر کرتا ہوں۔
 میانہ میں ایک در چوٹی جسکے قدیمی نشان سنگ سرخ زیر و بالا موجود اس در کی غرب روید دیوار میں
 محراب میں دو تین آدمی بیٹھ سکین اور در کی شرق روید زمین اوپر چاکا تھا اب نذر دگر دین محرابی
 زمینہ موجود اب اس میں ایک طاقی لگی ہوئی ہے جس میں کبوتر کھی ہوئی ہیں اور بالائی در
 بطرف شرق دیوار جنوبی پر عمارت افتادہ و شکستہ اور قدری نشان گردنہ گلکار موجود جیسے چونہ
 کھنوت ہوئی ہوئی ہے اسکے اندر مکان مربع اسکی چاروں طرف چادر تھی اب مسدود و شرقی در میں
 پانچ طاقچہ چراغدان بنائی گئی ہیں اور شمال میں محرابی طاقچہ چونہ گچ اور در غربی بند کر کے اوس میں
 پانچ کھنڈی چراغدان طول اسکا اور عرض دگر اوپر مسقفہ قالبوٹی گنبد نما اوپر کام
 منوت گچ کا تھا اب قدری موجود اس گچ میں برای مضبوطی سیج مائی آہن لگی ہوئی تھیں چنانچہ
 ایک سیج موجود اب کار منوت گچ کہیں کہیں دیوار سقف پر موجود ہی اور اندر زیر سقف تمام فرش
 سنگین سنگ ابری جس میں خط کاری و گلکاری سنگ موکھی موجود ایک نزار کی شرق روید تمام فرش
 بستور ہی لیکن غرب روید مسمار ہو گیا ہی اور نزار کی گردنواح مربع سنگ بزرگ قرمزی نہایت خوبصورت
 چونہ گچ دکھائی دیتا ہی الگ تعویذ سنگ مرمر کا تھا اب چونہ گچ خشتی تہہ پر ہی اور ہر چار در مقبرہ حضرت
 اندر ہی محرابی دین تھی اب مسدود و باہر مقبرہ کے آگے گردنہ وغیرہ پنجرہ دار سنگ مرمر کی تھی کہیں
 کہیں نشان سنگ سرخ موجود ہی اور جس قدر سنگ مرمر کے سلین و پنجرہ مائی سنگ مرمر وغیرہ تھے
 قیمتی کے تھے سب کچھ ہمارا بختیت سنگ بے بختیت مذہبی اُتر واکر لی گئی اور یہاں سنی اُتر واکر را باغ
 کی بارہ درجی میں جو بمقام امرتسر اونی خود تیار کر آئی تھی لگوایا اور شمال روید مقبرہ اندر وچ دیوار
 ایک گوندی کھڑی ہی اس چار دیواری خانقاہ کی گوشہ نیرت میں جو مسجد تھی اسکی پشت کی طرف چاہ
 کلان مبنیہ محبوب شاہ سجادہ نشین خانقاہ حضرت میا میرزا جاری ہی باہر اس باغ حضرت ملا شاہ
 دیوار پیدوار بطرف شرقی مقبرہ حضرت خواجہ بہاری صاحب خادم حضرت میا میرزا جہنگا حال
 حال حضرت میا میرزا مفضل تحریر ہو چکا ہی کٹر اسی اب حال عمارت موجود اسکا تحریر کرتا ہوں

عرب رویہ مقررہ اور شرقی رویہ دیوار باغ ایک مسجد جو ساکنل پانچویں صوٹ اسکی ہیہ ہے کہ ساکنل
گندہ ڈالوان بطور چیت پانچویں گچ اس سادہ اور اسکی شمال جنوب روئے دوا ور گندہ سیم
سنگل کی طرف شرقی لب نام کردہ محرابی میاں سہی سالم اور شمال جنوب سہی نو سید و سمار گریز
سیاہ مسجد ایک محراب مصنف اشترکار اسکی بھی اور در محرابی اور اس محراب کی تاناب گردہ غیر
سیمہ گندہ پاں جنوبی کی اس محراب کی میاں کے نصف عمارت مالای اشترکار اور محراب حشرتی
اشترکار اس محراب شمال جنوب متصلہ دو درواخلوئی حواب نصف سہی قدری تدری نو سید
میں اور اوکی شمال جنوب کی طرف اور دو در محرابی اس محراب شمال کسادہ اور جنوبی میں دربر
چربی گنجا ہی اسیں مانند می غلدار سہی سرکار انگریزی مستر کا تر صاحب ملازم مار گنا ستری
ہاں اس پر قلعہ سجاده مسن میاں میر سہی اور اس کے اندر کہاں سرکاری ٹیڑا ہی اسکے انگریز گند
مالکی مار سق شمال جنوب رویہ دو در محرابی سہی اس سدد و دھوں کی لگے شرقی و جنوبی
سپر درش حشرتی اس لب محراب شرقی کسادہ محراب کے شرقی و جنوبی موجود دیگر مسدد و درش شمال
جنوب جو ہر دو اخلوں میں ہیں اوکی ماہر سہی درش اشترکار جو کما دوں حواب نو سید ہو گنا
اس مسجد کی شرقی و جنوبی و غرب رویہ مقررہ حواب سہی ایک تہہ حشرتی یا سبب ملشت
حشر درش حشرتی موجود مگر جنوب کی طرف سہی درش کو سیدہ اسکی سیاہ میں آدہ گز بلند و تہہ
او سہی درش اشترکار سپر قر و الدہ حضرت محمد تریہ کی کہ نام او کا حال عاتق تہ
اور ادب و وفات ہجرت سبب الاول سرور سید سہی پیکر ارشادوں اس بقوید تہ
میں صرف ساں بقوید سہی اور شرقی شمال اور جنوب اور درش شرقی تہہ میں حشرتی
تہہ اس دوزبہ ای سو جو دامن فابہ داس مقررہ خواہ بہاری کو شترانی عتانی گرد و باغ عاتق
بطور کو تہی ساں ہے اور حیدری جو دامن سکوت مدیرہ او اس وہ کو تہی لکن صاحب
اس سہی حیدری ہے مگر اب مالی ٹری ہے مگر حال جنوب سادہ سجاده مسن میاں میر کو کرایہ
عنا ہے مشر والی صاحب سات رویہ ساپا کہ کرایہ زمین دیتا تھا بعد اس حشرتی صاحب

پیشی نہ انکمن صاحب کی پاس فروخت کردی اور بیاعت آمدنک آہنی زمین حاصلہ کہ موکئی پیر لیکن شہ
نی عیس روپیہ سالیانہ کرایہ مقرر کیا دو سال تک دیتا تا اب چار سال سے کچھ ہی نہیں دیتا کچھ تکرار
دینا میں محبوب شاہ ولکن صاحب کے ہر اس گہنکی گوشہ لگنی میں غریب روپیہ شکر آہنی بہت قریب
گردنواح مقبرہ خواجہ بہاری کی اول باغ منبہ داراشکوہ تہا اب ویران ہو گیا ہی اور جو مقبرہ
بارہ درمی والدہ نادرہ بیگم منسل مقبرہ حضرت میانہ میرزا ہی اوسکا یہاں ہے کہ اوسکی گردنواح تالاب تہا
اب اوس گہنہ میں زمین مزرعہ ہی اور میانہ تالاب میں بارہ درمی خانقاہ نادرہ بیگم بنت جہا
بادشاہ موجود ہی اب کوی نشان تالاب کے باقی نہیں صرف پل تالاب جو شہ فرید خانقاہ پنجہ چونہ
گچ خشتی تہا ہی اس پل کے نیچے ڈھلی روانگی اب تالاب کے دہن محرابی اکتیس بنی ہوئی میں بتیں
موجود اور ایک دہن متصل بارہ درمی گر گیا ہی اور حال عمارت بارہ درمی یہی ہے کہ پہلے
تالاب منہ بلند سنگ مرمر لگا ہوا تھا جو بعد از مرمری عمارت بنجیت سنگ مرمر لگا گیا اب بوسیدہ عمارت
شکستہ کھڑی ہے جتنی کہ میانہ میں قبر نادرہ بیگم ہی خام گلی موجود ہی پہلی گردنواح اس تالاب غیر موجود
شمال و جنوب روپیہ دو ڈیوڈیان بڑی بلند عالیشان تین حسین ہزار ہزار آدمی سما جاتا تھا
اور چاروں کونوں پر تالاب کے چار بنگلہ بہت پہلو سنگ مرمر کی بنی ہوئی تھی چنانچہ انک نشان انک
پای جاتی ہیں اور نیز اس تالاب کے ہر چار طرف ایسی عرقین تھیں کہ جس پر کا ڈی سہولیت جلی جاوی
اور ہر طرف تالاب کے چہتیس چہتیس کوٹھریاں جایی سکونت و شنگاہ بنی ہوئی تھیں اب سوائی
اس مقبرہ بارہ درمی بوسیدہ کی کچھ باقی نہیں ما اور باتفاق احوال حضرت ملا شاہ کی باغ کا حجاب
اب موضع میانہ آباد ہو گیا ہے یہ ہی کہ فی زمانہ اب اوس باغ میں بہت سی گہرا آباد میں مسیحی حکم
اونین منبر در ہی اور پچھلے یہاں متصل خانقاہ حضرت میانہ میرزا کے ایک موضع موسوم بہا شہم پورہ آباد
تھا جبکہ ذکر تواریخ جیو میں درج ہو چکا ہی اور ڈیوڈی لوگ راجپوت اولاد جیو اوسکی مالک و قاضی
ہی ہے بعد داراشکوہ وہ ڈیوڈی بڑی امیر کبیر درباری تھی داراشکوہ فی محبت تمام ہندو زمین
جہاں اب چار دیواری روضہ حضرت میانہ میرزا ہے اوسنی اس طرح پر خریدی کہ اسعد رزمین اشرفیان

اور کہا کہ اساروید میں لی محسن مایں حال دیاسہ کہ کل کو کوئی تم سی بیہ کہی کہ دارا شکوہ دی سرور کو
 رمیں بہاری چہیں لی اور بہر حضرت کی مدام سے کوئی حرجہ سرا بہو عرض اسی طرح سنی رمیں لکرا اور
 عمارت مالیشان سا کہ محمد سرفیوا بہر راہ حضرت میا میرزا کے سیر و کردی صاحب میا محمد سرفیو
 ہوی نو او کی بھی دو در بدر ہی انکے سچ لور علی اور دو سر مہدی شاہ جو بعد محمد سرفیو کی کس
 دس ماوں میں سجادہ لیں ہوی او کو متوفی گہوڑوں کا مدرسہ کمال تھا چاہے اکر دور کا دکر
 کہ اسپاں مادی ایکی جرنی کے پہلی پہر ہی تہیں، ریدداراں ماتم لورہ لی او کو پکر کر مادہ چوہا
 مہدی شاہ صاحب فی سکر او کی پاشاں ہوا کہ باری گہوڑو کو کو جوڑد وچ او ہوں لی اسکا کر کیا ہوا
 فی ماطم لاہو سی آندا کی اور حسب الحکم اسکے وہ گہوڑیاں واپس آں منقطع بعد ازاں حسب شام کو حضرت
 روضہ حضرت میا میرزا صاحب ماتم پورہ میں پہلی گدائی کے گوتہ ڈھوڑی لوگوں کے خیال مارا علی
 در وادہ موضع سد کر کی ہر اکو اہر عالی، یا حتی کہ حفرا فی حضرت مہدی شاہ کی پاس عاکر باش
 کی حسب ہر دوارا شکوہ کو پہنچی تو اوسے حکم سام ماطم لاہور کے خیر کیا کہ ماتم پورہ سمار کیا ماطم
 حسب وہ گر گیا بوسا کساں ماتم پورہ مسفر ہو کر کچھ تو کوٹ خواجہ سعید میں اور کچھ جویو میں اور
 لاہور میں اگر سکوت پذیر ہوی ارا کا کہ سکا ماتم مہدی شاہ صاحب کے متعلق ہے ہی موضع ماطم
 میں ہی حضرت مہدی شاہ فی اسی صاحب راوی حضرت شاہ کو امارت دی کہ تم حسب رویدہ مار و تو
 روضہ جہاں اب ہر ایک قصای خود ہری حدتس مای کی موجود ہی اور اوسکی ساتھ ہی قمر صفت شاہ
 اور بہار شاہ و در مار شاہ لقب الحاکم کی ہی واقع ہی ایسی حویلی نالو جاجیہ او ہوں ایک علی
 وناں سانی اور چندت وناں رہتا رہا بعد اسکے میاں معصوم شاہ پسر حضرت شاہ جس پسر شاہ
 من محمد سرفیو فی ادر باع حضرت ملا شاہ کی گس گیارہ سو چھیستہ میں ریح گو سہ باع ملا شاہ من
 اگر سکوت امیا کی حسب معصوم شاہ فوت ہوئی اور محل عظیم سلطنت جہاں میں واقع ہو کر
 لاہور میں عمارت دو مارہ سہ بارہ ہو کر آخر میں حاکم مقرر ہوئی تو گر و نوچی کی لوگ حسب غار
 اور لوٹ کی اس باع کو لے سا موجود ہو جا رہا دیواری بچتہ کی ماس اپنا سمجھ کر ماہ بیتی رہی معصوما

بوقت غارت زمان شاہ بہ باغ نوگو یا ایک قلعہ شہر ہو گیا مدت بہر بہ طریقہ رما کہ بوقت مصیبت کے
 نسبت کی ماری ہوئی لوگ یہاں آجاتی اور جب آرام ہو جاتا تو واپس اپنی اپنی سکانو کو چاہتے
 اس اثنا میں گوجر لوگ کہ جو اکثر میدان میا میرزا مال چرائی آتے تھے اور عین گوجر ایک سے
 دوسرے دوسرے لڑتا اور ایک راجپوت جوڑا نامی اور ایک جٹ فاضل جاٹ نامی جسکا بیٹا اب پیر بخش
 موجود ہی یہاں حسب الاجازت معصوم شاہ کی آرہی بعد اوسکے باوقات مختلفہ اور اور لوگ اگر
 بستی رہی گو یا ایک گاؤں بن گیا اور مال تعین حصص زر آمدنی مزار وغیرہ یوں ہی کہ بعد ازاں اس
 موضع کو آباد میں حنیف شاہ بن معصوم شاہ مندر اور مقرر ہوا چونکہ یہ حنیف شاہ لا ولد تھا اور صرف چار
 لڑکیاں اسکے یہاں تھیں ایک مائی فضل النساء جو بخش بن قاکر بخش لدراد بخش بن شیخ عزیز اللہ
 بن شیخ لدراد اللہ بن شیخ نور علی بن محمد شریف سیکنڈا ہوئی اور دوسری مائی مہر نشان کہ عیسا شاہ
 نامی سی بیای گئی اور اوسکے چار فرزند باقی رہی ایک تھو شاہ دوسرے کرم شاہ تیسرا محمد شاہ چوتھا اکبر شاہ
 چنانچہ یہ اب چاروں صاحب اولاد ہیں اور چوتھا حصہ آمدنی مقبرہ حضرت میا میرزا محبوب شاہ سجادین
 سی لیتی ہیں اور خرچ ہی حصہ چارم کا دیتی ہیں اور تیسری کرم النساء سید اکبر شاہ سید شرف پورہ سی بیای
 گئی اور اب اوسکا ایک فرزند احمد شاہ شرف پورہ میں موجود ہی مگر وہ برہمنی خود حصہ نہیں لیتا اگر چاہے
 تو لی سکتا ہی اور چوتھی خیر النساء جسکی شادی ملا امام گاموں امام مسجد وزیر خان سی ہوئی جسکا مقبرہ
 حالیشان جنوب روئے مسجد وزیر خان بمقابل جاہ مسجد موجود ہی بعد اوسکے گہر میں دو لڑکیاں تھیں
 ایک بی بی سکینہ جو اکبر شاہ امام مسجد محلہ حویلی میان خان سی کنڈا ہو کر موجود ہی اور دوسری بی بی عائشہ
 جو سید میر احمد لاہوی ساکن موچی دروازہ بیای گئی اولاد اوسکی بھی موجود ہی یہ لوگ بھی اگر
 جاہ میں تو حصص اپنی آمدنی چرما وہ میا میرزا سی لے سکتی ہیں اور یہ بھی ظاہر ہو کہ بعد محمد شریف کے
 انکی دو نو صاحبزادہ یعنی مہدی شاہ و شیخ نور علی آمدنی و خرچ کی مالک نصف نصف رہی جب وقت
 معصوم شاہ کا آیا تو انکی یہاں ایک بیٹا حنیف شاہ ہوا اور ایک لڑکی جسکا نام بی بی زہرہ تھا
 باقی رہی اور بی بی زہرہ کی شادی میان قاکر بخش بن لدراد بخش جو اولاد محمد شریف سی تھی ہوئی اس

پہر منسلک دست جاگر کوگون کریم شاہ پروردہ ثانی محمد شاہ کو حوالہ دار اور سرپرست محبوب شاہ کا
 کیا اوسے سمت ۱۹۰۲ میں ایک سال قبل فوت ہونے کے تمام انخاص معتبرین روبرو برادر عرس حضرت
 سیانہ صاحب محبوب شاہ اصل وارث سجاد گاہ کو جو اس وقت پچیس سال کا ہو گیا تھا دسار خود مختار
 دیکر سجاد نشین کیا اور آیتارک الدنیا ہو گیا اور پیر وہ سبت ۱۹۰۳ ہجری عام تھا ہو گیا۔
 اور اندرون چار دیواری حضرت سیانہ وفات ہوا چنانچہ قبر سجدہ موجود اب تقسیم حتمشہ مدنی مباح
 اسطرح ہے کہ جو بوقت مفصلہ مسلمانان تجویز مقرر ہوئی تھی کہ تین حصہ کا مالک کریم شاہ پیر خدائش
 اور ایک کا بیسی شاہ داماد حنیف شاہ اولاد خدائش سی جواب محبوب شاہ پیر محمد شاد بن خدائش
 اور اکت شاہ بن کریم شاہ بن خدائش اور مہر شاہ بن قطب شاہ بن امیر شاہ بن خدائش میں سو بیہون
 بجایا میں اور انکا آپس اتفاق ہے اور محبوب شاہ ہر ایک کی پرورش کرتا ہے اور وہ بھی خوش ہیں
 اگر کوئی اوغین سی الگ ہونا چاہے تو بیشک اپنا حصہ لے لیوی اور اگر کوئی الگ ہو وی تو تین حصوں
 ایک حصہ پاوی اور بموجب حصہ خیر عرس وغیرہ دیوی اور ثالث حصہ جو بیسی شاہ کو ملا تھا اسکی تقسیم
 اسطرح ہوتی ہے کہ بیسی شاہ کی چارون بیسی مسمی نہ تھا شاہ محمد شاہ کریم شاہ اکبر شاہ موجودہ خال
 سجدہ ساوی بار چکر اس ایک حصہ کو تقسیم کر لیتی ہیں اور یہ ہر چار پیران بیسی شاہ اپنی والدہ سجاد
 مہر الدنیا بنت حنیف شاہ کا حصہ بھی کہانی ہیں اور بقیہ جو حنیف شاہ کی تین بیٹیاں رہی ہیں ان میں سے
 ایک تو مستادہ فضل النساء زوجہ خدائش تھی اسکی اپنا حصہ پیری لیکر والدہ خدائش کو دیا اور بقیہ
 دختران حنیف شاہ ایک مائی کریم النساء و سری خیر النساء اوکی اولاد یعنی نواسگان حنیف شاہ ہون
 ہیں مگر وہ حصہ نہیں لیتی اگرچہ میں حسب التقسیم شریع شریف کی لڑ بھی سکتی ہیں مگر شہرہ کہ خرچ ہی نہیں
 چاہیے کہ ۱۲ میں حنیف شاہ سجادہ نشین و مہر دار فوت ہوا تو بعد اسکی تین خدائش جو حنیف شاہ
 کا داماد اور ہمیشہ زاوہ تھا اسکی لدا کو کہا کہ تو بڑا معرا اور ہمارے بزرگوں کا اور وہ بھی کلام
 ہے کہ تو سارا تمام امور متعلقہ مہر داری کیا کر جب لدا مسئلہ امین مگر کیا تو بعد اسکے ماہی درگاہی
 ہر وہ بیوی اسکے بجای اسکے حسب حکم خدائش تاسیۃ ۱۲ مہر دار رہی جب خدائش اصل قابض اولاد

موجود اور پیر درگاہی پیرکلاں لد ناوب ہو گیا تو بعد اسکے محمد شاہ پسر خدا بخش سے جو الیس ہون
 خود ممد در اس گیا بعد اسکے امیر سہارن اور محمد شاہ سرپرست محبوب شاہ سجادہ نشین علی نے ماہی
 کو خر کو جو میا لد کا تھا کہا کہ میں مرد فقیر زاویہ سنین ہوں تو کار ممد در سی کیا کر حب امیر شاہ
 ہوا اور کرم شاہ پسر پرست محبوب سہارن مقرر ہوا تو اوس ۱۲۵۳ ہجری میں سی اور ڈرا جٹ کو بھل
 ماہی گو خر ممد در مقرر کیا خاچہ اسماعیل داری انگریزی میں سی وہی قائم بنا اور اسکے ساتھ گاما
 رہ چوب ساکن موضع تیر گڑھ کو حوا رہیر چا وئی مہا میر اگر ویراں ہو گیا ہے محبوب سہارن
 شامل کرد ماہر گاماں لا دلدار اور ارور سی مگر گیا بعد اسکے محکم میرا رور اب دم تحقیقات
 تالیف کتاب ہدایہ ممد در مہا میر مقرر چہ

نقل موت اس حال کی جو وقت مرحلہ نفیم جسس تحریر ہوئی تھی

سوال سیکندہ و سناد حال خود میچو اہد میرا ممد مسمی کرم شاہ قادری حادوم و سجادہ پسین و مد
 متبرکہ فذوہ العارین و مدہ الوصلین غلامتہ اکائیں سالک سالک نہایت و طریق حضرت شاہ
 میر فاروقی قادری رحمۃ اللہ علیہ از سادات عظام و علماء کرام خصوصاً ارحامہ حادوم و مد
 و انصاف و گروہ مطہرین و اکابر و اہل و کلاں تراں بلکہ لا ہو و معتدیان دیات سواد مدہ لا
 زمین معنی کیہ جو حضرت موصوف و مسیح مدہ و دوہ چاہ پختہ چرمی دار و تالاب یکتہ و ماراں
 کہ دران مزار مدہ و گیم جو مدہ واقع است و یکدہ چاہ پختہ و باغ و مسیح مدہ و مدہ حضرت ملا شاہ جو
 حادوم حضرت مدکور و یکدہ چاہ پختہ و باغ و مسیح مدہ و مدہ حضرت حواجہ بہار علی رحمۃ اللہ علیہ
 مدور مدکور و یکدہ چاہ پختہ و باغ و مدہ مسماہ امیں آمادی مغفورہ خادومہ آنحضرت اس
 حلیہ و مہات و مکات و مانات و مساحد و جانان نامودہ حضرت محمد دارا شکوہ قادری اس
 ساہجہان ماد سادہ طاب اللہ تراء و جعل الحب سواد مدہ و مدہ سہارن پھر میں الشمس کہ مدکور
 معتقد و مدیات الخاص حادوم حضرت مدکور است جناحہ کتاب سیکندہ الاولیا و تالیفات محمد دارا
 اس اولہ الی آخرہ در بیان عرفان کرمان و کشف و خرو حادوم حضرت موصوف مدکور مدکور

میں چون و حال کتاب سکنۃ الاولیاء و سائل حاضر و موجود بنائے الیہ بعد وفات حضرت ممدوح علیہ الرحمۃ
 شیخ محمد شریف ہمیشہ زادہ و خادم حضرت معصوم مذکور باہین روغات و مکانات مسطورہ قابلین
 و متصرف ماندہ بعد فوتش پسرش شیخ محمد بعد انتقالش خادمش فقیر مہدی شاہ بعد حلقش فقیر
 جعفر شاہ و بعد وصالتش پسرش فقیر معصوم شاہ و بعد حلقش بعد پسرش حنیف شاہ و پسرش فقیر
 کا شاہ و بعد وصالتش فقیر خدا بخش و بعد وصالتش فقیر محمد بخش و بعد وصالتش فقیر امیر شاہ و پسرش
 و این سائل است پس ہر کس کہ بر سجاوگی روضہ منورہ متبرکہ مذکورہ و قبض و تصرف سائل و پسران
 سائل بر مکانات مرقومہ علمی و اطلاعی سمعاً و بصراً و شہید باشد خالصاً مدد مضمون آیہ کریمہ کلا
 تكمو الشهادت ومن تكتمها فانه اثم شہادت و علامت خود
 ثبت نماید کہ عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور فقط مہر عظیم شاہ سجادہ نشین پاکدامن + اکبر
 میحکم فقیر نور احمد چشتی عفی عنہ معین کتبہ + مہر کرم حسین سجادہ نشین + ہولال حسین محبت
 سجادہ نشین + ہولال شاہ مہر کرم علیشاہ سجادہ نشین صدر دیوان گواہی میر شاہ سجادہ نشین
 شاہ بدر و غیرہ چو و ہریان و بمیزداران و سکا مداران و سجادہ نشینان نواحی لاسہو اور سجادہ نشینان
 حضرت میانیر کا تاحال موضع میانیر میں جوں ہے کہ جب کوی شادی گاؤں میں ہوتی ہے تو ایک روپیہ
 والوں اور ایک لڑکی والوں سے لے لینی ہیں اور اگر کوی برات باہری آوی تو بھی ایک روپیہ اونکو دیتے
 فقط

هفته مراکت

ایدرول چهار دیواری روضه حضرت سائیر صا و مقروئای سیر فی متعلقه روضه بدکو روضه یاج و غیره و این کتاب

[illegible]

نقش مزارات

ردیف	نام مزار	تاریخ و زمان ساخت	تفصیلات		ماه	درخت	نام مزار	
			محل	نام				
۳	سیاح محمد شاه	۱۲۲۹	محو و روشنه سیاح سابق	پخته	.	.	پخته	
ایضا	امیر شاه	۱۲۳۵	ایضا	ایضا	.	.	"	
ایضا	مندی شاه	۱۲۳۵	ایضا	ایضا	.	.	ایضا	
ایضا	حیف شاه	۱۲۳۵	ایضا	ایضا	.	.	ایضا	
ایضا	معصوم شاه	۱۲۹۹	ایضا	ایضا	.	.	ایضا	
ایضا	جعفر شاه	۱۲۷۶	ایضا	ایضا	.	.	ایضا	
۵	حافظ محمد بخش نهادم حضرت	۱۲۶۳	زیر تخت تخت تخت	ایضا	.	.	ایضا	پیه شخص خا و مان حضرت سورتها
۶	کریم شاه سجاده نشین	۱۲۶۳	زیر تخت تخت تخت	ایضا	.	.	ایضا	پیه شخص سجاده نشین تها
ایضا	قطب شاه	۱۲۶۱	ایضا	ایضا	.	.	ایضا	پیه شخص برادر سجاده نشین
ایضا	حسن دین	۱۲۶۱	ایضا	ایضا	.	.	ایضا	پیه شخص متقدان حضرت سورتها
۷	عسی شاه	۱۲۶۹	ایضا	ایضا	.	.	ایضا	پیه فقیر حضرت گری نشین

ردیف	نام و نام خانوادگی	تاریخ وفات	تاریخ تولد	تفصیل مقام		دولت	نام خانوادگی	کیفیت
				نام	لقب			
۱	علاء	علاء سادات	۱۲۰۰	یکم	نیر نیر		خدا	پیر شخص عاقل و سیرت
۲	علاء	سالم شاه	۱۲۰۵	ایضا	سرمه و داره		ایضا	پیر شخص عاقل و سیرت
۳	علاء	بهار ساد	۱۲۰۶	ایضا	ایضا		ایضا	پیر شخص عاقل و سیرت
۴	علاء	میت ساد	۱۲۰۷	ایضا	ایضا		ایضا	پیر شخص عاقل و سیرت
۵	علاء	حضرت شامی		ایضا	طرف حب		ایضا	پیر شخص عاقل و سیرت
۶	علاء	ناره دری	۱۲۰۸	ایضا	سرمه و داره		ایضا	پیر شخص عاقل و سیرت
۷	علاء	مورس و اوس	۱۲۰۹	ایضا	طرف حب		ایضا	پیر شخص عاقل و سیرت
۸	علاء	میر محمد	۱۲۱۰	ایضا	ایضا		ایضا	پیر شخص عاقل و سیرت
۹	علاء	علاء سادات	۱۲۱۱	ایضا	ایضا		ایضا	پیر شخص عاقل و سیرت
۱۰	علاء	علاء سادات	۱۲۱۲	ایضا	ایضا		ایضا	پیر شخص عاقل و سیرت
۱۱	علاء	علاء سادات	۱۲۱۳	ایضا	ایضا		ایضا	پیر شخص عاقل و سیرت
۱۲	علاء	علاء سادات	۱۲۱۴	ایضا	ایضا		ایضا	پیر شخص عاقل و سیرت
۱۳	علاء	علاء سادات	۱۲۱۵	ایضا	ایضا		ایضا	پیر شخص عاقل و سیرت
۱۴	علاء	علاء سادات	۱۲۱۶	ایضا	ایضا		ایضا	پیر شخص عاقل و سیرت
۱۵	علاء	علاء سادات	۱۲۱۷	ایضا	ایضا		ایضا	پیر شخص عاقل و سیرت
۱۶	علاء	علاء سادات	۱۲۱۸	ایضا	ایضا		ایضا	پیر شخص عاقل و سیرت
۱۷	علاء	علاء سادات	۱۲۱۹	ایضا	ایضا		ایضا	پیر شخص عاقل و سیرت
۱۸	علاء	علاء سادات	۱۲۲۰	ایضا	ایضا		ایضا	پیر شخص عاقل و سیرت
۱۹	علاء	علاء سادات	۱۲۲۱	ایضا	ایضا		ایضا	پیر شخص عاقل و سیرت
۲۰	علاء	علاء سادات	۱۲۲۲	ایضا	ایضا		ایضا	پیر شخص عاقل و سیرت

ردیف	نام صاحب	نام خانوادگی	تفصیل عمارت		درخت	نام عمارت
			پنج	چهار		
۱۳	ماجی پیمان	اینها	پخته	.	خشت پخته	مید حضرت سبکالین میدان حضرت
	شیخ ابو الکلام	اینها	اینها	.	.	میان میرت سبک
	شیخ ابو الخیر	اینها	اینها	.	.	.
۱۴	خان کدو جبر	اینها	ساخته رسته	.	خشت پخته	مید شخص بی دمان حضرت سبک
۱۵	شیخ محمد لایق	اینها	غیر درخت	یک	اینها	.
۱۶	خواجہ بہار شاہ	اینها	اینها	.	خشت پخته	اس کا تعلق کوئی والی صاحب رانی بوقت ابتدا تعمیر کیا و حضرت میان میر لکھنوار لکھی آباد و اور صاحب کے پاس فرست کر گیا ہے اور مقبرہ ہذا میان میر لکھی آباد
۱۷	مزار بی بی جمال خاتون	اینها	غیر درخت	.	اینها	مید بی بی شہیدہ حضرت میان میر لکھی آباد حضرت محمد شریف سجادہ نشین اصل کے ہر حال اسکا مقفل حجر مرچکا ہے
۱۸	گورستان اوربا محمد شریف مرحوم	تواریخ مختلفہ	متصل خانہ	چند	چند	اس چوبڑہ برابر قبر بن موجود زمین کے نام کے معلوم نہیں اور سند مرمت معلوم ہوا ہے
۱۹	باغ حضرت ملا شاہ مرشد داراشکوہ مرحوم	اینها	بلوف گنی	یک	اینها	مید باغ اور مقبرہ حضرت ملا شاہ محمد داراشکوہ فی بولوار حوالہ حضرت محمد شریف سجادہ نشین کیا اب اس باغ میں زمینداران کوئی رکھتی ہیں اور تمام موضع میان میر موسوم حال اسکا حجر مرچکا ہے
۲۰	حضرت ابراہیم رحیم	اینها	بلوف گنی	.	.	مید حضرت بی بی خاتون حضرت میان میر
۲۱	بی بی جمال لکھی	اینها	بلوف گنی	پختہ	.	سابق مید عمارت پختہ یعنی اور مقبرہ و باغ مرچکا ہے و دوسری پختہ تھا مگر اب ہمارے ہونگیا اب صرف مقبرہ کے جگہ معلوم ہوتی ہے

حال مکان دہرم سالہ دولو سوچی دروازہ کی ماہر چربا رویہ اس شہر کے جو ماہر کی سہی ہیں
 ریلوی کو مانی جو ایک مکان چار دیواری المستعد دولو کی دہرم سالہ ہی یہ مکان دولو کہتری
 سادہ لی بعد حال سہار ماطم لاہور موایا تھا دروازہ اسکا جنوبی دروازہ کی اندر جانی تھی قریب
 پانچ چری والے جگہ کے جو درختی موجود ہی اور چاہ کی شہر قریب ایک حواریہ حسی حسی سفین
 فالوئی اور درخت سیرا کی دیوار شمال کو پور کر اوپر نکلتا ہے اس میں ٹری سہی ہیں کی ٹوکر
 دولہ کا اودا ساحلہ بیای بہر کا تھا اس کو ٹہہ کی شہر قریب ایک والا حسی صف سکا
 سی واقع اور سالہ اس جو ماہر کو ایک چھوٹا سا توالہ نم گنڈ دار موجود اس میں ایک کتہ چوڑا
 رکھا ہی اسپرٹل دتا اگر ماہر ہی حواریہ ایک ٹری چوڑا اس میں درخت بوڑھ و پھل گردن اچ تمام
 چار دیواری پنجہ اور دروازہ کی عرب رویہ ایک کو ٹہہ مسکوہ سادہ اس کے جنوبی دروازہ کی عرب
 ہی ایک مکان کسادہ بطور کو ٹہہ اس میں سگ سردائی کھوش کر مٹی میں چار دیواری کی کرنا تمام
 درخت ہر پھل دہر یک کمرت بیٹاں ٹریہاں میں ایک دولو کی اور دوسری چوڑی کمر کو سانس
 او کی نشان ٹریہاں چوڑی اور دوسادہ شکستہ گونہ شرفی و خونی میں میو و درما کر دیوار
 شمالی میں ایک دروازہ سند سالہ رویہ اس چار دیواری کے لکڑی ٹری لوگوں کے آٹا کھاری ٹری لوگوں کے
 سالی میں اب یہاں ہال اس ماہر تھا ہی بہر راگی ہے اصل مالک اس مکان کا دارا نام کو ہی
 سادہ ہی جو فرید آباد میں رہا ہی اور یہ نہالہ اس مالک کا ہے اس مالک کو کہتری لوگ ناں
 پارچہ دتی ہیں احوال قلعہ گوجر سنگ یہ قلعہ گوجر سنگ نامی حاکم لاہور کے بنوایا اسکو
 میں لاہور کی تین حاکم تھے ایک گوجر سنگ دوسرا جیت سنگ تیسرا لہا سنگ لہا لہا لہا لہا
 ست یہ مکہ محلہ حاجی سوای مشہور تھا اور یہاں حوالی گوجر سنگ کہتری کی تھی یہ گوجر سنگ
 فرسنگ میں یہ قلعہ بنوایا یہاں اس ایام میں چوری بڑی ہوتی تھی اس کے واسطے
 شہر کے یہ جگہ بنوایا اور یہیندار سہین سائی اور نہانہ اس میں مقرر کیا ت انادی بہت
 دیوار حواریہ اس قلعہ کی صورت عید اللہ ساہلی مزار موضع مرگ میں ہے یہی ہے

اب اس قلعہ کی چاروں طرف دیوار پختہ ہو اور یہ قلعہ طبعاً گاؤں آباد ہے چالیس چار مزرعہ اس کی علاقہ
 میں ہیں اور نظام الدین بنو حار اور مبلغ ایک ہزار چار سو روپیہ معالہ اس گاؤں کا داخل خزانہ ہے
 ہونا ہے غرض روپیہ اس قلعہ کے حاطہ دوکانات گلگویان جس میں ۱۵۰ دوکانات اور کئی پٹن اور دوس
 بارہ ہزار وہ بھی ہیں دروازہ اس قلعہ کا کلان مع طاق تختہ چوبی اب یہاں دو چوکیدار مسلمان
 رہتے ہیں تمام مکانات اس کے شمار میں ایک سو چاس ہیں اور اسوا ایک دو چوبارہ کلان بلند ایک
 عزیز دین دوسرا بدروین چہرنگا اس کا رسید ہمارا ہے بخت سنگہ فی سہمٹ امین فضل و برج اور پور
 بعد دیو دی گرا لی تھی پھر بعد ہمارا ہے شیر سنگہ مرٹ اس کی زمینداران فی کرای گویا از سہ نو تعمیر
 کیا ڈیو دی کا دروازہ شہر قرویہ مستفہ اسکے دورویہ جنوب و شمال کی طرف دو لان جس میں ایک ایک
 کوٹھری ہے تہہ شمال رویدہ خالی اور جنوب رویدہ میں اب دوکان باغیچہ ہے طاق جنوبی میں چوبی سی
 گہری ہے یہ دروازہ دس بج بندا درہم بچہ کشا وہ ہوتا ہے اسمیں چار دوکانات بقالان میں جو صرف
 آٹا و نانگ و قیل و کبھی بیچتے ہیں اس قلعہ میں چہ سات درخت بیرو جو میں درازی کی گونہ نشہ تھی
 و جنوبی میں ایک چار دیواری پختہ جس میں مسجد چو ترہ پختہ والی بطور تکیہ فقیر ہے اسکے شہر قرویہ میں
 کوٹھریاں مستفہ مرتبہ سڑکی پوٹن وازہ آمد و رفت شمال رویدہ بوقت تیاری قلعہ یہ فقیر و کمرے
 بنا یہاں ہمیشہ فقیر رہتا ہے اس تکیہ کی شرقیہ لب راہ ایک اور چوٹا سا کوٹھہ بی طاق تختہ
 بنا ہوا ہے پہلے نانک فقیر اسمیں رہتا تھا اب خالی پڑا ہے دیوار فضیل قلعہ اب مرٹ طلب ہو گئی ہے
 اور اس قلعہ میں میں گہر گلگویان اور اٹھ چہرنگان اور دو گہر ہند و بقالان اور چہ گہر باغیچہ گان
 اور ایک گہر لوٹا روٹھا اور ایک ٹرکھان کا اور ایک جام کا اور بقیہ تمام زمینداران کی ہیں اور
 ایک مسجد بھی قدیمی ہے مدت سے الدین نامی وٹا نکا ملان ہے حال مسجد محمد صالح سندھ
 شہر قرویہ قلعہ گوجر سنگہ کی فاصلہ ایک سو چاس کرفن ہر ایک قدمیہ مسجد پختہ اس کا ساری موجود ہے یہ
 مسجد حضرت محمد صالح سندھ کی مشہور ہے اب مرٹ اس کی نواب علی رضا خان صاحب نے کرای ہے مسجد پختہ
 جو گچ عمارت شہ جہانی میں گنبد والی ایک بڑا اور دو خورد شہر قرویہ چار دیواری پختہ بنی ہوئی ہے

اندر امام وین حسی در بارہ سرفرویدہ ہیں جنوی مسجد کا کھنگروسی مد کیا ہوا ہے اور جنوب رو یہ مسلسل دوا
 نام در جان پیران کھڑی میں سرور و مسجد کی ایک اور عمارت دوا چشتی بچہ اوسمیں دھو تر و حشر کیا ایک
 قرعہ نام اور جنوب روہ اس چار دواوری کی ایک کوٹہ کھنگرو سکا سابق یہاں باغ بہا عمارت کے پاس جو کہ
 طر آتا ہے یہ چاہ گوہر حونی و سرفی میں ہے اس کے پاس گرد چوہر و بچہ یہاں تل حج جوہر کی طر ہے
 نساں جیماں ہے موجود ہیں امام اس گد کا بیٹے محلہ حاجی سوای شہو تھا اور حال اس مسجد کا یہ کیا
 کہ ایک سوداگر عادم محمد صالح کا ہا کسی جا میں چار ہر مال و سکا سرف ہو گیا اوسو اس پر کیا
 کو کے اقار کیا کہ اگر یہ چار ہر سچ رہی تو اس قدر بیاں اچھ دوں چاہ سکھ او شتی قت آج ماں شرف لائی
 اور بہت محنت سے چار کو نکالا اور ہر گم ہو گئی کہ وہ سوداگر لاہور میں آتا تو مبلغ دو سو روپہ لیکر آگے
 مدد میں حاضر ہوا آپ فی فرمایا کہ یہ کیا لایا ہے چار سی مارو ہے ہور پیری چار کی کمالی سی
 محروج ہیں ہمیں پیری و اسطی ٹری تکلف اوٹھائی سکواں لازم ہے کہ یہاں ایک مسجد قائم ہو اور
 دت اوسے یہ مسجد سواوی قرعہ محمد صالح سو کہ وہی عمارت دواوری میں بچہ موجود ہے اور قس
 نوران کا دموں کی ہیں ان لوہا علی رضا عاصانی یہاں ایک مضر اللہ جان مامی بیاوری شہلا نا
 ہوا ہے اور بعد مہاراجہ صا ہاں مارت رہتی تھے اور یا نڈی تا بور چر میں کے تہی کا مقصد اور پیر شاہ
 با لوہ صاحب کی ارادہ کیا تھا کہ یہاں ماچہ سواوس گری میں شکر کلی ہر حال مسجد بہا بت خوشامعاش
 مالٹاں ہے احوال حضرت شاہ رحمت اللہ قریشی یہ مکان شرف و نہ ماچہ لوی چٹ
 تہا صاحب کی میں میں مراد حضرت سید محمود دہاگری کی ا حال اسکا درج کتاب ہدا ہو چکا ہے اور جنوب
 مکان حضرت علی رگریر کی بطور مکہ ہے ٹیک سی دراد یا مکان ارکستہ درخت پورہ شہر ہشت
 پہلے دہریک نوٹ گودی کھڑے ہیں اور سواق ہی ہے ہوئے ہیں گوشتہ ترقی و جنوی میں چاہ بچہ
 چر سی دار و رعشاہ و دھو تر و مسجد چشتی جوہر گج سیری سعید شمال رویہ ایک چار دواوری تختہ میر
 سعید قد آدم سی سند در بارہ جوہر گج سعید طاق تختہ حونی اسکی اندر ایک چو ترہ خستہ
 سو اگر اوچا پنچہ جوہر گج سعید سرائی چار عداں اوہر ایک قرعہ جوہر گج حضرت شاہ رحمت اللہ

صاحب قریشی کی اور ماسوا کے اٹھارہ قبر چوہن گچ اور ایک خام انکی اولاد اور خادسون کی موجودگی
 بہ خانقاہ مرستیان والی مشہور ہی حال انکا یہ ہے کہ عہد عالم گیر میں حضرت فوت ہوئی اور مریدان
 حضرت کی بہت ہی خصوصاً معمار لوگ بیشمار مرید تھے اور باعث بیکار رہ کر کے کہ تمام معمار لوگ مسجد
 بادشاہی پر لگتی تھی کیونکہ اجازت نہ تھی کہ کسی اور جگہ کام کرے چنانچہ انہوں نے چند مدت میں شائب
 اینٹیں درست کر کے باوقات مختلفہ سب مرنجام چونہ وغیرہ کر کے سب معماروں نے اتفاق کیا کہ
 آج رات شائب مقبرہ تیار کر لیں چنانچہ سب متفق ہو کر رات کو تعمیر مقبرہ مشغول ہوئے جب قدرے
 رات رہی اور عورت محلہ فی چکیان بستی شروع کیں تو انہوں نے فی ماری خوف بادشاہ کی کام بند کر دیا
 کہ اگر بھیہ خبر کارکنان شاہی کو ہو جائیگی تو ہم گرفتار ہو جائیں گے اس باعث سے وہ گنبد ناتیار رہ گیا
 جب صبح کو یہ معاملہ لوگوں نے دیکھا تو سب نے کہا کہ آج رات فرشتی بہ عمارت بنا گئے ہیں جو کہ یہ خبر
 عام مشہور ہو گئی سب کا یقین یہی ہو گیا بلکہ آج تک یہی نقل مشہور ہے مگر اصلی معاملہ یہ ہے جو
 بندہ نے تحریر کیا ہے البتہ وہ عمارت جو باین زووی بنی تھی قائم تھی مگر بعد مہاراجہ رحمت سنگھ
 گورڈ صاحب فرانس نے اینٹیں اوسکی اکثر واکراپنی چھاؤنی میں لگوالیں اب انکی اولاد میں سے کسی
 بہاؤن شاہ مجا ورا نہ ہو میں موجود ہے اوسنی دوبارہ یہ عمارت موجود نہ ہوئی اور روپہ و رہا
 بافان لائے و امرتسر و موچیان سے جو اس خاندان کو مرید ہیں جمع کر کے تعمیر خانقاہ پر صرف کیا لیکن
 ان حضرت یعنی شاہ رحمت اللہ قریشی کا بہر رو یہ اور اولاد حضرت شیخ بہاؤ الدین فکر یا ملتانی
 ہیں اور سوا ہی لائے ہوئے اولاد انکی موضع دھولن وال میں (جو جنوب روپہ لائے ہوئے بقا ملہ جابل
 ہے) رستی میں چنانچہ بہادر شاہ پیرزادہ اوسنیں مشہور ہے اور مریدان انکی لائے ہوئے و امرتسر و چوہن
 وغیرہ میں بہت ہیں گذارہ انکی اولاد کا صرف نذرانہ پیری و مریدی پر ہی اور عرس انکا بتایہ
 ۷ اصفہر المصفر کو ہوتا ہے اور عرس کے واسطے معمول ہے کہ نعمانی دریای باف لائے ہوئے کہ مریدان
 و معتقدان کی ہیں فی گہر ایک سیر گندم اور ایک آنہ دیتی ہیں اور ماسوا کے اگر کوئی زیادہ ہے
 دیوئی تو مضائقہ نہیں اور ملتانیوں میں سے ایک سی رحمت اللہ اور دوسرے عید اللہ یہ دونوں

اندہ نام و رش حسی در دار و پڑھیم کر لڑیں اور دماغ جو بیشتر متنبہا ہے وہ پرور جسمات غنا پیوں کے
 نام و دماغ پر و ان کہ ماس ہے ایں حصہ کی قدر اتک یہہ حرکت متنبہ ہو کہ جو کوی امید در دماغ مانا
 قریام اور خوب روہ ہا کر لانا ہے اور منت ماس ہے کہ جب مہر کام ہو ماوی تو اس میں ہٹا کی در بار
 نظر آتا ہے یہہ چاہ کر لا و کھا صاحب منت چوری ہونی ہے نو قد سیاہ اسٹ کی سرار نو لکر دماغ لہجہ نامی
 اور ایش سی و میں ہو چا آتا ہے اور ہر وز میلہ کشیدری ہی و مان جمع ہو کر ایک یکٹ لید کی ہکا نے
 میں حال مقام تہٹی خاکر و بان گوشتہ شمالی و عربی قلعه گوشتہ سگہ میں سر راہ چند کوٹہ نامہ
 خام و جھپیریاں سی ہونی ہیں اسکو تہٹی خاکر و مان کہتی ہیں حال انکا یہہ ہے کہ ہلی یہہ لوگ ڈاک گہر کے
 مستقل رہائی دروازہ کی ماہر سکوت پذیر ہے صاحبہ انگریزی ہوا تو سہ کارنی او کو کو دماغ
 و شاکر سیاں آنا دیکھا ہے کہ اس علاقہ میں مقومہ ایک چٹا آہ حوری تہی ساراں بالی جن اوکے
 یہاں ہی چار جاہ ایک واقعہ باع محمد شاہ صاحب و اسر علاقہ متحدہ تہی جنوں و یہہ یادگار سرکار تہی کو کو دماغ عطا ہوا
 میں ایک دوکان سی فنج حد فعال کی ہے اسکا کہ یہہ بہتر لوگ ساکناں تہٹی کام رڈ و رول ہا
 کرتی ہیں اسکا کا حد حساب ہی وہ فنج چند لکھ دیا ہے اور ہر ایک سی فی سرگا وان بہت چاہ و لیا ہے
 استخان اللہ ماسمیدر نامہ در نورش بہت کس گوید کہ دماغ مس ترش بہت حد وی نو مانا کہ
 چند عطا دیا ہے اگر ہی درج کتاب کئی حاوین اور اسمعاطہ میں ہما انکس کئی رور تک گوشش ہی
 مد رہا وہ کی اورا دیوں ہی اپنی سزاگ ففیہ و کو جمع کیا کہ کے بابا تہی ایو لایعقل میں کہ جس سے
 کچھ جمید ہیں ہونی حاصل کلام انکو یہہ یقین ہے کہ ہر در قیامت والیان بہت صرف بہتر لوگ
 ہو گئی اور علا اجازت انکو کوی داخل بہت ہونگا جب میں نے سوال کہ ہم لوگوں و بیوہ اقوام کا
 کما حال نو در مانے لگے اگر حیرہ کوی صورت احوال بہت کی کسی قوم کے و سطر نظر نہیں آتی لکس
 ہاں ہم لوگ جو سب گہرون میں حاتی ہیں اگر اس لحاظ سی خاب الہی مہرانی کر کے ان لوگوں
 ہی اعازت احوال بہت عطا کرے تو مصابقہ ہیں کیو کہ ہم لوگوں کے بیرون کی خاک ہے
 بہت میں حاتی گی میں نے یہہ سکر مرص کیا کہ شیک آب درست و مانے میں عطا +

حال حااطہ مسجد نقیبان شہر قرویہ ٹھہری مہترانکو ایک مکان حااطہ نقیبان مشہور ہوئی آج کل
ایک مسجد عالیشان جس کے تین گنبد بلند اور دو محراب رنگین منقش اور تین دہن کھان محرابی مسجد
بجائے اور ایک میانہ میں جو کہٹ جوبی مسجد طاق تختہ لگی ہوئی ہے کتبہ در کی پٹیاں پر آیت الکرسی
تکریر ہوئی جواب توڑی نظر آتی ہے شہر قرویہ مسجد فرشتہ چشتی مسجد جو من پختہ جس کے گوشہ جنوبی و
شرقی کی طرف ایک چاہ چشتی چاہ کی جنوب روئے قبرستان نقیبان اور اس مسجد کی جنوب شرقی روئے
بطور حااطہ دیوار کی کینچی ہوئی ہے یہاں قبور نقیبان اب بھی ہوتی ہیں مسجد کو گوشہ شمالی مغربی
میں مسجد کی اوپر جائیگا زبہ پختہ اب قدری مسامر موجود ہے مسجد گنبدوں کی شہر قرویہ سہرام ایک چہرہ
پختہ ہے جس کے غرب اور شمال وید چہرہ زمین پختہ میں یہ چہرہ ایک گز طول اور دو گز عرض کا ہے
اسکا رنگ بھی سیاہ ہو رہا ہے اس مسجد عالیشان میں بعد سکھان میکہ زمین رہتا تھا اب اس قفل
صوبہ شاہ نقیب کا لگا ہوا ہے اور سرکاری و انگریزی مسجد شمال روئے راستہ موضع قلعہ گوہرنگ
جس شہر سی و مان جانا ہو تو ہے ہر نالہ حضی مسجد کی غرب روئے پشت پر حال اسکا یہ ہے کہ بعد
بہادر شاہ باو شاہ شیخ محمد واصل سہارنپور سے لا ہوئے تھے اور اس گروہ نواح میں جو کہ کئی محلہ مشہور
تھا اگر کسی اور وہ بادشاہی نوکر تھی چنانچہ انہوں نے یہ مسجد بنوائی بعد اسکے وہ واپس نہ ہوئے
میں چلے گئے پھر بعد خان بہادر شیخ محمد پناہ شیخ عبدالعزیز و محمد عارف ہر سہ فرزند انکی بیان آئے
اور شاہ نواز خان خلف نواب خان بہادر کے ملازم ہوئے اور ان میں سے شیخ عبدالعزیز خاندان ہوتا
وہ نقیب مقرر ہوا اور اوسنی مسجد اور زمین موروثی پر اپنا قبضہ کر کے یہاں قبرستان اپنا
مقرر کیا چنانچہ اب تک قبرستان ہی بعدہ خد بخش جو محمد شاہ کا نقیب اور محمد پناہ کا بیٹا تھا
لا ہوئے میں رہا اور خد بخش کا بیٹا کہیٹا جو بدار جواب زندہ ہے اور عبدالعزیز کے یہاں دو بیٹے
ایک رحمت دوسری شہو بیوی رحمت لا دل گئی اور شہو بیوی کی ایک دختر ہوئی اسکا بیٹا محمد بخش
اور دارا موجود ہیں اب محمد بخش ٹھیکہ دار ہے اور دارا چہرہ سنی تحصیل اور محمد عارف ہر دو ہیں ملی کو جلا گیا
اور بقیہ حال یہ ہے کہ خد بخش کی ایک بیٹی مسات خیر النساء تھی اوسکی دو بیٹی ہوئی ایک بیوی شاہ اور

دوسرے حد تک رسولی شاہ چوہدر اور کریم بن سہری ماہی صاحب ہی صوفی شاہ اب قابض اس سہری
 دہستان کا ہی محمد آباد اور عند العرر سی لیکر اب تک تمام مایل ان کی توریہ بیان ہی میں حال
 مکان خانقاہ حاجی جمعیت و مفصل حال روضہ قدم رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم مکان ہر طرف مایل سے عرب ریویسی اسٹیشن واقع ہے اس مکان میں ایک گند
 روضہ ماساں مربع مسجد چوبہ گچ عمارت قدم کا کھڑا ہے گند کی سحراب دوار گردہ اور چاروں گوشوں پر
 چار میار چور و دروازہ آئندہ وقت گند کا صوبہ رویہ چوکھٹ در را ایک سسٹن پہلو سل کاسی کی لکھ
 ہی اور گند کی دیوار شمالی کے ماہر پر لگے دیہہ دو کوسہ سی کاسی کا میں اوسمیں سطح سڑی چار سطر میں
 میں سطر اول یہ ہے **اے مسعود و من مسعود الی الی اے سالم الی الی اے مسلمان و مسلمان**
الی الی اے عاقل سطر دوم و من عاقل الی الی اے حوہ من حوہ الی الی اے ماقہ من
ما قہ الی الی اے سعد سطر سوم بیان تک ختم ہوئی دوسرے گند اوسمیں دوسری سطر میں
و من سعد الی الی اے نصر و من نصر الی الی اے طاہر من طاہر الی الی اے طیب
و من طیب الی الی اے محک من محک الی الی اے حبیب و من حبیب الی الی اے
حمال اور طرف نترچ کر گردہ سیاہ دیوار پر ایک تہہ سی کاسی کا ہی اوسمیں یہ سطر ہے
سطح عربی بسم اللہ الرحمن الرحیم السلام علی سیدنا محمد و آلہ و صحبہ
 اور اس گند کے اندر گومتہ سر میں قرعہ حاجی جمعیت صاحب کی کتبہ حسی سڑانی جہاں اداں اور ادا کے
 تفرقہ وید ورحت وں اور گرداوس سطرہ کی حارہ دیوار حسی حسی کھڑی ہی مکر تفرقہ وید سی وید
 اور اوس گند کی تمام حسی بہت پہلو لگتا رہا اور چاروں طرف چار محراب اور میارہ میں ایک جنوب
 بہت پہلو ایک گردہ حسیہ پنجرہ کلی حوہ سے لگے ہی میں اس کے سج میں قدم رسول صلی اللہ علیہ وسلم
 سنگ سرج کا موقوفہ ایڑی طرف سرق اور ادھکیاں طرف معرب سڑانی اور مال روضہ چاروں
 راہ چار دیواری کی باہر گومتہ غزنی و حویلی میں ایک ماہ خرجی دار شہہ ہوئی کہ حاجی جمیل صاحب نے اس کی
 اکبراد سادہ کہ تہہ کی طرف گئی اور وہاں سے یہ قدم رسول لائی ماہر اس چار دیواری اور

مقبور عالمیہ خلائق میں اور اندرونی چار دیواری کو گوشہ گشتی میں اب کہیں صاحبِ متعینہ بریلوئی کے ایک کوٹہ خشتی
 جکا در جنوب روپہ ہی بنوایا ہے یہاں اب گلاب شاہ فقیر رہتا ہے اور گیارہویں ماہِ مہینہ الاوکل ماہِ وفات
 شاہ رسالت ہی یہاں عرس ہوتا ہے اور ہینڈ مارہ فقر القسیم کیا جاتا ہے یہ مکان مشہور قدومِ رسول ہے
 کوٹہ کی رو برو قبر غلامِ رسول سوداگر کی یہ حال سکا ہی تحریر ہوگا اور یہ حضرت صاحبِ خانقاہ جو نام انکا
 حاجی جمعیت مشہور ہے اصل نام انکا جمیل ہے اور یہ قدم شریفِ نبوت در پشت انکی خاندان میں چلا
 آیا ہے خیا پنچہ تحریر مکتوبہ روضہ معلیٰ سی صاف پایا جاتا ہے پہلے یہ قدم رسول حضرت مسعود لا اور بعد
 وفات اونکی اونکی صاحبزادی میر سہالہ کے پاس رہا بعد ازاں اونکی فرزند میر سلیم اور پھر میر غافل و
 پھر میر محبوب اور پھر باقر اور پھر میر سعید اور پھر میر فیروز اور پھر میر طاہر اور پھر میر طیب اور پھر میر حبیب
 پھر میر حبیب اور پھر میر جمال المشہور جمیل کے پاس آیا اور بعد ہمارا راجہ بخت سنگر یہاں ایک فقیر
 ابو احمد وستانی رہا کرتا تھا صد اوسکی بوقت گزری یہ تھی کہ اوسخان کی چڑیا پتھر کو بیرن کچھ نام خدا ہی لے
 اور اس وقت یہ مکان تجلیہ بیان والہ مشہور تھا حال انکا یہ ہے کہ حاجی جمیل صاحب دم حضرت رنگ بلاول صاحب
 زمین اور حضرت رنگ بلاول خادم و خلیفہ و سجادہ نشین حضرت مادہ ہولال حسین صاحب کی مشہور ہے کہ اونہوں
 فرماتے ہیں کہ ایک سوداگر غلامِ رسول نامی اونکا دوست صاحب دولت مگر لا ولد تھا اوسنی بخت
 حاجی جمعیت صاحب کی عرض کیا کہ میں مکہ شریف کی طرف جاتا ہوں آپنی منع کیا اور فرمایا کہ میں نے سات
 حج کئی میں تجھ کو لازم ہے کہ ایک حج مقبول ہم سے لے اور ہمارے پاس وہ بچہ ہوا اور عرض کی کہ چھڑ
 چکا کہ شریف کی غارت دیکھو کا بہت شوق ہے سو میں جا رہا ہوں کہ وہاں جاؤں اور زیارت کر
 آؤں یہ سنکر آپ خاموش ہو کر ایک روز وہ ہر طرح تیار ہو کر انکی پاس حضرت لیٹ آیا آپ فرمایا کہ چھا
 آج کا دن صبر کر کل کو اختیار باقی ہے اور تجھ کو لازم ہے کہ آج رات کو پوشاک عمدہ پہن کر اور خوشبو
 لگا کر بار بار درود شریف پڑھ کر سونا اوسنی اسی طرح کیا قدرت الہی سی وہ رات کو کیا دیکھتا ہے
 کہ بیت المقدس کے گہر میں آگیا ہے اور ایک بزرگ بصورت حاجی جمیل و سکو کہتا ہے کہ غارت مکہ کی دیکھ
 کر اوندھیری نامہ اعمال میں ایک حج چھٹا ہوا حاجی جمیل کا تحریر ہو گیا ہے جب صبح ہوئی تو وہ تمام روپہ

اپنا حضرت کو ماسح آیا اور عرض کی کہ آپ بہ تمام روپیہ لے لیں اور ہو کا معمول تھا کہ ایک چمکی خنجر
 میں سکوت رکھتے تھے فرمانے لگے کہ ماما بیڑو کو مال دیا سو کیا عرض ہے اور سو عرض کی کہ میں ہی
 تارک الدیہ ہوں مجھی ہی اس مال و دولت دیا سے کچھ عرض نہیں یہ کبکراؤ کسی عام روپیہ فقرا کو
 بخش کر دیا اور آیا حضرت کو ماسح ہو مٹھا اور وہیں فوت ہوا چاچہ قبراؤ کی گوتہ ماسح باہ حرجی
 میں موجود ہے بعد ازاں سال کے ایک سو دو اگر دہلی سے جاں آیا اوسے ساہ ہر اردو بیادیں علام رسول فرنگ
 کا دسا تھا اوسے ساہ مالک روپیہ کا فقیر ہو مٹھا ہے لاوہ ہی وہ روپیہ دادی بیکراؤ کے پاس آیا
 اوسے رسول بکجا ماجارا دس سو دو اگر لے
 سہ ایکہ اربعین میں یہ فقرہ قدم رسول
 دمالاب وغیرہ جو اس مکان میں تھا سہ مکان لگن ساہ جواب وہ مکان ریل کے اسٹیشن میں گیا
 سو ادیا یہ لنگن شاہ صاحب ٹری کامل اور پیر ہائی حاجی حیل صاحب کو ہے اور جو مالاب وغیرہ
 مکان حاجی حیل صاحب کی ریل والوں کی گرائی اوسکا عوص چار سو روپیہ لعل شاہ مریدیقین شاہ کو
 ملا تھا لال شاہ اوسمیں سے دو سو روپیہ کہا کرتاں کی طرف ہاگ گیا اور دو سو روپیہ بقیہ سے ایک مکان
 متصل مکان ولی ساہ حکیم ناگروی لیا گیا ہے اس حاجی علی شاہ یسکر جم حسین شاہ سجاد حسین شاہ پھول
 عسکر کہ وہ فقیر ہے اوسے تھو بیکی ہے کہ یہ روپیہ مکان والا لیکر مکان حاجی حسین پر لگا یا عادی اور جو
 کلاساہ بیڑو ہاں مٹھا ہے اوسکی یہ صورت ہے کہ یہ طالماں اس عداں سے نہیں صرف حدیث کامل
 کو دیکھو الف حان سپاہی و جو پائل عادی میں سپاہی اور مریدیقین شاہ کا یہ مٹھا یا ہے اور وہ الف حان ٹرا
 ارادہ سد ہی چماچہ جینہ حدنگداری میں حاضر رہتا ہے متصل شہر حضرت حاجی جمعیت صاحب کا یوں ہے
 کہ اس لاہور میں انکی عدم سے چار شخص موجود ہیں ایک شاعر علی شاہ و دوسرا الف ساہ متینا پیر شاہ چہ پھول
 یہ چاروں عادم ہیں شاہ کو اور وہ حد اشد شاہ کو اور وہ رفیق شاہ کو اور وہ عالم ساہ کو اور وہ دکن شاہ
 کو اور وہ جٹو لک کے اور وہ صاحب کے اور وہ رنگ ملاں صاحب کے اور وہ حضرت ماد ہو لعل دیوان کے اور وہ
 حسن برست کو حاجی فوکل کے سو ادر ساہ کو اور میں طبع ہے ایک محب ساہ حسی ٹری کا دمر ساہ
 ابرارہ ہے اور دوسری معلوم ساہ حکما طبع کرم ساہ اعدادی ہے اور اس کے عدم سے جمعیت شاہ

زندہ خزانہ میری قنات شاہ ایک لڑکی تر مقام رانی بی بی بن پر شاہ اور اس کا خادم باد حسین بن مذہبی
مکان خاندانہ فضل شاہ یہ مکان فیما بین دروازہ سستی و کشمیری باغچہ سرکار شریف
 ادبائی رشتا خانہ صاحبین جو شملہ باغچہ راجہ ہر سبکسنگ صاحب ہر واقع ہی حال سکائیہ ہی کہ فضل شاہ
 شیر مجذوب بریدہ حضرت حسن شاہ صاحب مرحوم کے تھے اول یہ حضرت سالک سید پور کہنہ علامہ ظفر دا
 ضلع مسالک ٹک کہیں جب لائے ہوئے تھے تو اول ملا گری مسجد اور پھر عینکین بنائی گئی اور پھر بہرہ بانی سائین
 حسن شاہ مجذوب فقیر جنگی مزار کٹرہ شالی کو بان میں محلہ راتم موجود ہی مجذوب ہو گئے اور مدت بدیدہ
 وزیر خان میں رہتی رہی بعد ازاں بعد ہمارا راجہ شیر سنگھ یہاں آکر بیٹھی راجہ دینا ناتھ انکا مرید یا اعتقاد
 دل جانسی جان نہا رہا اوسنی بحین حیات انکی بیہ مکان مقبرہ بنا دیا نہ وفات انکی آٹھویں ماہ
 ساون سن ۱۹۱۰ میں واقع ہی اور جو قبر راجہ دینا ناتھ بی بحین حیات ادنی بنوائی تھی اوسمین مدفون
 ہوئی سمورت مکان یہ ہی کہ مشرق روید دروازہ آمد و رفت جو بی معذات تختہ اور عرب روید ایک چھوٹا
 دروازہ بطور کٹرہ آمد و رفت دروازہ مشرقی کہ اندر شمال روید ایک کوٹھری اوسکی میں دروازہ
 ایک بڑا دھوٹی اور گردنواح چاروں طرف دیوار شستی قد آدم سی بڑی جسکے بنیری چوبیس گچ میں تھوڑے
 مشرق روید دیوار کے اندر متصل دیوار تمام درخت سر و کیلہ امرود و دیگر جاسن سوہرہ و مین اور گوشہ
 مشرقی و جنوبی مین ایک کوٹھہ جسکے اگے چھ دروازے میان چوبی واقع ہی اور گوشہ مغربی و جنوبی مین
 مسقفہ جسکے اوپر چار بجیاں چھوٹی چھوٹی چونچ فرش زمین و دیوار تمام استرکار مشرق روید مسجد
 باہر چھنی دار دروازہ اور ایک غسل خانہ سقاوہ اور سبیل جھلین چار ٹوٹیاں و صنو کرنے کی واسطی
 دیوار مغربی سی لیکر گوشہ شمالی تک درخت لگی ہیں اور اسی گوشہ مین ایک چوہترہ پنختہ اور اسکے گوشہ
 شمالی مین ایک پنخان گدی جسکے دو در ایک جنوب روید اور دوسرا مشرق روید اوپر سی مسقف پنختہ
 اسکے شمال روید والان سہ درہ مسقفہ کہ پورے اور اسکے مشرق روید ایک دیوار کوٹھری اس
 چار دیواری کے اندر جنوب روید ایک بڑا بلند چوہترہ پنختہ اسکے خانہ مقبرہ فضل شاہ صاحب
 چوہترہ کی اوپر چار دیواری ایک فٹ اونچی اس چوہترہ پر قبر انکی خشتی پنختہ سفید چونچ اور

اور ہزار کی طرف چڑھا میں پہلے چڑھ کر اس چوڑے کمر پر پہنچا اور چوڑے مسدود دروازے پر پہنچا
 اس سر قمر خانی شاہ ماہم انکو کی ہے اور شہر مرد پر یہ دیوار قریب تھوڑے روزہ ملکہ شاہ بہ ملکہ شاہ سائیں
 مسل شاہ کا دربار ہے اور شمال رو بہ دامن ہر دو دروازے چھ قریب تھوڑے حکم یہ نام میں موجود۔
 بہک علی میر سیلا۔ سد و سہاہ مولوٹو لیا اگر رہتا ہوا سید گوگل شاہ سیلا۔ محمد بخش دوسری سیلا
 لال سا بہر ملکہ سا میرہ سائیں مسل شاہ دروازہ ترقی کے اندر خانی ہی ساہمی ایک درخت شہر پہل
 میرہ ملکہ کے دروازے کے حوض تھوڑے مدور اور کچھ کرا رہی ہی چھتہ سیلا سے مجلس ایچا سال سال شاہ ساہ
 کی اکیسویں ہوتا ہی سرور راب کو مٹا مارہ ماں گوشت سب دھو کر تقسیم اور دیکھو
 مجلس والاں اور باج کچیاں ہوتا ہی رورس سے لیکر کئی رور تک باج ویرہ بیان ہوتا ہے جس
 راجہ دیا ماتہ سنی اتہا ہے وہ سب سے سب سے لیکر کئی رور اور مدنا روہ حرج کرنے پہنچا شہر سہی گدا کی
 عرس کرتی میں کسری لوگ انکو بہت ہی میں خال مسل شاہ صاحب کا حکم خود دیدہ میرا رقم کا ہے
 کہ گندم گوں وراج میانی منا۔ ہی۔ شہر رور بہتہ سقر ص رکھتی تھی کل حرج احراجات ایچا
 راجہ دیا ماتہ سنی اتہا اور بہتہ راجہ صاحب ملوسات نصیبہ سے حیات و عمرہ انکی حد میں لکر
 حاضر ہوتی تھی اور اسوا اسکے تمام امیر و دربار حکم انکی را دست تھی ایچا و ترہ ہا کہ ایک فقہ یا راجہ تھو
 محل میں دما ہی ہوئی اور حفتہ ماتہ میں لکھی تھی اور اگر ہمارا کد اماں میا میر صاحب علی حافی تھے
 جو کوئی پاس ماوی جوتناں ہار گالال کہا وی آمدنی انکو بہت ہی مگر اگر لوگ نکودھی دیتی تھے مدنا
 صاحب اور ایچا میر نہار ہتا تھا اور آخر ایام میں حیوں نام مسی راجہ صاحب کا انکی ماس میں ہا ہا کہ
 جو کلام حاضر سا کریں وہ لکھ لکھ کر اوکو سدا دی اور صدہا کرات انکی کے لوگ معتقد ہیں خصوصاً راجہ صاحب
 نو اوکو دل سے غلام تھی صاحبہ سرکار مہاراجہ صاحب کو ہی اوکی ماس لائی ہی اوہ متوجہ ہوئی اور راہ
 وہیں سگہ و مہاراجہ سر سگہ و دل سپسگہ و عمرہ تمام میں سرور انکی حد میں حاضر ہو کر دریں
 چڑھتا ہی اور تمام حاد میں اور حال اطفال و صاحبہ راجہ ملکہ شاہ و عمرہ کے و انکی ملوسات ہر قسم
 و کڑہا ہی ملکہ ہی موجود رہتے تھے اور صدہا رو سے کا حرج ماہر ہی انکی عیال و اطفال کا سکھ ہی ملکہ

دیر تہی اس جہن و زسی کہ راجہ صاحب فوت ہو گئی تب بھی سب کچھ بند ہو گیا حضرت کا کون بکریا ناہتہ صاحب
 حلیف راجہ دینا ناہتہ صاحب سرگباش کچھ دتی بن اور رشتہ دار راجہ صاحب کی بی او سرور
 کچھ خدمت کر چوڑتی بن بعد وفات فضل شاہ صاحب کی اول جانی شاہ مریدا و کا فیکر گدی نشین تھا
 اب گوناد او سا بیٹا گدی نشین ہے سلسلہ انکا نوشتا ہی چنانچہ فضل شاہ کا پیر رحمان شاہ اور او کا
 پیر محمد صدیق اور او کا شہ فرید جی قبر غرب رویہ نو اکوٹ کی ہی اور او کا حضرت بیچار اور او کی پیر
 روشن ضمیر حضرت نوشتہ گنج سخن بلند شاہ پسر امین فضل شاہ بی علم رہا راجہ صاحب فی سبت جا ناچانچہ
 مولوی یکدل صاحب والد ماجد راقم الحروف کی پاس ہمراہ دیوان امر ناہتہ صاحب صاحب مزاجزادہ اپنی
 کو او کو بھی پڑھنی پڑھایا مگر وہ کبھی سوچ نہ ہوی اور صاحبزادہ بنی رہی اب گزارہ او کا کچھ مقرر نہیں
 صرف گہر بار بچ کر اوقات بیری کرتے بن راجہ صاحب فی جا رہا پنج نال او کو گدی تو سو بلند شاہ
 فی اب کمالی شہر میں لوگ او کو فضل شاہ کا فرزند جانکی اب کر چوڑتی بن بعد مر فی حضرت فضل شاہ
 کی راجہ دینا ناہتہ آئندہ نو برس تک زندہ رہی اور برابر ادنی پرورش کرتے رہی حال وفات فضل شاہ
 کا یہ ہے کہ بروز دوشنبہ چار ہوی اور مرض استسقا آئندہ روز چار رہی مگر جی تہی رہی اور پیر کے
 روز بوقت میں بچ شب کو فوت ہو گئی اوس وقت او کی پاس خدمت میں گکوا اور تانی اور واما با
 فقیر اور لالہ بیہ چار آدمی تہی جب راجہ صاحب فی سنا تو ایک دو سالہ محہ چند روپیہ تہ فین و تکلف بن کے
 واسطی مصحوب جو الا ناہتہ منشی کی بیجا قبر کو ہی بنوائی ہوئی تھی اوسجاں چند روپے رکھا گیا دو روز
 اول کا ذکر ہے کہ بلند شاہ فی پوچھا کہ حضرت میر کیا حال ہے آپ کہا کہ جانی شاہ کی پاس بیٹھی رہنا اچھا
 گزارہ ہوگا پھر جانی شاہ فی پوچھا کہ میر کیا حال ہے آپ جواب دیا کہ جو میری ماننی والا ہوگا تنجگو کہ
 بیٹھی مانیکا اور خدمت کرے گا پھر لکونی پوچھا تو کہا کہ میری قبر پر جا رو بکشی کیا کر اوقات بیری
 ٹیری ہوگی چنانچہ آجنگ کام او سا جلا حاتا ہی آپ کی قبر کی چار دیواری کا چوٹا سا دروازہ
 بزنک سبز اور چوڑے برسات میر فریش سنگین پڑی بن اور قبر کی سرسبز چرخان کے ساتھ
 سر پر چند ما سبز بلند کٹر اسے چرخان میں ایک بڑا طاقیہ جرس غر کہنی کا اور آئندہ تہی چوڑے

[illegible]

اور مراد علی شاہ اور نادر علی شاہ اور شاہ علی شاہ برادران حقیقی مین بدہ کے بدہ ہمیشہ بیان قوال آتی ہیں اور
 ہوتا ہے کہی کہی مجر العینی رقص طوایفان ہی ہو جاتا ہے **احوال مکان کہوڑی شاہ**
 یہ مکان دروازہ کسٹری کی باہر نکلتی ہے جنوب رو یہ ہے شرق و جنوب و غربت کی طرف دیوار چختہ
 خشتی اور شرق رو یہ سبز یعنی مہر عام گویا وہی دیوار شرقی ہے پچھلے ایک درخت ٹھہرا
 بلند اور چاروں طرف لیکر بہرہ وان و بیرو غیرہ مکان کی شرق شمال و یہ ایک چوڑے جے مین زمین
 مین اوسپر دیرہ منٹ اونچی چار دیواری سرٹانی چراغدان تازہ تیار سفید کاراوسپر ایک شہر
 سید کمال شاہ چشتی کی ہے جو سمٹ ۱۹ مین فوت ہوئی مین شہری لوگ انکو کامل فقیر جانتے مین وارڈ
 کہ تو مین گوشہ غربی مین ایک بڑا کوٹھہ دو درہ بن رہا ہے یہ سجن شاہ فقیر نو جواب اس تکیہ مین پڑتا
 بنایا ہے اور اصل مین مالک اس تکیہ کے پیر سرخ شاہ ساکن ضلع امرتسر موضع بہارک مین اور انکو
 بالکی بیان پڑتی مین یہ سجن شاہ بھی بالکاسرخ شاہ کا ہے کوٹھہ کی اگی گوشہ جنوبی و غربی مین ایک
 چاہ پختہ چرخ دار اور اس کے پاس تھوڑی سی زمین مرزوعہ آہن توڑی و غیرہ گل ہر قسم کے جنو
 مین اور سرٹانی چوڑے قبر کو کچھ سرسون اب بوئی ہے اور یہ کمال شاہ بلو طوایف کی پیر تھی اور یہ
 چوڑے اور قبر بلوئی بنوادی ہوئی ہے بلو لاہور مین بڑی گانی والی رنڈی فقیر مزاج مشہور تھی
 اور بہت بہت دور نام اسکا اس فن موسیقی مین پیلا ہوا تھا راقم الحروف نے بھی اوسکو دیکھا
 کہ صوفی مزاج اور کم گو تھی اور صوم و صلوات کی طرف بہت رغبت رکھتی تھی مکان کی غرب کی طرف
 ایک چوڑے پختہ چہر فقیر کی رہتی کا ہے اکثر لوگ شہر کے بیان آتی ہیں اور ارام حقہ تھا کو کا
 پاتی مین دندا کو نڈہ بنگ نوشون کو واسطی موجود رہتا ہے اور یہ بڑا قدیمی مکان شہر ہے چنانچہ
 ایک سو برس کا تو درخت بوڑھ موجود ہے **احوال مکان چوڑی عجب** غزب رو یہ شہر
 ملتان کو جو شہر لاہور کی سیاٹی دروازہ سو باہر حکمہ ضلع کی پنجو سے ہو کر ٹھنڈی ٹرک پر چلا جاتے
 اور جہان کوٹھان مسکونہ صاحبان عالیشان کی ختم ہو جاتی مین اور اس کے آگے دو سڑک مین
 مٹی مین ایک تودہ جو بطرف ملتان جاتی ہے اور دوسرے قریب ملتان میانی صاحب ہی ہو کر کوٹھہ کھڑا

ایک چراغ ہر روز جمعہ اور روز جمعرات حتیٰ ہر ماہ میں روئیں ہوتی ہیں یہ مکان فصل شاہ ہر ماہ
مہینہ ہی اندر دروازہ کشیری کے گھر لوگ رہتی ہیں وہ یہاں اگر مہینہ میں روئیں ہوتی ہیں یہ مکان فصل شاہ ہر ماہ
لوگ ہی آتی ہیں سرقروہ دنوارہ دیوار یاد دیوار ہی ایک کوٹہہ کے فقیر و کھاتہ اب لوہا علی صاحبہ
درمیت اور سکی سترہ رویہ دیگر یا ایک مکان چہ درہ اندر رہتی ہے چیتہ ماحچہ میں بطور کوٹہہ ہی مایا
اور غرب رویہ اس مکان سل ساہ ایک اور کوٹہہ والاں اب فقیر و کھاتہ اس کے ہی سترہ رویہ درمیت
و دی اور مکان لنگر گراویا اور وہ باغ میں آگیا ماسوا کے ساتھ توب دہر یک مکانیں وغیرہاں
فقیر و کھتہ وہ اتناک اوٹا کرتے ہیں اور کہتی ہیں کہ ہمارا بہت نعمت ہوا ہم عرضی دیں گے +
احوال مکان سخا راناوالہ تھارویہ تکیہ فصل ساہ کے ایک مکان سخا رانا اولاد موج دیا
اب بخاری کا مہینہ ہی سرب رویہ اسکے چاہ اور ساوہ سید اور فصل چاہ کی ایک سید کے تھارویہ
صف والی نقاشی جو کچھ بہ سید حیدر بخش طوائف لوجہ دلی نے سوائے اس سے اس سید کی نقاشی
رہ چار رنجیاں کے گرد چتر چستی ہر سہی رنگ کر لگے ہوئی ہیں درمحرابی مسابہ سرسگ سرسگ
ہو اسی اور سر خط علی میں ستر کدہ ہیں ایک سطر میں حوالہ اللہ اور دوم فصل اللہ کے لکھے اللہ
لکھے اللہ اسکی چو خط سیاہ کہیں اسکی سحر شہہ ہجری تحریر ہے اور سال کے درمیان میں
معصی سدا سید محمد رحمت + چون فصل چاہی حتیٰ احد + اور خونی یہ یہ شعر تحریر ہے -
سال او شمس رہ سہر احلاص + رد رقم چاہ حد احد + اور اسکے اوپر دونوں دروں رکھتے
حور میں فصل نام یہ تحریر ہے معصی وجود دس رابع حنا صر + او مکر و عمر عثمان و جسدر +
اور سگ سرمر کی سل کے تھارویہ چونہ یہ سید مراد علی بخاری خط علی تحریر ہے اگلی اس سید کے
چو ترہ دوریہ والہ خوب رویہ سسل میں ٹوٹی والی اور خرقہ رویہ چورہ سید ایک قمر کتہ چورہ
چ فقیر سلطان شاہ کو اور سہرانی اسکے میں قمریں ایک کفر تو فقیر کی اور دوسری دو ایک کفر اور
دوسری طالبہ میرالی کی اور تمام قمرستان مرسوہ رویہ سید خرقہ رویہ ہی ایک کوٹہہ کوٹہہ
سکوہ فقیر ہے اور جد درجت سرا میل ٹوڑہ وغیرہ ہیں مالک اس مکان کے اصغر علی ساہ

اور مراد علی شاہ اور نادر علی شاہ اور شاہ علی شاہ برادرانِ حقیقی ہیں بدہ کے بدہ ہمیشہ بیان قوال فی بین اہلسہ
ہوتا ہے کہی کہی مجر العینی رخص طوایفان ہی ہو جاتا ہے **احوال مکان گہوڑی شاہ**
یہ مکان دروازہ کشمیری کی باہر نکلتی ہے جنوب رو یہ ہے شرق و جنوب و غرب کی طرف دیوار پختہ
خشتی اور شرق رو یہ سبز یعنی سبز عام گویا وہی دیوار شرقی ہے پچھلے ایک درخت ٹھٹھا
بلند اور چاروں طرف لیکر بہرہ وان و بیرو وغیرہ مکان کو شرق و شمال و یہ ایک چوبترہ جس کے مین زمین
میں اوپر دیڑھ فٹ اونچی چار دیواری سرٹانی چراغدان تازہ تیار سفید کارا و سپر ایک فٹ
سید کمال شاہ چشتی کی ہے جو سمت ۹ میں فوت ہوئی میں شہری لوگ انکو کامل فقیر جانتے ہیں اور آد
کرتو میں گوشہ غربی میں ایک ٹبر اکوٹھہ دورہ بن رہا ہے یہ سجن شاہ فقیر فی جواب اس تکیہ میں ٹھہرا
بنایا ہے اور اصل میں مالک اس تکیہ کے پیر سرخ شاہ ساکن ضلع امرتسر موضع بہار کو میں اور انکو
بالکویاں ٹھہرتے ہیں یہ سجن شاہ بھی بالکاسرخ شاہ کا ہے کوٹھہ کی اگی گوشہ جنوبی و غربی میں ایک
چاہ پختہ چرخ دار اور اس کے پاس تھوڑی سی زمین مزروعہ اس میں تھوڑی وغیرہ گل بہر قسم کی جنود
میں اور سرٹانی چوبترہ قبر کی کچھ سرسوں اب بوئی تھیں اور یہ کمال شاہ بلو طوائف کی بہتھی اور یہ
چوبترہ اور قبر بلوئی بنوادی ہوئی ہے بلولا ہور میں بڑی کافی والی رنڈی فقیر مزاج مشہور تھی
اور بہت بہت دور نام اسکا اس فن موسیقی میں پہلیا ہوا تھا راقم الحروف نے بھی اسکو دیکھا
کہ صوفی مزاج اور کم گو تھی اور صوم و صلوات کی طرف بہت رغبت رکھتی تھی مکان کی غرب کی طرف
ایک چوبترہ پختہ چیمپر فقیر کو رہنے کا ہے اکثر لوگ شہر کے بیان آتی ہیں اور آرام حقہ تھا کو کا
پانی میں دٹا کو نڈہ ہنگ نوشون کو واسطی موجود رہتا ہے اور یہ بڑا قدیمی مکان شہر ہی چنانچہ
ایک سو برس کا تو درخت بوڑھہ موجود ہے **احوال مکان چوہجی غرب رو یہ ٹرک**
ملتان کو جو شہر لاہور کی سیٹھی دروازہ سو باہر محکمہ ضلع کو پنجو سے ہو کر ٹھنڈی ٹرک چلا جاتے
اور جہاں کوٹھیاں مسکونہ صاحبان عالیشان کی ختم ہو جاتی ہیں اور اس کے آگے دو ٹرک مین
مٹی میں ایک تو وہ جو بطرف ملتان جاتی ہے اور دوسرے قبرستان میانی صاحب سی ہو کر کوٹھیاں

سباہ کی طرف حاکم کے لشکر لائے ہوئے جا رہی ہے یہ مکان واقع ہے یہ جوڑی دروازہ باغ رسیدہ سکیم
 المسکو ریب المسکا کا خواصا حرا دی شاہجہاں بادشاہ کی ٹری قائل و ساعر تہی ہو اور سحر کلک
 اسکا محض تھا حاجیہ دیوان مخفی متہو و معروف ہو اور یہ ناحیہ کو اکوٹ سی لکیر یا معرب روئے تہا ہوتو
 کمارہ دریائی راوی سار سار ہوا تھا اب صرف ہی دو ڈی اس باغ کی باقی رہی ہے اور سوا
 اس کے کسی کسی مقام پر مصل مکان دامانگہ محس صاحب و پیر کی صاحب کوئی کوئی ساں بطور کدنا
 میا داس باغ کی دیوار کی دکھائی دیتی میں یہ جوڑی بہت اجا مالیاں عمارت کا مکان ماہو ہے
 جو کہ سابق میں سحر اسکے درما سہا تھا اسکے مدہ سی یہ عکس بہت سمار ہو گئی اب یہی موسم ہر گال بھی
 ریسات میں دریا عرب رویہ اسکے ہتا ہو مگر سکارا مگر ری فی سحر سی کاٹ ڈالا ہو سو سٹراب وہ رور
 سوراو سکا نہیں ہا ہا رہی دکھائی دیکھتے عار ملیا رہا اس جوڑی کے موجود ہوا اب صرف من میا مائی
 میں دوسرے قریب یعنی ایک طرف شمال دوسرے طرف جنوب مشرقی اور مشرق کو سہ جونی و عربی میں اور
 چوتھا جنوب رویہ کو سہ شمالی و عربی میں ہتا وہ سمار ہو گیا ہو میا داس کی موجود ہو صورت موجود
 یہ ہے کہ شکر مناس رحانی ہوئی دست رہا دروازہ محرابی سہ ڈیوڈی مالیاں ملے جو کچ
 ماہر سی ایک سہلہ اور اندر سی دوسرے دو محرابوں الہ ایک محراب توڑا ملے اور دوسرے پر سہل
 اندرونی اور شمال و جنوب رویہ درواری کی دو چوترہ و اسٹریسٹ رحانہ اسکا کچ دو دو گر
 لسی اور ایک ایک کر چوڑی اور پونی دو گر میں سی اوچی حشتی کچہ کار میں موجود ہی یہ دونوں
 چوترہ آثار عمارت دروازہ سی ماہر کالے ہوئی ہیں اند اس دروازہ کی شمال و جنوب رویہ دو سہل
 دوسرے ہیں انگریجی ماہر کطرف پہلی سہل میں شمال یہ چوترہ ایک گر مگرہ کا کچی دیواروں پر تمام
 گنگا رہی کا کام ہوا ہے اور سار رویہ طاق محرابی شش گاہ اور اسکی ساتھ ایک گر کا کولہ ملے
 اور مدار بہت ملے اس طاق محرابی کے اوپر چھب ہی شمال رویہ اس دروازہ میں سحرہ گلی رنگ سرج
 محس لگا ہوا ہے اوں سہ نشوں کی محرابوں میں جنوب و شمال روئے ایک ایک حلقہ مدورہ ہے
 ان میں کھڑی اللہ کہا ہے یہ دایری سرورہ عارند میں اور او میں بھی لکھا ہے اور گرد و لواح

ان درون اور شہ نشینوں کی زمین ستر تالیبم گیارہ گیارہ طاقتی تقسیم کی ہوئی ہیں انہیں تمام گلکاری
کار کا نفی چینی کی بزرگ سفید وزرہ اور مینار باہری دو منزلی اور اندر سیٹن منزلی ہیں اونکی اوپر کی
برجیان اب موجود نہیں مگر صورت اونکی یہ ہے کہ زمین سے لیکر تا سقف پہلی پنجویں تو عمارت ریختہ او
چار گز اونچا جا کے بیہ عمارت کا سنی شروع ہوئی ہے چنانچہ دو منزل تک آٹھ آٹھ طاقتی منقسم ہیں انہیں تمام
کار کا سنی ہر غرض ہر مینار میں ۶ طاقتی تقسیم کی ہوئی ہیں اور انہیں رنگ آمیز گلکاری پہراؤ کے رو بہ نظر
گلکاری پہراؤ ایک منزل سادہ اور اسکے اوپر کار باریک کیا ہوا ہے اوسین ہی رنگ کا سنی بیہ عمارت بطور
جالی باہری معلوم ہوتی ہے مگر یہ جالی جعلی ہے سوراخ دار نہیں صرف صورت جالی انیوینین دکھائی دیتی ہے
پہراؤ پر کی منزل بطور موثرہ شمن اوسپر ہی کام تمام چینی کا دروازہ کلان کے اوپر دو فٹ نیچر لب
بام سے ایک مٹول کتبہ ہے اوسین شمال رویہ سے شروع کر کے تاحد دروازہ آیت الکرسی خط ثلث تحریر ہے
چنانچہ نقل اسکی بحسنہ و بجم ذیل ہے **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ**
وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ
مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ الغرض یہ دروازہ دو
درجہ کا ہے یعنی ایک محراب در کلان باہر اور اسکی اندر قدری اس سے کم اندر آخر آٹھ در ارتفاع اس دروازہ
کا اس قدر ہے کہ باہری معہ عماری اسکے اندر چلا جا کے سقف قابلہوتی گرد اسکے تمام کام چینی کا تھا مقبوض
ہو گیا صرف دروازہ کے محراب کو اوپر بظرف جنوبی و قدری شمالی کام چینی دکھائی دیتا ہے پہراؤ
سہرہ ایک کتبہ بستی کا سنی کا اس کتبہ کی چار درجہ تہہ اب تین باقی ہیں شمال رویہ ٹوٹ گیا ہے اوسنیں
شعر تحریر میں پہلا مصرعہ تو پڑھا نہیں جاتا مگر حقد پڑھا جاتا ہے نقل کیا جاتی ہے شعر بنا پذیر شد
این باغ روضہ رضوان ۶ گنبت مرحمت این باغ بر میا ز لطف صاحب زمیندہ بگم دوران ۷
اور اس کتبہ کی اوپر سقف قابلہوتی ہے اور اوسپر شرف رویہ میں کٹر کیان چشتی دروازہ کی اندر جاتی ہے
جہت میں جو ٹھہیوں کی نشان دور دونوں طرف باقی ہیں اس میں طاق تختی پیری ہو گئی ہے دروازہ

اندھائی ہی میں دیکھا میں اوسکی شمال جنوب روئے شمس مکان حکمی مستقیم نظر گندم درسی و کھائی تھی
 میں درواری کی اندر جنوب روئے مکان شمس کی لگے اور جگہ مسقف قالموتی دو درجہ والی ہے اس میں سے
 سنگ مرمر کا مہر گاہ مصلیٰ عینا غزی و جنوب روئے اسکی اوپر ہی تہ نشیں عالیتان ہے اس پر تمام کار چھی
 کا جنوب صورت گویا ابھی معمار اور نقاش اس مکان کو سا کر اورا ہی اور سرل تالی کے دروازے
 دو طرف سے رول جنوبی و شمالی میں اللہ تحریر ہے عرب روئے دروازہ کا شمار ہو گیا ہے مگر
 جنوب روئے چورہ دست گاہ قدری موجود ہے ماری و ماری جنوبی کے کتہہ یہی میں خط حلی ایک
 میں موجود ہے جسکا ایک یہ معرکہ پڑا تھا یہ صاحب میا مائی چوں روضہ عالی ارم اصنام ہے
 اوپر جایکا اس کوئی راہ نہیں یہ دروازہ اندر اور ماہر کی طرف سے مکان ہے اگر اس جو مری کے
 عمارت یہ مصل ہو کر دیا ہوا تھا اب وہاں میں مرد و عورت اور جنوب روئے میں جو مری اور درت یہ
 مینا رگوتہ سرتی جنوبی کے ایک دروازہ مسقف تالی کا جو کتہہ کھڑا ہے اور اسی طرح مینا رگوتہ
 و شمالی کے عرب روئے یعنی طرف جنوب ایک دروازہ ہے اور جنوب روئے اس کے ایک چارچ جو ٹالہ
 مہر نزار ساکن مرگ کا ہے اور یہ میں ملا تہ مرگ میں ہے اب چہہ سیکہ میں اوسکی کوئی ہے اگر
 اس جسداری زمین لاریس خال کے پاس تھی اوسکی مدلہ سرکاری میں رمین اوسکو دی ہے اور
 میں باغ صرکار میں آگئی اس جو مری کے لگے بڑے عمارت ہو قدم ایک کندہ ترحت
 افتادہ پڑا ہے کتہہ میں کہ مٹاں بارہ درسی تھی حواہ عملداری اگریری گرائی گئی ہے ماریج اسرات
 کی گو کہ جو مری پر تحریر ہیں مگر رنگوں سے سامان ہے کہ اس ایکہاں پاس میں یہ عمارت جہم ہے
 اور یہ حوام میا مائی کا ہے تحریر ہے اسکا حال یہ ہے کہ یہ میا مائی ایک حواص نہاب قلمہ مسطور
 نظر محرم ساز زیب النسا کہ نہیں یہ باغ صرکار میں تھو حسب راسی شانہ اسکے نام عطا ہوا حدکی
 قدر دیکھو گواٹوہ زیب النسا کا ریب ورس ہے اور یہ میا مائی کا نام وسان مسعود
 سک گردن حسن سلووری ہے ماری کا ماندونی ماری ہے کتہہ میں کہ عرب روئے اس باغ کے
 میا مائی دایہ زیب النسا کا مگر وہ عملداری سکھان مسما ہو گیا اور بعض کتہہ میں کہ میان مائی

میر و دان بہا کہ جہان اب کوٹھی نواب سب سحاب سرجان لاریں صاحب بہادر دام اقبال ہی حال باغیچہ
باغیچہ کنیا لعل صاحب جنوب روید میرہ حضرت پیر علی گنج بخش مجوہری رحمۃ اللہ علیہ
 کے گوشہ شرقی میں ایک بلند چار دیواری بنام ہندو باغیچہ کنیا لعل شہسوی دیوار شمال روید فراہم کر
 شرق روید دروازہ آمد و رفت دروازی کے اوپر شمال و جنوب روید دو برجیان خورد پختہ رختہ کی
 چوبی چوکٹ نثار و صرف چولاندون میں طاق پیری ہوئی ہیں اور جنوبی طاق میں ایک کھڑکی
 ہی اور متصل دیوار شمالی سر دیوار ایک چبوترہ نش گاہ کے شرق و غرب روید دو موٹری خشتی خوش نما
 بنی ہوئی ہیں اس چبوترہ کے جنوب روید کوٹھری اور باغیچہ کے اندر غرب روید تین کوٹھریاں حکمران
 شرق روید اور ایک لان اسکی اوپر بالا خانہ اور ایک چوبادہ کے چار دروازی مع طاق تختہ چار و نظر
 میں غرب روید اس مکان کے باہر ایک تختہ انار اور ایک تختہ کھٹون کا قبضہ میں مجاوران حضرت دانا گنج بخش
 ہی شمال روید متصل دیوار چاہ تختہ مع چرخ چوب جس میں ایک سیل چٹا ہی ہو جو دہے اس چاہ والی دیوار
 کی باہر شمال روید سر راہ چوبچہ وسطی آسائش و پانی پینو گائی سیل کے بنا ہوا ہی باغیچہ میں چار تختہ میں
 ایک انار کا دو سہر کھٹون کا پتھر چوہا سبزی کیو اسکی اور چند درخت آوت اور چار بلچ بستہ آوت اور
 چار درخت کینا اور ایک درخت بنون دو دھریک مین عمارت تختہ اخیر سلطنت مہاراجہ دیپ سنگ
 میں بخشی کنیا لعل بخشی فوج سواری فی یہ مکان وسطی تقسیم خواہ فوج کے بلاگت بزرگ کر بنوایا تھا بعد
 اسکی اب یہ مکان بالیت بخشی کنیا لعل صاحب بن گیا اب اسمین کرایہ دار رہتی ہیں اور جمعاہ و حضرت
 عرس کے دن انکا کتبہ بیان اگر بیٹھا ہے اس مکانی زمین ملک مجاوران ہی مگر کرایہ اونکو کچھ نہیں ملتا
 زمین کی ملکیت کی بابت اونکو لکھ دیا ہوا ہے کہ یہ زمین مال مجاوران ہی باہر اس مکان کو شمال روید
 ایک اور چبوترہ مع چاہ تختہ چرخ دار اور درخت بڑہ کلان ہی کے نیچے ایک فقیر عروین نامی بیٹھا ہی
 شمال روید اس چبوترہ کے ایک کوٹھ چکا و غرب روید ہی مجاوران دانا گنج بخش صاحب نے بنوایا ہے
 اس میں فروش کرایہ دار رہتا ہی حال نکیتہ بہنیا زیانوالہ گوشہ ایسان مقام چوہری جو
 بطرف نیرت میانی صاحب ہی ایک تکیہ طوطی بیٹھا رہے جو تکیہ بیٹھا بیان والہ شہسوی اس مکان میں

ایک چارہ سچے چرخ دار سے مسلط ہو جو ہر گز دوسری چار دیواری ہی اس کیستہ ہو گئی ہو اور بہت دیر سے
 حاتم پیراں کیکر ولایتی اور دیسی اور انار دیسیل وغیرہ موجود ہیں اور ایک لالہ پتہ چشتی اور ایک
 آبدیک کوٹھری عام آہیں ہی ہوئی ہو اور سکو گوندہ نسالی میں ایک چار دیواری کہہ تھی اب تو تیار ہو چکا
 یہاں قریب ایک سند کی ہو اور یہاں قریب تان شہیاں لیاں ہو اور یہاں شہیاں ریاض ایک بقیہ علامہ رسول
 ایک دوہیہ باہواری دیا کر کے شہیاں یا ہو ہو اور گل کوٹہ کلاسا گل عباسی و درجہ سہیل بہت
 کھڑی میں آگے یہاں چارہ رواف چرخ جو سوا الہ حادی معہ باغیہاں یوں نہیں ٹارہے اور اس ملک
 مالک ایک قوہ حامی شہیارہ حوسید مہم مین شہا ہے اور دو لاکھ کریم حق جو چونک سی میں بہت ہے۔
حال میدان ریں خاں بالہر دروازہ موجی کے طرف جنوب ایک ٹکڑہ میدان ریں خاں شہر کو
 کہتے ہیں کہ وقت آبادی یہاں ریں خاں نام شخص ایک محلہ آباد کیا تھا جہاں محلہ مراد ہو گیا تو اب کا
 نام ریں خاں کا میدان سہو ہو گیا اس میدان میں جنوب دو دیہیں شکر کی جو ہری لالہ قریب چشتی
 بطرف شیش ریلوی حاتی ہو اور شہر قریب اوس شکر کی جو موجی دروازہ ہو کوٹھی کیا حال صاحب کے
 سحر سی ہو کر انارکلی کی طرف حاتی ہو ایک سکاں چار دیواری کھمبہ سہو رکن الدین سائیں کا مکان
 ہی دروازہ آندورفت اسکے کا جنوب روئے طاق تھو چوئی کہتہ اور اس دروازہ کی ماہر متغیل دیوار جو
 اور دروازہ کی عرس روئے ایک ٹرا چاہ معہ خرچ جو سارواں ریں مرر و عہد شدت مدسوں کا ہو اور
 اس ماہر ایک درخت کھراور دوہیہ پھل کا کھو اور اوسی چاہ کو ڈھانسیا لیا ہوا ہو شرق و غرب
 ساروئے اس چار دیواری کی ریں مرر و عہد ہو اور جنوب روئے اسکے وہ راہ ہو جو مراد حضرت شاہ اولیاء
 راحت کو حاتا ہو اس دروازہ کی اول حاتی ہی شہر قریب ایک لالہ پتہ چشتی کھڑی ہے جس کے دوہیں جو
 سد اور دو کینادہ اور پیر ایک بندہ اور شمال روئے ایک دروازہ مخرانی قالوئی جنوب روئے اسکے در
 وہیں مدگر کہ جو ٹاسیا دروازہ لگا کر کوٹھری بی طاق خانہ ہوئی ہو اور اس لالہ کے شہر قریب
 ایک اور قالہ جوئی سد و درختیں مشرق و غرب روئے دو کوٹھریاں ریں اور زرخ والاں لالہ وہ
 مسکو بہت بقیہ مالک اس میں مکان کا کھڑی رکن الدین ہو اور پیر رکن الدین ہی ملک

مقامی سے ہر گز وہ فقراتی خاندان چشت کا مقرر ہو گیا ہے اور شرق و یہ ایک اور دالان کی مین در
 بند اور میانہ کشا وہ غرب رویہ دروازہ محرابی سقفہ سر کی پوش شمال رویہ دیوار بند دیوار اسکی ایک کھڑے
 اور اسکی نعل مین جنوب رویہ زمینہ خشتی اور پر چڑھنی کو اور متصل اسکی کوٹھری کی دروازہ کی اگر غرب رویہ
 درخت بڑہ اور اسکی پنجہ اکہارہ و زیر پہلوان برادر کنانی بنوایا ہوا ہے یہاں اسکی شاگر و خشتی
 کہلتی مین اس زمینہ کی شمال رویہ نیچان جگہ ہے وہاں شیر و گیکر وغیرہ اشجار و بطور باغچہ کھڑی مین
 اور اکہار کی باس جنوب و غرب رویہ ایک چار دیواری پنجہ سفید سحر چرخان جسکی آمد و رفت
 جنوب رویہ ہی اس مین ایک قبر پنجہ چونکے میان خیر شاہ فقیر خشتی کی ہے جو سنہ ۱۰۸۰ھ میں بنوایا گیا ہے
 قوم کی از این تہی اور اسکی شرق رویہ ایک چوبترہ پنجہ اور او سپر قبر پنجہ ہذا گوشاہ انکی مرید کی اور
 غرب رویہ ایک پنجہ قبر مریدانہ ہے جو دہری موضع بہان کے ہے شخص مرید خیر شاہ کا تھا اور پھر غرب رویہ
 اسکی ایک چوبترہ پنجہ ہے سپر بارہ قبرین اور اس چوبترہ کی غرب رویہ ایک چار دیواری پنجہ ہے
 چونکہ سفید بنیزہ والی چیکا دروازہ جنوب رویہ آمد و رفت کی واسطی محرابی ہے جو کہ چوبی موجود
 ہے اور دروازہ کی گوشہ جنوبی و مشرقی مین دیوار بدیوار درخت پہل اس چار دیواری کی اندر پنجہ خشتی
 خشتی او مین ایک چوبترہ خشتی اور ہی او سپر شرق و یہ تین قبرین نامہ جنگا ادب کی واسطی نام طہرین
 کرتے اور تعویذ بھی نہیں بنائی مگر نشان قبر و مکی معلوم ہو تو مین اور چار پنجہ قبرین اور پنجہ مین
 چونکہ جسکے نام یہ مین - محمد صدیق صاحب - محمد سلیم صاحب - محمد عبدالحق - فاضل خور و -
 پنجہ فیصل شاہ کلان اور دروازہ کی مین و یسار ہی دو قبرین سبھی کی شا اور نور محمد نقاش
 کی مین سر مانی چرخان ہر روز چرخ چلتا ہے اور دروازہ کی باہر جنوب رویہ ایک قبر خام اس
 چار دیواری کے اندر غرب رویہ مقام ساون بہادون جمع ہو ہوساون بہادون شمالا مکی نعل ہے
 اور غرب رویہ اسکی بنیل پنجہ مربع زمین اس مین فواری اور شمال رویہ اسکی پنجہ کی طرف ایک اور دالان
 جسکے دو درجہ تقسیم کر کے در محرابی خشتی خوبصورت مین اسکی شمال رویہ پر فوارہ اس دالان کے
 غرب رویہ ایک چاہ ہے چرخ و عسلخانہ زمین نیچان مین حیا ہی ہے شمال رویہ اس ساون بہادون کی

چودہ پندرہ برس رسدہ داراں چودہری رکنا کی ہیں اور متصل اسکی ایک مسجد حسی مسجد مرتہ سر کی پونٹ کلہری
 ہے اور شمال دیہ مسجد سے سا رہا دتر کی وہ مانجہ ہے جو متصل دیہ شمال تخریر ہوا ہے اس میں عراق حنا
 تیار اور بر ورت میوہ دار کھڑی ہیں اول بیہ گرد نواح میں حان کا میدان مشہور تھا اور میں خان سرہ
 دریا حان لواء اگر بادشاہ کا تھا اور اس جگہ قریب اس چار دیواری کی باغ اسکا ہا خاصہ اس باغ کو
 دربارہ چودہری رکنا بیان کرتا ہے کہ میں نے یہی دیکھا ہے اس عرصہ پچیس سال سے وہ سمار ہو گیا ہے اس تک
 چاہ جرح چوب والا اس باغ کا موجود ہے اس اوپر دارا پیدار کا سنگار ہے وہ چاہ جو سردار ہے اس
 چار دیواری کے واقع ہے حال اسکا یہ ہے کہ محمد صدیق حسینی لاہوی اس کو سوچا جس میں رندہ تھی اور ٹیوٹر
 الحاج ۱۹ کو فوت ہوئی اور قراوی کی سی بہر بعد اذکی محمد سلیم لاہوی سجادہ نشین ہوئی اور وہ سر
 دی حجتہ کو فوت ہوئی اور قراوی کی سی متصل کی ہوئی بعد اذکی محمد اولو الحاق سجادہ نشین ہوئی اور
 وہ سیو لوہیں دی الحجتہ کو فوت ہوئی اور کی سحر میان حیر شاہ سجادہ نشین ہوئی کہ عمر انکی ایک سو سال
 ہوئی پھر بیہ پانویں دی الحجتہ کو فوت ہوئی اور چودہری رکنا اسکا جانشین ہوا اور وہ اس تک پون
 ہے اور اسکا پچودہری ہاگو وہ ہے اور کامرین تھا اس بیان تناج مختلفہ عرس ہوئی بین یعنی عرس
 ہاگو ساہ کا مائیسویں نشان اور حضرت محمد صدیق کا ۲ واج کو اور محمد سلیم کا بیسویں واج کو عہد ساہان
 دویت چاہ اس مکان کے ساتھ عطا و معاف ہوا عہد مکہاں سے صط میں بیان حیر ساہ صاحب سوائے
 علم و کمال کے ساعر ہی تھی چنانچہ دیواں اسکا اتک موجود ہے اور کرامات انکی ہزار ہا مشہور مگر زیادہ تر یہ
 مشہور ہے کہ واسطی در ز رہ کو اسکا تعویذ بہت آچا تھا سلسلہ آچا یہ ہے کہ محمد صدیق لاہوی دیکھنے والے
 حضرت عبداللہ الحقی کے اور وہ حضرت سہاں حکمی مرزا متصل بادہ مولال حسین کے ہے اور وہ حضرت مرزا
 سترامانی کے اور وہ محمد ماری سحرمانی کے اور وہ حضرت شیخ شمس الدین ترک بابی تھی اور وہ حضرت خیر
 علی احمد صابر صاحب کی اور وہ حضرت خواجہ مرید گنج شکر احمد دہنی کے رحمۃ اللہ علیہم اجمعین میں حان ہی اسکا
 مرید تھا اور اسو مرزا انکی بیان کرای تھی احوال مکان شاہ کشتہ صاحب بیرون
 دربارہ سوچی مقررہ ساہ انوالہ تعالیٰ صاحب کے گوشہ شمالی وغری میں واقع ہے گرد نواح اسکا چاروں طرف

چار دیواری نام کنگیرون کی دروازہ پختہ خشتی جنوب روید دروازہ کے اندر جاتی ہی دہری ماہہ ہر ایک مکان چار
پختہ چونکہ دو منزلہ منزل اول کا دروازہ طاق تختہ چوبی شرقیہ اور بالا خانہ کی چار کھڑکیاں چاروں طرف
اوپر چائیکسی بیڑیاں اس مکان کی ہینن زربان رکھے کے اوپر جاتی ہیں یہ چوبارہ الہی شاہ چاروبکش
اسکے اچھری مین بنایا ہوا اس چار دیواری کو گوشہ لکھنی مین چاہ چرخ والہ مسہ خٹخانہ پختہ اور غریب روید
اسکے چوترہ مسجد حسین درجستہ دن بلند کھڑا ہے واقع ہی چاہ کی شمال روید چوترہ پختہ چونکہ حکما دروازہ
جنوب روید اور سرٹافی دو چارندان اسپر چار قبرین ایک شاہ کشتہ صاحب کے اور دوسری محمد شاہ اور
یتیمی بیٹائی خان اور چوتھی الہی شاہ واقع مین اور گوشہ غربی و جنوبی مین ایک دالان خشتی چہرہ
محرابی والہ اور شرقیہ اسکے ایک کوٹھری دروازہ اسکا شرقیہ روید اور چوتری کے غرب روید ایک مکان
سبع بیچان مین واقع ہی گرد فواح اسکے لیکر گوندی۔ دن سپر کھڑی مین اب یہاں بھی شاہ فقیر چاروبکش
کا رہا فندگی کرتا ہی وفات شہ کشتہ صاحب کی ۱۴ ربیع الاول ۱۰۱۵ مین واقع ہوئی بروز عرس
بہند مارہ رات کو ہوتا ہی دوسری روز پنج کھیران اور مجلس ہوتی ہی حال انکا یہ ہے کہ یہ حضرت شہ
مین افغانستانی بیان آئیں سید بزرگ قادریہ خاندان کے تھے اس مقام ہمدت مدینہ تکف رہی اور بعد
وفات یہ مین دفن ہوئی بعد ازاں چند سال قبر ویران پڑی۔ ہی مگر یہ حال تھا کہ جب کوئی بی بادی
کرتا تھا تو ایذا پہونچتی تھی پھر اسکے امین الہی شاہ فوہیہ تمام عمارت بنوایں ٹرکپن سے وہ آچھا چاروبکش
رہا اور چار دیواری مین چار چوتر پختہ معلوم الاسم اور موجود مین عرس کے روز کوئی بڑا میلہ تو یہاں پہونچ
ہوتا البتہ اشخاص متعدد جاتی مین نام راگ رنگ بیکر کر چلے آتے مین اور کسی کتاب مین مال انکا تحریر۔
ہینن صرف زبانی چاروبکش جو حال سنا سو تحریر ہوا اور شجرہ ہیماں شاہ کا یہ ہے کہ یہاں شاہ
بالکا الہی شاہ کا اور وہ میان گاما کا اور وہ میان محمد زمان کا اور وہ میان عصمت اللہ کا اور وہ
حضرت نوشہ صاحب کا فقط احوال مکان ڈھایہ بیوی ووی اسکا مکان حوالہ
بندہ فی اول احوال حضرت مہوج دریا بخاری مین ہی دیا ہے اور تھوڑا سا حال میڈا تحریر کیا
اب حال مفصل یہ ہے کہ یہ ایک مقام ٹیلہ پر جنوب روید کوٹھی جناب فنا نکل کشتہ سید در ملک پنجاب وغیرہ

واقع ہوا اسکی آمد دسہ کاراہ سال وہ ٹیلہ ہی میں ٹلے کے مسروقہ سبک مار دیواری مد آدم سپی بلدیہ
 حویلی گچ حسنی دروارہ وہیں مار دیواری کا سرب رویہ بچہ حسنی چوہہ بچہ بچہ حویلی موجود ہی اور اس
 پار دیواری کی سرب رویہ ایک چورہ بچہ ہرما چوہہ گچ اسپر قمر ہی چوہہ گچ حضرت حامی اسماعیل شاہ کی
 اور گوشہ عربی و شمالی میں ایک مسجد چوہہ گچ سید گوشتہ سری و شمالی مسجد میں ایک چاہ بچہ عربی اور
 مسجد و مساجد بچہ و جنوب و شمال وہ دیوار بچہ چوہہ گچ مسجد میں در عالی مسند مرتبہ سبکی پوس
 مار دیواری مکان میں شرف رویہ ایک چوہہ بچہ حیران اداں اسپر قمر ہی وڈی روحہ حضرت سید
 میراں محمد ساہ ڈیرا سکاری کی ایک گوشہ عربی و حویلی میں کوٹہ اور دالان مسکوہ حیراں دالان کے
 متن در عربی و شرقی مد اور مسابہ تال وہ کسادہ اور دالان کا ٹہہ سال رویہ اور اس کے اندر کوٹہ
 ہی بچہ موجود ہی نام فقیر حار و ساکش عداہ ساہ چار دیواری کی اندر در درخت وں اور میں لکیر
 موجود ہیں اور ماسوا اسکی حد فقور حام موجود ہیں مکان آباد اس مسجد میں لڑکی ہی ملاہا سکا اور
 شریف ہیں اور راہچا ساکس مرنگ ہی حامی اسماعیل صاحب کا مال بیہ بچہ کہ بیہ حضرت مس سید عداہ
 رتائی حضرت محمد عورت علی اوچی سید گیلانی میں ماعت شریف آدمی اسکا اوج سی بچہ ہوا کہ بچہ لکیر
 انکو ہر گاہ میں موضع بیرون میں عبات ہوئی تھی اور میں شہر ساہ لاہور تیار ہو رہی تھی اور
 مادساہ مسوہ آبادی شہر تھا بیہ حضرت ہی اگر لکیر محل میں سکونت پیر ہوئی اور یہاں ہی وفات پائی
 اور سال وفات آپکا سوٹو نہر ہے ۹۷۸ ہجری وڈی صاحب کا نام امعلی بی بی فاطمہ بنت عبداللہ
 مات ہر وہ شری عابدہ اور راہہ اور صاحب کمالات طاہری واطبی تیار صاحبہ ایک در کا دکر
 کہ آپ چار دیواری دہوئی اور چاہا کہ عار کو دہو پ میں ڈالیں جو کہ صرف میں گھڑی دن ماتی تھا پتا
 جس ماہ میں یہی گرا ایک درجہ تیری کا انہی دولت خانہ میں تھا صرف او سکی سرور دہو
 تھی جو کہ ڈال چاہا کہ درخت سرسوں کے کہ کوی درخت پر چڑھ کر ڈالی ممکن تھا اور گھر میں ہوا
 آپکی کوی دوسرہ تھا اسو طلی کالت ماہاری خود درخت کی پاس حاکر و مایا کہ اسی درخت حاکر و
 ہی کہ منہ پر چار کو ڈالوں خود را اسی سر کو سچا کر درخت فی الصورت ہی گیا اور اسکی اور مدد دے

جب ہا در ڈال چکر تو پھر درخت اونچا ہو گیا جو کہ وہ درخت خانقاہ حضرت موج دریا بخاری سے نظر آتا تھا حضرت موج دریا بخاری وہ چادر بلالای درخت سوکھتی ہوئی دیکھ کر غصہ میں آئی اور جانا کہ حضرت بیوی و بیٹے صاحبہ کو لوگہر میں کوئی نہیں وہی درخت پر چڑھ ہی ہو گئی اور چادر درخت پر ڈالی ہو گئی یہ موج کر گہر میں آئی اور بیوی و بیٹے صاحبہ سے بحالت غضب فرمایا کہ یہ کیا ستر داری تھی جو تم سے بیرون میں آئی ہو درخت پر چڑھ کر جو تم سے چادر سوکھ کر ڈالی تو ضرور تم کو باہر والی لوگوں نے دیکھا ہو گا یہ سن کر حضرت بیوی و بیٹے غم میں آئے اور فرمایا کہ یا حضرت ہماری آبا اجداد کی یہ رسم نہیں ہے کہ عورت درختوں پر چادر ڈالنے کو چڑھیں بلکہ یہ درخت اللہ کی حکم سے بہت ہو گیا تو ہمیں اور سہ چادر ڈالی حضرت موج دریا بخاری یہ سن کر فرمایا کہ اے چاہا اگر یہ بیان آپ کا ہے تو جس طرح چادر درخت پر تھی ڈالی ہو اسی طرح اتار دیں بات سن کر حضرت بی بی درخت کی باس گئیں اور فرمایا کہ اے درخت جسطرح کہ لگے خدا کی حکم سے تو سر نہ مین ہوا تھا اسی طرح اب پر نہ چاہو جا کہ ہم اپنی چادر تیری اوپر سے اتار لیں پھر درخت نے کہے درخت بہت ہو گیا اور بیوی و بیٹے نے اپنی چادر درخت کی اوپر سے اتار لی اور موج دریا بخاری صاحب کی خدمت میں عرض کی کہ ہر قوم کے مشاخص عام و خاص ہوتے ہیں یہ کہتے ہیں کہ مورثہ اپنی اجداد کا رسم ہے ایسی نفی فرمانا لازم نہیں آتا از انجا کہ بیوی صاحبہ حضرت کی خفگی سے رنجیدہ ہوئی تھی آپ نے بحالت خفگی فرمایا کہ آئندہ آج کی تاریخ سے رشتہ فیما بین سادات بخاری و گیلانی ہوا کرے چنانچہ او سر و سر فیما بین سادات گیلانیان و بخاریان رشتہ داری موقوف ہو گئی اور تکیہ موقوف ہر احوال بیکہ لوٹاران یہ تکیہ غرب رویہ اس راہ کی جو موجی دروازہ سے کوئی نفی نہ اور قلعہ گوجر سنگ کو جانا ہی واقع ہر گرد اسکے خام چادر دیواری راہ آمد و شد شرق و جنوب رویہ سارے کی ایک دالان دو دروازہ ہے اور شمال رویہ اسکے چار بختہ معہ غنائت و سبیل و چوہترہ مسجد خشتی چادر دیواری والی اور جنوب رویہ دو چوہترہ خشتی چہر ایک ایک قبر بختہ ایک نو غلام شاہ کی بہای کی اور دوسری میر یعقوب شاہ کی جو فقیر چشتیہ تھے اور چند قبریں امام بخش و افضل سنگھران کے لواتین اور یہی افضل اور امام بخش اس مکان کی مالک میں ایک طرف چٹا بان بنا کر گل بوٹ لگایا ہوا ہے

اس مکان میں سب وجہ دن کر رہے تھے کہ وہی قوت کبریٰ میں عرب و عجم اس مکان کی قریب ہوں اور
 یہ نہ مرساں ہماری متعلقہ مقبرہ سادہ انوارِ عالمی ہے اس مکان میں ایک شخص شہید شاہ فقیر چھوٹا ہوا
 اصل بہر تہیہ کا رہتا ہے وہ گدائی کر کے کہا تا بہر حال مر کر ماسد ہے

احوالِ مقبرہ عالیہ حضرت ابی بی کدِ ماس

حالِ انکا یہ ہے کہ ہم چھٹی سیالیاں ایک صاحبِ رخصی علی کرم اللہ وجہہ کی صاحبزادی ہستہ و صاحبہ حضرت عیسیٰ
 عیسیٰ اللہ عنہ کو موسوم ماسم رقبہ اللہ تعالیٰ فی حاج اور راج صاحبزادیاں حضرت عقیل بہادر حضرت
 علی المرتضیٰ علیہ السلام کے مام بہ ہیں حضرت لی لی تاج حضرت لی لی نور حضرت لی لی نور حضرت
 لی لی گوہر حضرت لی لی شہار بہر گاہ حضرت مسلم، حضرت لی لی رقبہ اللہ تعالیٰ فی حاج صاحبہ
 مسکوہہ صاحبہ سلم تہی کہتی ہیں کہ صاحبہ ہام سیدہ الامام شاہ کر بلا عرب پڑھائی حضرت سیدہ
 امام حسین رضی اللہ عنہ مدینہ سورہ سی روایہ کو وہ صاحبہ الطلک فیماں ہوئی تو بہ فی سیالیاں تہی کا
 نہیں ہم محرم الحرام کو صاحبہ مام ہام صاحبہ یامی ماضی صاحبہ مرقصوی کی ایں چہ فی سیو کہ ایں
 فرمایا کہ ہم یہاں علی حاو و ہوں فی مرض کی کہ یا اچی ہم تمکو ایسی حال پر احتلال میں چہو کہ کیا
 حاد وین بعد ائیس ملک اگر ایسا کرتی رہو قاصد صاحبہ لی لی فاطمہ کو کیا مہبہ دکھلا دیں آئی فرمایا کہ
 اسی نور خٹماں میں محور ہوں حکم مرقصوی ایسا ہی ہے مراقبہ کر کے دیکھو بوجہ جاری سیالیاں غرض
 کی کہ اجاہ ہم تابعہ ایں جہاں حکم ہو چلے حاد وین آں فرمایا کہ مہد عایکا تمکو ارشاد ہی بہر اہوں
 غرض کی کہ جاری دونوں فرزند اچکی پاس ہیں تاکہ ایچی مدہوں پر شہادت پائیں بعد مدکہ
 حضرت لی لی قول فرمایا اولی سیالیاں و ماسی روایہ مہد ہوئیں دوسرے روایہ فاطمہ خاتون گدار شہار
 حضرت صاحبہ مظلوم کا شہادت گہر ایں مگر خیال بغسل حکم علی آئیں حتی کہ لاہور میں آ
 یہ ہو کہیں اور یہاں مقام حاضہ ایک ٹیلہ تھا اُس پر ایں اُس ماہ میں گرد و نواح اسماعام کے کوئے
 کوئی تہی یعنی لستی راجوئی تہی حب یہ بیسیاں یہاں ہو چکی تو بعد درک قدم اہلیت

کافی کرختہ تر خیر ہر سال محراب حرم رویہ ماہر سبقتی نظر نامہ ہی شمال جنوب رویہ دیوار سمار ہو گئی ہے
 اس میں یہ سید محمد ایک محل مصاحب حان بیادہ کی عیہ ہے حاجہ اولاد کی مراد ہی گیا میر سنگت
 صاحب بیادہ کیلک کہ حرم لوری لاہور میں موجود ہیں اس سجدہ گوشتہ شرقی و شمالی میں ایک حوض
 چراغدان والہ جکے سیروں میں پھر پھر سج گئی لگی ہوئی ہیں قبر کسی عورت لگی ری کی اور اس کی شمال رویہ
 چھوڑہ قریب قریب علام حکیم لگی ری کا بطور تکیہ منہ کو ٹہنہ خام تہ درہ ایک فقیر بی اب بیابا رہتی ہے اور
 جہد درخت کیکر اور گوشتی و دن گھڑی میں اور اس سجدہ گوشتہ لگی میں ایک خورہ ہفترہ بطور سنگل
 حوالہ ہی نام میں مشہور ہے موجود اور ایک چار و لطف درمحرابی اور اس سجدہ کوی ضرر موجود ہیں اور یہ
 کہ سیر قریہ گوشتہ میں چاہ سکتہ لگا ہے اور چار و لطفی حوالہ کی شمال رویہ ترواہ دور ایک سید پور لگا
 کی سید جو گچ ۳۷ سال سہی ہوا ہے پتہ لکھن پور پور لکھن پور لکھن پور لکھن پور لکھن پور لکھن پور لکھن پور
 لی جو کھٹ اندر محرابی شمال رویہ سجدہ حکا ایک درمحرابی جنوب رویہ اور ایک عرب رویہ ہر ایک
 اندر اور دیوار و سیمیں اور درمحرابی اندر و سجدہ کا اسکی اور ایک سہل سگ مرمر کی اسیرہ شجرہ
 ہی سجدہ فردوس میں کہ سید پور محمد ہے + سرور شدہ دین سجدہ دیاع ماہ چوں سجدہ کرد تہ
 اور جہد + تاب سجدہ گفت میں گو حراج ماہ اسکی جنوب رویہ ماہر کطرف چاہ سکتہ اس دروارہ کے
 جنوب و یہ دیوار میں سہل حکا اوٹوٹاں نو سیدہ اور جنوب رویہ سجدہ دیوار میں ایک چوٹا سا
 دروازہ محرابی مار دیوار سی قبرستان کا اس مار دیوار کی ایک دروازہ محرابی دیوار شرقی میں ہے
 اس میں نو مین چونہ گچ اور چار خام رستہ داراں نور اور جو دیوار کی اس میں ویتس درخت دن ہی
 گھڑی میں سجدہ میں سجدہ مہرہ سید طلحی اور حوص نہیں فرشتہ سجدہ چو گچ سجدہ اندر سجدہ
 حوالہ گچ خورہ سا اور گندک کی سجدہ دیوار شمالی میں ایک کھڑکی محرابی ماہ کعرب رویہ عسلیارہ سجدہ عورت
 سجدہ نور ایماں والہ اور جنوب رویہ عام قبرستان لگی یہاں دہ گراں دیرہ کا ہے گوشتہ حوالی
 و حوالی میں دو چار دیواریاں ایک حسی حکا دروازہ عرب رویہ محرابی گوشتہ حوالی اس میں کوٹہ
 حوالہ داور دو حوضوں پر چہ قبریں سیدوں کی گرد و اح اس کے منام حرامداں با اس کے ایک تہ

اسمین چو ترہ پختہ تھی بلند پر قبر سید شاہ نور الدین کی بوسیدہ پر حضرت عبدالکبرین فوت ہوئی مین گرد
چار دیواری بوسیدہ کنگرون کی غیر آباد خانقاہ کے شمال کی طرف حوض اطولانی چو ترہ ہی اور اسکا
قدری حال اول تحریر ہو چکا ہے اسی پر پتھر پر زانی جراح پتھر پر زانی قوم سی حجام اور نہایت کنگر
جراح تہا مہاراج کی بیان اسکی تو قید بدھ کمال تھی اور اپنی فن مین کنگر اور پٹ پکا تہا اسکی قبر کی سرٹانے
چراغدان پختہ محبوب شمال دویہ اسکے تمام قبرستان عام، اسکی اگر شہر فرویدہ جا کر اسی ٹیلہ پر زینہ والی ایک
چار دیواری پختہ چونہ گچ، اس چار دیواری کا دروازہ محرابی طاق تختہ و چو کٹ غریب رویہ گوشہ چولی
مین اور دروازہ کی تین گیندیان رنگین اور دیوار جنوبی مین ایک کٹر کی محرابی چونہ گچ اس چار دیوار
کی اندر شمال رویہ ایک زینہ والہ اور چو ترہ پختہ چونہ گچ، جس پر دس قبرین پختہ چونہ گچ اور اس چو ترہ
جنوب رویہ بابل بشرق ایک خور و چو ترہ اور پو دو قبرین چونہ گچ بیہ تمام قبور لو حقیقہ جاب حضرت
میر وزیر علی صاحب سابق تحصیلدار کی مین اسکی ساتھ اور چار دیواری بنی ہو چکی چونہ گچ سفید
اسکی جنوبی دیوار مین کٹر کی محرابی بر سر راہ در میان اسکی ایک چو ترہ پختہ چونہ گچ رنگین منقش او سپر
دو قبور چونہ گچ ایک خدا بخش کو تو ال و دوسری اوسکی زوجہ کی تاریخ وفات اوسکی مصنفہ مصنی
غلام سرور لاہوری یہی قطعہ تاریخ جبکہ کو تو ال بلکہ لاہور، موت کی تاریخ سی ہوا ہا مال،
لکھی تاریخ اوسکی سرورنی، مرگیا نامی شہر کا کو تو ال، دو درخت خور و گوندی سرورنی اور پانی
کی طرف کٹری مین اور اس چار دیواری کی طرف خانقاہ بیوی تھوری کی یہی حال تھا اگر تحریر ہوگا
اور شمال رویہ اسکی تمام قبور عام اور درختان دن جہان کپہ راتر تمام ہوتا ہی وہاں ایک بطور چو ترہ
اس چو ترہ کی شہر فرویدہ ایک مسطح تختہ چو بی اور اوپر سی محرابی دو طرف شمال جنوب رویہ
پتھریان پختہ، اس دروازہ کی اندر جاتی ہی جنوب رویہ ایک منقش چو ترہ بوسیدہ او سپر
قبر حافظ ابز و بخش کی اور شمال رویہ متصل دروازہ ہذا کی تین زینہ پختہ چو ترہ کی غرب رویہ چار دیوار
کو تو ال کی ایک چو ترہ پختہ چونہ گچ سرٹانی چراغدان اور پانی درخت دن او سپر قبر شوہر چو ترہ
کی سرٹانی اسکے ایک اور چار دیواری ایک فٹ بلند معہ چراغدان چونہ گچ بیوی بعد بھری کی اور

رسول کے اون صاحبزادے کو ان شکستہ سرد ہو گئے اور بیٹوں میں فتنہ اور خلل برپا ہوا تو وہ نہون فی جزئیہ نہون
باعث اس تہنکہ کا پوچھا سب فی سوچ بچار کے کہا کہ بیان کو سی عرب ترک اولاد رسول اللہ آسی امین
یہ اونکی برکت کا اثر ہے وہ نہون فی بعد دریافت حال اونکی طلب کیو بطریق لازم یہی تھا کہ اونکو بلا لائے
اس امر سے یہ بی بی بیان حیران ہوئیں کہ یا الہی ہم ستم رسیدہ ہیں اول جدائی برادران اور واقعہ کر بلا ہوا
اور پھر ملک بیگانہ حتی کہ کوئی ہماری بولی بھی نہیں سمجھتا اس سے آپ اونکی پاس تشریف نہ لی گئیں جب یہ
خبر راجہ کو پہنچی کہ وہ تشریف نہیں لائیں تو انکی سردار ولی عہد کو بھیجا اور کہا کہ یا تو اپنی ہمراہ انکو لانا
یا اپنی فکر و وسوسہ خال آنا اور نام اس راجہ کا یہاں پہنچائی در بعضوں کی نزدیک مہارن اور اسکی بیٹی کا نام
بکر ماسہا، اور اسکی بیٹی پر کتبی بی بی صاحبان بیان تشریف لائی تھیں تو اسوقت سات سو چار آدمی لائے
حافظ قرآن بزرگ انکی ہمراہ تھے جب وہ کنوڑ حضرت کی پاس آیا اور حکم راجہ کا کہہ سنایا تو آپ نے بہت
وساحت فرمایا کہ بابا ہم غریب مسافر تہم رسیدہ اور بی خانمان ظلم کشیدہ از حد یکس ہیں براہ خدا
بہکو تکلیف نہ د اگر تم ہماری بیان رہی ہو ناراض ہو تو ہم چلے جاتے ہیں اور ماسوا اسکی ہماری مذہب میں
مترداری کا حکم بنا کید اکید رہی ہو اسکی ہم راجہ تک نہیں جاسکتے اور سن کر کہا کہ میں مجبور ہوں اور صاحب
طرف سے ایک لکھ بچے ہر مورہ ہوں آخر بی بی صاحبہ کلان فی راجہ کی لڑکی کو اپنی پاس طلب کیا اور ایک نظر
نوجہ سے اسکی طرف دیکھا دیکھتی ہی وہ بہوش ہو کر گر پڑا جب ہوش میں آیا تو دیا اور حضرت کی قدم
مبارک پر گر کر درخواست تعلیم و تلقین دین اسلام کی کی اور صدق دل سے مسلمان ہوا جب یہ خبر
راجہ کو پہنچی تو وہ نہایت متروہ ہوا تمام ہندوؤں کے بلو کر کے شورش مجا دی اس سے بی بی
صاحبان بہت خائف ہوئیں اور جناب الہی میں عرض کی کہ یا اللہ ابھی خوف حادثہ کر بلا ہمارے
دونوں سے نہیں گیا کہ یہ دوسرا حادثہ عظیم برپا ہوا ہے ہم چاہتی ہیں کہ ہمیں پردہ ہو ماریں یا الہی زمین کو حکم
دی کہ ہمکو امان دیوی یہہ دعائیں قبول ہوئی اور اسوقت زمین اتریں ٹکاف ہو گئی اور تمام بی بی بیان
و عین سا گئیں اور پوشیدہ ہوئیں پہلے بہت اشخاص ہمراہ بیان کو اپنی حضرت عنایت کی اور فرمایا
کہ اپنی وطنوں کو چلی جاؤ چنانچہ اتباعاً لالحکم چلی گئے اور صرف چار حافظ جیکے نام یہ ہیں -

حضرات بی بیان کہ چار سو سال تک راجہ نامی ہنود ملک الہا کے ہی اور اون کا راجون کا دارا نخل افستا وں نام میں
 شہر منوہر پور علاقہ دہلی تھا بعد اسکے سلطان محمود غزنوی نے یہاں اگر حضرات کا ذکر کتنا اور اراوت قلبی ہے
 چار دیواری پنچتہ اور خانقاہ میں چند دالان تعمیر کرائی بعد ازاں بعد اکبر بادشاہ بہت عمارات تیار ہوئیں
 اور قبرستان مقرر ہوا چنانچہ اوس عہد کی قبر سید نور کی اب تک موجود ہے اور جو قدیمی زمین انکی قبضہ میں
 رہی وہ سب حاکموں نے جاری رکھی اور سو اسی اسکے بار چاہہ مزووعہ اکبر فی ضلع ہتی میں خدام خانقاہ کو عطا
 پہر امیر ونگا قبرستان بھی یہاں مقرر ہوا اور بعد خان بہادر یعقوب خان امیر خان بہادر بیہانکی مجاور
 سیان شیخ رضا کو ایک مکان احاطہ پنچتہ معہ ایک دالان سدرہ قابلی کے شرف بھی قابلی ہی ہوا دیا —
 چنانچہ اب تک وہ عمارت کھڑی اسکی غرب رویہ قبرستان مجاور ونگا اسمیں ایک چھوٹا سا چوتھرہ پنچتہ اسپر
 قبر پنچتہ خالی گردنواح چراغدان حشتی یہ عظیم شاہ مجاور فی انپی واسطی بنوائی ہے پہلی یعقوب خان کا ارادہ تھا
 کہ اس چار دیواری میں اپنی قبر بناوی مگر جب تیار ہوئی تو بعد مجاور وں کو دیدی اور اپنی واسطی بنوائی
 اس چار دیواری کی ایک اور احاطہ کے جنوب کی طرف ایک دالان درہ حشتی اور شمال رویہ چاہ پنچتہ
 تیار کر لیا قدرت الہی سے وہ جگہ بھی اسکے نصیب ہوئی بوقت قتل احمد شاہ درانی جب قتل عام ہو
 تو یہ بھی متصل بیگم پورہ قتل ہوا اور وٹان ہی قبر اسکی بنی اس چار دیواری کی دیوار غریب ایک کھڑکی اسکے
 اگلی اور چار دیواری اسمیں قبر پنچتہ انتہی شاہ فقیر کی عرصہ بتیس سال سی بنی ہے اور اس احاطہ میں فوسن
 درخت گوندی اور تین دن کھڑی ہیں اس احاطہ کی غرب رویہ ایک اور بڑی چار دیواری ہے جسکی
 غرب رویہ دیوار سمار ہو گئی ہے اسکا دروازہ محرابی غرب رویہ اور کسی طرف ایک چاہ معہ غلخانہ
 وسبیل پنچتہ چرخی دار اسکی دو حصہ ہیں ایک میں قبرستان کوٹھی داران نور پوریہ کا اور دوسرے کچرا
 پشاوری مسمی آغا جان کا اسمیں شرف رویہ ایک چوتھرہ سعید چراغدان والہ اسپر میں قبریں ایک آغا
 جان کچر کی اور ایک دوسری اوسکی بہن بخت بہری کی اور میٹیری ہی ان اوسکی گھریم بینی کینز کہ اسکی
 کی اور دروازی کے ساتھ ایک سعید قبر راجی ڈومنی مطربہ ہمارا کچہ شیر سنگ کی دیوار اور اسکا راگ بہت
 پسند کرتی تھی جنوب رویہ حصہ کوٹھی داران میں چند قبور انکی اور میں قبریں برادر زادگان نواب

نبی رحمان صاحبِ گوسہ عربی و جوئی میں ایک دالانِ سدِ درہ اسکے اندر کوٹھری مسقفہ دو درہ
ایک کسادہ منیہ کرم کس محاورہ کہ اس اوسمیں دخل و قبضہ محمد کس کرم کس محاورہ کہ اس اوسمیں دخل و قبضہ
ایک دالانِ ٹرا کسادہ منیہ شاہ پسند طوائف و مخمیر کس محاورہ کہ قبضہ سے اور یہ مکان ساہسہ
طوائف فی محمد کس کے ماب کرم کس کو سوا دیا تھا عرب روہ ایک سجدہ چوبہ گج حشی تن درہ
جنوب روہ اس سجدہ کو چاہ حرجی دار دروارہ چاہ سجدہ کی طرف بہین باہر سیر راہ حرجی لگی ہے
ہی جنوب روہ اس چاہ کی دہسہ اندر عالی خانقاہ کا اس راستہ کی دونوں طرف عمارات دالان
و حوترہ موجود اور یہ راہ بطور کوچہ معلوم ہو باہر سیر راہ جنوب روہ دالان الہ دین محاورہ
عرب روہ اسکی ایک چوترہ اسیر باج قرین کلاں اور سات حور و محاوراں کی اور اسوا اسکے
اگر چہ سری منظور خیرستان پر از استجار اور اس راہ کی عرب روہ ایک رستہ عام لاہوسری میا میر کو جانا
اسکی عرب روہ ایک ٹیلہ او سیر سیر راہ ایک دالان بختہ حشی مسقفہ سر کی پوشن حکا ایک حوالی کو
اور اسکی کوٹھری طاق بیاں میر علی کس صاحب و جعفر علی سید و کتا قرستاں سے یہ کوٹھہ
او کا پتہ قبضہ محاوراں ہی اس ٹیلے سے تمام قرستاں ہی اور اس کی میان وہ عاقلہ قرستاں عام
بیاں الہ کس دار و عدہ مدول کا اور متصل اسکے قرستاں تیداں ساکاں حویلی میاں خانہ کا
در درہ سرونی خانقاہ کی جنوبی چوبہ و یہ حوطہ طول چوترہ چلا آتا ہے اسکی مابین شتر قزوہ ایک چار دیواری
پختہ آدم بلند شیخ مرادیں ہندوستانی کی سری چوبہ گج اور اسکے اندر ایک چوبہ اور
چاہ قرین رستہ داران کی اور سب روہ چار دیواری کی ایک چوبہ و یہ چوبہ گج کسان سجدہ
یہ اعاں الشہر وادی والہ کا اور حذو قزوہ دالان و متصل اسکی نڈا قزوہ عام و کتہ غلام الہ
ایک طول چار دیواری چوبہ گج حیر باج سرحیاں سرٹالی حرا عداں عرب روہ یہ ریواری چوبہ گج
طوائف دوست لہجی رام کی دروارہ کی آگے درخت وں اسکی شتر قزوہ ایک دربار دیواری چوبہ
قزوہ متعلقان مفتی علامہ سولی اسکی ہی دو درخت وں موجود ہیں اسکی شتر قزوہ ایک دربار دیواری
کسی حاسماں کی حور کی اسکے سب روہ ایک اور چار دیواری چوبہ گج منقش ماسان مزار

بطور ایک دہنہ محرابی سقف قابوٹی اور دیوار شمالی میں پہر ایک محرابی اس ڈیوڈی کی اندر شمال روید جاتی ہے
 تمام فرش چونہ گچ ہی ڈیوڈی کی غروب روید ایک چبوترہ پختہ چونہ گچ اس چبوترہ کی جنوب روید ایک دست
 ون جو ایک قبر کو ہاڑ کر نکلا ہے اس پر پانچ قبریں اور تمام چبوترہ خالی پڑا ہے اس چبوترہ کی مشرق روید قبر
 بابا خاکی کی جو اول بی بی صاحبہ کا خادم ہو کر مسلمان ہوا اور اپنی باب راجہ کی راجگی چبوترہ کراوم
 حباب چاروب کشی میں حاضر رہا یہ شخص نہ ایک سو ایک ہجری میں فوت ہوا اور اس قبر کی غروب روید قبر تنک
 قبیلہ کی نام اس کا بی بی کنڈا ہی دختر چبوتان قوم بلہیم انہر ایک ایک پیر فرش اور جنوب روید بانٹی بابا
 خاکی کے قبیلہ شیخ ایوب کی اور مشرق روید اسکے شیخ ذکر باکی اور اس کی مشرق روید متصل دیوار ڈیوڈی
 شیخ محمد کی اور ڈیوڈی کی اندر جاتی ہے فرش پختہ چونہ گچ ڈیوڈی کی مشرق وغرب روید دیوار کلاں بلند چونہ
 اور شمال روید دروازہ اندر خانقاہ میں جائیگا اس دروازہ کی مشرق وغرب روید دیوار میں طاقتور اور غریب روید
 چبوترہ بابا خاکی کے ایک درعہ بلند چبوترہ چونہ گچ اس چبوترہ کی غروب روید مسجد عالیشان اندر باہر سے
 چونہ گچ یہ مسجد اول بابا خاکی فی بنی کی تھی بعد ازاں اب عرصہ ۲۶ سال کا گذرا ہے کہ ہزار ایمانوالے اسکونے
 مہر نو تعمیر کیا اس کی شمال کی طرف ایک دروازہ اندر جانے کا اس دروازے کی اندر جاتی ہے مشرق روید ایک کلاں
 حشری قابوٹی سہ کوٹھری اور شمال روید بھی دالان پچ من مکان مربع متعنا عالیشان گردنواح چہر اندان
 اس کی سیانہ میں باہر شمال روید ایک اور در محرابی چونہ گچ اس سے تین زینہ اوتر کو پنج جاتی ہیں سیڑھی کے
 مشرق روید ایک تہرہ چونہ گچ خورد اور غروب روید ایک درخت ون بلند پہلا ہوا جس کی ایک شاخ حشر
 بی بی صاحبان کی مزار پر پہنچی ہے اس زینہ کی اوتر تری ہی مکان نیچان میں اور چار دیواری ہے
 اس کی مشرق روید ایک گز بلند دالان قابوٹی چونہ گچ پختہ پانچ در قابوٹی والہ تمام سفید منقش مہر سلیط
 محمود غزنوی کے مہر منت با وفات مختلف ہوتی رہی اور شمال روید برابر اس دالان کی ایک اور دالان
 چہرہ ذوالہ ہی غروب روید اس دالان میں کوٹھری قابوٹی موجود دروازہ اس کا بوسیدہ ہو کر گر گیا
 اور غروب روید اس چار دیواری کے مکان نیچان میں دروازہ خورد محرابی اور اس میں چوگٹ جوبی
 راہ آمد و رفت مقبرہ سلطان جلال الدین حیدر بخاری اس مقبرہ میں تین قبریں پختہ چونہ گچ

ایک تو سید حلال الدین حیدر را در حقیقی حضرت موح دریا بخاری کی اور دوسری او کی در سید عالم الدین اور
 سری رس العادس سیرہ او کی اور اب تسریع آوری احکام عام اوج سی ہی کہ حسب اکثر ادساہ
 کہ ہم قلعہ خورگڑہ مثل آئی تو اسے حسالامی سماں محمد سید صلی الدین حیدر شاہ سیدین ہر مقام
 اوج تہی اسد اد جاسی او ہوں در سید موح دریا بخاری صاحب را دی اسے کو قلعہ را دبا دساہ کہ در او کہ
 خورگڑہ کیا اور اوں حضرت کچھ ماسی قلعہ فتح ہو تو یہ حضرت ہی ہمارا گنہ تھے ۔ یہ حضرت سلطان حلال
 شری ولی او مارک الدین تہی ہم نصر سید مدی شاہ و حیدر ساہ کی سی جویا ولا سید سلطان الدین تہی
 میں اور جو حضرت اصغر علی وغیرہ اولاد حضرت موح دریا بخاری کی لاہو میں ہی وہ کہتے ہیں کہ اکثر
 در حضرت موح دریا بخاری کہ ہی ملایا اور اوسی کی مدد سی قلعہ خورگڑہ فتح ہوا یہ حضرت سلطان الدین
 بھی او کی آئی تہی اور جاگیر ہی کل نام حضرت موح دریا بخاری کی تہی سلطان حلال الدین کو جاگیر سی
 کچھ سرکار تہا جہا جہ اولاد سلطان حلال الدین کو ہی وراں نادسا ہی متعلق ہی سماں کے
 میں کر سکر اور اولاد حضرت موح دریا بخاری کی ایک وراں درساہ واکداری جو در کچھ سکاہ
 صلح وٹالہ سی حوالہ را جاگیر سام صرف حضرت موح دریا بخاری کی تھا تہا یا قم الحروف کو ملاحظہ کرنا او
 بیان کیا کہ وراں اگر سا ہی سام موح دریا بخاری صاحب وٹالہ میں پاس اولاد حضرت کی موجود ہی
 ہم مقررہ اندر سی بہت پہلو ہی اور نوید فرسید حلال الدین صاحب کا طے شدہ ہوتا ہے مقررہ جاگیر
 میں حسب الحکم اکثر ادساہ تعمیر ہو ہی در واریہ سر فروید جوی مطلق تختہ خور و سرانی نوید و سر
 چرافدان ہی او فات حضرت سید حلال الدین جیکے الاحرم تہا دفع ہی قلعہ نارنج و فات
 اونکا مضعہ مفتی غلام سرور صاحب حریتہ الامعیانہ ہی قطعہ تا شیخ رت چون سید حلال الدین
 حاکم + شاں عالی یافت ارشاں بہت گت آخر سال نزحایت میان + از حلال الدین سلطان
 بہت + صورت فرامات ہی بی صاحبان ہی کہ میانہ مکان کی شمال بودی گوشہ میں درخت و تہ
 اس میں بین ایک چوتہ تا بیسہ بلند چاروں طرف ہجرہ نامی گل چتہ سید ہی ہو سنگ درم کو موی
 اور چوتہ ہذا کی چاروں کو نو نہیں سنوں جو گنج نہی ہی ہیں اور چوتہ درم ہر طرف نہیں

بجزری لکی ہوئی ہیں اور پھر کمر و نو طرف قبلہ بطور پیل پایہ بیچ میں من چوتروہ عالیشان کی قبر مبارک
 جناب عصمت مآب بی بی حاج نام خاص و سخا بی بی رقیہ اور قبر عالیہ ہر غلاف پڑا رہتا ہے تعویذ و جنت
 بلند نہیں بلکہ فرشی ہے تمام چونچ سفید مینہ سلطان محمود غزنوی اسپر میر فرش بارہ عدد سنگیہ
 دکانشی کی رکھی ہیں بی بی صاحب بنت جناب شاہ مردان شیر نیردان منظر العجایب الغریب صاحب
 منابہل اتی معنی مضمون لافنی مقبول بارگاہ ایزدی عاشق جانناز جناب نبوی اسد اللہ الفنا
 علی بن ابی طالب علیہم السلام کی ہیں جنوب رو یہ اس چوتروہ عالیہ کے ایک اور چوتروہ بلکہ بلکہ پھر
 ہر شکل کی مگر خورد چکا گوشہ غربی مایل جنوب درہ شکستہ ہو گیا ہے موجود اسپر دو چوتروہ چونچ
 ایک بیوی گوہر اور دوسری بی بی شہباز صاحبزادیان حضرت عقیل رضی اللہ عنہم کی اور اس
 چوتروہ کے عزب رو یہ زمین پر دو قبرین کینہ کان نامعلوم اکسم کی اور دالان شرقی کے غرب رو یہ
 زید و یواردالان ایک قبر امیہ الفاطمہ کی کتاب بیان خانقاہ بی بی صاحبان برتین مجاور سجادہ نشین
 میں ایک عظیم شاہ و دسرالہ دین سپران عبدالرحیم قیصر محمد بخش سپر کرم بخش اور پہلے جابر بنی امیر
 سی سسی وارث لا وارث فوت ہوا حصہ او سکا الہ دین و عظیم شاہ لیتی میں اکل پیا سی تھا اس تہی
 اسکا حصہ ہم لیتی میں اور میں حصہ بقیہ میں سی ایک حصہ الہ دین اور ایک عظیم شاہ لیتا ہے اور حصہ
 کا جو لا وارث ہوا سی الہ دین و عظیم شاہ رضا لطفی لیتی میں اور یہ قدیم پست سی سجادہ نشین حل
 آئی میں اور یہ جو محمد بخش سپر کرم بخش سی حال سکا یہ ہے کہ کرم بخش خواہر زادہ عبدالرحیم مجاور ہے
 اور حصہ انکریون مفر میں کہ سال بہر میں اڑتالیں جمرات اتی میں او میں سی ساڈھی او میں
 جمرات کی آمدنی الہ دین لیتا ہے اور ساڈھی او میں کی عظیم شاہ اور بقیہ نو جمرات میں محمد بخش
 سپر کرم بخش لیتا ہے اور بہرہ میں بارہ روز عظیم شاہ آمدنی جڑت لیتا ہے اور بارہ روز کی آمدنی
 اور چہ روز کی محمد بخش اور آمدنی قبر سی حق کہو دای قبر مزدور کو دیکر بقیہ جارجہ کر کے ایک حصہ
 محمد بخش اور میں حصہ بقیہ میں سی ایک حصہ الہ دین اور ایک عظیم شاہ لیتا ہے اور چوتھا حصہ وارث کا
 الہ دین و عظیم شاہ لیتی میں اور آمدنی کا یہ حال ہے کہ جو میت واسطی کا رٹنے کے اتی ہے وہ علی قدر مرزا

ہی مکنازاری و احترار کو دیتا ہے سلا اگر کوئی ایک سو سو تو اس میں سے کچھ آئے خیر
 اور گیارہ آئے ح سجادہ سین فوج مکان ہو تہی اور ہر دور یہ لوگ دناں اپنی مکانات متروک
 بہ حاضر ہتی میں جو کوئی رائے مادی اگر وہ کچھ کچھ ارادنا تقسیم کر دیوی تو حیر اور اگر صرف ایک
 کو دیوی تو وہ صاحب لوب لی لیا ہے اور عرس کرے اور خچہ و چہرہ متبرک ہی الدین اور عظیم نام
 سراں عبدالرحیم صاحب اولاد و عداۃ السہو راما حاکی کے ہن اور سلسلہ انکا ماما حاکی سے لوں ماکر
 ملتا ہے کہ عبدالرحیم سے سچ امام محسن سے سچ محمد رضا سے سچ محمد حسین سے سچ محمد بن سچ محمد
 سے سچ عالی سے سچ محمد قاسم سے سچ محمد نجیب سے سچ عبدالواحد سے سچ فرید بن سچ محمد وارث
 سے سچ امیر بن سچ بہر الدین سے سچ محمد بن سچ عبداللہ بن سچ جمال الدین سے سچ ابراہیم
 سے سچ ہما علی سے سچ اسحاق سے سچ داؤد بن سچ عیسا سے سچ عمر سے سچ حسن سے سچ محمد و س
 سے سچ عبداللہ سے سچ اما کر بن سچ حعفر سے سچ علی سے سچ ایوب سے سچ دکر بن سے سچ محمد بن سے سچ
 المعروف ماما حاکی اور یقیناً اسکو کر سی مامہ قدیمہ یعنی سحرہ الکی ہاں سے موجود ہے اور ماسوا اسکو ایک
 محضر انکا ماسوا ہے اور ہر تمام موابیر اشخاص معتبرین لائے ہوئے ہن اس سے ہی یقیناً مشہور
 ہوتی ہے اب اس خانقاہ کے ساتھ زمین مرز و غمیر مر و غمہ جاپس گہا نو و اگدا ہے اور یہ میں
 سائل میں فلعہ کو حرس گد ہے اور جو زمین سر فرو یہ ہے یہ ہی بہتہ اس خانقاہ کے ساتھ و اگدا رہتی
 مگر اب مردمان گد ہی تانچہ اسی نام ساطاب وہ کراچی ہے اسکا ماسوا سجادہ نشین ساکی میں +
 محال بی بی حلما المسہو لدوی قوسا یہ بی بی قاضی حضرت مسعود قریشی کی اولاد حضرت
 مسعود حضرت اسماعیل و بیع اللہ کی اولاد میں سے ہیں یہ بی بی ولی کاملہ تہی اور حضرت مسعود نے
 حضرت بی بی صاحبہ کی بچا یا کر لی تہیں اور ہار کا ب حضرت بی بیان کے یہاں آئی تہیں اور دعوات کی
 اسٹیم اشک مام ماں نرا بی بی صاحبہ کو اما بیٹو اور پیر سمجھتی ہیں جہاں انکا مام لیکر
 کام رہتے ہیں یہ ہی مسعود ہوا ہے کہ حضرت پاکہ اماں یہاں تشریف لائیں تو انکا بچہ
 معمول تھا کہ آپ تدریس پر وہ میں بیٹے فرما کر تہیں اور حنا بی بی رقیہ المسہو لدی

ہوا یہ کہ تھا کہ وہ ناکہ درجہاں ہر قسم کا غم کبھی نہیں کوئی ایسا علم نہ تھا جس کو آپ پڑھنا نہ سکتے تھے اس باعث سے
ہزار جا نفلہ دینی اور کی شاگرد و مرید ہوئے اور بیوی بیوی صاحبہ کے خاوند کا نام زبانی مجاوران مثل

معاد بہاول شاہ

احوال شریف حضرت سید بہاول شاہ گیلانی بن سید اسماعیل گیلانی

غرب رویہ موضع نرنک بربل ٹرک فیروز پور شرق رویہ ایک دیوار خام دو فٹ بلند ہو سیدہ کمری ہے
رہتہ آمد و رفت شرق رویہ اور ہر جا طرف درخت بے رو کیکر و پیروان بطریق بار کھڑی مین گوشہ شرقی
و شمالی تین پناہ پختہ قدیمی جچی دار مسعودی خانہ خشتی اور گوشہ شرقی و جنوبی مین ایک کوٹہ پختہ طاق تختہ
چوبی مسکو نہ فقیر کا اور گوشہ شرقی و جنوبی مین ایک خشتی بکو صحن کے جنوب رویہ دیوار پختہ دو گز بلند اور
اسطرح شرق رویہ چ مین اسکی در اندہ دیوار کیکر کے دروازہ مسی در طاق تختہ اور جنوب رویہ دیوار چار دیوار
قبر حضرت بہاول شیر الشہو بہاول شاہ گیلانی بن سید اسماعیل گیلانی فرامصل خانہ حضرتنا بیوی دینی
صاحبہ زوجہ حضرت زوجہ ریا بخاری موجود ہو اور ذکر خیر او کا تحریر ہو چکا ہے موجود اور غرب رویہ مین
دھن والی مسجد مستطیقہ مرتبہ مرنکی پوٹن مبنی ہستانی طوائف جو ایک منکوحہ ہو کر خانہ ہمسو نکال ساکن
موضع نرنک برا در سلطانا پناہ زندہ ہو یہ مسجد خاصہ چالیس پانچ نامی لگی ہے غرب رویہ ایک چار دیوار
پختہ جسکے چاروں طرف چار خانہ اور آئندہ درخت کا چھوٹا سا دروازہ جنوب رویہ پچیس ایک چوبترہ
پختہ اسپر ایک اور چوبترہ پختہ جہر قبر بلند تختہ والی حضرت بہاول شاہ کی اور ایک شرق رویہ اور چار
غرب رویہ اور مین زمین چڑھ کر چاند دیوار سی پڑ جاتے مین اور در چار دیوار کی باس ایک چوبترہ ہو سید
اسی قبر نبی شاہ کی عرضہ سہ سال سو بیسی ہو کر در واز اسکی نو کمال زمین سے استمین تمام کنار و ہر
گھر مین اب بیان الہی بخش فقیرت بائیں ہال سو رہتا ہی یہ تمام درخت اور بوٹہ سجھ الہی بخش کا لکایا ہوا
پہلے یہ مکان ویرانہ پڑا ہوا تھا جب ٹرک فیروز پور بنیا رہی تھی تو تب ٹرک والی صاحب پہلے چار ٹرک
مین لیا تھا مگر ہر جانب ستر بارٹ منگمری صاحب باور جو سو وقت کشتہ تھے واکڑا کر دیا اور منجاب
سہ کار تعمیر چاہے ہی کرادی لایہ مین ہر چھ شاہ گیلانی ان حضرت بہاول شیر کی اولاد مین ہی رہتی نا

سید میں دعائے الٰہی صحر کی باخوبی ۹۰۰۰ واقع ہو چکا تھا کہ باخوبی صفر کو میلان ہوا اور اس دن
تمام پیر و نما پھنڈ مارا مان گوش اور مجلس نوالی ہوئی ہو اور بوسا ہی متوجع ہو کر مال کبوتری میں اس روز
کی بات بیان ہو چکی تھی ہوئی ہے اور غیر یہاں لگا لگا کر کے او مان بستی ہی کرتا ہے *

احوال علیہ حضرت شاہ محمد مقیم صاحب حجرہ والہ حصہ احمد علیہ
حوت رویت کی یہاں تہا کو ٹیلا بیلان حضرت شاہ محمد مقیم کا حکے نام سی حجرہ شاہ محمد مقیم کے یہاں ہے
واقع ہو اس مکان کو گوسہ شرقی رسالی میں ایک ٹالان چار درہجہ سے کوٹہری حکا در و اعزت تہی موقوف
اور دخت گنجان وں ویکر و ہر داس و گوندی و تہرہ کثرت کثرت میں درمیان میں ایک حجرہ
حشتی جو بچہ اور اسکے اوپر چار دیواری ڈیرہ ٹلٹلہ سے دوہرہ یہ کہتے ہوئے حوت رویت ہر ایک
حصر صاحب میں سیر حضرت شاہ مقیم سادہ کی یہ حوتہ دو حصہ والہ حجرہ حوتی میں یہ حجرہ اور حصہ
شمالی عالی ٹہا ہی وہ عالی حکم مقام علیہ ہے قبر اور جلد کی سرٹائی حرا عدان و سائیکٹ حوت حوتہ
کھڑے سو سو رویت چاہ چرخی دار حوتہ اور ایک فقیر معینا عمر متا و سالہ سو نو برس ہی بیان ٹہا ہے
یہہ دالان اسی فقیر نے سنا ہے عرب رویت اس حوتہ کے رہتہ قرستاں سیالی کا ہی گویا بیان ہی علامہ
سیالی مستمع ہو تا ہی اور حال حضرت سادہ محمد مقیم صاحب کا یہ ہے کہ حضرت کا اصل نام حکم الدین ہے سید
الوالہا میں سادہ نور محمد میں بہا و الدین السہو بہا و دل شیر خانی مرار حجرہ سادہ محمد مقیم میں زیارت گاہ
خلق اللہ ہی اور یہ مقام حجرہ شاہ محمد مقیم تیرہ حودہ کوں حوت رویت مقام قصہ جو بیان تہی ہو اور
ضلع گوگیرہ تحصیل پاک ٹن میں داخل ہو پہلی مہند میں حضرت بہا و دل شیریں سید جموں سید والدین
میں سیدیں اللہ میں سید مسیح الدین میں سید سادہ الدین میں سید الدین میں سید الدین میں سید الدین
شمس العار میں سید موسیٰ میں شہباز میں سید علی محمد صالح میں سید عبدالرزاق میں حضرت والد
درخت کرا مت عوث الارض السامیہ سید محمد الدین عبدالقادر علیہ قدس سرہ و العزیز تہرہ
لائی تہی حکم حکم بہد و سیدہ و ایران و توران و عرب و ہج و دل جان ہی حضرت عوث الاعظم
مطہج فرماں میں اور حضرت کی اولاد گیلانی سادات کہلاتے ہیں اس لیے لوگ انکا بڑا ہوتا ہے

کرتی میں اور حضرت بہاؤ شہر جہاد حضرت شاہ محمد تقی صاحب محسبہ و کتبہ بڑی اہل کمال صاحب
مال قال درست و معذب و بہتر مولد ایچا شہر بغداد شریف سمرہ والد نرگوار اور عمہ جان شارانہ کی
بغداد و سیما خانہ وارد ہندوستان ہوئی اور شہر بداون میں جا کر سکونت اختیار کی اوس وقت حضرت
بہاول شیر خور ہوئے اور والد اوکی سید محمد کو کہ وہ بھی صاحب کمال تھے بداون میں فوت ہوئے چنانچہ انکی قبر
اوکی وٹان زیارت گاہ خاص عام ہے بعد وفات والد یہ حضرت بعلم ظاہری باطنی اپنی بہو بھی صاحبہ
کہ وہ بھی ایک رابعہ زمانہ زمین تعلیم یافتہ رہی چنانچہ ولی کامل و شیخ مکمل ہوئے اور حضرت بہاول شیر صاحب
کی غیر سبب دراز ہوئی چنانچہ کتابوں سے ثابت ہوتا ہے کہ دوسو چالیس سال سے زیادہ عمر آپنی پائی اور
جہان اعتکاف کرتی تھی تو مدت اعتکاف کم بارہ برس سے نہوتی تھی چنانچہ دفعہ شہ سال برابر بہتر شکیہ
لگا کر علاقہ کوستان میں معتکف رہی چنانچہ پوست پست ایچا پتر سے رحم کیا اور بوقت برخواست چتر حضرت
کی پشت کا پتر کو ساتھ چپان رہا اور پشت مبارک چل گئی چنانچہ وہ داغ تا دم عمر دکھائی دیتا رہا
جب وٹان سے اوٹ ہوئے تو بمقام حجرہ شاہ محمد تقی حواس وقت بنام ہند دھولان مشہور تھا شریف لایا و فشت
بیان دریا و پاس جواب زیر چوینان تاملان خشک ہو ہو ہو دکھائی دیتا ہے جاری تھا اسکی کنار پر
حضرت فی مقام فرمایا کہ پتر میں کہ زمانہ زمینداران قوم دھول جوابوس لگے پر و طو لینی پانی کی ہر روز آتے
پتھن انہ امر کی شکایت اپنی مرد و نکی پاس لگے گئیں کہ لب یا ایک فقیر بیٹا رہتا ہے اوسے جاری ستر پردہ
میں فرق آتا ہے چنانچہ وہ زن مرید ہوئی کہ حضرت کی ولایت سے خیر تھی وٹان آئی اور حضرت کو دیکھا
اوٹھا دیا آپ وہ جگہ چھوڑ کر اور تھوڑی دور جا بیٹھو آخر وٹا بنی ہی اوٹھائی گئی جب وٹن دفعہ ایسا ہی
واقعہ وقوع میں آیا تو حضرت فی انباتہ یعنی حوٹہ چوب وستی جکانام اپنی شہسان یعنی شیر کہتا
تھا ویرا کو مار کر کہا کہ یہاں سے دور ہو جا اور نیز جو طفل خود سال زمینداران دھول مان لب دریا
کسیل ہے تھی اوکو بھی نہ پایا کہ تم ہی انیس بیسی کی طرف چلاؤ اور یہاں سے تبا و چنانچہ اونہو بج بھی
انیس اور سٹی دریا کی طرف پہنکی قدرت الہی سے اوسے سات دریا وٹان سے مٹ کر ایک کوس کے چاند
پر جا بہا اور مقام دیپا میں ہی ایک ٹیلہ بلند ہوا اور آٹھ سو گز بلند ہوئی اور فرمایا کہ یہ

شاہ محمد مقیم محکم الدین بجاہ حضرت شاہ ابو المعالی بن حضرت شاہ نور بن حضرت بہاول شیر سید اہوری شاہ مقیم صاحب الہی بزرگ ہوی کہ موضع دیہولان انگری نام سرحد شاہ محمد مقیم مشہور و معروف ہو گیا جب حضرت شاہ ابو المعالی صاحب رگہ راہی عالم بقا ہوی تو حضرت شاہ محمد مقیم اور حضرت زیدہ پیر بہاوی انگری ہر نور و سال باقی رہ گئے اور سایہ ایزدی میں پرورش پائی اور دونوں صاحب عارف کامل عالم فاضل ہوی اور جب حضرت شاہ محمد مقیم بحد بلوچ پہنچے تو آپ کا یہ دستور ہوا کہ چند مدت یا سید حصول عرفان بنی جہاں حضرت بہاول شیر کی مزار پر ناکر شب باش یا بطریق انگری کہ تمام رات مزار پر انوار کو بیل گہر کہتے تھے تاکہ حضرت کی مدد سے صفائی ملے حاصل ہو ایشب کا ذکر ہے کہ خواب میں بوقت شب آپ کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت بہاول شیر قمری باہر تشریف لے کر آئے انکو فرمایا میں کہ اسی فرزند مذکور حیدر دای غریزہ تیر حصہ باطنی تیرا ہماری پاس میں لے جاؤ لازم ہے کہ خدمت حضرت سید جمال الدیات المیر لاہور میں جا کہ وہ اب لاہور میں سکونت پذیر ہیں و ما لہم بحکومت باطنی ملیگا اور وہایات صادقہ سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت شیخ سید جمال الدیات صاحب بندہ حضرت غوث الاعظم قدس سرہ العزیز کی میں اور وہ تادور زبان حسب وعاد حضرت کو زندہ رہیں گے چنانچہ حضرت شاہ ابو المعالی صاحب جنکا مقبرہ عالیہ لاہور میں ہے کتاب تحقیق القادریہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ سید عبد اللہ صاحب حضرت پیر و گھر غوث الاعظم کے پانچ فرزند تھے اور میں سے ایک کو گھر میں حبس کیا گیا جب صاحب جنکو حیات المیر بھی کہتے ہیں پیدا ہوئے وہ بالکل مشکل جناب غوث الاعظم کے تھے اور حضرت غوث الاعظم انکو بہت پیار کیا کرتے تھے ولادت انکی سند بانسوا بانیس میں واقع ہوئی اور بعد ازاں حضرت غوث الاعظم انکو عمر دینی انصیب ہوئی اور حیات المیر خطاب پایا چنانچہ وہ انتہی سیر اقا لیم میں مشغول ہیں کتاب ذکر الامیرین میں قائم فرمایا کہ عند الوفا ت جنات غوث الاعظم قدس سرہ العزیز نے انکو طلب فرما کر فرمایا کہ عمر انکی دراز ہوگی چنانچہ آپ حضرت عیسیٰ صلوٰۃ اللہ علی نبیہ وعلیہ السلام کو چشم ظاہر دیکھیں گے جب یہ موقع آوی تو انکو ہمارا سلام پہنچا اشتیاق کہنا و السلام تاکہ اس کلام کے کتاب انیس القادریہ میں تحریر ہے کہ ایک ولی کامل نیک نہ حضرت حیات المیر سے ملاتی ہوا اور عرض کی کہ یا مولیٰ ہر ایک شخص کو مرنا ہے یہ تو فرمائی کہ انکی وفات کب ہوگی تو آپ نے جواب دیا کہ العلم عند اللہ مگر اتنا معلوم ہے کہ جب جد امجد میر حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

سے پانچ ماہ پہلے فوت ہو گئے تو محکمہ فرمایا کہ اسی مال اللہ محکمہ نفس ہے کہ تو عہدہ رول حضرت علی علیہ السلام
اتنا ہی رہ رہی گا جس جب وہ آویں تو او کی خدمت میں حاضر ہو کر ہمارا سلام بیا رہو بجا ماسر مجھے
یقین ہے کہ میں عہدہ رول عبوسہی تک رہ رہوں گا +

الغرض حضرت شاہ محمد مقیم جب الایامی حد امجد اسپی کے لاہور میں تشریف لائے تو مقام میانی حضرت
حیات الیسی طانی ہوا اور او کی خدمت میں سہیت کی اور حسب الحکم اندک جہاں چلے گا نا اور بہر طرف حج
حضرت سادہ محمد مقیم چلے گئے مرادو کی انک و ناں ریا رت گاہ خلق استے - اور جس دنوں میں کہ حضرت شاہ
محمد مقیم لاہور میں جلد گریں تھی تو ایک روز اتفاقاً چہ فقیر اسی باب اللہ حضرت کو ماسر جمع ہوئی حضرت
ایک نے کہا کہ با حضرت ملائی عائد کی چند عورتیں ہیں اور وہ ہر سہ ہر ایک کے پاس سنا تیں ہوتا ہوا
انہی میں سے عبادت الہی مشغول رہتا ہوں جہاں جا کے اوسکو دیکھو وجود اوسکا موجود اس سامن ہوا
مجلس میں سے ایک شخص کے دل میں حطرہ گدرا کہ یہ امر ممکن العقل نہیں ہے کہ کس ماضی یہ حطرہ اوسکا
دریافت کر کے فرمایا کہ اسی ملائی بھیہ امر قدرت الہی سے کہہ بیٹھیں ہی یہہ درخت جسے سحر میں بیٹھنا
اسکی طرف دیکھ جب اوسہی مرادو تھا کہ درخت کی طرف دیکھا تو ہر رگ سحر پر حضرت شاہ محمد مقیم مدظلہ
آویں اور سحر درخت ہی جہاں بیٹھتے تھے حاضر و موجود تو یہیہہ کر امت حضرت کی وہ فقر دیکھ کر سہا نام
ہوا اور نثر ایک رہور کا ذکر ہے کہ اس نکاح کے عرب وہ کہیت گاحروں کا تھا آب و ناں ہر لینا
گئی اور خاد میں سے فرمایا کہ یہہ تمام گاحرین او کہا کہ ہمارے گپوڑی کی لگے ڈال دجہا سچہ اوسی دفتر
فصل حکم ہو گئی مگر ہر ایک حاد مکر دل میں یہہ ہی خیال گدنا تھا کہ حضرت فرمال لگیا یہ ملا احارت مالک کے
مناسبتین کیا قدرت الہی سے دوسری رہور مالک راعت حضرت کی خدمت میں آیا اور عرض کی کہ یہاں
میں کہیت گاحروں کا محض و اطو مد رآب کو بہا تھا معلوم نہیں کہ کل کون کاٹ کر لگیا آپ سہا
منہم ہو کر فرمایا کہ غم نہ کر کیونکہ حق بحق دار عاید ہو گیا ہے و فان حضرت شاہ محمد مقیم کی سہا لکھ کر
میں واقع ہوئی اور حجرہ سادہ محمد مقیم میں مدوں ہوئی و ناں ہجرہ حضرت کا ریا رت گاہ خاص غام ہے
اور اس مکان پر آج دوسری تک تشریف رکھی اور سہا لکھ کر ہر ایک میں پہاں سے روانہ ہو گئی اور یہہ درخت

لیکر کلان اوسی ہمدی بیان کراہی تاریخ دفات آبکی مصنفہ مفتی غلام سر صاحب مجھ سے
 قطعہ تاریخ محمد حکم الدین سید والا شہ عالی و جواز دنیاوی فانی شدیق کفن جنت و جہنم
 سال ترحیلش زر عنوان بہر تاریخش و نداشت صاحب عالم مقیم مسکن سنہ ۵۵۰ احوال مکسہ
 ولن شاہ جو بطن شرق کو ٹہی غاصب اور ڈاک بنگلہ لاہور کے واقع ہی اس مکان کی سروریتام
 چنگر لوگ بستی میں گردنواح اسکے چار دیواری خام اور بیچ میں جنوب رو یہ اکھاڑہ گلاب سنگہ
 پہلوان کا اور اکھاڑہ کی شرق کی طرف ایک چاہ پنجہ خشتی معہ چرخ اور چاہ کی شمال رو یہ دو کوٹہ
 ایک دہندہ دوسرا ایک ہنہ جک اندر کوٹہ ریان ہی میں اور ان کوٹہ کی شمال و شرق رو یہ
 کوٹہ بوسیدہ اور دیوار شرقی کی غرب رو یہ ایک چوہرہ نشان مسجد پنجہ چونکہ اور گوشہ لکھنی میں ایک چوہرہ
 جکا دروازہ چوبی چوٹ والہ جنوب رو یہ دو زینہ چڑکی ہے اور چوہرہ کے چار دیواری ایک
 گز بلند چونکہ سرانی چراغدان میں ایک سل سنگ مرمر کی نصب اسمین بہر شکرندہ میں شاعر بہت
 ورنہ بان کریم اللہ کلمہ لا الہ الا اللہ بہر تاریخ انتقالش گوہر دین خدا کریم اللہ از فرید
 چون محضر ملکوتی او منظر حق بود ہم سال وصالش تو بگو منظر حق بود اور اس سنگ گوشہ میں
 یہ تحریر یہ مقولہ فرید الدین لاہوری سنہ ۶۰۰ اس چوہرہ پرد و قبر میں ایک میان کریم اللہ کی اور دوسرے
 اسکے بیچ چمن حلیقہ جو پہنچ واسطو بنوائی تھی مگر وہ بموجب حکم سرکار میانی میں دفن ہوا اور اکھاڑہ کے
 شمال رو یہ ایک چوہرہ خشتی پنجہ سعید چونکہ چرکے سرانی چراغدان پنجہ کراہی قبر ولن شاہ کی یہ بعد
 شیر سنگ فوت ہوئی میں اس قبر کی سرانی کی طرف شمال رو یہ ایک اور چاہ پنجہ چرخ دار ہی یہ چاہ بنیہ
 ولن شاہ ہی چاہ کی شرق رو یہ تین قبریں فقیر و نکی میں اور کوٹہ کی شمال رو یہ ایک قبر خام سرسری شاہ
 سینکی ہی اور درخت تمام خور دکھان لکھیا چالیس پیر وان گوندی برتا بیریان جا من دہر یک
 آثار و عجزہ میں اب چھان مرید ولن شاہ کی دو فقیر رہتی ہیں ایک حضور می شاہ اور دوسرا الہی شاہ
 ملک مالک حضور می شاہ ہی احوال مکان گدھی شاہ ہوا سابق میں بعد شائان جنابی بوقت
 ملک شاہ جہان بادشاہ غازی سنہ ۵۰۰ ہجری مقدس میں یہاں ابو الخیر نامی عالم نے لکھنؤ شریف

اور ماہ اسمی سرحدت استند موسیٰ بنی جو معلوم ہوا ہے کہ پہلی اس عکس میں ایک باغ الموسوم سکبار دل تھا
 یہاں اگر ایک کوٹ الموسوم عیر گڑھ تعمیر کیا صورت اس کوٹ کی ہم سہائی کہ گرد و نواح یو اور بطور مفصل تلم
 اور مدر کی طرف اس کو سام محراب فالسفی بعد ران انجا کہ خود مال دیامیل ہی یہاں مدرسہ ماری کیا اور
 اس عمارت کا نام حیر گڑھ کہا یہ جسرت انوار شیریں معر جو ہی میں چنانچہ بعد محمد سادہ ماساد ماری کو حب
 ناظم لاہور خان بیاد رہتا اور ہونے سال گیارہ سو چھتیس ہجرت ماسی اور یہاں ہی دفن ہوئی اوس قسرت
 اس گھر ہی سا ہو کر ایک موضع المشہور شہتی لگے آما دہا اور مال دسکا پتہ ہے کہ دو شخص مسلمان لگے والا اور
 دوم کہو نے بعد انکر سادہ یہ شہتی سطر حر آما دکی کہ وہ دو لوہا ہی حال تھے اور ہونے بیاد
 اسی دوکان معر کی سحر اوسکے اور اور نہ میدار مہی دہاں اگر سکون پدید ہوئی ہر کر فائون گون
 دہاں مکان سوامی چنایہ سیریلوچ میں اور محمد ران کو بیج ہوا اویج حمید اور سچ بود محمد اور اگر یہاں
 مکان تعمیر کر ائی تو اور اسی سامین مولوی ضیا الحق و ہاں الحق رید اور ان حقیقی بعد احمد نام الحروف کہیں
 یہاں صرف لائی اور اوہوں نے ہی تو اسکو نکالیا ہاں چالیس باغیچہ و حویلیان تعمیر کر ائیں بعد ان
 ح تقریر حلیہ سلطنت جمعی میں ٹہرا اور میر میر محمد سادہ ابدالی ہو سکس باب ہوا اور سکھوں کے لاہور کو
 ملانا اور ٹوٹا سرور کیا تو تمام ساکنان شہتی لگے جو ہماک ہوئی اور بہتر لگے و بالا ہی سلیمان ہو کر
 سچ کہلائی لگے تو ہما سوا ڈھکر مقام صہ سادہ کہ او سوقت دہاں حار و دیاری کھلاں بطور غلہ تھی کار کار
 ہوئی ہلر اکا ارادہ ہوا ہا کہ معام حیر گڑھ میں جا کر رہیں مگر جو کہ دہاں سپور و رویش طالب عالم رہے
 ہو اور ہونے و نا کا ما ساسہ عا ما اور مولوی صا الحق و ہاں الحق صاحب کو حب بہ تفرقہ ہیں آما
 نو مولوی ہاں الحق صاحب موضع ہر ور میں جا کر آما د ہوئی کہ وہاں اولیٰ جاگیر غلیہ سنالیں سلف شہتی
 مولوی صا الحق صاحب محال اسکو کہ معافیات و پومیر او کال لاہور میں مقرر تھا اندرون حصار بلکہ لاہور
 حملہ لوہرہ میں ایک مکان خرید کر آئی اور میر موسیٰ کے صاحبزادوں کی تعلیم سرور کی اوقات مسری
 تفریحی ہر او کی ہاں مولوی محمد ابراہیم ایک فرزند پیدا ہوا اور ان مولوی محمد ابراہیم صاحب
 کہ یہاں مولوی علام حسین اور مولوی غلام حسین کے یہاں مولوی احمد حسین متخلص بن کیدل پیدا ہوئے

اور مولوی احمد بخش کیلئے بیان ہندو نور محمد حشمتی جواب مدرس
 جس وقت کہ مولوی مینا، الحق صاحب نے بیان اپنی حویلیاں اور باغات تیار کرائی تھیں اس وقت انکو تیار صاحب
 مولوی نظام الدین دہلوی فوت ہو چکے تھے چونکہ محمد شاہ بادشاہ اور شاگرد تہا اہل نفسی مقبرہ مالیشان انکا حکم
 شاہی قتل خیر گدہ تیار ہوا چنانچہ ایک وہ روضہ زیارت گاہ خلق ہر حال انکا ایک تحریر ہوگا غرض وہ لوگ
 چند مدت مکان فنا شاہ میں رہے بعد عرصہ دو تین مہینہ کو تمام درویش مکان خیر گدہ سے نکال کر گرجہ بستان خالی کیا
 تو ایک شخص مسمی شاہ ہوتی نشہ الاجری میں موضع کر با تہہ سے جو باغیچہ میں بقاعدہ بارو کوس لاہور سے تیلوگھا
 کا وزن مشہور ہے اٹھکر مراد دگر بکری اور بہتر دگر لیکر بیان آگیا اور اس مکان خیر گدہ میں دودھ بیچنا
 شروع کیا اسوقت ہمراہ اسکے چند آدمی بطور چرواہا ملازم تھے وہ بھی بیان رہنے لگے اور بکریاں
 بیٹیرین جردن میں رہنے لگیں پھر شیخ فیض شیخ زمان شیخ نور محمد شیخ حمید جو مقام فنا شاہ رہتے تھے
 باہم صلاح کی کہ یہ شاہوتلی غیر آدمی کر با تہہ سے اگر اس مکان میں آبا د ہوا ہے اس سے بی ادبی خانقاہ فتر
 ابو الخیر کی ہوتی ہے لائق ہے کہ اوسکو یہاں سے نکال دین یہ تجویز کر کے شیخ نور محمد نے جو او میں بڑا بہادر
 مشہور تھا کہا کہ تم کوئی نہ جاؤ میں تنہا جاتا ہوں اور خیر گدہ پر قبضہ کر لیتا ہوں غرض وہ ایک روز صوبت کہ
 شاہ ہوتلی گدہ اپنا چراگاہ کے واسطے جنگل میں گیا ہوا تھا بیان آیا اور اوسکے آدمیوں کو مار بیٹ کر کر نکال دیا اور
 اپنی تمام متعلقین کو دھان مار کر آبا د کیا چرنکراون دنون میں ٹہرت پہلا تھا یعنی ہر ایک آدمی پہ
 ڈاکر تاتھا کہ بوجی شیخ نور محمد نے شاہ کو گدہ ہی سے نکال دیا اسوا سٹو اوس وزی رہ مقام کا نام گدہ
 شاہ ہوزبان زد خاص وعام ہو گیا چنانچہ تاحال گوالا دہلی بیان قابض و متصرف ہر جگہ نامہ فاسی
 اوس نور محمد کے ایک سمیان کریم بخش دامام بخش و عمر دین موجود ہیں ایک اکثر لوگ اسم کا نام
 شاہ ہوئی گدہ ہی اور کوئی خیر گدہ کر کے بولتا ہے حال اصلی اس مکان کا یہ تھا اب حال عمارت تحریر کرتا ہوں
 کہ یہ مکان فیما بین گوشہ شرقی وغربی لاہور کو بقاعدہ دو میل سہ راہ شرقی و یہ بٹیک چھا و فی خانقاہ
 حضرت سید جامعہ حضور ہی صاحب واقع ہے گردنواح اسکے ضیل پنجہ حشمتی بڑی بلند جسکے چاروں
 گوشوں میں چار برج بنے ہوئے ہیں اور دروازہ آمد و رفت کا شمال و یہ بڑا بلند محرابی جس میں چوٹ

چوئی سو طاق سمتہ لگی ہوئی ہے، اسکا اندر ڈوڈوسی حکو سرق و عرب وہ ایک ایک دالان چکی دو دو دہس محال
 روم دی مکہ گیر میں اور اس کے ایک مکان سکورہ رحیم بخش چوکیدار اور شمال وہ یکے پیچس حکایا مکان
 سکے مکان کا ایک دربیہ حور و ماہر کطیف ہی اس گال میں ملحقہ دیوار عربی ایک مسجد عالیشان قدیمی ہے
 جسکی بس ماہر ستر راہ دکھائی دیتی ہے اس مسجد کو شمال کطیف ایک مکان ٹوٹا رہیدار اور دوسرا
 عوی سادہ اور شیر اگلیاہ محاوراں حضرت سادہ گدا اور حوتہا حرساہ اور ماچواں کا لوساہ کا مہم ہے
 بہرہ حکمہ دپڑہ شاہ گدا ٹٹاں مشہور ہے صورت مسجد یہ ہے کہ اوپر تین کسند چوبہ گچ حواں سیاہ نظر آتے ہیں
 سیاہ گند ٹٹا اور دودرہ حور دودرہ دو عیار ایک سال ورد و سر حوسارو یہ بہرہ عیار ماہر سی دوسر لہ
 دکھائی دیتی ہیں اور فی الاصل اوپر چالی کاراہ کوئی نہیں کہ جس سے مار سترہ سکے مسجد کے اوپر چائے کا
 یہ خوب رویہ مسجد تیار گراں وہ یہ مکان الہی شاہ فقیر جامعہ صاحبہ حضور میں لگیا ہے اگر کوئی
 وٹا سر حای تو اوپر چا سکنا ہی بعد احوال نامی موجودہ دلیل میں درج ہے اندرون موضع ساہوگڈ ہی
 حوقدیمی حجری ربر دیوار عربی و صوفی و شمالی تہی اور یہ بعض عمارت جدید ہی کر لئی ہے امام کے متصل
 تحریر کا ہوں سامی میں اگر حجری قالونی ایک سر لہ اور بعض دوسر لہ تہے مگر دوسر لہ صرف لہ
 حتمی مدت سے نظام اور یہ راجہ رتی میں اور ادب سو داگر اور قادیان عربی و صوفی و شمالی دیوار میں حتمی
 حجری میں تفصیل وار لکھتا ہوں او میں سے ایک حجری میں ٹوٹا پسر چور مٹا ہی اور دوسرے میں باقر ستر
 میں ماموں چوتھوں میں اور پانچویں میں عارف او ہوں ایک ایک سر لہ خود اوپر ڈلوائی ہی حتمی میں
 حوایا اور اسی حوا کے قصبہ میں چار حجری او ایک مرج دوسر لہ بہرہ سطح عربی دیوار میں پانچ حجری ایک
 قصبہ ماما اور ایک قصبہ رحیم اللہ اور دو قصبہ ٹوٹا اور ایک قصبہ ٹڈی ساہ محاورہ شاہ گدا اوسو اوپر ہی
 عمارت کراہی ہی اور دیوار حتمی میں ایک دیواں مامہ قدیمی ہے جس میں چار حجری ہیں تفصیل لکھی قالونی
 کی بہرہ ہے محمد الہی جس سحاں علام محمد عمر کہوچی اسکا باس غفریب ایک جاہ توسیدہ مدعی ہے اسی
 حجری جس کے قصبہ میں کہ حجری ہیں تفصیل لکھی بہرہ ہے +
 ٹوٹا - سبج حانی حاجی - محمد - سلام سح ملاتی - ملاتی - مامی - ٹوٹا ستر راجہ مامی

چو مہر پر خشن - الہ بخش اسکو پاس برج دو منزلہ ہے جو دستِ حرمِ انبیا کی قبضہ میں ہے اور تفصیل ان
 مکانات کی کچھ گونے خود بنوائے ہیں یہی ایک منزلہ ۶۹ دو منزلہ مسویر شاہی خانہ مای نو تیار میں
 شہر قرویہ عرصہ غرب رویہ ہے فقط میانہ میں مزار پر انوار حضرت شاہ ابو الخیر بانی قلعہ ہذا کی موجود
 مسورت اسکی یہ ہے کہ چاروں طرف ایک ایک دو منزلہ گہر گویا وہ مکانات اس مزار کی بطور چار دیواری معلوم
 ہوتی ہیں اور دروازہ اندر و رفت اسکا گوشہ شرقی و جنوبی میں بطور گہر کی معطاط تھتہ اس دروازہ کے
 اندر مکان وسیع مربع اوسمیں انبیا مفضلہ ذیل قدیمہ و جدیدہ کھڑے ہیں خانقاہ کے جنوب رویہ
 زیر چوترہ مین درخت دن مستقلہ بالکید گیر شہر قرویہ ایک مکان کھنڈی یعنی کارگاہ باغیچہ ہے اسہیں
 سبحان باغیچہ جو یہاں کا مجاور ہے کام کرتا ہے اور تہہ مزار کو گوشہ مین ایک درخت لیکر اور شیشم اور
 قدری کوار کھنڈل اور نیاز پو اور ایک اسٹرا اور ایک پوڑہ اور برنا اور ایک بچہ نیم ویر موجود ہے اور
 ایساں کے گوشہ مین درخت بیر گوندی اور شمال رویہ مستقل دیوار مکان محمد بخش کے الگ ایک گوندی
 گہڑتی اور شمال رویہ چوترہ خانقاہ کے مستقلہ دیوار ایک ون اور ایک کریر گہڑا ہے اور اس کے شمال
 مستقلہ دیوار مکان بوڑا ایک اور لیکر ہے صورت مزار یہ ہے کہ میانہ مین ایک چوترہ مربع سفید تابینہ
 بلند جکا طول اور عرض پانچ درجہ دوزینہ شہر قرویہ چوترہ پر جانا ہوتا ہے اور شمال رویہ تہہ کے
 چراغدان نقطہ اس تہہ کے چاروں طرف ایک فٹ بلند دیوار بطور چار دیواری کہ جسکے بالکھڑا
 چاروں طرف چراغدان خورد ہیں اس تہہ پر ایک مشنت بلند اور تہہ اوپر مزار سفید چوترہ گچ
 بنی ہوئی ہے جسکے گرد آٹھ میر فرش سنگین کھڑے ہوئے ہیں چوترہ خانقاہ کے گوشہ بائیں مین ایک چوترہ
 سفید آدہ گرد رقعہ جکا طول پانچ گز اور عرض ہے یہ ایک نشان مسجد ہے تمام سفید
 چوترہ گچ اس تہہ مسجد کے جنوب رویہ اور حضرت کی چوترہ خانقاہ کے غرب رویہ ایک قبر خام غلام رسول
 کشمیری کی جو یہاں کا مجاور تھا لوگ اسکو بزرگ کر کے مانتے ہیں وفات اوسکی سن بارہ سواستی مین
 واقع ہوئی اور اس چوترہ کے جنوب رویہ نو قبران چوترہ گچ مین نام انکی معلوم نہیں مگر یہ کہتے
 ہیں کہ یہ سب حضرات حضرت ابو الخیر کے درویش اور خادم تھے فقط جو یہ مشہور ہے کہ یہ حضرت

ابو الخیر شمس الوصل بن شیخ سارک ناگوری کے جو ایک یاس کر سارگاہ تھا سہائی میں یہاں غلط ہے
 کیونکہ حال الوصل بن شیخ سارک یہ ہے کہ وہ ۹۱۱ ہجری میں عمارت اکبرادساہ حاضر ہو کر سر دربار ہوا
 اور ماہ ربیع الاول ۹۱۲ ہجری میں دکن کے راستہ میں رینگ دیوئی ماٹارہ ساہزادہ سلیم یعنی جہانگیر
 اوسکو مارڈالا مذہب اوسکا حکیمی تھا اس سب سے کسی دہیار کو تاریخ قبل اوسکی لفظ سہراعی رسید
 کالی ہر آئین اکبری اور اکبرنامہ اوسکا یادگار ہے دوسرا سہائی اوسکا الوصل بعض متخلص ہیں
 ۹۱۲ ہجری میں سب تصیف تفسیر لفظ کی منظور نظر ادساہ ہو کر ملک السراحتاٹ پایا اور ۹۱۳
 ہجری میں عارضہ اسپہال اس دار مدلال سرگرد گیا مذہب اوسکا مایل الحما و تحفا اور تیسرا
 ایسا ایک عروج سی پہلی ناگوری میں فوت ہو کر دوس ہو چکا تھا اور یہ حضرت ابو الخیر اب رہا دریں ملک
 گذری میں اس ناگوری اوسوالصل اور فیضی سے کیا است شہاد اسکی عمارت موجودہ جگہ
 کر رہی ہے فقط اور مکانات گردواح ماطہ فیہ میں شرفروہ مکان کا کا و ملا دہیاراں عرب دیہ
 مکان مائی کمی روحہ لوڑا و پتور میداروسی سخن خودہری پکے نا و کر م سخن میواری حور
 مکان حکم لیکر والہ و ملاقی سال وہ مکان محمد سخن ر میدار والہی سخن سحر

احوال و فضہ حضرت خواجہ غلام محمود المشہور بحضرت ایشان پیر

یہ روم بہت قریب عرب رویہ یکم پور کے واقع ہے یہ مقررہ تمام مقررہ سے ملدا اور ٹراہ عقل
 کام نہیں کرتی کہ کس طرح مال کا تحریر ہو حال یہ ہے کہ یہاں ہر شہر ہفت ہفت تمام سعید ہتر کار
 اب کہیں کہیں سے اسٹکار سی گر گئی ہے دروازہ آمد و رفت عرب رویہ محرابی بنا ہوا ہے
 اب اوسمیں چو کہٹ حوی عرصہ دس سال سے احمد یک بیرہ لو اب خان ہا در ملی مد طاق تختہ
 لگا اٹھی ہے گوشتہ عربی و حوی مین نہ میں سے ایک گر ملد دوری خشتی اور ادس دوری پڑا
 محراب کلان حسیہ دس آدمی لورعت شہید حادین اس کلان محراب کو اور اور محراب دروازہ
 حسین ایک در حوی تختہ اسٹس رہا اور جا گسہ کاسے کاب سحر وہ رہا ہمار ہو گیا ہے

گراؤمی اوپر جاسکتا ہے دس درجہ زمین موجود ہے چڑھیں تو اوپر غرب رویہ ایک اور دوسری جو محراب بالاکو
 جاتا ہے الغرض گنبد نہایت خوشنما اور عمارت عالیشان خوب رویہ گنبد کو ایک چار دیواری پختہ اسمین
 دو قبریں خشتی نامعلوم الاسم اس چار دیواری کی پاس اور چار دیواری اسکی اندر دو قبریں پختہ
 چونکہ قدیمی ایک نظام خوجہ محلی نواب خان بہادر اور دوسری اسکی بہائی رحیم داد خان کی
 کہ وہ بھی ملازم بیگم صاحبہ کا تھا اس چار دیواری کو دروازہ کی مشرق رویہ ایک برجی خورد گہری
 ہے اور اس چار دیواری کی جنوب رویہ بہت نزدیک ایک اور چار دیواری حجرہ چھبوسیدہ
 اسکی غرب رویہ ایک قبر بلند چونکہ عبداللہ خان سپہدار و غنہ آبادار خان نواب شاہ نور خان کو جو
 کے باپ داروغہ نظام خان نے منع مسجد نہ اس گیارہ سو ساٹھ ہجری میں تیار کرائی اب اس
 مسجد کی دیوار مشرقی و جنوبی گر گئی ہے اور میانہ فرش قدری موجود اور قدر معدوم اسکی
 خورد گہری میں گنبد کی مشرق رویہ بفاصلہ چار گز ایک چار دیواری پختہ قد آدم بلند چونکہ جواب
 چار و لطف سی بوسیدہ ہو گئی ہے دروازہ آمد و رفت اسکا جنوب رویہ اسمین دو قبریں پختہ چونکہ
 کے ایک میان علم الدین کی کہتی ہیں کہ بعد خان بہادر شیخ شخص اولاد حضرت خواجہ محمد حضرت
 ایشان سے بیان آیا آدمی بہت معتقد تھا اور بعد خواجہ عبداللہ فوت ہوا اور دوسری اسکی
 زوہ کی اور یہ عمارت خواجہ عبداللہ نے بنوادی تھی اس چار دیواری کو گوشہ مشرقی و شمالی
 میں ایک چبوترہ پختہ خشتی جسپر ایک قبر پختہ جناب حضرت مولوی عبدالحق کی ہے اندر مقبرہ حضرت
 کی زمین پر تمام چونکہ بوسیدہ اور چار و لطف چار محراب جنہیں پنجر خشتی لگی ہوئی ہیں گنبد اندر
 تمام منقش رنگین گلکار میانہ میں ایک بالشت بلند چبوترہ حکما طول ۴۰ گز اور عرض
 ۳۰ گز ادھر قبر مبارک حضرت ایشان کی چونکہ سی بنی ہوئی بی سفیدی اسکے نیچے گوشہ مشرقی
 و جنوبی میں ایک اور قبر پختہ چونکہ انکو صاحبزادہ عالیشان مسمی بہا والدین کی دروازہ آمد و رفت
 کے باہر غرب رویہ مایل بجنوب بفاصلہ آٹھ قدم ایک چبوترہ تابکر بلند جسکی اوپر آدہ گز بلند دیوار
 ادھر دو قبریں دروازہ بیگم و موتیا بیگم کنڑکان عبداللہ خان کی ہیں اس چبوترہ کی غرب رویہ

ایک اور حجرہ چٹخہ چٹخہ کھڑا ہے اسکی جنوب روئے زمین زینہ چونکہ کج طرف زمین دکھائی دیتی ہیں اور
 زمین کی وہ گوشہ شمالی میں دو کھڑے ہیں بچان محراب حجرہ کی مشرق روئے ایک قبر مولوی بکت
 صاحب کی یہ قبر مولوی صاحب اوستا و شاہ نواز خان کو تھی دیوار مشرقی جنوبی اسکی سمت
 ہی اسکی گوشہ غربی و شمالی میں دروازہ ایک تہرہ پنجہ منہ قبر چٹخہ کا رہنا معلوم الاسم ہی اسکی
 خاص شمال روئے اور بیگم پورہ کی غرب روئے ٹیلہ پر ایک چار دیواری سیٹھ جگہ بارہ در قابوئی
 اور چاروں کونوں پر نشان برجیان دروازہ اسکا جنوب روئے اسکی گوشہ غربی و شمالی میں کج
 کھڑا ہے یہ چار دیواری روضہ بچان خان کی ہی اسمین اب چہرہ قبرین پنجہ میں اور نام روئے چٹخہ
 کا الہی بیگم کہتی ہیں جو کج کہتی ہیں کہ یہ چار دیواری سیچ خانہ تہا پر مقبرہ بن گیا اصل میں
 تہا دیواری تہا مکان تہا یا تھا مشرق روئے مقبرہ و غرب روئے مسجد بیگم پورہ مقبرہ ایک اور چار دیواری
 بارہ اندر درفت قابوئی تھرا بی غرب روئے اب اسمین کوئی قبر معلوم نہیں ہوتی اسکی گوشہ غربی
 جنوبی میں ایک چوہرہ دو فٹ بلند خشتی او سپر قبر حافظ بنی بخش عمار مسجد خواب صاحب کی ہے
 اسکی شمال میں غسل خانہ ہی اور نیچے او سکی خانہ یہ جگہ حمام ہی اب ویران ہی اور یہ مقبرہ
 ایشان کی جنوب روئے میں تہرہ پنجہ نام معلوم الاسم میں ایک ٹیلہ بلند جنوب روئے مسجد و جنوب
 عرب روئے مقبرہ حضرت ایشان ہی اسکی شرق میں بر سر زمین ایک حوض مدور خورد و موجود ہے
 بچان مسجد مبنیہ میر مومن خان تہی اب عرصہ دس سال سے خشت فروشان ناغدا ترس کج گراں
 ہی اور خواب خان بجا و برہم حضرت ایشان صاحب کا بھائی تھے معتقد تھا کہ ایک غلاف بعد ہو
 دن کو بیا خواب صاحب کی طرف سے اس مقبرہ پر چڑھنا یا جانا تھا اور اٹھوین دن تمام فقہاء
 لاہور کی بنیان بلائی جاتی تھی اور بتاتے تھے حضرت کا ہوتا تھا اور فی نفر دو دو نان اورادہ سپر حلو اور
 اور ایک ایک روپیہ نقد و نلو قیتم ہوتا تھا اور ختم خواجگان نقش بند پڑھنا یا جانا تھا
 سکے بیان کئی سیچ خانی تھی کہ ہمیشہ انین عبادت الہی ہوتی تھی معبد سکھان سب کیچہ اور گما
 حافظ جانچر صاحب ہر خوف تان بجا و کج تھا جبر او بان سمات حیات النساء اولی بیگم اور

دیر خواجہ احمد کو تعلیم دیتی تھی وہ صاحب فی بحال دیانت و پارسائی اور فکری کے اوکو متوالی تھا
 اس خانقاہ کا کیا اور وہی حدیث کرتے رہے اور انکی حافظ حضرت احمد صاحب راہ حافظ باجمہ
 بدستور اس خدمت پر مقرر رہا اور انکی میاں محمد حق صحابہ خواجہ امامہ فقیر کو تھی اور تجارت
 دکن میں مامی و گرامی آخر تہی انکی نگہ بدستور محاسن خاتواہ کر رہی بعدہ اور انکی صاحبزادی
 بی بی ام کریموں سیان حافظ شہیر الدین فضل الدین بی بی امین سی میاں حافظ بخش لاری اس
 مکان کی کنی بار مرت کر ائی اور طاق و تحفہ لگوئی اور وفات حافظ بخش کے فضل الدین صاحب
 فی بھی مرت کر ائی نگہ ایک کو ٹہہ ہی سوایا مگر حضرت فروتخان کینہرچی نے چھوڑا وقت بوقت
 مگر اگر لگئے اور بعد رٹیدنی سرسہری لاری صاحب بہادر کج وہ کینہرچی خاص و لا حضرت ایان
 خواجہ احمد مان کو ہمراہ لای تو اس وقت خواجہ احمد صاحب صاحب راہ حضرت ایان کے راہ کو مامون
 کو ہمراہ لینگے اور نیز گہری لاری صاحب بہادر مرحوم کو مقام خاتواہ پر لینگے اور انکی خدمت میں
 عرض کی کہ آپ سا ہشتاہ مایچاہ ہں سرکار کی طرف سے مرمت اس مقررہ کی کر ائیں اور صاحب راہ
 فی منظور و پایا لیکس چونکہ قدرت الہی ہی خواجہ احمد صاحب راہ ہندوستان میں فوت ہو گئی اور
 پھر کوئی محرک اس سلسلہ کا رہا ہو مامرت کا ملتوی رہا اور متولیان ہی بسبب کم استطاعتی
 اسی کی مرمت کر کے اس وسطی محلہ مکان اس غریب آباد پڑا ہی اور عہد نواب عبدالعزیز صاحب
 مرحوم سے حد کلان حافظ محمد بخش صاحب مامی راہ کو مکمل دی حد مرمت گداری اس مقررہ کے
 دو دہنہ جاہ عمارت ہوئی ہوئی تھی چنانچہ تا عہد میر منوہ قاض رہی اور فرماں آجنگہ انکی پاس
 موجود ہی اور جب عکلاہری متعیر ہوئی تو وسط ہو گئی اس سرخواجہ نواب مامی مرحوم نے بہر خود
 ایک سند لکھ کر انکو دی جو موجود ہی اور خواجہ احمد صاحب ہی حد تشریف لائی تو اوہوں نے
 دوبارہ تولد ماہ اس مقررہ کا اور کو لکھ دیا تھا مگر خیر دین اور فضل الدین انہو پاس کتنی از
 اور حال حضرت ایان کا کاسا رضوانی و غرہ سی سون در ہاف ہو اگر حضرت خواجہ مولانا محمد
 المشہور حضرت ایان شری برک مامد زہد متقی ملی اور قطع وقت تھی سلسلہ انکا تقسیم

بزرگ ایسی تھی کہ اپنی وقت میں ثانی نہیں رکھتی۔ لہذا آپ کا شہر بخارا تھا اول
 نے وہاں تعلیم علوم ظاہری حاصل کے اور مدرسہ سلطانی میں ایسی طاق
 ت کہ گمانہ آفاق ہوتی علماء میں فتویٰ آپ کا منظور تھا مشہور کہ امت آپکا دور دور تھا
 شاہ بخارا آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر سرفراز ہوتا تھا اور ہنوز بارہ برس کے
 میں پہنچ گئے کہ آپ فی قرآن حفظ کیا اور چودہ برس کی عمر میں آپ حافظ کل
 م کی ہوئی کسے کو علمائے عہد سی طاقت نہ تھی کہ اونکو سب امتی علیت سی دم مارو
 پندی وہاں رہ کر طبیعت مبارک آپ کی سیر کطیف راغب ہوئی بخارا سے سمرقند
 گئے اور وہاں دو برس تک رہ کر بہت آدمیوں کو اپنی ارادت سی مستفید کیا
 وہ زمانہ مرزا وہاں کا حاکم حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور بیعت کی اونکو
 ایک بڑی حاکم زبردست کی سمقند پر چڑھائی تھی شاہ زمان حضرت کے
 ت میں عرض پرداز ہوا کہ اوس کے واسطے خدا کی درگاہ میں دعا کریں
 دشمن سخت سی اذیت نہ ہوئے آپ نے دعا کی اور اوس کے
 سے وہ اپنی دشمن پر مظفر و منصور ہوا وہاں سے آپ رخصت ہو کر ہرات
 آئی اور ہرات سے قندھار قندھار سے کابل تشریف لائی اور ان شہروں
 ہزار ان ہزار مردان ارادت مند آپ کی بیعت سی سرفراز ہو کر کمال کو پہنچی
 صاحب خوارق و کرامت ہوئی کابل کے نزدیک جب آئی تو حاکم کابل
 استقبال کے واسطے دو فرسنگ تک باہر آیا اور بہزار اعزاز حضرت کو
 یں لیا کر سنبلاغ میں فرو کیا حضرت وہاں رہنی لگی جمعہ کے دن آپ
 سجد جامع میں گئے اور منبر پر بیٹھ کر وعظ کیا ایسی تاثیر ہوئے کہ محفل میں
 شور ہوا صدائے ماضی ہوا آسمان تک پہنچی دو آدمی مار می زور شور سے
 سجد تسلیم ہو گئی غرض کہ بادشاہ کو یہی وجد ہوا اور اوسے محفل میں بادشاہ

دیر صاحب زادہ کو تعلیم دینی تھی ہوا صاحب فی بحال دیامت و ہارسای اورنگی کے اوکو متوالی ہوئی
 اس خانقاہ کا کیا اور وہی خدمات کرتے رہے بعد ازاں حافظ رحمت اللہ صاحب زادہ حافظ محمد
 بدستور اس خدمت سے مقرر رہا بعد ازاں مکیاں محمد بخش صاحب جو مانجھہ فقیر کریم اور تجارتی
 دکن میں مامی و گرامی آخرت ہی اکی گئے بدستور محمد صاحب خان خانقاہ کے رہے بعد ازاں مکی صاحب زادہ
 یعنی آسم کے ماموں میاں حافظ شہیر الدین فضل الدین تھیں یہی میاں حافظ بخش ہی اس
 مکان کی نگہداشت کرتے اور طاق و تختہ لگوئی بعد وفات حافظ بخش کے فضل الدین صاحب
 نے بھی مرمت کرائی مگر ایک کوٹہ ہی ہوا یا مگر حسرت فروتنان کی تھی نہ پہوڑا وقت وقت
 کر اگر لگئے اور بعد زریڈیشی سرسہری لار صاحب بہادر کے وہ کثیر سیر حاصل و لا حصر ایسا
 خواجہ احمد مان کو ہمراہ لایا تو اس وقت خواجہ احمد صاحب صاحب زادہ حضرت اینا کے راہ کو ماموں
 کو ہمراہ لینگے اور سرسہری لار صاحب بہادر مرحوم کو مقام خانقاہ پہنچے اور اذکی حدستین
 عرص کی کہ آپ شاہنشاہ مالچاہ میں سرکار کی طرف سے مرمت اس مشرقہ کی کر این اور صاحب
 منظور فرمایا لیکن چونکہ مدت الہی ہی خواجہ احمد صاحب کہتے ہندوستانی فوت ہو گئے اور
 بچہ کوئی متحرک اس سلسلہ کا رہا ہو مامرت کا ملووی رہا اور متولیان یہی سب کم استطاعتی
 اسی کی مرمت کر کے اسو مطیعہ مکان اس غیر آباد رہے اور عہد ہوا عبد الصمد خان صاحب
 مرحوم سے حد کلان حافظ محمد بخش صاحب مامی لہم کو سجد دی خدمت گداری اس مقبرہ کے
 دو دہنہ جاہ عیایت ہوئی ہوئی تھی چنانچہ تاعہد میر سودہ فالص رہے اور فرمان آتشکد انگریزوں
 موجود ہی بعد جب عملداری منتیر ہوئی تو وسط ہو گئے اس سر خواجہ ہوا فارسی مرحوم نے بہر جو
 ایک سجد لکھ کر اونکو دی جو موجود ہے اور خواجہ احمد صاحب ہی صاحب شریف لائی ہوا وہوں
 دوبارہ تولد مابہ اس مشرقہ کا اونکو لکھ دیا نہ لکھ خیر دین اور فضل الدین انہی باس کہتے ہیں
 اور حال حضرت ایناں کا کتاب رضوانی وغیرہ سے سوں در ماف ہوا کہ حضرت خواجہ مالچہ محمود
 المستہر حضرت ایناں ٹری برگ مائد زہد متقی ولی اور قطب وقت تھی سلسلہ انکا تقسیم

اور بزرگ ایسی تھی کہ اپنی وقت میں ثانی نہیں رکھتی۔ یہ لکھنا آپ کا شہر بخارا تھا اول
 آپ نے وہاں تعلیم علوم ظاہری حاصل کئے اور مدرسہ سلطانی میں ایسی طاق
 ہوئی کہ گمانہ آفاق ہوتی علمائے مفتوی آپ کا منظور تھا مشہور کہ امت آپ کا دور دور تھا
 بادشاہ بخارا آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر سرفراز ہوتا تھا اور ہنوز بارہ برس کے
 عمر میں پہونچ رہے کہ آپ نے قرآن حفظ کیا اور چودہ برس کی عمر میں آپ حافظ کل
 علوم کی ہوئی کسے کو علمائے عہد سی طاقت نہ تھی کہ انکو سبائہنی علمیت سودم مارو
 انہر چند ہی وہاں رہ کر طبیعت مبارک آپ کی سیر کطیف راغب ہوئی بخارا سے سمرقند
 میں گئے اور وہاں دو برس تک رہ کر بہت آدمیوں کو اپنی ارادت سے مستفید کیا
 شاہ زمان مرزا وہاں کا حاکم حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور بیعت کی اور انون
 میں ایک بڑی حاکم زبردست کی سمرقند پر چڑھائی تھی شاہ زمان حضرت کے
 خدمت میں عرض پرداز ہوا کہ اوس کے واسطے خدا کی درگاہ میں دعا کریں
 کہ اس دشمن سخت ہی اذیت نہ پہونچے آپ نے دعا کی اور اوس کے
 تاثیر سے وہ اپنی دشمن پر مظفر و منصور ہوا وہاں سے آپ رخصت ہو کر ہرات
 میں آئی اور ہرات سے قندھار قندھار سے کابل تشریف لائی اور ان شہروں
 میں ہزاران ہزار مریدان ارادت مند آپ کی بیعت سے سرفراز ہو کر کمال کو پہونچی
 اور صاحب خوارق و کرامت ہوئی کابل کے نزدیک جب آئی تو حاکم کابل
 استقبال کے واسطے دو فرسنگ تک باہر آیا اور ہزار اعزاز حضرت کو
 شہر میں لیا کر سنبلیغ میں فرو کیا حضرت وہاں رہی لگی مجمع کے دن آپ
 مسجد جامع میں گئے اور منبر پر بیٹھ کر وعظ کیا ایسی تاثیر ہوئے کہ محفل میں
 زور شور ہوا صدائیں مازہو آسمان تک پہونچی دو آدمی ماری زور شور سے
 جان بحق تسلیم ہو گئی غرض کہ بادشاہ کو یہی وجد ہوا اور اوسے محفل میں بادشاہ

شرف ارادت حضرت کے مشرف ہوا اور عرض کی کہ میں دنیا سے دست
بردار ہوں خواہش ماویا ہی نہیں رکھتا چاہتا ہوں کہ حباب کی خدمت میں حاضر
رہوں اور خدمت کیا کروں حکومت کامل پر جسکو آپ لائق تصور کریں مامور و مامون
بہ عرصہ اس کی قبول نہ ہوئی اور فرمایا کہ تلو حق سحمانہ نعالے نے حافظ
و پاساں خلق اللہ کا مقرر کیا ہے مہارسی سرپر حق ہے کہ اس کا رخصت میں ہمہ
تق مصروف ہو اور عبادت معبود میں بھی متاعل رہو ضرورہ ہے خود دل سے
مقرر ہو نہ کہ گودھی یہی اور ظاہر آرائی سے فقیر سے بلایت ماحدا ماس ہر حہ خواہی ہو
تاج بر سر نہ و علم مردوش ۴ عرصہ کہ حضرت دو سال تک وہاں ہی رہے اور حلقہ
ملک روم و شام و عراق و کوہ عور کی طرف مامور فرمائی وہاں سے عزم خطہ و لیدیر
کشمیر کا ہوا اور بہار کے راستہ سی کشمیر میں پہنچی اور عبدالرحمان نواب کے
یاس کہ اس کا باپ حضرت کی ماب کا مرید ہا و روکش ہوئے آوارہ کمال و کمال
کا تھوڑی دنوں میں دور دور تک یہو سیا خلق خدا دور دور سے ارادت مند
ہو کر خدمت میں حاضر ہوئی اور حوق حوق لوگ اگر مرید ہوئی بہہ ماب و یکہ کر
شیعہ مائی کشمیر جو بہت متعصب مشہور ہیں رساک کہاے لگے او آگ صد
اوں کی حوس من آئے سب نی اتفاق یکد یکہ بہہ سخویر کی کہ حضرت کو سہید
کردن اگر چند سال یہاں رہے تو بی شک کوئی شیعہ امامہ سے مافی ہیں
رہے گا اور سب کر سب سلمان اہل سنت جماعت ہو جائیگی مگر اوں کے
کچھ عیش نہ گنوا حاکم محمد حسین سلطان آخر میں بادشاہ کشمیر کو اس بات پر آمادہ کیا
کہ اں کو کشمیر سے نکال دیا مادی اوس نے حضرت کو اپنی پاس بلا با اور
کہا کہ آب نی سب سبوں کو سنی کر دیا اور آئندہ کرنے جانے ہو بہہ مات ہم کو
مستور نہیں ہے آپ کشمیر سے پلو حادیں ور نہ آپ کی ماں کا نقصان ہو جائیگا

وینار اوسکی دیکھنے واسطے جمع کیا اور ایک دوکان صراف پر جمع کرا دیا اور بہت سارے
مقرر ہوئے کہ جب نعمت علی پہنچے کام نہ اسحاق وند یوہی تو وہ روپیہ لی یوہی جو کہ
بہ نعمت علی نظر ہر کسی کہتا تھا اور حضرت کی خدمت میں اکثر اوقات
اندور بہت اوس کے تھے اس واسطے اس مراد سی وہ زیادہ تر آئی حالی نگاہ
اور منتظر تھا کہ کسی وقت حضرت کو مہایاؤں تو قفل کر دوں آخر ایک روز تمام
کے وقت حضرت اپنے مکان خانقاہ سے نکلا کہ دولت خانہ رہا کہ کوئی یہاں
نہا لئی حالی تھے کہ نعمت علی ہی آہوہ سیا اور حضرت کو اکیلا دیکھ کر چلا گیا کہ
کام حضرت کا تمام کروں حضرت سی حوالہ کو دستہ نکالتی ہوئی دیکھا تو
مئی العورہ رو کر اسٹیشن تک پہنچا اپنی اصلی بہت سے بدل کر بصورت دھندل
زمیندار محمود چو گئے جب نعمت علی نے دوڑ کر چاہا کہ دستہ حضرت پر چلائے
معلوم کیا کہ حضرت ہیں ہیں کوئی اصلی حادث زمیندار ہے دیکھ کہ تم کہا حضرت نے
ایک ماہتہ اوسکا بیکر کر دوسری ماہتہ سے دستہ چھپیں لیا اور مئی العورہ اپنے
اصلی صورت میں نکلا کہ کسوں نعمت علی اب تیرا کیا ارادہ ہی بول میں چاہوں
تو ابھی شکو قفل کر ڈالوں بہ مات سکر حضرت کے قدموں پر نسبت علم گرڈا
اور بہت زاری کر اور عذر تقصیر میں لایا اور عقیدہ مائل سے تائب ہو کر
مئی الحال مرید ہوا اب بہ خیر حضرات شیعہ کو یہوہی تو بہت ڈر ہی اور ایک
شخص سکندر نامی کو تو ال کشمیر سے سار میں کر کے وہی روپیہ اسکو دیا
کہا اوس نے دست سہینہ ہو کر کہا کہ اس کام کو میں اسحاق وند کا اس ارادہ
سی ایک رات حضرت آدھی رات کے بعد اٹھ کر ادائی نثار تہجد کیواسطے
وصو کر رہے تھے کہ سکندر یا کشمیر پر بہ بدر رو کے راستہ سی اندر
خانقاہ کے آیا اور چاہتا تھا کہ ملواری کا واد حضرت پر کرے مئی العورہ ماہتہ اوسکا

حشاک ہو لیا اور تلوار مار نکاح امام خانقاہ یہ حال دیکھ کر مرنے لگا

اور اوس کو گرفتار کر کے رات پہر خانقاہ میں قید رکھا دن کو کو نوال بجالی
پر وہاں بجنسور ناظم کشمیر حاضر ہوا اور گردن مارا گیا اس باعث سر فیما بین
مردمان قوم شیعہ و سننی بڑا جنگ و قوع میں آیا اور بہت آدمی مارے گئے جب
یہ خبر حضرت جہانگیر بادشاہ کو پہونچ تو حضرت کو کشمیر سے اپنی پاس بلا لیا اور
اور نہایت عزت اور حرمت سے روزینہ معقول مقرر کر دیا حضرت اکبر آباد میں
رہ کر عبادت حق و ہدایت خلق مصروف ہوئی پھر تو یہ مہمول ٹہرا کہ جہان بادشاہ
جانا تھا حضرت بھی ساتھ ہوتی اور جہانگیر آپ کے سایہ حمایت میں رہتا تھا
کشمیر میں حضرت کے بڑی صاحب زادی خانقاہ معلومین شریف رکھتے
اور مردان خطہ کشمیر کو توجہ دیتے اور ہندوستان میں حضرت کا خانوادہ
اس قدر جا رہے ہوا کہ اہل روزگار بے تعداد و بی شمار رطلہ ارادت
میں اسی آخر جب جہانگیر خطہ کشمیر کو تشریف لی گئے تو حضرت بھی ساتھ
بادشاہ کے کشمیر کو گئے راستہ میں متصل بجوڑی ایک روز لشکر شاہی پانی
سے بہت تنگ ہوا اور دھوپ کی گرمی سے بادشاہ بھی نہایت کھیرائی آخر
حضرت خواجہ یادائی اویسی وقت روہر و طلب فرما کر کہا کہ حضرت مارمی ہاں سے
لشکر کا حال بہت بد ہے اور پانی مہنوزہ و رے ہے اور میں بھی گرمی آفتاب سے
بہت کھیرا ہوں آپ دعا فرما دیں کہ خدا تعالیٰ جل جلالہ باران رحمت الہی
نازل کرے آپ یہ التماس بادشاہ کی سیکر منوجہ ہوئی اور وونون ٹاٹھ
اوٹھا کر دعا کی اور کہا کہ یا الہی بادشاہ اس وقت تیرے بندہ کی دعا سے
چاہتا ہے کہ مہنہ برے دعا میری قبول ہو اور باران رحمت نزول ہو مہنہ
خاتمہ دعا کی نوبت نہیں پہونچتی کہ پہاڑ کی طرف سے ایک ابر سفید

مکودار ہوا اور ایک لمحہ میں زیرِ آسمان پھیل گیا اور سرسبز شروع ہوا اور
 اس قدر سرسبز ہوا کہ تمام حیرت انگیز باتیں پر ہو گئے جب بہایت درخت تک پہنچ گئے
 ہوا دشاہ نے دوبارہ مہیبہ کی موقوفی کے واسطے درخواست کی آپ نے حال
 دوبارہ دعا کی اور موقوفی ماراں عمل میں آئے کتبیر میں پہنچ کر طبیعت نوجوان
 محکم کی بہت سہار ہو گئے اور بادشاہ بھی ہر صنفِ خلقِ انفس سہار ہوا اور بادشاہ
 کی صحت کی دعا کے واسطے حضرت سی ادعا کی فرمایا کہ ایک شخص نم دونو
 سے ضرور راجہا ہوا بیگا حاصل کی واسطے تم کہو دعا کروں مادساہ کی صحت نوجوان
 کے واسطی درخواست کی چاہیچہ وہ اسے رورست قایاب ہوئی تہا گیا
 مے کتبیر میں وفات پائی تو حضرت بھی ہمراہ نقس چہا گیا لاہور کو تشریف لائے اور جلدی لاہور
 میں تشریف رکھی اتنے میں شاہجہاں گدی نشین ہوا اور در وقتِ اجلاس نکہہ مارویہ تشریف
 لے کر واسطے ہے اس نے ایک لاکھ ملکہ سراج بھی حضرت فی قول فرمایا دو مار التما کی
 اور نو اب نصف ماہ کو مدت میں پہنچ کر بیتِ اعلام ابیا طاہر کی آپ نے وہ روئے قبول
 فرما کر کچھ قوجرح عمارت حاقاہ کتبیر کے واسطے بھیجا اور کچھ لاہور میں ایسی خانقاہ بنوا
 بر صرف مرانا اور قیامہ محامین و متقیین عبادت کر دیا اور ہمراہ شاہجہاں بادشاہ کے
 دہلی کو تشریف لے گئے وہاں پہنچ کر ملکہ رانی روجہ بادشاہ کے حضرت کی مرید ہوا اور ملکہ
 دہلی دوسرا حیلہ شیخ عبداللہ محمدت دہلوی کے حضرت کی خدمت میں ماریا ہوئے اور
 بہت سی ادعائیں شرفِ ارادت سر فرما رہے اور بہت سی شاگرد علوم ظاہری سے عرصہ تک دہلی
 میں حضرت کا بہایت رشد پیدا ہوا اب دیر عاں حاص حساب کی دعا سے اس رتہ عظیم کو پہنچاؤں
 سے حساب اکبر آنا کو تشریف لیگئے وہاں ایک شخص محمد محسن نام حساب کی مکڑ میں سے تھا
 اس نے درخواستِ محنت و تذکرہ معلوم دی حضرت نے فرمایا اور مجلس علم
 واسطے محنت کر سقہ ہوئی تمام علما و درای سلطنت اس مجلس میں تشریف لائے حضرت مجلس

بخوبی گرم ہو چکی تھی صاحب کثرت کی طرف سے سوال یہ سوال پیش آیا
باب میں جو صوفیہ سنتی ہیں کیا حکم دیتے ہیں کیا فتویٰ آتی ہیں اپنے بابا صاحب
کا یہ میکیٹم و نہ انکار میکیٹم یعنی اگرچہ حضرات نقشبندیہ سماع نہیں سنتے الا انکار بھی نہیں ہے
کیونکہ سماع لا پہلہ مباح جو کوئی شخص لائق سماع سنتی کے ہو وہی اسکو سماع سنتی کا حکم اجازت
ہے ورنہ حرام ہے یعنی جو شخص عاشق جان باز متغالی ہو وہی اور سماع کے وقت اسکو احسن
نیال بذات الہی جم جاوے اور اوس کے عشق میں اوس کو ذوق و شوق ہو وہی تو اسکو دیا
سماع ہے کہ سماع سنتے اور اگر ناجو ہو وے اور عشق میں کسی عورت یا کسی اور کی عشق میں
جو غیر ذات الہی ہو ہو وے تو اسکو واسطہ حرام ہے عالم معترض نے جواب دیا کہ در صورتیکہ آپ
فرماتے ہیں کہ سماع لا پہلہ مباح اور آپ بھی اولیائے وقت سے ہیں اپنی آپ کا عاشق مشوق
حقیقی تصور کر سکتے ہیں تو پھر کس واسطے سماع نہیں سنتے اور مباح چیز سے کیوں پرہیز ہے اپنے
فرمایا کہ سماع ہر گز نہندان محبت ہی سینکڑوں اولیاء اللہ فی حالت سماع میں جان دیدہ ہی
اس واسطے پیران عظام نقشبندیہ فی سماع نہیں سنتا اور انکار بھی نہیں کیا یہ بات سنکر وہ
معترض بہر پر سوال آئے اور بنی ادبی سے سوال کیا اوس بات سے حضرت کی مزاج میں کچھ
گرمی سی نمودار ہوئی اور نگاہ تیز سے اوسکی طرف دیکھا دیکھتی ہی وہ زمین پر گر پڑا اور اپنی ٹانگ
عدم ہو گیا یہ بات دیکھ کر سب حاضرین جو معترض کی طرف سے حامی ہو کر مجلس میں بٹھ ہوئے
تو خوفناک ہوئے اور حضرت کی خدمت میں اگر معافی تقصیر چاہی آپ نے سب کی تقصیر معاف کی
لیکن معترض مہلوک کے رشتہ دار قریبی دعویٰ خون کا لیکر شاہجہان بادشاہ کی پاس دہلی میں
آئے اور بحضور بادشاہ دعویٰ خون کا پیش کیا اوسکی دعویٰ کے بموجب فرمان شاہی حضرت کی
طلب کی واسطے اکبر آباد پہنچا گیا اور حضرت حسب الحکم شاہی دہلی میں تشریف لائے اوس روز وہ
ہما کہ اول شاہجہان نے عمارت دیوار فیصل شہر بناہ لٹا جہان آباد شروع کی تھی اور شہن
عالی ہو رہا تھا حضرت بھی روبرو بادشاہ کے تشریف لائے شاہجہان نے تمام قصہ و کیفیت

درویداد مقدمہ گوشتیں ہمیشہ شکر حضرت کو بہر کی کیا اور رشتہ داران عالم مقرب کو ہی بہت سا
 نقد و جس دیگر خوش کیا اور حضرت کی خدمت میں عرصہ کی کہ ماسبت ہی کہ آپ لاہور سے پہلے
 لکھا پس اور وہاں ہی تشریف رکھ کر بدلت ملق الدین مصوف ہووین اور اس قدر جلال طرح کشا
 میں ہی رہا کہ خدا کو رحم و مطلق کہ مسئلہ کر کے خلق اللہ رحمہ کی نظر رکھیں حضرت التماس بادشاہ
 کی قبول فرمایا اور دروازہ لاہور ہوئی پہلے اس سے جہاں اب ہر وہ مظهر حضرت کا ہے باع و عاقلانہ
 حضرت کی تعمیر سو رہی تھی یہاں تشریف لاکر سکونت پذیر ہوئی و دربار خان صوبہ دار لاہور نہایت عیقا و
 سی حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر مرید ہوا اور اکثر اوقات حضرت کی ساتھ میاں میرا لاپس لاہور ہی
 مسئلہ وحدت و خودی میں مدبریدہ تحریر جواب و سوال رہتی تھے کہ گنت سیر میں فکر و کا ورج ہی ہو سکے
 خدا کی لاہور کی کورس تک حضرت لاہور میں تشریف فرما رہی اس اثنا میں بہت لوگ مصیبا پادارت
 ہو کر ہرہ یا پادارت و ما و آخرت ہوئی مراج حق انصراف حساب کا اتنا عست واقع بدعت
 کی طرف بہت بائیں تھا اور جو کوئی شخص فائل وحدت و خودی و کلمہ سمجھتا تھا وہاں سے حضرت کو
 بہت نصرت ہوتی تھی احکام شرح کی گتھایت باید تھو آٹھویں مں حضرت جبر و چہ کہ اپنی عاقلانہ
 کو مسجد میں خود تاحال موجود ہی و عطا فرماتی سبکدوشوں لوگ مجاہدین اگر سنیہید ہوئی اور ہزار
 کھانا کار ہر جمعہ میں شرف اسلام ہو کر مرید منتی و فاقات حساب کی بقول معنی غلام سرور صدقہ
 حمیدہ الامیہ تاریخ دوار و ہم ماہ شہماں العظم سال ایک ہزار و چاہ و دو ہجری میں آئی
 اور نقش مبارک مقام لاہور بد فوں ہوئی قطبہ تاریخ وفات مہمد مفتی صاحب موصوف
 یہ ہے قطبہ شہ مجبور و عا وید ہر دو عالم کہ ذاتش بود مسوداں مسود
 شہدار دیا نخلہ عا و دانی حاصل ایر و الطاف مجبور داسد بہر سال ارتحالش
 کہ قطبہ الاصفا عا وید مجبور ایضاً چو شد ویرد میں اسو ان فوں رہنا آفات حق مجبور
 وصالش سبع فیصل است مژ دوارہ آفات عشق مجبور ایضاً شاہ محمد جون زوار فنا
 رست و شد وصال باحد مجبور است محمود شاہ رحمت سال میر محمد دوم بار سا مجبور

حال کلابی باغ

حال گلابی باغ یکم پورہ کی جنوب روئے اور جو ترک لاہور سے شہلا باغ کو جاتی ہے اس کی
 شمال روئے ایک درمابستان گلابی باغ کا کھڑی اگر کھڑے باغ لگے گا مگر ناخال یہہ نشان باقی ہیں کہ اگر
 ترک پر کھڑی ہو کر دیکھیں تو ایک محرابی در بلند کلاں نظر آئے گی اندر کی طرف دو درجہ میں درجہ
 بالائی تو سفید چونہ گچ کے میانہ میں باہر کی طرف ایک در محرابی خورد بطور درجہ سیرگاہ ہے اور
 او کی نیچر ایک اور در محرابی جس سے آمد و شد ہے صورت اس در کی یہ ہے کہ باہر کی طرف زیر محراب
 طلان بطرف مشرق و غرب دو تہریاں تختینا دو گز طول والی خشتی اور ان تہریوں کی اوپر تاسقف بالکل
 در محرابی دروازہ کی مرغون میں ہر سہ طرف تمام کام کالسی کا ہوا ہوا ہے اور محراب کے در کے
 سر پر یہ تہریاں جو سیٹے سے بچھڑی ہیں شعی بانی باغ سخاوت فاتح باب کرم + انکہ دارے
 گردون ساخت باغ چون ارم + اہل معنی بردوش خواستند از حق دعا + بیگ سلطان رالہی
 دار دائم محترم + اور اس در محرابی درجہ تہری دار کو مشرق و غرب باہر کی طرف اور دو محرابی غالبوئی
 نشست گا بن میں عرض او نکا سواد گز اور طول پونی تین تین گز اندر سے تمام نقش گلکار
 اور باہر سے تاسینہ چون گچ اور اوپر او کی تمام کالسی کا خوب تر و تازہ موجود محراب مشرق و دیگر
 مرغون کی اوپر ایک کتبہ فیما بین محراب زیر والہ و منزل ثانی اسمین بخط جلی تعلیق یہ تہری شعی
 خوشا باغی کہ دار دلالہ و عش + گل خوشید در زید چرخش + اور فیما بین محراب زیر و بالا غریو
 میں بھی اسی طرح کا ایک کتبہ ہے اسمین بھی شعر تحریر ہے شعی نہ تقویم خرد پر سپید غازی +
 گلابی باغ شد تاریخ باغش + اور سواۓ تحریر ہذا کی تمام گلکاری ہوئی ہوئی ہے اور اوپر زید
 بام لسنہ اور محراب کلاں کے پرہ خط جلی کلمہ فیہ افضل الذکر لالہ الہ احمد محمد رسول اللہ + اور بالکل
 محراب شرف روئے منزل پر یہ تہری شعی احمد عربی کا ہر دوی ہر دو لست + کسی کہ خاک درش
 نیست خاک بر سر او + باہر سے چھ صورت عمارت ہے کہ مشرق و غرب روئے ہر عمارت بطور مستونہ
 کالسی کا ہے اور اس کے ساتھ غرب روئے زیر و بالا سات طاقتہ اور طاقتہ کے مشرق میں زیر و بالا
 دو محراب کالسی کا اور اس کے غرب میں پھر ویسی ہی طاقتہ ہر صورت کالسی کا اور غرب روئے در

دوسرے حکما محراب کلاں پہ کاسی کار اور اسی طرح اس درکلاں کی نعل عربی میں کار کاسی ہے
 اس سروئی دو کے اندر دودرہ ہیں ایک اندر ڈیوڑھی اس طرح کی کہ شرق و غرب میں دودال
 محرابی رہیں سی آدہ گر ملید اور میاں میں اوپر گنداں فالوں میں مرس حستی اور جہت ناچنے
 بطور گندا اور اولوں میں جنوب رویہ کو ٹہراں فالو قی حستی جوہ گج دالان شرقی ڈیوڑھی کے
 گوشہ شرقی و شمالی میں رہیہ اوپر چانی کا سدرہ رہیہ حرہ کو اوپر چاما ہوتا ہے اس بیا
 طاق تھمہ چونی لگا مالگیا ہے اور تمام فرش حستی بچہ نردنارہ اسکی جنوب کی طرف ایک مارہ بچہ
 حکے مارہ میں مین دہیں محرابی حستی جوہ گج کلاں اور اسکی اعلوں میں دودرہ حرہ مارہ میں رہا
 اس مارہ دسی کا ایک مشت ماہر سو ملید شمال رویہ اور محرابوں کی گردہ اس محرابوں کے ماہر کطرف
 شمال رویہ سف سرساں حوارہ کے موجود اس مارہ درسی کی بہہ صورت ہے کہ مین دہوں کے
 اندر طرف سترک ماہر کو ایک محرابی گہر کی حکر سال وہ اندر مارہ درسی کی محراب قد آدم ملید
 اسکو گوشہ میں دو طرفہ یا اندہ بحر ہے اور اور جہت فالو قی جوہ گج منقش گلکاری
 دیواروں پر بھی تمام گل ٹوٹے ہوئے ہوئے ہیں اور دو لعلوں میں یعنی شرق و غرب ایک ایک
 در محرابی اسکے اندر مکان مربع حسی جہت بطور گک سر رویہ مکان میں ایک گہر کی شرق کطرف
 اور ایک جنوب کے طرف شرقی مکان میں ایک گہر کی غرب اور ایک جنوب کطرف منقش اویس
 رہیں بطور دیوار گیر تمام شرج و سر رنگ لگا ہوا ہے اور میں سف پر عام فرش حستی صحیح
 و سالم اس مارہ درسی کے شمال کی طرف مالائی سف سیرہ سعید آدہ گر ملید اور گوتہ شرقی و
 شمالی میں ایک حور و حورہ اس میں شرق رویہ ایک نکتہ سادہ وارہ اور اسکی مقابلہ میں گوتہ عربی و شمالی
 میں ایک حورہ جیکا در محرابی مالائی سف شرق رویہ حورہ پہنچی سی اور آتا ہے اسکی نعل شمالی پر
 اور رہیہ جوہ گج اور چانی مارہ درسی کام ڈا سی گیارہ زبہ حرہ کے مالای مارہ درسی حاتی ہیں
 اپر شرق و غرب و جنوب رویہ دیوار جوہ گج لکیر ملید اس بیاہ اور دین سف ہی جوہ گج بیاہ
 اسکی شرق و غرب میں چار محراب کلاں اور اس میں دروازہ محرابی اور اسکی شرق و غرب میں

حال حضرت معصوم شاہ صاحب

چار محراب کھان اور اوسمیں دروازہ محرابی اور اوسکے شرق و غرب میں ایک ایک محراب چونچ
کوشن پر کار کا لٹائی س دیوڈھی کر گوشہ شرقی و شمالی میں بفاصلہ میں قدم ایک چاہ کھان
اور چاہ کی غرب سدیہ ایک برنا ایک گوندی ایک کابلی کیکر ایک پوڑ ایک بیر ایک انار کٹر ایوٹل
بانی گللابی باغ کا بیہ ہی کہ بانی اسکا سلطان بیگ برادر عمراو مرزا حیات الدین جو قبایل شاہ صاحب
والی ایران سی شوہر سلطان بیگم بنت شاہجہان کا تھا اور حسب الطلب شاہجہان کے کہ اس خیاثت پر
شوہر سلطان بیگم نے سفارش پرورش کو کی تھی سنہ ایکہزار ساٹھہ میں ایران سی ہند میں اگر منیر
پنجاب مقرر ہوا اوسنی بیہ باغ ایکہزار چھپاٹھہ میں تعمیر کرایا کہتی ہیں کہ بیہ دروازہ اور اوسکی نعلون
دیوار شرقی و غربی تیار ہو چکی تھی کہ وہ باعث شوق شکار کھار کو گیا بیہ ہی مشہور ہے کہ وہ
قبل از جانی شکار کی شاہجہان بڑ شاہ فی ایک ہندوق انگریزی آمد ولایت انگلستان اوسکو
بیہی تھی کہتی ہیں کہ شکار میں بمقام شیخ پورہ وہ ہندوق اوسکی ماتہ سی ہٹ گئی اور اوسکی صہ
سی بہ در چار شنبہ بوقت چاشت تیرہویں شوال المکرم سن ایکہزار اسیٹھہ پڑی اسی ملکتم
ہو کہ شکار قضا ہو گیا قبر اوسکی معلوم نہیں کوئی کہتا ہی کہ بطن شمال موضع کوٹ خوجہ سعید واقع
اور کوئی کہتا ہی کہ متصل باغ ہذا دفن ہوا مگر تا حال نچتہ حال اسکی قبر کا معلوم نہیں ہوا *
حال خانقاہ حضرت معصوم شاہ بیرون لاہوری دروازہ باہر دروازہ
لاہوری کچر سٹک صدر بازار انارکلی کو غرب رویہ اور لاہوری دروازہ کی خاص جنوب رویہ یک خانقاہ
جواب لالہ حاکماری اور سیر سفید و تعمیر کرائی ہے حضرت معصوم شاہ صاحب نے ہی اور بیہ حضرت زائرین
گذرے ہیں حال یکا بیہ ہی کہ حضرت کا نام سعید معصوم شاہ روایات کثیرہ سی ایک کہامات مشہورہ کہ
لاہور میں بیہ ہی کہ بکوچہ طاقان والہ جو معصوم شاہ کی تہریان مشہور میں ایک مکان جو کہٹ
جوبی پر آب بحین حیات بارہ برس تک اگ جلاتی رہی مگر اوس جو کہٹ جوبی کو داغ تک اگ کا
نہ لگا اسوٹھو وہ کوچہ حضرت معصوم دیان تہریان مشہور ہو گیا بیہ حضرت سن بارہ سو تھو فٹ
اہو میں اور شیخ و تاب دین بچم خود دیدہ ولد خود بیان کرتا ہی کہ جب حضرت لاہو کی اس کہٹ

رہتی تھی تو ایک روز کا ذکر ہے کہ ایک بڑا سیاح اس کو چہ میں سے باہر کو چلی آئے گا اگر تاہم میں ایک کچھ
 کو واسطی کشیدہ نکالنے کے ماحرث لکھ عاتی تہی معلوم سامعہ صاحبہ کی اوسکو ملایا اور وہ کچھ اوسکے
 ماتحتی لیکر آگ میں کہ اگر اوسکی برسر کھٹا چہ فی ہیتہ ملا کرتی تھی ڈال دیا چہ کہ یہ فقیر مخدوم
 تہی وہ بیچاری کچھ نہ دل سکی اور روتی ہوئی چلی گئی اور وہ کچھ اکل کر خاک سیاہ ہو گیا بعد اوسکے
 نور محمد جو حہ جو اوس محلہ میں رو دار آدمی تہا یہہ حال سکر حضرت کی ماس آیا اور عرض کی کہ ماسکو
 وہ عاخرہ بڑا سیاح یہہ ہی آب کی کیا غضب کیا کہ اوسکا کچھ اکل دیا یہہ بیچاری مردوری کی واسطی کچھ
 کی چلی تھی آئے اوسکو دریا کہ اگر آؤا درک میں سے کڑا نکال لو اویہہ حدہ میں اگر وہ کڑا آؤا
 آگ کی ماکتہ سے نکال کر دیا قدرت الہی سے وہ کچھ کہ سادہ تہا کشیدہ ہوا ہو اکل آئے
 چلی گئی۔ احوال حضرت شاہ شہا لدین خضرہ بن حضرت موح دریا بجا
 رحمتہ اللہ علیہ مانعہ انکی عرب رویہ باع نواب میان ماں (حسکی حویلیاں لاہور میں تہہ ہو
 میں یعنی ایک توحوب رویہ مس اکل ہا درسی صاحبان امریکہ جس میں اب اکثر خراسانی تہہ
 میں اور دوسری حویلی شہراں والی حو علاقہ موحی دروارہ میں مقفل محلہ سڑیل سکھان
 اس حویلی میں ماروت رہتی تھی یہہ سم اٹھارہ سو ساٹھ میں ماروت کو آگ لگ گئی جس
 وہ حویلی اور لگئی) اول یہہ باع رول ہو گیا تہا یہہ رول علی رفعا مال صاحب کی مولیٰ (الباہر)
 اور حال میانخان اور اوسکے باع کا علیحدہ کمرہ ہو اسی واقعہ حال انکارا فی تہیہ مصر علی سا
 خواہ لا وسبب حال الدیس بہر اسی میں (اور وجہ تہیہ ہم شہا لدیس بہرہ کا حال حضرت موح دریا
 بحاری میں معقل تخریر کہ بچا ہوں) یوں معلوم ہوا کہ جب یہہ حضرت سیدہ لدیس بہر اعلیٰ
 حضرت موح دریا بجا لدی لمرہ سال چار ماہ چار روز کی ہوئی توحب دستور تخریر محمدی کے والد
 اوسکی فریاد کو واسطی محفل علم ظاہری کے حوالہ ایک معلم مسی مولوی فصل رسول لاہوری کے کیا حال و نادر
 بڑا لگا تو استاد نے کہا کہ ہوا الف آپس دریا کہ الف بہر اوسکی کہا کہ اگر کہوتی آپ جب رہتے
 اور کچھ نہ بولتے بہر اوسکی کہا کہ تہہ ہو تھی آپ جب نہ ہی الغرض استاد نے حصہ ہو کر کہا کہ تہہ ہوت

آپنی ناراض ہو کر ایک طمانچہ اوستاد کی منہ پر مارا اور فرمایا کہ اسی بیوقوف اوستاد ہیکو ایک ہی
 اللہ کا الف کافی ہے ہم بت سی واقف نہیں اوستاد بیچہ ذکر شکر حضرت سوج دریا بخاری کی پاس
 گیا اور رنجیدہ ہو کر کہا کہ حضرت آپکی صاحبزادی نو مکیہ ایسا طمانچہ مارا ہے کہ میری دانت ٹوٹ گئی
 میں اور الف سنی زیادہ نہیں پڑتا حضرت سوج دریا بخاری صاحب بیہ حال شکر اگلو بلوایا اور
 کہا کہ بیہ کیا حرکت تھی جو تھی اوستاد سنی کی ہر آپ کی کہا کہ سچ ہی مکیہ ایک الف اللہ کا کافی ہے اور سولو
 اسکی ہیکو سب علم حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ شکر ماورعین تعلیم فرنا گئی ہیں چنانچہ تمام قرآن شریف
 اوستیوقت نوک زبان سنا دیا اس سے حضرت سوج دریا بہت خوش ہوئی اور دو گانہ شکر کا ادا کیا
 اور اوستاد بھی حیران ہو کر چلا گیا اور حضرت کئی وفات کا ذکر یون بیان کرتے ہیں کہ واقعہ حضرت
 ۱۱ ماہ ذی الحج سن ۱۰۱۸ کو بمقام ٹالہ ہوا ہو شب وفات آپنی صاحبزادی شاہہ مصطفیٰ
 کو فرمایا کہ صبح کو فوت ہو جاوین گے مکیو لازم ہے کہ جنازہ ہمارا دو ٹالہ سنی اوٹھا کر بطرف لاہور
 ہونا پس جہان ہمارا جنازہ رک جاوے وٹان ہی دفن کر دینا چنانچہ جب جہان برکان ہزار حودہ
 حال جنازہ آپہونچا تو رک گیا مٹھ ہوئی کہ اوسل یام میں جہان ایک ہندو سادہ جوگی رہتا تھا
 اوسکو بقالم رویا حضرت کی طرف سے آگاہی سابق ہو چکی تھی کہ تو جہان سنی دہلی کو چلا جا کہ جہان ہمارا
 مقبرہ ہوگا اوسنی جواب میں عرض کی کہ بچشم چلا جاوینگا مگر امیدوار ہوں کہ زیارت جنازہ کی کر یوں
 جب یہاں جنازہ آپہونچا تو وہ ہندو فقیر باہر آیا اور لاش کی زیارت کی چلا گیا اور حضرت جہان
 دفن ہوئی اور قبر خام تیار ہوئی چونکہ آپکی خادمہ نبیسا میرام زاد تھی اوہ ہونچ ارادہ کیا کہ حضرت کا
 مقبرہ مالیشان بنائیں تو آپنی عالم خواب میں اوندکو حکم ہوا کہ جزدار ہماری قبر خام رہنی دو
 پنچہ شہنوا و جو کوی ہماری قبر پنچہ بنائی کا تکلیف پائی گا اور نیز مشہور ہے کہ جب حضرت ممدوح
 کی عمر چودہ سال کی ہوئی تو ایک شخص شیر شاہ نامی کہ نامی گرامی سادات عظام سے تھا
 اور ہر جا و ہر مقام میں سیر کرتا پھرنا تھا اور ہر سید کو کہتا تھا کہ اگر تم سب بہنو شیر کی سواری کرو
 اور ایک پنچہ آہن اور کلہاری جو بی اوسکو پائس تھی اوسکی بابت کہا کرتا کہ اس پنچہ آہن کو اس

کلبھاری چوٹی سے لڑا اور سورگرم میں جا کر سلامت پھل آؤحب سہ امرکوی مکر سکسا پو شیر شاہ پور
 مہد کر لٹا تھا اس جوف سے اکثر سادات سیاہ سی مسکر ہو ماری تیر خنی کہ وہ موضع خود میں جو صلع امر شیر
 میں ہی آہو بچا اور وہاں اگر ہم ہستہار دیات حضرت وٹالہ میں تیر حضرت بہہ وکر سکر محلہ آوری چوک
 سے ایک شخص محمد رصیح آہنگر کو ہراہ لیکر روایہ موضع خود ہوئی اور سی چوک ایک محلہ سکورہ آہنگر
 موضع ٹالہ میں مشہور ہے اور آپا پدیروں دربارہ ہستیاری کر سکوت مدیر تیر حیا سچہ آب وہیں
 حان حق سلیم ہوئی میں اوڑھا جال اولاد اونگی وہیں رہتی ہے اور مولد کچا سی وہی محلہ ہے
 اور فوت وہاں لاش سارکھا کو غسل ہی وہیں ملا ہے چا سچہ مقام غسل وہاں مراد بہارت گاہ سا
 ہوا ہے العرص محمد رصیح آہنگر کو کہ اوکلی جایدیاں کا پرید تھا ہراہ لیکر موضع خود میں مشرک لنگر
 وہاں کیا دیکھتے ہیں کہ صد سادات مالکرام اوسے معبد لگو ہوئی ہیں ج لوگوں کو دیکھا تو عمر
 کی کہ صاحبزادہ حی تم بچاں کیوں آئی ہو وہاں علی ما و درہ یہ آب کو سی ہاری ساتھ معتبر لنگر
 آئی وہاں کہ خاموس رہو اللہ صایعی اللہ ہاری ساتھ ہی سچو ایک ہم سیاہ سی مسکر کو مکر پور
 کہو کہ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام تعیہ اللہ علی خارج السب ود احوال کس
 یعنی لنت ہی اوسیر جو سیکسی اس میں داخل ہو یا کہ سی سیر کھل اسی اگر کو سی سید ہو اور سید بیکلا
 پائیدہ تیر اسی سب کو چپاوی و وہ ملعون اس سامیں وہ شیر شاہ ہی وہاں آگاہ اور آپا سی ملا یا
 کی آئی وہاں کہ بابہ کما معاملہ ہے جو تیر سی وجوع میں آنا ہی اوسے کہا کہ اگر آسید میں تو بہ تیر ال
 میری پوری کریں آپا وہاں کہ استھاں ہزارا ماہا بہیں ہونا آگ تیری مرضی بہہ لیکر آب سیر کر سیکھا
 گئی اور شیر کو کاسی پکر کر ماہر نکالا اور فرمایا کہ ما و جگلوں میں سیر کر و بعد ازاں رنجیر آسی پکھا
 چوٹی ماری رنجیر فی الفور پاش پاش ہو گئی سہ شیر شاہ کو کہا کہ حلد سورگرم کر اور اللہ سے عرض
 کی کہ ما الہی کریم کہ جب نور جو گرم ہو تو آچے محمد رصیح لو مارا ہی خادم کو دیا کہ تو لو ماری اوتیر
 آگ ہی سے سرو کا سی تو نور میں جاؤ انشا اللہ تعالیٰ آتش نور تیری لہی نکلے رہی اور حضرت عبا
 تیر احامی وہ دکلاؤ سکی بکر گرم سہ ماہر شکواری مدی کی لگی العرص وہ اوس ہو میں کو داو حضرت

اور پڑاوسکی بیوی رکھ دیا اور آپ ایک دیوار پر جا بیٹھی اور دیوار سے مخاطب ہوئی کہ اسی پہنڈر سی
 دو قدم تو بھی چل اور پہنڈر سی زبان مثنوی میں بہن کو کہتی ہیں (بہو جب ارشاد دے دیوار پر
 قدم چلی شیر شاہ نے خوب ہیر کر امت انکی دیکھنی تو قدموں پر گرے اور خادیم ہوا بعد اوسکی آپنی
 اوسکو حکم دیا کہ تمام سادات جو تیری باپس قید ہیں اونکو چھوڑ دی اور اونکو حکم دی کہ
 جو سبب تیرا ہی فی سبیل اللہ لوٹ کر لے جاوین چنانچہ اوسنی ایسا ہی کیا جب اوسکی باپس پارچا
 بلبوسہ رہ گئی تو آپنی فرمایا کہ ہم بھی اتنا کر تقسیم کر دی اور واسطی ستر عورت کی ایک چٹا
 کمر پٹی لی اور یہاں بیٹھا رہ اور اوسکا ایک نظر سے کام کر دیا یعنی وہ عارف کامل ہو گیا
 اور تمام عمر وہیں تار الدنیا ہو کر بیٹھا رہا چنانچہ انکے مقبرہ اوسکا وہاں موجود ہے اور نیز
 نہ بانی بدیشی شاہ سجادہ نشین حال موج دریا بخاری کے معلوم ہوا کہ حضرت موج دریا بخار
 صاحب کو دو قبیلہ تیرا ایک مائی وڈی صاحبہ اور دوسری مائی نورنگ بی بی مائی وڈی
 صاحبہ سی ایک بیٹیا سید صفی الدین صاحبزادہ کلان پیدا ہوا اور مائی نورنگ بی بی سی
 دو فرزند ہوئے ایک شاہ شہاب الدین ہزارا اور دوسری سید بہاؤ الدین جو لاد لگے اور
 سید شہاب الدین ہزارا کے یہاں دولہ کر ہوئے ایک سید مصطفیٰ اور دوسرے سید سلطان سلطان
 لاؤ لہ اور سید مصطفیٰ کے یہاں ایک فرزند اور تین صاحبزادیاں ہوئیں فرزند کا نام شمس علی
 اور صاحبزادیاں بی بی حاج اور دوسری بی بی تاج تیسری بی بی نور فقہ

بی بی حاج سیدیم الدین ولد زین العابدین بن علم الدین بن سلطان سید خلیل الدین
 سی کہ خدا ہوئی اور اسکی بطن سے حضرت سید نظام الدین پیدا ہوئی اور سید نظام الدین کے
 یہاں حضرت سید شاہ جنگی یہاں تین بیٹے ہوئے ایک سید جہانگیر اور دوسرا سید کبیر
 اور تیسرا سید بنی شاہ اور سید جہانگیر کے دو فرزند ایک سید بانی شاہ اور دوسرا
 شمس الدین شاہ سید بانی شاہ لاؤ لہ گئے اور سید شمس الدین کے یہاں تین بیٹے ہوئے ایک
 سید صدر الدین دوسرا سید شرف الدین تیسرا سید قطب شاہ سید صدر الدین کا فرزند

مقامی شاہ لاؤ لگیا اور طلب سادہ ہی لاؤ لگا اور سید شرف الدین کو یہاں ایک مٹیہ سید کیر سادہ اور
 سید کیر شاہ کو یہاں پانچ مٹیہ ایک محبت شاہ و دوسرے سید قمر الدین بنیر مد الدین جو تہا قسط سادہ
 پانچواں علم الدین علم الدین لاؤ لگا اور محبت سادہ کا ایک و سید کرم علی شاہ جسکی دو مٹیہ ایک مٹیہ
 دوسرے احمد سادہ موجود اور سید قمر الدین کے دو مٹیہ ایک و سید علی و سید اکبر علی و سید علی کے ایک
 صاحب راوی حسن بی بی موجود اور پیر یوں شاہ کے دو مٹیہ ایک مٹیہ سادہ و دوسرے سید احمد سادہ
 جو موجود ہیں اور طلب شاہ کا ایک مٹیہ احمد سادہ موجود ہے مٹیہ شاہ اسی سبب اس طرح ہے
 حضرت مہوج دریا کجاری صاحب سی مٹھی کرتا ہے اور حال سجادہ نشینی اس حادثہ کا یوں ہے
 کہ حضرت مہوج دریا کجاری صاحب سی مٹھی حیات اپنی صاحبزادہ کلاں سید صبی الدین کو سجادہ
 مفرد کیا اور معایات لاہور مدہ مرداں اس نواح او کی شہر دکن اور جاگیر قصہ ڈالہ و میراں
 ان نواح حضرت سید شہاب الدین ہر اگر سرد و رائی بعد مہوج دریا کجاری کر سید صبی الدین
 سجادہ نشین ہوئی اور بعد او کی اگر صاحبزادہ حضرت شاہ سادہ اور بعد او کی قر سادہ اور بعد او کے
 سید حیات سادہ اور بعد او کی سید شاہ سادہ کے پانچ فرزند ہوئے انکا سید پیر شاہ و دوسرے
 فتح علی تیسرا قرمان علی جو تہا سید محمد علی پانچویں سید حیات شاہ فتح علی اور قرمان علی اور
 محمد علی لاؤ لگے اور حیات سادہ کے یہاں دو فرزند ہوئے ایک کہیں سادہ جو لاؤ لگیا اور دوسرے
 اسماعیل سادہ او کے چچاں ایک و حیر عصمت بی بی ہوئی مگر وہ بھی لاؤ لگا رہی اور سید حیات
 تمام باعت لاؤ لگی سبھی سید حیات سادہ کو اپنا مٹیہ کر کے لایم مقام پایا اور بعد مابہ کل جاؤ لگا
 پھر نو سید حیات سادہ مدعوئی سجادہ نشین ہو بیٹھا اور پیر شاہ کے یہاں پانچ فرزند ہوئے
 ایک سید شیر علی دوسری محمد علی تیسری عبدالعزیز سادہ جو تہا سید محمد پانچویں علامہ شاہ او
 ایک و متر ہوئی سیدوں پہ پہ سب لاؤ لگا رہی امین سی سید علامہ سادہ اور بی بی سیدوں نے
 ہی پہ سجادہ نشینی کا تمام سید حیات سادہ کر دیا اور وہ حضرت سادہ کہتا تھا کہ میں اولاد سید
 جلال الدین حیدر و رال سید شہاب الدین نہ راسی ہوں بعد حضرت سادہ کے ایک مٹیہ کرم علی

سجادہ نشین رہا اب بعد اسکی مسمی مد علی شاہ اور محمد شاہ
 انی سرکار بنام سجادہ نشینان موضع مزنگ ضلع تحصیل لاہور میں نو گز اسہی بیہ حال تو سید
 برہی شاہ اور مد علی شاہ نے جو سجادہ نشین بن بیٹھو میں لکھا یا مگر خاص سیدان بخاری اور
 حضرت موح دریا بخاری میں سید جواب فی زمانہ اسمیان سید اصغر علی شاہ و مراد علی شاہ و
 مد علی شاہ و جوی شاہ و سخی حسین شاہ لاہور میں اور ماسوا انکی و مالہ میں موجود ہیں جو
 حال زمانہ کی اونکی معلوم ہوا وہ بھی بحسنہ درج ذیل ہے فقط صورت خاتقاہ حضرت شاہ شہاب الدین
 ہزارا بیہ ہی کہ غریب رویہ بلغ میانخان المشہو باغ راجہ سوچیت سنگہ حال ملوکہ نواب علی رضا
 خاں صاحب قزلباش کے فدا دم بلند ایک چبوترہ کلی خام موجود ہے طول اسکا چہ درعہ اور
 عرض ۵ درعہ نہینہ آمد و رفت جنوب رویہ سات زینہ پختہ چڑھ کر اوپر جاتے ہیں اوپر
 میانہ میں تین قبور اور سرانی چراغدان خشتی قبر میانہ سید شہاب الدین ہزارا کی اور تین قبور
 سید بہا و الدین بہادر خور و شاہ شہاب الدین ہزارا کی اور غریب رویہ شاہ مصطفیٰ صاحبزادہ
 شاہ شہاب الدین ہزارا کی اور بطرف غرب اور دو قبرین خور و ایک سید جہانگیر اور دوسرے
 بنی شاہ کی بیہ دو نو صاحب سجادہ نشین تھی اس چبوترہ کی شرق کی طرف گوشہ لکھنی میں
 ایک قبر پختہ جسکے سرانی کہ پڑھ لکھ ہے نام معلوم الا سم چبوترہ کی جنوب رویہ قبرستان خام تھو
 اولاد سید بلال الدین حیدر کا ہے اور گوشہ بایب میں ایک چاہ چرخ دار اسکی بایب میں
 ایک مسجد پرانی خشتی تین دہن والی جسکی جہت قالمبوتی غریبی و شمال رویہ دیوار گر گئی ہے تاریخ
 تولد شاہ شہاب الدین ہزارا کی سن نو سو چو سترہ ۹۶۴ھ اور وفات ایک ہزار اکتالیس ۱۰۴۵ھ حضرت فرزند
 بنیرہ موح دریا کا حال احوال حضرت موح دریا بخاری میں تحریر یہ ہو چکا ہے مگر اب حال ولادت
 و وفات معلوم ہوا سو تحریر کرتا ہوں کہ ولادت حضرت فرزند علی کی ایک ہزار پچاس میں اور
 وفات سن ایک ہزار ایک سو گیارہ میں واقع ہوئی اور جو خطاات تاریخ و وفات حضرت شاہ شہاب الدین
 ہزارا کی مفتی غلام سرور صاحب نے با سید ابراہیم صاحب نے کیا ہے انکی نسبت کسی سو درج ذیل میں تاریخ و

ہر روز دینی میں شد پرفرائس و سکنانہ شہاب الدین بہار چوتھم سال ولیدش رہا تھا
 انکے ساتھ شہاب الدین بہار تھے آتہ تاریخ وفات ۔ ماہ رومی میں شہاب الدین مسیح
 اہل نقشب شہاب الدین فعل تاریخ انتقال گشت ۔ ہر یوساہ دین شہاب الدین ہاشم
 اور تاریخ وفات حضرت ۔ مد علی امام بہر حضرت موج دریا سحاری کی بیست ۔ اگر مدوام
 سادات ست ۔ بعد آل ہی حیرانام ۔ سال تاریخ رحلت آن شاہ ۔ مہت افضل ولی در مد
 امام ۔ آتہ واضح ہو کہ شجرہ معلی حضرت موج دریا سحاری صاحب کا اگر سادات کو معلوم ہو اور
 شجرہ ہادی ایجا کی کو یاد رہتا اور بہت لوگوں کو اس کے دریا ف کرنے کا شوق تھا لہذا حضرت
 امام دریا ف کر کے کتاب ہذا کیا اور میر واضح ہو کہ حضرت موج دریا سحاری صاحب کی اولاد
 میں سادات یحیٰم النب لاہور میں سید مراد شاہ اور سید مادی اور سید اصغر علی اور سید
 حیوی ساہ اور سید حیر علی اور جس علی اور جس علی اور جس ساہ ہیں سوا ان میں سے سید مادی
 پشت ۔ پشت سلسلہ ہر درویش میں مادم ہوا علا آتا ہے میں تفصیل کہ سید مادی کا مرث
 سید عبداللہ ساہ اور اوکا یقین علی اور اوکا نوٹ ساہ اور اوکا نوڈی ساہ اور اوکا
 نوڈی ساہ اور اوکا سید مدہ علی اور اوکا سید عبدالرحیم اور اوکا سید صبی الدین
 اور اوکا حضرت موج دریا سحاری اور شہاب الدین ہر الہی آپ کی مادم تھی اس سلسلہ
 حضرت موج دریا سحاری کا تاحات رسول مد علی علیہ وسلم تحریر کرتا ہوں کہ حضرت موج
 دریا سحاری حضرت سید صبی الدین ابی بابک مادم ہوئی اور وہ حضرت سید طلال الدین کے
 اور وہ سید عالم الدین قلع کی اور وہ ناصر الدین کے اور وہ سخی دریا ساہ رکن عالم کے اور وہ
 حضرت صدر الدین فاروقی قلع کے اور وہ حضرت بہا الدین وکریا مانی کے اور وہ
 مسیح بہا الدین سہروردی کی اور وہ حضرت ملا الدین کے اور وہ حضرت وجہ الدین کے
 اور وہ حضرت حکم الدین کمری کی اور وہ حضرت شمس الدین درہی کی اور وہ حضرت سید عبداللہ
 کی اور وہ حضرت سری سقلی کی اور وہ معروف کرچی کے اور وہ مایرید سلطان کی اور وہ

دوسری سید محمد والدین اور شکم فی فی نورنگ سید سہاس الدین ہر اپنا بیوی +

اول حال اولاد سید محی الدین تحریر ہوتا ہے کہ اوکے تین صاحبزادی

ایک سیدہ عبدالرحیم دوسری سید جس قبیلہ سید جس سید جس اور سید جس درو لا اولاد گئی

اور سید عبدالرحیم کے دو صاحبزادی ایک سید سہاس دوسری سید زہ علی الشہر سہاس نام

محمد شاہ کا ایک صاحبزادہ سید اور اوکے دو صاحبزادی ایک سید محمد لا اولاد دوسری سید

الشہر سید سہاس اوکے سید باغ علی ہر اوکے بیان ہار مٹی ایک دیو سہاس لا اولاد اولاد

فررد دوم ہی لا اولاد قبیلہ رحمت شاہ جو تہی نور علی سہاس رحمت سہاس کہ بیان دو بیوی ہوتے

ایک سید امیر شاہ دوسری سید ہر شاہ امیر شاہ کہ بعد اوکا مٹا خان سہاس لا اولاد گیا اور ہر شاہ

بیان باغ مٹی ہوی اول ہر انیت شاہ لا اولاد دوسرا عا بیت سہاس لا اولاد قبیلہ علی شاہ لا اولاد

جو تہا سید سہاس موجود فقط اور سید عبدالرحیم بن محی الدین س موج دریا بخاری کہ دوسری

صاحبزادی سید زہ علی الشہر زہ امام کے دو صاحبزادی ایک سید اجا سہاس دوسری سید شاہ

سودو لا اولاد گئی فقط اور سید ہر والدین س موج دریا بخاری کے تین صاحبزادی ایک سید

لطام دوسری سید مومن قبیلہ سید صادق علی سویتون لا اولاد ہر فقط ماتی ہر حضرت شاہ

سہاس الدین ہر اس موج دریا بخاری سو اوکے بھی دو بیوی ہے ایک سید جس سو لا اولاد گئی

دوسری سید مصطفیٰ اوکا ایک صاحبزادہ مستح علی اوکے دو صاحبزادی ایک سید مسک علی

دوسری سید طلحہ اول حال اولاد سید مسک علی تحریر کر ماہوں کہ سید مسک علی کو باغ صاحبزادہ

ایک بخاری سہاس دوسری ویدار شاہ بہم دو لا اولاد قبیلہ سہاس عوت جو تہی دائم شاہ ناخون

شاہ چراغ حکا دیاروش علی لا اولاد اور شاہ عوت کی تین صاحبزادی سید باغ علی سید شاہ

سید حیدر شاہ سید حیات سہاس کہ سید مہین سہاس اور اوکے دو صاحبزادی ایک سید لا اولاد

ساحل کے ہار مٹی ایک سید احمد شاہ دوسری سید محمد علی سہاس قبیلہ مٹی قر علی جو تہی سا کہ علی حیات

بٹالہ میں موجود مہین اور سید مہین کہ دوسری مٹی سید فاصل سہاس اوکے حارہ فررد ایک سید

مبارک علی دوسری حسین علی بہر دولا ولد میری میران پہلول شیر جو بہا علی شیر جواب زندہ بہن
 فقط اور شاہ غوث کی دوسری بیٹی باغ علی اور انکی تین بیٹی حوشاہ میرا سید علی لا ولد
 اور فرزند علی کا بیٹا بند علی اور اسکا بیٹا علی اور حوشاہ کا محمد بخش موجود اور دائم شاہ کی
 تین فرزند ایک غوث علی اور دوسرا رنگ علی میرا سید رسول شاہ اور اسکا بیٹا بنی شاہ
 اور اسکی دو بیٹی ایک سید بہادر علی جسکا بیٹا سید خیر علی دوسرا سید جیون شاہ اور اسکا بیٹا
 سید سکندر شاہ موجود دوسرا بیٹا دائم شاہ کا رنگ علی لا ولد اور میرا غوث علی اور اسکا بیٹا
 سید بہو شاہ اور اسکی دو بیٹی ایک سید شیر شاہ دوسرا نور علی شاہ نور علی شاہ کا ایک بیٹا شاہ
 لا ولد دوسرا سید حسین شاہ اسکا بیٹا شیشہ اور شیر شاہ کی چار فرزند ایک محمد علی شاہ دوسرا
 حسین علی میرا داد پیر جو بہا حیدر علی فقط اور حیدر شاہ بن شاہ غوث کی دو فرزند ایک صالح
 دوسرا پیر شاہ اور پیر شاہ کی دو بیٹی ایک سید غلام حسین اسکی دو بیٹی ایک سید خیر بخش لا ولد
 دوسرا علی بخش اور اسکا فرزند فضل حسین جو لا ولد گیا اور صادق علی بن حیدر شاہ کے
 دو بیٹی ایک عبد اللہ شاہ دوسرا رفیع علی شاہ عبد اللہ شاہ کی چھ فرزند ایک مشک علی دوسرا
 نادر علی میرا داد علی جو بہا جراح علی با پنجوان شاہ علی چہا اصغر علی عبیدہ مشک علی کی دو فرزند
 ایک باغ علی شاہ دوسرا حسین شاہ باغ علی شاہ کی ایک صاحبزادی موجود اور حسین شاہ
 حال لا ولد اور نادر علی شاہ کا بیٹا جیوی شاہ دونوں باپ بیٹا موجود فقط اور میرا عبیدہ شاہ
 ایک صاحبزادی اور جراح علی شاہ کی دو فرزند ایک فضل محمد دوسرا غلام رفیق فضل محمد دو فرزند
 ایک برکت علی دوسرا حسین موجود اور غلام رفیق علی شاہ کی دو فرزند ایک فضل علی کی دو فرزند
 فرزند ایک حسین علی دوسرا حسن علی موجود اور سید خیر علی کے بہان ایک فرزند خیر علی شاہ
 اور اسکا بیٹا امام علی بہر ہر قسم موجود اور رفیع علی شاہ کے چار فرزند اول فضل علی دوسرا
 محمد شاہ میرا احمد شاہ جو بہا مارت علی فضل علی کی دو فرزند ایک غلام عباس دوسرا
 زمین العابدین موجود اور محمد شاہ کی تین فرزند ایک مدد علی دوسرا رحمت علی تیسرا کرم علی

موجود اور احمد شاہ کا ایک بیٹا جس کا موجود اور وارث علی کے ہیں فرزند ایک بکرت علی اور علی
 میرزا فیض احمد علی موجود اور سید طلحہ میں فتح علی ساہ کا مرید امام شاہ اور ایک اور
 سید را اور ایک بیٹا سید علی ساہ ایک دو بیٹے ایک علام حسین دوسرا علی علام حسین
 ہیں فرزند ایک سید اکبر علی لا ولد گیا اور دوسرا وحی اور سید علی موجود اور علی کو دو
 بیٹے ایک قدرت علی لا ولد اور دوسرا علی موجود فقط سید طلحہ کی اولاد بیان میں نہیں ہے
 حیدر خیر ہوئی اور وہ سید طلحہ صاحب صحیحی کی عمر میں موضع دریا علاقہ دریا ستائیل میں
 گئی اور وہاں ماکر سادی مانی انہی کی حاسمہ اس میں سی حواد لا ہوئی وہ وہاں موجود
 اس میں سی ایک صاحبہ سیدیل اس لا ہو میں آیا ہوا سی کہتی ہیں کہ سید طلحہ صاحب نے
 وہاں ماکر اپنا نام رمدہ لوری مشہور کیا حاسمہ وہ وہیں فوت ہوئی ایک اولاد وہاں
 سرور اور عالم ہیں فقط **احوال موضع کہوئی میں** یہ ایک موضع بیاصل ایک
 کوئس شہر قریہ سہر لا ہوئی حال ایسا یہ ہے کہ تیس سالوں کے وقت میں یہاں بسا دیا
 گیا تھا اور ساو سین دردی بکرت رہتی تھی اور یہاں کا رہی لوگ کہہ گئے کہ تہی تہی
 ایسا سنگہ حاکم نو صاحب سگہ رہا کہ محار کار سی کو حکم دیا کہ یہاں آبادی کرادی خاں چو شہی
 ایک حارہ دیواری سمیت ایٹھا سو میں طیار کرادی اور یہاں بسا دیا اور یہاں سے
 اور گلا اور ساکتہ اور ضبط اور حانی اور عظیم اور پتھا اور یہاں سے ایٹھا پتھا اور کو
 ملو کر کہا کہ تمکو دو سال محاصل معاف اور یہاں کا نام مقار سی آباد رہے گا بعد دو سال کے
 چارم سہ کار میں دما کرو خاں پتہ سی آبادی اسکی شروع ہوئی اور وجہ تسمیہ مقار سی
 کہوئی یہ ہے کہ اس مقام میں اول ایک کہوئی میر صاحب فرموائی اور وہ میر صاحب چران
 اس کہوئی ساہ سی تھی کہ حکما مکان متصل باغ حاجہ دیانا تہ مشہور ہے اور حال ایسا مفصل ہے
 کتاب ہوا کہوئی میں کہ وقت غیر آبادی اول اوہوں نے یہاں ایک کہوئی موائی اور غلام
 وہاں سکونت پدیر ہوئے (کہوئی زمان پنجابی میں حارہ حور کو کہتی ہیں) اور یہ بکرت

قدیم انگری کے زمان میں موضع آباد ہوا چنانچہ اب تک اس کہوئی پر لوگ منت و غیر
 مین اور آمدنی زمان کی ہی اب تک مہتاب شاہ مکاندار کہوڑی شاہ لپسا ہے اور باسوا کے
 جلائے فی شادی ہی اسکو موضع میں ملتی ہیں اب تک وہ کہوئی عرب رویہ پائل شمال موضع کہوڑی
 ہی عرصہ چند سال سے آبادی اس موضع کی بہت زیادہ ہو گئی ہے چنانچہ حد تک نہجۃ و خام
 موجود ہیں جنوب رویہ اسکے مکان خانقاہ حضرت سید حسین زنجانی کا حال مزار یہ ہے کہ گرد
 نواح چاند دیواری اور شرف رویہ دروازہ معہ طاقی تختہ جوبی اندر اس کے چبوترہ پر مزار
 سیرانی چراغدان حشتی دروازہ کی شمال رویہ ایک سہ ورہ قلعہ بنی مگر اب یہ مکان ادارہ
 بڑا بڑا کوئی فقیر مکاندار بیان نہیں دیتا اگرچہ ایک دروازہ دالان وغیرہ جاہ چرخ دالان
 بڑا آسائش موجود مگر خدا جانی کیا باعث کہ اب بدت سے چرچا بیان کا کم ہو گیا ہی چاند نشین
 صدر دیوان سال بسال فاتحہ کر دیتا ہی فقط اس موضع میں اب چار مہندار ہیں ایک خیرین
 دوسرا قایم الدین مقبرہ تھا جو تباہ ہو گیا ڈن بسا جا رہی ہے دوسرا دوسو چاس ہے
 شخصہ اس گاؤں کا مقرر ہی اس موضع کی زمین میں باغ بہاوی وستی رام اور باغ شام
 و باغ منشی غلام رسول و باغ جہندی طوائف و باغ بہکت رام واقع ہی شرف رویہ اس موضع کی
 ایک اور چار دیواری حشتی چکا دروازہ بطرف شمال جنوب رویہ اوپر ایک کمرہ اور قوت
 کہوڑی اندر اسکے ایک حشتی چراغدان اس میں قبر مسی جان محمد حضور کی جو کہوڑی شاہ کے
 بیرون میں ہی ہیں اور اس کے باہر شرف رویہ ایک اور مکان سہی فقیر اجا کہ شاہ کا بطور
 چار دیواری کہوڑی جنوب رویہ اسکے سیرانی ایک چراغدان شرف رویہ دو کمرہ اب بیان
 ایک فقیر مہر شاہ نامی رہتا ہے جنوب رویہ ایک لیکر اور شمال میں جاہ چرخ دالان منسید مہر شاہ
 شرف رویہ ایک چبوترہ تختہ اوپر دو قبور ایک میان حسین دوسرا الہی بخش مہندار موضع کی
 اور دروازہ کو عرب رویہ ایک قبر سے فقیر مانا کی ہے احوال خانقاہ حضرت
 حامد قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری شیخ حامد قاری صاحب بن حسن عالم

عالمی فقیر کامل شیخ متین تہو خان صاحب کتاب ملفوظات ۱۰۰ رسالہ جہت حقہ مصنفہ اوکھا اس
 دآل ہے اور نیک حضرت حسین جیات مسجد موجودہ خانقاہ میں تدریس فرماتے تھے مولانا کجاہر
 لاہور شہر ایک ہزار اکتھ لکھ عالم گیر بادشاہ اور وفات غنیمت محمد شاہی تاریخ ۳۰ ماہ جمادی الثانی
 ۱۰۹۶ سن گیارہ سو چالیس تھیں عمر اٹھتر سال سلسلہ ایکساہر و رویہ معیت انکی بخدمت مولوی تیمور
 صاحب اور انکی بخدمت محمد الکرم صاحب اور انکی بخدمت محمد دم طیب صاحب اور انکی
 بخدمت محمد دم ربانی الدین اور انکی بخدمت محمد دم حسن ساہ صاحب اور انکی بخدمت
 نبیلوں صاحب اور انکی بخدمت حام الدین متقی اور انکی بخدمت صدر الدین اور انکی
 بخدمت خواجہ محمد مبار الحق و کریم المانی و سی اسدی ناشی اور انکی بخدمت شیخ
 شہاب الدین عمر سہروردی اور انکی بخدمت شیخ مبار الدین ابو حبیہ سہروردی اور انکی
 بخدمت شیخ وجیہ الدین سہروردی اور انکی بخدمت محمد بن عولیہ اور انکی بخدمت خواجہ
 اسود دینوری اور انکی بخدمت سید الطائیفہ الوفا سم حنیفہ لدادی اور انکی بخدمت
 خواجہ سرخی سقانی اور انکی بخدمت حضرت معروف کرہی اور انکی بخدمت حضرت داؤد
 طائی کی معیت ہوئی اور پیر حضرت امام علی موسیٰ رضایی میں پایا اور انکی بخدمت خواجہ
 حسن نصری اور انکی بخدمت حضرت علی المرتضیٰ سید عالم اسد اللہ الفاسی علیہ السلام ابی طالب
 کرم اللہ وجہہ تخطبہ حضرت حامد قادری صاحب مرحوم کے مولوی حامد صاحب خادم انکی بخدمت
 ہوئی بعدہ انکی صاحبزادی حافظہ رحمت اللہ خوند میں پہنچی وہاں کہنے پر پیر عیداراں اور
 صاحبزادی میان محمد بخش مصافحہ لاہوری (اور یہ میان محمد بخش صاحب صحافہ حقیقی ناما
 یعنی حمد ماسمجہ کتبی مصنف کرتے تھے) غنیمت وفات اوکھی کی میان حامد بخش اور خیر الدین اور
 فضل الدین ثمن فرزند میان محمد بخش کے باقی رہی اس حافظہ بخش فوت ہوا اور کجا ایک بٹا
 فیض بخش باقی رہا اور خیر دین کی مین بیٹی ایک چترغ الدین دوسرا مصافحہ خیر الدین بخش اور
 فصل الدین کے بیان دو بیٹی ایک سراج الدین دوسرا غلام خدیج الدین شہر مولوی بخش انیک

اپنی آپ کو یہ لوگ قابض مکان ہذا تصور کرتے ہیں جب حافظ رحمت اللہ فوت ہو تو میان محمد بخش صاحب صحاف فی قبراؤ کی دکان کے بعد اوسکی بی بی میان محمد بخش صاحب کا مسمیٰ احمد بخش علی بی بی ہو و ان دفنایا گیا بعد ازاں قبر میان محمد بخش صاحب اور حافظ بخش وغیرہ لہر حقین انکری کی بی بی و بین ہوئی اور ماسوا اسکے مفتی علی الدین صاحب و اما میان محمد بخش صاحب بی بی : بین مدفون ہوئی :

تفصیل قبور خاندان میان محمد بخش صاحب موجودہ خانقاہ ہذا جو چوتراہ خام پر موجود ہیں

حافظ رحمت اللہ والد محمد بخش + احمد بخش بہر رحمت اللہ میان محمد بخش صاحب جنکی تاریخ دفن نامعلوم
بارہ سورتیہ بی بی + حافظ بخش بہر محمد بخش + زوجہ میان محمد بخش صاحب + زوجہ حافظ بخش
والدہ فیض بخش + الہ بخش ولد عنایت اللہ بن رحمت اللہ + ستار شاہ بن عنایت اللہ + زوجہ
عنایت اللہ برادر میان محمد بخش + دختر عنایت اللہ + دختر فضل الدین بن محمد بخش صاحب
پیر بخش ہمیشہ زندہ محمد بخش + امام الدین پیر ستار بن عنایت اللہ + مولیٰ پیر فضل الدین +
دختر ستار + مفتی علی الدین سرشتہ دار + ہمیشہ زادہ مفتی علی الدین + دولتی ملازم علی الدین
دختر چراغ الدین بن خیر الدین بن محمد بخش صاحب + ہمیشہ مفتی علی الدین + فقط

یہ خانقاہ لاہور کی مشرقیہ پہاڑیہ دو کوس مشرقیہ پڑاؤہ بدھو و جنوب رویہ مقبرہ علی الدین
خان ایک چار دیواری خشتی قد آدم بلند جگہ راستہ آمد و رفت جنوب رویہ معہ چوک پٹ چوبی
خشتی بجای طاق ایک تختہ کا نہ بطور کھڑکی پہرا ہوا ہی موجود حسب اندر اوسکی جاوین تو دیوار
جنوبی کو شمال رویہ مائل بغرب ایک چاہ پنجہ چرخ دار اوسکی شمال کی طرف دو غنچا نہ غنچہ اور
ان غنچاؤں کی پشت کی طرف اور چار دیواری کی غرب رویہ ایک مسجد پنجہ چرخہ کی ایک گنبد
جو اندر سے تمام سفید بطرف غرب اندر مسجد کے ایک محراب بلکان درمیان اور شمالی و جنوبی اوس سے
خیزد میانہ کو مائل فضل الذکر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اوسکی نیچے بہر دوزخ

یا قنوج جوہر لکھا ہوا ہے اور محراب شمالی حورہ پر بیہ لکھا ہوا ہے + محمد علی کا سردی ہر دو سو
 کسی کہ خاک درست میت ماگ سر ہراد + اور دیوار شمالی و جنوبی میں ہی محراب ہی ہوتی ہیں
 سر قزویدہ ماہر کی طرف میں وہیں محرابی ایک میاں بلند کے نیچے اور محراب بطور دروازہ اب
 علوں والی شمالی و جنوبی اسٹول سے مد فقط میاں کسادہ محراب شمالی پر بیہ تحریر ہے +
 عدا و در اسکو دارم یاد + حورس مسجد ار دست مکین ہباد + اور میاں وہیں میں اقد
 محمد دالو کر و عمر عمار و علی لکھا ہے اور وہیں ہوتی پر بیہ میت خیر بر ہی بیت حرکت ار
 سال تاریخ آں + راقاب دوران روالش مباد + شہدہ + اندر ماہر فرس حسی سر قزویدہ
 سخی مسجد کو ایک مالاب میں مٹ مرتع حکا طل آہنگر اور عرص ساڈہ ہی جارگر مگر اس کا
 پڑا ہی شمال مسجد میں جو کو ٹہ جوہر روید ہی سیمیں دم تحریر جب علی دفتر مٹایا ہوا میاں اُچھو ہیں
 معادہ پس دس من و ڈاگڑاں کو ٹہ کی سر قزویدہ پر یہ اوپر چالے کا فقط مالاب کی گوشہ شمال
 و سترقی پر ایک درخت سوڑا کھڑ ہے اور گوشہ ایساں کی طرف ایک گر بلند ایک چار دیو آہ
 ہی جس کے میری سعید راہ آمد و رفت عرب روید اندر شمال کی طرف حرا عدان سکتہ حسین پر ہر دو
 چار کھنڈہ چراندلا چار دیواری کی اندر میاں تین تہڑہ نام فقر حضرت حامد قاری صاحب کی گرد سی
 حستی اور سج میں سگی اوسکی سرق و عرب کی طرف اور دو قرین اور متصل مار دیواری
 طرف جنوب و درخت کدیر اور ایک دن گہڑا ہی گردواج اس مکان کے حور مار دیواری
 ہی اوسیں لب نام چور و حور دگھنڈی حرا عدان ماہر جنوب روید ہر دو فٹ چوڑی ہی ماری اس
 چار دیواری کی ماہر عرب روید ذرا فاصلہ ہی اور دو چوتھرہ سکتہ حور گج کھڑی ہیں ایک چوتھرہ
 ہر دو قرین اور دوسری لکھا نامعلوم الاسم اندر چار دیواری ہر ایک ایک درخت کریر و کیکر کلاں
 اور چار کیکر حور و اور پانچ درخت ہیاں سایہ فگس میں چار دیواری بیرونی کے شمال روید
 دیوار قدری میاں سے شمار ہو گئی ہے حتی کہ وہاں ہی آدمی اندھا ساکتا ہے چونکہ مدرسہ حضرت
 حامد قادی صاحب کا یہاں تھا اس لیے لکھی محمد ساہ وادساہ نے پچاس میگیدہ میں ہر روعہ و اسٹ

مصارف کر عطا کی تھی زمان او سکا پاس فقیر کے ناموں صاحبان کی موجود فقط بعد از وفات حضرت کے
جو حاکم آتا رہا سو وہ معافی بحال رکھتا رہا چنانچہ صلیباً بعد صلیب میان محمد بخش صحاف تک زر جاگیر
وصول ہوتی رہی بعد مہاراجہ صاحب جب بابو باج سنگھ المشہور بابو برای بیان کا جاگیر دار
ہوا تو وہ یہی بدستور فائدہ میان محمد بخش صحاف کو دیتا رہا بعد از ان بعد اسی سرکار انگریزی
سمت ایک ہزار نو سو چھ مین بابو گیان سنگھ نے اداسی زر معافی سے انکار کر کے کہا کہ پندرہ ہیکڑ زمین
لائق زراعت مع جاہ مسدودہ لیکر آباد کر لو چنانچہ یہ حال داخل کاغذات بند و بست ہی ہو گیا
پھر حافظ بخش وغیرہ مین فضل الدین ہر سہ برادران فی واسطی آپسگی ڈل کے بخیر خرچ جو بہ کی
کر کے از سر نو ڈل کو کہو دیا اور ہر طرحی بطرف زر خود زمین و جاہ کو آراستہ کیا بعد چند
بابو گیان سنگھ فی انس بنیجر اس جاہ نو تر و کو فروخت کر لیا یہ سجادہ نشینان نا واقف قانون
سرکار تہی دم بخود ہو کر جب ہو رہی مگر اب کہتے ہیں کہ بوقت بند و بست جدید دعوی کر کے بقدر
بہر سن بارہ سو چھ مین شرف الدین سجادہ نشین درس میان وڈا صاحب دعوی اس
امر کا ہوا کہ سجادہ نشینی اس خانقاہ کی میراثی ہی چنانچہ بمحکمہ بند و بست باجلاس بنڈت مین مل
صاحب بہادر بہر مقدمہ پیش ہوا اور میان فضل الدین و خیر حسین یہ فیصلہ پایا کہ سجادہ نشین
مالکان مکان اولاد میان محمد بخش صحاف بہترین جب کمترین بہر موقوف کیا تو دیکھا کہ مسمی
رجا درویش عرصہ سات سال سی و دان سکونت پذیر حسب الحکم احمد دین سجادہ نشین درس
میان وڈا ہے اور بہران میان محمد بخش قبضہ اپنا بیان کرتے تھے بندہ فی احتیاطاً فریقین کو
وٹان بلوایا تو ہر دو صاحبان دعوی مالکیت کرتے تھے فضل دین وغیرہ کہتے تھے کہ میان محمد بخش
صحاف اور شرف الدین والد احمد دین کے دوستی تھی اس نظر سے میان محمد بخش نے اسرار منجاست
خود متولی مقرر کیا تھا اور وہ کہتا تھا کہ تیاں غلط سے میان محمد بخش مرد جا لاک تھا اسنی قیام
کی اجازت میری باب سیلی تھی اب ناحق مالک بن بیٹھ مین اور فیض بند و بست ہی بھی انکار کیا
انہا کہ فائدہ دی کو حال بخیر خرچ کتاب کرنا منظور تھا انہا مین نے انکو کہا کہ آپ خرشتہ گر لعل چکا

اور بعد ازاں حبیب میان محمد بخش صاحب ولد رحمت احمد والد فضل دین و خیر دین و حافظ بخش
 بخش سنبھالی اور کارسکار وغیرہ میں مصروف ہوا اور حسب انکم فقیر نور الدین صاحب کے
 ہزار مارو پیہ علیہ سرکارا ونکی ماہیتہ سے فقیر کو فقیر ہونے لگا تو اوہنوں نے ایک فقیر خاکی شاہ نام کو
 بہان بٹھا یا جو مدت تک بیہار ماہ بعد اس کے جب مکان ویران ہونی لگا تو میان شرف الدین
 بدر احمد دین کو کہا کہ آپ مہربانی کر کے کسی اپنی خادم درویش کو اس مقام پر تعینات کر دین
 ہم اسکی خدمت کیا کریں گے سوا اوہنوں نے ایک خادم اپنا مسمی کیا یا بیٹھایا اور سنی نما میں ان
 شرف الدین و حافظ بخش تانے ڈال دیا جب وہ مر گیا تو میان شرف الدین نے اور درویش
 اپنا بیجان بٹھایا اسکی خدمت بھی بدستو ہم کرتے رہی بعد ازاں رجیا اوٹکا شاگرد موجود
 اسکو بھی رستی جو کہ ہم دہلی میں اور میان احمد دین کے لکھا کہ یہ مکان خانقاہ قدیم سی ہمارے
 بزرگان کا مقبوضہ ہے درجہ اسکی یہ ہے کہ حضرت حامد قاری صاحب بن جن قوم کو راجہ
 ساکن محلہ نور خادم مولوی تیمور صاحب کی تھی اور وہ خادم میان اسماعیل صاحب کو بعد ازاں
 بعد خان بہادر بتایا سترہویں جادی الناکئی اوہنوں نے وفات بائی بعد اوٹکی خادم
 شاگردا ونکی ملک صاحب جو نامی مقبضہ تھی حضرت کی سجاوہ نشین ہوئی اور بدستور رس پڑھا
 رہی بعد چودہ سال کے وہ بھی فوت ہو گئی قبر اوٹکی شرف الدین خانقاہ حضرت حافظ حامد قاری
 صاحب موجود ہے بعد اوٹکی اوٹکا نواسہ میان غلام مصطفیٰ قائم مقام اوٹکارٹا اور ماہو
 اسکی ملک صاحب کی مثنیٰ نواسی تھی ایک تو یہی غلام مصطفیٰ دوسرے میان خانمہ تیسرے میان
 غلام مصطفیٰ تو بہان کا متولی ہوا اور خانمہ موضع کوٹل کے مسجد میں اور میان محمد بخش بموضع خوجہ
 سعید میں امامت کرتا رہا بعد چند ہی غلام مصطفیٰ سن بارہ سو بیس میں فوت ہوئی تو بوقت فوت
 عمامہ شہر ہر سلطان اور میان محمد عظیم حکما بیاستار باغبان ساندہ میں موجود رہی اور میان
 حافظ محمد والد پیر بخش باغبان وغیرہ کو بلا کر روہروئی اوٹکی میان شرف الدین سجاوہ نشین میں
 میان وٹا صاحب کو تفویض میں نکالنے لگا کہ اسکا قائم مقام کیا ہے وہ قابض و متصرف ہی تھے کہ

چار دیواری دھیرہ ہی کرانی سرگاہ فصل الدین ٹاں اللہ تعالیٰ فی رحمہ اللہ ہاگو ماگرمی والد
 میں امام مسجد بنی اور محلہ سال روپہ مانعہ حصر سادہ قاری ہناحے نشی پوجا گیا کہ میان فصل الدین
 کی اما اعداد بیان کو کر دھیل ہوئی وہ میان احمد دین و جو انا کہا کہ میان حامد محمد سردار گویا
 فصل الدین وغیرہ کی صورتوں سے اور ماہ اندرونی شہر لاہور میں تھیں حب میان صحت اللہ
 حامد فوت ہوا تو حب الاحار ت علام مصطفیٰ مولیٰ کی قرار کی بطور قبور طامہ طاعت حضرت حامد قاری
 صاحب میں ہوئی میان محمد بخش صحاف والد میان فصل الدین نے کہی دعویٰ سما کی تو کیا گرم
 رہا سارہ جانی ہا۔ اللہ سرور عرس خود بخود دناں حلا آنا ہا حب میان محمد بخش قریب
 تو ماں سرف الدین و حافظ سخن کو کہا کہ یہ شخص محمد بخش تو حامد ملا ہا ایک قریب
 کر لوگر عداد کے اور کیسی قریلا امارت ہا رہی کر اعداد کے ایام جہلم میں حافظ سخن
 میان محمد بخش نے صورت حال مائی اور دعویٰ مکاں کا کما اسپر ہو ہی جیڑاں ہو کر صورت حال
 حب صورت حال لیں بکین تو حافظ سخن وغیرہ دم بخود ہو گئی ہو ہی چھا کیا
 رہا حال میں فابص ہوں اور ہا ما ہی درو یس مٹایا ہوا موجود ہے ماں و نفقہ اوسکو
 ہم دتویں۔ آخر الامر بعد تقاریر کثیر چا میں فیر قس بیہ مات و رانی اور ولقین و اوسکو
 منظور کیا کہ من بعد کہ سور قدیم میان احمد دین صاحب فابص و مقرف مکاں قرار غم میں اور
 اوکا حامد حساب مری اوکی کے محافظت اور ماروس کسی کے واسطے مقرر ہی ہم ہی یہ سور قدیم
 خدمت درویش موجودہ کی کر جہڑا کر یں گے مگر جو کہ قدیم سو فرستاں صحا ماں کا افسانہ قاری
 من واقع ہی کوئی ایکو فکر کرے ہی حال و استقال میں مانع ہوئی کی سیدہ قریب و ماں ہوئی
 اور حامد میان احمد دین کا حکم گیر قریب ہی میان احمد دین لکھدیا کہ ارسا کہ قریب حامد ان میان
 محمد بخش صحاف مرحوم مدد مری و ماں ہوئی میں آئندہ کہ واسطی ہی یہ سنوہ موا کر یں ہا
 من ہی من یہ سری اولاد کہی مانع کر دے ہوگی اور آئیں میں بعد قسم منقطع صفائی ہاں
 ازار ہو گئی اور اہاں انا ازار نامہ بحر ہو اور اسپر اسما من منقطع دلیل کر الصمد ہو

فیض احمد دین ولد حافظ شرف الدین
 محمد عظیم ولد
 امام الدین ولد
 محمد دین ولد احمد دین

فضل الدین صاحب
 خیر دین صاحب
 فیض بخش صاحب
 چراغ الدین
 رمضان پسر
 خیر دین

امیر بخش پسر خیر دین * تاریخ وفات حضرت حامد قاری صاحب کی شہر دین جمادی الثانی ۹۶۶ھ ہجری ابھی

بیا بیخ ۱۰ جمادی الثانی ہر سال عرس آپ کا ہوتا ہے یہ حضرت حامد قاری صاحب قرآن خوانی میں

بڑی استاد اور انہی وقت میں یگانہ آفاق تہنہا پنجہ قرایت قرآن الہی شہرہ تھی اور سواہر اسکی علوم

ظاہری اور باطنی میں بسلسلہ عالیہ سہروردیہ بڑی فیض کامل اور شیخ مکمل تھے اب تک لوگ انکو بزرگ مانتے

اور پیر کرکے مانتے ہیں قطعاً شیخ جو مفتی غلام شہرہ بامیلند راج کتاب ہذا پہنچا بخیر ہے قطعاً تاریخ حامد

آن قاری قرآن العظیم + بود شیخ عالم و عابد حسن + بہر تاریخ وصال آنجناب ہو گفت سرور خانہ

حسن + ۹۶۶ھ احوال مقبرہ خان دوران شاہجہانی آوہ بیہو کو شمال

ایک گنبد جگہ انیدہ بالائی کاسنی کار اور اب جنوب کی طرف سے کار کاسنی اگر قدری دور ہو گا ہے

موجود ہے گردنواح مقبرہ جو تہہ پنجہ حشتی بوسیدہ سمار شدہ صورت مقبرہ عجب طرح کی ہے کچھ گنبد

کی عمارت مربع چاروں طرف ایک ایک محرابی درجہ اب قدری شکستہ ہو گیا ہے اور باہر کی طرف ہر کی

نیل میں چار باب جنگی ستونیں سفیدی نظر آتی ہے مگر بہت بوسیدہ اور ہر جا کی جیت سے گنبد استاد

الگ اسطرح سے کیا ہے کہ اول بلند عمارت مشمن یعنی مہشت پہلو بنا کے اس کے ارتفاع میں سے جاتی

نکالی ہے اسکی اوپر گنبد چوہر گج یا بد نصف گلکار اور اوپر کا نصف چلیں کا اس گنبد کی چاروں

گوشہ بیرونی سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکی ساتھ اور محراب ہو گئی مگر اب موجود نہیں اور اس کے

دو تہہ پختہ کھڑی ہیں شرف رویہ جو تہہ پر چند خورد خورد ہن کھڑے ہیں اور گوشہ بایب

پر بالائی تہہ دوون اور نیمہ مقبرہ سر راہ سڑک شمالا مار کو جاتی ہوئی جنوب روئے کھڑی ہے

اسکی جنوب رویہ تاری جاتی ہے افزائے معلوم ہوا کہ یہ مقبرہ خان دوران کا ہے جسکا حال حضرت

انسان کو حال میں قدرتی تجربہ ہو چکا ہے حال نیاری مقررہ ہیں کہ بحیں جیات خاں دوران
 ابھیہ اوسکی خوب ہو گئی تھی اوسکی واسطی اسے یہ روضہ سوا یا تھا حدود قتل ہوا تو اوسکے
 مٹی پر اوس میں اوسکو دس کر دیا اگر مقررہ پہلے سی بنا ہوا ہوتا تو والدہ عالم اوسکی مکر کا مام و
 نشان ہی نظر نہ آتا کیونکہ مٹا اوسکا اوس سے درجہ کمال ناماں تھا۔ یہ جہاں دوران عہد
 شاہجہانی میں نواب اور چند مدت ماطم لاہور ہی رہا تھا قتل اپنی جود ہو میں صغر سہ اکبر
 ر میں میں مہوی حال دیوڈی باغچہ علی مردان خان مرحوم یہ مکان دیوڈی
 باغچہ نواب علی مردان خان طرف نائک مراد حاد قاری صاحب و عنقریب سالارویہ مقررہ ہوا
 مذکور واقعہ ہے اکثر اشخاص معتبر ہاں کرتی ہیں کہ سنال رو یہ اس دیوڈی کو ایک اور دیوڈی
 اسی ہی تھی کسی قتل ہاں باغ نواب علی مردان خان کا تھا۔ اسکا ترک گوسہ رت میں ایک حوض تھا دم لند دیوار بر کبر لستہ
 عرصہ قتل سال کا گذرنا ہی کہ حسب محرمی ر میداراں وہ دیوار سردلی ہو کر معروف محمد سلطان
 مسافر کرائی گئی اس دیوڈی کی یہ صورت ہے کہ درمیاں میں ماہر کی طرف ایک محراب کلاں لند
 ح کے ماہر مرعول وغیرہ ماروں پر کار کا لستی سرنگ لاہور دی و لستی و سر و سعید بہت چوٹا
 ہوا ہوا ہی اس محراب کی اندر سر زمین ایک اور محرابی درہی حکو اسٹون سی سنگ کر کیا یہ میں
 حو کہٹ چوٹی مع طاق سحہ لگائی گئی یہ یہ محراب گوردت سنگ کر مل بلٹن معراج سس
 مارہ سو سچا س سنگر انا تھا اس در محرابی کو اوپر ایک درہیچہ ہے طول اسکا ویرہ گزہ اور عرض
 - گزہ اور اوس دہن محرابی کی سرق و عرس کی طرف دو دہن محرابی سج اور دو اوپر چو دہن
 پنجہ میں اسکے اندر طاق سحہ چوٹی لگا کر کوٹھڑیں بنائیں گئی ہیں اور اوپر والی ایٹوں سے
 سد اس دیوڈی کو سرق و عرس کی طرف دور یہ اوپر جایکا تھا اس شرق رو یہ پنجہ سی بناؤ
 عربی کسادہ جاری ہے مالائی چہب طرف عس ایک چو مارہ ہر کے خوب رو یہ قس کھڑکیاں
 مع طاق سحہ اس چو مارہ کی شمال کی طرف گندی دار سعید سقف رہیہ ہر کے پنجہ میں ایک
 دروازہ اور اوپر یہ کے سقف قالونی تمام استرکار اسکا اندر حافی ہی ایک دالان اور برق

کی طرف تین دہن محرابی سقف اس کی بھی قابوئی گنبد خاجوب رویہ ایک اور در محرابی او کی
 اندر بطرف جنوب عاویں نو ایک اور باہر کی مقطع باہر کی طرف جنوب رویہ ادسکی غرب کی طرف
 چند قدم جا کر ایک حجرہ اسکی سقف بھی قابوئی گنبد خا اس کے غرب کی طرف ایک اور در سے چو
 چوبی ومانسی بطرف جنوب بندرہ زینہ چڑھ کے اوپر جاتی ہیں اس زینہ کی سقف بھی قابوئی
 چوبی کے سفید اس کے اوپر دروازہ مع چوکھٹ اس در کو اوپر گنبدی رنگین اس کے اندر جنوب رویہ
 تھوڑی سی گنجی سقف گرد نواح ایک قد آدم بلند دیوار چوبی کے جسکے بنری سفید خط کار زمین ہر فرش
 بستہ چوبی کے اور شمال کی طرف ایک کھڑکی چوبی مع طاق تختہ باہر کی طرف اور بطرف شمال ایک
 دالان بنیہ گوردست سنگ اسکی شمال رویہ تین دہن چوبی مرغولی پنجرہ دار اور شرق و غرب
 رویہ دو کھڑکیاں دیواروں پر چونکہ استرکار منقش جہت سقف سر کی پوش شرقی دیوار میں
 زینہ اوپر جاتی کا اس کے اوپر بھی گنبدی بارہ زینہ چڑھ کے اوپر غرب رویہ ایک اور چوبارہ
 شمال رویہ اسکا در آمد و رفت اب اس ڈیوڑھی کی نزل بائیں میں چند اشخاص
 سکونت پذیر ہیں۔ اگرچہ یہ مکان نرعلی ہی مگر کرایہ کوئی نہیں لیتا۔ اور اوپر والی ہر دو کھڑکی
 خالی پڑی ہیں اس طرح شمال رویہ صورت دیوڑھی ہے احوال مقبرہ علی مردان خان
 یہ مقبرہ عنقریب جنوب کی طرف ڈیوڑھی مذکورہ بالا کے بڑا بلند کھڑا ہی صورت اسکی ہر طرف
 چاروں طرف ایک آٹھ محرابی در بڑی بڑی بلند اب صرف ایک محراب جو گوشہ شرقی و شمالی
 میں ہی کہلائی اور بقیہ گلاب سنگ پھونڈیہ فی مذکورہ کے بعد رنجت سنگ او سمین میگہ زین کہلا
 تھا جو محراب کہلائی اس کے اندر تمام گلکاری اس کے اوپر دو درجیں کھڑکی چوبی چوکھٹ والی ہے
 طاق نصب ہر پنجہ اس کے ایک دیوار بنا کر اب او سمین ایک در بوسیدہ بی طاق تختہ لگا ہوا ہے
 اگر یہ مقبرہ تمام سنگ سنج و ابری کا تھا مگر سکھونج بڑا سنگ پٹی او کہاڑ لئی مگر دنواح مقبرہ کے
 گیارہ گیارہ قدم تک چوتھرہ زمین سی ایک گنبد چہر فرش خشتی بنا ہوا ہی موجود اب لب تہرہ
 بوسیدہ سمار شدہ اس محراب کے پنجہ میانہ میں ایک کھڑکی چوبی بی تختہ مع چوکھٹ موجود مگر جنوبی

تمام اندوڑی لے کر چھوٹی سی سڑک پر چلے آئے اور اس کے اوپر میاں میں محرابی کھڑکی کی جگہ پر پہنچے اور
 ماوریں نو ایک رکنہ سنگی بنائی ہوئی تھی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سچا ہی مقبرہ ہے اور مقبرہ کے
 آٹھوں بچلوں میں آٹھ دھن کلاں دو دو درجہ والی حین نفراحت تمام باج سات مارا یاں
 سمجھ جادیں اب ماہر کی طرف سے یہ سچا ہے یا نہیں اور اس کے آٹھوں کھڑکیوں کا
 دو گر چاروں طرف آٹھ محراب دو دو درجہ والے جو محراب غرب کی طرف ہیں وہیں ایک ایک کھڑکی ہے
 سماں اندازاً اسیں دریا دریا میدانی نور کی رکھی ہوئی ہے انکی اوپر لکھی ہے اور آٹھوں کھڑکیوں میں
 ہر محراب کے اوپر گندی شیشا ہلو لکھ آٹھ آٹھ دھن والی حکا حال سچا ہے یا نہیں
 دوسرے اور اندر سے ایک سرکہ درجہ کمال سلیقہ دار گند کے میاں میں سر میں ایک مسم حوتہ
 تختہ اوپر طرف سرق ایک قرضتی قائم اور دو کاساں معلوم ہوتا ہے اسکو سچوۃ عامہ وسیع حکا
 میں ہر درجہ چوبیس گز اور دیواروں پر گلکاری مارہ مارہ لکھا ہے میاں میں ہی میں قرین
 حشٹی چوبیس گز اور دستور الاہاروں طرف آٹھ دس محرابی عظیم محراب لکھی میں رہیہ اور حمالے کا
 سقف گندہرا اور حوت کی طرف رہیہ سچوۃ عامہ کے حمالے کو واسطی موجود حال رہیہ مالائی یہ ہے
 کہ اول حارہ درجہ شکستہ ہر آٹھ رہیہ حڑہ کے چہ رہیہ شکستہ ہر درجہ رہیہ حڑہ کی اوپر حاتی میں اوپر
 دردارہ رہیہ خرابی سرق رو بہ گندہ ہے گرد فواح اوپر سقف مقبرہ کے ایک ایک گر لکھ دو اور گراب
 حوت کی طرف سے قدری گر گئی ہے اوپر ہر گوشہ رگندی حوت میاں گندہاں اگرچہ بہت گندہ
 میاں کے خورہ ہیں مگر اوہیں ہی دو دو چار یاں تا سبب سچوۃ حاتی میں ارتفع اب گندہ بونگا
 سقف مقبرہ سے آٹھ گر اور گندہ کلاں اونسو دو گنا اس قس گندہاں سالہ موجود ہیں اور
 نقیہ اور سے سمار سقف گندہ کلاں دوسرے چنانچہ گوشتہ مائیک کی طرف ملحقہ گندہ یک رہیہ اور
 منزل تانی گندہ کو حانا ہے وٹاں سے تیرہ رہیہ یعنی سیریاں حڑہ کے عرب رو بہ گندہ ایک محرابی
 ناموہ اسکے اندر طرف سرق ماوریں نو میانہ میں بہت اس گندہ کی جو قبروں پر کھڑکی ہو کر گندہ

تو نظر آتا ہے قدری ٹیلا اور اوپر اس کے دو سرے گنبد کے سقف اس پشت گنبد کی گردن و نواح دیرہ گرجا گاہ کی
 ہر طرف پہرے کے واسطے ہی اس گنبد پر کل بجاس زینہ زید و بالا چڑھ کے آنا ہوتا ہے آنا را عیادت
 کا قین گز اس جگہ پر کھڑی ہو کے اگر زمین بیرونی گنبد کو دیکھیں تو اتنا بلند ہے کہ خواہ مخواہ سب
 آتی ہو اور اس جہت پر بھی تمام فرش چونچ ہے اندرونی دیواروں سے استرکاری گرگی ہو کر عمارت
 داخل سالہ کا مکہ کشال رو یہ گنبد چوترا ہر ایک حوض عالیشان تھا مگر اب مسدود کتاب مرآۃ الہند
 سے حال علی مردان مرحوم کا یوں واضح ہوتا ہے کہ علی مردان خان ولد گنج علی خان ایک شخص
 امرا کی مملکت ایران تھا اور شاہ طہاسب صفوی اس کو بالقاب بابا بلایا کرتا تھا عہد شاہجہانی میں
 اوہنوں نے رجوع بجانڈان چنتائی لاکر قلعہ قندمار بطور نذر پیش کیا بعد ازاں مراتب جلیلہ پر فروزا
 ہوئی اور بڑی بڑی عمارات عالیشان ہند و پنجاب میں بنوائیں چنانچہ اکثر مقاموں میں گرجا خانہ
 کی باغ تھا حال اسکی بادگار میں جو نہر کہ درمیان دہلی اور شاہرہ کو واقع ہے اسی کی معرفت آئی
 ہتی آخر سنہ ایک ہزار چہاٹھہ ہجری میں عالم دنیا سے شریف فرمایا خلد علی موہی قطعہ تاریخ وفات او کی میں
 صفحہ ۱۷۸۴ میں در صاحب فیہ قطعہ موزون کر کے باسید اندراج کتاب ہند امیری پائس ہجاسو بجنسہ ورج
 ذیل ہے قطعہ امیری صاحب دولت سنیری صاحب جہت و فنا گوی علی و مرد حق آگاہ مردان خان
 سفر چون کر دین دنیا ہی دون سوی بقا آخر و نذا آند تا بحینش کہ عالی جاہ مردان خان
احوال مقبرہ کو تو ال شرفرو یہ کوٹھی جناب لفٹنٹ گورنر صاحب
 یہ مقبرہ شرفرو یہ کوٹھی جناب ممدوح اور جو ٹرک ریل اسٹیشن سے میا میر کو جاتی ہے اسکی شرق
 کی طرف بر سر در و خام بصورت برج چونہ گچ میانہ خیر الامور او سٹہا کٹر ہے صورت اسکی یہ ہے
 کہ تا بلکہ بلند گری اندر باہر سے سفید چونچ ہے اب باہر سے قدری قدری رنگ چونہ سیاہ نظر آتا ہے چاروں طرف
 روضہ کی جادہن محرابی اب سہ زمین طرف شرق و شمال سے تھوڑی تھوڑی عمارت گر بڑی ہے
 اندر فرش چونہ گچ او سکی میانہ میں تعویذ قبر چونچ گچ بنجہ خشتی دہن شمالی میں نشان چراغدان
 مرمت طلب او پر سقف قابونی میانہ میں گنبد در یہ گنبد پر محمد خان عدالتی لاہور کا ہے یہ گچ

مہر سادہ نور خاں سے نواب خاں بہادر علی لاہور رہتا اور اسی مجلس جناب خود ہیہ مقبرہ اور گرد
 اوپر ایک مایہ مخمس گیارہ سو ستر میں سوا تہا اب فقط یہ مقبرہ ماقی کپڑا ہی باغ کا کوئی ٹال
 معلوم نہیں ہوا حال مقبرہ حضرت شاہ شمس الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ
 یہ مقبرہ کوئی بیجا بلشت گورہ بہادر دام اقبال سی طرف گوشہ گلی سر سیدان واقع ہے
 عمارت اسکی مربع چاروں طرف چار دروازے مقبرہ کی ریس سے جداں اور بھی یہیں سابق اور چاروں
 گوشوں کے چار دینار تہا اب سہارہ گوئی میں مربع دنا لواں اندر ماہر استرکاری جو سکی اب ماہری
 رنگ سیاہ ہو گیا ہے ماہر در سال کے عداوم لحد چار اعداں خستی بہت پہلو جسکے سر گر گدی خود
 اور گرد و اح آٹھ کپڑی محرابی اندرون مقبرہ سرانی فرکر دو ٹ لحد ایک اور چار اعداں سعید
 اسرار در عری سدا در میاں میں دو بیچہ لحد ایک تہرہ اور ستر کار حصر حلاف سر ٹا
 رہتا ہے مکان بہایت نورانی ہے در سال کے اور راند کی طرف یہ دو شعر خط استغلیق پڑ میں
 مقصود خوش الحالی میں جہاں جب است + یار استا ارد را یت بہت + خستہم سر خرد سال
 اور + گفت در سر طیف عاشق بہت + لکھ مکان بہت اہا صفا مگر اسوس کہ کوئی اور ہا
 یہیں رہتا ہے حضرت ٹری سعید حسینی تہا اور نہایت ولی کامل + مات انکی رو در عاں
 گیارہویں رحمت الرحمتہ انکھرا اکیس میں واقع ہوئی ساہجہاں وقت ساہرا دی انکا کمال
 معقدہ تھا اور اسی نے یہ مقبرہ تیار کرایا تھا جب ہا لیکر سادہ فی حال و مات انکا اور حضرت عبید
 روضہ صرف در ساہجہاں ساہو گرد و اح اسکی ایک باغ عالیاں تعمیر کر دیا کہتی ہیں کہ عہد
 محمد شاہی یک وہ باغ آباد تھا عوام الناس اور سر ایک مقبرہ خادم اس میں ہر اکا جو مکان سادہ اس
 لاہوری رہتا ہی بیان کرنا ہے کہ حضرت کی مرضی یہیں کہ کوئی یہاں رات کو سب ماش ہو ہی
 بہت بہت آتی ہے اس حال میں نہ مقرر کو وقت صبح عاں و کسی اور سام کو حراج روس کرنا
 ہی اور سر و روات ماتہ ہی حسی المقعدہ در کرنا ہی کوئی عرس کلاں یہاں نہیں ہوتا فقط
 یہ حضرت خادم ان حضرت سادہ انہماق کی مین حکار و صہ موضع مرگ میں رمارت گاہ بلاق

یہ حضرت پیر بہائی حضرت شاہ بلاول کے ہیں سلسلہ آبکا قادریہ شجرہ انکا ذکر حضرت شاہ بلاول نے
تحریر ہو چکا ہے وقت تصنیف کتاب ہذا جو ایک قطعہ تاریخ مفتی غلام سرور لاہوری نے بامید راج
پیش کیا سو بجنسہ درج ذیل ہے قطعہ جناب شاہ شمس الدین شہ دین کہ بود او عالم و عامل کمال
عجب سال وصال گشت روشن ہو شمس الدین شہ کمال کمال ہنداء حال مقبرہ
رسول شاہ بیان گوشہ بایب باغ نواب متاوالہ میں ایک مقبرہ المشہو مقبرہ رسول شاہ
ہی باعث شہرت اس کے بنام مقبرہ رسول شاہ بیان یہ ہے کہ بعد سکھان فقیران رسول شاہی چند
بیان قیام پذیر ہوئے شمالی روئے زمین مزار و عہ ناراضہ میندار کے ہی گرد اسکی ایک تہرہ
تا کبر بلند اسکی گوشہ کنگری میں زمینہ اوپر جانی مقبرہ کا تھا مگر اب سمار ہی اس تہرہ کی تہرہ
ایک دہن محرابی بوسیدہ درختہ خاں معلوم ہے کہ مقبرہ کی نیچر نہ خانہ ہی عمارت چہرہ خشتی صورت مقبرہ
ہشت پہلو تالاب بام اوپر گردنہ پختہ چونچ اس گردنہ کی نیچر پیل بائی شکل مرغول اوپر گنبد
مدور اٹھون پہلون میں چار دہن محرابی کشادہ اور چار بند باہر دیوار مقبرہ میں تانصاف
کاشی ہر چند حال اس مقبرہ کا مزار وار منہ دار ہوگی وال وغیرہ سجادہ نشینان شاہ شہا الدین
نہر اسو دریافت کیا مگر وہ کانوں پر ہاتھ لای علی کے رکھتی ہیں اور کہتی ہیں کہ یہو کچہہ حال اس صاحب
مقبرہ کا نہیں احوال مزار حضرت موسیٰ کہوکر جنت اعلیٰ
غرب روئے مایل شمال محکمہ عدالت خفیہ لاہور کے جنوب روئے بڑیکل کالج قدیمی بلند زمین چہرہ
ایک کلان درخت بوڑھ سایہ فگن ہی متصل پنج درخت ایک قبر چہرہ قدیمی بوسیدہ یہ قبر حضرت موسیٰ
کہوکر کی ہی یہ حضرت بڑی صاحب کمال ہوئی میں حال انکا یہ ہے کہ جناب حضرت پہلول دریائی کی
خلیفہ ہوئی ایک تو یہ حضرت موسیٰ کہوکر دوسری حضرت مادہو لال حسین صاحب پتھر حضرت
صدو انصاری جنکی قبر مقبور میں ہے چوتھی حضرت ارزانی دیوان کہ ہنگر مزار بنہ میں ہی ان حضرت
موسمی صاحب کا ذکر ہے کہ انہوں نے اپنے صاحبزادی کا ناطہ حضرت شاہ محمد مقیم صاحب حجۃ الہی
کیا جب شادی شروع ہوئی تو اپنے سنا کہ ہمراہ ہرات خلق کثیر جمع ہوگی اب اس سے مترد ہوئی

کہ چارسی اس کلمہ پر بعد پین اور تراب بہت سیاری آہ کی لاجار ہو کر محمدت حضرت حسین
 کے گئی اور خاکِ حال اضطراب ایسا ساں کیا اوہوں نے سزا دہرانی ایک ماٹھی یعنی دیگچی گلی اٹھو
 اور دیا کہ حاکم دروہ راں چکی کو مطلوب ہوگا اس ماٹھی سے طلب کر لیا تقدیرت الہی اٹھو سنا
 پر اعمانہ ہوا اوہی استخوان کے گہر میں اگر اس ماٹھی سے کچھ کچھ طلب کرنا شروع کیا العرص طلب
 کیا موجود ہا جس تادی ہو چکی تو وہ صومات مند ہو گئی ابرا دہوں نے بہت اموس
 کہا یا اور۔ سجدہ حضرت مادہو لعل حسین چکر حال ساں کیا وہ حاموس رہی بہرا دہوں کے دوارہ
 سا کی کہ مامولی کار سادی سی توجہ اس مراعت ہو گئی ہے اب چھوٹ اسد عا ہا اگر عاثر اورد
 تو لاکہ رو بہ حرج ہوگا اب مہرانی کر کے ایک سادہ دست چھو کر دیں اس حضرت مقام الی ہم ہند
 دہ میں ہے کایک نول اوٹھی سفت مولیت کا دروارہ چلے چکی گہر میں مٹا ہوا ایک پتہ
 دروہ لاوی حجاب الہی سی او سکودر دروہ عایت ہوگا یہ سکودر ارٹا لوگ دروہ ارٹا لکھو عام ہو
 آپ در حکارہ وہ لیا اوسی سال حجاب الہی سی او سکودر دروہ عطا ہوا العرص در مطلوبہ اسیت
 حمر کر کر اوکو دیدیا وفات اوکی دروہ عتبہ حم محرم الحرام اس الکر اپچس یاریج وفات ایکی
 در مفتی علامہ در صاحب نامید ادراج کما سہر الکی یہی فی قتلہ جواں موسی دس پانچ
 در ناشد ملک بادالی + ہداسد ہر سال انتقال اولی در ہما موسی نامی ہشتہ +

حال روضہ حضرت محترم صاب

بہر روضہ ہو کر آوی کے عرب رو بہ گوشہ مالی من واقع ہے سورت مقبرہ من مصلح مام
 کردہ حسی بھو گچ حاکمیدہ اوہر باروں گوشوں پر عمارت جاباں جاباں ہلو ہر رچی کے عارور
 موالی اور اور جوہر دگبیدی در میان گند عالیشان جوہر گچ اب رنگ سادہ کٹر ای مقبرہ کارور
 گوشوں میں ماہر کی طرف محراب اوہر باروں کوہر دوازہ کے چوکھٹا اندر میں قرین ہل
 بختہ اور ایک عرسق کی طرف ہر سیدہ ہر ہلو میں بہ صورت ہے کہ دو مٹلوں میں چوگان کا کاجا
 اوہر من در دارہ اندر دقت اس حساب سے عارور دوازہ اوہر ہاٹھ محراب من مصلح میں سورعت

مقبرہ بوسیدہ بلکہ شکستہ ہو چکی ہے اور جنوبی کواہر پر میر محراب چند اشعار تحریر تھے مگر اب اسقدر بڑھا جاتا ہے
 ہی مصرع بر استان تو آرم ہر ادا دل + دوسرا مصرعہ اسکا اکثر گیا ہے میر محراب شرقی و غربی کے
 مرغولون میں یہ تحریر ہے **اللهم اغفر لامۃ محمد** جنوب روئے محراب کے اندر پہم تحریر ہے
 لشعرا میں سوختہ راجو محترم کردگار + اگر اکثر گیا دوسری کتبہ میں اتنا بڑھا جاتا ہے + خود کتبہ
 اور اس در کہ محراب غرب کی طرف مرغولون میں تو وہی **اللهم اغفر لامۃ محمد** لکھا ہوا ہے
 اور اوپر کتبہ میں یہ اسقدر بڑھا جاتا ہے + بنارس سر تقدیر شمار + ولندہ انیس النابین اور پہلو غمی بریو
 میں بھی میانہ اور بجلون میں محراب محراب جنوبی کے دونوں مرغولون پر **اللهم اغفر لامۃ محمد**
 تحریر ہے اور دروازہ غربی کواہر پر میر محراب لکھا ہوا اتنا نظر آتا ہے **اللہ محمد علی عثمان**
 اور باقی بوسیدہ ہو گیا ہے اور در کہ اوپر جو محراب ہے اس کے دونوں مرغولون پر تحریر ہے **اللهم اغفر**
امۃ محمد اور شمالی میں **اللهم ارحم امۃ محمد** اسی طرح در غربی کے محراب شمالی میں
 اور زیر گردنہ بالائی طرف غرب پہم شعر تحریر ہے **لشعرا** نادسی سالکان راہ نجات + آن سلیمان
 دل خرد آصف + قطب حق شاہ محترم زچہان + رفت در بزم اولیای سلف + سال تاریخ حلقش
 جنت + گفت طبع سلیم نیک حلف + اور در کہ مرغول شمالی کے محراب کے اوپر زیر گردنہ تحریر ہے + پنج جہیز
 ز نخل و فوٹو + قدس اقدس سرہ الاشرف + کتبہ محمد اکرم + اور در شمالی پر **افضل الذکر**
اللہ محمد س علی اللہ سبط شعلیق اور میرا ہیام مرغولی میں **یا اللہ یا اللہ** بخلائی تحریر ہے
 اور زین فریدی ایک گز بلند زمین سے درآمد و رفت اس در کی بجلون میں بدستور در محرابی جس میں چار
 آدمی بیٹھ سکین اسکے میانہ محراب پر **یا اللہ یا اللہ یا محمد یا محمد** لکھا ہے اس طرف سے گردنہ
 ذرا بوسیدہ ہے اور چاروں طرف زیر کتبہ زین بقیع گنبد سفید اندر در شمالی پر سبط عربی تحریر ہے **الحکمہ**
واحدہ لا اللہ الا هو الرحمن الرحیم وفات انبی سن اکبر اراکیسود تاریخ نوم
 مقبرہ سے معلوم ہوتی ہے یہ بڑا قطعہ تاریخ پنج برسین ز نخل و فوٹو + قدس اقدس سرہ الاشرف
 اگر قدس اقدس سرہ الاشرف کے اعداد سی جو گیارہ سو سات ہوتی ہیں پنج دور گردی جاوین تو باقی

کار و سو، ورو عالمی اور سرحدی و بہت معنی ملام سرور جو کلمات مسودات کتاب دہا
 ہیں یہ قطعہ اینچ ماسدہ راج عسایت کیا ہے قطعہ کا صحیح نہ محترم شیخ دور رمان +
 کہ داس کو سر محترم شیخ رحیل آتم دین گو مالک نامو محرم + حال سادہ بابو باج سنگ
 متفرق ہوا اور گوسہ اسان میں عسقریب سادہ مالو باج سنگ اس صورت واقع ہر کہ اول چو ترہ جسی
 حکار یہ بار رحہ والہ خوب رودا اسکا سپر سادہ جنتی طہر مارہ دری مرغ حوالی حکا گیارہ من
 حوالی سد و اور مار ہواں سر قزو یہ کسا و جو در آمد و بہت ہرے لاق نختہ اسکا اور خاص
 معام سادہ ہر شکل حوص مدور خط معام حسرت ہے کہ ایسی امیر کو حقیقین میں سی کبچا پیر حوصلہ
 نہ پڑا کہ سادہ اتانا کے معمل کر لے کیوں سٹے سینٹ امین مسمی را بچار منداری حوص
 اوسکی رحمت میں سی تمام کماں ہدا سو ادیا با وجودیکہ آجنگ اولاد اوسکی اس علاقہ ہر عامر
 و متفرق ہے اس سادہ کی سر قزو یہ ریر رحب ایک چو ترہ ٹرہی کریل سادہ بال باڈی کا ہے
 ح حکومت سہ مالکماں سہرا لاہور جو بیباں مک آباد تھا احترام پڑ گیا نو فیما میں متفرق ہوا و دیو بیبا
 مسمی صالح رہیدار نے قریب تئیس کوٹھو کی آباد دسا کر کے ایک گاٹو سام ہا و جیت گڈہ سایا
 اوس وقف گردہ اح اس مضرہ کی خار دیواری عالیساں دور دور مک کھر ٹی تہی سٹٹ انش
 مالورامی مہدوستان سی اگر ہمارا رحبت سنگہ کی ہاں ملارم ہوا اعداد اس سادہ سادہ حلیل اللہ
 ہو گیا اثرقت ہم موضع جیت گڈہ حکما حاصل با سو رو بہ سالام اسکو مالگیر میں ملا اوسنی ہائی
 ایٹیں اوکھر واکر سالوں دہیں مضرہ علی مرداحاک کے مدد کرای اور صدوق ہا ی حوالی اس میں
 نصب کر کے آبادہ رکھی میگہ رہیں کا کما اونس وقت را پنجا پسر صالح بیبا کا سرور تھا اسلر
 فیماں اسکا اور مالو مای کے کچھ حرحہ ہوا اور بوٹ سہر کار پھوچی عام رہیدار ان گرد و باج
 نو مسفق لفظ ہو کر داویلا کسا کہ اسی سک ہنادا پیر کبیر کے روضہ کو خزان کرنا ہا ساراب
 بہت ہدین اسپر ہاراج تو مالعت و مائی رکھا میکہ رہیں کا موقوف ہوا اعداد اس کے
 سمت اٹھارہ شہ پچاسی میں گور دت سنگہ نامی رحیل موج مضر ان والہ کے ہمالوئی شرف و متفرق تھی

بیان کرنا اور اس ڈیوڈ ہی پر اپنی سکونت کیو سطو عمارت کراچی جب عمارت تیار ہوئی تو وہ ہر
 طو پر گیا اور قدرت الہی سے وہیں نقل ہوا بعد یہ عرض بالکل ویران ہو گیا
 تین سال سے شرفروید گنبد مہی کہیا فی وہی جنت گدہ پڑا دیکھا ہے **احوال مقبرہ بہادر خان**
 مرحوم جہ مقبرہ شمال روید ٹرک آہنی امرنہر چان برسہ نہر آہنی پل بانڈا ہوا ہی کر بطرف
 گوشہ گنی مقبرہ بغرت خان الشہو نستر خان (جو لاہور سے فاصلہ تین میل شرفروید واقع ہے) موجود
 اسمین صاحبان عالی شان نے بوقت تیار ہی چا و فی مابین کے ناح گہر بنایا تھا اب اس میں سیاسیان
 و بیلداران ملازمان ریل رہتی ہیں گرد نواح مقبرہ ہلکے چوتہ خشتی ہشت پہلو جبکہ اوپر فرش
 خشتی مگری دار ہوا ہوا ہی موجود ارتفاع اس چوتہ کا گنبد تہہ گوشہ نیرت سے قدری گر گیا ہے
 تہہ ہشت پہلو ہر پہلو کا طول سولہ گز پس سولہ آٹھ ایک سو میں ہوتا ہے اس تہہ کی میانہ میں گنبد
 عالی شان بڑا بلند فاصلہ دیوار گنبد کالب تہہ سے سوادس گز مقبرہ بھی ہشت پہلو ہر پہلو کی باکی طرف
 ایک ایک محراب کلاں ہشت بیرونی گنبد میں ہے کہ آٹھوں طرف آٹھ محراب کلاں میں ایک اندر
 ایک ایک درجہ پائین اور دوسرا بالائی اندر آٹھوں طرف مقام غلام گردش درجہ تحت کی عمارت
 بیرونی اندر بیرونی ریختہ کار اور درجہ بالائی کی جبکہ اندر غلام گردش ہی استر کار منقش ہر محراب میں
 زیر و بالا دو در در پائین والہ محرابی مرغولی اور بالائی فقط محرابی در بالائی کی پنج نادہ پائین
 ہر محراب کی بغلو میں طاقتی عمارتی بنی ہوئی ہیں اب تمام در پائین والی اینٹوں سے بند مگر فقط در
 گوشہ گنی میں چو کہٹ چوبی معہ انگریزی طاق تختہ لگی ہوئی ہے ارتفاع ہر محراب کا پونی پانچ گز اور
 عرض سواد گز ان محرابوں کی بغلوں میں اور نیز سر پر شان طاقتی ہا ہی عمارتی جنوب روید تہہ چہرہ
 زینہ خشتی جسکی مشرق و مغرب کی طرف دیوار تابینہ بلند پیچیدہ ہر درجہ زینہ کا طو ک پونی پانچ گز اور
 عرض آدہ گز فقط نقب عمارت و قطع اندر و بی یون ہے کہ ہر در پائین والہ کے اندر فرش خشتی قضا
 قابو بی اندر کی طرف اور محراب تا درجہ غلام گردش او کے نیچے در محرابی مرغولی ہر در کا عرض پونی
 گز اور طول دو گز با فضل اندر مقبرہ کی کوئی قبر موجود نہیں سابق میں صرف ایک قبر نواب بہادر خان

سک مردم کی ہوتی ہتی اندرون گند رید مالا آٹھ آٹھ محراب دوت تھو پیراج گھر سر کی طرف
 سی دور محرابی رور مالا ای گر اگر شہر دیہ مکان طولانی جسکے نصف ڈالوین ہی تبا گیا محراب مک
 موجود ہی نصف گند کے سارے میں ایک سو راخ مدورہ کشادہ اس سو راخ سی معلوم ہوتا ہی کہ ہم
 اسی اندر سی دور سر لہ اور ماہر سی ایک سر لہ دالہ ہی اس گند کی اوپر مانی کے وسط دور سیہ میں
 ایک طرف عرب اور دوسرے طرف گو سہ اسان اس عربی ماری اور دوسرے نصف سارہ نصف
 سارہ ارفع گند ہر طرف سی دور سر لہ سر لہ اول تو مذکورہ مالا ہی اور سر لہ مانی بطور علامہ گردش
 ہر چار طرف حال اسکا ہم ہی کہ محراب عربی بائیں۔ الہ سی ریدہ اوپر بائیکا ہی اسپر در محرابی خستہ ہی
 درجہ ریدہ چڑھ کے اوپر علامہ گردش میں مانی میں محراب شہر دیہ کشادہ صورت ریدہ کی یہ ہے
 کہ سال کی طرف سی سرع ہو کر اوپر عرب ریدہ مالا ہی اور ۴۴ ریدہ چڑھ کے اوپر مالا ہو ہی
 اس ریدہ کے نصف ہر گندی اور مالا سی نصف گند آٹھوں کو لوں رآٹھ گند ماں مہر
 حصہ سی اس سات موجود میں گندی گو سہ ایساں ساعت مانی مکان طولانی کو وسطی باج گھر کو
 گرائی گئی ہی ہر گندی کی کر سی نصف سی ڈٹھہ گر مہر بہت پہلو کے ہر پہلو ہر ایک ایک در محرابی ہو ہی
 اور ہر در کا عرض ماہر سی ایک ایک گر اس حساب سی دور ہر گندی کا آٹھہ گر اور اذر ماس
 ہر گندی کا پونی میں گر ارفع ہر در کا پونی دو گر اور درونی گر در حسی بہت پہلو پہلو کی سیجے
 دو دو پہل ماہر اوپر گند گندی اور سارہ میں گند مصرہ جو سگ اس رنگ سارہ درجہ مانی اس
 گند کا اندر سی۔ کچھ کاری استر کار بہت گند مانی حسی طول و عرض اس درجہ سارہ گند کا
 سوا دس گر اور مکان مدورہ اندر ونی گند ۳۳۔ گر اور آٹھوں طرف نصف دوا گر کر
 اور ہر پہلو میں ہر مالہ اک ریدہ رنجی گو سہ ماسکے ہیجے ریدہ عام گردش حالہ چوتہ نواحی گند ہر
 اگر درخت لیکر دیر میں متعلقہ نور پور میں کٹری میں حال موصع نور نور پور ایک
 موصع لانا ہی جو ہر کریم کس دھیرہ اولاد نور اکو سے س اٹھارہ سواڑ مالش میں یون آباد
 کیا کہ اوسوقت مصرہ ہار عاں میں رہندا روں کا مال رہتا تھا صاحب اور مین باج گھر مالا تو دیکھو

نکال دیا۔ اوہنوں نے شرف و یہ گنبد ہذا دیکھ کر آباؤ اجداد کو یاد کیا اب اگر دوسری دیوار گنبدوں کی حدود اندر
 خشتی مقفہ بطرف شمال اوس میں بارہ گہر مقفہ ذیل آباد ہیں :-
 غلام گلگو + چھانگا دھوی ہندوستانی + سدھائی + اسپر سپی ریل + سوہنا ماشکی +
 عمر کھار + ہسر قلیا تیلی + تھارا میں + حاکم وغیرہ + یہ تمام گہر گنبدوں کی مقفہ کا
 پوش ملکیت اولاد نور میں اندر دیوار غری کے ایک والاں سدرہ جنبہ بنی بخش جوا اولاد نور میں
 موجود اور گوشہ نیرت میں ایک چاہ چرخ چوب والہ باہر دیوار غری کے گنبد اور جنوب کی یک طرفہ درختان اور
 اندر بھی شہر پہ یکسر ہریان اور ایک دہریک ایک ششم گہری میں اور باہر گوشہ ایسان ایک خور و ٹیلہ
 بہر قبر خام کسی خادم حضرت شاہ گدا کی زیارت گاہ حوام سے وقت اکہ دی شہر اسی فوج میں محل گنج آباد
 تھا اب شرف و یہ اوس کے موضع گنج آباد ہی کہتی ہیں کہ ابتدائی عکداری انگریزی میں یہ گنبد مقبوضہ اولاد
 نور تھا تھانہ سرکار نے اوسکو اکیس سو روپیہ نقد دیکر مقبرہ خالی کر لیا اوہنوں نے اوس روپیہ سے گنبدوں
 نوہ پورہ آباد کیا یہ نور ایک غریب آدمی تھا مگر اتفاقاً ایک روز مہاراجہ رنجیت سنگھ یہاں سے
 اس وقت یہ نور اپنی گندم کا خر و رصاف کر رہا تھا مہاراجہ نے اوسکی کنک دیکھی چونکہ گندم قسم
 عمدہ داؤد خانی سفید تھی دیکھ کر کہا کہ ایسی کنک سفید رنگ کیہ نہ پیدا ہوتی ہے نورانی طنز آگیا
 کہ مہاراجہ اس کنک کو ہم بجائی پانی دودھ دیکر بہ ورش کرتے ہیں مہاراجہ یہ بات سن کر بہت خوش
 ہوئی اور حکم دیا کہ آئندہ اسکو کنک میں ڈال کر ہنسنے واسطی دودھ بہر کار سے ملا کر اور وہ کنک خاص
 ہمارے کہانی کر واسطی محفوظ رہے اس سبب سے آمد رفت اوسکی سرکار میں ہو گئی بہر وہ ٹھیکہ دار جو نہ کا
 تعمیر خندق لاہور میں مقرر ہو گیا بعد ازاں چند مدت اوسنے یہ تجویز کی کہ مہاراجہ کی آمد فریبی کے واسطی
 چند گہری دودھ کی زراعت گندم میں ڈال دیتا اور جب فصل بک جاتا تو ہریان کنک کی اوٹھا کر
 اس گنبد بہادر خان میں رکھ کر چھوڑتا تھا جب مہاراجہ طلب کرتا تو اوس وقت ہریان سے گنبدوں کا کنک
 بہر کار کو بھیجتا چند مدت اوسنے باہن البہ فریبی خوب چھین اور اسی آخر مر گیا تھا یہ بہادر خان
 صاحب مقبرہ وزیر بادشاہ کا تھا اور حسب التحریر تزارۃ الهند واضح ہو کہ سال ایک ہزار

دس من بیہ ہا درخان فوت ہوا اور یہاں دفن کیا گیا احوال مقبرہ المشہور بدھ
 کلکو کا مقبرہ جنوب رو یہ گنبد نواب بجا درخان حاروں طرف دارد
 محرابی اور ہر در کے بلکوں میں دو درجہ اور اوپر چاروں گوشوں پر ساریہ بیہ گنبدان
 اوپر کسلی ہی اب در حویلی امام امواں سے شدہ اور ہر ایک ایک ترچہ تہی اس عام موجود ہے ہر
 جنوب رو یہ قبوہ عام مسافران بہرہ دہ ہے اس بدھ گہا رکا ہے کہ حکما آؤ مشہور و معروف
 ہر من میں ہزار ہر شیعہ عبدالحی غیر محمد و سکی ہر حال اسکا حال آؤ مدہ میں تحریر ہو گا
 حال مسجد المشہور مسجد قصاب خانہ والہ و فرار حضرت جان محمد
 رحمۃ اللہ علیہ ہم مسجد بیا میں جو سہ گوردہ اس اور گنبد شترکان کے واقع ہے ہر
 قدیمہ بیہ من ایک ٹرا لندہ والساں سے جو ہر گچ اس رنگ سیاہ گنبد کلاں کے سال حصوت و یہ
 اور دو گنبد بان خورد و متصلہ سقف فالوتی ہا ہر کو ہر رو یہ ایک محراب کلاں سیاہ میں
 ایک ہی درجہ انی مرغولی اب اسکو سد کر کے چوٹا سا راستہ طولانی رکھا ہوا ہے اسکی بلوں میں
 نظرت شمال و جنوب اور در محراب ارتفاع اسکا قدری کم ہیں ہر ایک ایک محراب فالوتی اس
 ایٹ اور کہ گروں سے بالکل مسدود اگر اس کے صحن مسجد تراکسادہ من گورہیں صحن مسجد من
 درستی اور صحن کے ہر فردیہ صحن تھا کہ ہر ایک اسکی نکال لی ہیں مسجد کی بل شہا
 میں ایک حجرہ مسعدہ مرتہ ہر کی لوتن صحن حریل کلاں سنگہ کسہ در دارہ اسکا ہر فردیہ مسجد
 شمال و جنوب و شرق رو یہ دیوار چکا ارتفاع اسکو مسجد ہی ڈھائی درجہ اور اسہر ہی چار گروہ
 شہر فردہ دروازہ آمد درخت چکی چوکٹ اور طاق تختہ چونی اسکی اندر ایک درخت گوندی و
 دو درخت ہر اور ایک درخت ٹہلی کھڑی میں طول اس دیوار کا مائیں درجہ ارتفاع اسکو ہوا گیا
 دیوار جنوبی مسجد کو کلاں سکہ کسہ لی نور کر وٹاں میں دس محرابی لکوسہ دہہ سائی میں ہا دیوار
 کہ شمال رو یہ بیہ من ایک دروازہ تھا اس سدہ ہم مسجد سکھوں کو وقت کلاں سکہ کسہ
 کہ صرف بین تہی جو حریل فوج کورت والی ٹشوں کا تھا اس عرصہ بدہ سال سی چوڑ گئے

میں اب مقبوضہ میان احمد دین سجادہ نشین درس میان وڈا میں ادھون کے بیان ایک شخص
 مسیحی الہ یار تیرہ برس سیٹھایا ہوا ہے او سکوسیر آٹا ہر روز دینی میں بعد شام سلف اس مسجد
 کو امام میان جانم محمد تہا اور وہ جانم محمد خادم حضرت محمد اسماعیل المشہور میان وڈا کہتے باہر مسجد
 بظرف گوشہ بائیں ایک چار دیواری خشتی ہے جس کے بنی سفید طول اسکا ۱۰ گز اور عرض سات گز
 دروازہ محرابی شرف و ڈیچے نیچے و درزینہ بختہ گرد نواح تابینہ بلند کتھا رو بہ اس کے ایک چارغدان
 جہلین چھ کھدی چارغدان بہ چار دیواری طولانی شرق و غرب رو بہ ہر اس کے اندر مقبلہ دیوار
 جنوبی ایک تہرہ بختہ خشتی جو نہ گچ او سپر قبر میان جانم محمد صاحب امام مسجد کو ماسکا ایک اور نو فرس
 اونکی اولاد کی۔ اس مسجد میں سن ایکہزار ستر میں وہ امام تہا بہر دروازہ مسجد بنی اگر گوشہ
 ایسا میں ایک چاہ چرخہ دار فقط حال انکار زبانی میان احمد دین صاحب سجادہ نشین خانقاہ
 میان وڈا کی معلوم ہوا کہ عہد اکبر میں بیان مقاب خانہ تہا بیان کی ساکنین نے یہ مسجد بن لیکن ہر
 ساٹھ میں بنوائی بعد ازاں جب چربا حضرت میان وڈا صاحب کا پہلا توپان کا لوگ اگر مٹی ہو
 کہ آپ ہماری مسجد میں تشریف لے چلین اور وٹان چکر درس پڑھاؤن آپ خود انا تو قبول
 فرمایا مگر میان جانم محمد صاحب کو کہ وہ بھی دلی کمال اور حضرت کی خلیفہ تہا بیان مقرر کیا وہ بیان اگر
 مشغول امامت و ہدایت و تدریس ہوئے بعد ازاں ادھون نے ہم ماہ صفر سن ایکہزار سیاسی میں
 وفات پائی اس وقت سے یہ مسجد زیر قبضہ سجادہ نشین میان وڈا صاحب رہتی رہی احمد دین
 کہتا ہے کہ اب وہ انسانی آمدنی نو کچھ نہیں بکرازا سجا کہ مکان بزرگان کا مقبوضہ ہی لہذا خدمت و سکی
 ہم ذمہ اپنی ہو واجب سمجھتی ہیں اور ماسوا اس کے باعث قبضہ بر ظاہر ہے کہ وہ جانم محمد صاحب
 اور دست نشانہ ہماری بزرگوں کے تہا یہ حضرت میان جانم محمد بڑی صاحب کمال عالم علوم
 ظاہری و باطنی تہا۔ تمام روز اس مسجد میں رہا کرتے اور حضرت کا یہ حال تھا کہ فوت لاکھ
 درہم حلال کے حصول کے واسطے محنت آسا سائی کرتے تھے ایک روز کا ذکر ہے کہ حضرت میان وڈا صاحب
 کسی کام کو واسطہ کو طلب فرمایا جب آئی تو حضرت میان صاحب فی فرمایا کہ اسی جانم محمد تم آسا

مؤخر میں مرفوعہ زمین مجھ کو آواز دیتی ہیں کہ جھکو اوٹھا لیو چل اب میری گہر میں اتر سوج سوسو دلی
 فقیر لغویہ حضرت میان وڈا صاحب فی انکو عطا فرمایا تھا جب خزانہ کثیر اوٹکی گہر میں جمع ہو گئے
 تو وہ اوس نقوید کو واپس دینے کے واسطے بچہ مدت حضرت میان وڈا صاحب کو چلے اوٹکی واپس
 خیال آیا کہ نقل اس نقوید کی ضرورت اپنی باس رکھنی چاہی چنانچہ نقل اوسکی کر لی اور اصل کو
 بجنسہ میان وڈا صاحب کے ہاتھ لے گئی اور اجازت اوس نقوید کی کر لی بعدہ میان صاحب کے
 بیٹی حضرت حاجی صاحب ونگر سجادہ نشین ہوئی کہتی ہیں کہ اوس نقوید کی اجازت سینہ سینہ
 اوٹکی خاندان میں اٹک چلی آتی ہے جبکہ وہ یہ نقوید دیتی ہیں مرفوعہ حال ہو جاتا ہے اوٹکی خاندان کو
 لوگ موضع چک مجاہد میں جو عرب رویہ دریای چناب سے موجود ہیں چنانچہ انہیں ہی ایک شخص سے
 حافظ درویش نمبرہ اوٹکاسن بارہ سو ستر میں لاہور آیا تھا اسوقت یہ مسجد اور خانقاہ دوبارہ
 میان احمد دین سجادہ نشین درس میان وڈا کے پردہ کر کے انکو متولی بنا گیا اور حسب آرزو میان
 میان احمد دین کے وہ نقوید بھی اوٹکی بنا گیا چنانچہ نقل اوسکی بجنسہ راج ذیل کرتا ہوں یہ
 نقوید میان احمد دین صاحب کیسے کہ نہیں دیتی اور بہت مخفی رکھتی ہیں مگر انہوں نے کمترین کے
 اخلاص لبر مہربانی فرما کر نقوید عطا ہی کیا اور اجازت بھی عطا کی اگرچہ تحریر کے نا ایسی چیز کا کہ دنیا
 نہیں ہوتی مناسب نہ تھا مگر مثل مشہور ہے کہ کلام ربانی تو ہر در سے گزر زبان بھی فریادانی جاسکتے
 حاصل کلام ہذا یہ ہے کہ اگر نقول و طایف سے فائدہ نام کم کیسے کہتا تو بہر کا ہیکو کوئی تلاش مرشد
 کی کرنا صد مکتا میں مثل جو اہر جنسہ وغیرہ و طایف اور نقویدوں کے موجود ہیں مگر سوائے اجازت
 کسی اہل اجازت اور کامل کے کچھ فائدہ نہیں ملتا از اسکا کہ اوٹکی نے مجھ کو اجازت دی ہے لہذا میں
 تمام اپنی اخوان الزمان کو اوسکی فیض سے مستفیض کرتا ہوں کہ جو کوئی اس نقوید پر فوہ فرمائی
 تو کمترین کو بدعای خیر یاد کرے معمول اسکا یہ ہے کہ ہر روز ایک چلہ برابر ایک ہزار درود شریف ہزار
 بار و صلح جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ کر نہ رکھا کرے اور نقوید لکھا کرے بعد چلے کہ اس
 نقوید کا عامل ہو جاوے گا اور چونکہ یہ نقیب حضرت میان وڈا صاحب سے جاری ہو اسی جالیس میں

تھم سرور جمعرات او کی مراد پر حاضر ہو کر فاتحہ ادا کیا کری اور وہ بعد کہ فی الحقیقت حرر خان ہے

ہم ہے *

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۷۷۵۵۵۵۵

* ۷۷۷۷۷۷۷



فصل

میاں جاسم صاحب کے نوٹی تھی حلی فریں او کی مرے پاس موجود ہیں مگر اسما او کی ماس احمدین
صاحب کو سہی ماد ہیں صرف سہ معلوم ہے کہ او کا درہ مدسی حامی صاحب بعد او کی سعاد ہیں
درہی جو اور بعد او کی بیٹا او کا مسی عبد الحمید حاجہ عبد الحمید کے اولاد ایک موضع مذکور میں موجود
ہی اور مارچ وفات میاں جاسم صاحب کی سن اکہزار میا سی ہم ماہ صفر مرد و شنبہ ہوئے
اب یہاں کو ہی عرس وغیرہ نہیں ہوتا مگر اولاد او کی ایسے گاؤں من فاتحہ سالینہ دلائی میں
در ذکر احوال مقبرہ ابو الحسن خان بن آصف خان مرحوم یہ مقبرہ
لاہور سے بمقامہ میں مل گوسہ گلسی میں کٹر اچھے گوسہ عربی و سالی میں مکان و املاہ
واقع ہے یہ گندہ ابو الحسن خان بن آصف خان بن عثمان الدولہ طبرانی کا ٹرا کا گندہ
اصول کہ بعد ہمارا تشریف گندہ ما عقیقہ سے گر کر حرات ہو گیا گندہ ہر اندر سے دو منزلہ اور
چاروں طرف آٹھ کمرے حلی متعلقہ طور گندہ نام سنگ سچ اسپر نصب تھا اب جنوب رویدر میں
سنی تالسیہ بند ایک وہں محرابی اسکے اور اسکے اوپر اور محراب شکا گندہ سالم کٹر ہے اور غرب و
شرق والی کمری ریڑا وہی سر گر گئی ہیں اب سر فرویہ متصل دیوار مقبرہ تمام بندہ اور چونہ گر اٹھ ہے
اور اندر مقبرہ کے غرب رویدر خود و محراب رید و لا تھی اب سچ میں سے گر کر ایک ہو گئی ہیں اور ہم
طرف جو گر گئی ہے اسکے اور گندہ دستور کٹر اچھے گندہ بطور گندہ ملی مرد اسخان تاحال دو منزلہ
ہی سقف سیاہ گندہ جنوب و غرب و قدری شمال کی طرف سے حال منقش نظر آتی ہے سخاں

کیا تھخہ عمارت ہو کہ اگرچہ بجلی نے بہت اصلی اسکی بگاڑ دی ہے لیکن توہی جس قدر باقی ہے فنا خوانی بانی
 کر رہی ہے اندر مقبرہ کو تمام استرکاری چوٹی کی گنبد کا رنگ اب اوپر سے سیاہ شمال کی طرف عمارت
 او فادہ کر کئی ڈھیر لگی ہوئے ہیں حال صاعقہ یہ ہے کہ بعد ہمارا جو رنجیت سنگہ اس گنبد میں بیگمہ زین
 زہر گمان خبر ل اور طلبیہ صاحبہ در حفاظت ہو بسنگہ کب ان رہتے تھے اسوقت وہ آہہ دہن
 محرابی جو گرد و نواح ہی سو باعث حفاظت بیگمہ زین کی گری گئی تھے اتفاقاً ایک روز بروز پنجشنبہ
 ہفت ماہ ۱۹۹۹ء وقت ایک بچہ و نکر اسمقام پر بجلی گری اور تھینا آہہ دس آدمی محافظ بیگمہ زین
 اس صدمہ سے مر گئے اور چند مجروح اور گنبد کو چند مہر عظیم پہنچا فقط یہ آصف خان ابوالحسن بن
 اعتماد والدہ غیاث بیگ خان طہرانی برادر حقیقی نور جہاں بیگم اجلہ امرا کی جہانگیری سے تھا زانماشاہ
 جہان مین پین الدولہ عمومی بجان برابر اور خاں خان خطاب پایا اور سن ۱۸۵۸ء میں ہوا کاون میں بعد
 شاہجہانی فوت ہوا بعد اس کے خلف اسکا شاہ شہ خان رانا نام اصلی اسکا ابو طالب ولد آصف خان
 ابو الحسن بعد عالم گیری بیاعت فتح کرنے قلع نظام الملکی کے صاحب ہفت ہزاری منصب اور
 میولام صاحب مامی رات نوبت نواز ہوا اور تا دیوان خاص بالکی پر سوار آتا تھا چنانچہ سید
 افضل حسین اسکی اولاد میں ہی تاسن بارہ سو تتر ہجری دہلی میں زندہ تھے یہ شاہ شہ خان شہ
 مین فوت ہوا اور اسی وضع میں دفن کیا گیا اب نام و نشان انکا باقی نہیں مامی افسوس گریں
 گردون گردان گردکان راگردا و تارخ وصال نواب آصف خان ابو الحسن کے جو مفتی غلام سرور
 بامید اندراج بھی سو بجنہ درج ذیل کیجاتی ہے شعر ابو الحسن آصف امیری با وقار و عاقل بہت
 عالم بہت و عامل بہت بعد مرگش طرفہ سال اشغال * خان والا ابو الحسن آصف دل بہت *

حال مقبرہ سردار خان بہت یعنی نقال

گوشہ شرقی و شمالی مقبرہ ابو الحسن آصف خان کے ایک مقبرہ سفید ہشت پہلو کھڑا ہے صورت اسکی
 یہ ہے کہ چاروں طرف چار دروازہ قالیبوتی اور کچھار گوشہ خورد و محرابی میں طاقتور اسکی اوپر چار مینار
 ہی اب گوشہ لگنی کا سینا گر گیا ہے گرد و نواح اسکی جو ترہ خشتی تھا اب ایشین اسکی خشت فرو نشون

نکال لی ہیں۔ یہ سنا تھا کہ ایک شخص نے کہا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا ہے جو کہ
 رکھتا تھا مال گھر کے اوپر گولا جوڑ میں آٹھ ماہ بطور انعام دیئے وہاں آکر تاجہ کی لاولہ ماہیہ
 سی نہ صرف اس کو اپنا مقبرہ مجھڑ میں لے گیا بلکہ اس کو اپنے گھر میں رکھ لیا۔
 ہر جوڑم کے شمال روپہ ماہیہ لے کر ایک اور امیہ گندم کے گڑھ کے عارضوں طرف چار
 درواری مالوئی اور گندم کے ڈالواں لب نام کر دیئے جوڑم کے چھتے اور سر درواری کا ایک لسی پورہ
 یہ مقبرہ مسات محمد وہ بیگم روجہ آصف خان الوائیس کا ہے کہتے ہیں کہ یہ عورت شہری جاوید
 شاعرہ تھی حب الوائیس خان وہ ہوا تو تعداد کے سائنسہ خان بے بصورت وید محمد وہ بیگم
 تاہم قراں خواں مقبرہ الوائیس پر واسطی راں شہری کے معرکہ کی اور صدائے ماٹاں جہیز کر کے مرقوم
 مقبرہ دفن کر دیئے اور ان کا گندم حصہ محال کے کہہ کر دیئے جاوید کی معلوم ہوتی رہی جو وہ ہوا
 ہی کہ انظراری خان ہاں اور اس عروہ الوائیس پر واسطی معرکہ راں ہاں ہاں کہہ اور وفات پگن
 کی اس حالتوں کے واسطی پہنچا کر تاہا اور بعد محمد سامی میں حضرت جابر قاری صاحب ہنرمند
 عاوت ہاں کہ ہے لسی او کی معرفت نصیم مصارف مالعاہ الوائیس جو اگر کہتے ہیں الوائیس
 گندم کے عرب روپہ ماہر گوسہ اسٹہر ایک ماہ کلاں عروہ جہیز تاہاں ہو جو وہی بہہ اتنا شہزادہ
 کہ او سپردس حج چوب تاہاں و فرغت جل سکتے ہیں اس کی اندر حبوب روپہ دیوارا
 میں ایک درمحرانی طور دریکہ دیکھا تھی دینا ہے کہتے ہیں کہ یہ ماہ ماہ الوائیس میں جا رہی
 اور مقبرہ الوائیس خان کے بیچ جو سر دیانہ وسیع ہی اوس میں سی راہ حقیقہ بطور رہہ ہاں اس
 کہ جس کا بہرہ دارہ کہہ اٹھنے اور معرکہ لوگ رہانی اپنی نزرگوں کے میاں کہتے ہیں کہ اندر
 دریکہ کے بہت اچھا مکان گلکار عمارت کا ہے۔ یہ محمد وہ بیگم روجہ الوائیس آصف خان لاس
 ایکہار جہاں شہد میں جہارم سعادت نر و دو سہ وفات مائی کتاب خلاصۃ التواریخ سے معلوم
 کہ بعد جہاں غریبی حدت لاہور ویراں رٹا رہتا تھا رجاں سلطان بدلول کے ایک امیر
 و سپہر لاہور کو اہدار الامایہ ماہ تعداد کے بارہ ماہ کہہ بیٹے کامراں مرزا میاں بوداوس

اختیار کر کے اس وقت میں آباد ہوئی اور سکی زیادہ تر بڑے گلی عبادت گاہوں کے اکر بادشاہ فراموشی سے
 لاہور کی آبادی بڑھتی رہی تاہم ایک شہر بنایا جہاں سکی اور گرو بنیادی اور ایک دولت خانہ بنی
 کیا جسکو آب نشین بھی کہتے ہیں اس شہر کی زیادہ رونق کا موجب یہ ہوا کہ پھر فراموشی سے
 فراموشی سے بڑی بڑی عمارتیں بنا کر ایک مدت تک یہاں نزول اجمال فرمایا اور اس شہر کی رونق کو
 بڑھایا جنانچہ وہی عمارتیں عہد عالمگیر تک موجود تھیں مگر اس کے کچھ کچھ عمارتیں جو یہاں دو
 بھی یہاں بنوائیں بلکہ امرای والا شان نے بڑی بڑی عمارات سنگین تعمیر کیں خصوصاً عمارت
 ابو الحسن بن آصف خان بن اعظم والدور کے نہایت زیست بخش لاہور ہوئیں ابو الحسن اجل
 امرای شاہجہانی سے تھا گرد و قواح اس مقبرہ کے بہت عمارات بنی اسکی تہنیں اس کے جنوب یہ
 ایک ایسا باغ تھا کہ سبحان اللہ اور یہی عہد کی عمارتیں عہد ہمارا راجہ بخت سنگھ تک پہنچے جو
 تہنیں جو کہ کوئی محافظ نہ تھا لوگوں نے انہیں اوکھا رہیں فقط حب چاؤنی مای افواج ہمارا جہ
 راجہ بخت سنگھ تیار ہوئیں تو اوہ تہنیں مقبروں اور مکانات عہد سلف کی انہیں اوکھڑا کر وہاں
 صرف ہوئیں صرف جو مکانات کہ نہایت سنگین تھے اور انہیں اوکھڑا کر سکتی تہنیں وہ
 ہزاروں تختیں سج رہی ہزار ہا مغایر و گنبد و مساجد و باغات و جو بیکھا قدمہ جو یادگار امرای سلف
 تہنیں گر گئیں اور یہی خیال رکھنا چاہیے کہ شاہزادہ مین قریب مقبرہ جہانگیر بادشاہ کی جہاں
 مقبرہ آصف خان ابو الحسن کا ہے وہ آصف خان ابو الحسن جہانگیری تھا اور یہ ابو الحسن بن
 آصف خان شاہجہانی ہی آصف خان خطاب شاہی ہوتا تھا جنانچہ ہر عہد میں آصف خان

جہاں کے ہیں
 احوال خانقاہ و مزار حضرت گہڑی شہزادہ کہ نام اصل علی و ن کا
 چھوٹے شاہ ہے یہ مکان چھوٹے شاہ المشرقا گہڑی سے شاہ شہزادہ مین قریب
 بہت آرام اور بطرف غرب نایل جنوب باغ راجہ دیانا تہ کے قریب ہی ہے یہی ہے کہ
 شمال روئے اس کے سہراہہ البینہ بندہ دیو آشتی جسکے پیڑ گلی انہیں بطرف غرب وہ در صحرای قالمولی

حصہ نمبر زیر چڑھ کے ساتھ ہیں یہ دیوار صبیحہ صحت سادہ تقریباً پنی خود عرصہ ۳۵ - ۳۶ سال سے
 یہی ہے اسکی دیوار شمالی اور شرقی سو خود ہے جنوبی اور غربی مساحہ نڈار دو گونہ نہرت میں
 ایک چارہ چرخ حوت والہ چارہ غریب روئے طرف مائے کھیتی نہکت رام اور پیر محبوب روئے رینکین
 نقد چہرہ نگینہ ایک کنال ترہ مرلہ ہم چاہ معہ میں صحت سادہ کو مہاراجہ رکت سنگھ نے عطا کیا
 تھا اور عمر سپر تا جا نام شخص اسے چاہ کا کاسکار ہی دو حصہ پیداواری کاسکار اور ایک حصہ
 معزلیا ہے اور اس دیوار شمالی کریمین سی قدری بلند ایک ہڑہ مطول گلی ایسٹن کے
 حوت روئے جہاں دالاں ہیں ایک اور چوترا آدہ گر بلند حکا طول و سل قدم اور عرض ۵
 قدم شمال روئے اسکے حرا دالاں نالیہ بلند ہڑہ سردار قمرین سادات کی معہ جہ درخت مقل
 دیوار اندر کی طرف گلاب گہڑا ہے اس ہڑہ کی شرق میں نالیہ بلند ایک اور ہڑہ حستی اور سپر درخت
 میل مکانی نسبت اور حوت روئے اندر مکان کے ایک دالاں کے دو وہیں خالوئی محرابی اسکے
 اوپر ایک چوبارہ بچہ تحسکی ایک گہڑی چوبی مسہ طاق تختہ شمال کی طرف ایک دروازہ چوبی
 طاق تختہ اسکے اندر صحن کسادہ طرف جنوب اسکے کوٹھہ بچہ حکا در محرابی مسقفہ مہر کی پشت
 اسکے اوپر پہلی چوبارہ کر اوپر دوسرا چوبارہ کے شمال روئے گہڑی صحن کی طرف غرب کی طرف
 اس صحن پر ایک اور کوٹھہ کے گوشہ پیرت میں در چوبی اسکی اندر نیرت کی طرف اور حالی کا زبیر
 اس طرف ایک چاہ بچہ حرجی دار ہی قدیمی ہی اسکے عرب روئے ہڑہ حستی اور گوشہ ایسا علی
 ایک ساں مسجد کے گرد فواح آدہ گز بلند دیوار سیری چوبہ گچ مسجد غرب روئے ایک محراب عالیہ
 میں ساکر اور سپر مہابہ میں میں گسداں اور دو سلو میں یہ چوترا مسجد صبیحہ حاجی
 نعلندہ ہی اسکی گوشہ لگی میں ایک گر بلند ہڑہ اور پیر میں قمرین حستی نعلندہ وکی معہ دو دروازے
 اور ایک کیر اسکے گوشہ لگی میں چاہ آمد و رفت اسکی شرق کی طرف شور حام خیمہ چالیس
 نعلندہاں وغیرہ کی اسکے شرق کی طرف ایک اور ہڑہ بچہ حصہ ایک فٹ بلند دیوار سعید سرائی
 چھاؤں حستی سعید اور جنوب کی طرف در محرابی خالوئی کے اور مہاراجہ اور معلوں میں دو گنڈیا

خورد اسکی میانہ میں ایک بالشت بلند تہا بچتہ اوپر چار قبور ایک حضرت جانشہد لاہوری کی دوسری انگلی
 زوجہ کی میٹری اور چوتھی اونکو دو فرزند ان کی بیہ جانشہد صاحب لاہوری مرشد حضرت گہڑی صاحب کے
 تہہ شمار دیہ اسکے دو درخت دن اور غرب کی طرف اشجار متفرقہ اسکے شرق کی طرف ایک بلند دیوار
 قبرستان اسمین بر عنایت اللہ چودھری قوم اہلگران اور اسکے پوتی کی شرف دیہ و غرب دیہ اشجار
 دن و غیرہ شمالی دیوار کو درموجابی کے شرق کی طرف ایک اور چوتراہ تابینہ بلند درموجابی کا جنوبی
 طرف اسکے آگے جنوب روہ ایک زمین جسکے جنوب روہ ایک درخت دن بلند کھڑا ہے اور ہر مافیہ جرائع
 خشتی تا بگردن بلند اس چوتراہ جسکے شمار دیہ شام عام ہی ہزار ناگہڑی گلی مین دن پر پڑے ہیں
 عرب روہ اسکے ایک ڈھیر لاکھا گہڑی دن کا لگا ہوا ہے اس ہزار پر تین قبرین مین ایک جو بطرف عرب
 گہڑی شاہ صاحب کے اور میانہ والی سید جہولن شاہ صاحب کے اور شرق دیہ میران لطف شاہ کے
 اسکے سر تا نو درخت دن اسکے گوشہ گنی مین ایک اور تہہ بچتہ جسکے سر تا نو جرائع اعدان قد آدم بلند
 چوتراہ کے اور پاس کے درخت دن و متر بہ و برتا اسپر دو قبرین ایک محبت شاہ اور دوسرے
 زمان شاہ کی اور غرب و جنوب روہ اسکے قبرستان کلان اب امیر وزیر بہران بلو او سپر طاہر
 مین او سکی شرق کی طرف قبور عام متعلقان مہر غلام رسول منشی بارگما ستری کی فقط حضرت گہڑی شاہ
 کی تہہ کے دروازہ کے باہر چھ طرف شرق تین قبرین مفصلہ ذیل مین ایک گلاب شاہ دوسری
 گلزار شاہ میٹری بہار شاہ کی جو خادم محبت شاہ کی بیٹہ اور گوشہ گنی مین اور بھی قبور مین
 حال میں مکان کا یہ ہے کہ اب یہاں کا مسے مہتاب شاہ فقیر سجادہ نشین اور مالک سپر غلام
 لادھڑک شاہ کا اور وہ محبت شاہ کا اور محبت شاہ کی چار خادم تہہ ایک گلزار شاہ دوسرے بہار شاہ
 میٹرا لادھڑک شاہ جو تہا حصوری شاہ لادھڑک شاہ کی قبر مہانی مین ہے اور حصوری شاہ کے
 موضع اوان مین دوان ۱۲ رجب کو میلہ ہوتا ہے اور ۱۲ بیگنہ مین بھی معاف ہے محبت شاہ کے
 بارہ سو اکٹھ مین فوت ہوا اور محبت شاہ خادم میران لطف شاہ کے اور وہ حضرت
 محمد حفیظ المشہور جہولن شاہ کی اور وہ شیخ حسن شاہ کی اور وہ حضرت شاہ محمد صاحب کے

اور وہ میراں ہا محمد لاہوری کی اور وہ میراں شہ محمد کے اور وہ میراں سید ولی کو حکی ہر اسکل
 میں صدایا گیسو ہر موجود ہے دناں صلا ماہ رمضان کی ۷۴ کو ہوتا ہے اس طرح سہتری
 انکی بہت ہی وہ مکان گھر ار ساہ و آنا دکیا اور مارہ بیگہڑ میں ہی معہ ماہ اسکے ساتھ معاش
 اور وہ حشر سبج عہد اللہ پاک سنگی کے حشر اس محلہ حاجی مالہ لاہور کے تہی اور وہ حضرت پاک
 نظام الدین غنی کے اور فر حضرت نظام الدین پاک سنگی کے معقر سم عہد اللہ جو ایک ہر ہائی تہ
 معام لاہور متصل بکاں ہدایع بہکت رام میں موجود ہی اور نظام الدین غنی صاحب مد سبج
 ملال الدین ہا شیر کی اور وہ سبج عہد اللہ دوس گنگوی کے اور وہ شج احمد عہد الحق کے
 اور وہ حضرت شج ملال الدین مانی مانی کے اور وہ مرید طبع حضرت سبج سمس الدین برک ہالی
 ہتی کے اور وہ حضرت سبج علی احمد صاحب کے اور وہ حضرت سبج ماما وید الدین گنج سکر قدس
 کے اور وہ حضرت خواجہ طلب الدین محتسب کاکی کی اور وہ حضرت خواجہ خواجگان ساہساہ ہندو
 حضرت خواجہ معین الدین حس سہری رحمتہ اللہ علیہ اور وہ حضرت خواجہ عثمان ہاروی کے
 اور وہ حضرت خواجہ حاجی شریف رمدی کے اور وہ حضرت خواجہ ابو محمد عیسیٰ کی اور وہ حضرت خواجہ
 مودود حشتی کی اور وہ حضرت خواجہ ابوالواحد حسنی کے اور وہ حضرت ابوالسحاق سامی کی اور وہ حضرت
 خواجہ ہر القہر کے اور وہ حضرت خواجہ جلال الدین حسنی کے اور وہ حضرت سلطان الاولیا ابراہیم
 کی اور وہ حضرت خواجہ نصیر بن عیاض کے اور وہ حضرت عہد ابوالواحد بن ربیع کے اور وہ حضرت خواجہ
 خواجگان مالشان حضرت خواجہ ابوالحسن ہری کے رحمتہ اللہ علیہ تقا علیہم جمعیں الی یوم الدین
 عمر حضرت محمد حفظ السہو گہڑی ساہ صاحب کتاب ابراہیمی سواد ضح ہوتا ہے کہ ایک سو بیس سال کی
 ہوی سو لہو بن ماہ رحمت الحسن ابکھرا ایک سو چالیس عہد محمد ساہ ماد ساہ ہر حضرت اب
 احمد صاحب انک اسی مایح کہ طرس حضرت کا ہوتا ہے سرد غرس ہند مارہ فقر اور قوالی ہوی
 ہی وہ مشہوری نام گہڑی ساہ بہہ کہ اس حضرت کو گہڑیوں کے ساتھ بہت رغبت تھی کہ سیکو
 فرانس کفر تہی گہڑی ساہ مانگتہ تھے ایک دفعہ ایسا ہوا کہ انکو واسطی کوئی مرید اسب چوبی لا آئی

اوس گہوڑی چوٹی پر سواری کی اور حالت میں اگر کہا کہ اسی گہوڑی دوڑ قدرت الہی سے
وہ گہوڑا دوڑ پڑا اس روز سی نام انکا گہوڑی شاہ مشہور ہو گیا انکا معمول تھا کہ اکثر شہر میں بطور
کرتے تھے حبیب بہرامت انکی مشہور ہوئی تو مسماں سودان طوائف انکی مرید ہوئی اس وقت میں
بہر نواح جہان اب نزار ہی چہ پٹہ سودان مشہور تھا اسنی انبر مکان کی باس ابجا مکان معہ سب
بنوا دیا اس مکان کے باس ایک اور گنبد المشہور سوا چولہ صاحب کا گنبد تھا وہاں قبر اس سودان
طوائف کی تھی اور بڑا بہاری قبرستان اسکی متعلق تھا مگر راجہ تیج سنگھ فی اسکو گر کر باغ بنوا
برہمنوں کو منسب نقطہ) ایک گلی گہوڑی طلائئ اور نقرئی اور اصلی لوگ وہاں چڑھائی میں رو بہ
اس مکان کی بطرف شمال بیچ میں توراہ قدیمہ باغ شالاماری اور اس کے شمال کی طرف ایک مسجد
مسجد گہوڑی شاہ ہے اس کے اندر اسباب فقیر متاہب شاہ کار متاہبے اوسپر تین گنبد خستہ تھے اشالی
کر گیا اور میانہ کلان گنبد اور جنوبی خورد کھڑ ہے اور اگر اس کے معن مسجد نقطہ احوال مرقہ محمود شاہ
صاحب قادری اور اس کے شمال کی طرف ایک مرقہ چونچ نوتیار کے لب بام گردنہ در درہ مقبرہ
اب سن بارہ سو اکیاسی ہجری میں محمود شاہ صاحب جو اب لاہور میں موجود ہیں اپنی واسطے
بنوایا جو دروازہ اسکا جنوب رو یہ سرانی چراغدان پنجو کے تہ خانہ جاردون طرف تہا پنجستہ
خشتی اندر تہ خانہ میں جانی گرد اسطوہ آستہ بطور گنو کہاٹ بنا ہوا ہے فقط

حال محمود شاہ صاحب

صورت انکی نورانی مرد عابد و فقیر بہت سی خاومین انکی لاہور و امرتسر وغیرہ مقامات میں موجود ہیں
عمر کہ ضعیف سفید ریش سلسلہ انکا قادریہ مجددیہ چانچہ شجرہ اونکا جو ادھونچ با سعید اندراج عینا
کیا بجنہ برج ذیل کیا جاتا ہے **مشحون** خداوند سبحان شاہ کوٹنیں + بہجید رہم + فرزندانش
حنین + برین العابدین شاہ مکرم + بابو جعفر موسی و کاظم + علی موسی رہنا معروف سنگھی
نگاہ داری سرانہ آفات چرخ + بیری سقطی و بنید بغداد + پشلی عبد و احد اہل ارشاد + بختی
بوالفرج آن شاہ طرطوس + بختی بداحسی ایوب قدوس + بختی انکہ نامش بہ سعید ست + کہ

بہر نواح جہان اب نزار ہی چہ پٹہ سودان مشہور تھا اسنی انبر مکان کی باس ابجا مکان معہ سب بنوا دیا اس مکان کے باس ایک اور گنبد المشہور سوا چولہ صاحب کا گنبد تھا وہاں قبر اس سودان طوائف کی تھی اور بڑا بہاری قبرستان اسکی متعلق تھا مگر راجہ تیج سنگھ فی اسکو گر کر باغ بنوا برہمنوں کو منسب نقطہ) ایک گلی گہوڑی طلائئ اور نقرئی اور اصلی لوگ وہاں چڑھائی میں رو بہ اس مکان کی بطرف شمال بیچ میں توراہ قدیمہ باغ شالاماری اور اس کے شمال کی طرف ایک مسجد مسجد گہوڑی شاہ ہے اس کے اندر اسباب فقیر متاہب شاہ کار متاہبے اوسپر تین گنبد خستہ تھے اشالی کر گیا اور میانہ کلان گنبد اور جنوبی خورد کھڑ ہے اور اگر اس کے معن مسجد نقطہ احوال مرقہ محمود شاہ صاحب قادری اور اس کے شمال کی طرف ایک مرقہ چونچ نوتیار کے لب بام گردنہ در درہ مقبرہ اب سن بارہ سو اکیاسی ہجری میں محمود شاہ صاحب جو اب لاہور میں موجود ہیں اپنی واسطے بنوایا جو دروازہ اسکا جنوب رو یہ سرانی چراغدان پنجو کے تہ خانہ جاردون طرف تہا پنجستہ خشتی اندر تہ خانہ میں جانی گرد اسطوہ آستہ بطور گنو کہاٹ بنا ہوا ہے فقط

اور اعوان صاحبی مریدیت + رحیم خادم کہ محدوم جہاں شد + مریدی میں کہ پیر عرسیا سندھ
 سخی پیر عالی عند راق + سرف الدین کہ سد مشہور آقاں + سخی ایکہ او عند و مات است +
 بہا والدین کہ او عالی صاحب + عقیل ساہ ہمس الدین ہولا + ہنس جس اول ساہ فقرا + سخی
 ساہ شمس الدین مارف + گدا جس مانی روسد و اف + حبیل و ساہ کسال و نہ سکند +
 محد و شج احمد خاص داور + سعید عبد الاحد ہم شاہ مائد + مریرا حان حان دی مشاہد + علام
 ساہ علی را نشان عا مات + شہ عبد الکریم اردی تقایات + حداد و ناسخی شاہ محمود +
 بہ کارم بدیا سار سعید + بہ حضرت اکبر اوقات مسجد طلای لاہور میں موقت عصر جمعہ چند
 سرف لاتی ہیں قد حضرت کا حرا الامور صفا اللہ گندم گوں کسادہ پیانی سر مخلوق ہا ہر من
 عصا اور عا ہ یا ٹوپی رنگ گیر و سخای ما حابہ لگی عمدہ کہ ہتی ہیں اور اکثر لوگ ایکاد و
 حان کرتے ہیں مکان مسکوہہ آجکا مارا کسیری میں کوچہ کوٹھی داراں فقط اس مفرہ کو باگڑیہ
 و ساں دو قرین عام نو ساہ میں اور سر فرویہ سخی مسجد میں درخت آمار و تبر و توت و گل و فاسی
 کھڑی میں لوگ کہتے ہیں کہ او ہوں مکان مسکوہہ اساد و رحمت کر کے بہ مفرہ اسامو انا ہی شہد
 سخی معلوم ہوا کہ یہ جگہ جہاں اب مکان کھڑی ساہ ہی ہے آبادی سہر حاجی کا ناہ مسکوہہ
 کوٹھی کہ جب بعد محمد ساہ ماد ساہ کھڑی شاہ صاحب فی و مات ہا ی تو حان ساہ در صور لاہور
 بہ حضرت ابی مکان مسکوہہ میں دس ہوی قوم سخی سید صبح السبت مشہور ہیں بعد او کہ ہوں ساہ
 خادم او کا سجادہ سیں ہوا ر بعد اکیس برس کے گیارہ سو سخی میں فوت ہوا فرنگی
 جہاں ہوی اور تاج و مات ابی کتاب و قانع اسراہیم میں ۱۱۲۶ھ شہادت پیری +

احوال سقبرہ پیر و نواح والہ مفرہ ابو الحسن خان کہ شمال روہ جو بہر ماری ہے
 او کی شمال روہ اور حضرت حامد ماری صاحب کی خانقاہ سخی طرف سرت ایک مہر مشہور ہواں
 پیر کی اس صورت سخی کہ ایک تہڑہ جتنی نا کر عند حکم پیری جو بہ گچ سعید سرفاں حرا عداسی
 راہ آمد و رست خوب روہ گرد و نواح مالائی تہڑہ جو ٹی سخی دپور و بطور سندھ پیر قدیمی عالم

جی ہوی تہی مگر بعد ازان باوقات مختلفہ بار بار تعمیر ہوتی رہی فقط کراست مشہورہ انکی اور وسیع
 انکی بنام پیر مردان والہ یہی ہے کہ انکی قبر پر روری ہمیشہ پڑے رہتی ہیں جس کی کو بجای تپ کی
 ہوتی ہو وہ دھان سی ایک رور اوٹھا کر لیجاتا ہے اور اوسکو تاگو مین باندھ کیگئے مین ال
 لیا ہے بفضل الہی اکثر صحت ہو جاتی ہے بعد صحت وہ شخص حتی المقدور نذر دھان لاکر خرماتا
 ہی فقط نہیند اران جنت گدہ کی نہ بانی معلوم ہوا کہ اکثر شیرین روٹیان انکی نذر مقررہ ہے
 ایک شخص معمر نظام الدین نامی نے جبکی عمر اکیسویس سال کی ہے بیان کیا کہ نام ان حضرت کا
 میر عبداللہ شاہ گیلانی ہے اول یہ حضرت شہر گیلان سی ایران مین تشریف لای اتفاقاً حنا
 نواب علی مردان خان مرحوم کا ایسا سخت محوم تھا کہ اس کے معالجہ سی مجبور تہی جب نواب علی مردانخان
 نے تذکرہ انکی آنے کا قندار مین سنا تو انکو صحت و سماجت ایران سی طلب کیا آپنی آتی ہی
 اس بیمار کو ازراہ رحم ایک تعویذ عنایت کیا۔ بجز استعمال تعویذ کے تپ اوسکا دور ہو گیا۔
 بہر علی مردانخان نے اوس لڑکے کو حضرت کا خادم کیا بعد ازان حضرت سیرکنان ہند مین تشریف
 لاکر شاہجہان آباد مین رہی رجوع خلعت کا انکی طرف بہت سا ہوا یا اتفاقاً آپ بیمار ہوئی
 اوس آیام مین نواب علی مردانخان اگرہ مین تھا جب اوسنو سنا تو انکو دھان طلب کیا۔
 جب بیماری سخت ہوئی تو خانقاہ معہ گنبد عالیشان عرب رویہ شہر اگرہ کے تعمیر کرای قدرت
 الہی سی بعد چند ہی آپ کو شفا ہو گئی علی مردان خان کو بادشاہ کی میان سی حکم روانگی بجانب
 لاہور ہوا آپ ہی ہمراہ تشریف لے آئے ایکروز نواب صاحب سی ارشاد کیا کہ تیری وفات
 لاہور مین واقع ہوگی ابا گنبد ایسا بنوا کہ دنیا پیو یا دگا رہی چنانچہ اوسو حسب حکم
 انکی اپنا روضہ بنوایا اور درخواست کی کہ مین اپکا ہی روضہ بنواتا ہوں آپنی کہا کہ ہمارے
 واسطی توئی اگرہ مین گنبد بنوایا مگر جناب الہی مین منظور نہوا لہذا ہمارا المشائے کہ ہمارے واسطی
 ہمارے روبرو تو ایک قبر بے تکلف سادہ بنوادی چنانچہ جیسی آپنی فرمائی اوسنی قبر بنوادی
 جب قبر تیار ہوئی نواب بہرہ فرحشہ ۵۲ محرم سنہ ایکہزار چہاںٹہہ دو سال اول وفات

علی مرداں خان سے فوت اور اس جگہ پر دوں ہوی علی مرداں خان تاجیس حیات ہمیشہ رور
 ہمسہ انکی مرارہ پر حاضر ہو کر تقسیم لحام عرما کو کرما اور ہر پڑ پڑ لکرت انکی تقریر سنیھا تھا انکی
 کہ کئی ڈھیر ٹکڑاں خشک و تر کی آپ کی مرارہ پر لگی رہتی تھی اسی باعث سے اس لوح کا نام ٹری
 ہلواری ہو گیا تھا اور انک لوح گنگ علی مرداں خان و مکان ہما سام ٹری ہلواری ہمسہ

احوال گنبد نصرت خان الشہر مقبرہ نترخان

شہر گند الواس خان کو گند سی شہر درویدہ بایل سحوت واقع ہی گردنواح اسکی ٹری کسادہ فدا آدم
 بلند چار دیواری ضعیفی اس چار دیواری کی عرب کی دیوار کے مابین ایک ڈیوڈ بھی گور
 اسکی سرسربام چار موٹری سردی درکلاں ایسا کو ایک سرلہ چرکی سقف ہی گند مابین
 اور اسکی شمالی و جنوبی دو نو مکان دو سرلہ بطور تہ نہیں اندر کی طرف دو نو معلوں میں ٹری
 کے دوڑیہ اور چار کے چھین سے مددہ رہیہ چڑھ کے اور یہ سین کے حاما ہوتا ہی فقط حارہ درو
 کی گوشہ اب میں ایک برج عمارت سات اسکی بھی کوٹہہ حکا در طرف لگی اسکے اوپر
 چوارہ حصے لگی کی طرف میں کڑکناں معہ چو کہٹ فی طاق تھہ اسکی لعل میں طرف ابان
 رہا اور جائے کا حارہ دیواری میں ایک ہڑہ مس حکا ارتفاع ۵ اگر اسکی مابین میں گند
 ہڑہ سے عمارت گند آٹہ آٹہ گر جگہ کسادہ ہی عرب درویدہ سے ہڑہ قدری مسارہ ٹری کی آٹوں
 کوڈن سر آٹہ موٹری شگاہ گراب موٹری گوشہ ابان اور یہی وسیعہ اس موٹری کے
 شرق و شمالی کی طرف یہی چھ حوہ گج سعید اور ہڑہ آٹہ کو آٹوں طرف ایک ایک فنڈ
 آدہ گر آثار والی چھ گج ایک شرقی و عرب کی طرف دو دوسرے حباب مانکروں بلند ہم عرب
 مقبرہ زید و مالا اسطرح سے کہ ہم مقبرہ اندر سے ایک سرلہ اور ماہر سے دو سرلہ یعنی مکان مابین
 کہ جس میں بھی فر اور اوپر گند ہی ایک سرلہ اور گردنواح اسکی دو سرلہ یعنی بھی حوہ ابان
 نواحی اور اوپر علام گردس اور علام گردس کی اندر ماہر درانی محرابی نام حسی ہمسہ

آٹھوں طرف آٹھ محراب کرسی گنبد کی زمین تہہ سے ایک فٹ بلند شمالی دہن کے باہر کی طرف
 بطرف شمال مغربہ اور یہ محرابیے کنا دہن کے جسکے اندر دس آدمی بفراعت بیٹھ سکیں یعنی
 آٹھوں گوشوں پر آٹھ دہن محرابی اور نیرت والی دہن میں زمین اور پر جانی کا مقام غلام
 میں۔ جنوب رویہ مقبرہ مسجد قدیمی وغیرہ چند مکانات بوسیدہ کورت صاحب فی میانہ گنبد میں
 چوبی سقف ڈلوئی ہی اس سقف کی گنبد کو دو درجہ والا کردیا ہے شمال رویہ دہن محرابی ہم
 ہوتا ہے کہ اس مقبرہ کو راہ اندر رفت قدیمہ دہن کیوں کہ اسکی انگوٹھی زمینہ تاحال قائم کھڑا ہے
 محراب گوشہ ایسان کی بغل جنوبی میں زمینہ اور پر جانی کا دہن بہر حشتی محرابی سقف اسکی
 استر کار کلکار نیرت والی محراب میں جب کھڑی ہوں تو اسکی گوشہ شمال بایل مغرب میں اور
 زمینہ اور پر جانے کا ہے در اس زمینہ کا بھی محرابی جبکار تعلق دو گز اور عرض بارہ گز آٹھین
 اور پر جانی کی واسطی اول بارہ درجہ زمینہ حشتی اور پر اس کے اور دروازہ حشتی اسکی اور پر آٹھوں طرف
 گنبد کو گردنواچ غلام گردش اس غلام گردش میں آٹھ در محرابی اور آٹھ بطرف اندرون نام
 سفید منقش جنگلہ چوبی عرض اسکا چار گز اسکی دیواروں پر نقاشی معہ تصاویر جانوران
 غلام گردش کی دیوار غربی میں زمینہ اور پر جانی گنبد کا اوس زمینہ کا در بطرف گنبدی اس غلام گردش
 کی دو حصہ میں ایک حصہ میں زمینہ جنوب رویہ اور دوسری میں بطرف شرق ہو کر اور پر جانی میں شمال
 سقف گنبد کا راہ ہے غلام گردش کا یہ حال ہے کہ اندر کی طرف کیسان آٹھوں در محرابی اور
 باہر کی طرف ایک خورد محرابی اور دوسرے کلان شکل مربع عربی زمینہ سے بارہ زمینہ چڑھ کے
 اور پر سقف پر جانا ہوتا ہے گردنواچ اس سقف کی کہ جس میں گنبد کھڑا ہے تاکہ بلند دیوار جبکا انار
 ایک گز ہشت پہلو ہر پہلو کے مینار انکی اور پر گنبد یاں گنبد یوں میں آٹھ آٹھ در خورد زمینہ غربی
 پر چڑھیں تو اسکی جنوب رویہ متصل گنبدی ایک در جبکا رخ شمال کی طرف سے چھ کھٹ چوبی با
 طاق اسکی اندر کورت صاحب فی ایک منہ نشین بنوای ہوئی اسکا آٹھ قدم اور عرض گز
 جب نہیر گنبد مقبرہ میں کھڑی ہوں تو آٹھ طرف سے دہن محرابی جسکے اندر باہر دہن اور بعلون میں

اور دو محراب ر میں ہر دس چوبہ اوپر کندہ ایک سیدھا ایہوں دیہوں چارواہد وہیں حکما حال
علام گردش میں تحریر ہو چکا ہے اوپر سارہ میں گنبد فقط حار دیواری سیرونی کے اندر طرف جنوب
ایک مسجد عالساں معجزہ گہڑی ہے اور اسوا اسکی اصل و عمرہ اور سرف کی طرف جی گئی کوئی پختہ
وام موجود ہیں ایک اندر جنوب کی طرف اور طرف ایساں گندہ اردوں حار دیواری کی کوئی پختہ
سید کورت صاحب کی سال یہ وہ گندہ ایک چاہ کلاں اب فی جرح جنوب دیوار سما کی کر مبارک میں بھی
ایک اصل اس چار دیواری کی کہ اندر پانچ کھانور میں ہے اس اوسیں سے دو کھانور میں قناسا کر

ہی ساہور رہت کرتا ہی اور بقیہ فی تہ و فقط +

حال استرحاں

ار روی بحضرات کتاب مزہ الہند و غیرہ اسخاص معتبرین معیرین سے یہ واضح ہوا کہ خطا نام ایک
نصرت حاں اور عام کالا قنام لے نام ایک استرحاں سے ہو کر کہا ہی اور اصلی نام ایک حواصہ صاب
ندیمی حاد اسے آدمی تہا پنیکا حضرت صاحبان ماد سادہ سے ایک خطاب حاں حراں
عطا ہوا اور سیر عطای مرات ما ہی مرات سے سرداری ہا ہی صد کے سس ایک ہر استرحاں
مالگیر ما ہی ملک تھا ہوا اور حب الحکم عالم گیر ماد سادہ حاری کی یہ گندہ سس ایک ہر استرحاں
ہوا جو کہ حاد اس مقولہ و غیر مقولہ او کی بہت ماتی تہی اوس سے یہ عمارات عالیشان تیار ہوئے
قطعا قناہیم امیر ماری میدان حک نصرت حاں کہ نو حلقہ نشین حکم ہل بہگ + جو
حور و صرہ تیغ مارہ دست اصل + مد اشارہ دل سرور امیر و نصرت حک شدہ حال مسجد
نواب ذکر یا خان مر حرم عزت رو بہ ماطہ مزار حضرت ماد ہو محل حسین صاحب کرم
یہ مسجد نواب ذکر یا خان سے نواب خان مہار حاں ماطم لاہور معہ باہ و غلماہ موجود ہے
سرور وہ مسجد ہا حاد کلاں چرچی دار ایک جنوب رو بہ دو سقاوہ غلماہ اسکی شال و دیوار
مسجد اسکی طاق و تختہ ماہر اس دروازہ کی ایک زمرہ شکستہ خشی زمیں سے یہ دروازہ ایک
مذاہب درواری کی اندر صحن مسجد حکا طول سات اعرس لا روعہ گرد و نواح دیوار تاگردن

بلند خشتی چون گنج سفید دیوار شرقی کے اندر بطرف صحن سبعیل و ششہ صحن میں فرش خشتی اور سپر استرکاری
 مگر اب کہیں کہیں ہی اکٹری گئی ہے عزم رویہ درجہ اندر و فی سقف متقف سما بقعہ بنیہ ذکر یاخان پہلے
 دنوں میں گر گئی تھی پھر منشی غلام رسول کلازم بارگاہ ستیری فی سن بارہ سوانتہرین بنوادسی بنیہ
 نواب ذکر یاخان اب صرف یہ چاہئے تھا نہ اور صحن سجدا اور اسکی چار دیواری اور غربی دیوار
 نشان محراب باقی میں شرقی محراب رخ مسجد کو اوپر کتبہ مدورہ مثلثہ طولانی کاشی کار کلان اسکی
 سیانہ سفید مایل برنگ آسمانی اور گردا گد کے ذوالگشت برابر عین خطہ بزرگ نیلا اسمین ایک سطر
 اوپر خطہ عربی بزرگ نیندہ چوٹی حسین **بسم الله الرحمن الرحيم** تحریر ہے اور ہر فضل
الذکر لا اله الا الله محمد رسول الله + **وبه نستعين** ای طرح محراب عالی
 پر ہی ایک کتبہ کاشی کار اسکے شمال و جنوب کی طرف چار چار کمرہ کاشی کار جبکی زمین نیلی اور
 کاشکاری سفید چہرہ چار سطرین برنگ سیاہ تحریر میں شاعر خواست دزدور شاہ ملک پناہ + شاہ
 ہندوستان محمد شاہ + عالم و عادل و سخی زمان + در صف معرکہ چو شیرازیان + زبدہ بارگاہ اور
 نواب + ذکر یاخان صوبہ پنجاب + بدخواستش اگر چہ جیشیدہ است + لرزہ در تن فدا دہ چون سید
 یہاں تک دوسطرین ختم ہوئیں + شاعر نیک نام آنکہ نیکنامی او + ہجو بوی گلست در ہر سو +
 چاہ مسجد زخود بنا بکند + عالی و خوب خوشا بکند + محض بہر خدا کند این کار + تا نازی شود نماز
 گزار + باز ہر چہ نواب ازان آید + بسوی بانیش بکن عابد + محراب جنوبی پر ہی ویسا ہی کتبہ کی
 زمین سفید اور چاروں طرف خط نیلا اور اس کتبہ کے شمال و جنوب کی طرف ویسا ہی چار کمرہ کاشی
 اسکی میانہ میں یہ تحریر ہے + یارب از لطف خود نگاہش دار + از شکستن نودر بنا ہش دار +
 کرد اعداٹ مسجد محکم + نیز خوش دور چاہ مستحکم + نزد درگاہ صاحب عرفان + واقف اسرار
 حضرت رحمان + آنکہ معروف شدہ لال حسین + حاکم غلین اوست سر مرہ عین + کرد معارف چون نصیر
 مسجد و پناہ را نکو تعمیر + سال تاریخ او چنین آمد + مسجد نیک ماسخان صراحتاً چو این مسجد گاہ از بی
 خاص و عام + بنایا فیت از مرد و سی نیک نام + ز تاریخ او ہر کہ خدا ہر شمار + جو اندہ ہزار و مسجد چو این

مخبروں کی مرقعہ دہزاروں پر رنگ آمیزی حط موجود ہیں اور شاہ کی اندر سال کی طرف ایک گڑھ
سنگ مرعہ لگا ہوا ہے اب یہ مسجد پر قلعہ سجادہ حسن حضرت مادہ ہولال حبیب کے ہے
شہر درہ پاؤں اور نرب رویہ جاری دیواری عاتقا حضرت مادہ ہولال حبیب ایک رحمت لئور اکبر ہی حال
مقبرہ حضرت شاہ مسکین امری المشہور پیر عینری رحمۃ علیہ
شاہ ساجا ولی میا میر کے عرب روہ لاہور سی گوسہ لگنی عاتقلہ خار کوس قلع ہی صورت مقبرہ ہے
کہ اول ایک چوتہ چستی جو کہ مرعہ رمن مراد سکی میارہ میں گندہ شاہ سامریم کا سی کاروسیدہ
اور سی سعید چاروں طرف چار دراب در جنوبی کسادہ اور بعد ایٹوں سی مدقظ اب یہاں ایک پیر
ہدایت شاہ نامی خادم میاں محبوب شاہ سجادہ حسین مرار مرانوار حضرت مسامیر کا شہید ہے مال ایک
یہ ہے کہ یہ حضرت خادم ملا واسطہ حضرت میا میر کی ہیں ہزار انکرامات اسی سرور ہوی وہ شہید
سام پر امری ہے کہ آتا محسن حیات خود اگر اس جگہ رہا ہاں اب روضہ ایک ہی رہا کرتی تھی اس وقت
گردنوح اس عہد کے صرف رہن مارانی و پھر تہی یعنی کوئی چاہ نہ تھا ایک روز حضرت میا میر
نے ایک ورنایا کہ اب تم امری میں کے ساکن ہو یعنی وہاں عہد شاہ عدا کی امر سی رحمت ہوتی ہے
اس واسطی نام نامی اب کا شاہ امری مسہو ہو گیا یہ مقبرہ ہی میہ دار اسکودہ ہی وعات اب حضرت
کی سال ایک ہزار سادوں میں حسب تخذیر صاحب حبیب العار سفین کے روز دوسرہ واقع ہوی کہنوں میں
کہ یہ حضرت شری مسکین مرعہ تھی اس واسطی لقب ایک مسکین شاہ ہو گیا اصلی نام اکامیر عاتقا
لاہوری ہے جسے محمد دس ہی رہی اور ابی ہر کہ بہت مطبوع و مرعوب تھی

حالات حجیرہ سید حمیت اللہ جو فیما بین بیگم ورنشا مارا و مقبرہ
سلطان بیگم کے شرقی و شمالی میں واقع تھی عمارت اس حجیرہ کی جو کہ
نختہ اور دروازہ مالکونی عرب رویہ کے آگے دور یہ تختہ خاروں طرف دیوار قد آدم بلند و
حونی و شرقی و شمالی میں حجیرہ حاجی حسی لعلت ہی میاں میں دو قبریں جو کہ گم ایک سید رحمت اللہ

صاحب چشتی اور دوسری انکی صاحبزادی ستید برکت اللہ صاحبہ یکم ستید رحمت اللہ صاحبہ بیروناب
عبد الصمد خان کی تہی انہوں نے سن ایکھزار اکیسویں میں وفات پائی نوا صاحبہ فیہ مقبرہ بنوادیہ
اب اس مجیرہ کی جنوب روہ ایک کوٹھ گھنکرون کا بنا ہوا ہے جس میں گلاب شاہ نامی فقیر عرصہ
سال سی رہتا ہے غریب روہ اس مجیرہ کے ایک دالان بے سقف کھڑا ہے یہ شاید کبھی در
کا در ہے اسکے شرق میں ایک کوٹھ گھنکرون کا گلاب شاہ فی بنوایا ہے اس مجیرہ میں حجرہ کثرت
رہتی ہیں اور حجرہ کوٹھ گھنکرون کا ہے اسکے شرق روہ ایک دیوار تین دہن محرابی والی کھڑی ہے *

حال بارہ دری عمارت قدیمہ

اس حجرہ کی شمال روہ یا بل غریب ایک بارہ دری عالیشان پنجہ کی چاروں طرف بارہ در محرابی قابل
اور ہر دہن میں ستون مرغولی چشتی کھڑی ہیں موجود ہیں اسکے میانہ میں ایک چوڑی درجہ کے چاروں
کوٹھوں پر چار ستون مرغولی محرابی چشتی چونچ یہ بارہ دری بڑی خوشنما حال تمام کھڑی ہے
سقف اسکی مستقیم مرتبہ سر کی پوش اب تمام در نامی غربی و شمالی اینٹوں سے بند ہیں مگر شرقی میانہ
دہن بند اور دو کھلی اور اسی طرح چھینٹیاں تہہ پر قبر کسی ملازم نواب کی تھی اب کمانبردار بیگم نے
اس میں کھری بنا کر پیل باندھی ہوئی ہیں مقام عبرت ہے کہ اولاد نواب خان بہادر مرحوم موجود مگر عمارت
ناداری ان مقامات پر قبضہ نہیں کر سکتے نہ اس قدر اونکی باس طاقت ہے کہ نہایت مکان
مقرر کر کے دیوانی میں نالاش کریں اور نہ یہ ممکن ہے کہ بلانالاش کوئی انکی طرف متوجہ ہو دی *

احوال مقبرہ شرف النسا بیگم

سلطان بیگم کے مقبرہ کی شمال روہ ایک قبرہ سردار مشہور موجود ہے مقبرہ مربع بہت اونچا بلند چلا گیا ہے اول سردار
سردار قدیم بلند عمارت چشتی سادہ اسکے اوپر چاروں طرف تالاب گنبد کاشی کا کام ہر گوشہ میں چار
نقاشی ہر کاشی کا چینی غریب روہ ایک در محرابی حال ایسا یہ ہے کہ بی بی شرف النسا بیگم ہمیشہ حقیقی
نواب خان بہادر نے اپنی جتنی یہ مقبرہ بنوایا اور ہر روز ایک گنبد بعد نماز پیشین قرآن شریف لیکر
بیان آیتیں سننے بعد تلاوت آپ تو اٹھ جاتے مگر قرآن شریف اپنا معہ ہمیشہ بیان رکھ جاتے تھے

ہو کر گندہ شہر امداد میں رہتا تھا اس واسطے کہ وہ حکم رسہ جو کئی کبکرا رعایتی تھی جب وہ فوت ہوئی تو اس وقت کی کہ سری قراچی مقروض ہو اور مالائی قریب ان شہر میں رہتا تھا اور وہ مقروض ہو کر رہا تھا اب بعد کے کہاں کہیں ہو وہ وہاں ایسے شہر
 سے دور نکالی لوگ کہیں کہ وہ وہاں شہر اور شہر شہر میں تھی تھی فقط اس سے دور والے کو گشت
 اور مالی میں ایک حوص شہر کا وہ جو ہے جس کے دور دور میں ماہر والد درجہ کے دور واکر
 ملد اور مسالہ کی آدمی کر نام جو کچھ اسکے سارہ میں ایک دوارہ سکستہ جنوب روئے اس مالک کے مارچ
 تھی وہ اب نوسدہ ہو کر کد مار ہو گئی ہے یہ الال ملت ووش اوکھا لے لگتے تھے مگر اولاد و اولاد
 سی ایک و عری سرکار میں دیگر وادگار کرانا اور ایسا ہی ایک اور تالاساس مالک کے سال و یہ
 وہاں پڑا ہے احوال مزار کریم شاہ مرحوم گندہ انجس مالک کے سر قریب مال سال پڑ
 حالہ حضرت کریم شاہ صاحب کے ہے یہ چوترا جستی تالیف گندہ مرحوم کے اوکھے اوکھے پڑ پڑ
 حوالہ حسی حسین ارہ طاغیہ جو دوار ایک یہ آمد و رفت جو رہا تھا اس سارہ ہو گیا ہے اس تہرہ
 کہ شرق کی طرف ایک در پڑہ ملحقہ پڑہ رہا ہے اوپر ہی ایک سر اور گوسہ ایک کو طبعی
 اس طرف ایک ایک دوار جس کی کٹری ہی جنوب روئے تہرہ کی ایک اور پڑہ نوسیدہ تھی اوپر پانچ قریب
 نامعلوم الاسم گوسہ لکھی کی طرف و کو پڑہ لے سف اکی سال روئے لطف سرق و شمال درری دوار ایک
 گر لند کٹری ہے اسکے عرب روئے پانچ قریب اور ہیں اور گوسہ ایسان میں ماہ و عری جس کا پڑہ و
 ملد مدورہ اس کا کو اگر مراد پانچ مال کے پاس کھڑے ہو کر دکھیں تو بیوں ہی درجست لیکر نظر آتی ہیں
 مگر سب دیکھا وین تو یہ پڑہ معلوم ہوئی ہے آگے لند کہاں یہاں شہر روئی رہتی تھی ایک دوسرے
 ہی حاضر رہتے تھے اور سب لغارہ ہی سجا تھا غلط قاصیاں لاہور کے ماد میں وہ ایک میلہ
 و ہوم دام سے کیا کر لے ہے مگر اس سے کہ قصا قاصی اگر قاصی بخاریو مطن ہو گئی ہیں یہ مکان عمر آنا چھا
 حال مقبرہ مولوی نظام الدین المشہور پیر چکا
 یہ مقبرہ گوسہ اس موضع گدھی سا ہو میں اور جنوب روئے شہر میا میر محمد ہی صورت اس کی ابھی

مربع چار پہلو ہر پہلو میں تین تین دھن اور ہر دھن کے اوپر محراب خور و میانہ زمین کھان اور بلوٹن کے
اوس سے خور و دھن نامی میانہ کے باہر محراب قابوئی اور اوس کے نیچے اندر دروازہ خشتی اور دروازہ
اوپر تاربان اب محراب ٹائی بالا اور دھن ایک ہی ہو گئی ہیں یعنی حد میانہ گر گئی ہے اوپر لب بام چار
طرف باہر گردنہ اب کہیں کہیں سی بوسیدہ میانہ میں گنبد کھان اور اندر مقبرہ کے دروازہ کی اوپر
زیر گنبد جہان سی عمارت گنبد شروع ہوتی ہے چاروں گوشوں میں چار محراب دیوار میں تمام چونہ گچ
سقف مقبرہ پر بستر کاری اوپر سے گنبد چونہ گچ اب برنگ سیاہ عراب رویہ باہر مقبرہ
کے ایک تہرہ چونہ گچ اوپر قبر مائی معصومہ خادمہ حضرت کی - حال انکا یہہ ہی ہے -

کہ نام انکا مولوی نظام الدین سلسلہ انکا خشتیہ اس مقبرہ میں تین قبریں تھیں ایک قبر حضرت
مولوی نظام الدین صاحب المشہور پیر پکا کی اور دو انکی صاحبزادوں کی ایک کا نام مولوی امام الدین
اور دوسری کا نام محبوب حسین یہ دو نوخیز و خور و فوت ہوئے تھے اگرچہ صدائے کرامات انسی سوز
ہوئی ہیں مگر اکثر اوقات جو کوئی مہکون والہ اونکی پاس جاتا تھا بقدر دعا شفا پاتا تھا چنانچہ
اتیک ہی جو کوئی مہکون والہ دمان جای اور حضرت کی نذر جارب و سہرہ گل قبول کرے جیٹ پٹ
شفا پاتا ہے چنانچہ اتیک یہ منت جاری ہے یہ مقبرہ راقم الحروف کو بزرگون کا ہر اسطرح سے
کہ فقیر نور احمد خشتی مصنف کتاب ہذا بن مولوی احمد بخش منخلص بہ یکدل بن مولوی غلام حسین
خشتی مرحوم بن مولوی محمد ابراہیم خشتی مغفور بن مولوی ضیا الحق صاحب خشتی اور نظام الدین
المشہور پیر پکا انکی حقیقی نامی تھی یعنی مولوی ضیا الحق کی باب مولوی غایت اللہ صاحب خشتی
اور مولوی نظام الدین صاحب مقبرہ حقیقی بہائی پیران حضرت قاضی عاقل کتبہ تاریخ وفات
انکی دسم ماہ صفر سن گیارہ شمسٹرہ اب باعث بر غوری دم توجہی جناب والدہ کے قبور سمار ہوئی
ہیں فقط شرف رویہ اس مقبرہ کی ایک گز بلند ایک تہرہ مربع کٹر اسی عمارت اسکی ایسی پنجہ ہے کہ گرانا
اور اوکھاڑنا اور سکا بعبہ العقل اسکے نیچے ایک تہ خانہ یہہ قبر حضرت پیر پکا صاحب کی کنیز کسمات
قدم خیر کی سی اسکے شمال و مشرق و زیہ اکثر قبور خام ساکنان موضع خیر گڑھ وغیرہ زمینداران کباب گڑھ

اس ہڑو کی رعیت سنی سے قطعہ مایع و مات حضرت مولوی نظام الدین السہیلو ہر پکا خوش
 نظام سرور بی وقت نصیف کتاب ہذا مسد اندراج مدوی کی اس سچا بیہیہ جو قطعہ ہر پکا
 ہر دو جہاں + ششم عالم نام دس سی + ہر سال و سال آنحضرت + گفت مسرور نظام دس نبی
احوال نیکو محلہ موضع خیر گڑھ السہیلو گدی ہی شاہو ہر اس موضع کے
 حسب دستور مواصات شمال رودیہ ایک نیکو ہے اسین ایک مار دیواری جیستی جسکی گدی ہی گدی
 مد ہی اسین قرساو شاہ میر کی کیسہ ہار مسداں موضع مقصہ میں جسکو وہ چاہن اس گدی میں شاہو گدی
 دو منہ موضع گدی ہی شاہو و جرو معصل دس کتاب ہر پکا ہے لکس اس کچھ اور طرح سحر احوال اس
 رانی نہاں ہر جواہر داریت من رکس دین م صیب اللہ مقدم معلوم ہوا سو منظور دس درج
 کیا مانا ہے کہتے ہیں کہ مغلدار سی میں مالکاں لاہور کی حسب گورسنگہ حاکم نے قطعہ گورسنگہ آباد کیا اور شاہ
 حیر گڑھ مالی ٹرا ہوا تھا احمد شاہ ابدالی نے اگر میگم پورہ کو لوٹا اور تہنگہ عظیم داروں طرف بہا ہوا
 لوگوں کے دلوں میں ایسا خوف عظیم پیدا ہوا کہ تمام لوگ اسی محافظہ کے واسطی سکانات فرما دی
 مالی کے کے جہاں سنگ سائی صاحبی حانچہ تہی گدی و لاہور طرف گوسہ مابج حیر گڑھ آباد ہوا
 شج کمنور ہی تو وہی اہا موضع چوڑ کر کوئی تو سہر میں اور کوئی ہر راج سادہ اور کوئی گاس اور
 کوئی کہیں مار ہی اور شاہو بیلی ہی یہاں سے لشکر اسی موضع مسکوہ مقدم یعنی کربا تہ میں ہاگا آباد
 م ماسی اس لاہور ہی میں آ رہا اور ایک چاہ ملا قہ لوکھہ میں جو مولی دالہ چاہ مسہو تہا ہر در کر
 اوقات سری کرے لگا لگا دوسکے گورسنگہ فی ایک دور دریاوت کیا کہ بیان جو تہی گدی و لاہور
 ساکناں اوسکے کہاں چلے گئے حاضرین نے کہا کہ ہکو سوا ہی اسکے اور کچھ معلوم نہیں ہے کہ ایک شخص
 صیب مقدمہ ہی ساکس تہی گدی یہاں مقفل ہو لکہ رر آب کرنا ہی یہی سکر گورسنگہ فی اوسکو ملا کر کہا کہ ہم اسی
 تہی آباد کر دوسنی غرض کی کہ سابق میں پہاڑ ہمارا بہت نقصان ہوا ہے اب میری ماس صرف
 چار میل اور ایک گاڈی فقیہ اسباب معروہ ہی ہوا اسکے ہم لکھ سہراہ واقع ہی اگر یہاں سکون کر کے
 صورت آبادی کی کروں تو محافظت محال ہے مان اگر مقام حیر گڑھ محکومایت ہو جاویں تو اللہ آباد کر لوگا

کیونکہ وہ ان مکانات تیار اور چار دیواری معہ بروج موجود ہی اس لحاظ سے ہر کوئی بطبع عام و
 آہستہ گاہیم منکر اوسے حکم دیا کہ اچھا بیشک وہ جگہ ٹھہرے بعد ازاں اسکو بگڑی حسب رواج ملک می اور
 رحمت کیا اوسے اگر اپنا مکان رہائش پرچ گوشہ گہنی میں مقرر کیا اور حجرہ امی اندرونی دیوار شمالی
 تمام انہی قبیلہ میں کر لئے چنانچہ ایک وہ تمام حجرہ اوسکی اولاد کی قبیلہ میں ہیں بعد ازاں اوسنے
 اپنی رشتہ داروں میں سے شیخ فیض کو معہ قبایل بیان بلو اگر بطرف جنوب نوز محمد کو بچ گہنی میں
 آباد کیا ہر مرد بخشنی جہ کلان محمد بخشنی منبر دار حال و غیرہ بتھارین اگر آباد ہوتے گئے اوس وقت میں
 وہی صیب اللہ کنو منبر دار مقرر ہوا جب عمر گیا تو اوسکا بیٹا رکن الدین بدستور منبر دار رہا بعد
 ہر وارث اوسکا بیٹا اوس وقت میں ایک شخص مہر پیر ابو بکر کہان جمعد رحمت رسانی تھا وراثت
 کو ساتھ ساتھ منبر دار مقرر ہو گیا جب ہر وارث بعد اسی انگریزی فوت ہو گیا تو بخشنی خوشنار بن ہنا منبر دار ہو گیا
 مگر کچھ حصہ جابابن وارث کو ہی دیتا رہا ہر چہ پیر بخشنی فرمایا تو بعد اوسکے منجانب سرکار محمد بخشنی بیٹا اوسکا
 مختار بلا شکر اکت غیرے منبر دار ہوا چنانچہ ایک موجود ہے اس مہر چوایانی فریاد سرکار میں بدستور است دلا ہوا
 حق منبر دار سی کی کنگر با جلاس جناب ستر رابرٹ ایلس جرنل صاحب بہادر مقدمہ اوسکا خارج ہو گیا اور حکم
 ہوا کہ بوقت عہد و سبب نانی شکایت اپنی پیش کردہ چنانچہ اب ہنہا سپر جہا یا کا احادہ نالشی کلیم فقط اب تیر چاہ
 مزرعہ ملحقہ اس موضع کے ہیں احوال مزار حضرت محمد اسماعیل الشہور میان دا
 یہ خانقاہ جنوب رویہ شہلا باغ بہت نزدیک شال روہ مقام پڑا اور یہاں واقعہ سائیر سے واقع ہی اس خانقاہ میں
 چار قبور مشہور حضرات معصومہ ذیل کی ہیں - ایک حضرت محمد اسماعیل الشہور میان وڈا کی اور دوسری
 حضرت جانی محمد صاحب کی اور تیسری حضرت نوز محمد صاحب کی اور چوتھی میان جانی محمد صاحب کی یہ خانقاہ
 صاحب بڑی ولی کامل صاحب تاثیر مشہور ہیں خاندان انکا سہروردیہ اور وطن قدیمی موضع ترکران قہر
 بوٹھو مار قوم کے کہو کہ نام انکے والد فتح اللہ بن عبد اللہ خان بن سرفراز خان جبکہ جانی شہ نواز خان
 بڑا سرفراز آدمی منصب دار تھا موضع ترکران میں انکی میان وڈا صاحب کے کارزار رحمت کیا کرتے تھے مگر میان
 فتح اللہ والد انکی صاحب علم ظاہری و باطنی ہو گئے سے ہیں مزار انکی موضع چہ میں بر لب دریا جناب

جناب فرمایا آپ دماغ روئے ہو کر بلب و ریامی جناب جہان ایک درخت شیشم سایہ نکلن تھا اگر بیہ کئے
بعد دو تین روز کے چند طالب علم لکے پاس اگر شاگرد ہوئے بعد ازاں چند عرصہ میں ایک صاحب طالع عالم
آپ کے پاس جمع کیا میں قدرت الہی سے وہاں قحط پڑ گیا حتی کہ آپ کی شاگرد بھی گرسنگی سے تکلیف بانو لگے ایک روز
کوئی ضعیفہ ایک روٹی بچا کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی حضرت فی اوس سرور وٹی لیکر اوس طالب علم کو
جو آپ کی نزدیکی بٹھا ہوا تھا عنایت کی اور اوسنی دوسرے کو دسی دے قصہ اتنا تسلسل واقع ہوا کہ وہ
روٹی کر حضرت کے پاس آپہنچی آپ یہ حال محبت با آپ کو لیکر نہایت خوش ہوئے اور فرمایا کہ اگر تم میری
محبت پیدا ہو گئی ہے تو بیشک علاقہ جہانی سے مرزا ہو اب تم اگر جاؤ تو بطور مہربان رہ سکتے ہو میں
حالت میں آپ کو حالت ہو گئی اور حالت حالت میں بول دی کہ تم مجھے سب اڑ جاؤ بیہوشی ہو
تمام اگر تم اور اپنے مقامات متوطنہ میں پونچھ کر عارف کامل ہو گئے تو تم طبع ایک طالب علم
کہ جس کا نام محمد فاضل تھا آپ نے عصای مبارک مار کر کہا کہ تو تو ہمارے پاس رہو وہ مگر صدمہ ضرب
عصا سے لگتا ہو گیا واضح ہو کہ پنجابی زبان میں لنگری کو لنگا کہتے ہیں اسی باعث اب جو موضع وہاں
بقام درخت شیشم آباد ہو اوسکا نام موضع لنگے منہوئی اٹک وہاں مدرسہ ہوتی ہے اور وہیں
محمد فاضل لنگے کی قبر زیارت گاہ خلافت ہے بعد اوسکے میاں صاحب کو مخدوم صاحب سی یا بلخی ارشاد ہوا
کہ لاہور میں پہلے جاؤ آپ بے مٹا لیس سالہ بیان لاہور میں پہنچ کر مقام تیل پورہ (جو ایک محلہ وقت آباد
لاہور شہر قریب ہو تھا وہیں اب آپ کی قبر ہے اس وقت جہان محلہ تیل پورہ آباد تھا اب وہاں
گورستان تیلیان ہے اور بوقت کندہ یگی زمین اب بھی گاہ گاہ وہاں سی صاحبون کی چکیان برآمد
ہیں اگر ایک سچے غیر آباد میں مقام کیا بعد چنبدی دل حضرت کا اوداس ہوا اپنا ارادہ کیا کہ یہاں سے
چلے جاؤ میں اس وقت ایک سید بزرگ محمود صاحب (جس کا مقبرہ غریب رویہ دس میان و دوا صاحب موجود
اس محلہ میں سکونت پذیر تھے) اوسنوں نے آپ کا ارادہ دریافت کر کے فرمایا کہ آپ کو لازم ہے کہ آپ ایک
جلہ یعنی چالیس روز ہزار ہزار حضرت پیر علی گنج بخش مجبوری رحمۃ اللہ علیہ متکلف نہ رہیں اس سے آپ کو
تشکین ملی عطا ہوگی آپ فیو سیما ہی کیا پھر تو صفائی کلی حاصل ہو گئی اور چند روز میں جمع کثیر طالب علم

ایک محمد عظیم بڑا فرزند دوسرا امام الدین میسر محمد الدین چوتھا علامہ محمد فقط پیرجا دوسرین حال تو
 کہتا ہے کہ ابا اجداد ہمارے سے برابر سجادہ نشین لے الیوم چلے آئے ہیں مگر اشخاص معتبرین نہ اس
 مقتدی اسکی نہیں کرتے انکا بیان ہی مفصل درج ذیل ہے فقط انھیں کہ یہ میان وڈا صاحب علم فقہ
 میں بڑی دستگاہ رکھتے تھے مگر تعجب یہ ہے کہ اونہوں نے سوای قرآن شریف اور کتاب فیاض
 کی اور کوئی کتاب نہ پڑھی ہوئی تھی (اور بابو کی فرايض ایک کتاب فقہ بزبان پنجابی مشہور ہے جو
 اب بھی اکثر ستورات پڑھتی ہیں) فیضان انکا بہت جاری تھا یعنی جو کوئی خواہشمند قرآن شریف
 پڑھنے کا اپنی خدمت میں حاضر ہوا بہت تمام قرآن پڑ کر فریاد ہو گیا ایک روز کا ذکر ہے کہ ایک شخص
 میان وڈا صاحب کی باپس آکر کہنے لگا کہ یا حضرت میری جو روح حافظ قرآن ہے اور میں بالکل ناخواندہ ہوں
 اور وہ مجھ کو قربت سے مانع ہو کر رہا ہے کہتی ہے کہ جب تک تو قرآن خوان نہیں ہو گا میں تیری ہم سہر
 ہونگی آپ میرا بی کیجیو اور ایک روز میں مجھے قرآن پڑھا دیجیو آپ نے کہا کہ ایک روز میں پڑھاؤ قرآن کا
 اسی محض کو ممکن نہیں البتہ عرصہ چھ مہینے میں ہم پڑھا سکتے ہیں اوسو پڑھنا بہت آزر وہ ہو کر کر عزم
 کی تو آہنی فرمایا کہ اچھا آج کی رات تو یہاں رہو اور صبح کو جب ہم نماز سے فارغ ہوں تو تو فی ہمارے
 دہنوں ماہد کی طرف بیٹھا جب ہم سلام پڑھیں گے تو تجھے پر نظر عنایت کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ تو حافظ
 قرآن ہو جائے گا دو بستری روز بعد سلام اول نظر عنایت آپکی بطرف رہت جس طرف وہ سایل حاضر تھا
 پڑھی اور بعد ازاں بطرف چپ پس خفہ نمازی لوگ بطرف راست تھے وہ سب حافظ قرآن اور طرف
 چپ والے ناظر خوان ہو گئے یہ کہ امت دیکھ کر تمام خلقت معقد ہوئی اونہوں نے فرمایا ہے کہ ہمارے قریب
 سے ہی پیغمبر جاری رہے گا چنانچہ اب تک جس کیسا ذہن کند ہوتا ہے تو وہ اونکی فکر کا کہاس جا کہ
 کہتا ہے اوسکو قرآن شریف جلد ہی آجاتا ہے فقط شجرہ انکا یہ ہے :

کہ حضرت محمد اسماعیل المٹ ہو میان وڈا اگر مرشد کا نام محمد دوم عبدالکریم اور اونکا مرشد محمد دوم طیب
 اور انکا حضرت محمد دوم ہرمان الدین اور اونکا محمد دوم حسام الدین متقی اور اونکا محمد دوم بہا الدین
 ذکر یا لدانی اور اونکا مرشد حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ اور اونکی چچا حضرت الکریم

ابوالحسن اوراد کی حضرت شیخ وجہ الدین اوراد کی حضرت شیخ محمد اوراد کی شیخ احمد اوراد کی شیخ مسعود اوراد کی
 ووری اوراد کی دلوں سلسلوں میں امارت ہتی یعنی سلسلہ جیشیہ اور سہروردیہ میں اوراد کی شہ
 سلسلہ سہروردیہ حضرت ابو القاسم سعدی اوراد کی شیخ صہبی اوراد کی حضرت سعدی اوراد کی
 اوراد کی داؤد طائی اوراد کی حضرت صہبی اوراد کی حضرت خواجہ حسن نصری رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اوراد کی
 صاحب سادہ ولایت کان بدایت وصی المصطفیٰ علی المرتضیٰ اسد اللہ العالی علی اسامی طالب کرم اللہ وجہہ
 وعلیہ السلام نقطہ صاحبان ہر شاخہ قویہ متعلقہ عالمات حضرت حکمی مام اور درج ہوئے ہیں وہ بھی کوئی خاص
 خواجہ حضرت مام محمد کاد کر گئے ہیں کہ یہ مقام پر دیر آما د میں جو متصل موضع خواجہ سعید مدنی یا ہر اوراد
 ہر درجن تھے حکما حال مقبرہ ساہراہ سردیر میں محصل تحریر ہو چکی حضرت عبد الحمید ڈاکر نے بھی اوراد
 میاں عبد الحمید ساں وڈا صاحب کے (جو ادسوفت میں گج والی مشہور تھے اور وہ سندھ اس شہرت کی پہلے
 کہ محلہ گج پورہ وحقہ محلہ تیل پورہ تھا) مرید و خادم تھے اور ان کو دہلی اوراد تحصیل علم ماطی کے اکابر
 مانا کرتے تھے ایک روز کہ دکر ہے کہ میاں عبد الحمید صاحب میاں مام محمد ساگر داسی کو اپنے ساتھ
 خدمت حضرت میاں وڈا صاحب آئی حضرت کی اس پہنچ تو آپ اس مام محمد کو دہلی مانا کر لے گئے
 اگر تھے اللہ تعالیٰ عالم واصل کرے وہ بیکو بھی علم پڑا دے گا وہ امامت ادب کے حامیوں را میاں عبد الحمید
 صاحب نے اس کو کہا کہ ایڑی کے رات کی خدمت میں عرض کر کہ اگر امتہ کا حکم صاحب علم کر گیا تو میں دور
 آپ کو پڑانا کروں گا بعد اس کی حضرت میاں وڈا صاحب نے اس کی سرور میرانی سے متاثر ہو پیر اوراد سے
 اوراد کو ترقی علم ہوئی لگی بعد اس کے میاں عبد الحمید صاحب دیکھا کہ اب یہ لڑکا یعنی مام محمد قابل ہر علم ہے
 نوادہ کو سجدہ اسے اسناد الوسوم میاں تمبور کے لٹا کر سپرد کیا قدرت الہی سے وہ چند عرصہ میں حاصل
 کامل ہو گئے اور علم فقہ احمدیہ میں ید طولی حاصل کیا حتی کہ میاں تمبور صاحب نے اوراد کو اساتذہ
 کر کے عہدہ تدریس عیانت کیا اور ہوں نے مابین شہر طیبہ عہدہ مولیٰ کیا کہ وقت نہیں آپ پر سے
 پاس ٹپا کریں تاکہ اگر کوئی عقدہ نہیں ہو تو عرض کر کے حل کر دیا کروں اور ہوں پہلے امر قبول کیا
 بعد اس کے ایک شب کاد کر ہے کہ میاں وڈا صاحب مقام گج پورہ یا دہلی میں معروف ہیں کہ بیکام

او کو دل میں خطرہ ہوا کہ میان جانمچھنے ہم سے اتر کر کیا رہا کہ اگر اس کو خدا علم عطا کرے تو وہ ہم کو سبھی پڑیا کرے گا
 اب خزانے اور سکھ صاحب علم کیا مگر اوسنی اپنا وعدہ فراموش کیا ہے اوس وقت میان جانمچھ صاحب بمقام
 بر وزیر آباد دیا دہلی سفر و تہہ او کو الہام ہوا کہ میان صاحب کو تنہا کبھی شش ٹڑوٹا نہ دے اور ٹہہ کرانگی
 خدمت میں بمقام گنج پورہ حاضر ہوئی اور دروازہ کو باہر کھڑے ہو کر عرض کی کہ یا حضرت بندہ حاضر ہے میان صاحب
 نے ادا ٹھکر دروازہ کھول دیا اور وہ حجرہ حسین اوس وقت میان صاحب بیٹھی ہوئے تھے اب تک متصل سجا
 سوچ رہے تھے میان جانمچھ صاحب اندر آئے تو آپنی اوسنی معاف کیا آپس معاف تھے اور کو بہت فیض حاصل
 ہوا بعد ازاں آپنی اوسنی کہا کہ وہ اتر کر پور کر و میان جانمچھ صاحب نے عرض کی کہ بندہ حاضر ہے آپ نے
 ہفتہ میں دو دن مقرر فرمائے کہ ہم کو پڑنا چاہیہ کہ ہم علم حدیث پڑنا کریں گے آپنی آنکھیں بند کر لیں میان جانمچھ
 صاحب آپنی تذکرہ میں لکھتے ہیں کہ بعضی عقدہ لایحل ہو چکا جو حضرت اوسنادی میان تیسویہ صاحب سے حل نہیں
 ہوئی تھی وہ بزرگت صحبت اسخضر کے خود بخود حل ہو جاتے تھے غرض اس صحبت سے او کو صفائی ملی حاصل ہو گئی
 متفق اللفظ مشہور ہے کہ ان ایام میں ایک فیض نیا بین بر وزیر آباد اور گنج پورہ رہا کرتا تھا اوسکا معمول تھا
 کہ جب کوئی فقیر صاحب کمال اور دہری آیا جا یا کرتا تو وہ آواز بلند کہا کرتا کہ اللہ غنی جب فقیر او کو
 ساتھ آنکھ ملاتا تو وہ آنکھ ملاتی ہی برکت اوسکی کینچ لیتا ایک روز میان جانمچھ صاحب سے ہی پہلی ملہ
 در پیش آیا وہ خالی ہو کر خدمت میان وڈا صاحب حاضر ہوئی اور ہنوں نے دیکھ کر براہ مہربانی او کو
 اپنی ہمراہ لیا اور خدمت اوس فقیر کو امت کش کے تشریف لا کر کہا کہ بہاوی چکا دولت فخر گاہ و دین کے لازم
 نہیں ہوتا اس بیچارے کی سر پہ حیات یعنی برکت اندوختہ داپس رہے اور اوسنی بے ساختہ او کو کہہ کر امت
 منصوبہ واپس دیکر کہا کہ اچھا یہ دولت اپنی تنگ لیجا مگر ہمارا قلم ہی تجھ پر جاری رہے گا کہ ایک نو تیری
 اولاد ہوگی اور دوسرا فقیر تیری ایک جگہ سے او کو کھڑ کر دو سہری جگہ میں بھگی جہاں سچا آخر کار ایسا ہی
 ہوا اور جب وہ سین گیا یہ مسودہ میں فوت ہوئی تو مہندوی بر وزیر میں مدفون ہوئے بعد چند ہی مہینہ دار
 موضع کو خواب میں دستا نہ فرمایا کہ ای مقدم مہند دار ہمارا صندوق یہاں لٹکا لکھ متصل ناغہ
 میان وڈا صاحب کے دفن کر اگر ہمیں فرق کرے گا تو بلائی عظیم شہر بڑے گی ازاں جا کر لوگ او کو

سرگ عاصی تھی اس لحاظ سے دوسری و سر داسے صدوق اور سکا و ماں سے نکال کر متعلق قرہ حشر
میاں داتا کے طرف خوب دس کیا مگر اکی فکر کو لحاظ آداب درہ چھوٹا کیا دوسری دورہ لکھنے
رات کی وہ فرار قرہ ماں صاحب کے تگنی اس سے مام لو کو لگو یس ہوا کہ رتہ انکا حساب
الہی میں مرار رتہ میاں داتا صاحب کے ہے ایچ و فاب میاں حاجی صاحب کی دیوار سرفی
چار دیواری عالیاہ ہدایہ یہ بحر یہ ہے قطعہ جہاں محسی و جاں محمد + کہ ار عشق مجید گشتہ
مجموعہ + حرار فصل حق مایچ سالت + وصال عاسق و معسوق و مود + فقط

حشر حامد فارسی صاحب رحمۃ اللہ علیہ جسکی عالیاہ و معسل مہر علی مراد حان ریارت گاہ طلی اصل
اور حال ادکا معسل درج کتاب ہوا چھوٹکا ہے رانی اپنے اوٹا و حافظ نمونہ کی فعل فرمائے ہیں
کہ حب حشر ماں داتا صاحب بحالت حور و سالی اوسا دکی ماس ٹر ہی کو بیٹے نوانا گا کو لکھ
دراں میں الہا آیا کہ اوستا داس لفظ کو مرور یعنی مارے ٹر ہا کہنا تھا اور ماریر یعنی کسرہ ٹر ہی
تھے اس معاملہ میں اکرار دما میں اوسا دسا گرد واقع ہوا اعدا و سکی اوستا و حب عادت
حود قتلہ کیا جو اب میں کہنا کہ ایک مرتبہ آیا اور دو اوستا دسا گرد کو لوج محفوظ کرے گیا
اور وٹاں جا کر وہ لفظ کہ حشر کرا تھا اوسا دسا کو دکھلا یا حب اوستا دے وہ لفظ دیکھا تو آدم ہوا
کہ حشرت ماں داتا صاحب حق ہر میں حب اوٹا تو حشرت کو بہت سا پیا کیا اودا کی والدہ کی
ٹاکر کہنا کہ بیہ لڑکا مہار صاحب کمال اور ولی کامل ہے محکومات ہیں کہ اسکے ٹر ٹاؤں لکھ
ہکو لارم ہے کہ اس سے اسعادہ کریں ہم اسکو کسی وٹا دکا مل کر ماس لچاؤ اور عام حال گشتہ
کہ سبایا بعدہ حشرت کی والدہ اوسا کو سجدت حشرت عبد الکریم صاحب کے حاضر کیا وٹاں لکھ پیہم الہا
کہ ایک شخص میاں نور محمد سی (جسکی در حشرت کی سر فرود ہوا اور وہ حشرت کی دودہ بہا ہی اور بیر سر
بہا ہی اور اوستا د بہا ہی ہی ہے) ماہم لکھ گا و ان حشرت اوستا د صاحب کی حرکت تھی اوستا د
کا معسل تھا کہ حد آیات قرآن سرب ایک خوب دستی پر تحریر کیسے فرمایا کرتی کہ ساؤ گا و ان ہی
حراؤ اور سستی ہی یاد کر و عرض وہ اسطرح سستی ماد کرتے تھے اور سحای و لنام اول دور کو اور لکھی ہی

ملتا تھا اور وہ ایسا بے ہوش ہوتا تھا کہ بغیر جرحہ نوشی کے کہا یا نہ جانتا تھا بعد چند سے جب وہ وہ فوج سے
 اویستا دسی حضرت ہو کر موضع لنگے میں پہونچ کر وہاں ایک مسجد تھی جسکا شہتیر شکستہ بوسیدہ
 اونہون نے ارادہ کیا کہ نیا شہتیر اسمین ڈالیں اس نیت سے اونہون نے ایک شہتیر کلاں طلب کیا
 جب اسکو اوٹھانی لگے تو بہت لوگ جمع ہوئی مگر وہ نہ اوٹھ سکا تب حضرت نے کہا کہ تم تمام لوگ
 ہٹ جاؤ میں اکیلا آٹھا لوں گا یہم کہہ کر حضرت اوٹھو اور اپنا عصا اوٹھیں بہتیر بار بار وہ عصا اوس
 شہتیر میں گھس گیا جنانچہ ایک اوس شہتیر میں ضرب عصا کا سوراخ موجود ہے اور وہ شہتیر خود
 بخود جہت پر چڑھ گیا فقط اور یہم بھی مشہور ہے کہ میان صاحب کی پاس سے تین سو ساٹھ طالب العلم
 حافظ ہو کر اسطرح اپنے اپنے ملکوں میں گئے کہ ہجر در حضرت انکو جاح یعنی پریدا ہو گئی اور وہ اوڑھ کر اپنے
 وطن میں پہونچ گئے میان صاحب کو ایک بہاوی حقیقی سے متحضر خلیل تھے وہ حضرت سی حضرت یکر جج
 کو گئے جب حضرت میا رضا صاحب کو خبر ملی کہ وہ بمقام ملتان جا پہونچے ہیں تو حضرت نے نجاب الہی عرض کی
 کہ یا الہی محمد خلیل صاحب استغراق ہو اسکو نو دہیں میرے پاس پہونچا دی اس سے اذکو بمقام ملتان
 ایک شش ہوئی کہ صبح کو اوٹھ کر روانہ لاہور ہونے لگے اور حالت استغراق میں مسجد مسکونہ کو کہو گئے کہ اے
 مسجد جاے ساتھ چل قدرت الہی سے وہ مسجد انکی ساتھ روانہ ہوئی جب متانیوں نے یہ امر دیکھا تو
 تمام شہر میں غلغلہ مچ گیا کہ ایک درویش لاہوری مسجد کو اپنی ساتھ لئے جاتا ہے یہ سنکر اکثر ازادان
 ملتان نے اگر مسجد کو بند کر کے مت روکنا چاہا وہ نہ رکی اس پر انہیں ہی ایک شخص نے جو بڑا صاحب کمال تھا
 مراقبہ کر کے دیکھا تو معلوم کیا کہ یہ محمد خلیل حقیقی برادر محمد اسماعیل کلبے جو لاہور میں بھلہ گنج پورہ ہتھی
 ہیں ناچار اویسنے بزور باطنی میان وڈا صاحب کی خدمت میں عرض کر کے مسجد کو واپس لے لیا۔
 قبر انکی موضع چینی داجک ضلع سیالکوٹ میں موجود ہے فقط میان وڈا صاحب چار بہاوی حقیقی
 تھے ایک محمد اسماعیل المشہور میان وڈا دوسرے محمد خلیل تیسری محمد ابراہیم قبر انکی باس قبر محمد خلیل کے
 چارویں حضرت محمد حسین انکی قبر سیکو ملکوں میں گورستان بی بیان صاحبان میں تھے یہ چاروں بہا
 تارک الدنیا تھے حتی کہ تمام عمر مجرد رہے + ایک روز کا ذکر ہے کہ آپ نماز پر گہرے ہوئے تھے : ناگف ہوا

کہ ادب کے حضرت مادم ہو کر رہ گئے اور پھر تو یہ کہ کے مستعد آدمی غار ہو سکے ہر بامعین ہوا کراچی
 متحدہ اسماعیل تری بہت کی طرف ایک محل دران سرحد کی ہے اور سکو نہ ہال بہ سکر حضرت کی دروشتوں کو
 کہا کہ ملاس کر دو ایک دوسرے عرض کی کہ مامولی اس جرح موت میں حواء ہے کچھ کہہ رہے ہیں ان میں
 کی رحل بھی نہیں آتی کہہ لیا کہ اس کو ادھڑا لے دو اس کی مار آنا کی اس کا ہی اس میں بوس کر اس کو جس
 درجہ ہم کچھ ہے میا صاحب کی تہ ہے بہ چوتھی فر محمد صالح صاحب کی ہر ایک باسب میان احمد دیں
 سجاد و سببوں میں کیا کر رہے کہ یہ محمد صالح صاحب لاد میان سہ لوہاں ملو در میان سہ درواریاں
 حکماں میں دیکھو میں نے لکھی اور لکھ کر ہوں کہ کھانا ادا دھرت کی ماں کر کے مشہور تہی حبس محمد صالح کے اسے
 وطن میں جرم باہیاں دڈا صاحب کا سا نو داسی تحصیل علی کے واسطی یہاں لاہور میں آگئی تہ سب
 میں حاضر ہوئی حورو کہ محمد صالح پٹیاں داخل ہوتا تھا اور سرور میان دڈا صاحب سجدی مار مارا وہ ہم
 ادبہ کر رہے تھے کہ لوگوں نے پوچھا کہ یا حضرت آج اس مرد اور سبکی کا کیا باعث ہے اور پھر
 فرمایا کہ آج ہمارا ایک دروہاں آؤ لکھا حاجہ بعد اس ساعت کے محمد صالح آہو کچھ اور انکی خدمت میں
 حاضر کر تحصیل علوم ظاہری و باطنی معروف رہی چنانچہ حند عرصہ میں تری صاحب کمال ادب عالمی
 ہوئی اور حضرت میان دڈا صاحب نے اوکی تنادی بھی یہاں کرائی اس سے اولاد نہ ہوئی بہرہ و سر
 سادی کراچی وہ بھی بعضی الہی مرگئی حب میان صاحب کی میری سادی کا تردد کیا اور انہوں نے
 فرمایا کہ میں نہیں دیکھتا میں اس اور آت میری سادی سہ کر اور لاکر واسطی کر لیتے ہیں اگر اولاد
 ہوئی تو ادا جائے گی ابھی کہا نہیں کروں گا آپ کی فرمایا کہ تو ہماری قرریں رہنا سبق کی کچھ سداہ
 سرہی گئی بلکہ میری اولاد بھی ہے جو کوی سجادہ سبب ہے گا حوس و حورم رہی گا اور یہ انکی کرامت
 ہے کہ الی الی ہم سجادہ سبب ہاں کچھ ہمہ مردہ الحال ہیں چنانچہ اب بھی دو حاماں مر رہے ہیں۔ میں
 ہماں دیکھتا ہے عظیمہ سرکار رحمت سکھ میں اور دو حاماں دیگر ایک تہ عی علیہ ساناں چھائی اور
 دو سرہ زجر یہاں احمد دیں سجادہ سبب حال اب عاہر حرید اور عاہر قدیمہ کا جو علیہ ساناں سلف
 ہی میاں سکر میں تہ میں فقط بعد مالگیر یہاں لاہور میں بات دہہ ہاں معاف تہ اور ایک چاہ موضع

نیکے میں اور پندرہ سو مکہ زمین لون میانی میں احمد دین سجادہ نشین حال اپر
 کے ساتھ ملحق کرنا ہی کہ احمد دین بن شرف الدین بن حافظ معز الدین بن حافظ محمود بن حافظ محمد صالح
 بن خیر محمد بن حیات محمد بن شہ نواز خان قصبہ بنکسہ بیان انکا قریں قیاس ہی مگر سمر تہو بدر دین
 دنداریا وغیرہ اولاد صاحب خان بن محمد ضیف بن قاضی محمد باقر بن قاضی نور محمد بن قاضی عبد اللطیف
 بن قاضی محمد ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ احمد دین سجادہ نشین حال مالک اس خانقاہ کا نہیں ہے بلکہ
 حال یوں ہے کہ قاضی محمد ابراہیم مورث اعلیٰ ہمارا قاضی لاہور تھا جب اوسو شہرہ سبنا صاحب کا
 سنا تو انکو موضع لنگے سی بہان لی آیا مقام خانقاہ اوسوقت مکان بود باش قاضی عبد اللطیف کا تھا
 حضرت اسی مسجد میں جو نمود ہی سکونت پذیر ہو کر ندیس میں مشغول رہے قاضی نیکو حویلیاں اور
 جاگیر ہی اسے نواح میں تھیں چنانچہ ایک چاہ قاضیان والدہ تھیں قصبہ میں ہے اگرچہ اسبات کی
 اثبات میں انہوں نے ایک دو فرمان بادشاہی ہو فدو دیکھا لیکن کترین کو ان خرشون سے
 کیا حاصل اگر انکو کچھ شکایت ہو گے تو دروازہ عدالت واسے ظاہر میان احمد دین صاحب نہایت
 خلیق گو بزرگ زاد می بین والدان حضرت کے میان شرف الدین صاحب بہر نہایت شریف خاندانے
 آدمی تھی کیون نہو۔ کہ بابا فلاطون بودہ از ان باہر بے ہنچوں بود اکثر و سائے نواح خانقاہ
 قدیمی قصبہ بزرگان سجادہ نشین کا بیان کرتی ہیں تہو وغیرہ کالایق اختتام نہیں مگر ان زمین تعلقہ
 خانقاہ اگر انکی موروثی ہو تو قصبہ کجا اس زمانہ میں میان احمد دین صاحب کا دم غیبت ہی فیضان عام
 انکا بارے صدانا بنیاد کار رفتہ لو لے لنگر انکو وسیلہ سے پرورش پاتی اور علم حاصل کرتے ہیں
 ضلع لاہور میں کوی اور ایسی خانقاہ نہیں جسین استعد صرف روزمرہ محض لدہوتا ہو اور بہہ انتظام
 کچھ حدیدہ تھیں جناب حضرت شرف الدین صاحب کے ابا و اجداد کے عہد سے برابر چلا آتا ہے اور والد
 انکو شرف الدین صاحب جو جامع شرافت و نجابت تھی اسے تدریس قرآنی میں مدت العمر انتہا پر
 صرف رہے کہ ہزار ہا بنیاد لوگ اوکو خدمت میں بکر نہمت حفظ قرآن مشرف ہوئی سبحان اللہ یہ
 مقام پر فیض ہے کہ جو درویش شائق تعلیم یا حفظ قرآن آدمی ثانی دو قصبہ ہی بہان ہر سے ہاوی

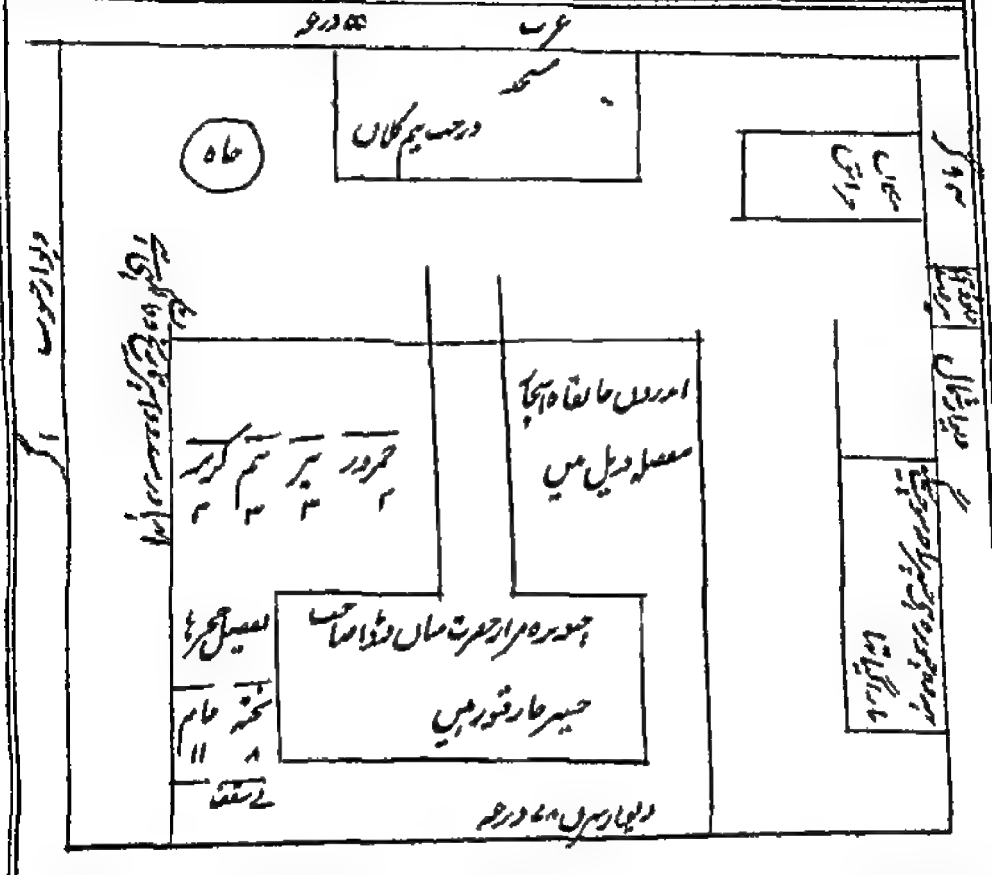
اور سنی ہی نے اور کہاں سکوت کو واسطے ہی موجود نہ ہو کہ اس سمت سے مشرق ہو
 برابر سے ماں شریف الدین کا تمام سکائی لاہور دل دعاں سے ادب کرتے تہر کل رئیس
 بند و سماں لاہور کے محل مسائے کے واسطے اور کچر پاس عاتے اور بدرامہ دیتے تھی مگر
 کئی دفعہ ہمارا نہ رحمت لگے ہی وہاں چا حاضر ہو کر اور مدد دی اور معافی عایب کی
 کہ عین حضرت میاں دژ صاحب کے شرق سے عرب ملک مشہور ہیں لاہور کے آدھے
 سہرہ ہیں ایسے ایسے کرامتیں اوں کی ماں کرتے ہیں کہ عقل حیراں ہونی ہے ماحیر
 ہی ایک اگر امت او ہیں حضرت کی رائے میاں احمد دس سہرہ میں آئے سے کہ ایک سہرہ
 اللہ ماحیر ساکس دہلی کی دسر کو ساہ جس کا ہا اوسسی کہ حضرت ماں دژ صاحب
 سے صاحب کرامت لاہور میں رہتے ہیں صاحب اوسسی حضرت کی شریف بہت سہرہ میں
 ہی لڑکی کو ہر ایک خدمت شریف میں حاضر ہوا اور حوس روہ عاتقا حضرت کے جو ایک دہلی
 اب تک موجود ہے اسیر اگر مر گئی ہو اور عام ترص مال ابھی حضرت کی مدد میں
 ماں کے آب جو مدد رست رو رو لڑکی کے شریف لی گئے اور کچھ بڑھے تہر سہرہ
 صم ہوئی تھی کہ جس بکار کر کہے لگا کہ یا حضرت من حل گیا اور میر سے اولاد ہی حل گئے ہیں
 حاما ہوں اور اوس وقت لڑکی کو شعا حاصل ہو گئے سوداگری دست لہ ہو کر مدد
 اقدس میں عرض کر کہ یا حضرت آئے فقط لسم اللہ بڑھی ہے اور جس ہاگ نکلا ہے اسکا
 کما عات ہے آب لی مر یا کہ اگر عام لسم مد ہم شہنی تونس در اوام من کے ہیں
 سب کی سب حل عاتے جو کہ صاحب ابھی کو مشور ہے کہ ہر ایک عیوں ادس کر دیاس رہے
 اسواسطے ہم نے لسم اللہ بڑھی اور عرف وہی ایک جس تو تہر لڑکے کو دکھ دتا
 بہا حل گیا جس کہ اں حضرت کی میں اور رکت سحاب ہی مدعاں عام جاری ہے فقط
 گرد و اج مانعا کے ماروں طرف مارے نوار سے حتی ہجہ حسن کے مہری سہرہ
 و عرض اوسکا دہل میں شہر ہے اندر اس کے دس سو کوہ کمال در آمد و رب ساہ

اسکے اندر بطرف غرب خراس جبین آگاہ اسطرح درویشوں کی بستانیں بطرف شمال و کوٹہہہ قالیبوتی پہرہ ہر دو
کوٹہہہ بہنڈ مارچی کی جگہ ہے جسکے اندر تنور بھی جاری اس کوٹہہہ کے جنوب میں ڈیوڈی مزار عمارت
اسکی استرکار سفید چمن میں اسکے غرب رو یہ ایک محراب کلاں مرغولی پنج اس محراب کے میانہ میں ایک
دروازہ جسکی چوکھٹ سنگ مرخ کی اسکی دونوں غبلوں میں باہر کی طرف ایک ایک اور محراب بتی شکر
محراب نامی کلاں کی باہر شمال جنوب کی طرف اور دو محراب عمارتی نہ پر و بالا اس کے اوپر سقف پور
قالیبتی اسکی بام پر بطرف غرب دو برجیان مربع جنکی دھن بند اور گردنہ چستی پہرہ او سپر گنبد یاں در
سفید اس ڈیوڈی گز دیوڈی کے چاروں ایک ایک کوٹہہہ درویشوں کی باہر چار دیواری دروازہ ہذا کی اندر ایک
جگہ مربع جسکے غرب رو یہ نوہم ہی در آمد و شد اور شمال جنوب کی طرف ایک ایک و قالیبتی جگہ
بطور نشین کہ جیسی اکثر ڈیوڈیوینین ہوتی ہے اسکی اندر بطرف غرب اور دو حجرہ اوپر اس کے
سقف گنبد نما اور میانہ ڈیوڈی کے سقف میں گنبد شرف رو یہ ایک اور محرابی مرغولی و قالیبتی
اس در کی اندر پانچ پنج نشیب میں شکر بختہ و اسطرح جانے زیارت قبر کی حکما عرض تین گز اور طول
دس گز چونہ گچ اس شکر کی شرف رو یہ مایل جنوب ایک چو ترہ چستی مربع جسکا طول عرض گیا گیارہ
گز ارتفاع اسکا دو فٹ اسکے چاروں گوشوں میں پیل باجی چستی خوبصورت اسکی جنوب یہ دو حجرہ
زمینہ اسکی میانہ میں اور چار دیواری ایک گز ارتفاع ڈالی جسکا طول ساٹھ ہی سات گز اور عرض
چار گز اسکے جنوب رو یہ ایک خورد کھر کی محرابی بطور راہ آمد و رفت جس کا ارتفاع کسادگی فٹ
اسکی اندر چار قبرین خام مفضلہ بالا اور اس چو ترہ خانقاہ کے شمال کی طرف ایک لان چستی ہوتی
(جو بعد راجہ لعل سنگہ بنائی) اسکی شمال مشرق و غرب کی طرف اشجار گنجان جنوب رو یہ مزار کی دیوار
کو اوپر تیار پنج وفات میان صاحب اور شرفی کی باہر میان جانم صاحب کی شجرہ یہی غرب رو یہ
اس چار دیواری مزار کے ایک مسجد قدیمی جسکا ذکر اوپر تحریر ہو چکا ہے چاروں طرف اسکی چار دیواری
چستی قد آدم بہنڈ سفید چونہ گچ در آمد و رفت شرف رو یہ باہر بطرف گوشہ گنئی جاہ چرخ دار اور تنویر
رو یہ دیوار مسجد کی اندر سبیل مسجد کو لب بام چار گنبد یاں چاروں گوشوں میں اور میانہ مزار کے

سیر اوس جو خود چہ را دارد و گندہاں طول جس سے یکساں سرگرد اور عرض لونی تر و گر محض اندرونی و بیرونی
مسجد پر عرض حشری چوہ گج اور سقف مسجد پر ایک گندہاں جسکے چوہ ساء میں آئینہ محراب و درونی محراب و
سال و جنوب رویہ ایک ایک محراب و درونی دارگاہاں محض مسجد میں عرب و دیوبندی و رحمت الیم کا
کھڑا چوہ کا ذکر اوپر آچکا ہے اور محض مسجد کے گرنہ بیرت و مابا میں ایک حجرہ جنتی مسجد مرنہ مرنہ کی
پوش ماہر اس چار و دیواری کے غریب کی طرف مایل ہمال مقبرہ حضرت سید محمد رضا صاحب حضرت سید
محمد صاحب دیوبند میں کہ حکما ذکر اوپر کر رہے ہیں جو حکما ہے یہ حضرت شری ولی کامل چوہ گندی میں
انکی سس ایک ہزار چاس میں واقع ہوئی اور وعدہ ایک صاحب الحکم صاحبان نادساہ کی تیار ہوا معمر
لوگ ہاں کہتے ہیں کہ عرب رویہ اس مقبرہ کے ایک ناع بہت اچھا عالساں تھا مگر بعد میں گناہ
لاہور و راء ہو گیا اب اوس مقبرہ میں دو قبریں ہیں ایک حضرت سید محمد صاحب کی اور دوسری
اوپر کی روجہ سار کی صورت مقبرہ یہی کہ چاروں طرف چار و دیواری ماہر مقبرہ کے چوہ جنتی
و دو مقبرہ نے نرد درخت ہے فقط ساحہ سوچت سکے را در حقیقی را در گلاب سکے والی جوں کشیر حوراحہ
ہیرا سکے در رہا راحہ دلیب سکے کہ ماتہ سے مل ہوا تھا اوسکی مل گاہ ہی مکاں اندرون دیوار
حائے حضرت میاں وڈا صاحب ہی حال اسکا یہی کہ عہد ماہر راحہ دلیب سکے اس اٹھارہ چوہ العیبر
عیسوی تھا راحہ سوچت سکے را در راحہ وہاں سکے و راحہ گلاب سکے من عیوی و رارت سلطنت لاہور ہوا
اوس وقت یہاں لاہور میں راحہ ہیرا سکے و راحہ وہاں سکے در ہیرا و ہڈت علامیر اور و الہا لم
تھا اول راحہ سوچت سکے کسی ماتہ گوہ ماراں ہو کر جوں کطرف حاکم گیا اور واناں مشہد کہ محض محض
سکھاں سی سارس سید کی صدازاں حسب الطلب بعضی امراں کے کچھہ وچ اپنی ہمراہ لیکر یہاں آیا مگر فقیر
اوسکو ہم سمجھا یا کہ وہ اپنی وچ بار در یائی راوی کی جو کر تہ تھا مہ حمد امرا و مساحاں
کو مثل دیواں ہیہ میں درای کشیری سکے ویرہ بیروں لاہور آہو چا اوس وقت کل بحاس سواراں کے
ہمراہ تہی حسب چوہ وانی میں ہو چا و دیکھا کہ سکے لوگ مدعہ ہوئی ہوئی ہیں دو گھڑی دتا
کہ دناں کی سبیل مقصودہ اس ہوا ہر حمد امرا و ماہر سکے سمجھا اکیا اب آب دریاں راوی سی اتر کر اپنی وچ

مین ہندو جاتیکہ وہ ازراہ جبل شجاست انکی افضاح ہر ستونہ ہوا اور روار و مقفل دیوار خانقا حضرت سپان گدا
 صاحب آبا اور حکم دیا کہ رات کو ڈیرہ اسی جگہ پر مہو جب شرف دین سابق سجادہ نشین خانقاہ فریمہ مال سنا
 تو سیر دن دروازہ خانقاہ اکیرو پیر نذر لیکر گیا اور راجہ مذکور سی کہا کہ مہاراج یہ جگہ حفاظت کی نہیں کئے
 اور مکان محفوظ دیکھ لو بلکہ باغ شالامار چہ نزدیکی اور مکان محفوظ ہو لایق فز و کشی حضور ہی راجہ فری نذر
 اس ہی نہ لی اور کہا کہ چار ہی رہنوی متفکر ہو ہم مہاراجی خدمت کریں گے نئی رکھو یہ کہہ کر ہاتھی بہر ہوار و دیکھا
 جو اسکی ہمراہ تھا اندر آیا اسوقت اگرچہ دوسو آدمی کرفیل و سکی باس جمع ہو گیا تھا مگر جب افسران
 فوج حاضر نہوی تو صبح ہوتی ہی وہ ہی چلے گئے اور صرف پچاس جوان اسکی باس رہ گئی میان شرف دین
 ڈر کے ماری تمام اسباب اہنا ہی نکال لیا اور خود بھی وہاں ہی چلا گیا بوقت دو گھنٹہ ہی دن چڑھ چکا
 راجہ ہیر سنگھ و جلا نڈت تمام فوج سکھان معہ نوب خانہ او سپر آہو پنچ اور محاصرہ مکان کر لیا جب چار
 گھنٹہ ہی دن چڑھا تو گولہ برسنا شروع ہوا افسران فوج فری راجہ ہیر سنگھ سی کہا کہ یہ مکان فقیر دن کا ہے تو پو
 گو گولن سی گر جائیگا راجہ ہیر سنگھ فری قرار کیا کہ جھڑ رگرے گا ہم مت کرادینگے اور اندر راجہ سوچیت سنگھ
 فری صی ر و پیر و رویشان موجودہ خانقاہ کو بطور تصدق عطا کئے اس اشنا مین اندر گولہ پڑنے لگا۔
 بلکہ ایک دو آدمی سوچیت سنگھ کو مار پھینکے منہو ہے کہ سب ہوا اول سردار تارا سنگھ لمان نشانہ تنگ
 تقدیر ہوا اس اشنا مین بھڑب گولہ ماری انواب دیوار قدری گر گئی اور ملہ ہو گیا اسوقت راجہ سوچیت سنگھ
 فری خوب بہادری دکھلائی چونکہ گولی تنگ کر آگے کوئی بہادری بہادری پیش نہیں جاسکتی آخر کار
 چوہترہ عزب رویہ اندرون ڈیوڈی ہر سوچیت سنگھ کو گولی لگی اور گر پڑا اور کسیری سنگھ مقفل دیوار سے
 مارا گیا آخر دیوان بہیم سین شمشیر کھن ہو کر باہر نکلا وہ بیچارہ بھی باہر نکلتی ہے مارا گیا مگر راجہ سوچیت سنگھ
 باوجود تنہائی ایسی بہادری دکھایا کہ چنک یا درہی کی جھڑ پڑتا تھا کشتون کے پستے لگا دیتا تھا
 جب کوئی جواب دہ نہ تھا تو ایک کہہ فری گئے بڑے کر سر راجہ سوچیت سنگھ کا کاٹ لیا اور راجہ ہیر سنگھ معہ
 تمام افواج سکھان فتح کر کے واپس ہوا اور انکی لاشین حسب الحکم راجہ ہیر سنگھ معرفت میان پڑھتی سنگھ
 برادرہ خونہ و رای کسیری سنگھ بالکون مین رکھو اگر باغ با دمی کے مقفل ہو گئی گئی چنانچہ انکے واپس

سادہ سوخت سگہ کی کھمبہ موجود ہے اور اتنے کشت پخت اس کی حساب ساتھ صاحب ہا دروازے
 حصوں و کسیر کی جانب سے برابر ہوتی رہتی ہے فقط مدار اس کے حکم ساتھ ہر سگہ کو مرت شکست
 ایسکاں کی جوی مگر بعضاں درویشوں کی قراں کتاوں کا سبب ہوا فقط طرف شرق و غرب جنوب
 ماہر چار دیواری کے قریب عام ہے وہاں اگر قور گلی موجود ہیں چھوٹے پہاڑی جگہ سادہ سادہ
 اس کے نقشہ مار دیواری حلقہ ہر تحریر ہوتا ہے



طل دیوار شمالی کا چوراہے گر اور عربی کا بھستہ گر اور جنوبی کا ایک سو گر اور شرقی اٹھتر گر -
 دم تحریر مصلیہ دیل درویش یہاں موجود ہیں حکوماں ہارچہ یہی یہاں سے ملتا ہے +
 مایا کو ہلکی سی دست و پا صعیف طعناں خورد و مقیم ہے پدر صدرست
 ۵۵ لکھ ۸ لکھ ۷ لکھ ۴ لکھ
 تاریخ ولادت صاحب مصلیہ مسمی غلام سرور جو انہوں نے حبس کینیاں قور موروں درامی یہ ہے
 قطعہ تاریخ صاحب مصلیہ مسمی غلام سرور لاریالی + جو بیستم سال بولیدیں مہاراجہ

حال مکان زرگران

یہ مکان موضع شاہوگدہ ہی سی گوشتہ نیرت مین بر سر سڑک میانہر جو قلعہ لاہور سے آتی ہے غریب روپہ
محقہ علاقہ گورستان بی بی پاکد امنان صاحبان واقع ہے گرد فواح اسکو چار دیواری خشتی درندہ
شمار وید اندر اسکی ایک کوٹھہ بچتہ معہ کوٹھہری بختہ پاس اسکے ٹہر مسجد کے پاس قبر بختہ چونہ گچ حضرت
الف شاہ صاحب شہید کی سرٹا فری کے چاہ موہ غلخانہ ماسوا کے بہت سی درخت نچینا ایک سو کوکیر
گوندی ببول و پیر دام وغیرہ کھڑے ہیں یہ جگہ مقام خاص گورستان قوم زرگران ساکنان لاہور
ہی چنانچہ صد ماقبوران لوگوں کی بختہ وچ خام موجود از انجا کہ قبر الف شاہ صاحب شہید کی آسپین
اسوا سطر وہ لوگ اس جگہ کو پیر خانہ کہتے ہیں ایک مکان گورستان زرگران متصل موضع مرنگ
متعلقہ پیر خانہ شاہ شمس صاحب اور ہی جکا حال علیحدہ درج کتاب ہذا ہو چکا ہے مگر وہاں صرف
زرگران ساکنان بازار سید مٹہ دفن ہوتے ہیں *

حال الف شاہ صاحب مرحوم

یہ ہی کہ بوقت تشریف آوری حضرت بی بی پاکد امنان یہ حضرت انکی ہمراہ تشریف لای اور ایدامی کفا
سی شہید ہوئے عام مشہور ہے کہ تن بڑھ کر لڑتا ہوا یہاں تک آیا جب کسی عورت نے تعجباً اس پر نظر کی
تو سر دھو گئی اگر یہ تذکرہ ما واقعہ ہے تو یہ قبر ہی قدیمی ہے فقط اب اس مکان کو سر پرست ہانچ نگر
کسان قوم زرگران مفضلہ ذیل میں جسکی نام بند و بست مین درج ہے *

گہان زرگر - رلد و زرگر - اعظم زرگر - فیض بخش زرگر - عمر دین زرگر *

ان لوگوں نے اس مکان پر صد بار و پیر خرچ کر کے الی الیوم آباد رکھا ہوا ہے چنانچہ ہمیشہ ایک فقیر
دست نشاندہ اینجا جب کو دور روپہ یا ہواری سب زرگر ملے دیتی ہیں وہ یہاں حاضر رہتا ہے چنانچہ
اب ہی سے کبوتر شاہ فقیر موجود ہے یہ مکان تا حال سکارسہ واگزار ہے یعنی ماعت قبر کر کے نہیں
جب بندہ بر سر موقہ آیا تو مسمی کہان زرگر نے ایک لوح چوبی جس پر مکان دستخط منشی کشوری لعل

[illegible]

کریلی کے دن غورنہین اور ہلاک خور اور مسلمان باجیل و جرمین رہا سہ اور سرداروں کے ایک ویرا
 عمل لگاتے ایسا زبانتہ کچھ خون خدا کا دل میں بہنہ لائے استہ اوکو ہایت کری اور حال انہی گنا
 کا یہ ہے کہ یہ شخص قوم کا گوجر ساکن قدیمی موضع اچرا میں بہادر گوجر ہے مہر کی بچاس سال اول
 یہ شخص پیشہ گوجر و لکھا کرتا تھا بعد ازاں اوسنی قران شریف پڑھا پھر ہزمہ اردلیان کرنیل باور
 ملازم ہوا اور چند مدت تک نوکری کرتا رہا بعد اوسکے سن بارہ سو بچاس میں اوسنی اپنی آپ کو
 کچھ بنانا چاہا قبل کے ابتدا میں یہ شخص ہمیشہ اس فکر میں رہتا تھا کہ اپنا نام مشہور کرے اور
 ایک گروہ پیری مریدی اپنی کے بناوی اس لٹنا میں موضع شاہو کی گڈھی کے پاس ایک فقیر سے
 غامی شاہ جسکی ٹہرہیں یعنی رگہاے پاشنہ بعد ہمارا جہ صاحب جرم جوری میں نکالی گئیں تہیں
 کرتا تھا حال اسکا یہ ہے کہ عمر اوسکی صنیف تھی اور باعث نکالنی ٹہرہوں کی بیرون کے بل سٹا لیکر
 چلتا پھرتا تھا اور اوقات سہری اوسکی نان گدا ہی پرتی بہاگی شاہ اوسکی پاس آیا اور اسکا خادم
 بنا اوسنی اوسکو اپنا خادم کر کے اپنے پاس رکھا بعد چند روز زمینداران گڈھی شاہو نے اوسکو
 اپنی تکیہ میں بیٹھا دیا وہاں اوسکا یہ معمول تھا کہ اپنی اوقات سہری گدا ہی سے گرتا غار و روزہ
 میں مشغول رہتا چونکہ وہ غامی شاہ بڑے علم اجمل محض تھا حتی کہ اوسکو اپنا شجرہ سلسلہ فقیری بھی
 معلوم تھا ہر چند اس بہاگی شاہ نے اوسکو کہا کہ تم میرے مرشد ہو شجرہ اپنا شجرہ بتاؤ وہ بیچارہ
 مجبوری اپنی بیان کر کے نادم ہو رہتا تھا بعد ازاں بہاگی شاہ نے اگرچہ اپنا نام جہاں شاہ
 مشہور کرنا چاہا مگر وہ نام مشہور نہوا اور بہاگی شاہ کی جگہ بہاگی شاہ استہا پگیا چہ بہاگی شاہ
 کو شوق تماشای میلہ مقام ہے کہ وہاں میلہ شاہ رحمان نوشاہی صاحب کا ہر سال نوین میلہ
 کو ہوتا ہے ہوا (وہ مقام بڑی رسول نگر سے دس کو س درمی ہے) ایک روز صاحب ایام میلہ
 نزدیک تھی اس بہاگی شاہ نے اپنے مرشد غامی شاہ کو کہا کہ اگر آپ اجازت دیدہ میں نوین میلہ
 میلہ دیکھنے جاؤں اتفاقاً اس ایام میں سجادہ نشین بڑی شاہ رحمان لاہور میں آئے ہوں اس وقت
 غامی شاہ اس بہاگی شاہ کو اپنے ساتھ اونکی خدمت میں لے گیا اور کہا کہ با مولیٰ میرا خادم بہاگی شاہ

ایک سلسلہ پرانا کر کے گا آپ راہ بہرانی اسکے ساتھ مصر غنیٹ و اما کر میں جہاں کہ کو در بھی واکرے گا اور پھر
 لہذا در کاعمت سمجھ کر دیا لشکر قتل دانا العرصہ میں بیٹے پر گیا حب ملک کا ماشاؤد کیکر آیا واکرے حلی سحرہ
 اما نا کر سا دنا صاحب سے سلسلہ نو ساری ملا دیا اعداداں پہلا ہی چاہا اسکے خادم ہو کر شروع ہو
 میں بعد میں مارہ سوا دوں میں صاحب ۱۱- اسوع مالی ساہ معین وادی فوت ہوا اور تیکہ کیا ماں میں نسل
 موضع ساہوگ ڈھبی جہاں وہ رہا کہ ماتہا ڈھیں صاحب بہاگر ساہ کی بہت لوگ خادم ہو کر نو سجادہ میں
 رہتا تھا جہاں سسی امام شاہ نے اس بہاگر ساہ پر دعویٰ کیا کہ تو ہمارے حادان کا خادم ہے اور عمت
 اسکا بیہ بہاگر حو سحرہ حلی اما اس بہاگر ساہ نے سا ماتہا ڈھیں کئی نام ایک خادموں کے تخریر ہے -
 اور میں سے کسی نام کو سجادہ میں نے کو لے کے اس بہاگر ساہ کو اپنا اعداداں سا ماتہا ڈھیں واکر
 عمت سراج کا آدمی بہاگر ساجی حود در عولہ شاماں سا ماتہا ڈھیں اس لحاظ سے اسے رو لاکھا کہ ہم
 ہمارے مسالعت کو کر کریں ہم نے تو بیہ سحرہ محولا داسلی سلی سے خادموں کے اسی سلیا گت سے
 سا ماتہا ڈھیں جو کہ بہاگر ساہ ڈھ استغنی بجا وکی ماو میں نہ آیا مگر سخاں افتد ماو ویکہ لوگو کو معلوم
 ہو گیا کہ اس جلسہ سے حلی سحرہ اپنا جہد جو حود کو دام مردیر میں بہاگر مادم کہا ہے مگر فوجی وراگ
 اسکے خادم متو گئے اور وہ مردور ماہوں میں اسکا کام رتی ہا نا گیا بعد جہد ہی ایک شخص سبھی سہما
 تیکہ کیا ماں میں آنکلا وہ سہی حادان نو ساری کا لقب تھا اوسے دعویٰ کیا کہ مالی ساہ میرا دام تھا
 اس بہاگر شاہ نے اسیکو کہا کہ میں آہکے مرے اکبلا ناہوں اگر آپ میری مالک ہوں تو رہی طلح
 مگر اوسے اس میں بیہ خیال کر لیا تھا کہ اب ہر گزہ میں مسہوری میری جلسہ رے کی ہو گئی ہے جو ملک
 ہر طرف سے لوگ طاعن ہیں (سخاں اعدوہ جمعہ ساہ سہی عرب آدمی نے علم حبک محس تھا اور کو
 اہباد واد پر سا لیا اوسے اپنا سحرہ ہی حمایت کیا اور حود اسکا نا اعداداں ہو کر ٹیپا رٹا) العرصہ شمال
 حود داری اس سے تصدیق مریدی مالی ساہ کی طلب کی اوسے ایک دو حولا بنگاں ساکس موضع
 گردالی صلح امر سر کو بلا کر تصدیق کرادی راں اعداداں سے سحرہ حاصل کیا ایک شخص ہار شاہ
 حود بیہی مادم ماہے ساہ کا تھا اُس سحرہ بعد کا قابل ہو ایکس بہاگر ساہ لے اسیکو اما سحرہ صادتہ

سفر کیا بہار شاہ کہتا تھا کہ جو شجرہ نمائی شاہ نے چکوتہ بنا ہوا ہے وہ یہ ہے فقط راقم عمل سکی برج ذیل
 کرے گا فقط بعد ازاں بہاگے شاہ نے نمائی شاہ کی قبر پر ایک مقبرہ خورد بنایا جنانچہ اب تک وہ مقبرہ
 چکوتہ نیرت موضع گڈھی شاہ موجود ہے وہاں سال میں ایک دفعہ بہاگے شاہ میلہ بھی کرتا ہے یہ بہاگنا
 اس جمعہ شاہ کو موضع اجہرہ میں جہان اوسکا تکیہ ہے لے گیا اور چند ہی دنے پاس رکھا پھر وہ جمعہ
 بتایا بیسویں جہیہ ۱۹ فوت ہوا اوسکا روضہ موجود دیکھا گیا پھر اس بہاگے شاہ نے ہر قوم میں
 ماتہ مارنا شروع کیا جنانچہ دم تحریر صد ماجیلے اسکے ہلاکخوڑ وغیرہ موجود ہیں بروز میلہ حسب دستور
 نوشاہیان قوالی کرتا ہے اوسمیں تمام خدام اوسکے حاضر ہوتے ہیں اور ہر ایک کے حالت ہوتی ہے
 بوقت فراغت وجد اونکو اپنے ساتھ بغلیں کرتا ہے نوشاہیوں کی حالت فی زمانہ عجیب طرح کی ہوتی
 ہے یعنی بروز مجلس سرمنہ دہو بال دائرہ ہی اور سر کے چکنے کراچا لباس پہن کے مجلس میں آتے
 ہیں اور زمانہ مطلوبہ بھی وہاں جمع ہوتی ہیں اونکو دکھانے کی واسطی عجیب طرح سے حالت باقی
 ہیں یعنی اول نو سہ مار کر دستار مبارک سر پہنکے تھیں اور بعد ازاں لغزہ الا اصد مار کر
 لوٹ چوت کھیپوش ہو جاتی ہیں پھر ایک آدمی اوٹھ کر اپنے دونو ماتہ اوسکی کمر میں جمیل کر کے
 کھڑا ہو کر اوسکو حال کہلاتا ہے وہ اوسکی جمیل سستی میں اسطرح سے حال کہلاتا ہے کہ سر کو تا کمر جاکر
 سہارتا ہے اور وضع سر مارنے کی یہ ہے کہ کبھی بطرف یمن اور کبھی بطرف اسیار کبھی گے کبھی پیچھے
 جب ذرا دیر اسی معاملہ میں بسر ہوتی ہے تو پیر صاحب اونکی جان لیتی ہیں کہ اس بالکونے اس سے
 زیادہ درزن کی ہوئی ہے پھر حسب الاجازت اسکے مرید کو دونو پاؤں میں جوڑی یعنی رستی لاندہ کر
 کسی درخت سے لٹکا دیتے ہیں پھر وہ سر نیچے پاؤں اوپر لٹکا ہوا حال کہلاتا ہے اور فری مارتا ہے
 میں یہ حالت اور وجد دیکھ کر سنکر حیران ہوتا ہوں کہ جو لوگ پنج ارکان سلیمان کے ہی نہیں جانتے
 وہ کیونکر وجد و حالت میں آ جاتے ہیں الغرض یہ حالت ان حضرات پر ختم ہے شجرہ مجھولی بہاگے شاہ
 کا جو اس نے واسطی اپنی مریدوں کے اول بنایا تھا بہاگے شاہ نمائی شاہ کا خادم اور وہ سید شاہ
 کا اور وہ سید شاہ کا اور وہ سید قطب شاہ کا اور وہ حضرت پاک رحمان صاحب اور جو شجرہ مجھولی شاہ

دیا تھا حکو بہار ساہ خادم نامی ساہ نے قتل کیا قتل اسکی بہت ہے ہمارے ساہ کا مرشد مالی شاہ اور سکا
 حمید ساہ اور سکا دل ساہ اور سکا عبد الرحیم اور سکا کرم قلی اور سکا ساہ سلطان اور سکا پیر محمد سحیا راہ اور
 حضرت حاجی محمد شاہ گچ بخش اور سکا سلیمان لوری اور سکا حضرت معروف جشتی (اور کو دو سلسلوں
 قادرہ چہنہ میں امارت - صل تہی) اور سکا ہر حضرت شیخ سید قادری اور سکا سید محمد عورت اور سکا
 سید شمس الدین اور سکا سیدہ اور سکا سید کرم علی اس سیدہ سعود اور سکا سیدہ اور سکا سیدہ سعود
 اور سکا سید احمد اور سکا سیدہ صوفی اور سکا سیدہ الدین اور سکا سیدہ انور اور سکا سیدہ شیخ عبد الوہاب
 اور اور سکا سیدہ اور سکا والدہ حضرت محمود سحالی قطب الی عوب الاعظم محی الدین شیخ سید
 عبد القادر جیلانی قدس سیدہ العیر اور سکا سیم اور سکا سعید محرومی اور سکا شیخ علی الہکاری اور سکا شیخ العرج
 طربوسی اور سکا سیم ابو الحسن لوری اور سکا سیم عبد العیر ربیعہ اور سکا حضرت سلی اور سکا حضرت ابو القاسم
 حمید حدادی اور سکا سیم سری سقطی اور سکا سیم معروف کرجی اور سکا حضرت داؤد ظامی اور سکا سیم علی
 انکی حضرت خواجہ حسن بصری اور سکا حضرت علی الرضی شیر صد اکرم اندوچہ اور سکا حسامہ رمانت آباد
 صلی اللہ علیہ وسلم + حال حمید ساہ کا یہ ہے کہ وہ پہلی نوکری بیتہ ژرار الی تھا اور اسکا مرشد اسکو
 منع کیا کہ ماتا کہ الر راوی بحر الساء گرد ک مع رہتا تھا ایک دور اسکی کسی آساکر گہر ٹہا
 تھا کہ اور سکا حاوید آگیا ڈیکر سقف مام سے کو دا کو دنی ہی اوس سحاری کی ٹانگ ٹوٹ گئی اور لنگر
 ہو گیا پہر لائق نوکری کے رہا لا مار فقیر گیا مسل متہوئی کہ بیکوں کے سبک ہی ہوتے ہیں جو کہ
 حمید ساہ لنگر آتھا حدادی اور سکا مالکاسی لنگر دیا بیسے مامے ساہ اب اسں نہاگر ساہ کی صد ہار
 مرد خادم ہیں مگر عامی عامر اس ہار ایک یتیم ساہ دوسرا ہر ساہ قبیل گل محمد جو تہی سہارو
 عورت مانگن فقط ما طربس مانگیں کی خدمت میں عرض یہ ہے کہ اگرچہ خاندان عالیشان حشید میں
 استماع سماع مروج ہر ملک ہم لوگ عادت عافت میں لیکن یہ معاملہ ایسا نہیں کہ سچا بال عوام الہ اس
 طریق لہو و لعل سار کیا حاوی اس نظر سے جو یہود متعلقہ اس کے زمانہ فی حضرت نظام اور کسٹھا

احوال سماع و احکام طاعت

مانع ہو کہ شیخ مین سماع سنا جائز خند و سلسلہ عالیہ چشتیہ مین آداب و رواج ایسا بدرجہ کمال
 ہی اور شریعت نبوی مین برسنت ایک بہت تکرار اور رسائل مختلفہ موجود مین اکثر علما اسکی حرمت
 پر فتویٰ دی ہیں اور اکثر اسکی حلت پر قایل مین بعضوں کے نزدیک مباح گرجو کہ یہ کہ راقم الحروف نے اپنی
 بزرگوں سے سنا ہے کہ سماع ایک برندہ ہی یعنی بجا نیوالا انسان کو جب ہر اسکی رغبت ہو
 پس اگر اسکو شوق الہی ہے تو اوستہ کہنیا ہے اور اگر گرفتار پنجہ خشق مجازی ہے تو اوہر بجاتا ہے
 چنانچہ مسیح ہی کہ حضرت جناب غوث الاعظم قدس اللہ سرہ العزیز نے جو مجتہد وقت و عارف کامل
 اور فاضل تھے حکم دیا کہ سماع بالکل نہوا و سوقت اہل اسلام کام بہت زور تھا اس امر کی ایسی تعمیل ہوئی
 کہ مین نام و نشان نہ میرانی نہ تھا اور طرب و قوال نام و نشان کو دستیاب نہوتا تھا بعد چپکے اتفاقاً
 خواجہ خواجگان معین الدین الملت (جو چارہی خاندان چشتیہ کے تھے) مین اور مرزا پر انوار انکی اجماع تشریف
 مین زیارت گاہ خلق اللہ ہے اور لاکھ ہا کرامات انکی مشہور و معروف اور اتیک حضرت کی جناب ہے
 اجازت نامی جاری ہوئے مین اور جبکہ نام وہ اجازت نامہ جاری ہوتا ہے وہ اسکی تعمیل بجان کرنا
 صورت اسکی یہ ہے کہ جو کوی مغالکس نہ وہ اراد مند حضرت کی خانقاہ مین چند روز جا کر بیٹھتا ہے
 تو حضرت خواب مین سجادہ نشین کو فرماتے ہیں کہ فلان مستعفی کو واسطی ایک اجازت نامہ اسقدر روپیہ
 بنام فلان امیر کے عنایت کر دو سجادہ نشین اجازت نامہ لکھ مہر خانقاہ لگا اسکو دی دیا ہے جب سائل
 اجازت نامہ لیکر جاتا ہے تو جبکہ نام کا وہ حکما نہ لکھا ہوا ہوتا ہے وہ اوسی وقت نہر مکتوبہ دی دیتا
 کیا مجال ہے کہ دیر کرے او سکو ہندو مسلمان ساکنان ہندوستان سب مانتی ہیں کسی کم خبت نے
 اگر انکار کیا تو فی الفور برباد ہوا فقط اگر معضل حال انکا تخریر کروں تو ایک طول کتاب تیار ہوتی ہے
 عقد لغد اور شریف مین تشریف لایا سو اس کے یہ حضرت سیر ہی ہا ہی حضرت غوث الاعظم کے مین ہیں
 حضرت غوث الاعظم نے اپنی بی بی مطہر کو حکم دیا کہ بہت اچھی طرح سی سرائے خاتم حضرت خواجہ معین الدین کا گروہ
 یہ مطہر حسب الحکم جہان مطلع حضرت پر دستگیر کو اطعمہ لذیذہ تیار کر کے حضرت کو پاس پہنچاتا مگر

محضر اوسکی طرف مودہ ہوتے حب اسطرح جہدہ ورگہ رہے اور اسی ایک لقمہ ہی کسی طعام سے کہا یا و
 اوس ماعت اوسکا جو جہاد محضر کی رعیت مراج سادک سماع کی طرف ظاہر ہوئی اسی حاشیہ العظم
 کو اس حال سے آگاہ کیا آئے اوس وقت حکم دیا کہ اگر کوئی دال جو اس معال ہو وہ حاضر کر دیند ملاس
 ایک شخص قوال عمر دستیا ہوا احباب غوب الاعظم لڑا اوسکو حکم دیا کہ حضرت حواء معس الدین تاجر
 سہائی کی صیافت طبع کر اوسے حضرت سکی حدیب میں حاضر ہو کر سماع عرض کیا اوس دس حساب حواء العظم
 بطور دریاں اوس مکان عالیشان پر جہاں آپ شرف رکھتے تھے وہ ٹھوڑی میں محساں سا ہی حریاب
 ہو کر درو دل پر حاضر ہوئے حب ماعت اجرامی دعوت دیا لو بچا و آتے فرمایا کہ جہاں مجی الدین
 کیلانی نواب اور حواء معس الدین مجلس ہو دیاں سماع عبادت عظیم نقطہ اور سرراط اذالہ
 بہت ہیں مگر جو کچھ کہ اس کترس نے اپنے پیروں گیر روس معیر مدہ ملک ولایت جو رسد سراج کر اس محمد
 اکرمی طاعی حاشیہ معس الدین سامعہا حس را در کاتہ و دام میو مائتہ دہلوی حال مقیم کر مال سے
 سنی ہیں درج کر ماہوں کہ آتہ اگر در ما کرتے ہیں کہ مکان سماع مخلوط عالی ار امار اور وال
 مشرع ماری دیدار ما و صو ہوئے ماہیں اور محاسن میں کوئی لے و صوہ اور احیاط کئی
 رہے کہ کوئی امر دینی مانع لڑکا اور عورت مجلس سماع میں نہ آوی اور نہ کوئی اوس
 مجلس میں حقہ ہوئے طالب کو لارم ہے کہ دیدہ و دستہ ابی طرف سی کوئی حرکت مگر نقطہ
 فعل ہے کہ ایک و حجاب سلطان السامع حواء نظام الدین رری رحس مجلس سماع میں رونق اور
 تہی ات کو مالت ہوئی آتے و حدیث معس فرمایا حب اوس لطف سے گوہ سکوں حاصل را و
 آبی دیدہ دستہ ای سارک کو ایک دفعہ حرکت دی اوسو ف حکم الہی مارل ہو کہ انی نظام الدین
 ہو کہ آج یہ حرکت تہ سے دستہ سر رد ہوئی ہی اسکے عوص حساب الہی سی یا تو شہر دلی سے ملاؤ۔
 آیت مارل ہوگی دیا اسکا عوص آپ استہ ن سرائس آتے نے یہاں حایف ہو کر ماحات
 کی کہ ما الہی شہر دلی کو محفوظ رکھے او جو سہ اس حرکت کی ہو سری ماؤں پر مارل کر خانہ
 اوس وقت انی سارک حضرت کا مارا نو حک ہو گیا ہر بعد سے بغیر معاف ہوئی اس حامی غور ہو

کہ ایک حرکت کی سزا ایسی بزرگ مقبول جناب از روی کو بہیہ ہو۔ کیا حال ہوگا۔ کہ
جو سماع کو ایک کہیل سمجھ کر ایسی ایسے بڑا بیان یعنی غائبی کے واسطی سر پر مارنا وغیرہ حرکات کرنی ہیں
بیان اباحت سماع جانا چاہیے کہ جناب الہی کا ایک سر دل انسان میں اس طرح پوشیدہ
کہ جیسے دیکھ لو ضرب آہن و سنگ سے آگ برآمد ہوتی ہے اس سر کی مدد سے سماع اور آواز خوش دل کو
ہماتا ہے دل انسان میں بے اختیار ایک خبر پیدا ہو جاتی ہے اور باعث اسکا وہ مناسبت ہے کہ جو گو بہر
آدمی کو عالم علوی سے حاصل ہے صوفی اس کو عالم ارواح اور نیز عالم علوی اور عالم حسن و جمال کہتے ہیں
ہیں آواز خوش و مسوزون مناسب ہے اس لحاظ سے کہ عجائبات عالم علوی ہمیں ظاہر ہوتی ہیں
اور اس سے ایک ایسی حرکت دل انسان میں پیدا ہوتی ہے کہ وہ خود اس کی شناخت نہیں کر سکتا
نقطہ جانا چاہیے کہ وہ ہر دل میں پیدا نہیں ہوتی بلکہ اس دل میں پیدا ہوتی ہے کہ جو سادہ ہو اگر نہ
ہو یا بجز خدا کسی سے مشغول ہو اور جو طرف مشغول ہوگا اوسنی طرف اوس حالت میں کنجا جاوے گا
جیسے دل میں شوق الہی ہوگا اس کی دل میں آتش محبت الہی سماع سے فروختہ ہوگی جیسی کہ اگر گشت میں
پہونک مارین تو وہ بڑھتی ہے اور جس کے دل میں آتش عشق باطل ہو اس کے حق میں سماع نہ ہر قاتل
ہے اور اس کو سماع سننا حرام مطلق علما کو سماع کی باب میں خلاف ہے کوئی شکو حرام اور کوئی حلال
کہتا ہے جو ظاہر بہت ہیں وہ سماع کو حرام کہتے ہیں کیونکہ ان کو بہیہ نہیں معلوم کہ حقیقتاً محبت جناب
آلہی کی دل انسان میں نازل ہوتی ہے بلکہ ان کی نزدیک یہ ہے کہ انسان اپنی جنس کو دوست سمجھ سکتا
اور کہتے ہیں کہ بے جنس اور بی مانند کو ساتھ دوستی کہنی بے ادب و شوار اور ناممکن العقل ہے پس اس کو لین
سوائی محبت مخلوق کو اور کچھ نہیں آتا یہ سنکر اگر ہم ان پر یہ سوال کریں کہ جو دوستی جناب الہی کی
ہر فرد بشر پر واجب ہے اس کی کیا معنی ہیں تو وہ اس کی جواب میں کہتی ہیں کہ اسی مراد احکام جناب
الہی ہے (اور یہ غلط ہے) اگر کسی کو اس امر پر ابرہاد ہو تو کتاب کی پائی سعادت میں دیکھ جائے
پیران عصام کا حال ہے کہ سماع اوس چیز کو نہ یاد کرتا ہے جو دل میں ہوتی ہے پس اگر دل انسان
میں محبت ہی ہے نہ ضرور سماع اس کو جنش دے گا اور اس کو نواب عظیم اس سے حاصل ہوگا اور

اگر دل اداں میں محبت ماسویٰ اللہ ہے تو اس کے حق میں ہم سماع بہر مائل ہر اور جس کے دل میں اس
 دو نویں کچھ ہنر اور بطور ماری سماع سے تو وہ سماع اور سکو سماع ہی حلال ہیں اس سے معاف
 ہو کہ سماع میں قسم پر قسم ہے۔ قسم اول کہ وہ کہ عقلت سے ہے اور اسکو کبیل سمجھی ہے۔ طریق اہل
 عقلت ہی اسکو سماعت سماع روا ہیں بلکہ اس پر حرام ہی واجب اسکا ہم ہی کہ ایسی شخص کے نہیں
 ضرور و سادہ ہر ہر کہے گا۔ اس سے کہ اسکو سمجھتا ہے والا نہ آوارہ حوس ہی حرام ہو تا حضرت علیؑ
 صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اگر در مسجد میں اس خاص رنگی ماری کر ہی نہی اور خاص
 رسول اللہؐ کے محکو کہا کہ ای غاصہ تم دکھا جاہتی ہو میں نے کہا کہ ہاں بعد ازاں صاحب رسول کریم
 نے اہل دسب مبارک درواری پر کہا اور میں نے اسی ہنڈی حضرت کرنا تہہ پر رکھی اور ماسا
 او کی سماع کا دیکھتی رہے اب فی میں دفعہ فرمایا کہ میں نے کہتا کہ اسی نہیں اور
 ہم روایت تمام کت احادیث صحیحہ میں موجود ہی ہیں اس سے باج احادیث میں امت محمدیؐ کو مائل
 و جائید ہو گئیں اول یہ کہ ماسا ہی ماری دلہو جو گاہ گاہ ہو حرام نہیں کہو کہ ماری رنگماں پر
 رقص سرود تہا دوسری یہ کہ وہ ماری مسجد میں نہی منسری یہ کہ کیسے اس وقت حضرت علیؑ
 صاحبہ کہ فرماتا تھا کہ ماسا دیکھ پس اگر حرام ہوتا تو حضرت کیوں یہ حکم دیں جو تہا یہ کہ آپؐ خود
 صاحب صدیقہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا کہ دکھا جانتے ہو یہ فرمایا گو پا تھا صا ہوا وہ ماسا او ہی کہی
 ماسا صدیقہ دیکھتی اور آٹا ماس ہی سے اس روایت ہا تھا پانچواں کہ در بہر فی بی صاحبہ دیکھتے رہے۔
 او صاحبہ وں سے ہی ماس با جو دیکہ ماری دیکھا کچھ ضروری کام نہ تھا اس سے معلوم ہوا کہ موقت
 رماں ناگو دکاں حب تک او کا دل جو ہے۔ ہوا یہی کام مایہ میں آہ سر حضرت صاحبہ سے روایت
 کہ ایک دن یہ عید او کی گھر میں او کی کیز کاں دف سحا کر کہہ سر دکر رہی تھیں کہ اس شخص
 ماسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لای آئی اور ستر سے ستر احب فرما کر ٹیٹ گئی کہ او سکر حضرت
 او کر صدیقی والدہ ماجد حضرت صدیقہ سرف لای اور یہ ہا طہ دکھ کر راہ چلی صدیقہ کو دمایا کہ نا
 ماس کا سہ ہجیر مار میں ہم ماس کیا ماسے دگتی ہیں ہم ماس کا صاحب رسالہ ماسے دما

کہ اسی صدیق آج انکو معاف کر کے رکھو گئے۔ اور عیسٰیؑ اس سے معلوم ہوا کہ دفن و سرود ہی جائز ہے دوسرے
قسم یہ ہے کہ دل انسان میں صفت مذمومہ یعنی ۱۰ او سکے دل میں محبت کسی حور یا لڑکے کی نمود رہ
اس خیال سے سماع سنی کہ او سکا وہ شوق زیادہ ہو اور اس وقت وہ ایسی ایسے راگ سننے کہ شہین
تعریف زلف و خال و خد ہو یہ حرام محض ہے کیونکہ راگ سے آتش عشق کی زیادہ تر گرم ہوتی ہے
اور جس راگ کا فرو کرنا لازم ہے او سکو مشتعل کرنا کیا محسنے اور اگر وہ عشق اپنے زوجہ حلالہ کا ہے تو
حلال ہے قسم سوم یہ کہ دل میں کوئی صفت محمود ہو اور اسکے چار قسم ہیں اول سرود حاجیان کہ جن میں
تشریف مکہ معظمہ ہوتی ہے کیونکہ اس سے شوق زیارت کعبہ زیادہ ہوتا ہے اس شوق میں اگر حاجانہ
والدین راہی بہت اللہ ہوا ہو تو اجر عظیم پاویگا دوسری سرود نوحہ جس سے گریہ راری اور اندوہ
زیادہ ہوا و سہیں بھی مزد ہوتی ہے بشرطیکہ انہی گناہوں پر گریہ کرے جیسی کہ نوحہ حضرت داؤد اور اگر
اندوہ حرام کا ہو تو یہ بھی حرام ہے مثلاً اگر کسی کا کوئی فوت ہو گیا اور وہ او سکے خیال میں نوحہ کرے
تو حائز نہیں کیونکہ جناب الہی کا حکم ہے لکھنا قاسدوا علی ما فاکم یعنی ہرگز موتی کا غم نہ کہاؤ
تیسری اسکو دل میں کوئی خوشی ہو اور او سکی زیادہ کرنے کے واسطی سماع سنی تو یہ مباح ہی مگر وہ شادی
ایسی قسم کی ہو کہ جس پر شرفا خوشی کرنی جائز ہے جہاں شادی نکاح و ولیمہ و عقیقہ و وقت ختنہ یا وقت
والہی سفر کے جیسا کہ جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو لوگوں نے
رفین بجائیں اور شادی کی اور اوس وقت اشعار عاشقانہ بھی ان لوگوں نے پڑھے جن میں سے ایک یہ
عشعر طلع البدر علینا من ثلثات الوداع : وجب الشکر علینا ما دعا اللہ و اع فقط ما سوا اسکے جنہ
دوست ملکہ طعام کہا وین اور چاہیں کہ ایک دوسرے کا وقت خوش ہو تو اس حال میں بھی سماع
مباح ہے جو تہا نوع اصل الانواع اور ہر ایک کے دل میں دوستی حق تعالیٰ کی غالب ہو کر حد عشق پر
ہو بخیر تو اسکو سماع عظیم اور سفید عظیم ہے کیونکہ او سکا انر زیادہ ہو بخیر گا اور اصلی سماع
لائق السامعیت یہی ہوگا اگرچہ بعضی صوفی ایسی ہیں کہ او نکو سماع میں مکاشفات ظاہر ہوتی ہیں اور
جو احوال کہ عالم غیب سے انکو سماع میں حاصل ہوتا ہی او سکا نام وجہ ہے اور او نکو وہ فرما چر حاصل

ہوئی میں کہ ریاست کی رو سے ہم ہیں پہنچی مکہ اور کادل سلع کی آگ میں ایسا صاف ہو ماسی جیو کے
 چاندی آگ میں ہائے سے علی غرض کل آتی ہے سلع میں ایسا ہی ہو ماسی ہے کہ وہ مناسب
 اور سرج اسان کہ عالم مالا سی ہی اوسیں حرکت مدام ہو اور سلع کو اس عالم سی بالکل مثالی ہو ماکہ وہ
 اس عالم سے بالکل لے حرا اور موت اعضا بالکل ساقط ہو جادی اور سیو میں ہو کر گر ٹرے لکسن ہم ہی
 حال رکھا جائی کہ اس راہ میں بہ غلطیاں اور درجہ فایت مدار نامی حقا واقع ہوئی میں اور
 اوسکی سناں حی و مائل بحر ایں کامل کوئی نہیں پہچاں سکتا اسو سطر طالب کو روا نہیں کہست تمام
 اہی کے سلع سی حکایت حضرت شیخ علی طالع حومرید حضرت شیخ ابوالقاسم گرگانی کے تہو اور ہوں
 حضرت شیخ ابوالقاسم سی اعارت اسلع سلع طلب کی سچ لے دیا کہ امی درہ مدین و رطلی کرینے
 من رو روا کہ بعد تن رو کے حوصیر کہ ہایت مرغوب طعم تہو کر کہ سا ہی رکہ اور بہر طبعست کو بکیم
 اگر وہ رعیت طعام مطلوبہ سے رو گرداں ہو کر میل سلع کرے اور سوا سی ماول کے سلع رو صر کر کے
 حوس ہو نو میک سلع سس ورہ مایر نہیں لیکن اس طالب کو کہ حکو احوال ال سی کہہ جی رہی ہو
 الغرض اگر آگاہی حاصل ہوئی ہو مگر شہو اب اسکی مام سکتہ ہیں روا اسکی ہر کو لارم ہے کہ ماند
 ہاگر ساہ گر گراہ سس جادی اور ادسکو مانع آوی کیو کہ اس طال میں نقصاں طالب کے حق میں جی
 کمال ہوتا ہی فائدہ اگر کوئی شخص سلع اور وعدا و رعالات صوماں سی سکر ہو روا اسکو معدہ
 رکھا جائی کیو کہ وہ بیچارہ لے جری سی معدور ہے اوسکو اس معاملہ سی خبر نہیں ان جی ایس انکار
 ہر کہ حکی اوسکو خبر ہو یا یاں لا ماسکل ہوتا ہی اسکا تو وہ معاملہ ہے کہ عیا ایک محنت جیر کا کہ وہ لدا اب
 درہ عورت کو مادی نہیں کر سکتا تن طے ہا اگر کوئی ماورزا داند لالت میای و نظارت سرتی سیرا
 رواں سی انکار کرے نوعت نہیں کیو کہ اوس غریب کی انگہیں میں **تنبیہ** ہا سا نا ہی کہ اس
 معاملہ انکار صوماں میں کیا دشمند اور کیا عوام دیسی ہی ہیں کہ عیب محنت بالار کے اور جکو ذہ
 ہی آتش غس ہوگی دھرم درہ نگہا کہ میک بہ لوگ حق دوست ہیں اور بہر مال نا کمال ہے مگر ہ
 ان نکت سانی ہیں اور بہر معاملہ کسی شخص کے پاس ملاں جی ہو اور وہ دوسرے کی پاس ہی ہوا

اوسکا باور نہ کرے تو عین حماقت ہی پندرہ سلوٹم رہنا چاہئے کہ سماع پنج سببوں میں حرام اور اہل
 بہیز کرنا واجب ہے اول یہ کہ کسی ایسی عورت سے سماع کئے کہ وہ حالت شہوت میں ہو خواہ سماع مشغول
 حق پر کچھ نہ ہو تو اصل فریض کی ایک خبر و عظیم ہے جب صورت نیک و یکہ پڑتی ہے تو شیطان کئی معاذرت
 کرتا ہے سماع کا سننا ایسی رکون سے کہ جو محل فتنہ ہوں مباح ہے مگر عورات زینت روسی مباح نہیں
 کیونکہ عورات غیر محرم پر نظر کرنی ہر طرح سے حرام ہے اور اگر بس پردہ بیٹھ کر سر و دگر کرے اور محل فتنہ ہی
 نہ ہو تو مباح ہے دوم یہ ہے کہ سماع جنگ و رباب و بربط وغیرہ سے ہو کیونکہ مزا میری سماع ممنوع ہے
 حتیٰ کہ اگر مزا میر ناخوش آہنگ ہوں تو بھی حرام ہے کیونکہ یہ عادت شراب خوردن کی ہے
 لیکن طبل اور دف سے اگرچہ اونکی ساتھ جلاجل بھی ہوں تو حرام نہیں ہے ہی طرح طبل غازیات نیز
 اور طبل مخنشان حرام اور شافعیہ کے نزدیک شامین بھی جائز ہے کیونکہ امام شافعی علیہ الرحمۃ
 والغفران فرماتی ہیں کہ اسکا آواز حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گوش مبارک میں گیا
 اور اپنے انگشت مبارک بگوش حق نبوش رکھ لے مگر منع فرمایا بلکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹو
 کو فرمایا کہ سنو تیسرے سبب حرمت یہ ہے کہ اوس سماع میں الفاظ فحش یا ہجو یا طعن اہل دین ہو
 جیسا کہ اشعار و افق اور اشعار و صفیہ زنان مشہورہ کیونکہ عورتوں کی وصف مردوں کو آگے
 جائز نہیں اور ایسی اشعار کہنی اور سننی حرام ہیں مگر وہ شعر کہ جنہیں تعریف زلف و خال و ہنر حال
 سنوان ہو یا دین حدیث وصال و فراق ہو جیسی عادت عشاق ہے سننی حرام نہیں مگر یہ ہے
 اوس حال میں حرام ہیں کہ سماع فی المثل اگر کسی عورت پر عاشق ہو اسطرف اوسکا مطلب کینچ کر لیا دے
 اور اگر اپنی منکوچہ یا کینرک حلالہ کی طرف مضمون اوسکا راجع کرے تو حلال ہے فقط صوفیوں کی حق میں کہ
 جو ستعرف یا دالہی ہوں ایسی ایسی اشعار سم قائل ہیں کیونکہ وہ تو اپنی مطلب کے مطابق معنی سمجھتے
 ہیں مبادا زلف سے غفلت کفر خیال کریں اور حسن روسی سے نر یا مانی جو تھا سبب یہ ہے کہ سماع جوان
 اور شہوت اور سپر غالب ہو اور اسکو کچھ خبر دوستی حق کی نہ ہو کیونکہ ممکن ہے کہ جب وہ زلف و خال
 کی بات سنیگا تو ضرور شیطان موقع وقت پا کر اوسکی گردن میں ماتہ ڈالینگا اور اوسکی شہوت کو اٹکا

سو میں میں اگر اس حال سے ہی ہوتی ہیں کہ عابد صوف ہیں کہ اس بہانہ سے میں اور اتنے میں احباب
 اویسی کہ یہ سوال کر دو معایات طامات سالی اور سالی کو سدا اور سور و بیاتیں اور ہر شے تھی کا طبعی اور نیک
 حوی نام دہرتے ہیں اور اپنی سجاو کو دہلے اسی اسی کلام لایسی راں ہر لائے میں کہ ملاں سر کو ملاں
 کو دکھل ہر نظر ماضیا ہی اور عید مارو کہ اس دام کا اسیر مایا کرتی ہیں اور یہ ہی کہی ہیں کہ
 و داری رب رہی حسین کو دیکھا عدا ہی روح ہر العزم اسی راں ہیں اسی نصیحت کی محمی کر سکے لئے
 راں ہر لائے میں کہ کو کوئی ایسی امور کو صق اور حرام کمالے وہ اپنی ہے اور عند الشیخ کو کہ یہ کیا ہے
 اور یہ جو کہتے ہیں کہ ملاں میرے ملائے لڑکر عشق کیا یہ باباں اور نکاحی دو عالمی ہیں مگر وہ سر
 یہاں ہوگا اور فی السل اگر کسی رنگ کی کسی لڑکے کو سطر محبت دیکھا ہی ہوگا تو مردہ نظر لے شہوہ
 ہوگی یا ہم کہ وہ رنگ خطا میں لڑ گیا ہوگا کہ کو کہ مصوبت ہر ایک ہر کے دہلے ہیں ہفتی اور ہر
 داؤد علیہ السلام کا قصہ میرے اس دل کا مصلحت ہی کتاوں میں جو مسلسل حال اوکی لودہ و راہ
 کا سحر یہ ہے اور کیا ہی باعث ہے کہ ماہرین کو حب کا لہے اور کوئی سمجھیں کہ ایسے امور پر جو ہر
 ہے مانچواں سبب یہ ہے کہ عام کالاعام جو عادات اپنی راوی سے سماع سنتے ہیں کہ اوس پر
 حاصل ہو اگر وہ مساح سے مگر میں سہر ط کہ او سہر عادت مکر یہ کہو کہ بعضے ایسی صغیر و گما
 کہ جمع ہو کر کیرہ میں جاتے ہیں اور بعضے ایسے ہیں کہ گاہ گاہ اور اندک اندک مباح اور حب نام
 ہوں تو حرام جیسے کہ رنگیں لے ایک دفعہ مسجد میں ماری و سماع کیا اور جناب رسول مصلح
 علیہ وسلم نے منع فرمایا اگر ہمیشہ کے واسطی مسجد کو ماری گاہ مقرر کرے تو ضرور حضرت علیہ السلام کو
 منع فرمائے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو آپ ایک دفعہ ماسای ماری سے منع فرمایا اگر
 ہمیشہ ماسای اختیار کریں تو ضرور مورد عتاب حضرت موسیٰ ہوتیں صبا کہ مراغ گاہ گاہ مباح
 ہی مگر اگر کوئی تسخر اپنی عادت کر کے تسخر میں عادی ہو کر ایک عابر ہیں آثار و اداب
 سماع مانا جاتا ہے کہ سماع میں میں مقام میں اول تقسم دوم و حد سوم حرکت ہو کہ یہ سہ
 شریح طلب میں لہذا یہاں ایک مسلسل کلمات ہے اول مقام تقسم و امم ہو کہ جو کوئی سماع

بطبع و غفلت نشی یا اسکے دل میں اندیشہ مخلوق ہو تو وہ جس بس ترین خلقت ہی اور جسمیں اندیشہ دین اور
 رغبت الہی غالب ہو اور بسک و درجہ میں درجہ اول درجہ مرید کہ اسکو سلوک میں محتافت اور قبض سبط اور اسکی
 و دشواری اور آثار قبول و بیکہ کہتی ہیں اسکا یہ معاملہ ہے کہ جب صاحب کا کو ایسا یہ سمجھو کہ جسمیں حدیث بخا
 قبول و سحر ہو تو اسکو کہ اسکے دل میں ہوا فرحت نکر بلکہ اول مختلف او سکے دل میں ظاہر ہوں درجہ دوم قواعد
 غیر العلم یعنی او سکا قاعدہ علمی محکم نہ تو یقین ہے کہ او سکو سماع میں ایسی اندیشہ واقع ہونگے
 کہ فی الاصل وہ کفر ہوں یعنی سجات سماع شان الہی کی بابت کچھ ایسا فہم کرے کہ وہ شان ذات الہی میں
 محال میں مثلاً کہی سماع میں پیہ شعر سے شاعر زاول مبت میل کنان میل کجاست + دامر وز ملول گشتن
 از بہر چراست + اور او سپرد اسکو یہ خیال آجادی کہ ابتدا میں اللہ تعالیٰ کو او پر حال اسکے کی غایت او
 مہربانی تھی اور اب وہ بدل گئی حالیکہ تبدل شان الہی میں کفر ہے نفس ہے کیونکہ جناب الہی کو بے متغیر نہیں ہے
 طالب کو ایسا خیال کرنا چاہے کہ مثلاً کوئی شخص نور آفتاب میں ہو اور پھر پس دیوار چلا جاوے
 تو اس حال میں نور آفتاب میں کچھ تبدل واقع نہیں ہوا بلکہ خود اسکے حال میں تبدل واقع ہوا ہے
 دوسرا مقام یہ ہے کہ جب فہم ہی فارغ ہو تو اوپر ایسا حال ظاہر ہو کہ حبکو وجد کہتی ہیں اور معنی وجہ کہ باتا ہی
 یعنی اوستی الی ایسی حالت پائی کہ قبل ازین او سمین نہ تھی اور اس حالت کی باب میں بہت سخن میں کہ وہ سیکھا
 گبر اصلی یہ ہے کہ وہ ایک نفع ہی نہیں ہوتی اگرچہ اسکی بہت نفع میں مگر بزرگوں نے اسکی وجہ سے مقرر کی ہے ایک جنس
 دوسرے جنس کا شفا جس احوال ہے کہ ایک صفت عالیہ پیدا ہو او سکو مست کہ دی اور وہ صفت کہ ہی شوق سی ہوتی ہی اور کبھی
 خوف سی اور کبھی آتش عشق سی اور کبھی اندوہ باطل حبست سی اور اسوا کے اقسام بہت ہیں جبب آتش دل میں غالب
 ہوتی ہی تو دود اسکا دماغ میں پہونچتا ہی اور وہ دماغ جگر حواس پر ایسا غالبہ کرتا ہی کہ نہ وہ انکھنوی دیکھہ ورنہ کانوشی
 سن سکتا دوسری جنس کا شفا ہی اسمین اسکو کچھ جنسین نظر آتی ہیں اور سماع کا اثر یہ ہے کہ دلوں کا کرتا ہی اور یہاں نہیں
 استقامت نہیں آتا تو لازم ہے کہ یہ نہ ہو نکر ہی کہ جو کچھ میری کہ میں نہیں کہ میں ہو گا اور سنی نادان ہی کہ مایہ قلیل اپنی دیکھہ اپنی کہ
 بادشاہ عظیم خیال کریں۔

مائیک (۱) ال لائل کا ہے کہ وہ نہ نکاح ہو کر یہ طبع کفر ہے بہرہ رسد ہر کہ تکلیف سے ہر
 اس کا کو ایسے ل میں لا تاکہ اوس سے وعدہ مدد ہو چاکہ حدت شریف میں آیات کہ
 حد دس سو ذکر کر داور اگر وہ آدوی و تکلیف کو حاصل اس سے بہرہ ہر کہ تکلیف سے
 اس صاحب دل میں آتا ہے اور تکلیف صاحب اس ہو مایہ سوال اگر کوئی کفر کہ اگر
 سل درست اور حق کے واسطے ہر تو حاضر ہو ماکہ مجلس سماع میں حاضر قرآن قرآن ہر
 میں شریعہ والو ہر سو دس کا مسمو درآن کلام الہی ہے سماع اس کا ادلی بر جواب اللہ آماب
 مرآئی رستہ سماع ہو مایہ اور اس میں صحیح وعدہ و حالت ظاہر ہوتی ہے بہت لوگ سماع
 درآن سے ہوش ہوئی اور مسمو دریں دعاں دعا اگر وہ ذکر دیکھے مطلوب ہوں تو کتاب اس کا
 مودہ ہے اور حاجت اس کی کہ سماعی ماطاں دوال اور سماعی درآن سد و دکنوں سماع مایہ
 میں اول بہر کہ تمام آیات مرآئی حالات ماطاں سماعی ہیں کہ کبھی کہ اس میں نفس کفار اور
 سماعیات دینی و دماوی اور دینی نہایت حالات میں قرآن سماع تمام اصناف خلق اللہ کے ہر
 شلکے فار اس میں بہر آیات ٹر ہے کہ فلاں رستہ دار کو نہ حصہ ہو چکا ہے یا جس عورت کا ہوا
 سماع سے بویا ہر دس روز عدت میں تہی یں ایسی ایسی آیات اس حق کو کب سر کرتے
 میں دس بہر ہر کہ آیات ترآئی اگر لو کو ماد اور ہر ار مادہ ٹر ہی سہی ہو تو ہیں اور جو
 بہت دوسرے کا ہوا اس سے کچھ تارہ آگاہی حاصل نہیں ہوتے۔ ہاں حیا چ ہے بہت
 کر کہ یہ سحر میرا شد + طبعیت را طلال اگر مانند + اور سد و میں اگر مفاصل مارہ ہر
 ہر لڑکے کر یاں زمانہ موعی میں جب آب کے ماس انوائی اگر قرآن شریف مارہ لائل کہتے
 ہر اس سے اد کو گریہ اور حالت پیدا ہوتی ہے تیسرا یہ کہ دل بھر آوارہ مودن اور
 الحماں یں کے ہیں لہذا اسے ماعت سے حدیث یہ کہ حالت پیدا ہوتی ہے اور مرام کو
 الحماں ٹر ہاں مایہ ہیں ہر کہ الحماں کو اور آردوں سے ہے مد دیہیں ماکہ اور
 دوسرے سماعیہ حاکم طبل شاہیں در قرآن کو اس میں حیروں سے شامل کر ماساں ہیں

پہنچا کہ ہر ایک کو الگ الگ حالت ہو کر ہے اور اس حالت میں طالب و پیروان کا طالب ہوتا
 ہر بابت یا سر و مطلق کا اس حالت میں اگر قوال کوئے شعر پڑھے تو وہ کہہ دیتا ہے کہ
 یہ شعر پڑھ فلا نا پڑھ اور سماع قرآنی میں یہ بات کہنے سے ادا کہان کر کہان جا پہنچتا ہے
 سوا اسکی تمام آیات موافق مزاج ہر انسان کے بہر وقت نہیں ہوتیں تیسرا مقام سماع میں
 حرکت اور رقص اور کپڑی پہنا کر ہے اس میں جو کچھ بعالمِ اختیار و سرپرستیہ ماخوذ نہیں اور
 اگر اختیار واسطے دکھانے لوگوں کے ہوتا کہ لوگ جائز کہ وہ صاحبِ حالت ہے تو حرام بلکہ
 میں نفاق ہے حضرت ابوالقاسم نصیر آبادی فرماتی ہیں کہ جو کوئے سماع میں مشغول غیبت
 سے بہتر ہے اور ابو عمر بن حنید نے فرمایا ہے کہ اگر تیس سال غیبت کریں تو بہتر اس سے ہے
 کہ سماعِ مجالس کا ذہن دہنا وین بہر حال کا ملترین وہ شخص ہے کہ سماع سننے اور ساکن رہے
 یعنی اس کے ظاہر حال میں کچھ تردد پیدا نہ ہو کیونکہ ضعف باعث حرکت و گریہ ہوتا ہے حکیمانہ
 کہتے ہیں کہ ایک شخص جو ان صحبت جنید بغدادی میں تھا جب وہ سماع سننا تو اکثر گریہ
 باواز کرتا تھا حضرت جنید نے اس کو کہا کہ اگر پہر میری صحبت میں ایسا کرے گا تو میری صحبت میں
 نہ آئی پاویگا بعد اس کے اوسنے بدرجہ تمام صبر کرنا شروع کیا اوس سے اس کو فائدہ
 عظیم پہنچا ایک روز کا ذکر ہے کہ اوس سماع میں بحالت صبر ایک ایسا قصہ مارا کہ شکم اس کا پھٹ
 گیا جس سے مر گیا باوجود اس کے رقص و تکلیف و نیز باطنہا خوشے مشرعب جائز ہی کیونکہ رنگینوں نے
 مسجد میں رقص کیا اور جناب علی المرتضیٰ رحمہ اللہ وجہ کو جب جناب مقبول صلی اللہ وسلم
 فرمایا کہ ائتہ منی وانا بشک تو اوس وقت حضرت مرتضیٰ شیرخدا فی ازراہ فرط شادی
 و فرحت رقص شادیاں کیا اور چند بار پای مبارک زمین پر مارا اور بال واپا سماع
 سماع میں تین چیزیں ضرور مد نظر رکھنی چاہئیں زمان - مکان - اخوانِ اہل
 زمان یعنی اگر سماع بوقت نماز یا طعام یا اوس وقت میں کہ دل میں بہت مشغولے امور دنیاوی
 کے ہو تو سماع بیفائدہ ہے دوم مکان یعنی مکان ملحق ایسا چاہئے کہ برسرِ راہ اور تارکیا

امام عالم بہت سونے احوال احوال سے بہت مراد ہے کہ حاضرین جلسہ اہل سماع ہوں اگر اہل دنیا
 سکر سماع نامطلق ہوں وہ ہر دم تکلف سے وعدہ کریں گے ایسے لوگ بھی داخل جلسہ ہونگے اور سماع
 اندیشہ مطلق سے کریں اور ہر لارم ہے کہ مجلس سماع میں رہاں اور کو دکاں ہوں اہل سماع
 کو لارم ہے کہ مجلس سماع میں سر نہی ڈالکر متوجہ طلب ہو کر بیٹھیں اور لطف ایک دوسری
 دیکھیں اور ہاتھ سر نہ ہلا دیں بلکہ تکلف سے کوئی حرکت نہ کریں حشر کہ ہمارے سنہری
 ہن مجلس سماع میں مودت اور متوجہ سخن بیٹھیں اور امیدوار فتح باب نص العی رہیں اور
 حب کوئی سائنٹ غلام شوق وعدہ کو ادنیٰ بوسہ حاضرین مجلس اوس سے موافقت کریں
 اگر کوئی اوسکو بدعت کہو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ بدعت جسہ محض ہے کہ ہمارے تراویح
 صاحب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ہے کہ مالکوا للناس ما علاقہم اور یہ قوم
 اس موافقت سے خوش ہوتے ہیں انکو سے کرے محمود ہے فقط ماسوا اسکے بہت مسائل
 ہے کہ حکو حالت یا وعدہ ہو وہ ایسے یو تاک ملوسہ والو کو دے دیوی کیوں کہ وہ عامہ اور
 رح ام ہو ماما ہے فقط احوال شاہ دی کوہی بہت چاہ متسل کارہ بہر لاہور سے
 حاصلہ مار کوں خوب روئے واقع ہے حال اس کا یہ ہے کہ بہت جگہ مقام جہو کہ حضرت شاہ
 ابو المعالی صاحب کرتے اور انکی گزرتی جہو کہیں ہیں جیسا کہ ایک یہہ دوسری موضع
 ڈولہن وال میں اس طرح اس سے آگے تا مقام شیر گڑہ جس میں عالہ حضرت
 شاہ ابو المعالی صاحب کی مرشد کے ہے مانت اس کا یہہ ساماتا ہے کہ حضرت ساد
 ابو المعالی صاحب مقام شیر گڑہ سے حسب الارشاد مرشد سے حضرت شیخ داؤد دربار
 لاہور ہوئے تو لاہور تک آتی ہو بیت لطف شیر گڑہ نہ کر بلکہ پہلے ماؤں جلیتر ہوئے
 لاہور تک پہنچ رہتے ہیں جہاں جہاں آئے ایک ایک یا دوڑ در مقام کیا دماں
 دماں آپ کے قدم کے رکت سے مکاں متحرک آتا ہو گیا اور وجہ یہہ اوس جگہ
 کا نام جہو کہ ہے کہ جہاں جہاں مقام کرتے تھے دماں تمام شب جہک کر رہی ہو

شیر کڑھ کر کے کھڑ کر رہے تھے سبحان اللہ کیا ادب اپنی اپنی پرستش کر کے عوض میں بیگاہ حق سے تبرا
 اعلیٰ سرفراز ہو کر اب یہ مکان مکمل مقبوضہ سید مہر شاہ نیرہ حضرت شاہ ابو المعالی کا ہے اور ٹکڑ طرف
 سے دم تحریر ایک فقیر سوہنی شاہ یہاں ٹہلا ہے فقط اس مکان میں اشجار شیشم اور کیکر و بیر قریب ساٹھ
 کے ہیں ایک قبضہ پرانی ہے نام صاحب قبر معلوم نہیں متصل اسکے ایک قلعہ تمام مہینہ دہنا سنگ
 ملو ہی ہے جنوب رو یہ اس جھوک کے ایک تالاب کلان تھینا آٹھ کنال زمین میں پچھتر موسم
 برشکال میں پانی اس میں بہتا ہے شطراف اس تالاب کے بوسیدہ ہو گئے ہیں یہ سوہن شاہ مدار کے
 فقیر ہے اور شجرہ اس کا یہ ہے کہ سوہنی شاہ خادم رمضان شاہ کا اور وہ مہتاب شاہ کا اور وہ
 کرم شاہ کا اور وہ محبت شاہ کا اور وہ احمد شاہ کا اور وہ چیری شاہ کا اور وہ مردان شاہ کا
 اور وہ نور محمد خان کا اور وہ شاہ ابدال کا اور وہ دیوان کالا سری کا اور وہ نیل کھنڈ
 کا اور وہ بادامان دریائی کا اور وہ حسن شاہ کا اور وہ حضرت بایزید کا اور وہ میران حسن حسین کا
 اور وہ حضرت میران مدار پیر کا فقط واضح ہو کہ مدار سی فقیر و زمین بعضی فقرا جو ملک کہا کرتے
 چلی کاٹھین کوئی دس برس کا کوئے کم و بیش او ایس عشرہ میں سر کے بال نہیں کٹواتے اور
 او سین خاکسٹر ڈالکر دھو تی پہن کر خاکسٹر ہمیشہ سر میں ڈال کر کھتی ہیں اور جب بال بڑھ جاتی ہیں تو بالوں کو
 پیٹ کر بطور دستار سر پر باندھتے ہیں اور شانہ بھی نہیں کرتے انکو پھس دھاری فقیرانہ کپڑے پہننے
 اس مقام پر اس سوہن شاہ فرزندہ بیڑیاں بیوندے لگا کر ہوتی ہیں اور اون بیرون کو وقف
 کر کہا ہے جو چاہی کہاے وہ کہتا ہے کہ بعد میری کوئی ان پر قبضہ نہ کرے اور نہ واگزار کرے
 ماسوا اسکے اس سوہن شاہ فرہان ایک چاہ کلان چرخ چوب والد با جازت پیر مہلن شاہ جاکر
 کیا ہے سولہ کہا نور زمین منور و عہد سرکار سے ملحقہ مکان ہذا تاقیام جھوک واگزار ہے اسکی
 آمدنی یہ فقیر لیتا ہے جو مسافر آویں اسکو ایک وقت کا نشا پانی معرو فی محضر دیتا ہے پھر
 اس مکان پر ایک فقیر ہندوستانی محبت شاہ نامی چالیس برس تک بیٹھا رہا اور سنے با جازت
 مالک اس سوہن شاہ کو اپنا قائم مقام کر دیا چنانچہ قبر لگے اسکے یہاں موجود ہے +

احوال متبرہ سید عبدالحکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ

رومہ الکاوٹ پیر عمرہ حضرت سادہ ثمن الدین اور جنوب روئے کوٹھی حاکم راب لکھنؤ کو رہتا
 بہادر کے ہاں اسدای اللہ اسے سرکار انگلہ میں گر کر اس میں جو مار گئی مارے حد
 ہو کر جاوے یا میر کو مالتو ہے الگ کر اس ہوشاں عمارت مقررہ دیکھ پڑے تو ہے پوچھ رہا
 پھر باغ آٹھ ساں ہو رہے تامل نظر آتی ہیں یہ حضرت عبدالحکیم صاحب سید کلا سے اولاد
 محبوب سخاوت سے ہو سحرہ علی سے ان کا بہن جو سید عبدالحکیم صاحب سید نظام الدین
 سید محمد بن سید سارک بن سید محمد الدین بن سید نور علی بن سید بہاد الدین بن سید الہ داد
 بن سید یعقوب بن سید یحییٰ بن سید فاطمہ بن سید منصور بن سید شرف الدین بن سید عبدالحکیم
 بن سید ملک بن سید عبد اللہ بن صالح بن سید عبد الرزاق بن حضرت سید شیخ محمد بن علی
 عبد العاد در حلالی قدس اللہ سرہ العزیز علیہ اب حوٹاں آٹھ فرس ہیں تفصیل اور ذکر یہ ہے
 ان شیخ اللہ وسلم دوم شیخ عبد اللہ شاہ سوم شیخ عبدالحکیم چہارم سید حسین شاہ پنجم نام
 ششم سید محمد سادہ پنجم سید عبدالحکیم ہشتم شیخ الہ داد کے حاکم حضرت سید یعقوب صاحب
 رحمۃ اللہ علیہ حاکم ان حضرت کے سس آٹھ سو بیالیس ہجری میں ملک اراں سے شہر
 لہاں میں سید سارک شاہ ماہ شاہ سید شریف لائے ہوئے ماکہ مائل متعزے دہاں مدرس
 شروع و ماہی بعد ازاں اولاد میں سے سید حکم الدین عہد ماری میں اس کو سو چوبیس
 پہلی میں ماکہ ماری ہوئے بعد ازاں اولاد لاہور میں نوکری پیشہ رہے ماحرادی حضرت باب
 ٹری صاحب علم ہوئے و کچھ ہاں میں شرموئے ایک سید عبد اللہ دوسری سید اللہ اولی
 سید عبدالحکیم صاحب امن سے یہ حضرت عبدالحکیم صاحب ٹری صاحب کمالی تہی س تولد الکا
 س اکبر اراکس عہد جاگیر بہ حضرت عہد سابعین ہے ٹری مامو مائل اور مسعدت ہوئے
 تہوہر اہوں فرمادہاں عالساں قادریہ میں سمیت محمد مت صاحب شیخ عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ
 مائل کے سچو سے الکا یہ ہے سید عبدالحکیم مادم شیخ عبد اللہ کا اور وہ شیخ میر در کا

(۱) حنا مسرہ تکیہ ڈنڈی کران مین موجود ہیں اور وہ شاہ عالم کے اور وہ حضرت نور الدین کے اور وہ شیخ
 احمد کے اور وہ ماہ گیلانی کے اور وہ سید عبدالرزاق کے اور وہ سید عبداللہ کے اور وہ حضرت
 احمد قادری کے اور وہ شاہ امیر کے اور وہ سید مسود کے اور وہ سید علی کے اور وہ سید احمد کے
 اور وہ سید صوفی کے اور وہ سید عبدالوہاب کے اور وہ جناب حضرت غوث الاعظم پیر محمد الدین فی
 قدس اللہ سرہ العزیز کے یہ حضرت ایوب غلامت گزین تھے کہ! وجود تقاضا می شاہ ہے کہیو دیوان شاہ
 تاک نہ گئی آخری عمر میں بہت لوگ انکی خادم ہوئے یہ حضرت بدرجہ کمال حلیم الطبع معتمد و انک لیلی
 خلق حلیم تھے انکی مرید و نمین سے متمول ساکنان لاہور و شخص ایک محمد حیات دوسرا محمد صدیق قوم
 موہم سے ہتھ جنانچہ ابٹاک اولاد انکی اندرون دروازہ لاہور کی کٹرہ تارکشان میں موجود ہے
 وہ لوگ ابٹاک ہر سال فاتحہ سالیانہ انکا اپنی گھر میں بھدق دلی کراتی ہیں اوسدن ومان مجلس
 سماع اور چند فقر الہی جمع ہوتی ہیں اور انکی اولاد میں سے دم تحریر ایک شخص مسمی سید فہر شاہ
 ولی سید بہادر شاہ موضع اجڑا ضلع لاہور میں سکونت پذیر اور مدرس مدرسہ سرکاری موضع
 مذکور ہے اسکو پیر زادہ اپنا جانکر مجلس فاتحہ میں میر مجلس بنا کر بیٹا فی اور حق المقدور کچھ نذر بھی
 دیتی ہیں نہایت غلیظ اور نجیب تھا سچ وفات سید عبدالحکیم صاحب مرحوم کے زبانی سید مر شاہ
 صاحب کے سنہ ایک ہزار ایک سو آٹھ معلوم ہوئی **احوال مرزا حضرت شاہ فرید**
 یہ خانقاہ شمال کے طرف موضع دہولن دال کے لاہور سے تین کوس پر واقع ہے گردنواح
 اس مکان کے چار دیواری خام شمال روئے قدری پختہ شد قرویہ درآمد رفت خشتی
 قابوتی دوری دار اسکے گوشہ لگنی کراندہ ایک چبوترہ نشی اور سپر قبر محمد امین کے یہ شخص قوم
 افغان ساکن تصور خادم حضرت شاہ فرید کا تھا بارہ سو میں فوت ہو کر یہاں دفن ہوا دروازہ
 کراندہ جاتی ہے ایک ایسا درخت بوڑھا ہے کہ جسے تمام مکان میں سایہ کیا ہوا ہے اسکے
 جنوب روئے قبر محمد صدیق بیگ خادم محمد امین کے اسکے چہتیہ برس ہوئی کہ فوت ہوا تھا گوشہ
 ایسان میں چار گوشہ گل منہ مرزا محمد بیگ جو اس مکان کا سجادہ نشین ہے یہ محمد بیگ

حکم میں کما سوا اور میرا دم ہوا کہ بیوں کے عرب کی طرف ایک ماہ حرم دار میں
 اس کے پاس عرب رویر ایک مسجد میں رہنے کے بیس میں دروازے میں چار دروازے
 اس مسجد کے۔۔۔ کے طرف ایک چوکسڈی جتنے کی جس کے اوپر دو دو ٹ ماروں طرف دو اور اس
 ہیں۔۔۔ میں محمد ایک حضرت شاہ فرید اور دوسری اوکری ہمسرو کے اور میرے اب محمد ملک
 ایسا واسطے سو ایسا ہو رہا ہے معاملہ دو گر ہرہ حاکما سے اور چار میں عام ہیں دو محمد ملک کے
 بیوں اور ایک اس کے لڑکے اور ایک اس کے والد کو قتل یہ حضرت شاہ فرید سید ہاکر حاکم موضع
 کوٹہ جو شاہ فرید کا کوٹہ مکاں ہا اسی بہت قرب آباد ہا اور اب دیراں ہو گیا ہے یہی حال اٹکا
 یہ ہے کہ اول بہ حضرت شہد جاویں مادساہ ملازم ساہی اور مارہ ہراری صہب رکھتے تھے بعد
 اور ان حضرت محمد سیمار صاحب کے خادم سلسلہ وساہیہ میں ہوئی ہر جو کچھ تلف حاصل ہوا تو تمام
 دولت دیا لٹا کر فقیر ہو گئے عمر بیکہ پچھتر سال کی تاریخ وفات ستر بیویں رحب الرحاس گیارہ
 سو چہ بعد تہ فرید کے محمد امین حاکم سجادہ لیں ہوا وفات ان کے گیارہ بیویں رساں سن گیارہ
 سو چار بیویں یہ شخص گھر آباد ہا بعد اس کے خادم اس کا مراد صدیق بیگ سجادہ نشین ہوا ہوا دم
 دی محمد سن مارہ سو سالیں میں فوت ہوا میں بعد بعد جدیدی یہ مراد محمد حوا اب عمر شہاد سالہ
 موجود ہر سجادہ لیں ہوا شجرہ اکا یہ ہے کہ مراد محمد بیگ خادم مراد صدیق بیگ ابھی داد
 کا اور وہ حضرت محمد امین کا اور وہ حضرت شاہ فرید کا اور وہ میر محمد سیمار کا اور وہ حضرت حاجی
 نوساہ گنج بخش صاحب کا اور وہ حضرت شاہ سلیمان کے اور وہ حضرت سعد معروف جتنی کے اور
 وہ سعد مارک کے اور وہ سید محمد عوث کے اور وہ سید شمس الدین کے اور وہ شاہ میر کے
 اور وہ سید علی قادری کے اور وہ سید مسود کے اور وہ سید احمد کے اور وہ سید مسود کے
 اور وہ سید ابو العز کے اور وہ سید سیف الدین کے اور وہ سید عبدالوہاب کے اور وہ
 حضرت جہاں عوث الاعظم قدس اللہ سرہ العزیز کے حال حضرت نوشہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
 بعد یہ پیش پڑی مامور صاحب کمال ہوئی میں بیت اوکری حضرت سلیمان قادری مسکر

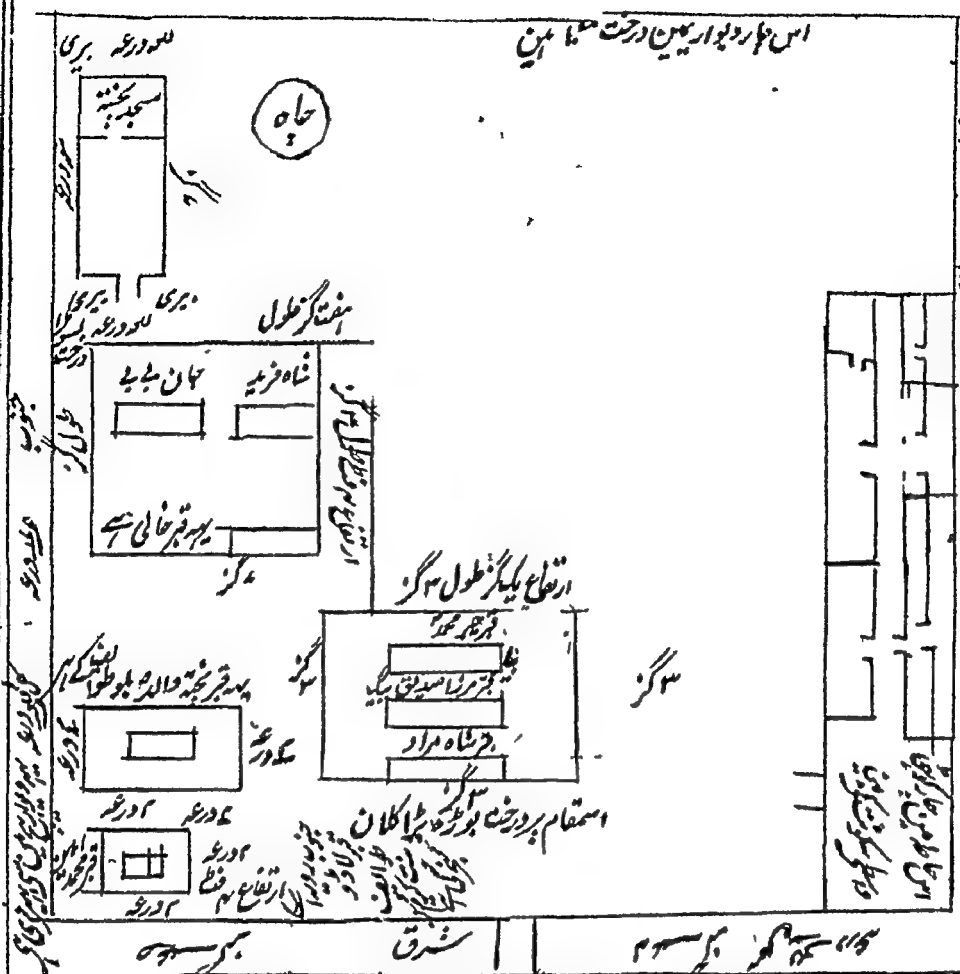
انرار مقام بہبود ال ضلع شاہ پور میں اور انکے فرار بمقام سہیل بشیرت نصیرہ سولہ گرام و سولہ گرام میں واقع ہے
 حضرت نوشاہ صاحب کے ہے دو خلیفہ نامی صاحب سجادہ ہوئی ہیں ایک فقیر عبد الرحمن جنگو پاک
 رحمن کہتے ہیں اور وجہ تسمیہ لفظ پاک رحمن کا یہ ہے کہ ایک روز کا ذکر ہو کہ یہ عبد الرحمن صاحب
 ہمراہ حضرت نوشاہ صاحب کے کہیں کو چلے جاتے تھے راستہ میں دریا آیا وہاں حضرت نوشاہ صاحب تو
 کشتے پر سوار ہو گئے اور جب یہ صاحب کشتی پر چڑھتے ہی لگو تو پاؤں الٹا پھسل گیا اور دریا میں گر پڑے
 کنارہ دریا سے اونکر اوپر اتفاقاً ایک سل مٹی کے آٹھری وہاں سے نچر کر دب گئی حضرت نوشاہ صاحب
 بحالت استغراق الگو کو چلی گئے بعد چالیس دنکر کسی خادم نے نوشاہ صاحب کو کہا کہ یا مولانا حضرت عبد الرحمن
 کو آج چالیس روز ہوئی ہیں کہ نذر نہیں آئے اب خیال باطن کر کے واپس اسی دریا پر تشریف لائے
 دیکھا کہ اسجگہ سے پانی ہٹ گیا ہے اور زمین سفید پڑی ہے حضرت نے اس جگہ کو کہہ دیا وہاں سے نچر
 سی حضرت عبد الرحمان زندہ نکل آئی آپ نے فرمایا کہ اے عبد الرحمان تو نکالیف زمانہ ستر پاک ہو اور
 دن سی نام اوٹکا پاک رحمن مشہور ہو گیا اور دوسری پیر محمد سچیا را وٹکا و جتسمیہ بلنظ سچیا را
 یہ ہے کہ اونکو حضرت نوشاہ صاحب سے خدمت اسپ سپرد ہوا اور وہ جان و دل سے ادا می خدمات
 میں مشغول رہے ہمیشہ پارکاب رہا کرتے تھے بعد چند ہی حضرت نوشاہ صاحب کو صاحبزادی حضرت
 ماشم دریا کو شادی دپیش آئی جب بھانہ دختر والد پہنچی تو حسب دستور سکائی پنجاب دختر والد
 فی مبلغ ایک سو روپیہ لاگون کا طلب کیا حضرت کو پاس ایک روپیہ ہی موجود نہ تھا آپ نے تمام اپنی
 خادمان موجودہ سو روپیہ طلب کیا سب کیسہ خالی نظر آئی جب پیر محمد صاحب سو روپیہ چاہا تو اونکو
 غرض کے کہ جس قدر مطالب ہو موجود ہے یہ کہہ کر باہر آئی منتظر رحمت الرحمہ ہو کر
 منتظر کھڑی ہو رہے اس غرض میں ایک زمیندار نے آکر غرض کر کے حضرت میری ہوئی کو ایسی ورد
 شکم ہو کر امید زلیت نہیں آپ مہربانی کر کے دست رحمت اس سپر بہترین یہ سنکر آپ اوکر
 ساتھ روانہ ہو کر سورۃ شفا پڑھ کر پیر پھونکر فی الحال بیمار فی شفا پا کر وہ زمیندار کہ مقدم اور
 بڑا مالدار تھا راضی ہو کر ایک سو روپیہ نقد اور ایک اسپ دلچسپ مدخلت عمدہ خدمت سچیا را

اگر انکی مرگ اور آپ دل والا رب و سہلے عدس میں لی ہے حضرت کو تہ وہ رو بہ لکڑی ہوس موسوی
 اور اسی حالت میں اوکو خطاب پھار بھی راست گو سنا خط اب اس درد و سہا میں دو وقت میں ایک
 درد سہا میں اور وہ سہا مالک رحمانی درد مالک میں بہہ رہا ہے کہ وقت سہا میں حالت رسیدہ
 کہ اوٹھا کر اوٹھا لیا جی میں اور راجع لکھا کہ کا بہ سہا میں کہ حضرت مالک رحمان صاحب کے مزاج
 میری بہت حالت ہی وہ بہہ مت رہا کرتے تھے اور حضرت سہا رحمان صاحب مستر رہا کی سلسلہ
 میں الٹا کر کے ہیں لکھاتے وہاں حضرت و سہا کی ہم ریح الاول کو واقع ہوئی ہی مگر مقام محض
 ہی کہ عوس لکھا کہ مراد اس درد ہیں ہوا اور مالک اسکی اسی تاریخ بحساب ماہ قمری تمام
 مانعہ حضرت سہا رحمان صاحب جو مقام کو تہ ہرہ آسوی دریای حباب صلیح کھرات واقع ہوئے
 دو ہوم دام سے عوس حضرت کا ہوتا ہے اور تو کہ رور و مات حضرت بہا شمس یوں مانعہ
 کہ تھے اس تاریخ مراد پاک رحمان صاحب موسیٰ شہ رحمان میں جو متسل سہو لورہ
 ہی عوس حضرت کا ہوتا ہے اب ہر ار مالک لکھہ مانعہ کھیل سلسلہ و تہا میں مرید ہے سہا میں
 بہ بہت مد میں کرتی ہیں اگرچہ اس زمانہ میں بہ سلسلہ مقام حدہں رہا ہی مگر حضرت کو تہ
 اور سہا رحمان صاحب اور تہ رحمان صاحب شہی ررک اولیائے کامل تھے نام اصل حضرت
 و سہ صاحب کا حاجی ہا مرشد کے طرف سے ار راہ عات و طاب و شاہی ملا انکی پھر دو صاحب ارادہ
 ایک کا نام بر جوردہ ہاشم اور دوسری کا ہاشم و رمانی نصیل علما شہی راشدین حضرت رحمان
 خواجہ فصل کاہلی کا حکر کہ سہا مع اللہ مدد و مات اول ہاشم بر جوردہ ار سہا وہ نشین ہوئی اور
 بعد ازاں بخوشی تہ واد ہوں فی ہاشم دریای کو و سادہ آرای حلاوت کیا بہہ شاہ فرید صاحب
 لکھی مرد عالم تھے اس مانعہ کے متعلقہ میں سرور و عات کمال مدد یاہ صرح حوب کو تہ لکھی مانعہ
 میں با قیام مانعہ صاف ہی سرور و عات اس مراد ہما ہنڈا رہ فقر کرتے ہیں اکثر نصرائی
 و سہا میں جمع ہوتی میں اور سرور و عات ہی ہوتی ہے سرور میلہ رمیدہ اراں مواصات گرد
 و اج لکھی خدمت سہادہ مانعہ کرتے ہیں ۵

مغرب سے درخت

اس درخت پر پیر میں درخت چھتا ہیں

صحنہ شمال



حضرت نوشاہ صاحب کا وطن قدیمہ موضع کہلیا نوالی حضرت کر والد کا نام شیخ علا والدین والد کا نام بی بی جیونی مناقب نوشاہیہ میں تحریر ہے کہ جب حضرت کا لفظ شکم والدہ میں آیا تو انکی باپ کو انکی بابت کئی بار الہام ہوا کہ یہ لڑکا ولی ہے بعد تین ماہ کے انکو والدہ واندہ بیت اندہ ہوئی بوقت روانگی اپنی قبیلہ کو بیعت کے کہ یہ فرزند جو تیری شکم میں ہے پہلو ان دین ہوگا اگرچہ ہم نے بہت جلد آدین گے مگر نکلوازم ہے کہ آپ کے پرورش باحتیاط تمام کرنا جب علا والدین صاحب سفر کو چلی گئے حضرت شاہ سلیمان صاحب جو قریب انکی موضع کے رہا کرتی تھی انکی گھر تشریف لائی اور انکی والدہ کو شہرہ دیا کہ ای بی بی تیری گھڑ میں ایسا فرزند ہوگا کہ تمام جہان اس کے فیض سے بہرہ مند ہوگا جب وہ تولد ہو تو تم ہلکو خبر دینا کہتی ہیں کہ وہ شاہ سلیمان صاحب قطب وقت تھے فقط بعد اس کے جب آپ تولد ہوئی تو حضرت شاہ سلیمان صاحب

اس موعی آپ وہاں سرسلائی اور اس کی ادبی الدہ کو دیکر ماما کہ امیں صاحبہ رادی کیسے کر
 رکھا کہ دفعتی ایک دن کو کر ہے کہ بی بی صاحبہ ان عرب کو ہڈ وے میں ڈال کر آرد حیر کر
 کر اس اما میں ایک عورت ہمسائے فی حواء کو سار کرتے تھے گویا کہ رکا کہاں ہر ادہوں کی کیا
 کہ ہڈی میں ہر وہ عورت حاکر او کو ہڈی میں سے ادھائی لگی لڑا و سکوداں ایک صاحبہ
 میں نظر آنا اسی ڈر کر بی بی صاحبہ کو اس واقع سے حردی ادہوں اگر دیکھا تو حسرت سے
 اس صاحبہ میں ہے لڑی صاحبہ کو الہام ہوا کہ اس عورت کا بدن لہذا کس طرح ہماری دوست
 کو میں کر سکتی بی بی صاحبہ فی احایف و محب ہو کر حواء و س عورت سے پوچھا وادنی اور رکھا
 سا کہ لڑائی بعد مدی حب حسرت تو تہ صاحبہ گھٹوں کے بل جلنے لگی ہو کر حب معمول طعناں
 صحنہ میں کہلا کرے تھے قدرت الہی سے کبڑ میں جو ہیں ویرہ گا و ان ہیں بی در پی مری
 لکیں اس سے مای صاحبہ جلی مسکر رہی تھیں ایک روز ان کی گھر میں سے سلیمان صاحب ہر تشریف لے گئے
 اور حضرت کو دیکھا کہ ہوش ہوئی اور مدد کال بار کیا بی بی صاحبہ فی کہا کہ یا مولانا مہم
 میں بوصول الہی ہی مگر مدد و سے ہماری مال موسیٰ کا لہذا بہت ہو ماسے صاحب شاہ سلیمان
 صاحب بی فرمانا کہ اسکا یہ ماعت ہے کہ صحنہ تہا ر کچ میں ماعت مادہ ہی مال موسیٰ کے یکبار
 ہی اور اس مولود کے ساتھ کہ دوست خدا ہی جیتہ فرستے رہتی ہیں اس بلیدی سے او کو تکلیف
 ہو بختی ہے اگر پہلا عاہتی ہو و اسے صحنہ سے موسیٰ الگ کر لو بی بی صاحبہ فی ایسا ہی کیا صاحب
 صحنہ پاک و مسعود ہی لگا وودہ تکلیف ہی دور ہو گئی تاکہ حرکت کثیرا کی مال میں پیدا ہو کر
 جس حضرت کا اس سرب چار سالہ ہوا تو شیخ علاء الدین صاحب مصر کے سے واپس آئی اور اسے
 مسئلہ سر دانا کہ حاص بیت الحرم میں مارا ہو کومات حاجی بوسہ کے گو مانوں سار تیں ہوئی تھیں
 میں بہر بیگ دلی اللہ ہو گا لہذا ان پوچھا کہ اب وہ صاحبہ رادہ کہاں ہے ادہوں نے
 حرم کے کہ ملاں چار پائی پر سوتا ہے سب صاحبہ داناں گھر اد کو مدد و مرنا وودہ
 اپنی عورت موجودہ بدل ایک اور عجب سب مالک عورت سا کر ادھی بہر معاملہ عجیب دیکھ ادلی

شیخ صاحب منصب ہو کر اور بعد ازاں فرمانی لکر کہ بس اسی مقبول بارگاہ

مہکونہ دکھلا کر آپ کے حالات سے بفضلہ تعالیٰ مطلع ہو چکا ہوں یہ سن کر آپ مودب ہوئے اور
برادب تمام عرض پیرا ہوئی کہ اگر آپ کو اطلاع ہی تو اور کیسکو اس معاملہ سے آگاہ نفرما دیں فقط
بعد دو سال کے انکی گہر میں ایک بیٹا تولد ہوا اسکا نام شیخ اسمعیل رکھا از انجا کہ عام دست
ہی کہ خوردان کے کو زیادہ پیار کرتے ہیں والدہ صاحبہ نے بھی اس سے زیادہ پیار کرنی لگی
اس باعث ہر وہ مولود اکثر اوقات بیمار رہتی لگا اس سے والدین کو اکثر تردد رہتا تھا بعد چند
ایک روز شاہ سلیمان صاحب پیرا انکی گہر میں تشریف لائی اور خیر و عافیت حضرت نوشاد صاحب
کی پوچھی بیوی صاحبہ نے عرض کے کہ یا مولود تو بفضلہ تعالیٰ صحیح و سالم ہیں مگر چوٹا بہا ہی انکا اکثر
علیل رہتا ہے اور بچکو باعث صغیر سنی اسکی طرف زیادہ تر توجہ خاطر ہے شاہ صاحب نے فرمایا
کہ آپ کا اسکی طرف زیادہ تر توجہ خاطر رکھنا اسکی علالت کا باعث ہے آئندہ اگر خاطر جمع مطلوب
تو نوشہ صاحب کو زیادہ تر عزیز رکھا کرو بعد ازاں شاہ سلیمان صاحب تو غور گئے مگر بی بی صاحبہ
نے انکی نصیحت پر چند ان توجہ خاطر نہ کیا اور بدستور انکی طرف زیادہ تر راغب ہو کر دودہ مکھن
وغیرہ ہر روز اسکو ان سے زیادہ دینی رہی بعد چند ہی قدرت الہی سے ماتمہ اسکی متوم ہو گئی اس سے
وہ نہایت سرور و لاچار ہو کر رات دن مای دای کرنے لگیں حتیٰ کہ ایک رات شام سے صبح
بی آرام رہیں اسوقت حضرت نوشہ صاحب نے والدہ کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ اسی جملہ نشین
پر وہ مصمت کیون ان قدر تکلیف اپنی بزرگوار کرتے ہیں حضرت مشہ سلیمان صاحب اپکو بخوبی
نمائش کر گئے ہیں کہ توجہ خاطر دوسری لڑکے کی طرف ہم سے زیادہ نہ رکھا کرو اگر اس پر عمل کرو گے تو ہرگز
تکلیف سے بچی رہو گے یہ سن کر انہوں نے اقرار کیا کہ اب بڑا بی بی تعالیٰ شفا بخش آئندہ ہم ایسا
کرتی یہ اقرار کرتے ہی قدرت الہی سے انکو آرام ہو گیا فقط جب نوشہ صاحب بارہ برس کے ہو کر
تو غیر دن کو یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہ شخص نہیں بائیں برس کا ہی الغرض آپ بڑی ٹوی سکل تہرانا
زمان میں کیسی مجال نہ تھی کہ آپ سے مقادمت کرے اکثر لڑائیوں میں آپ حسب تمنائی حکام و

انشرب لکھنؤ و حضرت ہر وقت پادشاہ بہتر انداز میں سداۃ التہاک کو شہر آب کما
 لکھنؤ سے مالی سامان ہا اس باعث سچویم آنکی بہت سرب کیا کہ تہہ جیدی اسطرحی تہیک
 بہاد و ہوا ہونی بہرا و ہمداروں ہمداد ہست مودہ جا اگر دوی بصر شوق و منی الحی
 پیدا ہو گیا ایک روز پکوا میں شہریت الہام ہوا کہ اس آنکوں یکدل ایک روئند سے +
 روقہ و درامو کردی اوندی + اگرچہ آپا رادولی تہہ مگر ظاہر اپنی نصیبہ مطلق ضرور
 تہا اور ایک کیمہ سے سجا ہر ضروریات ہست ہر نہد آب ما ویرتیں دملوت گیر
 ہو کر یک ماد کر ایک مٹھرائی و دق میں مسکر گئی پیرایہ کوس و ہرام تہا تن تہا مشول ماد
 الحی ہونی ران آپا کامول تہا کہ دایم الموم را کوشا ر بوقت اظہار رنگ ہست ہا رست
 اسطرحہ غلام تہہ والدین و سرچند تہا تن کیمہ سران ہوا کہ وہ مٹھرائی لوق و دق بہت
 پاک مشہور تہا اسطرحہ آمد و رفت ہونی تہہ ایک روز اسکا فاکوئی ایالی او دسرما کیا او حضرت
 کو مشول رمد و ریاست دیکھ کر دل و جان سے تہا ہونما ہر جید اسے یا کہ آب ہر طرف متوجہ
 ہوں مگر اس مشول بہر حیراں ہو کر کہہ میں آیا اور نام مال اپنی قبیلہ کو کہہ سانا اسی یا ہا
 تمام طعام ہر تک مکہ دودہ مسکہ و غیرہ مبار کیا او راسی ماد کو ہر راہ لیکر حضرت کو خدمت میں
 ہونی طعام و دسر ہست کر آگے را کہ حضرت مالک متوجہ ہونی ار ہون و دل شکستہ ہو کر حضرت
 کے قدموں سر رکھا اور عانت عرض کے کہ آپ کوئی نعمت ناول مرا دیں اسیر حضرت و رجم کیا
 کہا کہ اس مکہ وادت کہ ایکے مالک ہیں رہی مگر ماں باسا طر مہاری جہد دست یزنی لیدیں گے
 او ہون و جوش ہو کر دودہ اگر رکھا آب فی سچو شنی ماطر ہوت ماں مرا یا لہذا مال کا
 بہر مستور ہوا کہ ہر شہد دودہ لیکر حضرت کو خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ قبول فرما تہند
 سدہ بہر حر آب کے والدین کو پہونچی اور اسکا کہ وہ مدت سے منڈشی احوال ہست تہی بہر مزوہ
 سکر آپ کو خدمت میں تشریف لیگے اور ہر راہ دقت اپکو گارن "فی" اور ہست ہر میں
 سنجہ او لہر کے ماحرادی سے او کو کٹھن امر ما ہمدارن اسکا یاد مہمول تہا کہ تمام

آلہذا رحمہ اللہ

ارات لب دریا یا دارالحیوان است هم روز مسجد ان شهر میشتور در تفرقی تفراس

قرآن شریف کا ہوا نوشہرہ کے پاس موضع مالکوتہ میں ایک شخص نے تصنیف کیا۔
آپ اوسکی پاس چند روز ٹہرتے ہی بعد ایک رات حضرت خدایتیں نے خواب میں یہ
قرآن شریف حفظ کرا گئے صبح کھدو بروی اوستاد کے تمام قرآن پڑھ کر تمام اوستاد
اوستاد اس بات پر فخر کرنے لگا کہ الحمد للہ ایسی دلی البد میرے رزق میں برکت میں مشتمل
آجکا زیادہ ہونی لگا اور ایسی صاحب کمال ہوئی کہ اطہر من البشر ہے۔ مقرر حضرت
شاہ مدار بی علیہ رحمۃ اللہ الباری ہی موضع اجہرہ نزدیک شہرہ ہیرہ میں
خانقاہ حضرت محبت شاہ مدار ہی کے ہی اس خانقاہ کے چار دیواری تھیں۔ یہ خانقاہ
چون گچ چار دیواری میں دو قبریں ایک محبت شاہ اور دوسری سائیں میں تھیں۔
محبت شاہ کے اس احاطہ کے باہر چودان قبریں خام مفضلہ ذیل لوگوں کے میں تھیں۔
مستی شاہ شادی شاہ حسن شاہ مستانہ جیونشاہ بٹولی شاہ حسن علی شاہ
والدہ داری شاہ پہاگن ہمیشہ بیکو غیر چند قبور بچہ مای خور دسال مدار ہی شاہ کے اب
مکائین داری شاہ فقیر رہتا ہی شجرہ اسکا یہ ہی کہ داری شاہ خادم مدار ہی شاہ کے
محبت شاہ کا اور وہ خیر علی شاہ کا اور وہ عیسیٰ شاہ کا اور وہ رمضان شاہ کا اور وہ سوداگر
شاہ کا اور وہ بہادر شاہ کا اور وہ جمید شاہ کا اور وہ غریب شاہ کا اور وہ فضل شاہ کا اور وہ
بدر شاہ کا اور وہ احمد شاہ کا اس کے اگر اوسکو معلوم نہیں یہ محبت شاہ کا بلی پہلی ملازم افغانا
تھا بعد ان فقیر ہو کر یہاں اجہرہ میں آیا اور زمینداران دیہہ سوزمین لیکر تکیہ بنا بیٹھا بہرہ
سن بارہ سو بائیس میں مر گیا پھر اوسکے مدار ہی شاہ بالکا اوسکا قابض مکان ہزار باغ
ہند ۱۰ سال سی مدار ہی شاہ مر گیا داری شاہ بیٹا اوسکا موجود جو ماہ یارمین تباریچ یار ہوین
فانحہ کرتا ہر جہین پہنڈ ارہ نان گوشت کا ہوتا ہی اس چار دیواری کے جنوب کی طرف ایک
والان میں درہ ہمارت سنشت پنچہ غیر مسقفہ اوسکے جنوب میں ایک کوٹہ خشتی مسقفہ اس کوٹہ

میں، اری ساہ کراؤ لا دسمساں دماہی شاہ و راجھا دامام الدین رہی ہیں اور اوسگر اگی مسر
کطرف ایک ہرہ خام ماچ دلا بلند طول ۲۴ گرا در جس میں گرگوشہ مسرق و شمال میں ماہ
حور کے ساتھ عاریگیہ میں سرور وعی باصل حیات مدار ہی شاہ صاف ہوا ہر صط سیر کار ہی

احوال بارہ درہی نواب وزیر خان مرحوم شاہجہاں

ہرہ مارہ درہی لاہور ہی حاصل یم میں گوشہ نیرت ڈاک ماہ کے مسل غرب روئیہ و اربع
کر اس بارہ درہی کے تالیبہ بلند ایک چوتھرہ میں عوس و طول اوسکا دستا لیس گر اسکا
عالمساں فی اس صورتہ بر تمام کھاس کھیل لگو انا ہے اور ہر عار طرف لب کارہ صورتہ حشر
لب کر مرغ حگل جونی مو انا ہے اس چوتھرہ پر شمال روئیہ ایک درخت دہر یک کھڑا ہے چار
طرف اس تہرہ کے ساہ مسات سات ریدہ مثلث صورتہ گج اور آبی کو ساہ میں مارہ درہی حگل
سوا دوار مارہ درہی ساڈھی گارہ گر کا مصلیہ ہے صورت اس مارہ درہی کی مرغ عمارت ماحمشتی ہر
دو سرل اور اندر سے ایک سرل ایک ایک دہیں محرابی مرغولی حشتی ساہ میں حشر پٹے میں طاق نجر
آئینہ دار لگی ہوئی ہیں اور ایک ایک ہیں مرغولی عمارتی اسکی نعلوں میں (خواٹیوں ہی مسدود)
محراب مای مسدودہ کی نعلوں میں ہر ایک ایک دہیں محرابی مرغولی حشتی اور اسکی اندر میں میں مسدودہ
سرل مائی ہر طرف میاہ میں ستہ دہر مرغولی حسین اس آئینہ دار طاق لگی ہوئی ہیں اور اسکی نعلوں
ایک ایک محراب مرغولی اسکی اندر ہر میں میں در کوئی مد اور کوئی شادہ بطور علام گر دس چار و نظر
اسکی آدمی ہر سکنا ہے اور سرل مائی کے چاروں گوشوں ہر چارہ رحباں مارہ مارہ در مرغولی
حشتی حشر دروں ہر گردہ اور اوپر گندی اوسکر کلس اور چاروں گوشوں میں چار رہیہ اور عاسکے
ص رہیہ چڑھ کے متصل سرل اولاد و ایں نو و ناں ایک دسمساں محرابی ماہر کی طرف ہی فقط اندر
میاہ میں ایک کمرہ مرغ، اگر حشر چاروں طرف ایک ایک محرابی کلاں اب اوسمیں سرکار
چرگہٹ ٹائی اگر رہی لگو ائے ہیں اور اس درہ مارہ کی صف گند ماہ فالتوی اس ساہ کمرہ کی چار و نظر
میں کمرہ میاہ کمرہ کی چہمت فالتوی حشتی اب سرکار نے تختہ مدی کی صفت سوائی ہی اور اسکی علی

سقین ہی قابوئی گنبد نما اور چائے کی چار زینہ قدیم تھی اب دو باہر سے منداورد و کٹا دو جاری اور کونہی پر
 چاروں طرف دیوار خشتی چونہ گچ دو فٹ بلند میانہ سقف پر دو فٹ بلند ایک چوبترہ برج چار گردن طول و عرض
 والہ چونہ گچ جسکے جنوب روپہ ایک زینہ اصل میں بہ چوبترہ سقف میانہ کمرہ کی پشت سے اس تہرہ کو گوشہ
 نیرت پر نوپ الشہر ہینگیان والی رکھی ہوئی ہے طول اس نوپ کا پانچ گز تخت چوبی پر رکھی ہوئی ہے
 اوپر بہ شعر میں تفصیل کندہ ہیں بالا سر نوپ خط منمنہ میضاوی میں شعر با رٹنی در دوران شدہ ولی جان نیرت
 ساختہ زمرہ نام قطعہ گیر + پیراوسکی نیچر مل شاہ نظیر کندہ ہے پیراوسکی پشت کی میانہ پریم قطعہ کندہ ہے۔
 قطعہ در زمان شہ فریدون فر + داور داد بخش عدل شعار + در دوران عصر احمد شاہ + خضر تخت گیر جم
 مقدار + پیراوسکی نیچے + سند بستور شرف النور + امراز سدہ سپہ مدار + کہ بریزد باہتمام تمام +
 نوپ ثعبان شکوہ کوہ وقار + خانہ زاد شہ سپہ سریر + شہ ولی خان وزیر الکفر کار + پھر اسکی نیچر +
 بہ تقدیم آن ہم سترگ + گرداوستاد چند را احضار + تابعی تمام رنجہ شد + زمرہ نام نوپ رکہ
 قطعہ کوت حصار حبسج درم + شد باقبال شہر و برکار + پیراوسکی نیچے - سال بخش از خرد بستم +
 کرد با و صنت آنچنان اظہار + کہ اگر نقد جان کہنی تسلیم + راز نہبان تو کتم تکرار + بعد تسلیم او بگفتا توہ
 سیکری از دہائی آتشبار + فقط کتاب شاہجہان نامہ محمد صالح لاہوری میں تحریر ہے کہ جب نواب
 علم الدین عرف نواب وزیر خان نے مسجد جامع لاہور سے فراغت پائی تو پھر توجہ خاطر اس باغ کی آرگتی
 پر مبذول فرمایا اس وقت یہ باغ تخلیہ وزیر خان شہو تھا کیونکہ بیان اشجار خزما بکثرت لگائی گئی تھیں۔
 چنانچہ ایک کئی اشجار متفرقہ خرما کے اسکو نواح میں کھڑے ہیں سجان آمد بعد سکھان یہ بارہ درے
 داخل چاونی تھی بعد اسکے جب عہداری سرکار انگریزی ہوئی تو پہلے چند مدت سہ گاہ گورہا
 فوج رہی کیونکہ اسکے گرد نواح چاونی افواج سرکار انگریزی بوقت ابتدائی عہداری مقرر ہوئے
 تو جب چاونی میانیز مقرر ہوئی تو بیان محکمہ بند و بست چند سے مقرر رہا بعد ازاں صاحبان تار
 محجز یعنی تیلگرانہ والو کا قبضہ رہا بعد ازاں عجائب خانہ ضلع لاہور اب ابتدائی سن چوٹھ میں جب
 مقام عجائب گاہ یعنی ایگزیشن اس بارہ درے کی گوشہ ایسان میں بہت نزدیک مکان عالیشان

خدا ہی بخشندہ +

احوال سادہ جواہر سنگ

باہر دروازہ موچی کے عنقریب جنوب رو یہ ایک سادہ پنج کھشتی گنبد والی موجود ہے صورت اس کی
یہ ہے کہ ایک چوترہ خشتی پنجہ چونچ اوس کے چاروں کونوں پر چار موٹے بطور نشا گاہ بطور مثال
زینہ پوشیدہ اوپر جانی چوترہ کا۔ اور دوسرا زینہ غرب کی طرف اوسکی میانہ میں گنبد برجی در
تہڑہ نڈا کی غرب کی طرف باغچہ نو تیار سرداران سندھانوالیہ فقط پنج اسکی ایک مکان تہ خانہ
جب اسکی پنج جاوین تو بطرف شمال ایک جگہ نشست گاہ۔ جس کے اوپر بتقدیف وہ گنبد ہے کہ جواہر
نظر آتا ہے یہ سادہ جواہر سنگ حمیدار دروازہ موچی کی سے وہ بعد مہاراجہ شیر سنگھ بڑا بہادر شہزادہ
اور جو عمارت زیر گنبد تہ خانہ ہے یہ عمارت قدیم عہد شامان سلف سی کہتے ہیں کہ جن کون میں
یہ جواہر سنگ حمیدار دروازہ موچی تھا اس جگہ پر کشمیر بان خشت فروزش اینٹیں نکالتے تھے جب میں
کہودی تو یہ تہ خانہ بنایا یا کھل آیا اوسنی یہ جگہ کشمیر بان کو گرائی نڈی اور اوپر اوس کے خور عمارت بنا
اس سادہ کو شرق کی طرف احاطہ میان گاندہ صاحب پراجہ پکان شہورہ ہی اب اوس میں اوسنی ہتہ آباد
کرائی ہو والی پہلے ایک کوٹہ معہ بڑا وہ چونہ تھا اب اوسکی حاطہ میں ایک مسجد بھی بنائی اوس کے
شرق یہ ایک تہٹی مہتران ہے اوس میں جو پڑے لوگ آباد ہیں اسکی اندر ایک تکیہ مہتران بنا ہوا ہے
جنوب کی طرف اس کے ایک کوٹہ ہے اوس میں ایک مہترانی کنجری رہتی ہے وہ مہتران کا پیشہ کرتی
ہے فقط

احوال تکیہ بھٹکان والہ

یہ تکیہ باہر فیما بین دروازہ لاہوری موری کے مقام گدام تجارتی کے گوشہ بانب میں واقع ہے
اس کے گرد و نواح کوئی دیوار نہیں پہلے یہاں بڑا وہ چونہ اما سم بخش چونہ بڑکا تھا اور ایک فستیر
چھوٹی شاہ کہ اکثر ہمارا جگہ کٹرک سنگ کی دیوڈھی پر ماکر تا تھا اس مکان میں مہتران تہا رہتا
ہمارا جگہ کٹرک سنگ کہ تین مہتری کہتے ہیں مگر کیا اوسکا ایک بالکاسمی ویا شاہ قوم افغان ساکن موضع کہ
ضلع گوہر انوالہ تھا اوسنی اوسکو بیان لا کر دفن کیا بنا پنجہ قبر اوسکی بطرف جنوب تہڑہ خشتی پر موجود ہے

اس مکر کے شر دیہ اور آپ مریں موجود ہیں اس میں دو کوٹہ اور ایک ہزار چشتی بطور سجدہ
ولی ماہ ہے اور تحصیل درجہ ہے امیریاں کنگر کھاں کنگر چورہ ۱۵ دہلی

پہل برما شیرہ گودیاں +

ایک اسکاں میں دو کوٹہ نوشیدہ مسی ٹاماں کے حوام بحسب حورہ ہر سال ہے موجود ہیں

ہم کریم یہاں ایک فیروز درتیرہ دوسرا محمد بخش ماورجی متسرسہ لوار چہتا میراں بانٹواں

حسین ماہ چہتا عبد اللہ شاہ سالوان عمر شاہ ولی ساہ کی خادم ہیں شجرہ اس ولی ساہ کا لوسا ہا

ہی اور مالوادیہ طوطوسی اسطرح کہ ولایا ساہ خادم چوٹے ساہ اور وہ سیر ساہ کا اور وہ چاک

ساہ کا اور وہ چوٹے ساہ کا اور وہ دلیل ساہ کا اور وہ عبد الرحیم کا اور وہ کرم علی کا اور وہ

میر ساہ سلطان کا اور وہ حضرت میر محمد سخا رکا اور وہ حساب لوسہ صاحب کا اور وہ سہ سلیمان

صاحب کا اور وہ حضرت معروف کے اور وہ سید مبارک کے اور وہ سید محمد موت کے اور وہ سید

مس الدین کے اور وہ سید مہر دین کے اور وہ سید بیٹے کے اور وہ سید احمد کے اور وہ سید صوفی

کے اور وہ سید ابو لہر اور وہ حضرت سید عبد الوہاب کے اور وہ حضرت عوت الاظمہ میں علی

حسب کا قدس سرہ العریکے + فقط احوال مزار نواب جعفر خان مرحوم

موضع ساہو گڈھی کے سر فرویہ بہت وسیع حیرہ مراد جعفر ماں لواب کا ہے یہ جعفر ماں عہد

ساہجہانی میں بہت ہوا ری مصف کتا تھا اسکے ماں کا نام کتاب مراد لہبہ صی صادق خاں

طہرائی معلوم ہوا مایح وفات اسکی ہفتہ رمضان سہ ایکہ ابرست عمارت موجودہ حجرہ ہا یہ

اسکے لواح میں رہیں سر روعہ محمد بخش سر دار موضع ساہو گڈھی کی رہیہ آہ ورت اس کا

حورہ رویہ دیک کے پاس عرب و سرق رویہ ایک ایک درخت وں سرق و شمال دیہ حواں

سیر عرب رویہ من درخت وں اور تین بیہ ماں اک گوہی رہیہ کے سچے چو ترہ کتبہ

مربع اسے سچے سے دو میٹر باں مہار ہو گئی ہیں وناں سے درما مشکل خرم سکما ہے اسکے

آگے لاریہ حستہ چوبچ سیف مالای زینہ سسی اور ہوالہ نہ زینہ قدی کتاہ ٹول سکما ہیں

اور عرض چہ گرد ارتفاع ۳ گزہ یہ زمین دیوار جنوبی کے میانہ میں واقع ہے ارتفاع اس حجرہ کا زمین
 سو سو چار درودہ زمین حجرہ کے کرسی حجرہ پر چاروں طرف چار دیواری خشتی بلند سفید چونہ گچ زمین
 کے اوپر دروہالی قابوئی اوکے مرغون پر کام سنوت گچ کا ہوا ہوا ہے مرغولوں کے اوپر ایک
 کتبہ بطور طاغیہ اسمیں یہی کار سنوت لب بام چار دیواری متصل بنیو باہر رنگ سرخ اوسمیں گلابی
 سفید گچ کی دروازہ کے غریب رویہ دیوار جنوبی تا حد غربی عمارت برابر دروازہ کے تہی مگر آب
 دروازہ سے غریب کی طرف تھینا دو گز دیوار اوپر سے (حکا ارتفاع دو گز ہی) مسابو گئی ہے
 بقیہ دیوار جنوبی قائم و سالم اور دروازہ کا ارتفاع دیوار سے ایک گز بلند جب باہر جنوب دیکھ کر
 ہو کر دیکھیں نو سر زمین زمین اور زمین کے اوپر یہ دروازہ اوکے شرف رویہ دیوار جنوبی چار دیوار
 بالائی کرسی پانچ درمائی خور و حبیلین بنجر خشتی چونہ گچ موجود اور ان ہر پنج دروہین ۲۳-۲۳
 کھدی خشتی غریب رویہ متصل درمائی خور و حبیلین ستیں کھدی خشتی اس کے غریب رویہ بطور حجرہ
 اوسمیں دو دہن محرابی اُمنین باون باون کھدی خشتی میانہ میں محراب قدرے کھان اوکے
 میانہ پر بیضاوی دائرے نقش سنوت اب مرغول شرفی کا کار سنوت بوسیدہ ہو گیا ہے
 جب دروازہ کے اندر باون نو زمین پر تمام فرش چونہ سابق اس حجرہ کے چاروں طرف دیوار
 تہی اب حد مسجد حجرہ تک تو دیوار شمالی سالم کھری ہی جمین دودر خور و کھدی دارہین اور بقیہ
 دیوار شمالی حد مسجد حجرہ سے لیکر تا حد شرفی عہد ہا راجہ شیر سنگھ سے بعد ہا باران گر گئی ہے
 چنانچہ شمال رویہ حجرہ کے دیوار افتادہ سالم بڑی ہوئی ہے دیوار شرفی حجرہ ہی نصف شمال کھڑ
 سی گر گئی ہے اسمیں پانچ در کھدی دار ہے میانہ حجرہ میں شرف رویہ حد مسجد دو ٹہری بنجر بنجر
 شکستہ خشتی حجرہ در خشت کر یہ کثرت کھڑے ہیں تہرہ شرف رویہ ہر دو قبرین ایک قبر چونہ گچ
 کا ظم خان بہر جعفر خان کی اور دوسری خور و نواب جعفر خان مرحوم کی تہی مگر اب گر گئی ہے نام
 و نشان قبر کا معلوم نہیں ہوتا۔ محرابوں کے اندر بیچ میں بنجرہ مای خشتی اور مرغولوں پر ہر دو
 طرف دایرہ مای مدورہ جنہیں کار سنوت گچ غریب رویہ اس کے میانہ میں ایک محراب کھان اس کے مرغولوں

پہر ہی کا صوت گچ سر محراب ایک کشتہ مطول اوسیں رنگ ہرچی آیت الکرسی بکھڑی تخریب ہے
 اس کوئی ٹڑھی نہیں ماتی اس محراب کلاں کے اندر سے محراب جو گچ اوسن گلکاری رنگ
 سید دلاوردی طور دایرہ ماکوی دایرہ مسدسہ اور کوئی محبسہ اور صف محراب کے نیچے دیوار عربی
 کے اندر سر رویہ دو درجہ ماسے ہوئے ہیں درجہ ہائیں معتدل میں ریر صف محراب اسر کار دیوار
 کے ماسے میں ایک اور محراب قدوم مسدسہ میں دو آدمی ماسا میں میٹھ مادیں اس محراب کے
 سر عربی ہی صوت کار گچ تھے مگر اس ہمسیدہ ہو گئی اس محراب ہا کی شمال و جنوب وہ دو طاقت
 سر عربی مسدسہ کار صوت گچ کار قس علی ہا دیوار جنوبی و شمالی ریر محراب کلاں دو طاقت صوت
 کار گچ میں شمال و ویہ کی دیوار اندرونی محراب کلاں کی سیاہ میں سے مالای طاقت شروع ہو کر
 مال دیوار جنوبی محراب رائت اما قوی احمر کم یوم القیامہ مش
 رخن عن السادھا متاع الحق الدینا الامتاع العرو و دخل
 الجنة و دخل علیہا ذکر بالحراب و حد عدھا ر و گا
 قال ما مرهم الی اللہ ہذا قالت ہومن عبد اللہ تحریر ہے
 حقد رکھی ہوئی ٹڑھی ماتی ہی نقل اسکی کی گئی اور نقیبہ سے محمودی مگر اور ہی چند آیات
 تحریر ہیں فقط محراب کلاں کے نیچے ہی کار نقاشی و صوت اس محراب کے ماسے کثیر عربی وہ
 مٹاں محراب دیوار عربی سے ماسے نکلا ہو انظر آتا ہے محراب کلاں کے ماسے رویہ جو وہیں تخریر
 ہی اسکے اوپر ہر دو درجہ عول دایرہ ماسے مدورہ اسیں بکھڑی صوت لکھ لکھ اللہ اللہ اللہ
 دو درجہ سطر کے تحریر ہے اس میں ہجرہ دار کے شمال و جنوب رویہ اور در ہجرہ دار کے ماحول
 جنوبی موجود اور شمالی ماساں میں ہی کلمہ شریف بکھڑی حوس خط تحریر ہے حد مسدسہ کے
 شمال رویہ ہی دو درجہ ہجرہ دار میں او کی دو درجہ عولوں میں ہی اس طرح کلمہ شریف تحریر
 اسکی سر رویہ ماسے کی طرف سے سر ہا میں ہوڑی ہوڑی حارث گر گئی ہے + احوال مکان
 بہورہ یعنی تہ خانہ سر رویہ اس ہجرہ کے ایک مزار النہو بہورہ ہی صوت مدونہ

ماسے کی طرف سے سر ہا میں ہوڑی ہوڑی حارث گر گئی ہے + احوال مکان
 بہورہ یعنی تہ خانہ سر رویہ اس ہجرہ کے ایک مزار النہو بہورہ ہی صوت مدونہ

مال اوسکی بیہوشی کے باہر سے ایک تہہ خشتی جگا ارتقل ایک درعہ اور طول دس گز اور عرض ساڑھی سات گز تہہ کے چاروں طرف کنگری خشتی بنی ہوئی ہیں بیہ تہہ نیچے سے خالی بطور تہہ خانہ ہے اسکی جنوب روپہ واہ آمدہ رفت خانہ جبکہ زبان پنجابی میں بہورہ کہتے ہیں اندر شمالی دیوار میں تین طاقہ اور غربی شرقی میں ایک ایک اسکی اوپر میانہ میں ایک بالشت بلند اور تہہ خشتی جگا گوشہ نیرت و بائیں شکستہ ہو گیا ہے اوپر دو قبرین چونہ گچہ غربی دیوار اسکی شکستہ متصل اسکی ایک اور تہہ پنچہ استراحت کے عجب روپہ دیوار محراب دار نشان مسجد حال کاشا بجا نامہ محمد صالح سی یون واضح ہوا ہے کہ مولوی صادق علی صاحب گزاتی معلم قابل جعفر خان و خلیل اللہ خان تھے جب وہ فوت ہوئے جعفر خان نے بیان اونکو دفن کر کے خانہ بنوا دیا ایک قبر تو انکی ہی اور دوسری انکی قبیلہ کی وہ بھی صاحبزادیان رومہ کو بڑا پاکر تہہ تارخ وقات اونکی معلوم نہیں ہوئی *

احوال مکان بنگلہ

شال روپہ اسکے ایک اور گنبد ہنشل بنگلہ کڑا ہے صورت اسکی عجب نیچے سے مربع اور اوپر سے مثلث ڈالوان گنبد نہ امیانہ سے بٹاں پالکی شمال و جنوب روپہ اور دو گنبد ڈالوان بزرگ سیاہ چاروں طرف اسکے چار درجے کے اوپر پنجرہ ہا خشتی نصب اب مسمار ہوتی جاتے ہیں در شرقی اور بقیہ بتون مٹی سے بند در شرقی گناہ کے اوپر ایک طاقہ اندر اسکی اب کوئی قبر نہیں بلکہ اب یہ بنگلہ شامل جاہ بلاتی و بالی ساکنان گڈہی شاہ ہو بکر اور فتح علی شاہ اس میں کہاں وغیرہ کہتے ہیں اسکے شرقی دروازے میں ملتان مینار شاہجہانی ایسی ایسے مینار بعد شاہجہانی ایک ایک فرسخ یعنی پونے دو کوس پر بنے تھے چنانچہ اب بھی کہیں کہیں موجود ہیں اور حال اسکا یہ ہے کہ اجہ عالم کے عہدہ دار لاہور نواب خلیل اللہ خان ولد میر سیران نعمت اللہ امرائے عالم گیری سے تھا یہ شخص ہے کہ جو بیکم دار مشکوہ بہت استقلال سے گری لڑا اور بجز ان حضور عالم گیری منصب شمشیرازی ہا کر صوبہ دار لاہور ہو کر بیان ہی فوت ہوا اس کے

ایام نظامت میں ایک صاحبزادی اس کے ساتھ موسیٰ گیم دوسرے دوت ہو گئی تھی جو کہ فائدہ تھی
نواب خلیل احمد صاحب نے یہ مقررہ اور سکا طور یادگار ہوایا +

احوال مکان سجادہ گوروارجن صاحب

سہر لاہور کے ارد دروازے اور ایک چھوٹا مصلیٰ دہلی میں +

لاہوری دروازہ - سادہ عالمیں دروازہ - موچی دروازہ - اکثری دروازہ - دہلی دروازہ -
دکی دروازہ - المسہوکی دروازہ - سر والہ کوٹری ہی کہتی ہیں کشتری دروازہ - سی دروازہ
روستائی دروازہ - کشالی دروازہ - ہائی دروازہ - موری دروازہ یہ چھ دروازے

دروازہ روستائی کی ماہر بہت نزدیک شمال روئے قلعہ سے طرف عرصہ میں دروازہ قلعہ سجادہ

ہمارا درخت سگہ ہاؤس کے ساتھ گوروارجن صاحب کی یہ گوروارجن صاحب صاحبزادی

گوروارجن اس کے ہتھ گوروارجن کا مات مسی ہر دس کہتری قوم سوڈھی ساکن لاہور تھا انعام

اسکی سادی گوروارجن اس کی صاحبزادی سے جو بی بی مال گوروارجن صاحب کا بیٹا ہے کہ

قوم کہتری ہے اور گوروارجن طرح سے سے کہ تھاس جوں کت گوروارجن کی خدمت میں راجہ

سجادہ دگڑی لیس باوانا ملک صاحب کی تھے حاضر ہو کر حلیے سے راں بعد بارہ میں شکر ادا

ایک لکڑی کر کے نعمت خیرتی ماصل کی حفاظت سہو کی بیباں دس باوانا گوروارجن کی سہو

میں حال مصلیٰ کا تختہ بیچ دئے بیلی باوانا کی (جو موجود ہیں میان مصلیٰ)

کا تھا اور دوسری گوروارجن کی بیہ انگ صاحب قوم کہتری تھے جس سے تھے بیتری باوانا گوروارجن

امرد اس صاحب کے کہتری پہلی تھے اس گوروارجن کے صاحبزادی کا نام بی بی بیباں تھا

بی بی بیباں گوروارجن اس سے جو جو بیباں باوانا ہے بیباں گوروارجن اس سے والد بیباں گوروارجن

سے کہا کہ بیباں چاہتی ہیں کہ گوروارجن کی بیباں کی بیباں گوروارجن کی بیباں گوروارجن

گوروارجن ہے انہوں نے لکھا کہ گوروارجن کے گوروارجن کے گوروارجن کے گوروارجن کے گوروارجن

ایک رتہ چلے جاواں (سکی اولاد علاقہ مالوہ میں سوڈھی مشہور ہے) دوسرا ہاؤس گوروارجن

اپنی فقیر مست لاؤ لہذا مہتر اہم گوروارجن فقط گوروارجن کا بڑا بیہوشی جہند گوروارجن صاحب ہی
 بدرجہ کمال دشمنی رکھتا تھا چنانچہ مشہور ہو اور گرنہون میں مسطور ہے کہ گوروارداس صاحب
 کے جن حیات وہ حضرت نور الدین جہانگیر بادشاہ کی باس جا کر بچتی گوروارجن صاحب غازی کرنا
 رہا اور باعث اوسکا یہ تھا کہ گوروارداس نے گوروارجن داس فرزند خور داہنی کو لائق اور اراد
 ہونہار تصور کر کے ولی عہد سجادہ نشین اپنا سقر فرما دیا اور بہتی جہنجیال بزرگی و نخوت
 ازلی از دن چاندن ارض ہو کر چاہتا تھا کہ میں گدی پر بیٹھوں اس پر ایک دفعہ اوسنی بوسیلہ دیوان
 جہند قوم شاہی جو دیوان جہانگیر بادشاہ کا تھا (اور گوروارجن صاحب سو وہ بھی دشمنی رکھتا
 تھا جسکا حال دشمنی درج ذیل ہوگا) بحضور بادشاہ مخبری کی کہ گوروارجن صاحب جو روں کے
 تھا گئی میں اس وقت چند و لعل نے یہ شکایت کی کہ جہان پناہ ارجن بڑا خود سہرے کس کینال
 میں بہنیں لاتا دیکھو اوسنے اپنی بڑی بیہوشی کو نکال دیا ہے اتفاقاً اوس وقت نواب وزیر خان
 حاضر تھا اوسنے دست بستہ عرض کی کہ اسی جہان پناہ اگر جان کی امان باؤن تو عرض کروں
 یہ بات سر اسر خلاف ہی گوروارجن تو بیسے نیکذات پسوی زار و عابد مرخان و مرنج با خدا
 آدمی ہے اسکے حال ہی مذوی بخودی واقعہ بلکہ اسکی صاحبذلی اور کرامات کا قابل حال
 خود دیدہ عرض کرنا ہوں کہ فلان سال مقام لاہور میں مذوی در دشکم سے نہایت علیل ہوا
 اور چنہ معاملہ کرتا کچھ مفید نہ پڑا اور امام میں ایک سیکہ ارجن صاحب کا ہمیشہ
 مسیہ سلطان کے پیچھے سے دریا کی طرف آیا جا یا کرتا تھا اسکا معمول تھا کہ بانی سکھ
 مصنفہ گوروارجن صاحب اوس وقت باواز بلند پڑتا کرتا تھا ایک روز جب اس بانی کو آواز
 سپر کان میں چلا اوس وقت مجھ کو درسی گوئے آرام ہو گیا اور کئی روز اسپا ہی ہونا رہا
 کہ جب اسکا آواز سنوں تو درد خرو ہو جاوے بعد ازاں بدستور تکلیف دہی اکر روز
 میں اس سیکہ کو اوپر بلا یا اور وہ بانی اوس سے دشمنی جتنی دیر کہ وہ سیکہ وہ بانی بڑھتا رہا
 سچے آرام کلی رہا جب وہ چلا گیا تو پھر بدستور تکلیف ہوئی میں سجدت گوروارجن صاحب تمام

امر سر جو گور واداس کی گری مشہور ہو گیا اور کوہست صاحب کمال پایا اس میں جہانگیر بادشاہ
 کو اس عمارتوں کی بات پر یقین ہوا اور اس پر بھی سے تہہ مداراں جہانگیر بادشاہ سرکار
 ہم پہنچائی وہ جٹ ماعوا دیواں چند دلال کے ہمراہ رتھی حد کے تے احارب بادشاہ واسط
 تکلیف دہی گور واداس کے امرت سر رتھڑہ آخر اسی راستہ ہی میں تھے کہ گور واداس کو
 لوگوں نے اطلاع دیکر کہا کہ آتے ہیں اسے روک دینا یہوں نے فرمایا کہ یہ معافی نہیں
 جانا چاہیے تو وہ یہاں تک پہنچیں گے۔ جب وہ مقام کو پہنچے تو مالوئی میں مقام مسکورہ پہنچے
 ہے نہو بھی تو قدرت الہی سے وہ دونوں اعلیٰ راہی ملک عدم ہو گئے معطاعت سعادت
 دیواں حد کا گور واداس سے شہناک اسکی گھر میں ایک لڑکی تھی اسے لاگی نہ نہیں سر و دست حسن
 و شہد و تہہ وں کو دہی سے روانہ کمر کہ اسکا ماٹھ کیسے لڑکی سے کہ اس حد وہ تھاس کہ لڑکی
 امرتسر میں ہو سکے تو حنا انکا سرحدت گور واداس صاحب حاضر ہوئی اسکا در مار لگا ہو تھا
 اور ہر ملک کے لوگ سکھ اور سکے ماس بیٹھ ہوئے تھے اور اسکا صاحب راہ گور واداس
 ہی دربار میں کھیلے ماہادہ لاگی اسکو سد کہ لڑکی اس سے ملے گئے اور دونوں حد دلال ہو کر
 کہا کہ گور واداس صاحب کا صاحب راہ اس سر یوگ تھے اوسے کہا کہ میں امیر کیر ہوں اور وہ در
 فیر سرور کی ایک بیٹ جو مارتی ر لگانی جائیہ نہیں لہنوں نے کہا کہ آتے ہیں حیاں لہر مادین وہ
 فیزی میں آمیری کر رہا ہے اسراستے کہا جیر کہ منایہ ہیں ہم اور سکو دولت دیا دیکر امیر
 بیالیوں گئے اور اس لڑکے کو انہی ماس رکھیں گے یہ کیکر لاکھوں کو کہا کہ تم سگسے ماؤ
 اور جب دستور اہل تہود نک نکا کر ناٹھ کر آؤ اتنا تا وقت گھسار کوئی سکھ حاضر ہو کر گور واداس صاحب
 کو کہہ بیجا کہ آئیں دیواں نے ایسی کلام مقرر راہ کر کے لاگی روانہ کئی ہیں انکو لارم ہی کہ ایک
 لڑکی کا ناٹھ قبول کریں جب وہ لاگی بیجا دیواں لیکر حضور گور واداس صاحب آئی تو وہ ہوں
 حسب آلا پنا انہی سکھ کے وہ ناٹھ قبول کیا ہیں بعد سرحد دلال سفل ہو کر اسکا دھن
 جو گیا اور گور واداس صاحب سے مالہ انہی صاحب راہی کا اور دو سکھوں کی لڑکیوں سے کر لیا نام اور

یہ مین نام - گنڈا سنگھ - حضرت سنگھ فقط زنان بعد چند دلال در صدد اسکے رہتا تھا کہ اونکو گرفتار کرادو
مگر قدرت الہی سی پیش اسکی نہ چلتی تھی اتفاقاً بعد چند ہی حضرت جاگیر بادشاہ لاہور مین آی اور وقت
گوروارجن صاحب امرتسر مین پہے چند دلال نے موقع پا کر کہا کہ خداوند اذیکہی گوروارجن کیسیا
مغور رہے کہ حضور کی خدمت مین حاضر نہیں ہوا حضور نے فرمایا کہ اسی دیوان وہ فقیر ہے اور فقیر
بائیکہ کیسے نہیں ہوتے اگر اونکی مرضی ہوگی تو اگر ملاقات کریں گے والا نہ خیر لغیر اوںکی حسب کچھ
مدت گزری اور شہرت انکی بدرجہ کمال ہوئی تو جہاگیر بادشاہ کو شوق انکی ملاقات کا ہوئے تب
اونکو امرتسر سی طلب کیا وہ حسب الطلب بادشاہ کے لاہور مین اگر بعد مدت بادشاہ بوقت بار
بچہ دن کی حاضر ہوئی اوس وقت اونکی ساتھ سکھہ معضلہ ذیل تھی +
بہائی جیٹیا - بہائی پرانا - بہائی لنگا - بہائی - بہائی چند - بہائی بیج - اتفاقاً وقت نہوجا
کا تھا ملاقات حضور سی ہوئی دیوان عام مین چند دلال حاضر تھا اونکو بنظر داری تمام پہے گھیر لیا
حویلی اسکی لاہور کی محلہ ہیرامندی مین جہاں اتیک لال کنوان اسکا مشہور و موجود ہی ہے
جب گوروارجن صاحب اوسکے گھر پہونچے تو اوسنی حکمت علمی سے گوروارجن صاحب کے سکھان ہمارا ہی
کو الگ اور انکو تین تنہا دیکر دیا اور ہر صورت سی تنگ کر کے کہا کہ اگر ناطہ قبول کرو تو جہا
ور نہ قید مین ہی مر جاؤ گے اونہون نے فرمایا کہ کچھ جیسے کہتے کہ اڑا مغور نا بکار کا ناطہ لینا منظور نہیں
پہر وہ ہر طرح سے انکو تکالیف دینے لگا جب اس طرح سی تخمیناً ایک مہینا گزر گیا تو اوسنی دیگر ماکے
کلان مین بانی جوش کرا کے اونکو اوس مین بٹھلانا شروع کیا بلکہ کئی کئی روز تک کہا نا پہی نہیتا
اور دقیقہ از دقیق ایذا رسانی فرودگذاشت نہ کرتا تھا شدہ شدہ یہہ حال سکھان ہمارا ہی کو معلوم
ہوا اونہون نے گوروارجن صاحب سی استدعا کی کہ اگر آپ حکم دین تو ہم اوسکی بیج و بیٹا و سراپا
یعنی بد دعا سی نکال ڈالیں گوروارجن صاحب نے فرمایا کہ یہ بات مناسب نہیں دینا حسبہ روز ہی
اگر ہم ایسی حال سے سرگراں ہوجاویں گے تو داغ بدنامی اسکے ماتھے پر تاقیاست رہے گا۔
اور یہ امر شافی ہے کہ ہم باین رسوا سی شہید ہوں اور گوروارجن صاحب اس سی بچا ہوا

ایکس امراد اب الدین دست انداز کریم پڑا پوٹیلانا شروع کیا مگر ادھر سے
 ڈراہی بردو کیا جہ وہ ادھائی قول ماطہ کرناو آب سحر اکا کر کچھ قبول مکرئی انسر ادھر سے
 ہزارادہ کیا کہ کسٹر حس اکاد ہرم حراب کردن شاید کہ اوس خوب سی ماطہ قبول کریں گے بہرہ چہا
 من مردم ہے کہ اوسکی پوکر گنگو کی لڑکی بھی اوسکی سحال ایسی کہ پڑو والدین سکھ اوسکی بھی حس
 سر ابا حس پڑشدہ سپاہیان محافظ کو کچھ در نقد و دیگر ایک کٹوہ مالی کا مانتہ میں بطور بدد لیکر آت کی
 حدب من مشرب ہوی اور مار کر کہا کہ اسی تاج بہرہ سر اس سر احوال یعنی شیرازی آب کو ہر طرح
 تکلف دیر رہا ہر اور من اوسکے گھر من ایکی سکھی ہوں ست دور اس غم سے سری جان خانی ہے
 کہ ساد اس تکلف دہی کی سر اس من بردو قناب گر ماراں کر و صاحب کی درما نا کہ تیر کچھ تصور
 ہدین ہے جو کر گنا مو ماو گناو عا طر جمع رکھ ہر امر معد رہے آجہ معد ریت مندل بیس ہم نشو و
 ہیں اس کل ہمارا کال تصور و در و تاب ہی ہم مرعا و سگر ہر اوسکی گھر پڑت آوے لک اسکے گھر والی اس
 تکلف اونا دیگر وہ چار ہی اوسکر رارار روئی اور سر سپاہیو کر و صاحب کی کہ اسی ہا تاج
 آپ و عا کر من کہ من آپ س اول مر یا فون نا کہ ملا سی سما ماں آب کی مر یا با کہ چا تو ہی کل مر یا
 لگی نہ شکر وہ علی گئی ہر حد و صلے چرم عام کا ئی کا تارہ مسکو اکرا و کو کہا کہ اگر آج ماطہ قبول
 کر دگر تو من نکو اس حرم عام میں مڑہ کر ماہ ڈالو لکا بہرہ مسگر گور و صاحب کی کہا کہ چہا نکو در یا
 راوی پر عا دی ما کہ ہم ہشتاں گراؤں ہر نوچو کیگا قبول کر لنگر اوسی حرم جو کر امارت دی
 گھر سجت ہر ہر ہر اکر دیا گور و صاحب مدد کہاں ہر ہی رواہ سب در یا ئی راوی سوسی جہ
 در پردہ ہم سکی لوطہ در یا راوی جہاں اس بہرہ گند ہے اگر ہشتاں کیا مدد ہساں دخت و بچہ
 کہ عا دریاں کر دین پر عاں سکی لسم نو گرا و سدن چیتہ مددی روز جمعہ یعنی چارم باہر چہا
 سب اکہرا جہ سو تر لٹہ کر مانتی مطابق سہ اکہرا از رئیس چہر می ادھر نو گور و صاحب فوت ہو
 اور ادھر اوسکی ہونی ہی ہراں و بدنی جب گور و صاحب کی دہس آئی میں دیر توئی اوسکا
 فی مابین نزد کہ مہا دا اہوں لڑ پر پردہ ہا کہ ہشتاں حضور شاہی میں کیا ہو خود ملاں لڑنے

در بانی را وی بر آیا و جان او نکو دنیا بود و بیکر کبوتر لگا که چه خوش چرا بناسد مجھ کو بخمال ناط و خستر
آرام نہیں اور آپ لب دریا سایہ اشجار میں چین اور آفرین بہ سکر سکھان ہیرا ہی کی کہا کہ اسی بد شاعر
گورو صاحب جناب آپ ہی سوتری پنہ گنی کر اگر سر گیش ہو گئی ہیں اب کیا کہتا ہے جا اپنا کام
کر یہ سکھڑا پنہ گھر ملا آیا تو مان اپنی ہو گئی ہو ایک کونڈی غناک ہو ا بعد از ان چند سکھہ خادمان گورو صاحب
فرمایا مقام پر آپ کو جلا یا اور نیز مڑ ہی بلور نشان بنادی جب گورو و ہر گوبند صاحب اونکی
صاحبزادہ کو امرتسر میں پہنچے ہوی نوادہ ہون نے کر با کرم کیا اور قسم مانی مغلطہ کہا میں کہ
ہم اپنے باپ کا بدلہ اس سے ضرور لینگے حکم دیا کہ آج سو کو می سکھ ہمارا اوس بد ذات کا نام
زبان پر نہ لاوی بلکہ جب کہلے گا ذکر آجاو سے تو پہلے تین دفعہ ہتھکڑ یعنی لغت دے اور بعد از ان کر کے
بیت مویاں لکھ کر کیا کر رہی تھی کہ وہی سکھ کو دیکھا کہ اس کو کئی کوئی کہتا ہے اس کو بھی بیت و دشمنیاں گورو وارجن
صاحب کی نہیں کہہ دو اور پر ہی سحر ہو چکی ہیں اور ایک از اس جملہ پہنچے ہے کہ ایک دفعہ گورو
راند اس صاحب گورو وارجن کو روانہ لاہور کیا اور پر تھی چند مقام امرتسر ان کی خدمت میں با
کر اوقات گورو صاحب مغلطہ بدخط حاصل کر کے نام فرمایا گورو صاحب چند گورو وارجن ایک عرضی بعد میں اس کو
اپنے گورو وارجن کی چنانچہ نقل اس کی ہو گئی تھی **پانی** یعنی خط منظمہ - میرا من لوچر گورو وارجن ناہن
بلپ کر رہی چار کر تیاہن ترکہانہ اترے شانست نہ آوی بن درشن سنت پیار سی
جی ہون کہوئی جی ہون کہول گہانہی گورو وارجن سنت پیار سی ہے فقط معنی اس کی یہ ہیں
کہ میرا من موچی گورو وارجن تیاہن یعنی میرا دل تڑپتا ہے گورو کی درشن کیواسطی بلپ کرے
چار کر تیاہن یعنی افسوس کہ تیاہی وہی دل میرا پاپیا کہ موافق نہ کہانہ اور تری شانست آوی
یعنی پیاس نہیں اور تری اور آرام نہیں آتا بن درشن سنت پیار سی جی یعنی بغیر ویدار سنت پیار سی
ہون کہوئی جی ہون کہول گہانہی یعنی میں قربان ہوں اور تری صدقہ جاوون گورو وارجن سنت پیار
جی یعنی گورو کی درشن کیواسطی جو سنت پیار سی ہے جب پہنچے ہی مقام امرتسر پہنچی تو سکھہ بر بندہ
چھٹی سے پڑ تھی چند کو حقیقی ہائی گانا کر دیدی اور سنو وہ چھٹی ایسی جیب میں ڈال لی اور گورو وارجن

گوہر دیا حاجت اسکا نہ بہا کہ سادہ وہ بہستان ارض کا دیکھ کر ماس ملائیں ماس عیان عامل خط کو دیا
 وادہ کردا بعد حدیث کو ہی جواب اور مرستہ ناما گور وادرج صاحب فی الجہتی اور کی طرف روانہ
 کی ہو وہ پلیرا کہ پہاچی نصیر مرادہ جو ضرورت ہے سچ دہیں مانی نصیر اس دہیں سے اچھا ہے سچی خبر
 خط کو میں چرما سارنگ دیکھی مانی نصیر صفت موٹی کر ماہدی کہاں کہیں دیکھی دہیں سو دہیں جہاں لو
 دیا نصیر واہ واہ وقتہر جہاں لو سکوت ہر سچ مرادہ سچی نصیر ہار دوسرے ج
 اور سماں سکواں ہی مرادہ مکر کس کا ہے اسکا وہ سبب ہے کہ اوسے نصیر کس جی فی ایک دیکھ کر
 نامی کو مارا ہماہین گہولی جو گول گہا گور سچ مرادہ جی نصیر دل و جاں سو دہاں سوں ای مرستہ
 سماں کس جی کی بہہ ہی جہتی رہتی حدیثی مرادہ اس صاحب یہ پوچھا جی اس صاحب سے اسکا بھی
 جواب ناما اس گور وادرج صاحب فی بہایت متروک حطر ساں سکھہ سچ پوچھا کہ کیا عابہ ہو جواب
 خط ہنس ناما سادہ خط گور وادرج صاحب کلاں کو نہیں پوچھا اوسے عرض کی کہ میں پوچھ رہی ہوں پوچھ
 کہ جو دہاں کا محار ہے دہی ناموں آکر وادہ اعلم وہ پوچھا ہے ماہیں گور وادرج صاحب کا معلوم
 بہا کہ خط پر عیب سر لکھا کہ ہے بعد گور وادرج صاحب فی بہہ سبب خط اوسے سکھہ کو دیکر کہا کہ اوسے
 عیب گور وادرج صاحب کے ماہتہ میں دما عطف وہ نہ ہے اک کھڑی زلفی ماں گل جگ ہوا نصیر گور
 م م م ایک کھڑی زلفی سے فاقہ آماہی ہی لکھا پتوں کر رد تک آخری جگ مقدمہ سہو
 ہں کہہ ہی پراگندہ انداز اس کو کی نصیر ہار ہی پوچھ رہی ہوں ماہا وادہ آویسے عکس مندہ ہیں آتی اور رات
 ہیں گدلی میں دیکھ گور وادرج جی نصیر نصیر دیکھ گور وادرج کی دربار کی ہوں گہولی جی کہوں کہا جی میں سچ
 گور وادرج جی نصیر میں رہا ہوں نصیر گور وادرج کی دربار کی بہہ جہتی گور وادرج کے ماہہ میں
 اوس سکھہ فی دہی وہ بڑہ کہ نہایت ساں مونی حسب عنوان عطف پر مرستہ دیکھا لو معلوم کیا کہ ارج
 پہلی اس سے دو خط بھیجے جو ہکو ہنس مونی اوس سے ادہوں فی سمجھا کہ یہ بھی جہتی اسمن ضرور
 حرکت ہی بہہ سمجھ کر جانا خط لکھا کہ ہمارے پاس چل آؤ جہاں کہ وہ او کی پاس سے گزرتا ہے وہاں پوچھو
 اس سے مرستی کہہ دہی فی لوچھا کہ آپ فی جو خط اس سے پہلے بھیجے ہو ہکو ہنس مونی او کی نصیر مونی کا

حشا اگر معلوم ہے تو بیان کر دو گور وارجن ہ۔
 جانا رہا ہے جب پرہی چند سے پوچھا تو چنکر ہو گیا اس پر گور وارجن صاحب نے کہا کہ ہمارا ج آپ
 ی سکھ کو اسکے گہرین ہیچین تاکہ وہ اسکے گہرین سے فلان جامہ اسکا جو فلان مقام پر پڑا ہو
 و اسے الغرض ایک سکھ گیا اور اسکا وہ جامہ اٹھالا یا جب اسکی جیب میں دیکھا تو جسنہ وہ نو
 خط و کتاب ہو کر اور صاحب فرسور بار وہ خط پڑھ کر اونکی رنگینی عبارت کی بہت سی تعریف
 کا ظاہر اتنا نہیں کوئی عبارت آرا سی معلوم نہیں ہوئی شاید کوئی ایسی اسرار گور اسی انہیں
 سندھج ہو کر کہ ہماری عقل ان پر نہیں پہنچتی پرہی چند نہایت شرمندہ ہوا بعد ازاں گور واردا اس
 صاحب نے حسب مشورت پہامی بدھا صاحب کے جو ابتدا سے ہر گور و کو اپنی ماہتہ سے گدی نشین کرنا
 چلا آنا تھا گور وارجن کو گور و نبایا اور کہا کہ تم ہر طرحی لائق گور و ہو کر کی ہو کیونکہ تمہاری کلام لغز
 بانی برابر کلام سابقہ گور و ن کے ہے اور اب ہم جاہتی ہیں کہ یہ تین خط جو فی الحقیقت اکاس کر تین
 زمین میں اسکا چوتھہ زمین ہی ملتا کر و یعنی ایک و ایسا ہی خط بناؤ تاکہ روز قیامت یہ بنام چار بوڑھی
 مشہور زمین پور می زبان پنجابی میں زمین کو کبھی میں گور وارجن صاحب نے یہ جو ہنی پور می اوسینت بنا
بانی بہاگ ہو یا گور سنت ملا یا یعنی بوسمت کہ گور و ن فرسنت ہم کو ملا یا پر بہہ اپنا نشی گہر میں با یا
 یعنی ہر پہیہ پور می پور می ہم نے گہر میں با یا سید کر ی بل جانہ و ہرا یعنی جو ہم سیدو لگی تیں سو ہماری قبول
 ہو می اور اب ایک ہل یعنی سکند ہم سے جو ہر انہیں جاتا ہے ناک و اس نہارے جی یعنی چرنیدہ ناک آک پکا
 خلاص ہے اور تمام گور و ن میں دستور رہا ہے کہ جو بانی بنا کر ہے میں اسکے آخر سجائی نام مصنف
 گور و ناک صاحب کا نام لغز تین بعد اسکے گور و ردا اس صاحب گور وارجن کو کدی پر ہیا کر آپ
 روانہ موقع کو بند وال جو متصل فرنا راج ہو کر وہیں فوف ہو می خا پنچہ ساوہ اونکی و مان سو جو
 اور پورٹ روانکی غام سکھوں کو حکم دیا کہ گور وارجن صاحب کو فاقہ مقام ہمارے جانا اور اوپانکا
 بدیدہ کال کرکنا اس سے ہر ایک سکھ اونکو نہ دل سے مخدوم و مکر م جانتی لگا اور وہ ہی شب روز
 با و آہی میں اس وضع سے مشغول رہی لگو کہ شہرہ اونکا عرصہ قلیل میں زبان زور کار ہو گیا ۔ ۵۰

غریبانہ تن پہنا پارہ بنیادیاں کے خدمت میں حاضر ہوئی اور فرمایا چھ سو روپے مسیٰ عیسیٰ
 بیستہ نو کی مرغوب طبع ہے ہمراہ لیجاؤ جب وہ تامل کر کے سرور ہون تو ادباً عرض فرما
 کرنا انشاء تعالیٰ کہ سہ مراد لبریز حصول مرام ہوگا یہ سسٹیا سی سہ سو سات رات روستے
 بسورنی رہیں اور سسٹیا سی وغیرہ ہمراہ لیکر پارہ بنیادوں کی خدمت میں حاضر ہوئیں دونوں فر
 بہت مہربانی فرمائی اور وہ پرشاد جو پارہ گور و صاحب ہمراہ لے گئے تھیں بدل شاد
 قبول فرمایا اور پوچھا کہ باعث شریف اور سی کیا ہے اونوں نے تمام حال ایذا رسانی پر بتی چند
 کامہ مناسیٰ فرزند کہہ سنایا آپ نے فرمایا کہ خاطر جمع رکھو تمہارے یہاں ایک ایسا فرزند احمد
 پیدا ہوگا کہ جس سے تاقیامت نام باوانامک صاحب کار دشمن رہے گا ماسوا اسکے پیری و
 امیری اسکے در دولت پر آستانہ بوس رہیگی اسکا نام ہر گو بند رکھنا یہ مژدہ جان فرما شکروہ
 شادان شادان گور و صاحب کی خدمت میں مقام امرتسر واپس آئیں قدرت الہی سے اوسے در
 تخیل میدا کا بار ہو گیا نقد اگرچہ قبل اسکے حال سلہنی فوجدار شاہی کا بطور مختصر اور پرخری ہو چکا ہے
 مگر مفصل یوں ہے کہ جب یام حمل کے نوہتر منقضی ہو چکا تو برہتی چند سجایت چند دلال سلہنی قنار
 کو بارادہ قتل گور و صاحب کے ہمراہ لیکر امرتسر پرچہ آیا ارجن صاحب تاب مقاومت نہ لاکر بلکہ
 چند اشخاص کو ہمراہ لیکر موضع دواتی میں (جو امرتسر سے چھ کوس ہے) جا پہنچے ہر چند برہتی چست
 تلاش کی مگر آپ دستیاب نہ ہوئے وہ لاچار ہو کر پور واپس ہلی کوچہ گیا اور سلہنی افغان راستہ میں
 طعنہ ہنگ اجل ہو گیا جس روز کہ گور و صاحب موضع دواتی میں شریف لے گئے اوسے روز گور و
 ہر گو بند شکہ ماسی گنگا صاحبہ سے توالید ہوئے سکھوں کا اعتقاد ہے کہ یہاں ہی بد صاحب کی
 دونوں قول ایک ہی وقت میں پورے ہوئے یعنی گور و صاحب کو پہنچا بھی پٹھسی اور
 صاحبزادہ بھی توالید ہوا تا دم بخیر مقام گدی بادا بدیا یہ فیضان جاری ہے کہ اکثر اولادوں
 تو اولاد عطا ہوئی ہے اور اگر کوئی حاملہ تاحل ستان بہاؤ و نور و فرزند عطا ہوتا ہے بعد دو
 روز کہ گور و صاحب پھر امرتسر میں شریف لے آئے سکھوں نے کئے حد نہ خوشی تولد فرزند کے

کا کھانا کھانے کی وجہ سے پہنچے تھے۔ مگر سناؤ کہ جو جی مرنے لگا اترکار اتر سہیں آنا اور گورو صاحب سے صدر اسبق کر کے شہر دور و اس رہی لگا اٹھا۔ اٹھا مائی لگا صاحبہ ہمارے ہونے گورو صاحب کو ملاں دانیہ سو می پڑی تھی۔ ایک دانہ کو کچھ دیا کر کے اس امر پر اسی کا کہ وہ اچھے لسان پر ہر بلا ل لگا کر اٹھ کر ہاں ماؤ لگا۔ پتھر ہی مولود مر جاوے العرمین محمد رماں پے تھراں سے کہ میں حضرت سزا ہے نقد و قیہ بہتانوں پر رہی لگا اٹھ کر مرنے لگی اور گورو صاحب سے اعارت لکر مولود کو دودھ دینے لگی۔ مگر ابھی سے ایک اردو بچہ جو سوار صاحب راہہ کر دین صارت تیار ہیکلا اور پتھر ہی دانہ کو جہم واصل کر دیا۔ سناں اوسکی اسہوت ایسی سورم ہو گئی کہ ہر اربا حلف قیہ دیکھی کو اتنی سدا سدا پھرکت پر ہی کی ہی طست اربام ہو گئی۔ ہر لومائی لگا صاحبہ اس علم سراسر علم سے لڑ کر کو محوطہ دیکھی کی حب ہر گورد صاحب محال ہوئی تو پھر ہی حد معوں نے انکو صدام میں سے ایک رہیں کہ مبلغ پانچ ہزار روپہ نقد و سا کر کے بہہ مد دست کیا کہ وہ اوسکو دودھ مانہیری میں رہی لاکر کہلاوے حساب اوسے قبول کیا تو ایک روز دودھ میں رہی لاکر بہی حد کی اوسکی خوالہ کی وہ موقع ماکر ٹپک لپٹائی لگا لودہ اسی دروناک آوار سے العیات العیاب کر لے لگے کہ نام اہل حارہ مد گورد صاحب و ماں جمع ہو گئی گورو صاحب کی اوکو کو دین لکر ماحت رود و ہاں وہاں وہیں نے و مانا کہ بہہ دودھ رہی رہی حید موجود ہے اسکا اسمان کر لگو گورو صاحب سے دودھ کسی کچھ کو پلا حارہ ہی تڑپ کر مر گیا لو لو کون کو نقبیں ہو کہ مر کو مد مادر را دوی ہے اور وہ رہیں ہی مضمون رسل اترے و ہر کردہ حرا دارد اسلوب سدا دات اعسوی فی الدار و الاسر ہو گیا اس سے رہی حد پر نہ کمال حلق اندین سوا ہو کر اتر سہیں کل گیا اور مسور دہلی میں جا کر سحاب حد و لال رہی لگا گورو ملاں میں مرموم ہے کہ اس آسان تقیر جسم ہر جی حضرت نور الدین جہانگیر بادشاہ کی گم ہو کر محصور سے اسہارات عاری ہوئی کہ محکرو انعام اور مجرم کو سزاوار ہو کی جو کوئی سراج نقیہ معقودہ کا لگا وے اسقدر انعام

پاوسی بہ سکر بہتی چندنی حضور میں عرضی اس مضمون کی دی کہ گوروارجن صاحب کی پاس کئی
 مالی چور رہتی ہیں اور یہ تقویم آپ کی اوسین ضلع کراچی ہے اگر آپ اوسکو مفید فرما دیں تو بہتر
 آپ کی بیشک برآمد ہو جاوے گی چند دلال نے تائید کلام کی بادشاہ نے ایک امیر کو حکم دیا کہ حسب
 نشانہ ہی بہتی چند کی اشخاص مشیتہ کو قید کر کے حاضر حضور کرو یہ حکم ہو تو ہی دیوان مذکور
 بہرہ سنگین اوسکی ہمراہ دیکر روانہ امرتسر کیا قدرت آہی سی اوس امیر کو چار ملازم جنکو اوسنی
 بقصور بغیرت کر کے موقوف لگیا تھا بخیرہ خاطر در صدا سکی قتل کے چند مدت سی بہر بہتی ہی اور انہوں نے
 اوسکو سر راہ قریب انبالہ تھپا پاکر ضرب شمشیر و نیزہ سے قتل کر ڈالا قدرت آہی سے تمام ہندو
 میں خود بخود وہ افواہ ہو گئی کہ فلان ارادہ سے یہ شخص آیا تھا اور یہ برکت گوروارجن صاحب
 مارا گیا جب یہ شہر مسیح بندگان حضور شاہی ہوا تو حضور سے چند دلال دیوان مور و پختا
 ہوا اور گوروارجن صاحب منجانب حضور شاہی برسی الذمہ ہو کر ممتاز ہوئی فقط اوسی کتاب یعنی
 رد بلاس میں مرقوم ہے کہ خسر و شاہزادہ خلف حضرت چانگیر بادشاہ کا کسی قصور بردہلی
 سے خارج کیا گیا جب وہ ضلع امرتسر میں بمقام زننارن آیا تو گوروارجن صاحب نے حسب
 معمول خود تین روز اسکو اپنے پاس رکھا اور نہایت عزت و توقیر سے ضیافت کی اور بوقت
 رخصت مبلغ پانسو روپیہ نقد عطا فرمایا جب وہ جلا گیا تو دورہ کنان بادشاہ صرح بھی لاہور
 میں تشریف لائی ہر ایک کو خوشی ہوئی دور و نزدیک سب ہر کہ وہ آستانہ بوسی کیوا سطر
 حاضر ہوا ارجن صاحب مرد فقیر زاویہ نشین تھے او کو خیال حاضر باشی ہوا موقع پاکر دیوان چندو
 نے حضور میں عرض کیا کہ چنانچہ صادر و وارد سے سچہ معلوم ہوا ہے کہ حاکم امرتسر
 ارجن کو بدایت آستانہ بوسی بندگان حضور بنا کیا گیا مگر وہ حاضر نہیں ہوا بلکہ علی الاعلان اپنی
 سکھوں میں بیٹھ کر کہتا ہے کہ اقبال چغتائی چراغ سحر می ہے حضور گو نہ ناراض ہو کر اور
 فرمان شاہی بدین مضمون جاری کیا کہ ارجن جلد تر حاضر حضور ہو بغیر ہوسچے فرما دیں
 عالیشان کی گوروارجن صاحب مذکور باہنچ سکھ خادم اپنے ہمراہ لیکر واروہو جو جتدو لال کے

اول میں ہوسکتا ہے اسلئے درجہ کمال سمجھئے موٹی ہی اوسے حال کیا کہ
 یہ آدمی ماحد است اگر حاضر دراز نہ ہو گا تو سچائی و سب سوت مانگا یہ حال کر کے اوسے پوچھو
 کہ مار کر لیا اور دیا اور پھر یہ اسے بہت بہت کلمے دکر اگو دنگا اسی عالم لگا کر ما۔

مال بعد وفات گورو وارح صاحب

جب گورو وارح صاحب ہو کھڑو کہ روہر گو مد صاحب امرتسر میں تھی اور وہاں سام بہاد
 اکال مکہ ایک جگہ جواس ملک بہت بڑا ہے طارک ایڑی نام کا مقام کہی کہ بعد اوسکے بیچ رکھی اور
 اسکو مدھی آمار کی اور سچائی ایک بلوار کر دو غور اس رہ کر کس اور آستہار یا کہ ایک بلوار
 سرس کی سے اور دو تہر سپر کی اس تمام بلوار سردار سی چندو فعل سے ایک چٹنی
 حدب اور اس مضمین کی مہی کہ بعد آہی سے گورو وارح سرگاس ہو گئے ہیں اسکو
 دارم سے کہ مال اوسکے روکی کا موکلہ الار میں دیوں ساہی ہوں آپ کو حراس کروں گا
 گورو بہر گو مدنی جو انا لکھا کہ مال کیا ملک سردار ہم سک اپر باب کا قصاس سمجھ سے لنگر اسپر
 چندو فعل سے سمجھو رہا گئے عرص کی کہتہ ہر اس میں گورو بہر گو مد پسر گورو وارح بہتیار مد
 رہ سکتے اور اسی اب کو سچا ماد ساہ کہلا ماسے اور وہاں گدھی لنگر تخت مایا ہے ماد شاہ نے
 لوہاں در بر جان اور گنج سنگ کو اس مراد سے روانہ امر سر کیا کہ گورو بہر گو مد کو ماعز حاضر حضور
 کریں ایک وقت حال در مال موہہ دو نو امر گورو بہر گو مد کو ہمراہ اسی طرف دہلی لے گئے پھر
 کہ مقام امر سر پانی لڈا اور پانی گو دو داکش فام مقام رہے جب گورو بہر گو مد دہلی میں
 ہوئے تو دھرا اکا مقام چھوٹے حوتل در مای حاسب مقرر ہوا اح ماد شاہ سولافا ہوئی
 نو ماد ساہ فر لافا اولی بہ سوال اوسو کیا کہ کہو جی مد و اچھو ہیں یا مسلمان گورو صاحب نے
 جونا بہ سید مسد گورو وارح صاحب کا سلاہ کوئی نوئی رام رام کوئی نوئی فداہ کوئی سیو
 کو مسلمان کوئی نہ : کاس کریم کرادار رحیم : کوئی بہادھی تیر تہہ کوئی ج حاء کوئی کریم
 پوہا کوئی : نوہ کوئی پڑھی مد کوئی کب : کوئی اور ہے بل کوئی سیدہ کوئی کیری رک

نوادہ کو ماہیہ میں ایک سمرن یعنی قبیح نہایت خوشنمیش قیمت دریا میں شاہوار کی بی بی بادشاہ نے کہا کہ
 گورد صاحب اگر اگلا نہ سمرن کا آپ مجھ کو دین تو میں اس کو اپنی شیعہ کا امام بناؤں گورد صاحب
 نے کہا کہ یہ تمام آپ کی نذر ہے بادشاہ نے کہا کہ یہ تمام آپ کو مبارک ہو گورد صاحب نے کہا کہ جہاں شاہ
 ہمارے باپ گورد وارجن صاحب کو گلے کی مالا جو اس سے ہزار درجہ بالا تھی چند و لعل و نیش
 کے گہر میں ہے اگر آپ کو تو ادین تو فہما ورنہ میں ہر در فیا مست و عویدار ہونگا بادشاہ نے چند
 کو حکم دیا کہ وہ مالا حاضر کر اسنو ہر چند تلاش کی مگر دستیاب نہ ہوئی اس بات سے اس پر ہر
 ہو اگر صاحب نے قصاص کا دعویٰ اس پر کیا بادشاہ نے چند و لعل کو قید کر کے حوالہ کر دیا ہر گوند
 صاحب کو دیا کہ حسب طبع آپ کی مرضی ہو اس سے اپنی باپ کا بدلہ لین ہم اس سے بری ہوتی گورد
 ہر گوند کو دیا کہ سکر گلے میں زنجیر آہنی ڈال کر اپنی شکاری کٹھن میں بند ہوا دیا اور اپنی سکھوں کو حکم
 دیا کہ جو سکھ ہمارے چلیے ہو اسکو پانچ پانچ جوتی لگا دی ہر نوہ ہم آہنی کہ وہی جانتا ہو گا پھر اسکو
 سر پر خاک ڈلوائی اور اسکو ہمراہ سگان شکاری کر اور سر میں نے آہنی بعد بادشاہ بھی اس
 طرف آیا پہلی بمقام گمناہ چند دریا اور پورا و لاہور ہوا اور وزیر خان کو دیا چھوڑا گیا کہ گورد
 صاحب کی بی بی ہمراہ لاوے بعد چند روز گورد صاحب کو ہمراہ اپنی مکتبہ میں آئی اور یہاں
 اسکا کالا ہنہ کر کے ہوساری خوش ہر میں پیرا کہتے ہیں کہ موتی ہا ہا ہر میں ایک پیر ہو سچا ہا اور
 ادنی سے چند و لعل با لوگرم منگو اگر گورد وارجن صاحب کو بدن پر سنبال اتارسانی ڈلوایا کرتا تھا
 جب اسنو چند و کو اس دلت میں دیکھا تو اپنی ہونٹوں کا کرچا اسکو اب مارا کہ اسکا
 ہیٹ پھٹ گیا اور سر باز از سر سوار مر گیا پھر گورد صاحب کو سکھوں نے اسکو سور یونین گیسٹ کر
 دریا برد کیا انج یہاں لاہور میں گورد و ہر گوند آئے تو بمقام مزنگ دمان ڈیرہ کیا کہ جہاں رایت
 مقام چھوٹوں بادشاہی شہور ہے وہ مقام ادنی ہونٹوں سے متبرک معبد سکھان بن گیا جی اکیو
 کا ذکر ہے کہ چھوٹوں بادشاہی میں گورد و ہر شاہ کر اکیو مداون پانچ سکھوں کے جنکا نام اوپر تحریر ہو
 چکا ہے بمقام ڈیرہ ہذا شریف لاش نشان سداہ و مریے گلے بدست خاص خود بنایا اور

اتر رہاں سے بطور پیش کسی دریا کہ اندر بدی رہاں مکان ماناں سدر سے گاہ
 تعداد ان حب اسر سرفانی کو تو ایک لکھ کر لکھا کو عمارت کیں کر گنا نہاں اعداد اس
 اہارہ سو سوسوں میں ہمارا رجب گاہ دریاں اول ایک سدر معمارہ ہمارہ ہی واپا ہر
 اہارہ سوہ اوس میں حکم ہمارا سسر کہ عمارت موجودہ تارہوسی اسی بہر مکان مامات
 ہتا کہ ہمارا سسر کہ سرکہاں ہو گئی حب ہمارا راج کھان در سدر واپا تو اسوہ ہماں
 حاکم سکہ گہاں کا کہی لکھ مقرر کا اور در سے عمارت سدر اسکہ مقرر کردی مام
 اسکہ کبیر اسکہ سوڈ ہی ہی ہماں مقام بریکان خود حاکم کچہ در دیار کا ہتا حب کبیر سکہ
 اہارہ سوہتر میں مرگسا توڑی اوسکی ہی ہماں ہماں ساہنگوئی شک خود مدد ہماں لکھ سکہ چاہ
 ہماں گدی میں ہوا حب و کچہ ہماں اہارہ سو کا کوس میں ہکر اسی عالم لکھ ہو گسا توڑی
 اوسکی بھی ہماں سے تعداد ان ہماں میں سکہ ممر مامی اوسکا گدی میں ہکر سکہ ہماں
 ہوا اہارہ میں فوت ہوا ٹری اوسکے ہی ہماں ہوا خود سے تعداد سکہ ایک سکہ سکہ
 اوسکا گدی میں ہماں ہے اور دو ہماں جمع اوسکے ایک سکہ دو سکہ سکہ مکان کی آمدی میں
 حصہ وار میں مام اوسکے چھوٹیں مام اوسکی ہماں ہماں ہماں ہماں ہماں ہماں ہماں ہماں
 ہماں سکہ کا دس سکہ ہماں ہماں ہماں ہماں ہماں ہماں ہماں ہماں ہماں ہماں ہماں
 معاف ہتی ایک موضع میں سورہ سالانہ دواہ میں دو سہ موضع مدی نور جو صلیع ساکوٹ
 میں ہے اور میں روہہ نومہ در بعد حراہ میں ہماں ہماں ہماں ہماں ہماں ہماں ہماں ہماں
 مدی نور جسکی آمدی سالیانہ سورہ وہ ہے صلیع ساکوٹ میں اور ایک چاہ جسکا سالیانہ ہماں
 سہ علاقہ فقور میں نامری سرکار و اگر اربعہ سکاٹ ناہ ماہ چارم ماہ مری حور شل ہو رہے
 اس سے ہم مراد ہے کہ سادہ سکہ لوگ جمع ہو کر سماج سہی ہیں اور کرنا رست و قسم ہوا
 سہ علاقہ اسکہ دو ماہ کی سال بہر میں کور و صاحب کی بطور سہرا دہ کہیا کی ہوئی ہیں اور سور
 دو چار سو آدمی ہمارا ہر سکہاں و سادماں کو کہا مام ہے جو کہ تاریخ تولد و وفات کو روٹھا

ہر ایک شخص کو بخوبی معلوم نہیں لہذا گور برنالی سے استنباط کر کے مفصل حال درج ذیل ہے :

در باب احوال گور برنالی گوروان سکھان

گور برنالی ایک کرشنون کا خلامد ہے اوسمین کل حال تاریخ ماہ تولد و وفات گوروان

نام	تاریخ تولد	مقام تولد مع نام پدر و مادر	حال وفات
گورو نامک	پورن ماسی روز چار شنبہ ۱۵۱۱ بھجوان کرشنون بکر جی	مؤیدی سافل بار بجانہ کاکو بکتری نام والد پترو	بہ فوت ہندین بدو زاسو دسی دسویں سن ۱۵۹۶ بمقام کرنا پور چاودرنا کریشور اور گم ہو گئے
گوروانگ	۱۵۰۶ اکادشی بباکھہ جازنجی ران کی	موضع ہری نام پدر پیرو نام مادر دیا گور	سن ۱۶۰۹ بخت سدھی چوتھہ مقام کنبہ در علاقہ امرتسر
گورو امر داس	۱۵۰۶ بباکھہ سن ۱۵۶۶ بھجوان کرشنون	موضع باسکر کر نام مادر پیرو پکنور اور نام پدر بھجوان بھادیرن	گوبندہ وال سن ۱۶۱۲ سولہ سو تیس پورن ماسی
گورو داس	۱۵۰۸ کانکست بوقت چار بکر دن پڑ ہے	لاہور نام پدر ہر داس نام مادر کیم کور	سن ۱۶۳۸ سولہ سو اڑتیس بھجوان بھادیرن گوبندہ وال ضلع امرتسر
گورو راجن صاحب	۱۵۰۸ بباکھہ سولہ سو دس	گوبندہ وال تمام مادر بھانوی و نام پدر راج داس	سن ۱۶۳۸ سولہ سو تیس بھجوان بھادیرن بمقام لاہور
گورو ہر گوبند	۱۵۱۲ سن ۱۶۵۲	موضع دولی نام پدر اجڑ نام مادر گنگا	سن ۱۶۹۵ بمقام کرت پور ضلع ہشیار پور
گورو مہر راسی	سن ۱۶۸۶ بباکھہ	کرت پور پدر گورو دنا و مادر انتی	سن ۱۷۱۸ کرت پور نومی کانک

ਦਕਰੈਇਨਰਹੈਨਕੀਤਿਸੁਅਗੈਹੀਮਾਰਕਰਤਾਰਾਨਨਕਦਾਸ
 ਤਕੀਸਰਨਈਜਾਕੇਸਥਵਾਅਖੰਡਅਪਾਰਾਐਵੈਯਾਪਾਵਨ
 ਹੈਨਦਿਰੀਗਾਮੇਰਾਵਤੀਤੀਰਵਸੈਲਵਕੇਸੇਹਰਾਤਾਤੁਸੀਮਨ
 ਖੁਰਜਸੁਹਾਵਤਦੁਸਰੇਦੇਵਨਕੇਜੇਹਰਾਬੀਚਉਭੈਗੁਰਸਿਖ
 ਹਜਾਰਚਿਤੈਚਿਤਜੈਸਥਹੈਮਿਹਰਾਰਾਰਪਦਾਰਥਸੋਉਲਏ
 ਪਰਸੈਗੁਰਾਮਰਜਨਕੇਦੇਹਰਾਸੀਮਤੁ੧੮੧੮ਸਾਵਲ
 ਸੁਦੀ੧੫ਸੁਭੈਰਵਿਵਾਰਟਹਿਲਕਰਾਈ॥

گرد اس مکان کو چار دیواری خشتی جسکا طول ۵ سگز اور عرض ۳ سگز اور قلع سواتین گز
شرقی اور شمالی دیوار باہر سے چونکہ کچھ سفید گلاب قدیم ہو سیدہ دیوار شمالی میں بھی ایک
درمحرابی تھا گلاب انیٹون سو مسدود ہو گوشہ ایساں پر ایک گیند سی جسکی آئینہ درمحرابی اوپر
کس شکستہ اور گوشہ گینی پر ایک درخت پیل گرداوسکی مدورہ دیوار اسکی ساتھ ایک چھ بان
دو منزلی گوشہ نیرت و باجپ پر موہڑہ باہمی خشتی موہڑہ گوشہ باجپ قدرے شکستہ ہو سیدہ
اس در شرف رویہ کی اندر جانی ہی بطرف جنوب ایک کوٹھہ چون گچ تصویر دار جسکا ایک میں
غرب رویہ اور ایک شمال کی طرف اس جگہ کو سبھی کی دیکھ کہتی ہیں با عجب اسکا بہت ہے
کہ یہاں ایک کوٹھہ سنگ سرخ واسطی رنگ سیاہی کے گاڑا ہوا ہے اسکی جنوب درخت متصل
دیوار شرقی ایک والاں ستہ دہنہ اسکی باہر گوشہ نیرت میں چاہ کمان بطور بادلی خوب رویہ
زمینہ اس بادلی کا بہت زمینہ شمال سے چکر جنوب کی طرف چاہ میں بانی ہے کیا رہ درجہ
زمینہ خشتی نیچر اور زمین تو ایک سل سنگ سرخ کی لگی ہوئی ہے دیوار کھڑا ہو کر آدمی پانی
لی سکتا ہے اس چاہ کی دیوار میں ۵ درختیں ہیں انہی میں مراد لگی ہوئی ہیں کہ بوقت
غواصی آدمی اسکو پکڑ کر غوطہ مارے غرض اس زمینہ کی درجوں کا ڈیرہ گرد رہے

کر اندر طرف شمال و ساہی ایک تہ دہہ محرابی مسقفہ مرتہ سر کی نوین جسکے اندر طرف
 شمال ایک کو تہری اس گوتہ ایساں میں اندرون چار دیواری قد آدم بلند چار سادہ
 حسی جو گچہ ہا ہی حاکم سنگ کی جو تہاں پہنک گئی بس ہا اوسکی سو پ روہ ہا ہی اصل
 سنگ کی اوسکی خوب کطرف مادی چھٹی ستر کار حوس داس ہا راجہ رجب سنگ کی مام سہتر
 دو گچہ سرکار ہا و تہ سیر ہستے کہ اوسکی اعداد و دہ گچہ سردار شہور ہے و سار کو زمان
 ہجائی یک کہتر ہیں اور و دہ حوکلان اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ سردار شہری دستار میں پانچ
 ہو گئی حوی دیوار کی اندر طرف شمال ہی چند کو تہی اور کو تہریاں معد ایک دیوارہ میں اسکی
 خوب روہ ایک چار دیواری کی اندر کسد سادہ کا بہت اچھی عمارت سے ماہوا واقع ہے
 فاصلہ عمارت سادہ کا دیوار حوی سے میں گر اور حوی سوا آٹھ گریس سے دس گریہ
 سادہ چار دیوار کی اندر حوت کی طرف واقع ہے شمال روہ سادہ کی ایک دالان اور دالان
 کے ساتھ طرف خوب و حوت اور دالان جو بہ عام کر بہ ہے شمال روہ سادہ کی تمام دس حوی
 ماہوا سے گوتہ اسان میں ایک جو رۂ چار اچھے مرقع سواد و گریہ و ر اور اوسپر بہت
 پہلو تہرہ حسی ماکردن مندر ستر کار اسکی اور ہر ایک و بلند دیوار اسکے میارہ میں ایک
 جہہ اسو کہ گر مادیچ میں رسوں سے ٹکر ٹکر ہیں اس تہرہ کی آٹھوں پہلو میں تصویریں سب کو
 سی ہوئی ہیں اور عمارت سادہ کی دو درجہ والی ایک درجہ و چار و ن طرف ماہر معام کھنڈ
 اوسکے درساں میں دیر گنبد صورت اسکی مربع راہ آمد و رفت طرف شمال اگر اسکے میں سیر
 حسی جسکے خوب و شرق روہ سیر حسی ہی ہوئی ہیں حول و عرض اسکی برابر سادہ ہو گیا رگر
 کرسی معام و رشن سے سوا گر بلند چاروں طرف مالامی کرسی میارہ میں تہ دہہ حسی معلوم
 ایک ایک کھڑکی انکی سر پر ماہر میارہ میں جہہ کندی اور ہر دو گوشہ سالمہ گندی ان میں
 کہترے حسی عمارت اسکی اندر ماہر سے فاصلہ حوی حسی استر کار معش ماہوا ویر سوا گر سر
 طاب کہہ کا درجہ اندرونی حسیں ماہر سادہ ہے نامعرب درجہ بیرونی مربع اور گچہ

جس میں آئینہ لگی ہوئی ہیں یہاں باہر گوشہ ایسا بن ایک مشتری یعنی نقارہ کلان رکھا ہوا ہے
 جو ہر روز شام کو سجا یا جاتا ہے اور اندر میان میں ایک چوڑا نشان سادہ س درجہ اندرونی
 کا دروازہ شمار ویہ جس میں کثیر و سنگ مرمر کا لکھا ہوا ہے عرض اشکاسو اگز ارتفاع پونہ بیس گز
 اس کے آگے باہر بیرون دوزینہ سنگ مرمر کی اس درجہ اندرونی کے باہر کی کرسی سے ایک
 گز بلند اس دروازہ میں تختہ چوبی رنگین گلکار لگی ہوئی ہیں اندر منصابہ تہ یک تہ ہر پشت پہلو
 سنگ مرمر کا اور بقید تمام فرش خشتی چون گج برنگ ہرچی اسکے اندر بطرف شرق و جنوب دو دریچہ
 خشتی جن میں پنجرہ مائی گلئی سرخ رنگ کی لگی ہوئی ہیں اندر تمام تصویریں بنی ہوئی ہیں
 سقف منقش استعتر کار طلائی بطور شیش محل جس میں تمام آئینہ لگی ہوئی ہیں چوڑا سادہ
 ہمشکل منبر چسپہر ہمیشہ خلاف کبھی سفید کبھی رنگین کبھی زرکار ہزار ہا ہے اور تین ہزار ایک
 سو چھل ہمیشہ اس پر رکھا رہتا ہے باعث اس کا یہ ہے کہ بعد ہمارا جہ رنجیت سنگہ
 پہلا سنگہ کالیہ اکر و زیہاں آیا اور تیر و کمان نذر چڑا گیا اور حکما کہہ کیا کہ یہ تیر ہمیشہ سادہ ہر
 راکرین اوپر سیاہیاں طلائی زری کا اور کبھی سادہ تاربتا ہے فرش قدر مرمت طلب
 ہو گیا تھا اب عرصہ ایک سال ہوا کہ راجہ صاحب والی ناہیہ فی فرش اندرونی کے معہ اجارہ مرمت
 کرا دی اس کی یادگار کیواسطہ بطرف جنوب اجارہ پر بخط گور کبھی نام راجہ صاحب کا لکھا ہوا
 مقام طواف کر گوشہ نیرت میں زمینہ اوپر جائیکا بالائی منزل ثانی و گنبد طواف گاہ سے بارہ
 زمینہ خشتی چتر کر اوپر ناہو ہا ہے سقف زمینہ قابوئی جب اوپر جاوین تو سقف پر فرش چون
 کچ چاروں طرف دیوار قد اوم بلند جس کے چاروں گوشوں پر چار گنبدان مربع مرغولی قدر سے
 کلان کلس دار اور اوپر دیوار میں منضرب دیوار نو گنبد می مجر اکر اڈنئس اوئس گنبدان
 خور و کلس دار خوشنما کر اب کسی کسی کا کلس ٹوٹ گیا ہے میانہ میں گنبد کلان
 جس کے گوشہ بانیب میں ایک مربع سقفیہ یہ جس کے بطور خفیہ خانہ ہے اگر اس میں
 کچھ اسباب رکھا اسکا منہ بند کر دیں تو یکایک کوئی ساخت نہ کر سکے تمام عمارت گنبد

اس سرکار پہاڑی داراد پر کس طہی چارون طرف اسکے کوشوں تر مار گیدیاں ان پر کس طرح
طہی طبع ماسواہی اسکے چاروں طرف سات سات گندیاں خورد کلس وار کل ٹھانسل دروازاں
کوسید صاحب والہ عام مقصورہ شہر کائنات کا تمام مدعی چوبی جیکے سارہ من ایک آئندہ درویش
ہاں کر ہند ماہی معصلہ دین سکے ہوئے ہیں ادہ گرہتہ دو گرہتہ کور و گوید صاحب اکسا دگر
اوپر سیاہیاں دریاسی کا اور کبھی اور اور کبیر کا اندروں و نوار عرچی میں طاقتور وں رحاں
نہاسی او میں منسور گوردہ ہر گوردہ اور کور و احس و گوردہ راد اس اور ناما نامک اور گوردہ واک
و بیرو دسوں کور و کی قسط اس و ترہ میں معصلہ دل لوگ رہتوں میں ست سنگہ ہر اس سنگہ
کس سنگہ سجادہ لتیاں سور و اس چار و کس حشکا اصنی ام سو میں سنگہ یہ لاگر می کا ہی
کام کرتا ہے ایک فوال خود و وقتہ آتا ہے او سکوا اٹھارہ رو بہ سال و تیرہ میں معط

احوال نگہ روضی شاہ

ما سر در وارہ موجی کر سرت رویہ احاطہ میان گاما ہر اح ایک مکان التہور نگہ روضی شاہ
اس میں پہلے روضی شاہ مامی قیر مانی اسکا رہتا ہا اب اسکی لڑکی سمات دانی اسکی
پدر ہے اور فراس روضی شاہ کی روبروشی کو ٹہہ مسکن تہرہ جتنی ہر دوسیدہ سی موجود
سے کہیں میں کہ بہ تر امیر آدمی سلسلہ جلالیہ کا فیض تھا چوٹ اسکی ایک نگہ گنج علی شاہ دوسرا
عشق کا دھرہ تہرہ یہاں گوشی مال لایق سحر یہ ہیں

نگہ مطہر شاہ فقیر جلالیہ

اسکی سر کی طرف نگہ شاہ موجود ہے وہاں اب دیر شاہ تہرہ مطہر شاہ رہتا ہی بہ نگہ
مطہر شاہ بی بعد ہمارا رحمت سنگہ موانا ہا اب ہاں ایک کو ٹہہ سنجہ فقیر حکم جنوب روہ
ایک چوکندہ ہی جتنی اس میں ہیں ایک مطہر شاہ کی دوسری بیتم شاہ کی تیسرے ہاں
کی بہ دیر شاہ کہ اسی کر کے اوقات لکھتا ہے اور بوالدار فیض ہے اسکی پاس کوشہ تہرہ

مین احاطہ میان گاتی پر اچھ اب وہ میان گانہ صاحب مہر مہونی سیپل کبھی مین اور عمارت
اپنی احاطہ کی روز بروز بڑھتی چلی آتی مین اس باعث مہی بہ فقیر شاکی ہے اور کہتا ہے کہ میری
کچھ زمین انہوں نے لوٹ لی ہے شرق و شمال رو بہ اسکی محمد ریکت علیخان صاحب شخصہ دار
لاہور نے ایک کوٹھی بنائی کچھ بڑی کی ہے جب وہ بن جاوگی تو یقین ہے کہ بہ مکان زیبا یہ
اسکی مخفی و پوشیدہ ہو جاوگا فنف

حال گورستان حضرات سادات گیلانی اجراء حضرت پیر محمد شاہ گیلانی

بہ گورستان ایک تہڑہ پر بطرت گوشہ گئی مقبرہ غازی الدین حیدر نور بطرف بائیں کوٹھی
کچھ صاحب محرم محمد جوڈیشل کشتہ پنجاب و جنوب رو بہ جاہ المشہور جاہ پانی و اتمان والد
و خانقاہ و رگا ہی شاہ و کوٹھی کبستان حال صاحب بہادر دہشی کشتہ بہادر و خانقاہ حضرت شاہ
اسما جیل کی واقع ہے اس میں مقبرہ بزرگان حضرت پیر محمد شاہ صاحب گیلانی مین اب بہ
حضرت بڑی نامی گرامی سادات عظام ملک پٹن مشہور مین تمام لوک انکا دل و جان سے
ادب کرتے مین صاحب زادہ ابی حضرت شاہ مردار حقا مضمون الہی لدا سہا سہا
بڑی بلیق فہیم صاحب علم و حلم زہد و تقویٰ شعر گوئی مین بد طولار گہتر مین سابق مین بیان
چار دیواری ہی پختہ عالیشان عہد سلف کی پنج پٹی شرق رو بہ اسکی ایک مسجد بڑی بلند تین گہنڈ
والی المشہور مسجد شاہ بدر موجود تھی وہ مسجد مہربانی سردار خان نہر دار موضع فرنگ سمار
ہو کر نابود ہو گئی یہ حضرت میر شاہ صاحب بیت مسکین مرزا جی کچھ بنوئی اب تک کنڈا رہ
اس مسجد کے معلوم ہوتی مین وہ مسجد مسمار شدہ مبنیہ بر بدل خان امیر شاہ جہانی کی تھی
عام لوک اسکو بہادر والی مسجد کہتی تھی اب صورت اس گورستان کی یہ ہے کہ زمین فرخو
مشعلقہ جاہ پانی و اتمان والد مین بطرف جنوب ایک تہڑہ ہے جسکے شمال و شرق و غرب کی
طرف دو دو قد آدم بلند عمارت اکٹرا ونگی کڑی ہے او سہراب اکیس قبر مین خام جنوب
رو بہ اسکے اور دو قبر مین کتر کان شاہ صاحب کی اگرچہ مکان بڑا بڑا تر و آوارہ پڑا ہے لیکن

ساجد صاحب موصوف اسکور امریکہ کن عاصی بن

احوال فرار سید بہا والدین مرحوم ولد زکوار حضرت سید بہا اول شاہ گیلانی
 ریکان سرچید سادہ ساخت حضرت بہا دل سادہ کمرار کو خوب رویہ ادب ملہ شاہ محمد مصیم صاحب کمر
 رویہ میں متعلقہ گورسداں مانی بہہ مرار زکوار ایک ہڑہ سحتہ پر واقع ہے اول اس
 ہڑہ رمار دوار قیالیہ بلند خمسی چوہنگ ہی اب صرف سرنی دوار اسکی ماسدہ بلند
 کمری ہے اسکے ماسہ میں پور قاسوی خمسی چوہنگ مینیہ عہد کمری اسمن اب سادہ فر
 چہہ سکتہ ایک عام اور نقد میں واسطی نوکر عالی ٹری ہے اسپن بلند قمر حسرت سدا
 بہا والدین کی اور نقیہ انکو اوجھیں کی +

خانقاہ سید میر میران بن سید مبارک حقانی بن سید محمد خوشاچی والد
 حضرت سدا بہا والدین کی خانقاہ کمر خوب رویہ ایک اور ہڑہ پختہ تالیہ بلند ہے خوب
 رویہ اسکو حارر مہ سحتہ چوہنگ اسکو گوسہ اسان اور سرب رر ٹہرہ مانی خمسی معدہ میں ہرکار
 سے ادس برچہ سرن بلند مطول ایک نر لست او مکر حور و عرق فی الارض ملول ہر قمر کا
 پونی من گر سرورہ قمر حضرت سدا میران کی اور تہ یاد مکر صاحبزادہ کی اب اوکی
 اولاد سے سدا نظام الدین گیلانی صاحب لہور میں پسر بہوہ من اگر حہ شراب و خیرہ دوس مال
 مکر سوام لاس اوکا دل و حال سدا دکر لی ہیں

حال مکان تکیہ اپنلی والد

مارد و وارہ لاہوری کے عرب رویہ کمر حاکم صاحبان روس کہانک بہہ مکان واقع ہے
 چوکر اسہکان من ایک درجہ اصلی کانہ لے اسواسطہ اصلی والد مکہ متہور سوکیا ہے اگر بلند
 سامان چھائی بہاں لکھی محلہ آباد تھا کہتہ ہیں کہ بہاں عہد اکمر دساہ پراچہ اور حوجر لوگ سہو
 ہی پوہار لاکہ ماروہہ کا کر تہ تہ کوئی دہہ تشبیہ اسکانوں مان کر تہ ہے کہ او سوٹ میں
 گر لاکہ رویہ کمر عہد لکیاں آنا اوکی مروت میں درہوئی بہاں کسی

موجودہ کے پاس نکایت لایا اور خود لاکھ روپیہ کا زعفران خریدا و مٹی بن ملا کر کھل اتر کر کھری کرالی اسی روز سے یہہ جبکہ لکھی محلہ مشہور ہو گئی سادات کبلا فی موجودہ بیان کرتے ہیں کہ بعد شاہ جهان بادشاہ کو اس جگہ پر چوبی مسکوئہ حضرت سید صوفی علی گیلانی کو بھی گوشہ نیرت بن قبر اونکی بختہ ایک چھوڑہ خشتی پر موجود ہے بوقت ویرانی مشہور یہہ محلہ اجر گیا اور اونکی حویلی بھی مسمار ہو گئی پر شاہہ امین مسمی سید حسن بیان تکیہ بنا کر فقیر بہرہ پٹھان اب ظاہر اس تکیہ پر قبضہ سید سید نظام الدین گیلانی کا ہے انکی اصل مکان ہذا ملکیت اولاد سید صوفی علی صاحب مرحوم کی ہے جسکی اولاد فی زمانہ ببقا مات مختلفہ بغیر کومات و مکہ و دلاہور تکمیل ہے یہہ سید نظام الدین و سون پشت ان سے جا ملتے ہیں سید محمد شاہ صاحب گیلانی خاص اولاد اونکی مگر توجہ خاطر ایسے آسور کی طرف کم رکھتی ہیں اس لحاظ سے تو فراموش نہیں کہ مکان تو ضرور ہمارے بزرگان کا ہے مگر سید نظام الدین بھی اپنی برادری سے ہیں جسکے پانچ نام بزرگان کا ہیں ہم تو کہتی ہیں کہ وہی مالک بن داوین مگر ہمارے کہتے ہیں کہ کیا ہوتا ہے کئی وارث اور ہے اسمکان کے اماں زندہ ہیں الغرض اصلی مالک سر مکان کے سید محمد شاہ صاحب گیلانی اور قابض حال سید نظام الدین گیلانی ہیں بہر حال

این خانہ نام آفتاب است

تشریح قبور و غیرہ متعلقہ مکان مذا

اب اس تکیہ میں دو پارہ دیواریان اور تین چھوڑی بختہ خشتی گورستان سادات ہیں ایک چھوڑہ پر مزار حضرت صوفی علی صاحب کی ہے یہہ حضرت سید صوفی علی صاحب زادہ ان حضرت سید بدر دین کی ہیں کہ جسکی مزار گورستان میان فی مین بالامی ٹیلہ واقع ہے بدر الدین صاحب خلف ان حضرت سید اسماعیل مرحوم کو ہیں کہ جسکی مرقہ موج دریا سجارتی درجہ تھا کہ مزار عرب یہہ بالمشافہ دروازہ موبہ و ہے یہہ حضرت صوفی علی صاحب السید ملی کامل قطب وقت ہو کہ اکبر بادشاہ فی ایک مزار گہرہ زمین بنام اونکی عطا فرمایا مگر ادھون نے قبول نہ سکے وہ فرمان انکو کہہ رہے ہیں ہمارا حسب الوہیت انکو کسی نے اونکی اولاد میں سے بھی اور سپر توجہ نکلیا خفا سچہ وہ فرمان

سید امیر علی اوکر میر محمد یاس سے بوقت سو رس کہاں عا مارا مایح دہات کی شتہ سحری شہر
 دسم جسٹ امر حبیب چورہ دیا رسوا اوں کی فر کے معصود عل و سورس درسد مرقس سد ماشم
 قور سد بعد القادر التہود تہ گدا اور حد رہا قور تحصیل اسکی عار و نواری میں حار تھیں
 ایک سد فاسم صاحب دیر سد صوفی کے اور دو صاحب را مان اور ایک صاحب را دہ کی بہ
 سد فاسم صاحب رے سے سد سرب گرس مسہور ہیں انکی فر پرسی محمد افضل پاجہ فی
 حو عا د سرب سد اسمعل صاحب حد امدا وکی کا ہا اگر چہ کسد عالساں مو ماتا ہا مگر جسٹ حکم
 ہا احہ رجب سکہ سہار کرا آلیا اب صرف چار دیواری گہڑی ہے مایح دہات انکی سس انہا
 شرد و سرے چار دیواری تھیں نہیں ایک سد میراں المسہور میں شاہ کی دو سیری
 دوا لکاب المسہور سد ساہ کی اور سیری قور صاحب را دی مریم بی اسکی پاس چو ترہ مرقس سد
 اسماعیل کی سد سد اسماعیل ادا و سد پیر محمد صاحب گلائی سے ہیں حومی را سا لا چور ملک عام
 سحاب میں سد مجھ السبب ہوں میں اکثر اہل اسلام لکھو را سد ان لاہور کا ادب دل و عیاں سکھ کر ہیں
 را دہ رماح مسہوری حضرت کا پد ہو کہ بعد ہمارا چہ شہر سکہ جاب بغیر بولہیں و قور عبد اللہ بن صاحب
 جو امر کسر و را رہا راح صاحب گلائی کے علم و دول شراف و سحاب میں مکتا می را بہ نہی و اسلمی
 نصیبی مساد ابی کے ایک محضر را طہار کرا کہ ہر ایک سید سحر نصیبی ابی مساد کی طلب را
 اکثر ساد و لا و را ابی اسپر مہا و اب و مو اہنگر سب کر دیں اور نصیبی نو انکا یہی کیا اسوقت پہنچتے
 اوکی حولی خطیر سکوت پد ہو اسوا اسکی سحاب اماں عالساں حضرت بغیر صاحبان بدورس انکے
 خال و اطفال کی نوحہ اس ہوئی ہی انکی رودس پر کا محضر ہا حد ابو بوق رجب کر جو کہ انکی وجود
 بہو و حو ہزارا مخلوقات کو مفس ہو بچا ہا در سو اور عرب عامی بعد مار می ہو سر ناگرا میں مرار
 ما پادرس اور ہورے حوا علاء صرا علیا سرا سحا کو قسم ہو تو تہی اللہم اعز و اعز ہا و است
 حر الزا حین حد و محضر اوکر پاس آنا تو اہوئے مذہب مرقس شہادت سزا کا کر گیا اوہوں فی را زہر
 ہو کر حولی سے حوا و دماہ و حولی کمار ہی کو ٹو میں مصلی و مسمارہ و صر صاحبان کی ہو تھو تھو ماں ساہ

صاحب نے ایک چند اکبر کیا ہوا تھا باعث اوس چند اکبر کو فرنگی کا بہنہ تھا کہ جب لاہور میں قیام میں تھا
 شیر سنگھ ہوا تو اوس وقت یہ حضرت بابا گرو ہونے لگے اور سید شاہ سردار صاحب خلف ابکو
 خور و سال سخیال حفاظت غارت مکہ ان گدل اوہون نے یہ چند دولت خانہ پر کمر کیا تاکہ سکھ
 لوگ اس چند کو دیکھ کر تصور کریں کہ یہ گھر ہر ان غلام سادات ذوی الکرام کا ہے شاہ صاحب
 وہ مکان چھوڑ دیا جس وقت وہاں سے نکلنے لگے تو کوکون نے وہ چند انوٹا لیا اور انبواہ کثیر ابکو ہمراہ
 جمع ہو گئی قدرت الہی سے یہ معاملہ پیش آنے پر ہستی ہی بہت بہت مسات جوائی ہوا اب فی ایک
 حویلی عالیشان فہمی و نہرار روپیہ کی نذر حضرت غوث الاعظم کی کر کے حضرت کی پیشکش کر دی
 جب حضرت حویلی مذکورہ میں آئے لگے تو لاکھ لاکھ آدمی زن و مرد جمع ہو گئے تمام شہر میں غل بڑ گیا
 کہ جو مسلمان اس چند کی کے ساتھ آویں گا مور و آفرین و فرحت حضرت غوث الاعظم ہو گا یہ حضرت
 اوس دہوم و نام سے اس حویلی میں بکھڑے گئی گر ان حرم محترم انہو کو معہ خیال و طفل آئے
 اس سبب باعث سب اب تمام لوگ اب ادائیکہ بدرجہ کمال کرے ہیں چونکہ مفسدہ بالا قبور کی حضرات بزرگان
 کی میں انہذا مفصل شجرہ طیبہ انکا درج ذیل ہوتا ہے شافین ملاحظہ شجرہ ہذا سب کل عال ان حضرات
 کا ملاحظہ کر لیں **شجرہ طیبہ** حضرت سید شاہ صاحب خلف سید محمد شاہ صاحب بن سید
 حاجی غلام محی الدین بن سید شمس الدین مزاران دونوں صاحبون کی بمقام امی سر خلیع
 و مالیز بارت کاہ خلق ہے بن عبد الرسول بن غلام مصطفیٰ بن سید حاجی محمد یاشم بن سید صوفی
 علی جنکی قبور تکبہ نما میں موجود ہیں بن سید بدر الدین جنکی مزار کو رستان میانی میں غرب رو یہ شجرہ
 کو تو ال موجود ہے بن سید اسماعیل جنکی فرار ڈیما بیوی و ڈیما صاحبہ زوجہ حضرت مہج دربار
 سنجاری پر روبرو دروازہ موجود ہے حال انکا کتب نسب نامہ حضرت پیر محمد شاہ صاحب میں یون مرقوم
 ہے کہ یہ حضرت اوج شریف سیدان سے بعد اکبر شاہ اس تقریب سے بیان آئے کہ اکبر نے علاقہ
 فیروز پور میں آپ کو مزار بگہ زمین مزار و عہد عنایت کر کے مناکہ کر آیا لاہور میں شریفیت لاویں
 ایام میں اکبر بادشاہ در صدد آیا و می لاہور نہا جب حضرت آئی تو اوسے یہ مزار منست آہا کو یہ بیان کرنا

آپ سید کھیاں سکوت پر موی سوخت عام امرا و شراہی لاہور بعد بادشاہ طاہر دارسی انگریز
درجہ کمال کر دیا و صاحبان حضرت کی جہم ریح الاول میں جو سو اہتر جو می اس وقت مراد انگریز
مالسار مدور و مد و گند حسب کلم اکبر و ساہوکر تعمیر ہوئی یہی مگر دوسرے برادری و بادشاہ گرد می
سید لا در سب اکبار و لغز پھروں کی وہ رومہ و ایریو گیا وقت آبادی سہرا اس شہر کی مروج
من آبادی یہی اور یہ شہر گاہ تھا اس وقت بہ حضرت اکبر اس شہر میں رہتا تھا اگر فرستے تھے
دوسرے ہوئے تو مرانا کی یہی وہی شخص ہوئی بعد ازاں سبکی کے موی و موی صاحبہ انکی لاہور
سے تھی فراوانی یہی اسی مقام پر موی بہ سید اسماعیل صاحب من سید عبدالعزیز رانی من سید
محمد یوسف مدگی اور حبی بہ حضرت شہزادہ جہم ریح الاول میں شریف لائے شریف آوری بہ ہوا کہ اولیٰ سا
سامانہ جو دسیر کیاں اس طرف شریف لائے کتنی ہیں کہ ہمیں اس شریف آوری آنحضرت کے
حاکم طہاں کو تھے و بعد جواب من بہ حکم پیشگاہ حضرت و الادب معدن کرامت محول شراف
محبوب سحانی و طب رانی سیحیہ عبدالقادر حلالی انجسی انجسی سے ہوا ہا کہ مراد در مد دل ہا
بعد جواب طہاں میں آتا ہے سکھ لارم ہے کہ اسی لڑکی ساوی او میں سے کر دی اسلئے کہ یہ سطر
شہر لٹ آوری حضرت کا بہا حضرت طہاں من آئے تو اس سے یہی لڑکی مسماٹ فاطمہ کی
ساوی کہ مدائی ایسی کر دی اور ملاقات اوج دبیر میں پس کش گیا اس وقت آئیے وہاں سکوت تھکا
پر پر موی اور اب تک اولاد انکی آماد سے اور با حال حضرت کی مزیت تھو روئی ہے کہ ہمیشہ میں مار
سزجا و رو غیرہ نا و ماں سجاد ہیں حاضر رہتے ہیں و ماں کا سجادہ نشین گنج بخش کہلا سبت اگر کہ آیا
کہ شد من بہت سی جاگیر انکی جواب ہا اول ماں والی ہا اول پورنی وسط کر لی تھی لکس پورا کا گھر
و صاحب ہو گئی جواب علی الدوام کہو اسط و اگر اس طرح صبح النسی من سادات اوج
مشہور و ضرب النسل میں فی راسا اگرچہ صد ما سادات مد و حجاب میں ابھی ہیں کہ
حاکم صبح النسی میں عام و خاص کو جامی گرفت ہو گرسادات اوج کی مات میں کسکو کام
ہیں لکہ اگر کسی سید کی صحیح میں کچھ عقیدہ پڑ جاتا ہے تو سہادت سادات انکی ملو

ہونا ہو جسکو وہ حضرات سید بھی نسب قبول کریں ہر کسی مجال بنین کہ دم مار سکا حضرت
 شاہ چراغ صاحب و عبلا القادر ثالث کہ جسکو مزارات نواح لاہور میں زیارت گاہ خلق آمد
 ہیں انکی اولاد میں سیرین حال او نگاہات مختلفہ درج کتاب ہذا میں ان حضرت
 محمد غوث کی جار بیڑ ہے ایک عبدالقادر ثانی دوسرا عبداللہ ربانی تیسری حضرت
 سید مبارک حقانی چوتھی حضرت سید محمد نورانی پہلے ہر چار حضرات نے پہلوئی کیلئے
 مقدسہ حضرت شاہ محمد غوث بن مقام اوج شریف اسودہ ہیں ان سب حضرت سید محمد
 نورانی لا ولد ہے اور سید عبدالقادر ثانی کی اولاد سب کچھ حضرات نو صاحب سجادہ
 اوج میں ہیں اور کچھ سلطان پور میں جاگیر دار اور کچھ دیپال پور میں مخدوم غلام
 حضرت شاہ چراغ صاحب و عبید القادر ثالث اولاد عبدالقادر ثانی سیرین کرامات
 حضرت شاہ محمد غوث کی ہزار نام معروف تصانیف انکی سب ایک شومی مناقب غوثیہ اور
 ایک دیوان فارسیہ صوفیوں میں مبرک مشہور ہے یہ حضرت شاہ محمد غوث بن سید
 شمس الدین جنکی خانقاہ حلب میں مظہر فیوض مشہور ہے بن سید شہ میر بن سید احمد بن
 سید صفی الدین صوفی بن سید ابو منصور عبدالسلام بن سید سیف الدین عبدالوہاب بن حضرت
 محبوب سبحانی سید امرشدنا شیخ ابو محمد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ خلف سید ابو
 موسیٰ دوست حق خلف سید عبداللہ جیلی بن سید بک زابد بن شمس الدین محمد بن داؤد الغبار
 الامیر بن سید موسیٰ الحون بن سید عبداللہ شفیق بن سید حسن مثنیٰ بن خباب مام مظلوم سالک
 و الثقلین نور حدیقہ مصطفیٰ نوالعین مرثضیٰ خباب سید شہید می سولائی محمد و محی کوثری
 مطاعی ملجامی و ماواشی حضرت امام حسن علیہ السلام بن خباب شاہ فرد دیوان امامت صاحب
 نقاب بل الی شہیر فستان لافقی حضرت مرثضیٰ علی کرم اللہ وجہہ رضی اللہ عنہم احمد حسین
 اس تکیہ میں فرار حضرت سید جعفر بن سید حاجی محمد ماشم بن سید صوفی علی بن سید بدر الدین
 بن سید اسماعیل کے بی ہو یہ حضرت بڑی متذکر کل قبول باخدا ہو گزری ہیں تولد انکا برور نہ ہوا

نور دسم جمادی الثانی سن اکبرار و اہل دکن سحر ہی اور وفات دور شدہ ہم صاحب المرجب
 سید اکبرار و کسند و بہت سحر ہی او کی پہچان صاحب راوی اور ایک صاحب راوی سیدی
 سعد الوطاسی فیہ الوطاسی کی درستی ایک ابو سیدہ سیدہ اور ویر سید میرا وکی اور
 من میں بیان کوئی نہیں کراں سے ہر محمد ساہ موجود ہیں اعداد سر محمد شاہ صاحب من سے
 ایک حضرت سید فاضل صاحب ہر حکم مرارٹس جو ترہ پر ہے کہ جسکا حال معطل سلحدہ
 ورج کتاب مدامو حکما سے لغو مفصل مسجد فی بدل قانق بحال انکا لوں جو کہ وہ حضرت مد
 العمر گریس باہر اس باعث سوز کلک کہ والد او کی حضرت سید باشم صاحب جم کو مانی گے
 بہ حضرت حور و سال ہے اوہوں فی او کو کھا کہ ہمارے چچی نو کہیں پر ماما اوہوں فی ہمار
 حال و مانا کہ بہ پہچ ہمار ہی سفر دور درار کرے مگر اوہوں نے یہ سمجھا کہ والدہ
 فی حکم دیا ہے کہ بالکل گہر سے باہر کھا حضرت نوٹو سا میں راہی ملک نفا کی ہو گئی اور
 اب فی مد العمر گریس باہر قدم رکھا بہ حضرت فاعم اللیل اور فاعم الصوم پہنچے
 اکثر اوقات کتاب خواہر محمد و محمد حضرت شاہ محمد عوت خود ربا و طایف و اوراد و امور علم
 و فرائض مطالعہ میں رکھا کر فی ہے ساہ عالم ما و ساہ اگر حد ترا معصیت منسج لغو لغو
 سے ارادت بہ کم رکھتا ہا مگر انکا مد رحہ کمال ارادت سید تھا حاجت پہ حضرت فوت
 ہوئی نو اس سحر مد رحہ کمال ریح کر کے صرف مانتھا کیو اسطہ ایک موقع عطا کیا جو چھوٹا
 اس کو رسماں میں مقصدہ دل نور عام سید فاضل صاحب کی صاحب راوی و کی ہیں سید
 نور شاہ سید عادل مد نوں سید داؤد و ایچ وفات حضرت سید فاضل کی دوسری
 و ماحجہ سہ کما زہ سواریہ محمدی سید نور جو سہ را نور تہی دوسری جب سہ کیا رہ
 حور راوی من فوت ہوئی اور سید داؤد حکم ہر را را مرد اگر وہ غیرہ میں معر لوگ ہیں
 سس مارہ سو دس میں رہا اسے عالم بقا ہوئے مد ازاں سس مارہ پوچھیں مرقی فی فی صاحب
 والد مد محمد شاہ و صاحب راوی انکی کی بیان ہوئی اور شدہ محمد شاہ صاحب کا حضرت فاضل سے پیسہ

یہی سید میر عادل بن سید فاضل صاحب منوکل حقیقی نانی یعنی والد والدہ سی کر ہے
 اور یہ میر عادل صاحب الشہور سید نہوشاہ بڑے سے معمر تھے چنانچہ تولد انکا سن گیارہ
 دس اور وفات پچیس اس حساب سے عمر آٹھ اکیس و دس برس کی ہوئی اور یہ حضرت بڑو
 صاحب کمال عالم عامل کامل زاہد عابد ہوئی ہیں اب تک کئی لوگ آپکی دیکھنے والی موجود ہیں
 بہتوں ہیں کہ جب محمد شاہ بادشاہ لاہور میں آیا تو برہنہ ہا آپ کی زیارت کیواسطی آیا تھا
 یہ محمد شاہ صاحب گیلانی نو پشتون سے لاہور میں رہتے ہوئے شادی انکی کھنوی میں چنانہ سید
 جدر علی گیلانی جو اولاد صوفی علی سے تھے ہوئی ولادت انکی سن بارہ سو بارہ اگرچہ اب
 عمر آپکی اوپرتر سال کی ہے مگر بقصد تعالیٰ قوی انکی سالم یہ حضرت ہمیشہ خوش پوشاک تھے
 امین علیہ حضرت کا طویل القامت ریش و رازر بلند بینی پیوستہ ابرو حسین ریش تمام سر کے
 بال بموجب شریعت و سنت بنوی کر تمام موجود لاغر بدن خوش کلام خلیق خوش مزاج
 صاحب تاثیر عالم متبحر پوشاک انکی اکثر سفید سر پر عمامہ جوادا تہان مل کا ہوتا ہی با جامہ
 و سیور و جبہ یعنی کہنہ ہیبت انکی سلسلہ قادریہ میں یہ حضرت مرید اپنی نانا سید عادل الشہور
 میر نہوشاہ کو اور وہ اپنی والد سید فاضل منوکل کے اور وہ حضرت سید ہاشم والد
 خود کو اور وہ سید صوفی علی کے اور وہ سید بدر الدین کو اور وہ سید اسماعیل کے
 اور وہ سید عبدالمدربانی کو اور وہ حضرت سید محمد غوث اچو کے اور وہ پشت
 بہ پشت تا جناب حضرت غوث الاعظم کو واضح ہو کہ وہ حضرت محمد اسماعیل جواول لاہور
 میں آئے تھے اوکے یہاں تین ہزار زند تھے ایک سید حاجی بابا والدین دوسرے سید بدر الدین
 تیسرے قطب یہ حضرت سید بدر الدین کے اولاد سی یہاں موجود ہیں اور بقیہ ہر سہ صاحبان
 کی اولاد نیست گہرہ امر شر و پال پور میں باغرت و ابرو سکونت پذیر ہے فقط

احوال تکیہ کا مل شاہ

یہ تکیہ موضع بابو ساہو کی جنوب رویہ بقاصد دس بارہ کروں واقع ہے اس تکیہ کی کتب

دو گھانور میں سرکاری واکنداری اس جہہ کمال میں رراعت مولیٰ سے اور نقد میں شمار
معدہ چاہیجئے جس طرح خوب والدہ طرف شرفہ بیکہ ہذا میں دو کوئہ عام ملحق ملکہ بیکہ حتمیں
طابق پختہ خونی لکڑی سے ہیں طرف عرب حار دیواری میں منہ حضرت سید کا مل ساہ
صاحب کی درواریہ اس کا خوب روہ اور قلع اس کی کرسی کا ر میں سو آدہ گر ملکہ
سروانی ہر اعداں حسن مارہ کہندی ساری حرا اعداں کی دیوار حار دیواری سے قدرتی
ملکہ اندر میں خوب سختہ بہ حضرت بعد اگر ماوساہ بجاں آنی اور شاریج ہفتہ ماہ مصر
س اکہرار پانچ فوت موٹو اگر ماوساہ کا خانائ مسی سعد الرحیم حضرت کا مرد ہا
مسیور سے کم و سب ہر حد حاکم ان کا رعدہ موادی مگر اوہوں کی جواب میں سع
رانا اس اس سے فرعام رہی اس مارہ موٹا تہ میں قریب جتہ ان کی کسوں ساہ ہٹا
ستیں کی موامنی ہلکی اس فائقہ کی ساہد ہجاس ملکہ ر میں معاف بھی جو رجب ملکہ
درمط کر نی کہتے ہیں کہ بھلی موضع ماوساہ عرب روہ موضع موجودہ معاخذہ ایک مل
کر آتا دہا اس وقت ہاں حکل ملکہ تہا سمت انہارہ سو دس میں دریا کی موضع ماوساہ
کو گرا اپنا نو ہاں آتا دہا اوں حضرت کو دیواں کامل ساہ ہی کسی ہیں حار دیواری
حارعاہ کی ر میں سورہ مرلہ اس میں ایک قراہ کی اور اس طرف مرق بار دیواری
میں گمارہ قریب سجادہ نشینوں کی ہیں جو تی ساہ کھٹا ساہ ہمارساہ ولساہ
کسوں ساہ حسن ساہ ہنات ساہ مالک ساہ شوقی ساہ ہادساہ اشیرہ اس کا
کاسجادہ نشین ایک رو کا یک جیم مسی جہد ساہ میں کلاب ساہ میں ہارساہ میں دلیرساہ میں ملکہ
اسکا مادر پیشہ بہ ہی صدرساہ مادہم کہوں ساہ اور وہ مالک ساہ کا اور وہ شوق
شاہ کا اور وہ ہادساہ کا اور وہ دیواں کامل ساہ کا اور شاہ الہ داو کا اور وہ دلیر
رہ کی کا اور وہ مور محمد کا اور وہ خاکسار دیواں کا اور وہ ماناں درامی کا اور وہ
اکی سرسب کا اور وہ لگی سرست کا اور وہ حضرت سعدی سرست اور وہ میزان میں ملکہ

کا اور وہ حضرت شاہ مدار غازی کا شیخ و سلسلہ مدار یہ کا صحیح بیان کو کسی مدار یہ فقیر کو یاد نہیں جس قدر
 صحیح از روئے تحقیقات فدویو و اضم ہو نقل اسکی حال مکان سیلانی شاہ بین درج ذیل ہوتا ہے
حال تکیہ سیلانی شاہ بہہ مکان شرف و یہ موضع بابو ساہو لاہور سے بقاصلہ تین کوس گونہ
 نیرت میں واقع ہے سابق میں بعد شاہان سلف اس جگہ پر ایک ٹھہری اربان چوٹنگہ کی آبادی
 چنانچہ نا بعد ہمارا جہ رنجیت سنگھ اسکا ایک گوشہ شرقی آباد تھا جس میں پانچ کھربہ تھوٹوں کو اور ایک
 ایک کھربہ خاکی شاہ و سیلانی شاہ فقیر کا وغیرہ دس بارہ کھربہ تھوٹوں موجود تھے بعد ازاں سن بارہ سوئیر
 میں وہ لوگ ہی ہاٹھو اور تھوٹوں کے موضع بابو ساہو میں جا آباد ہوئے اور مصالح عارات کا ادھان کر کے
 اکثر ہیرہ آگندہ مار ہو گیا بعد اسکی سیلانی شاہ فقیر مدار سی فی جلی اولاد اب تک اوس مکان میں
 سکونت پذیر ہے اوس کندہ مار کو ہموار کر کے اپنا تکیہ بنایا چار کونہ تعمیر کیے اور چند درخت لگا کر فقط
 بعد ازاں جب سن بارہ سو اوٹھتر میں بتاریخ بمقام بیع الاول سیلانی شاہ فوت ہو گیا تو اسکی
 قبر اس تکیہ میں بنائی گئی اس وقت وزیر اوریتو اور پیر بخش منبر داران موضع بابو ساہو مدعی ہو چکے
 بہ زمین ہماری ٹھہری کی ہے اس میں قبر مست کرو پانچ روز صندوق لاش سرکشا و پڑا ہا پر مسب
 استغاثہ منبر داران سرکار کی طرف سے تحصیلدار لاہور بندت اجودا پر شاہ و برسر موقع تحقیقات
 کیواسطہ گیا اور تحقیقات کامل کر کے حکم دیا کہ سیلانی شاہ کو یہاں ہی دفن کر دے کہ ان فقیر
 قبضہ قدیمی ہے قبر انہی سیلانی شاہ فرسات برس دل پختہ خشتی ایک تہہ خشتی پر بنوائی ہوئی
 اس میں دفن کیا جاؤ بہ تکیہ ایک تہہ پر واقع ہے زمین اس تکیہ کی تین گھانٹوں میں کنال دس لہ
 اب اس میں اشجار مفصلہ ذیل موجود ہیں نوت پیوندی نوت کھانہ کبیر دیسی نوت
سودا سجنہ پھوارہ انار بیران پیوندی بیران کاٹھی سودا پیوندی سودا کاٹھ
کبیر رخورد کبیر کاٹھی کبیر پہیادانہ اور بطرف مغرب ایک چاہ قدیمی ہے جو
 پہلی نہ فونہ ہا سیلانی شاہ فی کھود واکر جاری کر آیا اس پر صبح خوب لگایا ہوا ہے قبر سیلانی
 شاہ کی تکیہ کی میانہ میں بنی ہوئی ہے ہرست ہرست سیلانی شاہ متفق ہو کر چودہ بیگہ زمین میں

در افس کریم اس کو چند ہزار تہہ میں لکھو معاف ہی جسکو تصدیق میں لکھ سہ ہرتی و نواب
 حیا بہ ملک و نواب احمد مار سا و صاحب حرمی راماد گیسو اسٹٹ گیسو ہار لاہور میں او کی ماسر
 موجود ہی کر یوسف مدد دست شہزاد میر داراں وہہ او سکا معاملہ سلج مایجر سہ سام او کی مقرر ہو گیا
 اس او لگا اڑوہ ہی کہ یوسف مدد دست حیدر اسکا مدد سرکار میں کرن سلسلہ ان کا مابین معصیل ہزارہ
 حدی سار و جہاں سار و سار سار ہسراں و مریدان سلاخی سار و وہ عادم مسان شاہ کا اوردہ اوردہ
 سار کا اوردہ ہاری سار کا اوردہ راض سار کا اوردہ نور شاہ کا اوردہ مشان سار کا اوردہ
 رہیم جی کا اوردہ نور سار مانی کا اوردہ سراں لعل سار کا اوردہ سہ سالم محسن ریدہ سرکار اور
 و سار مع اسد کا اوردہ نور سی رد نواب کا اوردہ جہاں ل کا اوردہ سہ حسین سار کا اوردہ ناو
 انان راسی کا اوردہ گلن سر سب کا اوردہ سدن سر سب کا اوردہ جس سب کا اوردہ ماولی
 سر سب کا اوردہ مہراں جس جی کا اوردہ حضرت سار ہار کر اوردہ حضرت سار معبود کی اوردہ شکار
 کر اوردہ واحد مارید کر اوردہ واحد جس عجمی کے اوردہ حضرت واحد جس مصری کی اوردہ جہاں
 علی المرتضیٰ شہید اکرم امد دہ کر اوردہ حضرت سار رسالت عام المودہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ
 سلاخی سار اکسوا سہ سال کا ہو کر فوت ہوا مولد اسکا سدویان اصلی مام اسکا احمد شاہ چو کہ بہ شخص
 جسے سدرانی رہا ہا اسوا سطر مام اسکا سیلاخی سار شہور ہو گیا مردان نواح کا بیان ہی کہ باوجود ہفت
 عمر طویل کر ایک داب تک کہ نہ تھا اسدا میں جدیدی دسا لگر میں رہا اوردہ ماں شاو جی آؤتسر مرر
 معن جس جس سو کی کہ جس سے ہد میں مفرید امونی بھر لامو میں آیا بعد ازاں موران طوائف محو
 ہزار دہ کر در رہے ہمد گزشتہا یا جمہ سیر کالج کر ما کو بھوں کو پتھر سگو ادھی ادس امام بن بہ حضرت سار
 محدود شجر جی کہ بہ مال کہ سب مسی موروں کا یا بی مباد جہلکو حرموروں اور بر نور و کو کہانی
 موران کو اس معاملہ میں اسکا سنگ کہ او سسر لامو میں مادی کرادی کہ کو سی اسکو روٹی۔ دلوئی الہاف
 ادھی اتاس موران کو ر سکت سگہ فی قید کر لیا اسپر لوگوں کی کہا کہ بہ ادھی مسر دوش مہیر کی جسے
 اسو سلاخی شاہ کو سکا لوالہ فقیر مشہور ہو گیا ہا او سالی میں جراتے اڑا کر کیا کہ اگر خدا کا بانی دیو

نور بن اوسس فقیر کو خوش کرد ونگی قدرت الہی سوز و فید سی چوہا با ابرہہ بنہ اکر پاس حاضر
 ہوئی اور سبب التجا سے عرض کیا کہ یا حضرت کو سونگی اندھی تو ملو مشکل میں کچھ اور فرمائی جب اتر
 و پکا کہ اب مطیع ہو گئی ہے تو کہا کہ ایک پگھڑا منگو اور اس میں سے مولان ہمیشہ خود دہرے اور پگھڑی
 بہارا و رستان شاہ میرا رہنما ہو اور میں بھیجے اور سات دفعہ اوس پگھڑا ایک چوڑا اسٹریٹس بہارا
 مہار کنج ہو جاوے گا چنانچہ موران فرمایا یہی کیا بہار و سنی ایک کشتی طرب کی وہ بھی اوس
 نذر کی ماسوا کو اکر اکر کھل اور اکر ہزار لنگوت فقر میں تقسیم کر دیا پھر کشتی تونہ لی تیر پگھڑا ایک کرب دریا متصل
 بیگم کوٹ جا لگا یا دمان ہر کوئی ابلد و روند اوس پگھڑی پر اٹھ پٹیا پڑے وہ پگھڑا اوسکادت تک
 جاری رہا اوسوقت نام انکا عوام میں پگھڑا لوالہ فقیر مشہور ہو گیا قبل اس معاملہ سورانوالہ کی وجہ وہ
 لاہور میں آئی تو چند ان مشہور نہ تھے ستانہ و شہر پہنچے ہوئے بمقام موضع دوسیر غرب رو بہ موضع ساہو
 جہان اب بند فکی مریہاں میں جا کر سکونت اختیار کی چونکہ یہ مسلمان تھے ہندو کو انکا دمان پٹیا
 گوارا نہوا اوہون نے کہا کہ تم بھائی اٹھ جاؤ اوہون نے کہا کہ ہم سب جگہ انپان مکان تکیہ و مکان سکونت
 بناوینگے جب ہندون نے نہایت تنگ کیا تو اوہون بدو عادی کہ اہم تھو اوہنے جانی میں کو تنگ ہوئے
 یہ تنگیش ہی کی کہ چہان تم دجسی سو کا نو اندہ کہ پگھڑی دمان ہی دریا پھونچکا اور تمہارا موضع گرا لیا چنانچہ
 و دشمن اوںکا قبول خباب ایزدی ہوا اوسوقت سرباب تک سات دفعہ لوگیا کا نو اندہ اٹھکے میں اور دریا سیر
 امان نہیں پائی آپ نے دمان ہی اوہنے کہ موضع دوسیر کو شمار دیا انپا مکان تکیہ تعمیر کیا چنانچہ انکا آباد ہو
 دمان رحمن شاہ پسر سیدانی شاہ رہتا ہے دمان کو کبیرہ دامن کی پرورش کر کے میں دمان اوس تکیہ میں
 اسقدر شجاریں پھیل پورہ مہمہ ہیمون جاسن تھوک پگھڑا سولانجا
 بریان کوڑاں شیکر شاہ نوٹ نوٹ اور چاہ پختہ چرخ داری جیسے چرخ چوب ہے
 جاری ہے ایک قبر خام امیر شاہ کی اس میں ہے وہ مرشد بھائی سیدانی شاہ کا تھا اس تکیہ کے
 ساہنہ زمین مزدور کو تکیہ دو کنان س فرات میں جات مرتبہ بسلان سیدانی شاہ معاف ہو جاوے
 اس تکیہ میں ہے اوسے سحر و زراعت سیراب ہوتی ہے زبانی ان ہر شہرہ برادران مکان دار کو

و اگر انہوں نے ارادہ کیا کہ اس سال ہی سہ ماہ سے پہلے کہ تم کوں و کس عائدیں ہو و صرف آٹھ ماہ ہی ہوا تو انہی کے پاس
 ہم فقیر ہیں اگر وہ کچھ دن کر کے پوچھا تو اوہوں نے کہا کہ میں محمد سہ ماہ و سہ ماہ دہلی کا شاعر و حساب دہا
 اس سے دہلی میں آیا اور ہم کراچی میں ہوئی یوں سرگردگی انوح مرشد ہمارا ہا حساب نکست ہو تو میں کہیں
 کہ اس شکل باندہ چند ہی قصور میں ہا اور پھر کو مہمان جنوں کو چلا گیا وہاں احمد سید احمد سید احمد سید احمد
 کہہ کر محکوم بارہ برس پہلے اس کچھ اور چرچ ضرورتی دیتا رہا پھر سو فیضی ہوا اللہ اس سال اس سال
 حدائق مہمان سہ ماہ کا خادم مقام ملتا ہوا و متوفی فقیر ہی یوں ہوا کہ ایک اب خواب میں او کو صوبہ
 سہ ماہ کی نظر آئی او کی تلاش کر کے ملتا ہیں چاہو کچھ وہاں گئے ہو اس شکل کا کہیں کہ
 مہر نظر آیا حال و سہ ماہ کو دیکھا تو عام دولت لٹادی اور او کو مرید کیا پھر دہلیوں صاحب
 میں آئی عام او کا چہرہ شہر ادگی میں احمد سہ ماہ مہر نقل سعد و تخطی و یوان حسب
 مذکورہ بالا **فصل سہری اکال** پور کہہ رہا تھا کہ حد و مدیم ہوا رہی چار و ہیکہ میں
 حاج ارجع از موضع ما و ما و ہرم ادبہ و در حق فقیر سید احمد سہ ماہ و والد ارادہ و حاجت و در سہ ماہی حلال
 دستور و صاحب سہ ماہ سالار کہ عہد مصاحبان سرکار سابق " و نو و دیگر تعلیم دہری ایجاب علمت شہر
 در صرف عیال و طفال خود و مودہ لہذا و موقف حسب اللہ اس اشارہ میں اس قطعہ بطور مد و مہر سند تحریر کیا
 ہم ماہ ساکس سمٹ اور آٹھما کہ حوائج ہائی ہندوستان حسب سال میں سلسلہ حالہ دارد کسرت مہر و دیگر
 دارد مہر و چہ حال سہ کو ہی ایسا طریق میں کیا کہ جسکو کچھ حال ہو عائدیں کا معلوم ہند انھیں اس عائدیں عالی
 سال کا کسا باجدار اختیار و دیگرہ العارفین اور معالج الاولیاء و غیرہ سہ و سہ ماہ کر کو درج دیں کہ انہوں

حال حضرت شاہ مدار صاحب جہت اللہ علیہ

کہ اس معالج الاولیاء میں حضرت علامہ معین الدین صاحب اللہ علیہ جو کئی جہتی تخریر و تالیف کر چکے
 سہ مدار صاحب سند ساکس مہر میں سو ہیں اور اوں سے حالات عثمان و عثمان مہر سہ ماہ و مدد و مدد
 ہو کر رہے ہیں یہ حضرت ارہر میں مقام مدیم میں سے (مقام مدیم فقیر میں و مقام کا نام
 طالب لہجی اس سرل میں ہو چکا کہ آیا مہر و مہر اور سر و خود و استعمال ہر روزہ کہ مہر و مہر و مہر

ہر کسین نہیں ہوئی) اور ہونے لگا اور اس طعام نہ کھایا اور تبدیل لباس کیا اور حضرت قاتل ہیں کہ اونکی چہرہ پر نور پر
اس قدر جلال الہی جلوہ گر ہوا کہ بجز وہ نظر نظر نہیں کیا گیا اور جانا تھا اس باعث سے آپ ہمیشہ برفع پوشش ہاں کر رہے
جناب حضرت عبدالباقی صاحب علیہ الرحمۃ کتاب صراط المستقیم میں باعث برقعہ پوششی لکھا ہے ارقام فرمائی ہیں کہ
کہ انکی دیدار نور بار میں بہ تاثیر تھی کہ جو کوئی آپکی چہرہ مبارک پر نظر کرے وہ دیکھتا تھا بجز اس ہو کر خواہ مخواہ بجز
ناما جائز اتجا کہ سجدہ بجز حضرت باری عز اسمہ کی کسی مخلوق کو جائز نہیں ہو سوتا یہ آپ ہمیشہ چہرہ مبارک پر رقعہ
رکھا کرتے تھے وفات آپکی بروز پنجشنبہ ہفتہ ہم جمادی الاول سنہ ۱۲۸۷ھ میں چالیس اور نو لکھ سین تھلے
اسم مبارک بدیع الدین لقب شاہ مدار شجرہ حضرت کا پانچ واسطو سے ملحق بذات عالی درجات جناب سرور
کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہوتا ہے تفصیل اسکی کتاب کشف النعمات میں یوں مذکور ہے کہ شاہ مدار صاحب
خلفہ برحق جناب حضرت شیخ محمد قندلی کے تھے اور وہ حضرت شیخ المشائخ شیخ الجاذب مقدسی کی
اور وہ جناب شیخ طغور شامی کی اور وہ جناب حب در کرار کریم اللہ وجہہ کی فقط جناب شیخ ترمز
رحمۃ اللہ علیہ حضرت حسام الدین نباشی سے حسب وایات معجزہ کو نقل فرمائی ہیں کہ یہ حضرت طغور
غامی منورہ قدرت الہی اہم محضر جناب حضرت عیسیٰ صدوق علی نبینا وعلیہ السلام کی قوم نبی اسرائیل سے
ہو جب حضرت عیسیٰ نے دعوت شروع فرمائی تو یہ حضرت مشرف بدین عیسیٰ ہو کر حضرت
کی صحبت میں ہو گئے حتی کہ کئی سال ہاں جناب حضرت کو تکلیف کو ناکون کی حامل رہے جب رفعت علیہ
کو ہام قریب آئی تو ایک روز جناب محض صادق یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماؤنگو خلوت میں طلب فرما کر
ارشاد فرمایا کہ مجھ کو حضرت رب لغت جل جلالہ و عظم نوالہ سے حکم ہو ہے کہ تجھ کو اس مرسو مطلع کروں کہ
کہ تو عمر دراز ہو گیا اور بیعت جناب مشائخہ بلغ العلی بکمالہ : کشف اللجایم :
حسنیت جمیع خصائلہ : صلوا علیہ وآلہ یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
زینت کوین حاصل کر گیا تجھ کو لازم ہے کہ ہمارا شتافانہ سلام اوکو پہنچانا اور اہلبیت کی خدمت
میں سجان حاضر رہنا اور انج فلان کوستان میں جا کر فلان غار میں منعکف رہے جب وقت معہود پہنچے
بغت ختم المرسلین ہو گا تو حضرت ازراکفار نابکار سے تاراض ہو کر اس کوستان میں شریف لاؤنگی

خروار و سر کرمانی صورت کی حدس میں عمارت جو کہ کلمہ سرب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ قبول کرنا
 لعرصہ اس طرح معصیت ہو جس میں ملوہ کر مودا حضرت مشار لو لاک ما خلفت الا لاک کر قہ موس موس سرب
 ہوئی تو آپ نے حساب برقی علی کرم اللہ وجہہ کی حدس میں انکو متروک یا بعد ازاں اکثر ادب حساب
 حضرت حسن برقی رضی اللہ عنہ اور بعد حضرت کما مشمول مجاہدہ و مراقبہ یا کر رہے بعض ماسوا اسکی
 حضرت مایع الدین صاحب حدس سر العریہ کو سب او بیہ ہی حاصل تھی معین الیٰ من اجمال کی بہت
 کہ وہ محمد میں جسکی ست حدیث سرب میں آیا ہے کہ تھیرا القرون قرنیہ ہزاروں میں حساب
 حضرت اوس قرنی عاں و دلی سر مائش رسول صلی اللہ علیہ وسلم کچھ حدیث حق یہ تھا کہ حساب
 کر سار کہ حساب ہم الرسل کا دلت سار کہ حساب میں سہند مو گیا ہے تو آپ نے تمام و دیاں سار کہ
 اسی حدیث و طمحت سر توڑ ڈالی اگرچہ وہ حضرت دما فی الرسول تھے لیکن حساب حکم والدہ بعد
 اسی کہ طاہر حضرت کو دیدار برانوار سر مقس سکی اسرار آہی ہیں ہو ہی حساب اتنی من اسب منزل
 ہے کہ حساب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کلمہ وقت و فایاں سرب یا تو آپ نے جب سار کہ
 اس سرب ما حساب برقی علی کرم اللہ وجہہ کو بدین ارشاد دیا کہ بعد وفات ہمارے تیسرے بعد حساب حضرت
 سر خطاب رحمی اللہ تعالیٰ جسکی حدیث اوس قرنی عاں اور ہمارا اسلام مودہ ہوا انکو دیکر اسکا
 معصیت امت محمدی کرنا روایات مودہ ثابت ہو کہ حضرت برقی حیدر کرار اور حساب عمر قائل تھا
 رضی اللہ عنہما وہ حد سار کہ لیکر انکی حدس میں شتر تھا او سو وقت حضرت مودہ سجود سر
 رسول مہاتات ہجو صاحب نے عاتقی پنہام پیغمبر برقی بیاں فرمایا آپ سجود سر سر اٹھانی ہے
 ورنہ لکے کر اعلیٰ اگر آپ در اہی سرور مانی تو میں کل ست محمدی کی معصیت کرالیا حدیث
 شریف میں ۔ آیا ہے کہ حضرت عامر اوس کو عرب کو دغوں سر بارہ مہری امت کر لیکار
 بختر مانیکے سچاں اللہ و الحمد للہ سر جی کسی پیدا سرور و گارہ کہ کسی گوید کہ میں اسم
 اروا و ردارہ مصطفیٰ ہم می گسی مانگسی حزیل و جبریل ہم می گفنی مانگسی کر و گارہ اظہر
 اس اس داس میں اس سے کہ ہا حرت میں رمی عشق ہو لی ہے اساو بعد فا حضرت اوس ولی

فرمان ہا برت میں وہ فزید اور ہائی ہیں کہ جکا حد و حساب نہیں بعد و اس
 اولیاء اللہ کو عالم رویا میں حضرت معقودہ سیوفیضان الہی حاصل ہوا بلکہ جو عقد و ریافت سالہا میں دراز
 ان پیرسل بنوئی تھی ایک اشارہ سے حل ہو گئی جس طرح حق تعلیم سبق عرفان حضرت فرخندہ کو فرماؤ
 اس طرح وہ بھی اپنے مریدان سعید کو فرما کر رہے ہیں اسرار عجیبہ ظاہر سے چنانچہ اب تک یہ معاملہ
 فقرا باب اللہ پر تکشف ہو رہا ہے پس جبکہ حضرت سیو کچھ تعلیم ہوئی یا کسی معلّم نے اس پر اپنے
 مرید کو تعلیم کی وہ سلسلہ اولیٰ سید میں داخل ہوا مختصر نو پوہ ہے اور مفصل کتب تصوف میں موجود
 فقط کتب تواریخ سیو واضح ہوا ہے کہ حضرت اویس رضی اللہ عنہ جنگ فتنہ میں شہید ہوئے ہیں
 صاحب کتب الحبوب پر علی گنج بخش بخجوری انکی باب میں تحریر فرماتے ہیں کہ حاتم حمید و صان
 شہید انظرنا فافهم ما سوا اسکر اگر کسی طالب حق کو کسی بزرگ سابقہ سیو فائدہ دینو فقیری ہوئے
 ہو تو اصطلاح فقرا میں اسکو بھی فیضیاب برکات اولیٰ کہتے ہیں فقط چونکہ حضرت شاہد ارکو بہشت فیضیاب
 الہی حضرت اویس سے عطا ہوا ہے اس نظر سے اب فقط ایک واسطہ سے خواب رسول مقبول سید
 الکوثر سے جا ملتی ہیں فقط صاحب معارج الولاہ فی زبانی اپنی پیر کامل یعنی حضرت محمد مصطفیٰ
 کہ جبکہ سلسلہ داریہ میں اجازت نامہ تھی شجرہ حضرت شاہ مدار کا اس طرح پر درج کتاب معارج الولاہ
 فرمایا ہے کہ حضرت محمد رشید صاحب علیہ الرحمۃ مرید حضرت صالح کو اور وہ سید حسن الدین بجا
 کے اور وہ حاجی ابازید کو اور وہ حضرت فخر الدین زندہ دل کے اور وہ حضرت سید حسین جتوئی کے
 اور وہ حضرت شہ دار بدیع الدین علیہ الرحمۃ کی اور وہ فیضیاب حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے
 فقط حضرت شاہ مدار صاحب کو بارگاہ اولیٰ سے ارشاد ہوا کہ ہندوستان میں جا کر اول ہزار
 برائے در خواہ معین الدین والہا ہشتی معکف اور بعد ازاں شہر کالی میں جا کر مشغول رہو
 اسلام ہو جب حضرت ہند میں آئی تو دارالخیرا جمیر میں بکبہ کلوسر جو غریب رو برو منی خانقاہ
 ولی اللہ عطا رسول کے واقع ہے چلے بیٹھو اور پھر اجازت لیکر مقام کالی کو قدم مبارک سے
 مزمین فرمایا وہاں حضرت کا ایسا ارشد ہوا کہ آجنگ نامہ میں ہندوستان انکی کرامات کو فائیل میں حضرت

موصوف کور الذکا نام لی لی ماحرہ حضرت والدین کرشتہ سے قریشی ہیں والدہ کی طرف خاں صاحب
 حمد الرحمن بن خوف بن اور والدہ کی طرف خاں صاحب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سنی عالم ہیں مستلمہ
 حضرت مدح الدین علی کا صاحب والدہ سنی ہے کہ حضرت مدح الدین شاہ مدارس محمد بن بنہ محمد بن
 سے منع ہیں فلک سپاہ علیل بن علی بن حسن بن علی بن محمد بن ہاد الدین بن محمد شاہ بن ملک
 بن ملک الدین بن سپاہ الدین بن عبدالحامد بن حسن الدین بن ظاہر بن مظاہر بن عبدالباق
 حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم صاحب دارقضا بن ہریرہ شاہ دارقضا حضرت سادہ دارقضا کی بیوی
 عبد اللہ بن حامد بن مکرم بن محمد بن محمد الدین بن طہور بن محمد بن قوام الدین بن شمس الدین
 بن سیاح الدین بن عبد الرحمن بن عبد الرحمن بن عبد الرحمن بن عبد الرحمن بن خوف رضی اللہ عنہم
 احمیں عمر حضرت سادہ دارقضا و سوا بن ریس کی بیوی اور کاسا حرمہ الامعیان رضی اللہ عنہا
 صاحب لی بی بی تاریخ وفات سادہ دارقضا کی سرور حمادی الاول سادہ دارقضا مالک بن تحریر کر سکینہ
 قطع تاریخ فلک و مالک سے تنہا جہاں فلک دارقضا ، مدح الدین صاحب ہریرہ دارقضا
 ہریرہ دارقضا تاریخ حسن بن یاق ، ہادہ دارقضا سلطان محمد دوم شہزادہ دارقضا حضرت سادہ
 مکس پور میں جو توابع منوج سو ہے ماں ہر سال ماہ حمادی الاول عرس حضرت کا زنی و موم ہر سال
 سوار اشکوہ کتاب صیفہ الاولیاء میں لکھا ہے کہ اوسل و ماں یام چہ لاکہ آدمی اطراف و جواب
 ہندوستان سے جمع ہوئے اور ملک عجیب و غریب کرامت اویسی طور میں آتی ہیں **قائیں**
 حاسا چاہی کہ حضرت وارا اشکوہ اپنی حمد کا مال لوں لکھتے ہیں کہ نام ہندوستان کو ساکین و وسیع و
 شریف کو اگر چاہتوں پر مقسم کریں تو ہمیں ہے دوحہ مردان حضرت عورت الا عظم بی بی شہزادہ
 سر العرب حسن شراف زیادہ اور اجلا کم اور ایک حصہ مردانہ دارقضا کے حسین حلال
 زیادہ شراف کم اور بقیہ ایک حصہ سوار و چار حصہ مردان حضرت چشتی اہل شہت اودا یک حصہ مردان
 حضرت شہر و روہ ہندو منصف فی زمانہ مردان حامد ان حضرت یک شہزادہ ہندوستان میں مدح و
 شراف کثرت ہیں کنا ساخبار الامیر جو توفیق حضرت شہزادہ محمد الحق حضرت و طوسی کی ہے معلوم ہوا کہ

جو گیان بہ مکان الشہور پیر و کاہاں معاہدہ میں مل امور سے شمال دوسرا روئے سرگرمی
 پیر عباد گاہ ہر دو در و دارہ کلاں اس تھاں کا دیوار چوبی بن مصل گوتہ عورتاں میں مویا ہنی
 کسا کسا یا در حاسکتا سے ماہر در دارہ کی محراب رچولی جسکی سے تا کمر بلند ہر بان خشی ایک کریم
 ماہر مرد میں دو در دریدہ عزم اسکا سوانش گر اس محراب سیاہ کریمے ایک اور محرابی جسکے اندر طاق
 تونی ہر سے جو ہی میں اسکی اور ڈوڈی اسکا عزم میں گر اور طول تر و گر صف والوئی کے گندہ میں
 حشی دو طرف یعنی شرق و غرب روئے مکان شنگاہ اندر اسکی خوب روئے چھان سے اندر تالیہ یکا ہے
 سرگاہ و صف شنگا طویل اگر او عزم اگر ڈوڈی راہ لعل سکے ہی موالی ہی ہر اس
 کی خوب روئے ایک دیوار بلند اسپیں در دارہ اندر تالیہ کا مہ طاق تختہ چوبی حسین رنجیر آہمی عالس
 واسطہ لنگانی موی سے خوب روئے مصل دیوار تری ایک کوٹہ لہو لہو لنگروں والہ یعنی در و دارہ
 ہر دو رانیں آئی میں وہ ہاں رسوئی کر ہی میں اس کوٹہ کی شرف روئے مکان دہو طی و دوسرے اس مکان
 دہوئی میں سب در و در حوائج رہش رہتا ہے اس درجہ کا طول بائیں گر اور عزم سوا آٹھ گز
 کے آٹھ اعلا مکان مد جس میں تمام درن حشی خوب روئے ایک چوتہ سب پہلو ٹا کتا دہو
 حشی اسکو گوسہ لگی میں عاہ کاں خوب گچ معدہ و درجیاں اسکی اس حسیہ و سادہ اسکی مثال
 روئے ایک درخت عاس پہ چاہ مدہ ماہر تاپہ بہت کا ہی حوائج و سنی سب اٹارہ سو عزم میں
 ہوا سے خوب روئے اسکی میر و کا مدہ سب طویل اس ہڑہ کا سوا سا گز اور عزم سا و سو عزم کر مدہ
 کریم ہی عار و طرف ہر حشی دیوار وہ ہدیہ السبہ بلند تر و دہو حشی سا ر و اللہ شمس
 شکل مسوری سعید اسکی آٹھوں بائیں بائیں کھڑا آٹھ محراب شکر سرے میں میں گندیاں عار و طرف
 میں لگے ہوئی میں او میر گردہ سب علو او بر کس دیوار و درت سر و روئے بصورت محراب دہوئی اسکی
 ایک کہنے روئے لنگا ہوا ہے اندر میں چھ گچ سارہ میں السبہ بلند شکل سارست پہلو حرایہ
 او میں حوائج روئے میں دیوار و سب رہا ہے اسکی کوٹہ شرب میں ایک صد و حشی مالہ فی ما
 سبہ بلند سب دہو پ و غیرہ کہیں میں اس سبہ ایک قصور کا ٹھکی رکھی ہوئی اور اندر میں دیوار

مال مکان نہان بہر معہ حالات ہنہ جگن

انعام چونکہ باہر شرف و ولایت و ہنہ میانہ میں ایک تہرہ و دگر مربع چونکہ بزرگ مربع اوس پہر
 ہوا اوس پہر لنگ شب جی کاسنگ نر سے پناہوار کہا ہوا ہے و دیوار شرقی کے شرف و ولایت ایک اور عمارت دیوار
 ہر وہ مکان اس مکان مندر سی پنچان میں واقع ہے مندر سی ادھر جای کی واسطہ و دروازہ می موجود ہیں لکن
 اسکی مین گز بند زمین پر فرش انیشو کا اوسکی میانہ میں آدہ گز بند تہرہ ہشت پہلو اوسپر سادہ ہشت پہلو مین
 در والی جبکی کر سنی اس تہرہ سے آدہ گز بند ہندی تہہ گشت اٹھارہ سو فومی مین طیار ہو می اس سادہ کر
 جنوب رو یہ جوہ نشان مری گلی خام نامعلوم الاسم اسکے شمال کی طرف و لکن خام اٹھتین شریہ ویر نیم
 و شیشم ہر فوت کہیورون کیکر و غیرہ کثرت میں اس و لکن کے باہر خندق خام اسکی باہر وخت شمال رو یہ
 مندر ایک والان سر و ہنہ قابونی خوشنما اندر سے ہنہ کر شمار رو یہ اور والان یہ مقام جای گدی کے
 سقف اسکے قابونی چونکہ سفید اسکی پاس اور بہت والان و غیرہ مکانات ہیں والان گدی کے شمار رو یہ
 ایک گتہ سفید حسن سادہ باور و ہنہ تاہم ہشت کر باہر سی سہارہ اور اندر سی سفید کر سی اسکی تابعدہ بند دروازہ
 اسکا شرف و ولایت معہ طاق تختہ چوبی صورت گتہ مربع بہ ہشت سمت اویس سو چار مین فوت ہوا ہے اور یہ
 گتہ اوسنی خود سمت اٹھارہ سو اسی مین بنوایا تھا شمال رو یہ سادہ ہذا کر ایک مکان نیز اس سے چھ مین
 آٹھ واسطی خرچ روزمرہ کو میا جاتا ہے اسکی پاس بہت سی مکان والان کو ہر بلان و غیرہ بھی ہوئی ہیں
 جبکہ حال فقیر واران کا غلات مین جو واسطہ ملاحظہ مسر و لیم کو لہ سر سیم مناسب ہوا در کر تحریر ہوئی
 ہنہ مندر ہے یہاں حوزہ اللوات قلم انداز کیا گیا ساتہ روز کشتہ سادہ پچی اور چھوٹے ڈوم یہاں اگر مٹا
 کر دیکھو کہ چند آدمی لاہور سے تہہ ٹیکو کیو سطح یہاں آیا کر فوسے وہ دونو کچھ کوڑیاں چھ کر کوڑیاں سے ہوا
 رام ناہنہ ہشت گدی نشین حال جو آدمی ضعیف اور کم گوین بیان کرتا ہے کہ سمت اٹھارہ سو کشتہ مین چھ
 یہاں باداد ہنہ ناہنہ آسمانی نودن بدن رونق پھانکی برہنہ لگی سمت مین وہ فوت ہوئی تو بعد انکی بہ بادارام
 ناہنہ گدی نشین ہوا اب اس ہشت کر پاس دونو کہ ایک برہنہ نان بڑا در و دوسرے اس والہ اور دگر سیک
 ایک جیون ناہنہ دوسرا حکم ناہنہ اور واد سکے چیلے مین ایک سمر ناہنہ دوسرا امرت ناہنہ بعدا و سکے بھی و فو
 لاکس مین شجرہ انکا یہ بھی باوارام ناہنہ کا گور و باداد ہنہ ناہنہ اوسکا سمندر ناہنہ اوسکا طوطا ناہنہ اوسکا باوا

[illegible]

احوال مفصل پختہ ہو گئے ان جہان پہ جوگ نکلا سب جوگی شمع ہیں کہ ہم شمع
 شمع ہی ہمارا جگہ ہے اس طرح جاری ہوا کہ ایک شخص سوکھ بیوی کا اگر اس ماسد خطای اولاد
 ہوا کہ در مار پی روئے شیعہ سچی سجدت شمع کی عرض کی کہ ہمارا جگہ ہے آپ کا قدمی سوکھ ہوا دوسرے
 دما کرین تاکہ اور سوکھ ہوا اولاد ہوا ہوں تو امی دہی میں سے قدری سوکھ لے کر ماسد خطای

اوسکو دی اور کہا کہ اپنی استری یعنی جورت کو جا کر لےلا دو میری اپنی استری کی پاس حسب حکم مہاراج کی
 اوس بیہوش کو لے آیا اور تمام مال مہاراج کی دیا کا کہہ سنایا اگرچہ اس بڑے اعتقاد استری کو اس امر پر کچھ اعتقاد
 آیا لیکن پانچا طرہ ہر تالیفی شہر کے اس سے لیکر اوس بیہوش کو اپنی گرہ میں باندھ چھوڑا اتفاقاً بعد چند روز وہ بیہوش
 اوسکی گرد سے گوبرین گر پڑی اور وہ بیہوش بدستور شیوجی مہاراج کی خدمت میں جاتے ہوئے مارا ایک روز مانا
 پارشی فی شیوجی کو کہا کہ آپ فی اس سچا رہی اولاد کو دیا بھی فرمائی مگر اجنگ اسکے گھر اولاد نہ ہوئی شیوجی نے
 اوس سے پوچھا کہ ہنر جو بیہوش شجادی بھی تو تو اوسکو کیا کیا وہ تیسری استری کی کہانی باندھ کہانی اوسکو
 جو روسی جا کر دریافت کیا وہ بولی کہ اوس شاہنشاہ کو لکھا فی سے کیا ہوتا تھا میں نے غنچدی تو وہ رکھ چھوڑی تھی
 مگر پھر ایک دن میرے ہاتھ سے گوبرین گر پڑی یہ حال سیکر وہ نہایت متاسف ہوا اور شیوجی کی خدمت میں آگے
 حال واقع عرض کر دیا آپ نے فرمایا کہ اس گوبر کو باکرہ دیکھ جب اوس کو باکرہ دیکھا تو سیدتی ایک بالک یعنی
 لڑکا نکل آیا وہ اوسکو لیکر شیوجی کی خدمت میں آیا شیوجی نے فرمایا کہ یہ لڑکا بڑا بے بسی یعنی عابد و زاہد
 ہو گا کہ نہ تیرے کام کا نہیں ہو سکے دیر سے اوسکی کھاتر پیٹنے لگو وہ لڑکا بڑا است شیوجی کو بے سے پیدا ہوا تھا شیوجی
 نام اوسکا گور کہ نہ تیرے رکھا جب وہ بالغ ہوا تو شیوجی نے اوسکو کہا کہ تم کوئی گور واپا و چارو یعنی تلاش
 کرو اوسنے عرض کیا کہ اسی مہاراج بھی آپ کی آگیا درکار ہے جس شخص کو آپ فرما دیں میں گور و نیاؤں
 شیوجی نے تجھ سے باطن و زور کر است تمام دنیا میں دیکھا کہ اس لڑکے سے زیادہ کوئی نہیں ہو سکتی رکھی طاعت
 نہیں اس سبب سے وہ چپ ہو رہے بعد چند ہی گور کہ نہ تیرے فی عرض کی کہ اسی مہاراج آپ نے ایک بچہ لڑکا
 نظر آیا اگر آپ کی یہی مرضی ہے تو بچہ کو اجازت دیں تاکہ میں اپنا گور و آپ سے تلاش کروں اور ہونے فرمایا کہ
 جہان پیری تسلی ہو و مان میں دہر یعنی اوسکا گور و نیاؤں لگیا پا کر وہ کنارہ سمندر پر جا بیٹھی اور ایک روز
 یعنی پیری روئی پکا کوہ میں کے پتوں پر رکھ سمندر کو بطریق ہیبت یعنی ندر دی اوس روئی گور کہ نہ تیرے
 چھٹی نے کہا لیا بعد بارہ برس کے گور کہ نہ تیرے فی اوس کو چھٹی کو طلب کر کے کہا کہ ہماری فلان روز والی
 روئی جو تو نے کہانی ہوئی ہے ہمیں واپس دیہے لوگ یوں روایت کرتے ہیں کہ اوسنے سچا
 اوس روئی کے اپنی منہ سے ایک بالک نکل کر گور کہ نہ تیرے دیا گور کہ نہ تیرے اوس لڑکے کو لیکر شیوجی کے پاس لائے

اور ہم مل سارو ستاندہ کی گاہ گاہ سناچہ کہ وہ نہیں سے پیدا ہو یا سوچ تو اس کا نام محمد یا ہدیہ رکھ دیا اور
کہا کہ یہ بچہ ماگور دیا یا بدختری لوگ لانا ہی کتنی میں کہ اگر رنرور کو رکھنا نہ کو اب مسدود تھا ہم وہاں
دری مجرور کو لگا ایک پتھر پر رکھ کر سندر میں ہلکے را جھلی نکل گئی اور اس سو محمد را تہہ پیدا ہوئی
اور معنی چہ کی کتنی میں کہ یہ روایت درست ہیں کہ چونکہ در کہ ما تہہ جی رین سوئی میں او کو گھسی
تہہ بونوئی تہی العرم کو رکھ ما تہہ کی محمد را تہہ کو لگا کر دیا اور پھر خدا پیدا کر دہ و نور صاحب
تیبہ یا بغیر خدا و میں مستعمل سوئی اندر ت کی گور کہا تہہ جی فی پھر سدرت شرجی منارح کر
اوسکار کی سوچی فی تحقیق حال دریافت و مانی اسل سامیں محمد را تہہ ہی دیاں اکتی سوچی فی
ایر کہ ما تہہ جی کو کہا کہ تم حتی ہو مسو حوت کا سنگ تو ہیں کر ا اور ار لا د کا مو یا پست ایجا ہوتا سے نکلور
جو کہ کم کسی صورت سو اولاد خدا کر دہو میں و عرم کی کہ میں حتی ہوں اولاد کیو کر سو شو جی فی زما
کہ ہم اسی حلی ساؤ وہی ہمار می سخانی اولاد ہو گئی انہوں کی کھا کہ جس معم ہوا آت آگیا دیوس اسطر
حار ماوں سوچی نے اٹکا کا وہ وہاں ہا کر او کی گلی میں ڈال دیا اور وایا کہ بہہ تھا (ار مار ہے)
اب جو کی لوگ اوسکے فی رار او فی یا سونی ہستی میں اعداد سکے سوچی نے و جب آگ سو ایک چہ
سی لکڑی سی او کہا کر وایا کہ اسکو ہم اسیر را کر ساہہ مادہ لود اسکا نام او جو مکلور ہم جو کہ اسکو ایک
سمہ و سر لوب سام او سر لوب کہ جب کور و کمر سکھہ جا کر و سخا مار و (چا پچہ اپ بک و کی
لوگ اسو رنار کر سا تہہ ایک ما فوجی یا صلی یا ساج آمو مادہ کہ ہیں وہ ماؤ چار انگشت لسا مو یا کہ
کی ماؤں آہہ کیسی میں عار ہر پٹیں ہونی میں کل اسکو منہ میں رکھ کر سخا فیں اور اس
نسید نو کر کہہ کا لکھوں میں اعداد سکے سوچی فی پارسی کو حکم دیا کہ تم اپنی باجوں سو اسکو کان ہاؤ کر
پہاؤ و پارشی فی اوسکے کان پہاؤ و میں مٹی کی سدھ پہاؤں ایک جو کو میں ہم چہ چہ کی کان پہاؤ کر میں میں
ماللائی ماتاج کر گدن ہانگی ڈالوں میں اعداد سکے یا رتی جی فی سا گھنا بھر را نو حکر او سکے لود سو ایک کر
سج رک کر او سکے دیا اور وایا کہ تم اساکیر رکین سا کر و چا پچہ اپ بک و کی لوگ کہہ کر وایا کہ میں
ہر حکم دیا کہ سد و نہیں نہ کو حلاؤ نہیں تم لاق کور میں میں ماصورت و میں کیا کر و کہ ستوی ہاؤ را نہ سکے

تیرن میں ہر اور پسر نشان مڑی بنایا جاوے یہ راہ و رسم مفرد کر کے انکو خست کیا بعد اسکو کر کہہ ناہنے فی
 جید کرنے شروع کئے بعد چند ہی نامی چیلے کے بارہ مقرر ہوئی پہلا چیلہ سنت ناہنہ دوسرا رام ناہنہ تیسرا ہرننگ
 ناہنہ چوتھا ہرم ناہنہ پانچواں براگ ناہنہ چھٹا دریا ناہنہ ساتواں کیک ناہنہ آٹھواں ناگ ناہنہ ناٹھواں گنگا
 ناہنہ دسواں دھجا ناہنہ گیارہواں جلعند ناہنہ بارہواں نیم ناہنہ اور یہ دو بہا می تھی ایک نیم ناہنہ دوسرا کپڑا
 ناہنہ بعد اسکو کر کہہ ناہنہ فی انکو حکم دیا کہ تم اپنا اپنا پنتھ یعنی سلسلہ جاری کرو پس ہر ایک فی اپنا اپنا پنتھ
 پہلا یا اس صورت سے بارہ پنتھ جو کیون میں جاری ہوئی تفصیل حکی یہ ہے ایک پنتھ سنت ناہنہ دوسرا رام ناہنہ
 تیسرا آٹھ ناہنہ چوتھا ہرننگ ناہنہ پانچواں دھجا ناہنہ چھٹا گنگا می ناہنہ ساتواں دھجا ناہنہ آٹھواں جلعند ناہنہ
 ناٹھواں دریا ناہنہ دسواں کنگ ناہنہ گیارہواں نیم ناہنہ بارہواں ناگ ناہنہ نیم ناہنہ کا جو دوسرا بہا می اسکا
 پارس ناہنہ تھا اوسو ایک علیحدہ پنتھ جاری کیا جسکے دو قسم ہوئی ایک سرتورا و دوسرا بوج سرتور می نو
 آہنی منہ ہمیشہ کپڑا گدی رکہ کر باندھ کر کہتے ہیں اور سجای حقہ چلم پتھر میں اور جاندار کو نہیں مار تو
 اور منہ پکڑا اوسو بطن باندھتے ہیں کہ ہوائی کٹر سانس کے ساتھ اندر جا کر مرث ہوں وہ لوگ پانی کو پھر
 پھانک پتھر میں اور ہمیشہ جہان گشت رہتے ہیں اور اپنا مکان نہیں بناتی کی پکائی روٹی مانگتے کہتی ہیں اور انہو
 ناہنہ سے نہیں پکاتی اور بوج مکان باندھ کر بیٹھتے ہیں اب لاہور میں اکثر بہا بڑے کہتے ہیں انکی مرید میں بوج منہ
 نہیں باندھتے اور شادی بھی نہیں کرنے بلکہ جو کوئی انہیں پاہ کرنا ہے اوسکو پیٹھ سے نکال دیتے ہیں
 رسم بنانی چیلہ کی جو جو کیون میں رائج تھی جب کوئی چاہتا ہے کہ میں جو کیون کا چیلہ
 بنوں تو وہ کسی ہنت کی پاس جا کر عرض کرنا ہے کہ مجھی جو کی بناؤ تو وہ اوسکو سمجھا نا ہے کہ بابا اس فقر
 میں بہت کلین میں کیوں دیدہ اور دانستہ مصیبت میں پڑتی ہو جاو کاروبار و دنیا کروا سپر گر بھر ہی
 وہ خواہش کرتا ہے اول اوسکو دو تین روز فاقہ دیتی ہیں بعد ازاں ایک کار و زمین میں کار کر فہائش
 کرتے ہیں کہ اول یہ کہ کسی قسم کا بیوپار نہ کرے دوسرا یہ کہ نوکری نہ کری تیسرا شہار نہ باندھیں چوتھا اگر کوئی
 گالی دے تو صبر کرے پانچواں شادی نہ کرے چھٹا کافو کی محافظت کرے کہ بہت پھٹ سجاوے کیوں کہ
 جو کیون میں رسم ہر کہ جسکا کان پہنا ہو یا زیاچہ پٹا نوٹ جاوے تو اسکو زندہ درگور کر دیتے ہیں

اگر وہید کہاں بہرسم جاری ہی اسے جو صاحب کو مگر رہی کے اسے سمجھ کر کہ جس کاں روٹ
 حادی و رادی سے حل کر دیو ہیں بہر اوس سے کوئی ہیں رہتا اور اس کو روک مال کا مالک چلا ہی ہو
 اور کسی رستہ دار کو دعویٰ و مدعا ہیں پہنچا مسالہ اگر کسی گور و کو میں جلی ہوں تو ایسے سے جس کو گور
 پسند کرے کدی جس ہو اور اوس سے خواہ لکھ تہی ہو حادی مگر تو یہی فقیر کہاں سے حب و حلاس
 مقدس رسول کرتا ہی ہو گور و اسی ماہد سے یا کوئی اور دوسرا شخص جوگی حواقیف علم کاں
 بہار کی کا ہو ہمارے اور اس رسم منسوب ہے کہ جو کوئی شخص جوگی واقف کار اس علم کا ہو
 ہی کا خانہ گور و کو رہے میں صاحب کل صلیع لاہور میں جہاں بہرسم ماہد بہر ماہد کا جیلا اس کام
 واسطی سے رہے اور اس میں رسول ہے کہ جو حلا ہو کر کاں ہڈ وادی تو کاں بہار میوالو کے اگر اگر یہ
 مارا نظر کرے اگر اس کی مرسی سے کہ یہی ماہ سوئی اگر مرست میں ماہد عام حکم ہو کہ کسی جلیں ہی جلیں
 دل و جان سے کرنی چاہیے اور اس لوگوں میں سحر کاں ہر دیکھ حلا کامل ہیں ہونا احوال گور و گور
 ہاتھ صاحب گور و گور کبہ ہاتھ صاحب نرہ صاحب کمال اور برادر ہی جہنم میں صد ہا اسد لاج
 اور کس سے رحمت کی ہنگامی میں کہ وہ ہمیشہ سوجی کو ساتھ رہتی ہیں جو کوئی اور کی حماد و شکر
 او سکور یا رہ بھی کرانی میں اور گور کبہ ہاتھ ہی گور و ہر نہی تیو جی کی صورت اور او ہیں کہ ایک ہی
 دن کی رکت سے پیدا واکتوں میں اگر سوجی کو گیارہ رہ نہر میں مگر یہ بہت مشہور ہیں ایک گور
 ہاتھ دوسرا ہر و شکم کالی دیو سی سے مہرانی شوخی پیدا ہوئی ہیں تھکے ہواں حواقیف
 سے پیدا ہوئی جو بھی سہام ہر گ یہ ہاتھ سے مدعا ہوئی باسوس دیا نہ یہ کہ وہ سوجی پیدا
 جو ہر دام و دیو بہ اسی رکھی سے پیدا میں ساتویں سوجی ہارنی حور سما کہ سوجی پیدا ہوئی اب
 ہی شکار عاج (جو گور مسابوں کو میں) عطا نامہ تو نہ اس رسم ہر کہ الدوس میں سلام کو دینا دینا
 ہی جو کہ جو گور سوجی میں اعلا کہاں ہر کہ سوجی زکوہ کبہ ہاتھ کو اسطیق کر کہ دیا ہوا
 تعلیم دی ہی کہ اس کو وہ میں سجانہ سلام دے۔ وعدہ دینا دیں کہا کہ اور اگر کوئی دیا رہ گور و
 کہ تو ہم سوجا او سکے کہا اور وہ رسم کو حیا سچا ہی کو ہی یا دار گستی خواہ صد و خواہ مسالوں

کسی جوگی کو بجاو سلام آواہیں یکدم فکری تو وہ جوابا کہتا ہے کہ آوہ پرش کو جو شیو جی سو مرا ہے یعنی ہوا
 آدمی اور یہ بھی جو کیونین رسم ہو کہ جب کوئی جوگی گواہی کیو وسط رہتا ہے تو یہ طور و حال غلطہ الگ الگ
 کہتا جاتا ہے ارہہ اسکا یہ بھی کہ خدا کا یہ بھی پچا ناہین جانا نقد ان کو کو نہیں کہی جی مشہور ہونا چہ
 بہر تری اور حال و سکا یہ بھی حکایت کہتے ہیں کہ راجہ بکر باجیت (کہ جیکا بڑا ہاشی راجہ بہر تری اور
 گندرب سین تھا) امین کا بڑا نامہ و راجہ ہوا ہے اسنو اپنی عہد حکومت کا سمت بکر باجیتی علیحدہ مقرر کیا
 بھی وہی سمت آجکل انیس سو کہیں سے کہتے ہیں کہ گندرب سین والی اوچین بن اندر جب سراب اپنی
 بد دعا پر باپ کو جنم انسان بن آیا جب ہلت سراب گذر چکی تو وہ دنیا سے زندہ معدوم ہو گیا بعد اسکو
 راجہ بہر تری راجہ برگدی نشین ہوا (اسنو بکر باجیت کو محض اس خیال سے کہ دعویٰ سلطنت کرے
 مجبوس کر لیا) حسب تواریخ اہل ہند راجہ بہر تری کے گہرین سولہ سورا نیان تہین اونین سے ایک
 بیت رانی یعنی پہلی رانی مطوبہ اور معشوقہ پنگلا تھی ایک دن کا ذکر ہے کہ راجہ بہر تری شکار کھیلنے گئے
 وہاں جنگل میں دیکھتے ہیں کہ ایک مردہ ہے اور لوگ اسکو بلانے کی فکر میں مشغول ہیں راجہ یہ دیکھ کر
 چلا گیا جب وہاں سے واپس لو گیا دیکھتا ہے کہ وہ سب اشخاص اس مردہ کو چھپا کر چھپ گئے ہیں اور
 لاش اسکی جل رہی ہے مگر عورت اسکی وہاں ماضی ہے جو اپنی بدن سے گوشت کاٹ کاٹ کر چھاپا
 ہنک رہی ہے جب کہی عضو اپنی بدن سے کاٹ کر سپین پینک چلی تو پھر کوہ کر خود ہی آگ بن جا چکی
 اور جل کر خاک ہو گئی راجہ نے یہ محبت اسکی دیکھ کر ادا دہ کیا کہ میں ہی اپنی رانی کو زنا میں کر دوں کہ وہ
 مجھ سے ایسی محبت رکھتی ہے یا نہیں انعرض تمام حال رانی پنگلا کو اگر سنایا محبت ایسی پابندی سنی او
 کو کہتے ہیں کہ جو اپنی خاوند کو ساتھ نہ طرح جل مرے رانی نے کہا کہ اسی راجہ وہ عورت سنی نہ تھی بلکہ سنی تھی
 یعنی ہٹ دالی اور سٹ سٹا ستر میں جو صدر دل کو کہتے ہیں سنی کی یہ تعریف بھی کہ جس وقت سنی کے خاوند فوت
 ہو گیا ہے اسوقت ایک آہ ہاں سوز ایسی ماری کہ جسکے مار تو ہی خود بخود مر جاوے راجہ نے یہ سنی دل
 میں کہا اور کہا کہ اب اسکا امتحان کرنا چاہیو بعدت کر اکر و راجہ بدست تو قدیم شکار کھیلنے کو گیا اور
 کسی جانور یا بھج کو خون سے اپنی پوشاک کو بہو ایک نوکر کی حوالہ کر کے کہا کہ تو اسکو میرے مندر دین

میں لہا اور صورت عساکر ساں کہہ کہ راجہ کو ایک سند دی مار ڈالا ہوا۔ جس میں ہر راحت اسی
ماں چوڑا کر بہان پوچھا موں جب یہ خبر دایوں نے سنی تو ہر ایک نے رو اپنا شروع کیا
جب رانی شگلا کو خبر دی تو سہمی ایک آہ جان سور کہ بچکر جان سہی سلیم کو کئی اور مرد خوش
اما کہ گئی کہ راجہ کو فوت ہا ہیں موا او سہی میری آ رہا ہیں کیوں اسطرح ہر کام کیا ہے اب اگر میں
مروں تو وہ کہا کچھ کا جب وہ گئی تو ماں موں اور راجہ سہی ما کہ کہا کہ رانی بنگلا ہد باب کہہ کہ
مر گئی سے ہر سکا راجہ بہت عساکر ہوا رو انشا عساکر میں داخل ہوا اور رانی شگلا کی محسوس کو
یا دیکھ کے ایسا رو کہ سدہ مدد کی یہی جس پر جس کہا فی لگا یہ حالت دیکھ کر وزیر اسرار کو
سمجھا دی گئے کہ اسی راجہ جو مواتا سو ہو چکا اب راسی نقصا مونا اور سر اسحام لاش بتود کر با جاتو
بہر سکر راجہ نے کہا کہ محسوس کچھ توقع نہ کہو ہر سہی بہانی کر راحت کو لا کر تخت ستیں کر و مچو اب کہہ
عرص تخت قیاس میں اس ابی اسیری و نادار محسوس کی ساتھ حل مرونگا ہر چند امر اور
ہمایش کی گراوسہی ایک نہ مانی انہر میں اسق کو اٹھا کر مر کبٹ پر لگیا کچھ جٹ و سکوت لانی لگو تو راجہ
اسعد ہوا کہ ما تو مجھ کو اسکو ساتھ ملا دو یا اسکو ریدہ کر دو جو کہ یہہ رو نو امر نصیب لے عقل تھے لا ہار
ہو کر سب لوگ و انس حل آئو اور راجہ دمان مٹھا رہا اتفاقا گور و گور کہہ باح جی و مان او سہی مر
حوار میں کہیں مشغول معادت بھی او کے کسی اچلہ فی بہہ حال او کو سہا یا بہر سکر اہوں نے راہ
مہرانی و یا کہ حلوا اس رانی کو ریدہ کر آویں ماکہ راجہ راج رہا یہ سکر مقام مر کبٹ
تشریف لائی دیکھا کہ راجہ ہر تر می مانو پگلا مانو پگلا کر رہا ہی او سو فٹ او کو ما تہہ میں ایک ماں
نگلی یعنی اسکر و رو و اسکو پوڑ ڈالا اور خود وہاں کھڑی ہو کہ مانو ماںڈی مانو ماںڈی کہی کہی
لگو راجہ نے راہر دیکھا کہ کہا کہ اسی فقیر جو دو تو فی بعد ماںڈی ہوڑی اسکو سطر و تہا ہی اگر سکر
اسکا ہم سے تو ہم ماںڈی کو درہ نکاو سرار ماںڈی مسکو ادیتی میں یہ سکر گور کہہ باتہ جی نے ویا کہ
مانو اسیس تو فی ہی تو راہ آ رہا ہیں ہی رانی کو خود مارا ہے اب خود اصراف کر کہ ماںڈی دیکھ
ماسو اسکر ہر راہ راہیاں شرے پاس میں اگر اور یہی جا ہی نول سہی میں راجہ لولا کہ ہر راج آئی

آدمی جیسا تھا مشکل ہے مائڈی جیسی مائڈیاں بہت سنگتی ہیں فرمایا کہ اگر اوس رانی کا زندہ ہوتا
چاہتا ہی تو ہم ابھی اسکو زندہ کر دیتے ہیں مگر ہماری مائڈی جیسی مائڈی تو لائیں سکتا راجہ فی
عرص کیا کہ مہاراج مردہ کو کون زندہ کر سکتا ہے مائڈیاں تو اس سے اچھی اچھی ابھی منگوا سکتا ہوں
گورو گوبند سنگھ ناہنے فرمایا یہ سنکر کہا پہلا ذرا انکھین اپنی بند کر اور غنائی قدرت ابھی دیکھ راجہ فی انکھین
بند کر لیں بعد ایک لمحہ کی جو کہو لیں تو دیکھا کہ رانی پنگلا صحیح و سالم تندرست بیٹھی ہے بلکہ ماسو او
اوسکی اور بخت سی رانیان ہنسکل اوسکی موجود ہیں راجہ یہہ کرشمہ کرامت دیکھ کر حیران ہوا گورو
صاحب نے کھٹا ہی راجہ چونکہ تو عادل بھی تیرا ہونا ہکو منظور بھی اپنی پنگلا رانی کو ساتھ لیجا اور گھر میں
جا کر آباد ہوا اور تخت سلطنت پر بیٹھ راجہ فرمایا کہ قدم پڑ لیا اور عرض کی کہ مہاراج اب مجھ پر غیبت
بادشاہی کی نہیں رہی حکمرانی و راجگی میرا بھیجی بکرماجیت کر لیا جھکو آپ اپنا چلیہ بنالین تاکہ آپ کو
کر پاس بھیجی یہہ کرامت حاصل ہو کہ مردہ کو زندہ کر سکوں گورو صاحب فی ہر چند نصیحت کی مگر
راجہ فی ایک نہ مانی آپ فی فرمایا کہ اچھا اگر تیرا ہی منشاسی تو انکھین بند کر و سنی انکھین بند کر لیں
یہہ حسب حکم اونکو کہو لیں انکو دیکھتا ہی کہ رانی پنگلا جو زندہ ہوئی تھی گم ہو گئی تھی اور فقط گورو گوبند
صاحب کہہ رہے ہیں اس سر اوسکو بدیہ کمال حیرانی ہوئی اونکو قدموں پر گر کر زار زار روئی لگا
آخر کار اوسکو گورو صاحب اپنی ساتھ لیگیا و حسبیلہ بنایا جب یہہ حال راجہ بکرماجیت نے سنکر
راجہ بہتری فی محکوم صرف راج کر طمع کیو اسطرقہ کیا ہوا تھا اب جو کہ میں اسکو کچھ ایسی ہی لڈ
نظر آئی ہے کہ اتنی بڑی سلطنت کو چھوڑ کر جوگی ہونی لایا یہہ بچار کروہ بھی اپنی خدمت میں حاضر ہوا۔
اور بعد ہنسکار کہنے لگا کہ آپ بھی چلنا بناو میں اب ہوس دنیا میری دلمیں ہی نہیں رہی گورو
جی نے دل میں سوچا کہ اگر یہہ دونو فقیر ہو جائیگی تو انکا ناش ہو جائیگا کیونکہ یہہ دونو لالہ میں مناسب
ہی کہ راجہ بکرماجیت راجہ رہی اور راجہ بہتری فقیر تاکہ سلطنت ظاہری و باطنی الکی گھر میں آجاو
اسو اسطرقہ بکرماجیت کو کہا تو توجا کر راج کر ہم بہتری محافظت رکھیں اور پنجپر واضح ہو کہ جیسا اسکاتھ
مشہور ہوگا و سیاہی تیرا نام نیک دنیا میں قائم ہوگا وہ اسبات پر عتقاد کر لوٹ آیا اور راج

کر دی لگا اور راجہ بہر پری او کی ساتھ چلا گیا گورو جی نے اس کو اس جیلہ کر کے اس کا نام سدھ
 سیار نامہ رکھا بعد ازاں اس کا چلار لگا ماہہ ہوا جس کا اب پتہ نہ رہا ابہ ماری بھی راجہ بہر
 یہ صاحب کمال ہوا گورو گوبند گھروہ جی نے اس کو بہہ ورد یا کہ ماسکی دہر پری اور راجہ بہر پری اس
 وقت سے راجہ بہر پری امر لئی ہمیشہ رہا یہ بیوالا بیو گیا بعد ازاں گورو گوبند گھروہ کلاس رست
 جھان شیو جی رہتی ہیں جگہ گورو راجہ بہر پری جس حکم او کی مقام تک گورو گوبند گھروہ نے ختم
 ساہوال سترہ کو میں ہمارے ہی رہے سکوت بدیر رہے بعد ازاں تمام مکہ چھپیں ہاتھ جگہ گورو گوبند
 کا جو جی ہوا بھی گدی سن ہو ایک اور کا دیکھو کہ راجہ بہر پری جگہ میں سے حادث کر دیوئے
 سحاب کر سکی وہاں آئی اور دروٹ کا کٹوہ مانگا (اور دروٹ ایک ٹری روٹی ہوتی ہے جو جو
 لوگ پیر کو پڑا کر بطور ترک لوگوں میں تقسیم کرتی ہیں) ہم میں جی نے کہا کہ وہ ہمیں جو حکم
 ان لوگوں میں سے دوں اوسے کہا کہ کیا ہم گورو کو چلے ہیں کہ ہمارا حصہ تم سے کہا چھپیں جی یہ بات
 سکریجا ہوا اور کہا کہ تمہاری گورو کا پیدا بہہ ہمارے گورو سے اس کو کات کر لیا اور اسی کہا کہ اچھا
 ہم ایسا ہی کر سکی اوس وقت او کی ہاتھ میں ایک پوڑ تھا اوہوں نے اسے تبت بھاڑ مارا وہ
 پوڑا بھاڑ کو مارا شروع کیا قدرت الہی سے وہ بھاڑ دما سکت گیا جیا نیچے آج تک وہ کد بھاڑ
 میں ریاب نگاہ ملتی ہے اور آج تک یہ کرامات وہاں ہے کہ شہور سے ہی کو دن ایک جہڑا پوڑ مار کے
 پھر رکھتے ہیں اور اب کو سب کو حکم ہوتا ہے کہ کوئی جاگتا ہے صبح کو جو سوید وہ جہڑا بھاڑ
 جاتا ہے جہڑا اس بھاڑ سے ایک نگہ کا ٹکڑا ہی عمرہ لیا تو پیر جی نے گورو گوبند گھروہ ہاتھ کو یہ حال
 کی خبر دی بہہ ترس کر جگہ گورو گوبند گھروہ جی نے اپنی نور راجہ بہر پری فوج جنوں میں ہو گیا اوہوں
 نے وہاں لشکر لگا کر اس کو بریایا کہ یہ بھاڑ کا پوڑا تو کہاں لیا ہوا اوسے کہا کہ میں انہی میں
 گری میں اس کا لٹکا اوہوں نے پوچھا وہاں لیا کر کیا کر گیا اوسے کہا کہ میں اسے شہہ کو عبادت کا
 کریں گا اوہوں نے کہا اسے بہر پری کہ وہیں چوری روڈیں بیکیا ایسی ملک میں مار کر لیا
 کر دی ماسک ہیں اب اس بھاڑ کو وہاں بھی پیکر دوسے کہا ہے توبہ کر رہی ہے کہ سید ہا سیکر

یا اور لٹا انہوں نے فرمایا کہ جہاں کو بل پینگدی اوسنی زمین پنگدی یا کھیتی زمین کہ وہاں بارہ بارہ لوگوں
 تھی اب نام اوس گجیا کا سدا کرانہ مشہور ہے اور انک مکان مشہور ہے جگہ گھوٹ کا مسعہ سدا رت موجود
 ہے وہاں معمول ہے کہ جو کوئی جوگی وہاں جاوے تو ایک چادر اور ایک ٹوپی پاوے مگر اس گدی پر
 ابتدا سے گدی نشین اور بکڑے لوگ ہیں اور گھوٹ اسکو کہتی ہیں جسکو کان نہ پھی ہوں آجکل اوکھڑو کو
 نام فقط ناہتہ پر نہیں ہوتی وہ داس مشہور ہیں اب فی زمانہ نامی مشکو واس گدی نشین ہے اور
 ابتدائی حال اوکھڑوں کا یوں مسسوع ہوا ہے کہ مقام کرانہ وہوئی راجہ بہر تہری کو پتہ نہ تھا ان ایک شہر
 آیا اور وہو پ ماچھہ پر جلا کر بارہ برس طوفان اسکا بشوق ملاقات راجہ بہر تہری کو کرنا کہ بعد چند
 اوسکی متنازعہ ولی برائی یعنی راجہ بہر تہری سے ملاقات ہوئی اور انہوں نے مہربان ہو کر فرمایا کہ آج
 سو تو مالک اسمکان کا ہوا ہے یہی بیانی ہے ت فائدہ ملیگا تو چار اچھید ہو مگر کان نہ پھڑونا اسبطر حسی
 تیری جیلے ہی رہیں گے وہ اوکھڑو کہلاؤ گی اور پتہ تیرا ہے یہاں ہی ہوگا چنانچہ بعد مہاراجہ صاحب
 وہاں ہر سال داس اوکھڑو مشہور نامی تھا اور اسکا مکان وہاں ہزار ہا روپیہ چڑھتی ہیں راجہ بہر تہری
 انک باعقا و جوگیان زندہ ہیں اور ہمراہ اوکی گوی چند رہتا ہے حال راجہ گوی چند کا
 راجہ گوی چند بہا سجا راجہ بہر تہری کا تھا جسکے کا نام مینا دیتی تھا جب والد اسکا مر گیا تو یہ گدی
 نشین ہوا ایک روز وہ غسل کر رہا تھا اوسکی والدہ مینا دیتی اوسکو دیکھ کر زار زار رونا شروع
 کیا سب اوسکو معلوم ہوا کہ والدہ روتی ہے تو اس سے پوچھا اسکا پوچھا اوسنی کہا کہ اسی بیٹی تیرا
 والدہ نہایت خوبصورت تھا مگر جلا گیا اور میرا بہا ہی راجہ بہر تہری راجہ چوڑے کر جوگی اہو گیا اسلی
 میں چاہتی ہوں کہ تو یہی جوگی ہو جاوے تاکہ ہمیشہ پائوے اوسنی کہا اسی والدہ ابھی ہم سیری
 فقط چودہ برس کی ہوئی ہے قدر جبر کہ میں بھی لذت دنیاوی سو بہرہ مند ہوں ہوں پھر اگر
 بہر ضعیفی جوگی یا فقیر بنوں تو مضامین تیرے بہا ہی راجہ بہر تہری نے ہزار ہا عیش و عشرت
 کر کے فقیری قبول کی ہے اوسنی کہا کہ اسی فرزند ایدم کا کیا بہر و ساہی بقول چشتی لاہور
 محرزہ فقط مہمان ہیں ایدم کی بہر و ساہی نہیں اسکا لیاقت دیکھو ان لوگوں کی کس چیز پر فخر

خدا مافوق کا ہونا محضرہ میں کل کی سہرا نکل جاتا کہ کیا ہو گا ، خود کیا ہو گا بھی کر لیا ہو گا
 جو اسی دہر لے۔ راجہ کو بیجا بی والدہ سے کھا کہ اگر سری ہی مرضی سے تو محکو نکلا کہ میں کس خود
 کا حد سوں۔ اسی کہا اسی دردی سے طو یاب میں سے راجا گور عالمہ راہہ رہتا ہوا سکا چیل
 وہ یہ امر قبول کر کے معافی و در سے اس جوگی کو اس گنا اور او عانی جوگی کی اور اسی کہا اسی
 دردی قیری سری سوتی سے اس سوتی سوار آؤ سوتی سوار کہ کہا مہو والدہ کا حکم سطر حور ہے
 میں ضرور جوگی سوں گا اوسکو خواہیں اسما حالہ ہر راہہ فی اوس سے کچھ سحت رانی کی در
 شکر کہا کہ اسی ہاراج دیا جو اس جوگی کو کسی پے ادنی اور سحت رانی کی ہے اس جوگی سے ملو گیا
 حاصل ہو گا ہر صورت کا لکھ گواگوں اہا وگو مار سبت ہجا وگو کہہ سکر راجہ کو ہی حکا گور
 حکم داکہ اس جوگی کو سنی میں سیک کر سدا و سکا ہتر و سوس سدا کرد و اور اس سدا لیکہ گور وکی انا کرد
 حور قستہ نعل اس حکم کی ہو گئی اور گوپی جی داسی مخلو میں ولس اگر سول کو سوت ہوا
 اوسکے شخص نے عالمہ ہر راہہ کر چیلے کالی مالہ ہور کالی ماہہ کو حور می کہ راجہ گونی حبیب
 تیر گور وکو سطر چاہ میں قید کیا اسی وہ شتر ہی حل مل کر حنف ہو نو لاکہ میں کو بی جید کو سدا
 دیا اسی گور وکو سید سے علام کر اوسکا اس اما میں اس مادہ کی حور گور وکو کہہ راہہ جی کو ہی سکر
 گوری جیسکے یاس اسی اور کھا کہ کالی ماحلا مالہ ہر راہہ کا حور کا ل بھی سکا سیر اپ و سوت آتے
 سکا لارم جی کہ کو ہی اسی شتر جو کال کہ وہ آتی ہی شرا کہا ابا و ہی کیو کہ حور وہ تیر ایک کہا لیکہ
 تو شری لکھ اسی کر سیکھا اور نواد سکر سیر سیرج سیکھا ہر سکر راجہ لکھی حور نام ملک نامہ
 میں ہر حکم شہر کیا کہ ہر مقام میں سکر اور سدا رت حور می ہو یا وین حور ملک وہ جوگی سکر
 دار الحاکمات میں داخل ہوئی تک کوئی حال میری عملداری کا ہر تا و سوسید ہر کہ اس سدا
 سکر وہ سکر سدا تو سکر ہو حور کہا نا آؤ گا حور یہاں اگر سدا رت کہا مالہ ہر سے اکار کرے تو سکر
 مالہ ہر ہو کہ ملاں کو سدا رت تو سکر کہا ابا نا ابا ہوں الغرض وہ سدا رت سے ہر مقام کو سدا رت سکر کہا
 ہانی ہو جی با شتر میں آہو نجا آخر کار حل و سکو بہ حال معلوم ہوا اور وہ سدا رت سکر لکھی

باز آیا مگر پھر گور و کی مخلصی کے درمندی ہو کر باز رومی تمام پر سر چاہ آیا
گور و گور کہہ نا تہہ ہی شریف لائی ہوئے بین اول او کی خدمت میں مشرف ہوا اور پھر آدین وزیر
کر کے عرض کی کہ یازندہ پیر گوبی چند نے میرے گور و سی بہہ جانکہ کیا بھی میرا را وہ اسکی تریا
کر نکا تھا اب جو آپ شریف لائی ہوئی ہیں اس واسطہ میں مجال نہیں کہ اپنا زور دکھاؤن اسلمی عرض
کرنا ہوں کہ جو حکم ہو سو کروں یہ شکر گور و گور کہہ نا تہہ جی ایک چکی ماری اسکی آواز کی تاثیر سے
وہ لید چہ سر چاہ تھی بلکہ بکر اور گئی کہتے ہیں کہ اس بیدن سے مگر سی پیدا ہوئی ہے اگر نہ تھی بعضے
لوگ اور اور روایتیں کرتے ہیں مگر اصح یہی ہے بعضے کہتے ہیں کہ جب کالی پابہ سر چاہ پوہنچا تو
گور و گور کہہ نا تہہ جی سبکی باتوں پر اسکا مکرار ہوا یعنی گور و گور کہہ نا تہہ فرمایا کہ تیرا گور و لید میں بڑا
ہوا ہے اور کالی پانی کہا تیرا گور و جو رو کر یہاں ہے فسٹے ہذا مگر قرن فیاں نہیں کہ چیلہ گور و سے
یسا جواب و سوال سخت کر ہی اور گور و ہی باقی سلسلہ کا الغرض جب لید مکر و می بکر اور گئی تو وہ
سل پہتر کی ہی خود بخود بیٹگی اور بلند ہر نا تہہ صاحب زندہ باہر نکل آئی راجہ گوبی چند یہہ ہما
دیکھ کر بیت گہرا یا اور پہنچنا یا کہ مینو ایسی بزرگ خدا دوست کو کہیوں دکھا یا پھر گور کہہ نا تہہ جی سے
عرض کی کہ آپ ہر پانی کر کے میری سفارش اونی کرین جب کو وزیر فی عدیم فی دیکھ دیا یا
میں منور اسکا چیلہ بنوگا انہوں نے فرمایا کہ ابھی یہہ خفا میں اگر اس وقت نہ جھوٹا گور و کرین تو
بہہ سرتیتر اس کرنگو تو یہاں سی ہذا جا ہم کوئی تدبیر کرنے میں وہ تو علیحدہ ہو گیا اور گور و جی
نے کہا اس کو تین تہی شکل انسان بناؤ اور ان میں سے ایک کو بنو و سندراج زندہ کر کے ایک ٹوکری
میں بٹھا کر اس چاہ میں لٹکا یا اس انسان نو مخلوق نے چاہ میں جا کر بلند ہر نا تہہ کو آویس کہی
اونہوں نے پوچھا کہ تو کون ہے تو اسے عرض کی کہ میں گوبی چند ہوں اونہوں نے کہا کہ تو ہم سے
خاک ہو جا وہ خاک ہو گیا بعد ازاں گور و گور کہہ نا تہہ نے ان تینوں مجھوی آدمیوں چاہ میں لٹکا
اسکی بد و عاسی خاک سے ہوئی گئی پھر کچھ منتر پڑھی گوبی چند کو کوئین میں نکایا اور سنی ہی جا کر
آویس کہی اونہوں نے پوچھا کہ تو کون ہے تو اسے کہا کہ اسی ہمارا ج میں گوبی چند ہوں اونہوں نے کہا

کہ اگر لوہا تک ہسٹم ہیں ہوا تو لوہا مرے ہوا ہے سکر وہ بہت خوش ہوا اور گر و صاحب کا سکرہ ادا کر کے
 لگا گور و ج سے اوں دو نو کو جاہ سی ماہر کلا اور گوپی جسد کو اکا چیلما یا یا حالہ در راہہ فی اسے
 کماں بہاڑی اور اسکا نام سدہ سگہار می یا یا سدہ سگہار می ماہر کہ باہرا و سکو حب سور
 گدائی کو پھنسا وہ گدائی کو واسطے پہلے اسی مخلو میں گیا اوسکی راموں فی دیکھ کر بہ حالت کی کہ
 کوئی نو کٹاری کہا کر مر گئی اور کسی نو کوئی میں چہالی ماہی اور کوئی رہر کہا کر مر گئی اوسکی
 اک رانی کلان کسا دسی او سسی بہت حب جواب و سوال دس سے کئی کہ اگر تو فی معیر ہوا ہا ہوا
 محکو کوں سا ہا گوی جسد فی کہا کہ جو مقدر میں سو ہو گیا بعد اوسکو وہ بھی کٹار کہا کر مر گئی
 اور وہ جو گوں میں آلا خط عام لوگ گیسو ہیں گافو میں کہ گوی جسد شکار کو گیا اور وہاں ایک
 ہریں کو مارا اوسکی بہری نے اوسکو سرب دیا اس باعث سے وہ جوگی ہوا مگر بہ غلط محو عدیت
 کی حب وہ بہت ضعیف ہو گئی توجہ دیا اوسکو پاس اگر سے حب وہ مر گئی ہوا اوسکو حلا کر خور
 ہو گوی جسد مجلس سدہ سد میں ملا گیا چاہچہ و ماں امک زبہ ہو اور بہتہ راہہ ہر تری اور دم
 دونوں ماموں ہا سکا ایک عار تری میں بعد اوسکے اولاد کو راحت سی ایک راہہ سلواں
 مامی ہوا اوسی سحاسی سمٹ مکر راحت اما سمٹ شکا نام ستاسرو میں سا کا سہو رہر مھر رک ادا
 منا دورں ہگت جو کی ہوا جو کہ بہ حال ہی متعلق جوگیاں ہو لہذا سحر یہ کیا جا ہے :-

حال راجہ سلوان متعلق حال جوگیان

راجہ سلواں راہہ سیالکوٹ کی گھریں دورایاں تھیں ایک رانی کاں اہرا دوسرے لوہاں رانی کلان
 سی ایک فرد پیدا ہوا اوسکا نام پورں رکھا اور جو تری ہو تری میں سردین کرنا شروع کیا حب
 مانع ہو کر سدہ راجہ سلواں حاضر ہوا تو اوسکی کہا کہ اسی پورں شکو لارم بھی کہ تو اسی سدہ سیلی مانا
 خدمت میں سلام کیواسطے جاؤ۔ موح حکم کے مخلو میں رانی لوہا کی ماں گیا حب لوہا تو اوسکو
 دیکھا تو اوسیر ہر راجاں سیانش ہو گئی اور اوسکا ناہنہ بکر خلوت میں لپکا کر درخواست کی کہ توجہ
 اہم ستر ہوا دسنی کہا کہ اسی والدہ بہات مناسبت میں تو میری قتلہ دیکھو بھی اسی بد کام کر نے سے

زمین اور آسمان پہٹ جائیگا اوسنی جواب دیا کہ اگر تجکو اپنی زندگی منظور بھی تو مجھی ہم بستر ہو ورنہ
 راجہ بھی کہہ کر قتل کرادونگی پورن فی کہا کہ اسکا ربدی مرنا بہتر ہے جسپند اوسنی ورنہ اسکی مگر
 اوسنی پہلو تہی کی اور ہزار حیلہ و خوالہ سے باہر آیا جب شام کی وقت راجہ سلوان محلو میں آیا تو دیکھا
 کہ رانی لونا بجات خراب با چشم گریان و سینہ بریان زمین پر لوٹ رہی ہے راجہ نے باعش
 پوچھا تو اوسنی کہا کہ تیرا بیٹا پورن آج جو وقت میری پاس آیا تھا اسوقت مجھی حرکت نانشا لیتے نہ کرنی
 چاہتا تھا مینہ چہرہ شکل اپنی اب اوس سے بجا یا راجہ پہ سنی ہی نہایت غصہ ہو کر پورن کوٹ آیا اور
 پورن کو بلو کر کہتی لگا تو مینہ کھپا کیا تجکو ایسی بات کرنی اپنی ماناسی مناسب نہ تھی پورن کا دم شک
 ہو گیا اور وزیر امیر ہم سنکر نہایت حیران ہو کہتی لگے کہ اسی راجہ پورن اس لائق نہیں
 بہت تیری رانی کا فقر ہے راجہ نے اونکو کہنے پر کچھ خیال نکیا اور اوسکو اپنی ماتہ سے زود کو بیکی
 پورن فی کہا کہ اسی راجہ مین بالکل اس جرم سے پاک ہوں اوسنی مجھے تہمت لگائی ہے اور
 بہ معاملہ قصہ یوسف و زلیخا کی موافق ہے کہ لونا بہرہ سے سیکوید و روغ است - دروغ اور
 چراغ بیض روغ است راجہ نے کہا کہ اسی حرم زادہ ایسی حرکت کر کہ ہر چوں و چرا کرتا ہے الغرض
 عورت کو فریب میں آجلا و دن کو بلا کر کہا کہ اسکے ماتہ پاؤ کاٹ کر چاہ مین ڈال دو یہ حکم سنکر
 پورن فی کہا کہ اسی باپ مین سچا ہوں اگر بخوبی یقین نہ ہو تو ایک کراٹا ٹیل کا گرم کر دین اوسمین
 اپنا ماتہ ڈالتا ہوں اگر میرا ماتہ جل گیا تو مین چوہا ہوں ورنہ سچا راجہ فی کچھ نہ سنا اور جب
 انخواہی لونا کو حکم سزا جاری کیا جب بہ خبر رانی چہرہ کو چھو بچی تو اوسنی بہت واویلا کیا مگر
 راجہ نے ایک نہ سنی جب پورن کو جلا دیر چلہ لیکر لونا فی ایک خط اسمضمہ لکھا پورن کو نام
 پہنچا کہ امی غارتگر ملک عصمت و عفت اگر اب بھی میری مواصلت منظور کرے تو کسی حیلہ سے
 تجکو بچا لینی ہوں اوسنی اسکے جواب مین لکھا کہ مجکو موت یا مین تکلیف منظور بھی ایسی بے کام ہرگز
 مجھی نہوگا الغرض جلا و دن فرست دیا اوس ناکر وہ گناہ کی کاٹ کہ کومی مین ڈال دیا وہ چاہ
 جہین پورن بو گناہ بان حال بنا کر دتا مین کوس سب کالوٹ اوپر موجود بھی اور اب ایک جگہ

وہاں رہتا ہوں اور سال سال واپس آتا ہوں یہاں بھی (الغاف) بعد چھ ماہ سال کی گور و گور کر رہا ہوں
 جی معافی ہمارا ہی سہی ہوں کہ اوس جاہ کی روک تھام تھی اور وہی وہی ہو گیا اور وہی وہی ہو گیا
 ایک گئی اوس جاہ پر مانی بہرے گناہ اوس ڈرری اوس چاہ میں لکھائی تو اسکو معاف اوس
 جاہ میں نظر آوہ دست کہا کہ گور و صاحب کی خدمت میں آیا کہتے لگا کہ ہمارا یہ معاملہ محکوم ہوا
 نظر آج میں مایا ہوں کہ آپ حکم دیں کہ وہ لاش مدت دیا اس میں اس کی بے ہوشی گور و گور
 جی وہاں شرب لاش اور سر جاہ لکھائی ہو کہ ہو چکا کہ نوکوں جو اس حال پر لال معطل میں کر اور
 جواب دہا کہ اس ہمارا اول آپ بھی ماسر کا لیں صدر اس میں تمام حال سزا لال آیا اپنی خدمت میں
 آگیا کہ روجی ایک سیتہ عام جاہ میں لگا کر آتا دیکھا کہ اسکو گور و سر جڑہ آا اوس عرصہ کی کتا
 سرے ہاتھ سر میں اس سے کہ میں کس طرح سے پکڑوں ہر سیکر اور گور و جم آیا اور وادی اس سے
 اس وقت اسکو دست و پاویں ہو گئی اور تار سیتہ عام لکھائی اور جڑہ آا ہر قدم پر گئے کہ
 سال ہمارا سزا کیا کہ سزا گور و جی نے سزا کرنا تو مدد دست ہو گیا چوتھ کر آئی سزا اور کار و کار
 دیا جی کر اس عرصہ کی کر اس بھی کار و وادی سے کہ بہ عرصہ میں چھو آب ایسا جیلہ سالین انہوں نے
 ال سرور و سرور اکا کر گئی مگر ہر لایا کہ کر اس حال سالیا اور سدا چور کی ماہ نام رکھا ہوا
 ہوگ کر اساد کیا کہ لاہور میں اسکارانی صدر اس میں سسی عانی ہے وہ کسی ہوگی کو نہیں ماسی کو
 لاہور بھی کہ ہم وہاں جاو اور اس سے مدد لاؤ وہ سوج حکم گور و کر ہاں آئی اور رانی صدر انکو مدد
 اکا کہ کھائی یعنی سوال کیا اکا کیرک فی سیدہ سیکر رانی میں اس کو نا کر کجا کہ اسی رانی انہوں میں
 گمانی تو کس ہاں میں نہیں ہے تو اوں اس پر اب گور و رانی یوسف نامی کہتی ہے آدیکہ وروندہ پر
 جس کو گئی آنا بھی کہ حد جس اسکار شک وہ ماہ ویدویں ہو رہا بھی سیکر رانی فی حل کر کویدہ
 ہو گئی گزرتی سے اسر دیکھا اور دیکھتی ہی سرار دل سے عاشق جان سار ہو گئی اوسبوقت اکا شت
 خواہرات کا ہر کر پورں کر آگے لا کر کہا کہ خواہ عرصہ کی کہ اندر شرب لکھائی ہر بار بھی آگیا
 نام بہن سچھی اکا ایسا سلام نورن جواب دیا کہ مجھ کو ایسے گور و کا حکم نہیں کہ کسکی گھر

کی اندر جاؤں ہر چند اوسنی تنہا کی مگر پذیر ہوئی آخر کار اوسنی طشت زرین پر از جو اہر نذر ودا اور
 وہ لیکر بندست کور و گور کہہ جی چلا گیا گور و جی فی فرمایا کہ بابا یہ جو اہرات ہمارے کس کام میں آدینگی
 اگر جو اہر جو اہر جو اہر جوتی تو اہتہ ہمارے بہتوں کے بکار آتی اب تم کو لازم ہے کہ یہ جو اہرات واپس لیا کر
 وہ کوئی چیز کہانی کی دیوئی تو لاؤ وہ پہا گیا پا کر اس وقت واپس ہو آیا اور راتی کو دروازہ پر آ لکھ بکار
 وہ کشتہ خنجر خوشن تو منتظر ہی تھی اور اسنوی ہی جان تازہ پا کر حاضر ہوئی اور کھانہ ہی نصیب مجھ غریب کے
 کہ آپ واپس شریفانہ سے نظم از آمنت اگر خبر داشتہ تھے در رکذرت گل و سمن کاشتمی ؟
 نکذا شتمی کہ پاسی بر خاک بھی بیخاک قدم دستا بدیدہ برداشتہ پورن فی کھا کہ ہمارے گور و فرزند
 نذر ہماری قبول نہیں کی وہ چاہتے ہیں کہ کچھ ہو جن دو اور یہ جو اہرات واپس لیا و اوسنی اوئی
 وقت کئی قسم کی شربتی اور وغیرہ کئی قسام طعام کپیش کئی اور عرض کی کہ مجھے بونو گور و کی سخت
 میں لیچو زیارت مردان کفایت گناہ الغرض پورن کی ہمراہ وہ رشک فرسندست گور و گور کہہ
 نا تہ جی شرفنا ہوئی وہ ہی ایسی خوبصورت رانی بود سفت ثانی تھی کہ سب جوگی اوسکی جن و نصیر
 دیکھ کر حیران اور پشیمان ہو گئے گور و جی ارادت صادقہ پسند کر فرمایا کہ ہم مہربان میں اس وقت کچھ
 ورنہ ہمارے مانگ کی مانگا اوسنی عرض کی کہ اسی ہمارا اگر آپ مہربان ہوئی ہیں تو ہی اپنا چیلہ البیلا محو
 عطا فرمائی کیونکہ سچو اسکی اور کسی چیز کی آرزو نہیں اب آج کا کہ گور و جی اوسن سو قرار کر چکے تھے کہ توجو
 مانگ کی سولہ لگا اسوا سلی انہوں نے پورن کو ارشاد کیا کہ رانی سندران کو ساتھ جاؤ وہ حسب حکم گور
 جی طوعا و کرہا اوسکی ساتھ روانہ ہوا وہ خوش و خرم اپنی معشوق کو ہمراہ لیکر واپس لاہور میں آئی
 بیعت خوشا و قمر و خورم روزگار ہی کہ بارے بر شور و از و صل یار ہی جب معلوم نہیں آئی تو
 پورن پگت کو کہنے لگی کہ آپ ہلنگ پر شریف فرماہوں وہ اس مرسے گہرا لیا اور چاہا کہ کسی صورت
 سے یہاں سے نکلون الغرض یہ پہا نہ کیا کہ مجھ پر رفع ضرورت کی حاجت ہو اور عادت ہو کہ سب
 میں جاؤں اوسنی ایک خادمہ ہمراہ کر دی اوسکو دیکھنے لگی جب وہ باہر گیا تو نظر سچا لکھ بیٹھ
 بہاگ گیا جب خادمہ فر اوسکو دمان نہ پایا تو رونی بیورن رانی کی پاس آئی اندر کہا کہ اسی

رانی وہ جوگی میں ہوگی میں چلاوا کر گیم بھی ہو گیا سے یہ سکون دانی کو بہا سم بہا اور رو رو
 کر بد معر پڑھی کی شہر ساوسو کرتا سے کوئی ہی بہت مثل سے کہ جوگی ہوئی کے بیٹ آخر میں
 اسی ہم میں پڑھ کر کے مر گئی اور پھر دواد و سجدت گور گور کہ ماہہ جی کو جا ہو سجا گور جی
 و کہہ جی مرانا کہ اسی درد تو کون چلانا سکھو جس سے کہ سرے راق میں رانی سے حال ویدی ہل
 اراری کا اب سرے سر جڑا اب تو لاق صحت نصرا ہیں رانا اب شکو لارم بھی کہ اسے والدین کے
 ماس ماوہ جسٹ حکم سیلا کوٹ میں آیا و ماں اوسکا ایک باع ہا کہ جوہ حال عدم موجودگی اسکی
 کے شک و وراں ہو گیا ہا اس میں عا مہا قدرت آہی سے اس باع کو اسکا اسکی ریک وروم
 سے روتارہ ہو آخر اس کر امب کا کو کو میں چرچا ہوا کہ ملاں باع میں ایک ایسا سرا کر کا
 بھی کہ جسکی آنی سے سام باع اسر نو پھر سدا اب ہو گیا بھی پھر لوگ عا حمدا و سکے باں
 آنی جانے لگی حکم رانی جو حاجت سدا اسکی ماس آنا ہی مراد حاصل کر لیا مراد و متہ یہ خبر
 راجہ سلواں تک گئی وہ ماس آرو کہ مسکے گھر میں اولاد نہیں اٹس روسن صمیر کے باں ہی
 رانی لو ما کو بہراہ لکر حاضر حجب نورں ہلکتی راجہ کو بہا نو سرد و مد عظیم دی اور بہ مال
 واری کی راجہ فی کہا کہ ہمارا ج آب گور و میں عظم کریں اوسے کہا کچھ مصافحہ ہیں آپ والی
 ملک میں فقیر بر عظم سلاطین و راجہ سلواں فی مدد و لکھو مسکے گھر میں اولاد پڑ
 آپ دعا کریں کہ میری گھر میں اولاد ہو پورں فی سٹائل کر کے کہا کہ اسی راجہ سکھو معلوم ہوتا بھی
 کہ میری گھر میں ایک درد ہوا ہا اوسکا حال ماں کر کہ اوسکو کیا ہوا ہا راجہ فی عرض کی کہ ماں
 میرے گھر ایک بیٹا رسی رانی اچھا کر شکم سے ہوا ہا کر اوسے لکھو کار دیا اوسکو سسر سسر ہی ہو
 فی خواب دیا کہ اوس راجہ وہ بیا اثر انا کل ہے گناہ تھا اس سسر موصو را و فرخ تیری رانی
 لو ما کا بھی اگر اب تیری رانی وہ تمام حقت راست ماں کروے تو میں دعا کروں گا نص ہے
 کہ تیرے گھر میں اولاد ہوگی رانی نے سوں حصول اولاد عام حال سح سح کہہ پایا کہ باع
 بیشک میں پڑا ہا عظم و ریب اوس فی گناہ کو ارا ہو سجا یا تھا بہت سکر راجہ کو حزن و حور

مارا اور بد راجہ کمال خاصہ کارا وہ کیا کہ لونا کو قتل کرے پورن بہت فی منع کیا کہ جو ہونا تھا سوہو چکا
 اب خشکی بیفایده ہے یہ کہ ایک چانول لونا کو دبا اور کہا کہ اسکو کہا اتنی کبر میں ایک بیٹا جتنی
 ہوگا یعنی اوسکی اولاد نہوگی اور جی طرح کہ پورن کی والدہ فی تکلیف اٹھائی پھر اوس طرح نو
 ہی اوسکی فراق میں مرے گی یہ حال سنکر رانی اچھرا ہی ومان تپہ پہنچی جب پورن فی اپنی
 والدہ کو دیکھا تو تعظیماً اوٹھ کر کہا کہ او، مانجی یہ سنکر بانہزاران رنج و الم حیران ہوئی اوسکی دودھ
 فی خوش مارا اور واندہ ویش ہو ہوئی کہ اسی فقیر سچ بول تو کون ہو مجھ کو پتہس بوسی فرزند ہی آتی ہے
 پورن فی عرض کی کہ اسی والدہ خاطر جمع رکھہ میں تیرا فرزند پورن ہوں بھہ سنکر راجہ راجہ
 معہ حاضرین رونے لگے اور پورن بہت ہی دماڑ مارا کر رہا پھر راجہ فی کہا اسی نور العین اسکا
 لاندہ کر اب بہ راج اور سخت و تاج تیرا ہے اسکو نہیال پورن فی عرض کی کہ اب مجھ کو آپ کو ملک و
 حکومت سہی کچھ عرض نہیں اب میں فقیر ہوں اس ملاقات سہی رانی اچھرا کہ فراق فرزند میں رونے
 رونے مانہا ہو گئی تھی بنیا ہو گئی اور پورن بعد ملاقات والدہ ومان سہی روانہ ہو کہ خدمت کو رو
 نور کہنا تھا جی جلا گیا تو وہی باعث و جوگیان اتک زندہ ہو بعد اوسکو رانی لونا کو گہر میں ایک
 میٹا راجہ رسالو نام پیدا ہوا جب وہ مانع ہوا تو اسکا بہ معمولی ہٹا کہ ہر روز کو نین سچان
 عورتیں پانی پیرنے جاتی تھیں جا بیٹھا اور غیلو نشو انگے گہری بہوڑ دالتا لوگوں فی بہہ نالش
 راجہ سلوان کو پاس کی راجہ فی اونکو سجایو سجایو گلی گا گرن برنجی بنو ادین تاکہ غیلو نشو نہ ٹوٹن
 پیر راجہ رسالو فی غلیلہ مانجی اپنی بہوڑا کر چلا فی شروع کنی عرض وہ ایسوا بیس کام کرتا تھا کہ جس سے
 راجہ اور پرچا کو تکلیف پہنچے آخر راجہ اسکی بد اطواری کو غم میں فوت ہوا بعد اسکو وہ سخت
 نشین ہو کر رحمت کو آرام دینے لگا مگر اوسکو شوق چہرہ کہیلے کا زہد زیادہ ہو گیا اس اثنا
 میں اوسکو سنہا کہ بطرف پشاور ایک راجہ مہر کہ نام چچو جس بہت اچھو کہیلے چچو ایہو کوی
 اوسکو ساتھ کہیلے جاتے تھے وہ اوسکو ساتھ سرسرا تھی لگا کر سر کاٹ لیتا اچھو اوسکو نہت نہر
 کسی نہ کسی سے باز ہی نہیں ماری یہ ذکر سنکر ومان گیا اور اوس سے سرسرا تھی لگا کر

پہلے لگا کر کار متعلقہ اور اسکا سرکات کر اسکر راج پر متعلقہ ہو گیا حسب نواح جو کیاں وہ ہوا
 رہا ہاکہ اوسو ایسے ہاتھوں کو بہان میں بیس کر کش نل کنی چاہیہ آتک کو بہان رجوڑ
 میں ایک دیو محمود اسکا ایک عار میں سدھی اور وہ تانرا قومی پہل ہے کہ حب وہ عروہ مارا
 نو بطور کر جس کے اوسکو نو لکی آوارائی چو اور دیاں اوسکو علیہ کا نر سگین ہی نقہ
 سوا من کر موجود ہیں اور اسی بہہ حص جاری ہے کہ حکوئیہ ہوا وں نیلوں سے کسی کر
 س اوسکات نوٹ عام ہے وعدہ اوسو اگرچہ سرکب راج کی لڑکی سے شادی کی مگر لاؤ
 رمانہ حال جعفر پر متعلقہ مہنت جو کیاں + واضح ہو کہ اگرچہ جوگی لوگ
 قوم ہود سے اکثر یوں ہیں مگر انہں مسلمانو کا بہان ایک دتہ جاری ہے جسکو جعفر چوکی کہتے
 ہیں حال اوسکا بہہ چو کہ عدا کر بادشاہ میں ایک جوگی سکر ماتہ سران مقام کو رہوڑی
 سعادت حق مسول را کر یا ہا اوسو ف کو بہان میں سکر کم باب ہی اس نظر سے کہ ایک مسلمان
 لی او کی خدم میں حاضر عرض کی کہ ماوا صاحب اکامام سکر ماتہ ہو اگر آپ سچی سکر ماتہ ہیں
 تو ہمیں ہی سکر کہلا دیں اوہوں نے کہا کہ اچا کل کہلا دیو مگر حسب دوسرا دور ہوا تو اوہوں نے
 سحاب آہی ونا کی کہ اسو ریت بہہ مسلمان لوگ مجھو کرامت جانتی ہیں تو بہ باؤی کو راہ سہا
 سکر کا یہ درسا فعل آہی سے دما کی قبول ہوئی اور رد و متعنت تاریخ و ہم حسب ہنہ
 ہو سو دس ہسعام پر مارن سکر کی ہونہی بہہ کرامت دیکھ کر مام بہہ دمسلمان او کی متعلقہ
 ہوئی اس اتنا اس اکرا دشاہ دورہ کنان ومان آیا شہ کو بہان میں دمسکاں پہنکر انہوں
 مشہور راجہ اکسکان مذہبیر جو بہن سکر ماتہ کے گور وڈا بہتے مایا تھا اور درسد بہہ مقام
 رجوڑی کہ جیکا اب مام جعفر کا مکان ہو اور فاصلہ اس دو مکانوں میں ششیا جس جس کو من
 کا ہے جب اکرا دشاہ مقام پیرید بسرا آیا تو آب و ہوا ومان کی بہایت سندانی اور جو
 سے حکم دیا کہ یہاں فلعہ حکم طیار ہو جس پیرید بسرا بہہ دکر سا تو اک اپنرا دہا کر حسب
 بر مارا کہ اوسو ہوت باہی تمام جسم کا سوک کیا جب اکیر کو کرامت دیکھی تو حیران ہو کر ڈرا کہ

کہ بیان دست اندازی مناسب بہنیں مبادی میری سلطنت پر کوئی ایسا پتہ تارین کہ درہم ویرہم
 ہو تا وہیں یہہ سوچ تعمیر قلعہ کی ارادہ سی باز رہا نظ جب پیر شکر ناہنہ کا آخری وقت قریب آیا
 تو انکی پاس کوئی پہلہ نہ تھا وقت نزع آواز دی کہ کوئی ہے تو آوے اتفاقاً وہاں بجز جعفر نام
 ایک غریب مسلمان آدمی کی کوئی اور حاضر نہ تھا اوسنی کہا کہ باواجی بندہ احقر جعفر حاضر ہے
 بعد ایشہ پہرا وہون فی آواز دی کہ کوئی بند وہی حاضر ہے اسنو دیکھا کہ نہیں صرف بیٹے
 حاضر ہون تیسرے مرتبہ بھی ایسا ہی ہوا وہون فی کہا کہ اچھا آجائے وہ اندر آیا تو اوکو
 سر کے بال کافی پھرا بی ٹوپی اوسکی سر پر رکھی اور اپنا زنا ر معنا وانا کر اوسکی گلے میں ہنسا
 دیا ہر کچ تعلیم بالہنی کر کے اوسکو اپنا گدی نشین کیا فرمایا کہ اسی جعفر اب تیرا پٹنہ اس
 فقر میں ملیگا تنکو لازم ہو کہ جو شخص مختون تیرے پاس آکر چلا ہوتا چاہو اوسکو چلا نہ بنا
 اور جو شخص مسلمان ابھی تختہ نہ بیٹھا ہو اوسکی کان پھاڑ کر شیک چلا کر لٹا اور اپنی روٹی
 پکانیکو اسلمی مسند و آدمی مقرر رکھنا اوسنی سب مقبول کئی اب ایک پٹنہ اسکا جاز
 ہوا اور تمام سیدین اوسین جو گینگاری ہیں اب تک اونکو بطور برادری برابر حصہ جو گینگاری
 سے ملتا بھی تمام مراسم انکو جو گینگاری برابر ہیں مگر یہ اوسنی ملکر کہا ناہنیں کہانی جعفر بعد
 اونکی وہاں گدی نشین ہو کر جعفر مشہور ہوا پھر ہر روز چلا اونکو زیادہ ہونی لگے بعد
 تینس برس زندہ رہ کر فوت ہوا وہ جگہ مکان پیر جعفر اور چیلر اوسکے پیر جعفر کو جوگی
 مشہور ہیں ظاہر دیکھنے سے انہیں کچھ فرق معلوم ہونا چاہا وہلن رسوم حیات وفات
 سب برابر ہیں مگر اتنا فرق بھی کہ یہ ہندو اور وہ مسلمان جوگی ہیں انکا پٹنہ ہی نہ
 ناہنہ بھی چونکہ پیر جعفر کو پیر شکر ناہنہ جی فی حکم دیا تھا کہ نان پڑھند و برہمن رکھنا سواج ناہنہ
 ہندو لانگری ہے بعد ہمارا جہ شیر سنگہ وانا کو جوگیوں فی مسلمان پٹنہ ماری رکھنا ناہنہ
 جوگیان بدیسہ فی اوپیر بالہ کر کے نالشن حضور ہمارا جہ شیر سنگہ کی اوہون فی تمام جو
 لاہور وغیرہ کو جمع کر کے بعد تحقیقات نہ فیصلہ دیا جس طرح پیر شکر ناہنہ فی پیر جعفر کہانا

اوسکی تعمیل کرنی چاہیے اگر یہ لوگ تعمیل دینی کریں گی تو مکان صسط ہو کر جو کماں مذکور کو مل جائیگا
اور ماگیر ہی صسط ہو جائیگی حال نوناہہ چوراسی سده واضح ہو کہ نوناہہ اور
چوراسی سده وغیرہ حکی تعمیل ہو رہی ہیں، ہمراہ گور و گور کہہ ماتہ کی ہمیشہ پر رہنے
ہیں اور انکا یہ ہماں بھی کہ جس اسدہ سے وہ کل جاتی ہیں و نام کی تمام اشعار جو در ہری
لگائی ہے نوناہہ جو گوں کی ہیں ہیں ہلا اور گ کاری آدہ ماتہ جسکو سوچی کتھوڑین دوسرا
اوی اپنی میسر است ماتہ رہا جو ہا سوک ماتہ نس یا سوک اہل اہمی ماتہ جٹا گچ ہیں
کچ کتھوڑا نہ ساتواں و چار ماہہ اٹواں گیاں سری ہریگ ماتہ مانواں دہر ماہہ

نوناہہ چوشتا سترین تحریر ہے

ہاگوت میں تحریر ہے کہ راحہ سمہو سو او دہ میں ایک راجہ روی زمین کا ہا دہ رہا کہ
گہرا سطح پیدا ہوا کہ رہا نامی اول اپنی ہاں چار بیٹی پیدا کر کے او کو حکم دیا کہ تم دیا کوڑا
نعمی اساکام کرو کہ سسر اولاد بانی رہے اوں چاروں بی بی سات کوٹا ما اور کل میں ہا کر
مستول نعاوت آگئی ہوئے اسات سسر رہا بہت حفا ہوا اور اس صلی میں روئی گھا
اوسکے آسور میں ہر گے تو اس میں سے بہ راحہ پیدا ہوا جو حساب رتاد پد روی راحہ ہو کر
رمانی لگا ہاگوت کی گیارہویں سکد میں تحریر ہے کہ اس راحہ کی ہاں دو بیٹی ہوئی ایک کا
اماں ما اور دوسر کا نام ہارت اماں ما کا دنیا دہر و ہگت ہوا اور ملت کا آگ ہند
بہر او سکامینا ما ہی ہوا اور او سکار کہہ ہند ہوا اور کہہ ہند ہو کر ہاں سو فرید موسی امین ہے
برا دنیا ہارت ہوا اوسے راج کو قبول کیا اور اس میں زات پتھوڑیں منہا اور وہن اوی
ملک میں تھا اسکو سطحی اس ملک سد و حجاب و وہیں کا نام ہارت کٹھ سفر ہوا اور اس
میں تمام روئی میں کو کو کٹھ دوں پر نفیم کیا جو ماسوا می اسکے اس ہارت کی نو ہانی رہی
ہوئی سو او ہوں کی نو کٹھ اہی ہے نام ہریا می اور کا کسی راہ ہسی ہوئی او کی اولاد ہم
ہوئی ہیں جو نو سده جو کی ہوئی اسکی ستا سترین ہیں میں اول کوئی دوسرا سری میسر است

بیان دستور مقررہ باہمی جوگیان و حال بنادھان بہرہ

یو چو تاہمیدہ پانچوان پیلان چہا او برت ساتوان دہرندا اٹوان مانس نوا
بہہ جو چہند ناہہ اور گور کہہ ناہہ کو تمام جوگی نوناہونین شمار کرتی ہین سجاہنین کیونکہ تو
ناہہ انکی چلیے ہوئی ہین وہ کسطر نوناہونین میں داخل ہو سکتی ہین سابق میں جو بارہ ہتہہ جوگی
کی شخیر ہو چکی ہین حال مفصل انکا یہ بھی کہ جو ہتہہ بانندہ ناہہ بھی اوسکو سجاہی ناہہ باہی کر کے
پکار کر تین یعنی جو اس ہتہہ کا چلیے ہوا اوسکر نام پر سجاہی ناہہ فقط باہی آسکتا ہے مثلاً ایک جوگی
جلندہ ناہہ کا نام باگی ناہہ ہوا اوسکو اگر مالک پکار کے پکارین تو جو اچھو اور سوا اس ہتہہ جوگی کو
سکو پکار کے نہیں پکارے اس واسطی اس ہتہہ کا نام پا ہتہہ ہی شہور ہے اور جوگی ہتہہ
ناگ ناہہ میں انکو راول ہی کہتی ہین اور نیم ناہہ کو گیلانی ہی نام دیتی ہین اور کساہی ناہہ
ہتہہ کو امی ہتہہ ہی کہتی ہین بیان دستور مقررہ باہمی جوگیان : ان لوگون ہن
معمول ہے کہ انہی برادری کا مقدمہ حتی المقدور عدالت میں جاتی نہیں دیتی اونہیں ایکٹگی
کو نوال جبکو ہنگامہ کہتی ہین مقرر ہوتا ہے اوسکا کام یہ ہوتا ہے کہ عند الضرورت ہر ایک کو بلا
لاوے اور فیصلہ یون کرتی ہین کہ جب کسی جوگی پر کوئی قصور سموع ہو تو اسکو پنجاہیت
میں بلواتی ہین تمام جوگیان موجودہ حسب رانی انہی کی اوسکو ہدایت کرتی ہین اگر اوسمتر
تقبیل حکم کی تو فیہا ورہ اوسکا حقہ پانی بند کرتی ہین بعد اوسکی جب اوسن آئین برادر
کئی مان لی تو پیر اوسکو داخل برادری کر لیتی ہین : حال بنادھان بہرہ و واقعہ
موضع چہرا ایک شخص سہی بدرمی ناہہ قوم بانیا لاہور میں وال ٹٹو کی دوکان اندرون
دروازہ شاہعالین متصل برہی محل کرتا ہے اوسکا اظہار ہے کہ یہ مکان بنیہ ہمارے
بزرگان کا ہے جب حال مفصل اس سے دریافت کیا تو اوسنی بیان کیا کہ میرا چڑوا داسمی گورد
شاہ تبارس میں لازم دار اشکوہ بھد شاہچہائی نہا کسی معاملہ میں اوسکو ذمہ بدلتا شاہی
برآمد ہوئی دار اشکوہ بنسبت اوسکی حکم پانسی کا دیا اتفاقاً وہ پوجاری پیر و جی کا تھا چہرہ
کہ صبح کو اوسنی پانسی پاتی تھی اوسیرات بہرہ و ٹٹو انسان ایک اوسنی لیکر اوسکی پاس آ

مالا اعلیٰ قبضہ جوکان اسمکان ہنن پیدور

ایا اس تعمیر اواب عرصہ بیس سال کا ہوا ہے بعد اوسلی راجہ محل سنگہ نے
بدوب سنگہ و رعازات جواب موجود ہیں بنیادین : حال باعث قبضہ
ن اسمکان تھان بہر و پرہیم جو کہ سمت اہارہ سواسی ہیں باوا دہنی
جو روسال لاہور میں آیا جو الاناتہ فی اوسکو مقام لاہور انہی مکانین فقیر جو کی خیال
بعد ازان اوسکی آمد و رفت بند مت بہائی گور بخش سنگہ کی جو معزز آدمی تھا ہونے
ماطر داری کرنے لگا اور جو الاناتہ ہی بہائی مذکور کی یہاں آبا باکر تا تھا ایک وزیر بہائی
تنگہ فی جو الاناتہ کو کہا کہ تم باوا دہنی نا تہہ اپنے تھان بہر و میں اگر رہی کی اجازت
مکان بخوبی کیا کر گیا اور واسطی سکونت اپنی کی کو تہہ ہی اپنی گروہ سحر علیہ و آل
الاناتہ فی قبول کر کے حکم دیا اور اوسنی و مان ایک کو تہہ خام نہالیا چنانچہ
حام کٹر اسے پراوس دہنی نا تہہ فی چیلہ بنا فی شروع کئی چنانچہ اول سسی
رکان پھارے بعد ازان رام نا تہہ کی بہر اوسکا یہ معمول رہا کہ لاہور سحر گدا کی کر کے
ور و مان سکونت رکھتا بعد اوسکی ہند و نا تہہ اوسکی چیلہ فی کاہنہ مصر نشانہ جہ الاناتہ
تو ہمارا بیٹا یا ہو اہیان بیٹنا چاہتا ہے تو بیٹہ ورتہ چلا جا اوسنی کہا کہ میں قدیم سے
شانہ جو کیوں کا ہوں الغرض جو کیوں فی اوسے تنگ کرنا شروع کیا نو وہ تمام اسباب
ن چھوڑ کر لاہور میں چلا آیا اتفاقاً بعد و روز کی بروز انوار و مان کا جاگتا تھا باوا دہنی
بچان شہر کو تہہ راہ لیکر بد و کان جو الاناتہ اور کہا کہ تو مجھ کو سچائی گورہ بہت چل و مار
ن جاگا ہوا دہنی کہا کہ میں نہیں جانتا تم مسیکر غاصب مکان ہو باوا دہنی نا تہہ فی ہند و
فی چرما و سحر پچاس روپیہ سال مہرے لیا کر دیا اور اوسپر نوشتہ ہوئی ہے یا ورتہ
یا نورام نا تہہ گدی نشین ہوا جب جو الاناتہ شہر جو الاسہائی سمت اہارہ سحر
ن ہو گیا تو بعد اوسکے اوسکا بیٹا بدری نا تہہ وہ روپیہ لیٹا رہا بعد چپے جب رام نا تہہ
کل گئی یعنی بخوبی نامور ہو گیا تو اوسنی ان دال گرو تہہ جواب صاف دیا اس پر

محلہ بندوست میں پہنچا کہ جات مدت میں پہول صاحب السمرا اسٹٹ کر
 ناسن کی اسویت عدالہ جامع معدہ رام ماہہ لکھا کہ یہ مکان ضرور مایو کا ہے ہم چھپیں
 سو بیاں آہیں بعد ازاں ہڈت صاحب خود سر موقع کئی اور جو تحقیقات ہوئی مدرسہ
 ماہہ ماں کرتا ہے کہ لوگوں نے ماسخا طر رام ناٹھ ایماں و رساں کیں اور سب نے ملکر یہ چاہا
 مدرسہ اہل مالک میدخل رہی اس واسطے وہ معدہ دسہس ہوا مدرسہ ساکی ہے کہ کادہ سال
 مسل میں اگر کوئی ماکم اس ہی دیکھو تو ہی باقی معلوم ہو چکا تھا اور مدرسہ ماہہ کسا کہ یہ
 صاحب کی کلا میں اسی ایسی اویں کہ جس سے سایہ دور ہو جاتا ہے اور اگر آواز اترتا ہو اور
 میں اوسیں ایک کنکرا واتہ ماش رڑ کر پیکر ہون تو وہ آواز بختہ ہو اور اگر کسی عمارت میں
 تو تمام رور میں ایک کیان اوس مانی سے رہی اور وہ مسرہہ ہی مشترک کلا پھر دگور پھر
 کمر کالی دسی ناٹھ سو ہی اوس متوالا سر جوڑ کا مال سے سیو کوئی حاتا دیکھا ناٹھ
 کلا کالی رست کسری حاتا ہی تیرا ناٹھ سو الکہہ دانوں چھتر تہارا یہ ہی جی مردانا پھر یہ سے
 مانی کر اس کالی کی کالی کس ماہک ہر ماں سعد ہوریاں سی ہلیاں قبل دسی رڑا کی سو ہی
 نرمل دسی کہا و ہی پھر وکلی لک دو مالی آہی فقط اور اسی اسی کئی ستر اوسی ماں کئی جو کہ
 بعض ہی بعد اتم امدار رکھو گئے فقط مگر زہے والا ہوساں لاہور کہ اوسکی پاس تل سکات کہ
 اکثر ایک مانی میں اگر چہ ہو کیوں ہیں اصلی بارہ پتہ مذکورہ مالہ میں مگر جدیدت میں ایک شہر ہوا
 یہہ مس ناٹھ شروع ہو گیا جو مال اسکا یوں ہی کہ مس ناٹھ نیا گہر بارسی کا اوشاں
 حراتی باہر مانتا تھا اعاقا اکر ورا و سکی اوشی گم ہو گئی وہ سچا رہ بعد اس رول پتہ گماں
 اتماس گورو کو کہنا یہ صاحب ومان انہی اور ویا کا مایو فرید تو کیوں رہتا ہے اس کے
 میری اوشی گم ہو گئی ہے گورو جی نے کہا کہ انکہہ مذکر کے دیکھو کیوں کہ ہمارے ساتھ یہ
 اوشاں ہیں اگر امن شری اوشی ہو تو مشک فرٹ اوسنہ دیکھ کر کہا کہ ان میری اوشی
 ہیں ہر گورو جی نے ومانا کہ میں میری اوشی کا دودھ مار دہلا وہ مار دہلا یا گورو

فرمایا کہ اس دودھ کو پی لی اور سنی اور اٹھا کر کیا اور گورو جی نے پیرور سے چھوڑ دیا وہ قبضہ دودھ اوپر
 لڑکے نے پی لیا پھر گورو جی نے فرمایا کہ اب ان قانونین دیکھ کہ تیری ناقہ بھی دیکھ کہ کہا کہ باجھا
 ڈالائی میری اور بتی ہے بعد ازاں افکانام نشان دریافت کر کے خواہش چیلہ ہوئی کی کہ ہنوت
 نے بعد روک دیا و سکھ اپنا چیلہ کیا اور کہا کہ تم فقیر مست رہو گی یہ اسکا پنتھہ ہوا جسکا نام مست
 ناہیہ شہور بھی انکا معمول ہے کہ سر پر کالی کپڑے اور ماتھہ میں پھوڑیاں یعنی پیراکن رکھتی ہیں
 اور یہ پنتھہ سب پنتھوں میں بہم یعنی کچھ مشہور بھی اگر ان سے کوئی نہ ملتا تھا اب ملنے لگ گئے ہیں
 زبان باوا ہر ناہیہ جو گیشہ کی یوں معلوم ہوا کہ اب عرصہ اسی سال کا گذر چھ کہ بادامست ناہیہ
 انہی تہوں میں ایک جوگی ہوا بھی ۔ اوسکی ذمہ چیلہ ہوئے ایک مان داتا دوسرا نیت
 یہہ دونوں نامی مشہور ہیں یعنی ہمیشہ برہنہ رہتی تھے اور عابد ایسی تھے کہ چپٹیں برس ایک جگہ دو ٹوٹا
 نہ بھی اچھا و سکھان داتا فوت ہو گیا اور نیت نے اوسکو ساتھ مٹی لی یعنی زندہ دفن ہو گیا سادہ
 انکی مقام نوہر متصل جہی موجود بھی اوسوقت دمان فریدن صاحب دیپتی کشن تھی اونہوں نے
 اس زندہ درگور ہوئی پر جسکو عرصہ چالیس برس کا گذر بھی گزشت کی جوگی دمانکی گرفتار ہوئی مقتول
 خارج ہوا بایں خیال کہ جوگی خیر خواہ سرکار ہیں اور بہت مست ناہیہ پڑا پسی سدا ہنا چونکہ وہ ظاہر
 کاٹھن مندرین اور گلرین نادزار نہ رکھتی تھے اسہر نام جوگیوں نے اون برہو کیا اور پوچھا کہ اسکا
 کیا باعث ہے کہ تم برخلاف دستور جوگیوں کی مندرین اور ناہنیں پنتھہ اونہوں نے اپنی منہ سے مندرین
 نکال کر اوسوقت کاٹھن میں ہیں لین باوجودیکہ اوںکان ویرہ نہ تھی تمام لوگ یہہ دیکھ کر تعجب
 و کنی ہوئے اور چیلے وزیر وزیر زیادہ ہوئی لگی پس اس باعث سے نام اونکا بڑا ہو گیا فقط مقام
 ہر دوار میں قدیم سے ایک گدی بارہ پنتھہ کی ہے دمان رسم بھی کہ جب بعد بارہ برس کی میل
 کنبہ کا آتا ہے تو دمان پنا جو گیشہ بطور حاکم معہ ایک مصاحب کے ۔ انہی پنتھہ کی جوگیوں میں ہوتا
 پیر دمان کل خورشہ جوگیوں کو فیصلہ ہوتی ہیں تمام ملکوں سے مدعا علیہ جوگی دمان اتنی ہیں اور
 فیصلہ پاتے ہیں جو جوگی حکم نامہ نریا ہوتا ہے دمان اب برہو کہنے گذشتہ بارہ پیر مسکبہ ناہیہ

ناہدہ کا تو تاجیلا نہ دیکھی کسی کا کہ میں بہت حاکم ہو کر یہاں منہ بجا کر آئی ہوں تو فی قول کیا اور
 کہا کہ بہت عمدہ آئی یہاں کا بھی اگر کوئی ایسی منہ بجا ہو جو حدار ہو سکے ہا کہیں ہیں کہ بہت سب ماہدہ
 ہمارے جوگی ہو ہے اسکا گور و کرمانی ایسی بہت تھا جب بہت ماہدہ سامی ہوا اور اسکا سردار
 حلی ہو گئی تو دوسری اسے بہت میں بہت زیادہ کی کہ قدیمی دستور جوگیاں ہا کہ جب کوئی حلی
 سر تو اسے کام دلا جاوے اور سو کہا کہ میرے چیلے بہت ہو گئے اور یہاں مام لاش کر
 مشکل ہے اسانی بہت تھویر کی کہ جو شخص جسدی اور سکا مام قدیمی ہے حاسچہ اسکا اسکا
 ہے کہ مثلاً اگر کسی کا قدیمی مام حکم ہو تو یہ اسکو حکم ناہدہ کو کے سکار فی میں اس سے مام جوگی
 اور سکو مطعون کیا کہ تو ہی بہت رسم ہی کیوں کالی ہے جب رہت اوراں دانا اور سکا
 حلی ہوئی آئے تو انہوں نے امتحان کیا کہ اگر چیلے شتا ہی ہو تو اول کو میں میں چال بازو د
 دو تو اسے بیوقوف شاہ من کو دیکھے یہ اتھقا دست ماہدہ جی نے دیکھ کر اوکو چیلے کا
 اور کہاں پہاڑے اور حکم دیا کہ ہمیشہ تا دم زندگی بہاری دسویں کا لوات یسیر دیکھا کر دیا
 کسی کی صیانت قبول کر و گریاں جو کوئی تنکو ایک سو روپیہ دیوے اور اسکی صیانت قبول کرے
 کسی مرگ سو روپیہ اور بعدت کسی دو سو روپیہ دیکر اوکو کہا نا کہلا مانہ اذان تو گولی سے
 ناہدہ جی کو کہا کہ بہت سچا ہے مرا مالکی کیو کہ اس زمانہ میں ایسے لوگ بہت کم ہیں کہ سو روپیہ دیکر
 فقیر کو کہا نا کہلا و میں چہرہ ہوا۔ فی حکم دیا کہ اچا جو کوئی آتا کہنا نا کہلا و سے کہا لیا کر وینے
 اتنا اوکو چیلے میں سو روپیہ کے برکت کا کہا لیسو میں سیاحت سہاں جوگیو لیسو کہا فی منہ
 سرک ہدین ہوئی اور فقیر راہ و رسم اکرم برابر میں اسگدی انکی مشعل پوٹر متوجع ہا کہ
 ضلع حصہ میں ہے و مان دستور کے مقام گدی و نا کی چیلے طواف و ہونی کا بہتہ کر وینے
 احوال و وفات جوگیان میں دوسرو سے کہ جب کوئی جوگی قریب الموت ہوا ہے
 تو اسکو جایا را پو کر کے تھلائی میں حبہراں دیکھے تو اول غسل بہرا و سکر کر میں لگوئی
 ماند ہتی ہیں اور تمام دل ہر را کہ فی میں بعداں ان تمام بدن کن جسبلاستطاعت ہا

میں جیادہ اٹھایا کہ میں دو مقدار میں اگر غریب ہو تو کوئی مہینہ نہیں دے سکتا بلکہ بائیس مہینہ دے دیتی
 دینا یا جیادہ میں اور اگر تھوڑا سا ہو تو جو کچھ چاہیے دیتا ہوں اور پھر بطور بائیکاکی بنا دو سپر ہویل بکثرت و التور
 میں بعدہ مدفن میں لیجا کر زمین میں ایک گراہی میں یا خصوصیت کہ وہ تو زمین کہ اسکی جنوب رو بہ
 ایک اور گراہی بطور محدود و مسلمانان بہت کشادہ ہو پھر لاش کو بدستور چار زانو اس میں بیٹھا میں
 پھر بند کر کے حسب المقدور مٹی بنا کر میں اور بوقت اٹھانی لاس کے بہت و دھوم دھام باجا کر لڑ
 پھر پھر ہر کسی کے میں اور اسکو سواری کہتی ہیں اگر بہت غریب ہو تو لاش اسکی باقی میں پیدا دیتی
 میں جب مدفن پہنچتا ہوں تو وہ کپڑا بطور کفن ہوتا ہے یا تو کوئی نوال کو جسکو نیکہ کہتی ہیں و
 یا جنگم فقیر کو دیا جاتا ہے اور جنگم کو دینے کا یہ باعث بیان کرتے ہیں کہ شیوجی نے بوقت شاد
 چار دینے خیرات نکالی کہ سبھی قبول نکلی پھر شیوجی نے لاچار ہو کر اپنی ران سے اسشی جنگم کو پیدا کر کے
 اپنی بیل کے گلے کا کنبہ یعنی جرس سے اور اسباب جو شیوجی کو سر پر لٹکتا تھا دیا اسکی یا دیکھو سب
 جنگم فقیر اب تک سر پر بطور شکل چند راہ و ناگ وغیرہ کچھ چیزیں رکھتی ہیں پھر کہا کہ جانگلی کو رو
 ہمارا نام سنکر لوگ نکو خیرات دینگی چنانچہ ایک وہ تواریخ شادی شیوجی کا بھیج کر کہ
 جرس بچا ہوں میں اور بسکپہ مانگتی ہیں فقط جوگی لوگ بوقت مدفن سوئی کو مٹھہ بطرف شمال کر کے
 بیٹھا ہوں میں اور اسکی آگے زبرد مدفن پیرا گن کہتی ہیں اور بطرف راست ایک تو بنا پر از آب سے
 ایک پارچہ لگوتا اور سونٹا جسکو کنگہ ہا دیو بولتی ہیں اور ایک روٹی کلان گند میں شیریں
 اور دو پیالہ گلی ایک ہر آب اور ایک ہر شیر و میخ اور اسکی سر پر ایک کورا اٹھیکہ رکھتی ہیں انکو
 شکر تری مٹی میں ملا کر اسپر مڑھی گلی بنا کر اسپر تمام جو گیونگی مانہ پھینکا دیا جاتا ہے بعد اسکا
 تمام جوگی غسل کرتے ہیں پھر حنی المقدور چلا شیرینی منگو کر تمام جو گیونگی نکو کھلا تا سب بعد ازاں
 شب کے دن تمام جو گیونگی کو کھانا دیتی ہیں اور اگر غریب ہو تو چھوڑا لانا ہر قسم کی شیرینی
 کو دیتا ہے بعد چند عرصہ کو جب کر سکی تو کر کے گرم ہون کرتے ہیں کہ سب جو گیونگی جسم کر کے
 تمام رات بیدار رہتی ہیں جب پھر رات ختم ہوتی ہے تو بچھالی یا پکڑا یا کپڑا یا تھوڑا سا شیشہ بکوز بار

سجائی میں لگائیاں کہتے ہیں یا پھر رزنا راج شہ میں سراج کو شب جام میوہ مات لاکر
 جو گیوں کو کہلا دیں ہیں ایسے معصوم سے کہ اس وقت سات گدماں یعنی تمام سب معصوم
 مقرر کرے ہیں اہل کدی سرکی دوسری جو گئی کی بھری ساک یا یعنی گواہ کی چہ ہی سرکی
 پاسوں بھڑاری کی جتنی گورو گو کہ ہاتھ کی ساقوں بیک کی پیر الگ الگ ٹہہ کی کہہ ٹہہ
 اور یہ پیریں حیرت دین ہیں تارچہ تارچہ قمر و مس گائیں تاک اس میں کاپیت ادب بھی محال
 مسرور بھی کہ مٹی کا آس ایسی مٹی کا یاس مٹی کا سرانام مٹی کا نام صبح کو سر کوئی ایسی ہی ہے
 کو جیلا جامہ امام سادہ میں جلسہ میں ہندوستان میں ہر قوم کو کو گناہ گار و عیوب کی کو آئی ہیں
 یہی وعدہ ہمارہ کر کے مونی کے تیلہ کو گورو یعنی سر بہت کا ہندہ ملتا ہے نوبت مذہب
 میں روٹیاں کرے ہیں اول میں اوزنی کیجوری اقیم ہوتی ہے دو چتریں ہندہ پاناؤ مٹھری
 میں نا جو گئی ہے لید اور حسی المقدور نقد یا جامہ ملے

حال مکان سماوہ ہمارا جہت سنگہ سرگبانی

ہمارا ہمارا وارہ در دستاخی کے دیوار دیوار عرب روہ در آمد و رفت اسکا سرور یہ ملوں
 اسکی دیوار سر فی کا ۱۱۱- گزار قلعہ دو منزلہ بہ دروازہ اسکی جس بیابان واقع ہے
 عمارت اس در کو اس سے سگیں سنگ سرج کی ماہر دروارہ کی راج زبیدہ مدد و جہتتی دروازہ
 کو اور یہ محراب کلاں سنگین اور جہت در کو اور یہ قضا و بر گنیش جی و تہو جی و دیوی کی پیش
 میں کندہ اور اسکی جس دیوار نامکملہ دو تہریاں سنگ سرج کی جسکی ارتفاع میں گکاری
 سگیں اس دروارہ کی دم و دو طرف یعنی شمال و جنوب تہ کو پھریاں ٹہی کتاوہ بطور دو گلاں
 اس جنوبی میں سرور و زوت دوکان کرتا ہے اور شمال رو بہ سماوہ کی پہلو ملی مشرقی میں ایک
 اور جہت سگیں یہ ہی رہنہ اور پرتا پرتا سے گاراب سد دیوار شمالی کے دو دیوہ معلوم ہیں دو
 کو پھریاں جسکی تہ پٹس سنگ سرج کی اور اسکی بیابان میں پرتا میں عرانی مرعولی جہتتی
 اس اب وہاں وہاں عالی ساں معبد مخالف و غیرہ امور متعلقہ ماحولہ و رسی اندیشی

بین خرابیوں کو اور متصل لب بام پہلیا یہ بیکل سپان بعضی عالم اور بعضی شکستہ اولیاء
 لب بام دیوار سیانہ میں بنجارہ سرکشادہ مقام شت گاہ دروازہ شرقی کی اندر فریو ہدی
 اسپین جنوب رویہ کو پٹری سف اسکی قابونی عرض ہسکانین گزا اور طول آہٹہ گز شمال
 رویہ زینہ اوپر جابیکا عرض ہر ایک زینہ کا دو گز سولہ زینہ چوہ کی اوپر جانا ہوتا ہے اوپر اس
 زینہ کی باہر غرب رویہ ایک چوکٹ سنگ سرخ کی لگی ہوئے بھی جب اس در کی باہر کلین
 نو صحن نواحی سادہ اوسپر تمام فرش چوہ اس دروازہ کی باہر بطرت جنوب ایک دالان پنجہ در
 والد جسکی ہر درجہ میں اندر باہر دو دوستون خشتی اسکی تشر فریو یعنی بالائی در بیرونی سیانہ
 میں ایک در سیچہ اور اسکی بغلو میں دو بنجارہ چرسنگ سرخ سف اسکی قابونی نقش سنگین
 چوہ گز اور زمین پر فرش چوہ اسکی شمال و جنوب میں دو کو پٹریاں جسکا تام تو شیخانہ بھی
 یعنی تر آمدنی اسپین جمع ہوتی ہے محافظہ حال بیان کالانہ زرشنگہ داس ہسپر ہکوان اوپر
 حکیم ہتم سادہ اب اوکی طرف سے ایک ملازم بیان حاضر رہتا ہے دروازہ کی بغلو میں دو طاق
 طاق جنوبی میں صورت ہنومان سنگ مرمر کی اور طاق شمالی میں صورت چندکا دیوی کی
 رکھی ہوئی ہے اس دالان کو سیانہ میں ایک بارہ درمی سنگ مرمر کی موجود ہے یہ بارہ
 درمی ہمیشہ شمن بر جکی اندر رہتی تھی جب رانی چندان لاہور سے رخصت ہوئی تو بیان بطور
 تدریج کئی اس بارہ درمی کا طول سواد گز اور عرض فیدہ گز پنجہ اسکے دس پاید سنگ مرمر
 ارتفاع اور کادہ گزا و سکر گیا درون میں پنجہ پنجہ ہائی سنگ مرمر کی لگی ہوئی ہیں در سیانہ
 دیو پنجرہ بھی یہ ایسی بارہ درمی ہیں کہ چان چا میں اوٹھا کی لیجا میں اسپین ایک موٹہ سنگ مرمر
 کا ملائی بچھا کر اوسپر صورت دیوی بانیشور بھی ایک ہل سہر پریدہ جسکا سر پاس پڑا
 بھی پر اس ہل کے اندر سے میکنا سارا تار نکلا ہے میکنا سر کو آہٹہ میں نزدیک پشت کھینچ کر
 ایک شیر سنگ مرمر کا ملائی لگا کر اوسپر دیوی اشٹ بھی جی جسکا آہٹہ میں
 حال دیوی اشٹ بھی - واضح ہو کہ قدرت الہی کا نام شگنی ہے اور اس شکستی کو

دیو کی بھی کہیں میں اور بھگوتی بھی اس شکتی کی کئی ہیں۔ ہر دروس کا نام علیحدہ ہے۔
جیسا کام اس شکتی سے ہوا اور عیسیٰ اس وقت اسکی شکل ہوئی ولسا ہی اوسکا نام ہوگا
اب جو اس دیوی کا نام نہت ہو جی ہے اسواسطی ساں اوسکا کیا جاتا ہے تاکہ وجہ سمیہ
معلوم ہو جاوے کہ اس مار کدو ہلاں میں تھری ہے کہ سمیہ اور سمیہ اور گت ہم اوچا
سدا اور اشتر یعنی دینو جس دیت تھرا وہوں فی دیوتاؤں کو دق کر کے اوسے راج سورگ
یعنی بہشت عصب کر لیا حب و نو فی لایار ہوئی تو سرگ ہی حاج ہو کر اس دیا میں اور
دورں و غیر مقام کو وہاں یہ بر خفون ہوئے اور عبادت واسطی استدا و شکتی کو کرنے
لگو جب چند مدت گزر گئی تو عبادت اذکی قول ہوئی اور بھگوتی یعنی شکتی نے جو
ہو کر اومکو ورش دیا اور کہا کہ میں تمہارے پاس آئی ہوں اور تمہارے حالانت پوچھ کر
کرنی ہوں جو یا ہو سونا لگو اس سے تمام دیوئی خفون ہوئے اور شکتی نے ان دیووں کو
قتل کیا اور سورگ دیوتاؤں کو دلوایا اسوقت یعنی وقت قتل دیاں شکل سکے ہوئے
چہرہ اکٹ اور آہتہ پہنوم یعنی آہتہ ماتہ اور ماتہ میں کڑک رہی و غیرہ ہے فقط دیوتاؤں
سورگ کی حکایت نصایت بھگوتی دستیاب ہوئی تو وہوں فی عرض کی کہ بھگوتی
کہ آئی ہو مجھ کب اور کس طرح کیا کریں تاکہ تو خوش ہو اور نیرا شکر یہ ادا ہو جائے جو تو اس
کہا کہ جو کوئی میری سوا استدا و چاہی وہ رو را شنی یا نو می میری ہو جا کرے اور اس پور
میں میری نزرگی ساں ہو اور نو یا میں دھوپ و ب رنج شیری صرور رکھی جا دیں
قصہ اسکا نرا طول اور ذل چھپ بھی مگر مختصر کر کے لکھا گیا مقتد بہا لکی تو ماڑی اشتر کو پیر
اس دالاں کی جو رب رویہ اور شترہ درہ دالاں بھی جو رب رویہ ایک کو پیری اور زبہ کی ماہ
استارویہ ایک اور دالاں شترہ درہ اس دالاں کی ماہ شمال کی طرف ایک کو پیری جسکی سکہ
سک سترہ کا مسد و صحن نواچی سادہ کا طول ۶۵ گز اور عرض ۴۴ گز عرب رویہ سادہ حد
۱۰۰ گز والا ہے۔ شترہ درہ شمال کی طرف اور پنجو ماہ پکنا سکہ

کا بنا ہوا اگر اب بند شہر دیکھ اسکی ایک چاہ معہ غنمانہ جنوب روئے صحن ہذا کی مسجد بادشاہی دیوار
 بدیوار ہے فقط صحن کے مینار میں سادہ ہمارا راجہ صاحب صورت اسکی پہچان ہو کہ ایک تہہ
 پختہ جبکہ ارتفاع زمین سے فیرہ گز بلند اسکی نیچے سردخانہ بڑا مکمل عالی شان
 شمال و نیمہ شرق کی طرف لب تہہ سنگ مرمر کا لگا ہوا ہے تہہ ہذا کی شمال روئے ایک چوڑی
 سنگ سیخ کا روشن دان سردخانہ طول اس تہہ پختہ اور صحن پچیس گز شرق روئے تہہ اوپر
 چوڑی عرض اس زینہ کا و گز میانہ بین سادہ میں اسطرح کہ بطرف شرقی تہہ ہذا کے سادہ ہمارا
 کلاں ہما کی اوسکی غرب کی طرف ایک مکان میں دو سادہ میں ہمارا راجہ کمر سنگ اور تو ہمارا
 سنگ کی اس تہہ پر تمام فرش سفید چونچ گچ حد تہہ سے لیکر عمارت سادہ ہمارا راجہ عرض تہہ
 شرق و شمال و جنوب کی طرف سے تین گز سادہ ہمارا راجہ رنجیت سنگ کی صورت پہچان ہو کہ
 تہہ پر اول بقدر آدھ گز عمارت سنگ مرمر کے خوش سلیقہ دیوار اسکی اوپر تمام عمارت
 چونچ سفید منقش باہر سے و مندر طول اسکا پین گز اور چاروں طرف بارہ در محرابی مع چوڑی
 ماسی سنگ مرمر وغیرہ نقشاں سفید سرچوکت شرقی پر صورت گیش سنگ مرمر کی چھٹی
 ہوئی ہے اسکی اندر میانہ بین ایک سہ درہ مرغولی سنگ سیخ کا چھ گز سنگین اوسکی
 بغلوئین و دو گز گلابان جنگی جو کہ پین سنگ سیخ کی اونکو شمال و جنوب روئے ایک ایک
 اور تجارتی سہ درہ مرغولی چھ گز سنگ مرمر کے ہوئی ہیں اسکی اندر میانہ بین ایک
 بارہ درہ سنگ مرمر کی جسکی اندر سادہ اوسکی اوپر دو گز زبرد بالا اس بارہ درہ کے
 گز و نواح چاروں طرف فرش سنگ مرمر کا اندر دروازہ سیالی بارہ درہ عرض باج گز اور
 لمحوں پچیس گز در شرقی کی اندر بغلوئین تا کمر بلند و طاقتہ محرابی اوپر ہر دہائی پین
 انکو اندر مورنین دیوئی کی ساختہ سنگ مرمر انرض اندر تین درجہ میں ایک میاں
 اور دو طرف میں و بسیار اوپر سقف قابوئی بلوریش محل آئینہ و منقش منوئی بہت عمدہ
 ہشتیاں سادہ ہمارا درہ درہ کی طرف تین تہہ اسکی قفسہ ہذا تہہ ہذا

شرق و غرب کی طرف دو درجہ سقف الگ گند ساطلائی آئینہ دار چاروں طرف بطور ملام گرد ہیں
 و لو اور علی میں گوسہ سیرب رمد اور عالی سرل مالی کا بارہ درمی کے اندر یہاں
 میں گند کلاں لعلی ملکہ آئینہ مانی خوشما او سکوتیجے میاں میں اور گند حور و
 سکل اس گند کی کہ جس کے اندر مڑی بہار اچھہ مربع لمول و عرص میں کھانڈا مانی گر میاں میں
 اڑ مانی مت بلند مڑی سگ مر مڑی اسپر و ستالہ با کھواب پڑا رہا بھی ہیں بارہ درمی
 میں سحری بطور کھڑے سگ مر مڑی لگے ہوئی میں عوب روہ مڑی کے ہمنہ و گر نہہ ایک آہ
 اور دوسرا دسویں بادشاہی کا موجود رہتا ہے اس پر دو گر بھی ایک پہاڑی فتح سگ دھرا
 گند اسکر ہیسہ سی مھر مین گند کلاں کی سقف آئینہ کار سچ چاروں گوسہ میں سہری محراب
 حور و آئینہ دار چاروں طرف قصا ورمعوداں بنو درمحول اور کھڑے سگ مر مڑی اور
 وغیرہ عمارت حسی استرکار جو سچ مسق اندر گوسہ یرت میں حور یہ اور جاہکاتے
 او سکریاس عرب کی طرف دروازہ سرد جاہ کا جو ہیسہ مدر رہتا ہے مگر خب کوئی دیکھنا باہر
 کو کہول کر دیکھا دیتی ہیں جس میں یہ سچ چڑھ کر اور ماوین تو طبع مکان ہو ہو سرل اولہ
 کو موافق ہے مگر یہاں کی سفوف میں آئینہ ہیں لگے ماسر کی طرف پہر چار طرف میاں میں ستہ درہ
 سگ سچ کی مرعولی طرف شمال و جنوب متصل ستہ دہسہ ایک ایک کھڑکی جسکی جو کٹ و
 یہ سگ سچ کی اور طاق تختہ جوئی اسکی نعلوں میں ایک ایک سمارچہ ستہ درہ مرعولی
 خستی مدہ کھڑے سگ سچ سفوف میں تمام خشتی قالوئی یہاں بھی یعنی سرل مالی زندہ لالہ
 لکوسہ نیرت اسکی مولہ ریدہ چڑھ کر اور عالی مین اور ماروں گوشوں پر چارہ رخیان مربع چار
 چار در مرعولی چاروں طرف قد آدم بلند دیوار کی اوپر حور و حور و حور حیاں کس دار میاں دیوار
 حیدری و شمالی کے ہستہ ایک ایک بارہ درمی سقف الگ گند ما چارہ طرف متصل دیوار
 مالانی ہرہ جسکی کر سی ایک مت بلند عرص میں ایک گرے سے معد اس سقف کی اوپر سا نہر
 گند کلاں کیس ملکہ مانی مڑا ملکہ او سکری چاروں گوشوں پر چار کسداں سر ستہ ان پر بھی

کلس طلائی رنگ اسکا سفید فقط غرب کی طرف اس سادہ کی بقا صمد پونی میں گز مکان سادہ
 ہمارا چہرہ کہرک سنگہ مع سادہ نوہال سنگہ موجود ہے اسکی شرقی دیوار میں میں دروازہ
 جسکی چوکھٹیں سنگ مرمر کی اور ایک ایک در شمال و جنوب رویہ غرب کی طرف
 میانہ میں چوکھٹ خشتی جسکی بنڈوئیں دو دراونکی چوکھٹیں سنگ مرمر کی اوسکی اندر
 چہان مریبان میں طول سادہ ہی سولہ گز اور عرض پونی چار گز زمین پر فرش چوہ
 کج اسمکان کی بھی تین در چہان میں میانہ درجے کی سقف قابوئی جو فاصل تین در چوہ
 ہی درجہ بنما کی کی طرف سقف گنبد والی اسکے میانہ میں سرزمین ایک ہترہ خشتی مربع
 اوسکی میانہ پر نشان مڑھی ہمارا چہرہ کہرک سنگہ جسکی چارون گوشوں پر اور بار مریبان
 رائیونکی جو ساہتہ سنی ہوئی تین ایک رائی ہمیشہ سردار شکل سنگہ جسکا نام سیر کنور
 تھا اور تین نوٹڈیان جنوب رویہ ایسا ہی ہترہ خشتی اوسپر مڑھی نوہال سنگہ کی اس
 ہترہ پر اور دو مریبان ایک رائی ٹیرے والی کی اور دوسری پد ہوڑ والی کی
 اندر بطرف شمال زمین واسطی اوپر جانی کے وائسٹریٹل درجہ زمینہ سنگ مرمر چوہ کہر
 اوپر جانی میں اوپر چہٹ پر فرش چوہ چار و نظرت دیوار و وقت بلند خشتی سفید نقطہ
 بنما میں دو نوچوہ ترہ ماضی مریبان ہمارا چہرہ کہرک سنگہ و نوہال سنگہ کی دو گرہنہ رہی ہو
 میں سادہ ہمارا چہرہ کہرک سنگہ پر تین آدمی ملازم ہیں ایک نہال سنگہ دوسرا وچہن
 سنگہ تیسرا گنڈا سنگہ وچہن سنگہ اور نہال سنگہ راگنی ۴ و گنڈا سنگہ گرنہی خادم سادہ
 وغیرہ کرتا ہے اور کنور نوہال سنگہ کی سادہ پر فقط پانی بڈہ سنگہ گرنہی ہے مکان بنما
 اگرچہ وہاں سنگہ باین زود ہی مارا نجاتا تو بہت عمدہ عمارت تیار ہوئیں مگر اب بھی جسقدر
 عمارت تیار ہوئی ہوئی ہے وچہٹ خوشنما بھی اب تک منجانب سرکار و وٹھارا لکیر پڑ
 صرف باہینج بخوبی عنایت ہوتا ہے اور مرمت ہمیشہ سال بسال ہوتی رہتی ہے۔
 سبحان العبد آن قصہ کہ بہر چرخ ہمیں وہیلوہ بزرگہ آن شہان نہادند عروسے

دید بدیم کہ برکت گرداںش ناخستہ ۔۔۔ ششہ بہیمکست کہ گو گو گو کو + حال بہار اچھا
 رنجیت سنگہ جب گورد گورد سنگہ صاحب دسویں گورد سکھوں کی سمت ستر و سوا سی
 میں سرگیاں ہو گئی تو ان کے بعد چوٹی مشہورے سکھ سردار ایہ آسکوا تیر ملک و تیر
 حال کرنی لگے اور حقدار سلطنت سلاطین ہند میں منزل آگیا اور سفید ریدہ لوگ اور
 پٹنہ کے بعد اراچ احمد شاہ ایدالی دلاؤنگو گوانگوں تکلیفیں ہو سحائیں لوٹا مارا کر دیر
 ابھی سے وہ لوگ روز بروز ترقی یافتہ ہوئی گئے انکے بعد شتر و سور بٹہ علیو میں ساہ
 و موصوف حساب میں آیا اور سکھ پہنچتی ہی سکھ لوگ ہاگ کر عبور دریا سی سٹلج سرحدیں جا گئے
 وہاں دس ماں ہم سرحد کی محکم احمد شاہ ایدالی کے اکا مقابلہ کیا اور ابی ابدال
 قتال واقع ہوا کہ جس میں جس تھا کہ پٹانوں کو کت ہو جاوے اسی انا میں احمد شاہ نے
 اپنی فوج کی پیر تو ایسی لڑائی ہوئی کہ سکھ لوگ ہاگ کر کلی بدرہ بیس ہزار آدمی
 انکی خروج و مقبول ہوئے (اس لڑائی کا نام سکھوں نے کلہو کھار یعنی قتل عام رکھا اور
 ح احمد شاہ ایدالی میں سرور و تہتر عبوری میں مر گیا اور سلطنت دہلی سمت اٹھارہ سو
 سولہ ہجری میں بالکل کم رو رہا کہ کالعدم ہو گئی تو اس وقت سکھوں نے فرصت ماکر ملک
 تسلط کر کے آسپہن قسیم کر لیا اس وقت انکی بارہ تالیں یعنی چارعتیں مقرر ہوئیں ان میں اور
 ساہتہ ستر ہزار سوار و پیادہ حاکم قوم کہہ سہی موجود تھا تفصیل ان بارہ متلو کی ہے
 پہلی متل ہسکھو کی جس میں ہری سنگہ اور جت دا سنگہ اور گدا سنگہ قوم جاٹ ضلع لاہور میں
 حکمی سخت دس ہزار سوار تھا سوار نہی جو کہ وہ اکثر ہسک ہیا کرتے تھے اس واسطی نام اوس متل
 کا ہیگیمو کی متل مشہور ہوا اور او کی نام سے مشہور ایک ٹہری توپ ساختہ احمد شاہ انکے
 مقام لاہور بارہ درسی مانع تو اب وزیر خان میں جاں اب کہا گھر ہے کہڑی ہے دوسرے
 رام گہریاں کی جیکاسر وار دیا سنگہ ریشی والہ رام گڈہ کا تھا شیری متل عباس اشہر
 گہیا اسکا سوار جیکاسر حو اصلاع شرفی لاہور حاکم ہو گیا تھا اسکی سخت میں ہزار سوار

اسکی موضع غنی میں جولاہو رہی شہر و دیہاتوں میں آلو والیہ کی سردار اسکا جیسا سنگھ قوم
 مکانات مقبوضہ اسکا بہرہ و طرف سبلم اگرچہ زیر حکم اسکے تین ہزار سوار تھے مگر سبکہ لوگ اسکو
 باعث کثرت عقل و دولت کی اپنا بادشاہ کہتے تھے بعد ہمارا جہ رنجیت سنگھ جب قدر ملک شمال
 رویہ سبلم اسکے قبضہ میں رہتا تھا بالعوض اسکے کچھ فوج ہمارا جہ کو ادا می خدمات کیوں اسلمی دیکر
 تھا اور اب تک راجہ زیر سنگھ پڑوتا سردار جیسا سنگھ جبکہ پاپ سردار نہال سنگھ کو سرکار لاہور
 سے خطاب دراجگی کا عطا ہوا انہی علاقہ کیونکہ میں حاکم ذمی اختیار ہے (یعنی زیر حفاظت ملک
 انگریزی اسے علاقہ میں اختیار کلی رکھتا ہے) اور جو ملک آن رویہ سبلم انکی قبضہ میں تھا
 وہ ضبط ہو گیا ہے۔ پانچویں مثل نکر ماعوف نکبان کی سردار انکا پریم سنگھ قوم جاٹ جو
 کیلطف موضع نکر میں رہتا اور زیر حکم کبارہ ہزار آدمی رکھتا تھا چھٹی مثل دلہا سردار انکا نار
 قوم کا کیدر یا جاسے مقبوضہ اسکی متصل سبلم جبکہ بیچ سات ہزار سوار تھا وہ تار اسنگھ ساکن موضع
 ڈلی جو دریا جی راوی کے کنارہ پر واقع ہے تھا اسی باعث سے وہ مثل ہنام بھی مشہور
 ہو گئی ساتویں مثل نشاۃ سردار اسکی نکت سنگھ موہر سنگھ آرویہ سبلم میں جبکہ تخت
 بارہ ہزار سوار بھی اور سابق میں شہر انبالہ بھی انکی قبضہ میں تھا اب انکی قبایل سے کوئی باقی
 نہیں ہے آٹھویں مثل سوکر چکیا سردار اسکا چڑھت سنگھ قوم جاٹ مکان مقبوضہ اسکا سوکر چک
 اسکی زیر حکم دو ہزار سوار تھے چرت سنگھ مورث اعلیٰ ہمارا جہ رنجیت سنگھ جو نوین مثل فیض احمد
 پوریہ عوف سنگھ پوریہ سردار اسکی کیونکہ اسنگھ خوشحال سنگھ قوم جاٹ جاہی مقبوضہ فوج
 سبلم اسکی زیر حکم دو ہزار پانچ سو سوار فیض احمد پوریہ ایک گانہ متصل امرتسر کی واقع ہے سکھوں
 فی نام اسکا سبکہ پوریہ کہا ہے جو ملک انکا شمال رویہ سبلم تھا اور سپہ رنجیت سنگھ فی انیا قبضہ
 کر لیا تھا مگر زمین شرفی سبلم اب تک اونکی اولاد کی قبضہ میں بھی دسویں مثل کروڑ اول اسکا
 سردار کروڑ اسنگھ اور بعد از ان کہیں سنگھ قوم جاٹ اضلاع شرفی سبلم میں اونکی تخت
 بارہ ہزار فوج بھی پہلا سردار لا ولد مر گیا اور دوسرے کی بیویہ اب تک زیر حکم سرکار انگریزی

سرق کی طرف سسٹج کی کالیجس و بہات بھی کیا رہیں مثل سپہد ہنگ انکی سردار کو برکت سکھ
 کرم سکھ جنہاں سرقی تہذیب جسکی رہنمائی ہو برافروغ انہی کو می سرگیاں سرداروں کا متعلق
 و مدد میں جو عرب روئے ثبات واقع ہو چکی ہو ابھی وچستہرت نام مثل ہے ارہوں علی ہول
 سردار کا پہلی راہ آلا سکھ بعد از سکھ وغیرہ قوم ماٹ اصلاح سرقی سسٹج میں ہی او سکھ سخت
 میں باسپر روج ہی اور ہول ایک میدار تھا کہ او سکھ اولاد سی راجہ ناہید ڈاھو ثبات و راجہ
 حیدر و راجہ بھتل میں اور تمام ملک انکار بر جھالت سرکار انگریزی ملک محوطہ میں واقع ہے
 سکھ انکی علامت کپیل ساعت لا ولد سی قبضہ ہو گیا اور بر جہارم جھڈناہد کا ساعت سازش
 کی ہمارا روج سکھوں کی ہنگامہ لاہور میں صطہ ہوا اور رقیہ دستور از آسجا کہ ہمارا راجہ رنجیت سنگھ
 اس سکھوں میں شامی ہوا ہی لندا مختصر حال سکھ عائدان کا سحریر کرنا سبب بھی واقع ہو
 کس چودہ سو ستر عیسوی میں ایک ہمد و مات مسمی کا لو موضع بندھی پٹی میں جو نام نہ
 کی مشہور بھی لاہور سی عاصدہ جالیں یا سیجائیں گو متہ ہرت میں واقع ہو رہا کرتا تھا پتہ شخص ہمارا
 ما اٹھاتی اسکی ایسی گانو کو جوڑ کر موضع سانری میں جو متصل امرتسر ہے حاکم آباد ہوا
 اس گانو میں اکثر قوم ساہنی رہا کرتے تھے حکامینہ قزاقی تھا وہاں او سکھ گہریں ایک لڑکا
 پیدا ہوا حکام او سکھ حادوس پٹی رہا مگر بعض لوگ و سکھو ماد و ساسی ہی کہا کرتے تھے
 اس چودہ سو اٹھتر عیسوی میں وہ گانو موضع سندھ میں جو دیر آباد سی چار کوس ہے حاکم
 رہا اور وہیں فوت ہوا بعد او سکھ حادوس فرسادیو کا پتہ اختیار کیا اور کتہ میدرہ
 عیسوی میں ایک لڑائی میں مارا گیا بعد او سکھ او سکھ کا بیٹا غالب سی باب کی طرف پرتگدار کرتا
 رہا آخر اس بندرہ سو پچاس میں مقام موضع سندھ ساعت رخنون کی مر گیا بعد ازاں مسمی
 کو لڑکا بیٹا او سکھ موضع سندھ سی او تکرہ ہلے موضع کہانی میں اور برہمن ہدرہ سو پچپن
 میں موضع سکر جک میں مارا گیا ہوا یہ گانو جو حوالہ سے ڈیڑہ کوس بھی وہاں او سکھ
 متہ کاشکار کا شروع کیا اور کتہ ہدرہ سو اٹھتر عیسوی میں دو لڑکے مسمی راجہ لدا

برہو چوڑ کر مرگیا راجہ پورے موضع سرچک میں دوکان بنائی اور گڑ نوادہات میں نکل کر
 تمباکو لیجا کر دخت کرنا شروع کیا آخر کار سن سولہ سو تیس عیسوی میں وہ بھی مرگیا اور سکین
 اور کئی باقی رہے ایک ٹھلوہ دوسرا تخت تیسرا ٹیلو اور سہین سی ٹیلو اور نیلو ایک خانہ جنگی میں مارا
 گئی اور مسمی نجات دہاں دکان داری کرنا رہا اور سکوپہ وسعت ہو گئی تھی کہ سو دسی اور
 بھی نو مین پر چلا تا تھا سن سولہ سو تیرہ میں وہ بھی مرگیا اور سکری ودرکھ راجہ ایک نوادہ
 بہار رانجھ اور سکری نوادہ ہمارا سالگرہ ڈاکہ زنی میں مارا گیا اور مسمی بہارا اپنی لیاقت
 نصف زمین سرچک پر قابض ہو گیا چونکہ وہ ایک سکھ کا چچا تھا اس واسطیٰ اور سکوپہ
 بہار کہا کرتے تھے اور سن کر تہہ پر بنا شروع کیا اگرچہ رنجیت اور سکری سکھوں کو مذہب کی طرف بد
 حال تھی لیکن تاہم ہونا رہا اور پویل نہ لی بغیر موبہ نہوا آخر کار تغنا سر کے بال منڈائی
 موقوف کئی سن سولہ سو اسی میں مرگیا اور سکری بیٹی دیہوتامی کی حسب وصیت اور سکری
 پر بنا شروع کیا اور سن تیرہ میں امرتسر کے پائل لی اور سکھ بن گیا اور تیرہویں نام اور سکادہ سنگھ
 اور سن گانوں میں ایک چو بلند ہوا اور کچھ غنڈہ پیکار کا نوکر لوگوں اور سوسے چودہری اپنا قرار دیا
 شخص بڑا شیراز تھا ایک کھوڑی ابلق اور سکری سواری میں تھی جس کا نام دیسی مشہور تھا اور
 اور سکودیسویدہ سنگھ بھی کہا کرتے تھے وہ سن سترہ سو سولہ میں راہی ملک بچا ہوا اور سکری
 دوسرے چوڑی رہے ایک نوادہ سنگھ دوسرا چند رہاں سنگھ نوادہ سنگھ سی تو رنجیت سنگھ کا خاندان
 شروع ہوا اور چند رہاں سنگھ سی سندھ نوالبان کا خاندان نکلا سن سترہ سو بیالیس عیسوی
 میں نوادہ سنگھ بھربہند وق مارا گیا بعد اسکری جڑت سنگھ دیا اور سکری جانشین ہوا اور سن
 موضع گجراتوالہ میں ایک گھڑی بنائی جب پرتو اجہ عابد صوبہ دار لاہور کی سسر سترہ سو
 چوبیسہ میں فرج کشی کر کے مسمار کر دیا سپرد و بارہ لڑائی ہوئی اس وقت فرج سکھ
 جو خواجہ عابد کی ہمراہ میں تھے انہیں سے کچھ تو ہم قوم مویشی لکڑی اور باقی خوفناک ہو کر
 بہاگ تلو سکھوں کو فتح نصیب ہوئی بعد ازاں احمد شاہ ابدانی کی حملوں کی اور سکری بہت

سنگھ کیا آخر کار جس راہ میں کہ شاہ موصوف مرگیا بسکھوں تو ملک باہم تقسیم کر لیا اور
 یہ قسمت سنگھ کو کر حکما مثل کا سردار مقرر ہوا ایک دفعہ پہلے حصہ ملک جموں کی طرف لڑا لیکن اسے
 حاکم ہمارا کہ وہاں سابع بہت عالمی ایسی مدد کی کہ عمر بخوالیں سالہ مر گیا بعد اس کے سردار
 مہاں سنگھ بیٹا اس کا عمر دہ سالہ تاہم عام اس کا ہوا بہر حسن شتر سو پچتر عسکریں شادی
 راجہ مہاں سنگھ کو والی چند کی رخصت سے ہوئی اور شتر لہ من ہمارا راجہ رنجیت سنگھ کو
 کہہ تولد ہوا اس وقت سردار مہاں سنگھ بی جموں رحلمہ کیا اور اس کے قلعہ میں ہو کر وہاں
 سو بہت مال صحبت حاصل کیا تب سی طاقت اور ور اس مسل کا اور سلسلہ لسی راہ دہ ہو
 لگا اس عرصہ میں سال شتر سو با نوئی میں وہ بھی عمر شائیں سالہ راہی ملک عدم ہوا اس
 ہمارا راجہ رنجیت سنگھ مارہ رس کا نا اس باعث سی والدہ اس کی گدی نشین ہوئی جب ہمارا
 مذکور سردار کا ہوا تو وہ جو سو و خیل کار ہو کر حکم رانی کر لیا

مختصر حال و واقعات مہاراجہ رنجیت سنگھ

اس شتر سو اسی میں رنجیت سنگھ پیدا ہوا ہو جو دہا لکھو سنگھ اس وقت جب کہ لکھو
 اس کی امید ریست رہی آخر میں صحت تو ہوئی لیکن اس عارضہ سے ایک لکھو اس کی ماں
 ہے جب وہ سس میر کو پوچھا تو اس کی والدہ کو باعث مدد کاری مار ڈالا اب
 اس شتر سو سا نوین عسکریں ساہ ریاں ما و شاہ کامل سے ملک سحاب پر حکمہ کا عدس
 شتر سو اٹا نوین میں رنجیت سنگھ نو دیں اس کی درباری جہلم سے لکھو ادیں اس کی پوتہ
 ساہ موصوفت و احارت دی کہ نم اگر لاہور پر قصد کر لو اس وقت میں حاکم لاہور
 ہے رنجیت سنگھ کی اسی اور ایسی ساس کی فوج ہمراہ لیکر لاہور قیعد کیا اور لاہور
 اس سر تاقص ہو گا اٹھارہ سو وین اس کی گہر من شاہراہ کٹرک سنگھ پیدا ہوا اس
 حرمہ میں گرات دعوہ مقامات قرنت لیں شترق لڑائیاں ہوئیں جن میں وہ فتح یاب ہوا
 اسی سال میں وہ انک کا طرہ کیا چید قصد کر کے سب سردار کو ایا مطیع کیا بقدر

سوہیہ دارملتان سے بھی تدریجاً اپنے سین اٹھارہ سو پانچ مہینے میں واپس سرکشتان کو سرزد واپس گیا تھا
 اتنا مین اور سکون خیر ملی کہ جس وقت راسی ہو کر اور نواب امیر خان پنجاب کو آؤ مین اور ان کے
 فوج اور کئی قنائب مین ہی رہیں ہو کر وہ امرتسر کو گیا اور بدست تمام اوس فتح کو فرو کیا ہو لاکر
 رنجیت سنگھ سے ایس ہو کر اگر نیر و ش و مصالحت کر لی اور ۴۰۰ جنوری ۱۸۰۱ء کو واپس
 چلا گیا بعدہ رنجیت سنگھ انبالہ مین گیا اور وہاں کو سردار سکھوں کو تنگ کرنے لگا آخر کار معرفت
 سرچارلس مکلف صاحب بہادر شہنشاہ مین ایک عہد نامہ لکھا گیا اور حد ملک پارسل مقرر ہو گیا
 اسی سال مین وہ بطرف کانڈہ گیس ومان امرتسر کو رہیہ فی محاصرہ کیا ہوا تھا ہر ماہ
 سن ۱۸۰۱ء کو یہ قلعہ رنجیت سنگھ نے لیا پھر اوس سنی اپنی بیچ کو فرو اعد سکھانی شروع کی
 شہنشاہ مین شاہ شجاع الملک ولایت سی ۱۰ جنوری کو مقرر ہو کر بیان آیا اور رنجیت سنگھ
 سے ملاقات کی رنجیت سنگھ نے اوس کو تنگ کر کے جو امرتسر کو لیا اور اب ملکہ معظمہ انگلستان کی پاس
 لندن مین ہوا اوس سے چین لیا شہنشاہ نے تنگ اوس کو سوا سی مثل فیض اللہ پور یہ کی سب
 شلون کو زبرد بر کر دیا آخر شہنشاہ وہ مثل ہی مطیع حکم ہو گئی اور جو وہ سنگھ سے سب
 ملک چین لیا پھر شہنشاہ مین کہڑک سنگھ کی شادی ہوئی اور ملک پہنگ بھی فتح ہوا
 مین کو بہستان مین جا کر راجہ سبنا چند سے شراج لیا اور رام گہڑیا مثل کا ملک جو دوا با
 جالندہر مین پہا خبط کیا سن اٹھارہ سو اٹھارہ مین بسر کر دگی کہڑک سنگھ فوج سلطان پر پور شہر
 کی ملتان فوج ہو اور مظفر خان کیواسطی لاہور مین پہنچے مقرر ہوئی بعد اوس کی
 خود جا کر قلعہ خیر آباد کیا پھر انبرا کو فتح کیا پھر پشاور کو گیا محرم زبان والی پشاور تاب
 متاومت نہ لاکر آگ گیا اور اسکا قبضہ ومان بھی ہو گیا جب یہ چلا آیا تو پھر اوس کو دیان
 قبضہ کر لیا سن اٹھارہ سو اوس مین ملک کشمیر فتح ہوا پھر مین بیس عیسوی مین قلعہ چوٹ
 راجہ گلاب سنگھ اور سوچیت سنگھ کی رحمت ہو پھر رنجیت سنگھ نے انروہ سنگھ خلع راجہ سبنا چند
 کو پیغام بھیجا کہ تم اپنی دختر و نکلی شادی ہمارے راجہ سے یعنی راجہ دیان سنگھ و گلاب

اور سوچیت سنگہ لاہور میں مارے گئے راجہ گلاب سنگہ ان سیکر دولت و مال پر قابض ہوا
پہرشتہ امین بعد جنگ و آوارگی سکھان ملک کشمیر وغیرہ بہاؤ ملک جو موضع چھتر لاکھ روپہ
صاحبان عالی شان سے خرید کر کے ہمارا راجہ جیون و کشمیر سنگہ اب ہمارا راجہ رند پیر سنگہ خلف
اسکا مالک راج بھی بعد ماری جانے راجہ پیر سنگہ کلان فرزند کو راجہ دیان سنگہ کو دوا کر کے
باقی رہے ایک جو اہر سنگہ دوسرا موتی سنگہ راجہ جو اہر سنگہ جمونسی خارج ہو کر فوت ہوا اور
موتی سنگہ بخدمت راجہ رند پیر سنگہ موجود بھی ترقی انکی یون ہوئی کہ پہلی راجہ دیان سنگہ
بخدمت ہمارا راجہ رنجیت سنگہ اگر اردو یونین بتخواہ معولی ملازم بلو یعنی پانچ روپہ ماہوری بعد چھتر
پیر لو اب مقرر ہوا اسوقت اسنے اپنے بہائی گلاب سنگہ و سوچیت سنگہ کو بلوایا وہ دونو
بتخواہ ایک روپہ اولیہ زمرہ سواران میں ملازم ہوئے بعد ازاں راجہ دیان سنگہ کو دیو دا
عطا ہوئی بعد سکھان یہ عہدہ بڑا معزز تھا یعنی بغیر اجازت اسکی کے کوئی دربار میں نہ جا
سکتا تھا پھر مدت دید مزید ہو کر بدیانت تمام کار گزار را آخر کار بخت سنگہ سندمانو الیہ قاتل
ہمارا راجہ شیر سنگہ کو مارتا ہے سیر برز قتل ہمارا راجہ شیر سنگہ مارا گیا اور سوچیت سنگہ کو راجہ پیر سنگہ
خلف کلان راجہ دیان سنگہ فی بھد وزارت خود بمقام خانقاہ درس میان دوا صاحب
قتل کرایا وہ لا دیتا مختصر حال اسکا حال بیان دوا صاحب میں درج کتاب مذکور ہے فقط
محمد ارخو شمال سنگہ عم راجہ نجا سنگہ قوم کا برہمن ساکن ایکڑ ہی جو متصل سرحد ہے
اول پلٹن میں گور کا بعد ازاں سپاہی پیر خد شکار سرکار یون مقرر ہوا کہ ایک رات کا ذکر
ہے کہ ہمارا راجہ صاحب ہمراہ ہوئی موران طوائف حبش و عشرت بمقام شمن برج قلعہ
لاہور مشغول تھے اور پھر دروازہ پر خوشحال سنگہ کا ہوا وہی رات کی وقت ہمارا راجہ
بولایا کہ کوئی ہے اسنے عرض کی کہ حاضر ہوں جب اندر بولایا تو اسنے کہا کہ میں ملازم
آمین بلو حکم افسر خود آنا میرا دشوار ہے سرکار کو یہ سننے اسکا پسند آیا دوسرے روز اسکا
افسر کو حکم پہنچا کہ اسکو اپنی پاس رکھنا شروع کیا پھر اسکو ہمارا راجہ فی سکھ بنایا اسوقت

اوسے عذر کیا کہ میں رہتی ہوں اگر میں اپنا یہ ہم چھوڑوں تو منام ہو گا اگر آپ فی دین العزیز
عزت نگاہ کسی ہو تو میں کہہ ہوں بہاراج کی عہد کیا کہ میری عزت روز بروز زیادہ ہوگی
مرا میں دوسرے بیوگا آخرت مندہ شدہ وہ اپنا روز اور امیر اور محاسب ہو گیا کہ فہم لکھا
ہمارا صاحب ہی صاحب جو ذکر آتا تھا انک لاہور و امرتسر میں حلیان اور باغ اوسکی
سرو کی ماوگا میں سردار تحنگہ ہتیا اوسکا آخر کار بعد سرکار اگر میری راحہ سہالکوٹ ہوتی
ہو اب ہائی پریس مگر رئیس پنج پورہ حمد محارمی اور محمدار جو سجال سگ کا صاحب ہے
سردار بگوان سگ رس مگنڈہ یہ ہر دو ریشیان شاہدہ شاہدہ کر و بیہ سالیہ کی جاگیر و زمین
راحہ ہر رس سگہ فی انتظام اساتہت اجا بیکنا می سے لکھا ہوا اور سردار بگوان سگہ عشت
فصول جری سہیل مگنڈہ میں مارا سرکار فی انکا انتظام فرصد فرما اور مصابیح عذر اب سمجھا یا
مگر انہوں نے اوہ فرود کیا اب امرتسر میں انہوں میں کہیں میں کہ ٹراہا ہی انکا مزا لبق تھا مگر
وہ داع مہارت مالک کلچر پر رکھ کر گیا یہ محمدار صاحب پڑھی سخن ہر و را اور ہما در ہتہ
ہمارا صاحب پھا ورا می ایسا می و عہد کیو اسکی کوینی کام فقیر مشورت اکی کے کرتے تھے
اور اگر کوئی امرالتس کر رہا تھا تو یہ سنی تھے اور دیوان دبانا تہ صاحب منخلص مسوڑ حمد
مسحاب سرکار اگر میری خطاب را اکی سے سردار ہوئی تھے حلف بیڈت سخت بل قوم میں
ہماری دلی سے اگر سخت دیوان ہوائی درس پناور می ملازم ہوئی اور بعد ازاں شدہ مت
سرکار کو دیوان کل موگنی بہ بھس بہانت مفرد دست رحم دل خاص سچی درد ان اہل علم و
تہہ تہا صد ما بقرہ کی مکات مالیتاں موادی اور ماسوا اکی کلی عوالی اور دہرم ساہو
خاصیہ ایک پڑا شوالہ لاہور کی کو تو اکی پاس اور دیسا ہی راع عالی شان شرق رویہ لاہور
سوچو میری آدمی فی قعصب اور صانت دل تھا اب اسکی وہ بیٹو موجود ایک دیوان امرا
شخص باکر میا جو ہر علم میں علامہ زمان اور شاگرد والد م بھی جاہر ہر رویہ سالیہ سرکار
انگریز ہی سے شس پانا ہر دوسرے کو زرخشا تہ اسکی پیش مقرر تہین مگر حسب ہر می

راجہ صاحب مالک کل جایدا دپدی سی اب ایک لاکھ روپیہ سودی انکا سرکار
 جمع ہے اوسکا سود یا نسور و پیہ ماہواری اونکو ملتا ہے حال خاندان فقیر
 صاحبان فقیر عزیز الدین صاحب تین بہاوی تھے ایک تو بہہ حضرت اور دوسرے
 خلیفہ نور الدین صاحب مخلص بہ مشور (شعر فارسی بہت اچھا صاف و شدتہ کہا کرتی
 تیسری فقیر امام الدین انکا خاندان لاہور میں خاندان فقیر صاحبان اور حکیموں کا مشہور
 اول بزرگ انکو اچ شریف سیدان میں سکونت پذیر تھے اور خلافت سادات اچ کو انکی
 رہتی انہیں سے حضرت غلام محی الدین صاحب فن ملتا اور جراح میں بہرید طولی کرتے
 حضرت شہ سردار صاحب خلف الرشید جناب حضرت پیر محمد شاہ صاحب گیلانی جو
 میں بڑی سید صحیح النسب اور معزز مشہور ہیں انکا علیحدہ وجہ کتاب ہذا ہو
 بیان فرمائی میں کہ بعد نواب خان بہادر وہ اچ شریف میں رہتی تھے اس اثنا
 نواب خان بہادر کی رضا پر دنبل نکلا ہر چند اوسنی معالجہ کیا صحت نہوی
 دورہ کنان اس نواح میں گیا اور سادات اچ شریف سے استمداد دعا کی اونہو
 دعا فرمائے اور حال غلام محی الدین صاحب کا بھی بیان کیا کہ بہر حکیم حاذق ہی آ
 اوس سے علاج کراوین وہ اونکو اپنے ہمراہ لاہور میں لے آئے اور اوسنی علاج
 فضل الہی سے اونکو صحت ملی حاصل ہو گئے بہت سا انعام و اکرام اونکو عطا کیا
 بروز ترقیات سے سرفراز ہونے لگے بہر اونکو اولاد نہ ہو حکیم عبداللہ صاحب عالم
 ظاہری و باطنی ہوئی چنانچہ الی ہذا یوم خدام اونکو سلسلہ کے موجود ہیں اونکو
 زاد ہی بہر فقیر صاحبان اول مہاراج کے معالج اور پھر شدہ شدہ دزیر با تو قیر او
 الہام مقرر ہوئی مگر سبجان اللہ نہ ہی دولت فقیر باوجودیکہ زکن رکین سلطنت
 مہاراجہ تھے مگر درویشی کو نہ چھوڑا ہمیشہ رنگ گیر و مطبوع طبع رہا اور عجز و انکس
 بیان تک نہا کہ مشہوری خاندان باسم فقیر صاحبان ہوئے بار بار ناایب سلطنت

ہو کر حوض دار لاہور و امرتسر رہے و نکالت در مار انگریز سے کہ یہی انکی فائداں میں
 رہے خیر خواہ اور عزت طلب اپنی سرکار کے اسعد رہے یہی کہ مسہور ہے اکمدتہ و کمل بہر
 سیرت صاحب لارڈ گورنر صاحب ہا علیں مہاراجہ کلیاں بہادر گنڈلڑیہ صاحب بہادر
 فی بہیما کہ فقیر صاحب مسیح ہو ماسے کہ مہاراج صاحب یک چشم ہیں آپ بیاں فرمادیں
 کہ کون سی انکھ سے معذور ہیں انہوں نے یہ ناکت نام جواب دیا کہ جہاں ماہ مہاراجہ کو
 وہ عیولت و شوکت تھی کہ کسی نیکو کار کا یا راہیں کہ اوکو چہرہ مبارک کی طرف انکھ پہرے
 دیکھہ سکو خصوصاً یہ فقیر سحر مد مہاراجہ سرکار کے کہی کسی اور طرف نظر ہر کے نہیں دیکھا جیتے
 اپنی آفاکی مدیوں کطرف جبال رکھتا ہے اس باعث سے معلوم نہیں کہ وہ کونسی انکھ ہے لارڈ
 صاحب بہادر نے اس لیاقت کے جواب سے خوش ہو کر طعت لی بہا سناپ کی اور ملک
 ملائی بر احسنت فرمائے قلعہ گوئند کڈرہ واقع امرتسر حسین جرنہ رہا کرتا تھا وہ ہمیشہ فقیر
 امام الدین صاحب کی سسر دیتا تھا ہا یص عام کا بہہ حال تھا کہ ہر راہ معراؤں کو ماں باج
 سے آرام رہا ہا تھا خانہ خراسانی اور مدرسہ عاری منہ العرص شراعت و حکمت میں
 مثنی نہ کرتے تھے ہر ایک اولی و اعلیٰ لاہور کا حامی ہے کہ مدیعی عالی عاہ شریف الدات
 حلیم الطبع حلیق المراج متواضع سلیم خیر خواہ حلایق یادگار شریاں سابع ہیں۔
 بہہ فوکیہا ہی شری مال صاحب علم حلیم الطبع تھے اور مہاراجہ رحمت سگہ انکی قول
 و کلام پر درجہ کمال اعتنا رہے کہا تھا طبیب ہی حادق تھی صاحب لاہور میں ہو ایک وار
 الشفا ستحاب خود حیراتی حاری کر کہہا تھا کہ ان صاحبوں نے دعویٰ امیری
 کیا بہیتہ مقرر کلائے اور بہیتہ دستار مرگ گیرور کہتی تھے ملکہ رنگ دوشالہ و جوعہ
 باجو بہیتہ ہی انکی فقیر سے رنگ کہہوتی تھی مقرر میر الدین اور علیہ نور الدین صاحب شاعر
 ہی تھے جنانچہ خلیفہ نور الدین صاحب کا تخلص مسور شعر فارسی نہاں یا ک بہشت
 بہتر تھے اور اکثر کا خیر اسی سر رہے ہو تو رہے پانچ لال مسجد میں جہاں اوکی والد کی مزار

ششمہ احوال بہاراجہ رنجیت سنگھ سے عملدار سرکار گکڑی تک

پہلا درجہ ایک مذہب کا لون چاری تھا جس میں مولوی صاحب کبیر والہ مدرس ہو اور محمد علی صاحب
علموں کو مان و پارچہ سی اور علی پانسی مانا ہوا نقدہ جقدرا و صفات انکی شرافت نماندان
کی جاوست کم ہو فقیر غریب الدین صاحب کو تین صاحبزادے تھے بھی رہی ایک فقیر چراغ الدین
دوسرے مال الدین تیسرے کن الدین چراغ الدین کو بعد چار صاحبزادے ہوئے ایک فقیر سرچ
جو بہار لہور میں قتل ہوئی دوسری شہسوار الدین اور تیسری شہنواز الدین برگ خود فوت ہو
یہ فقیر شہنواز الدین بہار اور خود مجروح ہوئی فقیر چراغ الدین کا بیٹا فقیر فیروز دین باقی
بھی اور فقیر امام الدین کا فرزند تاج دین تھا سو مر گیا اب اسکا بیٹا معراج دین باقی ہے
اور خلیفہ فیروز دین کے بیان پر صاحبزادے ہوئے ایک فقیر ظہور الدین اسناد بہار اچھے دیکھ
جو اب اکثر استانت کشتہ بہار تھے دوسرے شمس الدین حکو اب خطاب خانی غایت ہوا ہے
انریزی جھڑیٹ لاہور تیسری فقیر قمر الدین وہ بھی نہایت خلیق چوہو فقیر حفیظ الدین ہم
حضرات سب کے سب پٹن خوار سرکار ابدیادیر سرکار انگریزی ہیں منجملہ ان حضرات کو فقیر
شمس الدین صاحب کی کیا تعریف لکھوں یعنی جو اوصاف کہ شرفا کو لازم ہیں سب سب انکو
وجود و بیکو دین انھوں میں شمس و امین من الامس بن الغرض مع این خانہ تمام آفتاب
سکانات سکونہ ان حضرات کو بحالہ کھاری کہو لاہور میں تمام لوگ ملک پنجاب کی انکی دنیا
دیکھ کر اس محلہ کو قطعیہ یونان کہتی ہیں اور بی شایہ تکلف یہ امر حق ہے
ششمہ احوال بعد وفات بہاراجہ رنجیت سنگھ بہاؤ دہی عملدار می
صاحبان انگریز پچھا ورتنگ ۴ جب بہاراجہ رنجیت سنگھ اس جہان فانی
سویکر اسی عالم جاودانی ہوئی تو بہاراجہ کٹرک سنگھ خلف الصدق انکی کرسی حکومت
پنجاب پر بیٹھو اسی زمانہ سلطنت میں چکر شروع ہوئی لگا چنانچہ ایک شخص سہمی چیت سنگھ
جو بہار اور بہاراجہ کٹرک سنگھ کا ہاتھ دعویٰ عہدہ و تہذیب و مرد و اخراج راجہ دہی
وزیر ہستی ان اسکے کہ ہوا انجانا کہ وہ اسور سلطنت میں کلی و خیل تھا بمضمون انکہ ہستی

میاں جی چان کی راہ جواب دیکھ ہم سینچ رہا بود ہم کتاب - کور نو ہمال سک کو خود
 سد و سرور ہو بہار دیکھ را سپہ لایا کہ وہ جنگ کو نکل کڑائے اور جو محارباں سرکت عیسی
 و سادہ اراخی حکومت ہو اور ہمارا راجہ کٹرک سک جو بیرونی ہمالی مرکا و میری سہدراج میں خلوت
 کریں جو کہ مشغول عمارت الہی ہیں القعدہ کور بد کور میں ایک رات چیت سک کو بجا بیت
 دیباں سک و بیروہ سرداران مارڈالا اس سہی ہمارا راجہ کٹرک سک کو صدر مد عظیم عم جہارت کا
 ہو بجا پرتو وہ کور نو ہمال سک و راجہ دیباں سک میں سماں مارا ص ہو کر یارک عن الامور
 کسارہ ہو میٹھو اور شب و روز ہی مدد و ماسحق ان ظالموں کی کرتے پنچر کہ حد انکو تا راتم کو بھی
 ایک روز کور نو ہمال سک راجہ دیباں سک سا کو پیا سلطہ الکی خدمت میں حاضر ہوئی انہوں نے اور
 دیکھتے ہی اک آہ مگر سوز مار کر کہا کہ اسی کور نو جو سے ایوڑ رہاں سماں تیرا دی کہ کہیں ہیں
 ظامرا نو بد رار کی کھال کرنا ہو کہ میں راج کر دنگا مگر خاطر جمع رکھہ حد انکو میرے پیچھے کر گیا
 اور سلطت ہی حراب ہو مانگی اسوقت دل سرانویہہ عاشا ہو کہ انکو بیرون کو بلا کر تمام ملک
 سماں انکو حوالہ کر دوں مگر دیا مٹی ڈرتا ہوں کہ تمام ملک و بیٹھ ہمارا ہو گا کہ ایسی محنت کی سلطت
 ہمارا راجہ کلاں کی سامنی ہوئی اسکو ملاں ملک و لہجہ در مصت تیرا کر دی مگر یہ باد رکھتا کہ
 اسل مرتفع اور حوں باحق کی عوص میں سلطت اس خاندان میں جلی جاگنی فس علی نذرا اب تمام
 سکھوں کا بہ اختیار ہو کہ اس سلطت کا اہتمام ہمارا راجہ کٹرک سک کی سرالعی مدد و عاسی ہو
 اعرض احد حدی ہمارا راجہ کٹرک سک ماہ نو سر ۱۹۲۴ میں سر گیاںش بگٹی و بعضو اتحاش کہتے ہیں
 کہ کور نو ہمال سک کو نو سکھ بلیوین دیکر ارا بیتر حالت بیاری میں سر دمانی کثرت اور سک
 جسم پر ڈلوایا اور ہانت نے رحمی سے ہلاک کیا اور حالت خرمخاری میں ضرور حوالی ہو
 اسی کام کہی کہ ہر ایک شخص کو اوٹن عرت ہو گئی نواح تہر لاہور کو مفرحاب بررگان کو بھی
 حراب کرنا چاہا مٹی شریکس کالسی سحر برکین باسداران ہمارا راجہ کی محراب پر کرا دی العفر
 حسب ہمارا راجہ کٹرک سک کی لاسن کو ملائی کیوں سلطہ پہنچا نو مصیبت پلپیت شریں آراہ سلطو نا

شہد احوال بعد وفات ہمارے بھتیجے سنگھ سوگند راجہ سرکار امرتسری سنگھ

کہ سنگھ کام و عارون ۱۰ اجابت از در حق بہر استقبال آید۔ یہ معاملہ در پیش آیا۔
دروازہ روشنی کو پہنچ کر تو لب بام باب سے ایک سنگ ناکھانی ایسا گرا کہ جسکے صدقہ سے کتب
نوتہال سنگھ دیان اوہم سنگھ خلف راجہ گلاب سنگھ جو دست بدست نہایت خوشی سے جہان
جہان جلو جانی تھے جان بحق تسلیم ہوئی دیوار سلطنت میں تو اوہ صدقہ رختہ پڑنے لگا تھا کہ
زبھی دانش راجہ دیان سنگھ کو اوسے مرنا اسکا ایسا محنتی رکھا کہ کسی امر میں فتور نہ پڑا بعد
چند در چند انتظام کر کے رانی چند کور و الہ نوتہال سنگھ کو سربراہی سلطنت مقرر کیا جب
اوسے بے راہ روگی اختیار کی تو راجہ دیان سنگھ کو خوف عظیم پیدا ہوا کہ مبادا سلطنت بجا
رہے اس خیال سے راجہ شیر سنگھ کو ٹالہ سے لاہور میں طلب کیا تاکہ وہ تخت نشین ہو۔
جب وہ یہاں آیا تو تمام سرداران فرسوائی سرداران سند مانوالیہ اسکو قبول کیا ازاں چاک
سرداران سند مانوالیہ رشتہ دار قریبی رانی چند کور و ہاراجہ کرتے انہوں نے نارضا مند
اپنی ظاہر کی کہ اس نے بڑا ہوتا نظر آیا راجہ دیان سنگھ نے کہ مرد واناتا مجبور ہو کر ہاراجہ
شیر سنگھ سے اقرار کیا کہ اب آپ ~~وہاں~~ ٹالہ میں بدستور قیدیم جلو جاوین اور مشطرا ہی رہیں
ہمیت بہ بنیم کہ تا کہ در گار جہان - درین آشکارا راجہ وار دہان - انشا اللہ تعالیٰ غمخیز
آپ حاکم پنجاب ہونگی وہ بھی کار آرمودہ عقیل فہیم تھا اوسکی اطاعت کر کے بڑے نیک مقصود
واپس چلا گیا راجہ دیان سنگھ کو نانا اسکا مد نظر تھا اوسے تمام عہدہ داران فوج وغیرہ
سرداران سے بند و بست اس امر کا کر لیا اور اپنی بدنامی سے ڈر کر اپنی بیانی راجہ گلاب
کو کہا کہ تم ظاہر اسمائیت رانی چند کور دیان حاضر ہو اور عند الموضع جملہ حسی ہو کہ ہاراجہ
شیر سنگھ کو تخت پر بٹھا دو اور آپ براہر چند ہی چون کی طرف چلا گیا ہاراجہ شیر سنگھ
کو اطلاع ہوئی وہ یغرا لاہور میں اگر قریب پڑا وہ بد ہو جہان چھاوئی فوج خاصہ تھی
جیمہ زن ہو احساں راجہ دیان سنگھ کی تمام سرداران و عہدہ داران فوج نے
سلامی اطاعت کی گئی تو پٹھان بھی حاضر ہو گئے رانی چند کور معہ راجہ گلاب سنگھ شیر سنگھ

معدوٹا اور آخر کار مہاراجہ سیکھ سیکھ تختہ ہوا اور انہ گلاب سکھ کی بہائت حرم و احیاء میں
 مصباحت کرادی اس جیسے وہیں میں کئی نوگوں کی حواء سرکار میں لہا بہ ماری بعد اس راہ
 وہاں سکھ صاحب و اس آگن اور مجدد و مجددہ و دربار بدست اور از ہوئی مہاراجہ سیکھ
 نو اسی عہد حکومت میں جو خوب نظام کئی ہر ایک شخص اس سے ترسان و در راں تھا اور
 کو سرمایہ صحت منی تھی حتی کہ ہر طرف ماتہ کئی اور ماگ کئی لوگ کثرت مطر آنی ہے سرداران
 سداناو الیہ جدیدی مقید اور ہر مفرد و ہر کثرت و ہر سنجہ یہ حالت سرکار اگر مر ہی جا رہے
 مجددی مہاراجہ سیکھ کی امامی سے معرفت کریاں رانی تہد اور مجروح و معمول ہوئی
 راہ و ماں سکھ گوہہ خیال بہا کہ مہاراجہ سیکھ میرا دست نشانہ سی بہ جہتہ میرا مطیع چکا
 اور وہ اسی سماعت پر مرد و ہر حکومت بر ما چاہتا تھا اساعت سی دہا میں اکیسار یہ بھی سی
 سداناو کئی بعد جدیدی مہاراجہ سیکھ سرداران سنداناو الیہ کو طلب کر کے بندہ مائے
 ملکہ ہر سر اور کیا مگر اس سے چھ کہ بیعت چو کر دینا کلچ اندازہ پیکار۔ مدد کر کا
 اناحس سسی۔ المکو و دست کر کے ہر از اما بابا اسکھ نامی دلی بہا کہ راجہ و ہنگن کا قدم
 امور و طلب سی کالہ سے اور وہ عاہتا بہا کہ اسکو عز دل کر کے ولیم سکھ کو قائم مقام سکھ
 شاہ سے سرداران سداناو الیہ دو طرف صلاح کار۔ ہر از ہے آخر ق سیکھ اسم میں سردار
 حست سکھ سداناو الیہ فی سرور سلیم اسح صحیح مقام شاہ ملاول صاحب مہاراجہ سیکھ
 مدد کو سر اس سکھ خلف الصدق اسکر کے سی ہر چوہہ سالہ تھا تہ مع بدیع کر ڈالاجہ
 سیوقت قلعہ میں اگر راہ دیاں سکھ گوہی صرب قزاقین سے طعمہ ہنگ اخل کیا آری
 مَن حَقَّقَ نَبِيَّ الْاَلَمِيَّةِ كَقَنَ قَرَعَ فَيَدُ يَعْنِي يَاهُ كِدَهُ رَا عَاهُ وَيَسْتِ فَقَطْ بَعْدُ
 مہاراجہ ولیم سکھ گوہی ہر شاہ کر دو در بر میں بیٹو ح راہ مہاراجہ خلف راجہ دہاں
 و مقام شاہ ملاول سر جوئی نو اسی مقام پر اوہ مدد و سب مع کثرت عطا سی انعام انہ
 ماتہ سرکب کر کے اب قائلوں کو بعد مہاراجہ قلعہ لاہور و معرکہ عظیم کبیر عدم میں ہو گیا

اور روز راقم نے لاش پر سریت سنگھ و لہنا سنگھ و دیگر سپہ سالاروں کی شہر لاہور میں لیون
 ویکھی کہ شاگونہ میں سیان شاہ لکھنؤ پرستے تھے لہنا سنگھ کی زیورات زخم خیز گولی لگا ہوا ہوا
 اور باعث فزہی اس کے بدن میں سی جڑی نکل رہی تھی کئی روز وہ لاش مور لکھنؤ کی کچر میں
 رہی اور کو درختوں کے لگا کر گئے پھر راجہ پیر سنگھ نے حسب وعدہ ایک روپیہ سزاوار بارہ روپیہ لہنا
 فی پیادیا اور علاوہ ان انعام و اکرام میں خزانہ سرکار کھلو ولسو لٹا یا بعدہ فوج خالصہ و محض
 خود سر ہو کر عدول حکمی شروع کی اور بجائی خود اپنی طرف سے ایک ایک چھ مقرر کر لیا اور
 مصاف کہنے لگا کہ حکومت ہماری ہے ہاتھ میں ہے جس جہاں میں دیوین افسران فوج برائے نام تھے
 باہم ایسی بے اتفاقی شایع ہوئی کہ جس شخص نے اس کی اقرار اضافہ تنخواہ کا کیا اس کی جگہ چاہا
 مار ڈالا چنانچہ راجہ سوچیت سنگھ باشارہ راجہ پیر سنگھ اور کنور بشپور سنگھ حسب الایامی
 پندت جلاچر شیر خاص راجہ پیر سنگھ کا ہاتھ قتل ہوا ان کی نامی سردار زیر خنجر خود بخوار
 ہو گئے پھر راجہ سید سنگھ نے سردار چوہدر سنگھ ناموں ہمارا راجہ دلب سنگھ کو قید کیا
 اس کی در پردہ فوج سے آمیزش کی اور فی فقر کتبہ طلسمی انعام دینا کر کے راجہ پیر سنگھ
 و پندت جلا و سوہن سنگھ و سپہ پتا وغیرہ کو کینارہ و ریاحی راوی بروز عید قربان
 برہہ قربانی کیا سبحان اللہ پھر ان کی سر بوجھ میں انہیں جگہوں پر لٹکتے ہوئے نظر آئے اور بازار
 اور مور یون اور لاہور کی خند فونین کئی دن تک وہ سر جو سرداران عالی جاہ کو سنے
 تراب ہوئے یہ سچ ہے کہ گرد کہ بیاخت آری ہر عمل ایسی و ہر کردہ سزا سزا وارد
 راجہ پیر سنگھ کی موہن کنتل دار کئی روز تک ویسی، چیدہ بنی برہن ہو کر پندت
 جلا بڑا ظالم اور خود پندت ہا لہذا ایک سکہ ستم سجدہ سرادسکا لیکر کئی دن تک ہاتھوں میں لٹکا کر
 مارتا ہوا مور یون میں لٹی پھر بعد ازاں اس سردار چوہدر سنگھ کو بھی سکھوں نے مار ڈالا
 اس سے رانی چندان والدہ ہمارا راجہ دلب سنگھ کو نہایت غم ہوا کیونکہ پت کی آنچ بڑی ہوتی
 ہے اس کی راجہ لعل سنگھ تو شیخانہ کو وزیر مقرر کیا چونکہ اس کو بھی خوف جان تھا باہم ہم

شورت ہو کر اگر پھر لاہور کو فتح کو حکم کچ دیو رو پورا دیا میوس ہو میر شہنشاہ کو فتح کی کچ کیا
اور راس میں اسی ہی ملک کو سارت کر فی ہوتی سلج پار ہوئی اور سوٹ بٹکا لوٹ کور
جنرل ہمارے ۱۳ دسمبر ۱۸۴۵ء کو ایک ہتار اسمعہ کا جاری ہوا کہ فتح سکا ہون کے
نامہ کی جو مقامیں رحمت سکہ و سرکار انگریزی کی ہوا ہوا ہوا خلاف ورزی کر کے دریا ہی سلج
سی مارا دھگک عمو کر کیا بھی اس واسطے اس تمام علاقہ آروسی آب سلج صط ہو کر سرکار
انگریز میں داخل ہوا اعدار ان سکا ہوس چار دایاں مصلہ ویل ہوئیں ختم ہو کر کو سکت
رسکت ہوئی رمی اول جگ جو ۱۰ ماہ دسمبر ۱۸۴۵ء کو واقع ہوئی اور اس میں سرور قیون
سکا ہون کی سرکار انگریزی کی ماہ میں آئیں دوسرا جگ دیر ذر شہر اسم ۲۰ ستمبر صدر کو آئیں
نعل سکہ جو دہی ترک معرکہ ہا اس میں ہتر تو میں سکہ لوگ پیداں میں چوڑ کر ہاگ
کل سدم جگ الہوال ۲۸ حوری ۱۸۴۵ء کو آئیں سرور در سکر سکہ معرکہ ارا ہتا اس میں
پچاس لو میں دمی آئی اور مرار کا سکہ دریا میں ڈوب مری چارم جگ سہراوان ہتم
وروری سہ صدر کو آئیں سکا ہوں کو شکست ہو گئی اور سردار شام سکہ انار می والہ
عوامی ہا ہر سردار ہا کام آما اعدار ان سکا ہوں لوگ صاف ملا سہ ہاگ کل اور لوٹ کور
ہا در سکا ہوں کو سکت دیکر داخل لاہور ہو اعدار ان ۱۸۴۵ء میں ایک عہد نامہ عدید شریا
ہوا حکر روس ملک روٹ باقیمہ کر سہرارتہ ملک کو سالی سرکار لاہور کو قصہ سر جکل گیا
اور نقشہ نام ملک ہما ہر دلب سکہ کو قصہ میں چوڑا گیا اور راجہ گلاب سکہ ملک
کو ہستانی و کشمیر معوض محض لاکھ روپیہ سرکار انگریزی خرید کر علیحدہ ہمارے میں گیا حکم سکا ہوں
علاحدہ عہد نامہ لکھا گیا اور جب درخواست اٹالیاں ریاست لاہور ایک رر مذمت
لاہور میں مقرر ہوا اگر دنگ و ساد بدستور ساق فایم رہا خباہیہ حدر و رعدا و سرکار ہا
بحرم ساز من و ترخت دہی سبج امام الدین لنگامہ کشمیر لاہور سی خارج ہو کر آگرہ
من ہج گیا اعدار ان رانی حدان اول ہا سیکال کر قلعتہ شیخ پورہ میں اور ہر ومانس

قلعہ خٹاڑ گدہ میں بھیجی گئی جہاں سے وہ بیال کی طرف یہاں لہی اور پھر حسب خواہش خود پائل
 ولایت سنگھ مقیم حال لندن کی جاگرفت ہوئی جسکی لاش حسب دستور سکھان مٹی میں لاکھ جائی
 گئی۔ ۱۸۴۷ء میں پھر یہ فساد پنجاب میں واقع ہوا کہ دیوان مولراج پسر سادون مل ناظم ملتان
 ملتان میں قیام کیا کر کے اکٹون صاحب بہادر کو معاوڑہ صاحب کی اور کانہ سنگھ ناظم جہلم
 کو قتل کر ڈالا بعد اوسکی خیر سنگھ اور شیر سنگھ پر روپہٹا ماری والہ فی ملک ہزارہ میں سرکشی
 کی اور اونسو چار لڑائیوں سخت ہوئیں جسکو بعد سکھوں کو شکست ہوئی ایک راضی کر
 میں بوقت دیرہ بھر رات کی بائیسویں نومبر ۱۸۴۷ء کو جہلم انگریزی فوج کا ہیبت نقصان
 ہوا اور سری سعد اللہ پور میں ۱۷ دسمبر کو تیسری بمقام چیلیان موچیان سینر وہم
 صدر کو غرض کیا ہوین فروری تک دو فوجیں میدان میں پڑی رہیں چوتھی بھارت
 میں تیار پنج ۱۲ فروری جہلم تمام سکھ علاوہ درہم برہم ہو کر ہاک نکل بعد از ان خیر
 سنگھ و شیر سنگھ از خود بامید عفو جرایم حاضر ہو گئے اور جلا وطن کئے گئے مگر رہے عدو نواز
 سرکار انگریزی کہ ایک باغزت تمام ہفتن خوار سرکار میں بعد از ان حسب عہد نامہ فروری
 ۱۸۴۹ء راج ۱۸۴۹ء تمام ملک سلطنت انگریز میں داخل ہو گیا اور چار لاکھ روپیہ نیا
 سیالانہ پیشین ہاراجہ ولایت سنگھ کی مقرر ہوا اور ۱۷ دسمبر ۱۸۴۷ء کو ولایت سنگھ لاہور سے روانہ ہوا اور لاہور
 فروری ۱۸۴۷ء کو شہید ہو گیا خلیفہ ہاراجہ شیر سنگھ بھی لاہور روانہ ہوا مگر مصنفہ مفتی غلام سرور
 صاحب تخریثہ الاصفیاء جو انہوں نے بوقت روانگی ہاراجہ ولایت سنگھ و راج کوہ نور کریم
 تھا قطعہ + چون شہ پنجاب از پنجاب رفت + چشمہ سان اخیر چشم مردم آیت + عالمی
 چشم مردم شد سیاہ + چون چشم ان غیت مہنا بیت + جملہ گل و زعفران خوردند گل +
 بلکہ از رنگس خسار خواب رفت + ببلدان در سحر او غمرہ زدند + چون رشتان صحبت جباب
 رفت + گفت سرور از سرور این سخن + نو گلی از گلشن پنجاب رفت + اور نارنج حاضر
 خیر سنگھ و شیر سنگھ ماری والہ بامید عفو جرایم مصنفہ مفتی موصوف بہ سب قطعہ

جسٹ اگر حیرت انگیز اور تیر سیکہ و دو نو کہ کار ماجر مونی - وہیں سرور رار تاج سال
 پکارا کہ لاچار فاش ہوئی و بعد ازاں ہمارا چہ دل سب سگر روانہ لندن ہوئی اور پھر ہائی لوکر
 صاحب اکثر اساتذہ ہمارے خواجہ محاطہ تھے علم انگریز میں تو خوب جہاں پیدا کر لی تھی
 بعد جیدیہ ایسکھاں ہو سرف ہو کہ بدست عسوسی اعتبار کیا جاسچہ اتک و ہمیں با
 حوت تمام مصلو نام میں فقط حال سید جان محمد حضور کے
 صاحب رحمۃ اللہ علیہ مہر حضرت سید محمود موسوی حضور و حضرت
 محمد حضور کی ایک احاطہ میں غریب رویہ موصوم شاہو گہڑی اور خوب روئے اوس سترک کی
 حویاں میر کو حافی ہے واقع بھی حال ہنگاہہ بھی کہ حضرت سید محمود و حضور می موسویوں سید
 شمس العار میں عوری حوالات عور سے لاہور میں اگر محلہ حاجی سوانی میں سکونت پذیر
 ہوئے تھے سلسلہ کیا قاریہ اور وجہ تسمیہ حضور می یہ بھی کہ جو کوئی شایق دیدار حضرت شاہ
 ریالت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہو کر ادعائے ربارت کر لیا ہا
 ثواب اوس وقت ماروا سکنا اگر مجلس موسوی حاضر کر دیتے تھے بعد حضرت سید محمود کو
 فرزند سید زور احمد او کی صاحبزادی سداں حضور می ہوی میں بعد او کی صاحبزادی حضرت
 سداں سرور و اس ان ہر چار صاحبان سداں مکان یک پہر کرامت رسول مانی فایم بھی اور یہ
 ہر چار لقب حضور می ملقب بھی مہور ہے کہ جو شخص ایک دفعہ توسیلہ جملہ ان حضرات کے
 سید ربارت حضرت موسوی ہو جائے پھر وہ مارک دنیا ہو کر رابد و عابد ہو جاتا تھا فقط سید
 سرور میں کو زور دے شد حضرت سید عبدالوہاب اور اکی زور دے شد سید عبدالمد
 اور او کی سداں نور اور اکی سید علام محی الدین او کی یہاں دو صاحبزادی موسوی ایک
 عابد شاہ دو ستر سید محمود شاہ عابد شاہ نوالا ولد بھی اور سید محمود شاہ کی یہاں میں بیٹے
 ایک پیدا احمد شاہ اور دو ستر محمد شاہ تیسرے حسین شاہ بہہ تینوں لاہور میں اب موجود ہیں
 حسین شاہ و محمد شاہ کما ہر می کر تین اور سید احمد شاہ کنت دار ہر اس عالماہ پر اکثر

او ثبات بلکہ ہمیشہ کوئی نہ کوئی فقیر مجذوب باساک مستکف رہا ہی خواہیہ سابق میں تاجی شاہ
 مجذوب جنگی نزار میدان زین خان میں ہی بیان رہا کہ قریب بعد از ان عظیم شاہ و سنان شاہ
 عرصہ پچیس سال کاگز تاجی کہ ایک عورت سمات راجن بیان رہی تھی وہ کوئی بے زغال کہانی
 اور ہر راہ میں ایک دفعہ فسد کرتی تھی ماسوا میں ان خانقاہوں کو اس ساطح میں فیور ساوات ہی
 میں جنگی تفصیل ورج ذیل ہوگی اور باعث اسکا کہ یہ مکان تمام حضرت جان محمد حضوری کی
 مشہور ہے اور سید محمد شاہ کا نام کوئی نہیں تباہ ہے ہر کہ ایک شخص عبد الصمد نام سود
 مرید حضرت جان محمد حضرت سکر کا تھا جب حضرت جان محمد و تھم رمضان ششم ہجری مقدس
 ریکرامی عالم بقا ہوئی تو اوسنویہ وہ نور و شہد محمد صاحب و رسید بیان محمد صاحب
 معہ مسجد متعبدہ مقبرہ تعمیر کی چونکہ وہ خادم حضرت جان محمد کا تھا اس ساطح یہ مکان اور نہیں
 کو نام سے اشتہار پایا گیا بعدہ فاطمہ نسبت ان حضرات کی اولاد ساوا بیا کہ ہوئی لگا اس
 رابطہ سے انکی قبریں ہی بیان ہوئی لکین شرح شستہ داری انکی ساوات بیا کہ ہے سہیہ ہجری
 کہ سید محمد صاحب کو صاحبزادی خباب سید عبد الواسع کی صاحبزادی بیا کہ یہ نسب ہو کہ
 بیا ہی گئی اور حال سید عبد الخالق کا یہ ہے کہ وہ بن عبد الواسع بن عبد الملک حمید الدین بن حمہ
 ساکن قدیم بیا کہ کے تہ بعد از ان شہر میں اگر شکن ہوئی اور مفتحم ماہ محرم ۵۵۰ ہجری میں
 ہو کہ وہین دفن ہوئی خواہیہ قبر حضرت عبد الواسع کی شہر میں تا حال موجود ہے بیدہ اولاد
 سید عبد الخالق کی (نواسہ حضرت سید محمد و کی) بیان لاہور میں آرہی اور قبور انکی اسی حال
 میں ہوئی رہیں تفصیل قبور انکی حال عمارت عاظمین تحریر ہوگی اول مختصر احوال بیا کہری و سید
 محمد جان محمد حضوری کا تحریر ہوتا ہے واقعہ ہو کہ سید عبد الخالق بعد شادی لاہور میں سکونت
 پذیر ہوئی مکان سکونت کا محلہ سید سرین تھا جواب اچتر کر زمین نر وحم ہو گیا ہر گر تا حال ایک آباد
 شہر سید سر شمال رویہ خانقاہ جان محمد حضور کے اس حد میں موجود ہے اور تمام خلق اللہ اسکا اویہ
 کرتی ہے عبد الخالق بیت متعبدہ ملی کامل ہے بحسن حیات حضرت کو ہزار ہا اشخاص حاجت حضرت کی

حدیث میں حاضر ہوئے تھے لہذا اگر جاری ہی تھا تو کوئی افعال سب کو انکی حدیث میں لیجانا
وہ حکم دیا کہ اس باب میں اسکو غسل دے دو بخیر و عمل دوسو کے سوا پانچا سو ایک انگ اکثر نہ تمام
سام و حاصل افعال سادہ روہ کو اور حکم بدن پر دل ہون اس باب پر حکم غسل کہ اتنے ہی بخیر و عمل شعا
کلی حاصل ہو جاتی تھی اور ست و ما کی تا حال مکی کے پہلی بیسی کی ریاں جو ماں لیجا کر بعد غسل
تقسیم کرتے تھے ان مال اسکا علیحدہ درج کناب ہر اچھے وفات انکی کیا رہیں رمضان المبارک شہ ۹۸۰ ہجری
میں واقع ہوئی مزار انکی اس حاطہ میں طرف خوب مقبرہ سید برکری پر درختوں پر
بے عدد صاحبزادی انکی سیدہ عبدالرزاق وہ بھی صاحب کرامات ہونے سلسلہ ان تمام صاحب
کا قادیان چھو جیسا شہرہ اکابر ہی روح دہل ہوگا وفات انکی مسد و یکم رمضان شہ ۹۸۳ ہجری
صاحبزادی انکی سیدہ الیاس وفات انکی جو مہربان محرم شہ ۹۹۰ ہجری بعد انکی سیدہ القادریہ وفات انکی
ماہیں ربیع الاول شہ ۹۹۰ ہجری صاحبزادی سیدہ عبدالند وفات انکی بہم رمضان شہ ۹۹۵ ہجری
زادہ انکی سیدہ عبدالند وفات انکی محرم شہ ۹۹۵ ہجری بعد انکی سیدہ سلام شاہ تاریخ وفات انکی
ربیع الاول شہ ۱۰۰۰ ہجری بہ صاحبزادی انکی سیدہ اسماعیل شاہ وفات انکی کیا رہیں ربیع الاول شہ ۱۰۰۵
قبر ان حضرت کی محرم سید غلام شاہ صاحب کے اسی حاطہ میں ہیں اب سید اسماعیل کے یا صاحبزادہ
فی راسا موجود ہیں ایک سید محمد شاہ و سید حسن شاہ و سید بہتاشاہ جو تہی طلب شاہ محمد
جو تحصیل لاہور میں سکونت پذیر ہیں لوگ انکا ادب آداب بہت کرتے ہیں اور سید طلب شاہ کا ہم
حال ہے کہ عہد دراز سے دایم الصوم رہتے ہیں فقط اس اس عاہد پر ایک بغیر مسمی آہنی چھند
خادم انکا حاضر رہا ہے بہ آہنی شاہ مٹیا غلام ساکا ہے جو خادم نور شاہ کا تھا استحقاقات کاملہ شہ
ہوا کہ سید محمد شاہ کی وفات سرویں ربیع الثانی بروز جمعہ شہ ۱۰۱۰ ہجری سیدہ نور شاہ و سید
کی مرور و شہید ہم رحمت اللہ اور سید جان محمد حضور علی کو روز جمعہ دہم رمضان شہ ۱۰۱۲ ہجری
سرویں کو مرور و شہید کیسویں شوال شہ ۱۰۱۲ ہجری اور سید عبدالیاس کی سید رہیں ربیع الاول شہ ۱۰۱۳
اور سید عبدالند شاہ کی اکیسویں رمضان بروز جمعہ شہ ۱۰۱۴ ہجری اور سید نور شاہ کی تار مہربان

شاہ اور سید غلام محی الدین کی ہند ہم محرم ۱۰۱۵ اور سید حامد شاہ کی چہار و ہم جب المرتب
 ۱۰۱۵ بارہ سوا اٹالیس اور سید محمود شاہ کی کشتہ امین واقع ہوئی اور یہ تمام حضرات حامد شاہ تک
 تو بڑے صاحب کمال تھے بعد ازاں خیر شجرہ حضرت بابا محمد خٹو سی کا یہ ہے کہ وہ خادم سید نور شاہ
 والدہ کو اور وہ سید محمود کو اور وہ شیخس لدین المشہور شمس العارفین کے اور وہ سید یعقوب کو اور
 وہ سید عبدالقادر کو اور وہ سید علی کے اور وہ سید مسعود کو اور وہ سید احمد شاہ کو اور وہ سید چوہدری
 کو اور وہ سید ابو الفرج کو اور وہ سید عبدالوہاب کے اور وہ حضرت سید شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ
 سرہ العزیز کے اول ہمیشہ قدیم الایام سی تبارخ ، اربع الثانی عرس حضرت سید محمود صاحب کا بطور
 سی ہوتا تھا کہ چند شیخان جن ہم خصوصاً لومار اور سبزہ فروش شب باسن کھاتہ کرتے تھے بعد ازاں کشتہ
 میں چہرہ باز یادہ تر ہوا اور چند تیناچ راگ رنگ شروع رہا اب یہ معمول ہے کہ ہر روز مقرر سی عرس
 ہوتا ہے اور فقرا جمع ہو کر پندرہ نان گوشت، دال نخود تقسیم کرتے ہیں مگر خندان از دام غلامین عوام
 الناس کا نہیں ہوتا ، حال عمارت خانقاہ حضرت سید جان محمد حضور سی
 اول حال عمارت موجودہ خانقاہ ہذا قلمبند کرتا ہوں اور بعد ازاں جو حال ان حضرات کا زبانی اور
 کی اولاد اور خادین قدیمی کی واضح ہوا ہے تحریر ہوگا کہ دفن مقبرہ چار دیواری پختہ راہ اندر رفتہ سکا
 جنوب ویدہ دروازہ کی متصل بطرف غرب ایک کوٹہ خام ابھی سال روان میں مسمی بلدیہ مصر ساکن موضع
 چندا سی ضلع مراد آباد نو گدامی کر کے بنوایا ہے اور وہ اس میں سکونت پذیر ہے اور یہی وہ کوٹہ کوٹہ پانی پلاتا ہے
 اس کوٹہ کے ساتھ اندر غرب رویہ ایک اور کوٹہ بھی ہے اور شرق رویہ ایک اور کوٹہ ہے پختہ او سمین ایک
 پہاڑی والہ بیٹا ہے لیکن فقیر اس سے کرایہ نہیں لیتا صرف واسطی آبادی کو بیٹا یا ہوتا ہے اس کو اندر
 جانی ہی ایک اور دان پختہ خشتی سکونت فقیر آبی شاہ جو غرب رویہ والان کو ایک اور کوٹہ بھی ہے اور
 غرب رویہ متصل دیوار چار دیواری ایک ہے چوتھ خشتی بطور نشانی اس چوتھ پر دو درخت لیکر کے
 کہڑے میں اور حال اس والان کا یہ ہے کہ شمس ۱۰۱۵ میں اس معاملہ کی کچھ زمین معہ ایک کوٹہ شرک میں
 الکی تھری بالعون اس کو سرکاری مبلغ ایک سو تیس روپیہ بطور عیوضانہ عطا کیا او سمین سی تیس روپیہ

[illegible]

۱۲۸۰ء اور سید غلام محی الدین کی ہندوستان میں آمد اور سید بھٹی اب گوشہ لکھنؤ اور بابیہ کی بنیاد رکھ کر
 ۱۲۸۹ء بارہ سوائیہ الیس اور سید محمود شاہ کی لکھنؤ میں واقع ہندوستان کلان عالی شان مقبرہ کو اندر کی طرف
 توڑ کر سے صاحب کمال کی قبر کے بعد ازان خیر شجرہ حضرت جان محمد خورشید جو نہ گچ بہان و وزیرین میں
 والد کو اور وہ سید محمود کو اور وہ شمس الدین المشہور شمس العسید جان محمد حضور کی جو شہر قزوین
 وہ سید عبدالقادر کو اور وہ سید علی کے اور وہ سید مسعود کو اور وہ بچے واقع ہے یہ شعر تحریر ہے
 کو اور وہ سید ابو الفرج کو اور وہ سید عبدالوہاب کے اور وہ حضرت زسر اکرام تاریخ محمد جان شمسی
 سرہ العزیز کے اول ہشتہ قدیم الایام سے تیار کرتا مولوی امام الدین صاحب نام سید شاہی فی تحریر
 سرہینہ لکھنؤ ششاد عدو کو تاریخ وفات ہی درست نہیں لکھتی خانقاہ کو اندر جان کی واسطے شہر قزوین
 میں بن و وزیرین مع تہہ مربع ہختم میں اور اکتیس میر فرش سنگ مربع وغیرہ کی حضرت کی مزار کو چھوڑ
 پر رکھی ہوئی ہیں مقبرہ کو جنوب روئے تین قبور پختہ ہوئے گچ اور تین خام ہو سیدہ اور بارہ قبور خام و
 پختہ شہر قزوین اور پچیس قبور خام اور ایک پختہ خادمہ و اولاد حضرت کی جنوب روئے مقبرہ کو اشجا
 مند رجب ذیل میں پہلوا کچر بہم لای وین شرق روئے ایک کریر اور ایک پہلوا
 اور شمال روئے دیوار چار دیواری مقبرہ میں دو چراغدان محرابی نور و غرب روئے مقبرہ عالیہ کو ایک
 حجرہ مسجد جسکی صحن میں فیما بین حجرہ مسجد و گنبد دو قبور پختہ ہوئے گچ جکارنگ سیاہ ہو رہا جو ایک سید
 عبداللہ شاہ اور دوسری خادمہ شاہ کی اس حجرہ میں ایک محراب اور سہر ایک کتبہ ہو سیدہ شمار و یہ حجرہ
 مسجد کی مکان چلہ معہ سقف قابوئی نشتی محرابی یہ چلہ عبادت گاہ اولاد حضرت کی کا ہے فقط چاہ
 کو شہر قزوین چار قبور و نشتی و دو خام نامعلوم الاسم ان قبور کو جنوب روئے منصل دیوار چار دیواری
 مقبرہ کو اور نو قبور خام عام لوگوں کی اس چاہ کو شمال روئے اور سات قبرین خام قدیمی نامعلوم
 الاسم میں اور ایک کوٹہ بینہستان شاہ مرحوم اور دوسرا عظیم شاہ خادمستان شاہ کا انکی جنوب
 ایک اور چوڑی پر دو قبرین سادہ انکی اسکی جنوب روئے ایک اور تہہ سفید جسکی سرانی چراغدان ہے
 یہ قبر عظیم شاہ مسلم کی ہے اسکی جنوب روئے قبر خامستان شاہ کی جو ابھی پانچ چھ سال سے

فوت ہوئی جس سویت ویداسلی ایک اور بیٹہ قمر الدین بھی اور ایک کرار اور ایک گنگر کالی کپڑا ہے اس
 چار دیواری کی گوتہ مشرقی و جنوبی میں ایک اور چار دیواری علیحدہ جسکا دروازہ شمال روئے ہے
 اندر ایک کوٹھہ عرب روئے اور ایک تفرقہ دیدہاں اب مکراں مالدی میں ماہر اوس دروازہ
 ایک رحمت وں کلاں ملحقہ مکان ہذا کی گوتہ چار دیواری مشرقی و شمالی میں ایک اور مقبرہ مارہ دروازہ
 جسکے ہر درمیں دو درجہ دارینوں کی کل اس مقبرہ کی تعبیر ہم شکل مقبرہ حضرت ماں محمد صوفی صاحب
 کر راہ آمد و رفت اسکا خوب روئے اسکے دہیں مبادہ آگے ایک یہ اندر اوسکی ایک فٹ مربع اور
 چھوڑا اوسیر دو قبریں ایک حضرت ساد نور الدین تھا اور دوسرے حضرت سید عبدالوہاب اسکے
 صاحب زادگی اس مقبرہ مارہ درمیں مالکی سرنامی شمال کی طرف میں درخت وں خوب روئے چار
 قبریں عام اور دو درخت کرید اور ایک وں ماسوا میں اس ہتھار کی تین درخت ہیران اب یہاں جو
 آہی سادہ خادم رشتا ہے اسکی عمر نوے سال کی ہے اور ماپ اسکا ملام شاہ حیدر عمر اسکی سا ہے
 فوت ہوا ہمارے حضرت نور شاہ کا ہاں اوسے ایک سو پچاس سال سے ہم ہی خادم چلے آئے ہیں اس
 طرح سے کہ ملام سادہ عمر سب سالگی خادم حضرت نور شاہ صاحب کا ہوا ہاں سا ہتھار میں برابر خدمت
 کر کے فوت ہوا ہوا اور سکا مٹا آہی سادہ دو نور الدین ہیں سب اب آہی سادہ کی حیدر دوسری و غیرہ
 ایک شمس الدین دوسرا سادہ شاہ وہ بھی صاحب اولاد میں والدہ شمس الدین سادہ شاہ ماں
 معصیل ہیں مایم دس نظام دین ماح وں محمد بن امیر شاہ نور الدین ایک وں صاحب معمول چلے
 کا بہت ہے کہ جہاں دینی چڑت اتنی سے سوا آہی سادہ لیتا ہے اور وہ ہی ہتھارہ رور عرس کا
 کر کے کرتا ہے اولاد حضرت کو کچھ غرض نہیں وہ ہر روز عرس علیحدہ علما جمع کر کے کہا نا کہلا دینے
 چار دیواری کے ماہر خوب روئے میں سیکہ رہیں مع جاہ قعدہ اولاد حضرت میں ہر قتل اسکی
 ملک اس رہیں من ردا ہست ہوتی تھی اب قبرستان نا لیا ہی جاہ کو خوب روئے ایک اعاطہ عام ارا یا کا
 ہی وہ قدیمی خاواں حضرت کی چلے آئے ہیں پھر نور محمد دانوں کا اس اعاطہ میں ہمیں قنور عام اور
 دو پختہ جو نہ گج ارا یا ہو کر اور ایک صاحبی عطا محمد معمار کی اسی معمار کی گاہتہ سے عمارات مقبرہ صاحب

مجلس علماء اسلام آباد

نمبر وصال

اور اس زمانہ میں ملک کی حالت اور احوال اور اس کے پیشکش و تحریکات و مضامین و محکمات و مہارت و حکمت
 اور سیاست و دینی و تمدنی و ملکی و مالوگوئی و فطری و سلاطین و مدار شخص چک و دیگر ازر و اعتبار و کل
 نکات و ابواب و مطالبات سلطانی مراعات برساند و دریں باب سال سہمی و طلسم و اگر در ملک
 اگر چہ یہ مسئلہ باشد احوال رکند مایرج و وار و ہم بہت ہی صبح الاول سے معلوم ہو کر یہ یاقوت خط
 اور اس کے اس کے اور ماکر ہی لخص اس مانتا کہ صلیع گوارا اس ملک موضع ہنا خط ماہر اس عار و دیوار
 کہ سال روہ شریک مقام پہاں میں ایک جو تیرہ حتی رختہ کار و سیدہ و رح کلاں وں اور حیدر سہا مل
 ا معلوم الاسیم کی قیور میں فتح تحقیقات ہر چہ کہ اصل ملک و ادب اس مکان کی اولاد و عاں محمد محمود
 اور قدیم سنی شاہ عار و کش عاوم ماہر اس چار دیواری کے ہوڑی سے فاصلہ ہر طرف گوسہ
 غیرت حورہ گورستان کوٹھی داراں قدیم کس کشمر عاں وار و لاہور و امرتسر و سہر قیر و الدمر حرم
 اور ر و حہ میان محمد ماں صاحب سو اگر سیدہ کہ حواں سکر ٹرمی شعل کشی اور امرتسر می محتر ش امرتسر
 میں اور اوکمر لواجیں کے مہ میان محمد ماں صاحب امرتسر و حواں نظام الدین صاحب کی قوم عثمانی سے
 ہں شرافت و سمات میں کما علی اکاشہور راجوں میں اس احوال و ہنوں سے قدیم ساکن لاہور
 حال پیش امرتسر کوٹھی الکی روم واکند تک معروف اس جو تیرہ کہ سال روہ عاہ عتہ معہ کوٹھی ہنہ سیدہ
 میان غلام سی صاحب کوٹھی وار سیدہ لاہور یہ خام سی صاحب عم بر گوار میا ، محمد بابا صاحب کے ہں
 صالح و بیار شرافت و داتر میں مسجد حیر جواد اسلام عاں مار حواں عورت الاعظم قدس سرہ العزیز الیہ
 لوگ کم ہوتی ہیں انکا قبرستان ہی جو تیرہ کہ بہت ہر ساں متعلقہ گور شاں حضرت سواں ماکد اسان
 حال مسجد امیر خان جو متصل فرار جان محمد حضور سی صاحب کی ہے
 امجد ماں کہ شمال روہ اور عرب روہ عانتا عید ماں محمد حضور سی کے ایک مسجد حیدر امیر خان ہے
 اسی شکل کی مسجد باو طرب روہ گند حواہ ہاری شعل عانتا صاحب میان میر ہے ماہہ سلف

مسجد کی مہمانہ بن گنبد و مایوان کلان بطور سقف پالکی اور اوسکی شمال و جنوب رو بہ دو گنبد معمولی
 شرق و رو بہ ایک دہن محرابی کلان و دو نور و او کی بخلو عین شمال و جنوب رو بہ اور دو در بصیرت معمولی
 مربع قابوئی شرق و رو بہ صحن مسجد پر فرش نشستی اب اس مسجد میں قبضہ زمینداران موضع گدھی شاہو
 ہے اس مسجد کی شرق کی طرف مزار امیر خان کی متشع چوتروہ پر معمر اشخاص بہترین کہ عمارت
 صورت قبر امیر خان پر تعویذ پی سنگ مرمر کا تھا مگر سکہ لوگ اوتار کر لگئی اب صرف قبر ختی سران
 چوہا غدان خورد شرق و رو بہ اوسکی چاہ بیدہ مزار امیر خان چرخ چوب والہ کہ جسکی ساہبہ اکین بیگم
 مزار و عہ حال مقبوضہ قایم پسر غلام بنی و روڈا و تہا زمینداران شہان اعداب اس مسجد میں
 تہا کے قوڑ سی ہرے ہوئی ہو کتاب تذکرہ الامرا سے واضح ہوتا ہے کہ یہ امیر خان امرامی عالمگیر
 سوہفت ہزار سی مراتب وارتہا شجرہ حضرت جان محمد حضور صلی رحمۃ اللہ علیہ
 اوپر تحریر ہو چکا ہے کہ اس خاتماہ پر ابھی شاہ فقیر خادم انکا بطور سجادہ نشین ہے وہ ابھی شاہ
 خادم سید عابد شاہ کا اور سید عابد شاہ خادم سید غلام محی الدین کا اور وہ سید نور کا اور وہ سید
 عبد اللہ قادی کا اور وہ حضرت شاہ محمد حضور صلی کا اور وہ شمس العارفین کا اور وہ شیخ بھٹو
 کا اور وہ سید عبد القادر ثانی کا اور وہ سید محمد غوث کا اور وہ سید شمس الدین کا اور وہ سید شاہ میر کا
 اور وہ حضرت مسعود کا اور وہ سید علی کا اور وہ سید احمد کا اور وہ سید صوفی کا اور وہ سید ابونصر
 کا اور وہ شیخ عبد الوہاب کو اور وہ جناب محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ عبد القادر جیلانی قدس
 سرہ الغریز اپنے والد باریک اور وہ حضرت شیخ ابو سعید غفری کے اور وہ حضرت شیخ ابو الحسن علی ہمدانی
 کو اور وہ شیخ ابو الفرج طرطوسی کے اور وہ شیخ عبد الواحد کو اور وہ شیخ ابو بکر شبلی کے اور وہ
 حضرت خواجہ جنید بغدادی کے اور وہ خواجہ سری سقطی کے اور وہ شیخ معروف کرخی کے اور وہ
 شیخ داؤد طامی کو اور وہ حبیب عجمی کے اور وہ حضرت خواجہ ابو الحسن بصری کو اور وہ حضرت علی
 المرتضیٰ شیر خدائے اہل بیت کو اور وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و اہل بیت کے
 مکان فاضل شاہ بہ شخص فاضل شاہ قوم کہار سے تھا بیعت اسکی سجدت حضرت

حالت اب سید سر بہ مقام متصل فرد گاہ ریلوے و دراز فاصل شہاء نوشاہی کے اور شمال روئے روضہ
 پیر ہکا و مقبرہ حضرت جان محمد حضور سی حصہ و بطرت شرقی حضرت علی زنگر زید صاحب رضی اللہ عنہم
 اجمعین کے واقع ہے فیض اسمکان کا تا دم حال چھ ہے کہ اکثر اشخاص اطفال مرضا کو دمان لیجانی
 بن اور بعد غسل پہنایے دانتہ بریان کی دمان نامی شیرین تقسیم کرتی ہیں اور فی زمانہ علی انھوں
 ان اطفال کو دمان لیجانی ہیں کہ جبکہ بدن پر مرض خارش و شیور پیدا ہو جاتی ہے اور اس واسطے اطفال
 سایہ زوہ جو روز بروز لاغر ہوتی جاتی ہیں قطعاً اصل حال انکا زبانی سرابا مہربانی خباب شاہ فرد و دیوانہ
 سیاوت مطلع غزل سجاوت شفق کرمی سید قطب شاہ صاحب پہا کہری بن سید محبت بن سید غلام شاہ
 بن سید عبدالرحیم شاہ بن سید عبدالرشاد بن سید عبدالقادر بن سید عبدالوہاب بن سید عبدالرزاق
 بن سید عبدالخالق بن سید عبدالواسع بن سید عبدالملک المعروف سید محمد الدین بن سید عبدالغفور بن سید
 افضل الدین سید امیر الدین بن سید درویش محمد بن سید فخر الدین بن سید علاء الدین بن سید سلطان محمد
 الدین خطیب اللہ بن سید محمود کی بن سید محمد شجاع نور الدین سید ابراہیم بن سید ابو القاسم بن سید
 شہید بن سید جعفر بن سید حمزہ بن سید مارون بن سید عقیل بن سید اسماعیل بن سید علی اصغر بن سید جعفر
 ثانی بن حضرت امام تقی بن حضرت امام محمد تقی بن حضرت امام موسیٰ رضا بن حضرت امام موسیٰ کاظم
 بن حضرت امام جعفر صادق بن حضرت امام محمد باقر بن حضرت امام زین العابدین بن حضرت امام ہمام
 کو نظام کوثر بن سید الشہداء امام مظلوم خباب امام حسین بن خباب صاحب اہل انی معنی انما یرید احد حضرت
 امام علی المرتضیٰ اسد اللہ غالب علی ابن ابیطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین و علیہ السلام کہ ان
 وافہم ہو کہ وجہ تسمیہ تو یہ سید سر بہ بہ ہجرت سید عبدالملک صاحب مقام پیکر سے تشریف فرما ہی مقام
 اوڑیسہ ہوئی اور چند ہی دمان سکونت پذیر ہو کر آخر کار شہید ہوئی بعد ازاں صاحبزادی او کی سید
 عبدالواسع جد کلان سید قطب شاہ صاحب جو نائل اس حال کے ہیں جسکو سکند شاہ بن شیر شاہ
 ملازم ہو کر وار و لاہور ہوئی اور بعد چند ہی مقام سرحد میں قتل ہوئے اگرچہ ہنگامہ ارسلان ہوا
 شہید ہوا اور انکی صاحبزادی مسمی سید عبدالخالق صاحب مرحوم نے یہاں بمقام لاہور جان ایستاد

مدرسہ مکات خیا کر دودھ پاشی اس مدرسہ کی اس اثنا میں حضرت سید محمد بن صاحب کو
 مدرسہ گوار حضرت مہاشین محمد حضور ہی صاحب مرحوم محلہ سوامی میں سکونت پذیر
 چاہیچہ مالہ اگر اسی میں تھوڑے روز کہ حضرت سید محمد بن صاحب مرحوم مالہ صاحب راہی اسی کا صاحب
 سید محمد الحائس صاحب مرحوم کی ساتھ کرد اس بعد سید محمد الحائس صاحب نہایت صاحب عبادت
 اور ولی کامل اور عالم متبحر تھے انہوں نے یہاں ایک مدرسہ علم دینی کا مقرر کر کے ایک مدرسہ
 عام کو دیا اس وقت اس مدرسہ کا نام مدرسہ مولیٰ گیا کیونکہ سربراہ سخاوی میں مالاب کو کہتے تھے
 یعنی سید کا مالاب قبل سے ہذا مدرسہ دو گرا اور آپ خود اس مدرسہ میں مدرسہ تھے اس اثنا
 میں رجب حلقہ کا حضرت کی خدمت میں معاش رہدور ریاست مدرسہ تمام ہوایا چاہیچہ ہر بار باطلہ
 صاحب العزم حضرت سید مستفید ہوئے لگے اور مدرسہ گوار میں جو پچھریں نور احمد جینی مسد کتب ہا
 ہی حب شاہجہاں آباد و لاہور ہوئی تو انہوں نے یہی یہاں جو کتب خرید کر باع و غیرہ تفر
 کر کے چاہیچہ بہ حال معطل تمام روح دیانہ و حال حضرت سرنگا مولیٰ چاہیچہ اور شاہد خاں کے
 حالات اکملہ اعداد سید قطب شاہ صاحب حالات موجودہ فقیر خاں من قطع حب حضرت سید محمد
 صاحب شہید ہوئی اور صاحب راہی او کے سید محمد الخانی تارک الدعا ہو کر متعدد مدرسہ ہوئے تو
 بادشاہ کی طرف سے واسطی مدد معاش انکی کے حاجی مفضلہ دہل عطا ہوئی موصوع راواں
 مدرسہ سید ہی میں بہری الہام و روح صالح نورانیہ تھوڑے روز چارون حضرت کا ایسا پہلہ کہ جو کہ سید مرید
 اس وقت حاضر خدمت انکی ہوا کرتا تھا تو آپ اسکو اشارہ فرما کر فرماتے تھے کہ اس مالاب میں غسل کر
 نفیقلہ تعالیٰ پھر غسل کے شفا ہو کر کامل ہو یا کرئی تھی۔ بعد ازاں صاحب سید محمد الخانی صاحب
 رہ کر اے عالم تقا ہوئے تو حضرت عفا دو گرا دستور میں جیات غسل مالاب مذکور یعنی سید
 سعید مولیٰ تھے ابتدا میں سکریہ اس غسل محبت کا نعیم شیریں اللہ تعالیٰ واد مقرر تھی اور اب
 مصموں کل نوم اتنی سخا اللہ تعالیٰ دار پہلی جو شکل اس سہری کی مونی میں مقرر ہے
 اور ایک ہندو مان چوٹا سی عالی ہے حب کہ شہر مولیٰ لاہور آباد تھا بہ ساداب ابہر قاصر

رہی اور جب شور سن سکھان در صد و پنج لاکھ ہوئی اور ہزار ہا خاندان غالی شان تتر ہو کر
 سید غلام شاہ صاحب ہی سے بیچہ افت ہو کر اپنے مکانات بزرگان کو چھوڑ کر علاقہ گجرات میں بچہ
 تحصیل داری بجکومت زمبداران جٹ مقرر ہو کر وہیں سکونت پذیر ہوئی اور ان کا اولاد میں
 سید قطب شاہ اور سید مہتاب شاہ و سید حسن شاہ و سید محمد شاہ ہر چار برادران حقیقی موجود ہیں
 سکونت الہی موضع جھوین ہے مگر اب برادر خور و ان کا بیعت قطب شاہ لاہور کو محلہ مولیان تحصیل
 لاہور میں مٹھی میں آ رہے ہیں اور انکے صلاحیت اور فوٹو خاندان میں موجود ہے چنانچہ عرضیہ
 سال سے سید قطب شاہ صاحب و ایم الصوم رہتی ہیں اور بقیہ صاحبان زراعت پیشہ ہیں اور صاحبان
 سید قطب شاہ صاحب کا سہمی شہر شاہ ٹیکل کالج میں تعلیم پا کر پٹا ور میں بیٹو ڈاکٹر مقرر ہو گیا ہے
 - آج جو کمترین واسطے معافیہ سید سرگیا تو بچہ قطب الہی نظر آیا کہ نہ تو کوئی نشان عرسہ باقی ہے اور
 نہ کہندار مانو عمارت پایا جاتا ہے مائے افسوس بقول چشتی لمحہ رہ فقط مہمان اکدم کو ہر شاہی
 نہیں اسکا زیارت دیکھوان لو کون کی کس چیز پر مرقومین + اہر ایک بخمال فرعون میں ہے چاہتا ہے
 میرا مکان سب بلند اور وسیع اور خوشنما ہو مگر یہ کوئی نہیں جانتا کہ برائے گذشتن ہمینقدر برتر
 اب تالاب منورہ میں بجائی فیضان عام زراعت ہونی چہ اور تالاب کا نام نشان دکھائی نہیں دیتا
 مگر اشخاص صاحب لاغر امن حسب عادت قدیمہ و مان جانو میں اور اس زمین سو خاک لیکر بانہیز
 ملا تو میں اور اس سے اطفال مریض کو غسل کرا لائی ہیں فقط احوال مسجد و ایہ انگکا +
 کوئی اسکو مسجد وائی انیگنا اور کوئی مسجد وائی امینہ کہتا ہے یہ مسجد اب احاطہ اسٹیشن ریلوئی میں
 آگئی ہے اور فرو دگا ریلوئی سے خاص گوشہ گلی میں واقع ہے بجان اللہ مسجد عافیشان خوب
 خوشنما ہے اب تک دو مینار اسکو شرفی موجود ہیں بعد سکھان چند ہی آوارہ پرسی رہی بعد ازاں
 جب عمداً اسکو کار انگریزی ہوئی اور سطح لاہور کرا نیکل علاقہ نو لکھ میں جاری ہوا تو مسکو
 صاحب ہنیم مطیع بدکور فی اس مسجد کو اپنی کوئی بنا کر گرد و نواح ایک احاطہ خشتی مع مکانات باوچر
 واصل واکنہ بود و پایش ملازمان مینا یا عمارت قدیمہ مسجد کو فایم رکھ کر گرد و نواح

کرے عید تہوار کرے بعد ازاں صاحبان ریلوی کی تحفہ مارہ مرارہ روئے کو اوسے حرم علی خاں
 و م سحر یہ صاحبان شعیبہ ریڈی اسیں سکویت پیر میں بہ مسجد امدادی کاشی کار سے اراٹھا
 اگلا مدر کوٹھی کے تمام مسجد سالمہ تاحال موجود ہے اسلانی محرانوں پر کار کاشی تھی رگ لسی پرواز
 آہستہ حرم دانی ۱۱ رور و دوسری سطح عربی مرقوم حوسا کی واسطی صاحب لوگوں کی فری
 سان میں حاربیا چار سیرہ پتھر اٹھ حور و دوسرہ موجود ہیں اوسے واضح ہوئے کہ منیا راند
 مد میں اوکرا پیر مانی کار سے ہیں حال اسکا ہے کہ حرم محترہ حضرت محمد جاگیر بادشاہ عاری
 میں دانی لاؤ و کہ جسکی مسجد کا حال علیحدہ مدراج کتاب ہدائے دانی خانی تھی اور یہ دانی حاضر
 حضرت صاحبان بادشاہ کی دودہ ملائی تھی اسواسطی اسکا نام داسی اگلا مشہور ہے کیونکہ رہاں ارا
 میں اگلا داسی دودہ بلائی کو کہیں میں اصلی نام اسکا رمل لسا ہا مستوع ہوا ہے کہ جب شاہجہان بادشاہ
 امام طووس میں تھے تو یہ اکثر ارادہ نفس طبع بچکان حضرت کو سکھایا کرتی تھی کہ ہم جس شہر ہوگا
 تو شکواعت و آزار و رارت امتد کرانگی اور ہر طرح شکوہ جو میں رکھیں گے اعصہ حضرت
 شہ جہاں بادشاہ اورنگ آرا میں سریر مسجد و سماں ہونے اور داسی لاؤ و لمی مسجد یاد کرے
 ہوا۔ سکی یکنامی دیکھ کر حضرت سلطانی میں عرص کی کہ اب ہمیں محسوس وعدہ روا کی بہت امتد
 فرما کر رہے اب میری ساجے کہ اگر حضور نوح و ماویں تو میں یہ دولت لایرال حاصل کروں حضور
 فرما کہ درانی بہت سارے نقد دیگر ارشاد و مایا کہ ماسوا اسکی جو کچھ باعث و ترار اور راہ ہو حرا
 عامرہ سلطانی سے محمد و عطا ہوگا اسس اس توارق کی یاد گاری کو پڑ بلدیہ مسجد عالسان
 تعمیر کرائی اور شہ زمین روانہ بہت امتد ہو گئی قوم سے یہ رہب الساترہ عابدان مغل سے تھی
 قدیم ساکن ہر ہندو ساہیں آئیں اول عابدان شہ کہاں ہیں والدہ اسکی اسی عہدہ رستہ دار تھی
 خواہ عدا و سکا مراد خان بعد حضرت چاگیر بادشاہ عہد سے عدالتی یکا پیر رہا اور محمد شہید خان
 ورید مسجد اسکا نژاد فرض تراداری میں مشہور ہوا حضرت داراشکوہ کی نژادی میں نواب کاظم
 علیخان عوام الدولہ کو ماتہ سیر مارا لگا بعد اسکی ایک لڑکی اسکی مستانک حضرت فانی یہی جسکی است

مشہور ہے کہ شاہزادہ محمد راد خلف حضرت عالمگیر بادشاہ غازی کی انگاہی زیادہ اسی سے کچھ اور مال
اسکا واقع ہوا۔ احوال حضرت شیخ حسو تیلی یہ خانقاہ بطرف شمال کلب گہر کے (جو حجاز
عالمستان دام اقبالہ فی واسطی تھن طبع اور مل بیٹھیں اسایش صاحبان نووارد کو مقام بود و باش
و طعام خانہ طیار فرمایا ہے کہ گردنواح دو قدم بلند چار دیواری جسکی زمین اندرونی ایک ایک
دروازہ اندر رفت خوب رویہ جسکی دونوں بغلوئیں باہر کی طرف دو تہریان پختہ مقام شست اور
دروازہ سر اندر جاتی ہی جنوب رویہ ایک سہ درہ جسکی اندر جنوب رویہ کوٹھری اندر سیانہ بھی ہے
ایک بڑا چوڑا خشتی جسکی دوزینہ طول اسکا اکیس گز اور عرض اٹھارہ گز ارتفاع ایک گز اور چوڑی پیر چھ گز
غربی اور نیز زمین کی مشرق رویہ ایک درخت ون خور واس زمین پر چڑھ کر فاصلہ تین گز ایک چھ پختہ
واسطی آب نوشی طہور کمنصل اس چوچہ کی مسجد شرفی دو قبرین پختہ جو نہیچ ایک سعد المدینہ شریف
کی اور دوسری میان خان ماشکی مریدان سلسلہ حضرت حسو تیلی کے اور غریب چوڑی دو قبور نامعلوم
اسم پر اسکی چوڑی کے اوپر پائل بطرف شمال ایک اور بلند چوڑی خشتی قدم بلند جسکی جنوب
رویہ چار زینہ خشتی چڑھ کر اوپر بانا ہوتا ہے اس گز گردنواح ڈیڑھ فٹ بلند دیوار چار دیواری کی
طرح درمیان اسکی قبر پختہ سفید حضرت حسو تیلی صاحب کی سرمانی کی طرف دیوار شمالی ایک چار فدان
بلند بالاسی چوڑی گردن کا فرش ہوا ہوا ہے چار دیواری بیرونی کی کوئٹہ گنتی بین ایک برج قلعہ
جنوب رویہ چوڑی کلان کے قبور خام دس عدد تیلوئیں مشرقویہ نو درخت پہولامی اور چارون گیارہ پختہ
ایک لکیر کابل کلان اور سات خور شمال رویہ چارون شرقویہ سات گوندی بائیں کی طرف ایک چار
خور و چرخ دار باہر شرقویہ چار دیواری کی چھ بیک زمین مزرعہ معہ چار چرخ چوب والدہ کا گدار
یہاں اب ایک فقیر حنین شاہ رہتا ہے عرس حضرت کا تیسری شوال کو منع ہے اوس روز تمام تیلی خیمہ
اشخاص و مان حاضر ہو کر رات کو شب بائیں ہو تو بین اوپر پنج شیرین باغکین کا کو پندارہ کر لوئیں نام
رات راگ و رنگ ہوتا ہے پیر دوسرے روز پندارہ نان و گوشت کر زمین تمام روز قوالی ہوتی ہے
پہلی یہ خانقاہ صرف ایک چوڑی پر واقع ہے پیر اس فقیر نے یہ تمام عمارت چار دیواری مٹی تیار کر اسی سعد

سر نوین حضرت کا خاص دست مع مرد اور میان خان باسکی اور سکر سلسلہ کا فقیر بنا چاہا کہ اتک
 و امیں سامی مسئلہ اس کی مسمی کیاں باسکی المہ و رہا رساہ کی اس موجود میں حال اس حضرت کا ہر
 ہر کہ حضرت اول دوکان نقالی مارا چوک چہذہ میں کیا کرتے تھے چاہا کہ ایک شرفیہ چوک چہذہ ہوا
 راہ حولی ہوا کہ ہر کسک کو مالی ہے شمال رو رہو لویہ سکل سگہ چو سانس قابیں عامہ ہوا و لکی دوکان
 و عہد ہے اتک و سہیں اکثر اوقات حجاج روس ہونے میں اور وہاں ایک مکان سکونہ بھی موجود ہے
 مکہ مہو ہے کہ عوجہ ماہی کہ دم روین چوک چہذہ کم لویہ میں اور حب الرسم قوم کی حضرت ہی ایسا کیا
 کر تھے ایک ورا العاتات فی سجدت حضرت شاہ حامل صاحب ماضیہ کربوس کی کہ محکوبات خدا کا رستہ بتا کر
 اور کو ہی نصیحت فرما دیں انہوں نے فرمایا کہ راہ تو لاکر حایہ اوس دسی انہوں نے بہ دستور یا سفر کیا
 کہ راہ و اور سگ ترار و معدہ دوکان میں رکبہ جوڑنے تھے جب حیدر آنا تو آب او سکونہ کہ دیکھ کہ سجدت
 بھی موجب اس گندم و غیرہ نول کر لیا یہ طرفہ آب کی کوئی مدت عاری رہا ہر یوعدہ اگر نسل سے اوکو اس قدر
 یک نہ ہی کہ سگ ترار و سوسکی موئے پرانک رہو سگ ترار و سی ملائی اسی حضرت سے جمال کے ماس ناصر
 ہو کر یزس کی کہ مامولی کساد کار دیا محکوم اس قدر سو گئی سے آب و دما کہ اس سگ ترار کو لیا کہ ایک ہی
 حایہ آب و را میں سبک کر پڑائے اسانا فاعد و معدہ کی کوئی گہار و راہی راوی سی بار جا مانا او سکی
 مانو میں چوٹ لگی جب کہا نو سگ ترار و ملائی طر آنا وہ بیجا کا جیو علی صاحب کے ماس نے آنا آب ہر
 اوس سگ ترار کو لیکر حضرت سہ حال کے پاس حاضر ہوئی اور مال کہہ سانا انہوں نے فرمایا کہ اسی حدود کہ
 حج و را میں بیجا موا ہی صانع ہیں ہوا آب جو تہ ہو کر واپس لے کر اور تارک الدیما کو کہ حضرت ساہ جمال کے
 نعام و عداں بہرہ ریں ہیں ہونے بعد چہذہ سے اگر فدا آگندم نول رہے تھے اور جسک و ہر و انیل
 ہماراں گس رہے تھے جب بارہ و باراں نول بھر اور دوست تیرہوں و اس کی آئی تو کسی نے اوکو بلایا
 آمد و ہر و اسان کا رسوہ تھے کہ جب کسی سے لوتی ہوئی کلام ہی کر رہے تو وہ سار و مارنوں کا سلسلہ
 کہ ہول کاوے مارا رہو تھے انہوں نے اوکو جواب دیا کہ حد و معدہ تیراں میں تیرا کہا او ہوں
 اسکے یہ معنی سمجھ کہ ما آہی میں تیرا ہوں بہ مات کہتو ہو کر اوٹھ کہہ رہے ہو ہی اور کہ دم و ریشی چوڑی

بعدہ میں چنانچہ شیخ کی تمام بتلی اور کچھ خادم ہو گئی فقط اب جو چہن شاہ مجاور بہا کلبہ وہ بھی خادم
ان کے خاندان کا بیکار ہے مگر اولاد میان خان جنگا وہ خادم بنتا ہے اور وغیرہ لوگ اسکے اس خاندان کا نام
نہیں کہتے ہر حال شجرہ النکاح بآوا داشت کان ماشکی کے جو اصل مالک اسمکان کا ہے یہ بھی کہ چہن شاہ
خادم امام شاہ کا اور وہ ہمراہ شاہ کا اور وہ درگاہی شاہ اور وہ آہی شاہ کا اور وہ مادو شاہ کا اور وہ ماک
شاہ کا اور وہ لطفی شاہ کا اور ابراہیم شاہ کا اور وہ شاہ سعد الدین سرخوش کا اور وہ
حضرت حسینی مرحوم و مقبولہ کی اور وہ حضرت شاہ جمال صاحب کے اور وہ حضرت مخدوم گلر بیگ کی اور
وہ حضرت شاہ شرف کی اور وہ حضرت معروف شاہ کی اور وہ حضرت جعفر دین کی اور وہ حضرت معروف
شاہ تانی کی اور وہ حضرت فہمہ دین کی اور وہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کی اور وہ حضرت وکیل
کی اور وہ حضرت ابوالنجیب سہروردی کی اور وہ حضرت ابو عثمان مغربی کے اور وہ حضرت ابو علی کاتب کی
اور وہ حضرت ابو علی رودباری کے اور وہ حضرت ابو العباس ہناوندی کی اور وہ حضرت عبدالعزیز
ہناوندی کی اور وہ حضرت شیخ عمویہ کی اور وہ حضرت شیم احمد دینوری کی اور وہ حضرت مسعود دینوری کی
اور وہ حضرت خواجہ جلیل الدین کی اور وہ حضرت سری مقطی کے اور وہ حضرت معروف کفری کی اور وہ حضرت
حسب بھٹی کے اور وہ حضرت خواجہ حسن بھٹی کی اور وہ حضرت علی المرتضیٰ وحی المصطفیٰ شیعہ فید اکرم
وجہ کی چہن شاہ کہتا ہے کہ میں خادم امام شاہ بنو امام بخش ناشکی کا ہوں اور بہار شاہ امام بخش
کا بیٹا کہتا ہے کہ میرا باپ کسیکا مرید نہ تھا اسکی کیونکر مرید بنایا اصلی حال یہ ہے کہ میا خان
ناشکی اول مجاہد اور قابض درگاہ حویلی کا تھا اور اسکا خادم ہمراہ شاہ ہوا ہمراہ شاہ لوکان
پسرخود کو اپنا خادم کیا وہ نادان تھا اور اس سے کام نہ چل سکا مکان آوارہ رہی لگا یہ چہن شاہ مالک
بن بیٹا اور روپیہ خرچ کر کے رو دارنگیا منت بعد حویلی صاحب کی حضرت سعد الدین برقعہ پوش سے وہ
ہمیشہ اپنی منہ پر برقعہ رکھتے تھے کہ اہل اوتلی صد مامشہور تاریخ وفات حضرت حویلی کی سیوم سوال
سند پھر اردو ہجری اسی روز انکے قاتل ہوتا ہے سیر العارفین میں مذکور ہے کہ حضرت حسینی
اور حضرت مادہ مولال حسین ہم جہد میں طریقہ حضرت لال حسین کا متحدہ بانہ کلدرانہ تھا وہ اسی راہ سے

یہاں مکان حضرت حویلی صاحب کا ہوا سو روئے لال میں رہا مرنے سے پہلے ہی وہ حج تمتہ بھی گئے
 اندلیہ آنا آنا کر فرماتے ایک روز حضرت حویلی صاحب نے اوکو فرمایا اگر اسے کہہ اساتذہ و علما
 مجاہد و اہل حق سے نہ مارا اور ہر اسے حاسہ لیبوس فرمایا کہ یہ شخص کبھی نہیں دوسری کس مجاہد و علما
 اور یہاں باقی ہندو روئے لال مجاہد حضرت لال حسین نے ایک عہد میں جو فوج عمرانا اور دستور
 اوسے راہ سے آدور دت رکھی تھی کہ میں روز اس طرح سے گزر گئے اندا و سکر ایسا اتفاق ہوا کہ لکھنؤ
 حضرت حویلی صاحب سے مامور ہو کر کہتے ہیں کہ اوس دربار میں ایک عہد میں حیدر علی کریم علی
 کاکا کو کہتے ہیں کہ ایک روز کا حور و سال اگر حجاب رٹل عدا علی اندلیہ آدور و مسلم کی گوشتیں
 کلبہ حضرت اوسکو مار کر دیں اعدا و سکر و اسے آتہ کہ حضرت حویلی صاحب میں آتہ اہل
 فرطاط صاحب مومی اس کے گوشتوں میں لاس لڑ کر لے حب مروت اعلان حور و سال حضرت
 حویلی صاحب پر ہا ہ مار کر عدال اکھاڑ لئی یہاں ایک روز حضرت لال حسین سو روئے لال مجاہد ہوئے تو
 جہذا سے حویلی صاحب کو وہی حق کما دیا ہوا کہ حضرت لال حسین کہتے ہیں گوشت اور وانی
 لکھنؤ میں عام ہوا سو روئے لال میں آتہ آدور و کما ہو حب وہ ماس آتہ تو وہی مال حویلی صاحب میں
 آتے تو ریش مبارک حویلی صاحب سے اکھاڑ لیتی تھے اکو کہہا یہ وہ دیکھ کر جہاں گئے ٹیک
 یہ وہی روز کا ہے جو گوشت مبارک ہو میں لٹا ہوا اور آنحضرت صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم اس سے بار کر رہے تھے اند
 اوسکو آپ نے ادا کر دیا تھا سے لگا با اور علما محبت تو دیا کہ حویلی صاحب اور حویلی صاحب اور ادا کیا
 کہ حویلی صاحب ہمارا خادم ہو وہی وہ حضرت لال حسین کا ادب ہر وہی طرح کرے حاسہ اتک یہ مانقاہ
 حویلی صاحب کو متعلق اوسے مانقاہ کر ہے اور وانی کا سوا وہ میں حکو جا ہی یہاں بیبا دہی اور کل
 نیکی و غیرہ عدا م حضرت حویلی صاحب کے حضرت لال حسین کے عدا م کا ادب کر رہے ہیں اور یہ اسم برادر
 میں آتے ہیں فقط حال گورستان حکیم شاہ اس معبرہ گورستان میں جسکے
 ادا و بیباں مسکوہ صاحبان علما کی ہیں ایک نئی رنگ لکھی حیدر علی حسین استجار کرت
 ہیں اس میں قبور سجدہ و عام سرگاہ عدا م شاہ حکیم شاہ حیدر شاہ کی میں یہ تہ شاہ صاحب حکیم شاہ

اماد علیا مطہر الحائث محمد بن عبد اللہ الدوا سحر ہے اور تقیہ درہ ورہ نوبیدہ ہو گئی ہیں

حال موضع جو متعلقہ ضلع لاہور

ہم موضع سماروہ لاہور کے عاصدہ مارکوس مار درامی راوی کی ہے حال اسکا یہ ہے کہ بعد طلال الدین
الکر بادساہ ایک شخص جو نام زید اور علاقہ پاکش سے سمجھو بادساہ حاضر ہو کر جس کو لگا کر میں
ساو عرب لوطی نامہ پورس درویش رہا حاضر ہوا ہوں اسد وارہوں کے راہ پر ورش محمد عرب
کی دستگیری راوس بادشاہ فی سطر خور او سکی طرف دیکھ کر واما کہ لوکا حاتم سے اوسے مرض کی
کہ میں کارر راحت می سخی وانی وانی ہوں بادساہ فی اسکو واما کہ سلع لاہور میں سے حصہ نہیں
افادہ ماکو ملکہ ہو لکر آما دکر اسوقت یہاں راہگان پور میہ می راو کی مالک اور کھانا مادی بھی
الغرض اوسے وہاں ایک گاؤں موسوم سام جو دلیہ جو آما دکیا اور سلعی اوسکے چارہ ہر ارگہ رس کے
اور وہ جو قوم کارا حوت ڈھڈی بہات سے بہہ گاؤں آما د ہے بعد اوسکی نہیں مٹو اوسکے یہاں ہوٹ
ایک باہمی مانو اور دوسرا مانو اور پیر راوی گاستی حب راہی مانو اور راوی مانو مانع ہوئی نوادر
یام اوکرا اور دو گاؤں آما د کی ایک تو موضع مانو لورہ جہاں اب ماہان پورہ آما د ہے اور دوسرا
موضع مانو پورہ وہ یہاں سناہرہ اور موضع حو کہ یہاں پٹنہ ہیں دربارہ ہو گیا ناموں اوسکا
مالی را اور جو تشرنا اسکا مسمی راو گیا سی ہا وہ ہراہ ولد جو دلیہ حو کہ را بعدیت کو اوسکے یہاں
دو مرد ایک مسمی علی اور دوسرے تیروین پیدا ہوئے حب وہ بالغ وچواں ہوئے علی تو متصل موضع جو
علی پور جو فاصلہ ایک کوس کے چھوٹی ہے آما د کر ایا صاحب ایک موجود ہے اور جیر الدین سرتابی اوسکے
تو موضع تیروین جو علی نور سے فاصلہ ایک میل ہے آما د کیا اور راو بانو کے یہاں ایک شاراؤ فریدہ
پیدا ہوا اوسے فریدہ پور متصل چو کہ نام جو آما د کیا وہ یہی پٹنہ میں دربارہ ہو گیا او گیا سی
راو کہ چو مسمی تیروین تو موضع وہاں جو فاصلہ ایک کوس کے موضع جیروین سے ہے آما د کیا وہ
ایک آما د ہے اور اولاد اوسکی ناما مال فالتس و صرف نام اولاد موجود وہاں سی جو دیناں پر فالتس
نہیں بہتین کہ ہم او میراد وہ غمراہ راو مانو حو کاں فریدہ جو کاٹھا اوسکے یہاں دو تیروین

مارچ و فات حضرت سہ ماہ حاکم کی سند اکبر ار چالیس سے اور یہ شاہ
حاکم مرید حضرت علام عورت کی ہیں کہ اس مشہورہ انکی ہد ہے کہ اگر کوئی
اسچار سو جو وہ مانعہ سے لکری کا دوسرا سو تی ہے مشہور ہے کہ بعد اسکا
سب اہلارہ سو سو میں یہ موع علی پور ناگر راجہ و ماں سگر میں ہے
اس وقت کسی ڈوگرے ملام راجہ صاحب نے ایک درخت ہولائی موجودہ
چار دیواری میں سے ایک واس یعنی سوک نوڑی و ماں سے خوں جاری ہوئی
اور وہ ڈوگرہ اس وقت بیمار ہو گیا بعد ویرور کردہ و ماں اگر بایں ہوا اور
مذہب نامی تو نصیر معاف ہوئی اور وہ حوں مدہوا سرق و حوسار و بیہ
حورہ کے پدرہ تریں عام حورو و کمان اس معیسل میں سید جس سہ
سید صدر الدین سید مہر سہ سید مالہ سہ ہسریں حور و ہر شاہ تیں اور
سہ سہ دو والد ہو شاہ رود ہو شاہ و تر مالہ سہ میر عمدہ میں علی مد
صدر الدین والدہ سید صدر الدین اور ماہر عار و نواری کے ہی پیر بار طریں
تمام قور و اسچار کیکر دو ہر یک و لو و نہائی و سر کرت ہیں اندر عار و نواری کے
سال رویہ ایک درخت کماں کیکر کا عرصہ سو سال سے کہڑا ہے اندر مار مار سو کیکر
ہوگا سال رود مانعہ کی ایک کوئہ عام مقبہ سہ و ماں والد و ماں عار و شور اور
سہ و بعد ہی شاہ رہتی ہیں اور موع کوٹ کر ول و علی پور و حور و حیرہ مواضع
رواسی کی قور ہیں ہوئی ہیں مالک اسکاں سید حاکم شاہ واحد سہ و ہو شاہ و حور
سہ و مارک شاہ و حیرہ اولاد حضرت سید ملام عورت کے میں قبل اسکے
معافی اس خانہ کے چہار چاہ مرود نہی مگر بعد اسی سرکار خاندہ مصط ہو کئی
مکر جو کچھ بطور مالکہ نقدی ملتا ہا اب وہ ہی مالک موقوف گرد و نواح مانعہ سمیت
مارہ سگر میں معہ چاہ حرم عورت مام سداں شعلہ حاتقاہ ماقیام مانعہ و اگر

حضرت کی آواز و دست کر اسخاص خاصیریں کھیتیں خود دہندہ سال کرتے ہیں کہ وہ ہر سال تین حصوں
 کی سالم یکاں لے آئے ہوں یہیں تصدیق اس امر کی سید ملک شاہ اور سید ہر شاہ اور
 ہنگامہا و امیر میر داراں موضع خود علی پور پہنچ کر تھے میں النعم عبداللہ بعدہ ۱۲۵۵ھ بمطابق
 میں سے ہوئے علی پور آمد ہو گیا ہے۔ **احوال تنکیہ گنج علی شاہ** مانس کی طرف مکان تاجی
 سے باہر مروجی دروازہ کے گوشہ سیرت یکم واقع ہے اس میں شمال روئے ایک پناہ قدیمی موشان حرم
 تھا ان چتر کی عہد میں اس مقام پر حمام دریام شاہ بہا اور اس میں تفرہ عالیاں تھیں گیارہ گاہ ملائی
 تھا چارچہ چاہ موجودہ اسی کا ہے وہ حمام ۱۲۵۵ھ میں حکم رحمت سکھ گرا گیا اور مسامی بہ ہو کر اس
 حمام کی دیواریں ٹری ملند اور سکھ ہیں سرکار کو پہنچاں ہوا کہ ماسا کوٹھی اس میں بیاہ لیوڑا
 فردر نام شاہ صاحب کی ایک جیوترہ جستی پر موجود ہے اور گنج علی شاہ ایک پیر نہا علی درمیان
 تنکیہ پہلی ماہر دروازہ شاہ عالی کے ہے مدت یارہی حدی مہاراج ۱۲۵۵ھ مگرہ داخل حدی کر دی
 اور اسکی خادم صادق علی شاہ اور نور علی شاہ کو بہ حمام دریام شاہ بعد اس کے عطا کیا اور
 حال در نام شاہ لاہور سے گاؤں کے حضرت بعد بہا در شاہی میں ڈولی کامل مستہ ہو رہی اور مکان کو
 اوں کا حویلی کا ملی تھا خداں اوں کا چشتیہ قوم سے سید بہا کہری تہر اور ایک ہائی اوں کا
 سودہ ہی ساہ مالدان علاقہ میں خادم تھا اسکی قبر ہی یہاں ہی ہے اور اب اس مکان میں
 فقیر رہتے ہیں دریام شاہ صاحب کو کوئی خادم یہاں موجود نہیں ہیں **حال مفصل معہ**
رسوم مروجہ خاندان فقرا سی جلالیہ ان لوگوں میں دست و پیر کہ بوقت پخت لگا
 کر وہی مار ویر ہر گاتی ہیں اور طریق ہر گاتی کا یہ ہے کہ ایک ٹکڑا کپڑی کا لیکر مرشد دست خود دھند
 کر لے اور پیر اس کو دہر کر کے ایک طرف آگ لگا مارو راست مرید پر رکھ دیتا ہے جسدہ بارہا ہے
 حکمہ مرد کہا ہوا حلقہ خاک تیر ہو غاما ہی تو ایرسی دما کر اس کے اوپر برگ سیر کہہ دیا ہے ہر ہر در
 ما کس یوم وہ رحم طور ہر بار پیر لگا ہوا معلوم دیتا ہے عدہ مرشد مالک کو ایک ٹکڑا کول جو گر وگاں کو
 لکڑی سے طور کستنای ایک طرف چربی ساہا ہوتا ہے مہ کہہ عقیق یا سنگ سلماہی جو چہد دانہ طور کستن

ہاگی میں پردہ سی جوسی ہوتی ہیں اور سدہ یعنی سیک مارخور بجانر کے واسطے جس سے بوقت بجانے
 کی تین دفعہ آواز قطب قطب قطب نکالتے ہیں اور قلابہ کا بچ کا ماتہ میں ڈالنے کے واسطے اور ناگ
 بنا جو رسہ ادنی بطور کر بند ہوتا ہے اور اون کی دستار جو سیلی کہتی ہیں دیتا ہے رقتہ راس
 رسم اور ابتدا اس فقر کا۔ فقرامی موجود لاہور اس طرح سی پر بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فقر جناب خاتون قیامت کو بطور دہینہ بوقت شادی عطا کیا جب حضرت
 کی شادی ہو چکی تو حضرت سلطان احمد بایں پا اور اوسکا بہائی سلطان محمود باغ بستان اور کی خدمت
 میں بطور خادمان حضور سی فقر ہوئی پہر جناب خاتون قیامت علیہا السلام نے حضرت سلطان احمد
 کو ایک چوڑی جو عورتیں ماتہ میں پہنتی ہیں بخشی جسکو عوض میں ان میں رسم قلابہ پہننے کے اب تک
 جاری ہے اور ایک پراندہ بی بی بی صاحبہ نے اور ان کو عنایت کیا تھا جسکی بدلا اب جلالی فقیر سر پر
 دستار اون یعنی سیلی باندہ ہوتی ہیں جب یہ عظایات اون کو ملی اور حضرت سلطان بایں پا اور سلطان
 محمود باغ بستان حضرت خاتون جنت کی خادم ہوئی بعد ازاں سلسلہ اون کا یوں جاری ہوا کہ
 حضرت بی بی صاحبہ کے خادم سلطان احمد بایں پا اور اوسکی خادم سلطان محمود باغ بستان حقیقی ہوا اور
 اون کے اور اونکی خادم سلطان محمود باندہ سیری بہائی اون کے ہوئے اور اون کا خادم عمر علی اور
 اون کا سمن علی اور اون کا غار علی اور اون کا قاضی شہاب اور اون کا کلا شیر اور اون کا شیخ
 علی اور اون کا شیخ ابدال ہر اون کا شیخ علی اور اون کا برہیم حتی اور اون کا شاہ جمال مجر اور
 اون کا ہنال نوری چونکہ ہنال نوری سید اچ والی کا چچکا نام پر شیر شاہ سید جلال بخاری اچ
 والہ مشہور ہے بہائی تہا اس واسطے اس فقر دینری کا نام جلالی فقر ہو گیا وہ بڑی بزرگ صاحب کمال
 اور امیر عالی شان تھے چنانچہ نوپن اور بند و قین اور لشکر کہتے تھے باعث ہر لگانے کا اس سلسلہ میں
 ہو کہ کہ کتابوں اور وغیرہ تحقیقات سے واضح ہوا ہے ہی برج ذیل ہو گا مگر جو کہ اسکی بابت فقرامی زمانہ
 مشہور کرتے ہیں سو یہ ہے کہ حضرت سید جلال بخاری کو خواب میں انعام کہ ایک شاہ زاد سی ملک
 عربستان بخاری تہا سی شادی اوس سے ہو گی تم وہاں جاؤ آپ یہاں امام سنگر روانہ عرب ہوئی جب

وہاں پہنچ کر تو سنا کہ ایک شاہراہی لڑا ہوا ہے، یا پھر کہ میری شاہی سید جلال سے ہو گی
 اسپر کیے لوگ سید جلال نگر آئے گے اس شاہراہی لڑکا کہ سید پور میں ہیں جلال پور میں جاؤ
 امتحان دے دیا تو اس طرح سے اس نے کئی آدمی خود میں ملا دیے ہیں لوگوں نے انکو کہا کہ ایک
 چلو جاؤ اس درہ پہنچو تو میں ڈال کر چلو دیں گی آپ نے کہا جیہ کہ یہ مضائقہ نہیں حسب اس
 شاہراہی کو اطلاع تشریف آوری حضرت کی ہوئی تو اس نے اسے مانتا تو لگا کر کہ آپ کو بھی تو میں ٹھیک
 حسب بہت پور میں گئے تو آپ کے ہاں بیڑیاں سویتے تک مایاں ہو کر مازیدور اساتید پہنچا
 اس امر کے دیکھ کر آپ بہت ہنساں ہو کر مراقب ہوئی تو صاحب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے انکو
 جواب ہوا کہ اسی مرد تو عم کر پیدا ہوا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے ہو گیا اب اس شاہراہی کو کالج میں لادو
 اور آج سے دھیری فقر کو فقر حلالی ساؤ جو حلالی فقیر ہو گا اس کے مارو بیڑیاں اس سویتے کا
 طور بہتر بیات ماری رہن گایا پنج تپ سے بہر رسم بہر جاری ہے۔ واضح ہو کہ سید جلال علی
 ہمای تہو ایک سید جلال دوسری لوری ہمال تیسری در کمال جوتی در کمال بوی ہمال صاحب
 فقر دھیری کر حام ہوی اور سید جلال کا حامدان سپر دویہ اور در کمال کا حامدان چشتیہ
 در کمال کا حامدان قاریہ فقیر دھیری اگرچہ علامہ مہدی مگر صرف ساعت ہمای ہوئی سید جلال کے
 یہ مہر خاندان دھیری لسی آئی صاراں ہمال لوری کا حامد دو وہ حقانی اور اوں کا حضرت
 مکان اور اوں کا سلطان شیر خان اور اوں کا فتح اللہ سیلائی اور اوں کا عالم شاہ اور اوں کا ستان شاہ
 اور اوں کا گنج علی شاہ حاکم ہے مدہ اس کے دو طالب ہوی ایک نور علی شاہ دوسرا صادق علی شاہ
 جس کی رحمت علی اور مراد علی اور مراد علی شاہ کا نوٹ شاہ جواب ہاں بہت ہی بہت بیا صیغہ دھیری
 اور رحمت علی کا رنگ ملی گروہ کام کار جو کاکر تہا صورت مراد حضرت در بام شاہ صاحب موجودہ
 یہ ہے کہ ایک ہتر چشتی نامکریلید کا طول نوگر اور عرض ساڑھی چہرہ گرا پر اس کے تمام مرتبہ دیگی
 ہوا ہو ہی ہر پراہاں سید اس ہترہ بیا ایک اور ہترہ مرغ او سیرتیں قرین ایک حضرت در بام
 صاحب دوسری اس کے دو صاحب کی اور تیسری اس کے دو صاحب کی بیا تو بیکلاں در بام شاہ کی فقر کا ہے

اوس کے شرفروہ مائل شمال ایک اور تہہ خشتی گلی اوسپر چار قبرین ایلی علی جو مقام
اوکھاڑ کر یہاں دفن ہوا اور بقیہ خور و سال بچوں کی سر راہ گوشہ گلی مکان نما میں چاہ حمام اور ایک
خوش قدیمی موجود ہے اس چاہ کی شمال روہ ایک دالان و گوشہ اندر بر سر زمین فرش خشتی
قدیمی اس مکان میں اشجار مفصلہ ذیل ہیں گوندیان پھر و ان لسورہ پریان فی زمانہ لاہور
میں فرقہ جلالہ کی پیرسید مراد علی شاہ اور سید اصغر علی شاہ بخاری میں یہ دو حضرات اولاد حضرت
سبع دریا سی بخاری شجر حال اس فرقہ کا زبانی اونکی دریافت ہوا

پہلے تون کے

حال کی تشریح وہ کہتے ہیں کہ اصل اس سلسلہ جلالیہ کا پہلے تون سی ہے اس طرح
کہ ایک اصحاب حضرت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت وحید کلی تھے اوہون نے
ایک روز شکایت فرمادی کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کی اوہون نے جناب
علی مرتضیٰ علیہ السلام کو ارشاد فرمایا کہ تم ان کے حال پر متوجہ ہو حضرت علی مرتضیٰ نے ایک توندا ونگو
لکھ دیا اور فرمایا کہ اپنی قبیلہ کو یہ تونید کو لکھ دے دو وہ اوس تونید کو اپنی گہری گئی اور اپنی قبیلہ
سی کہا کہ اسکو گولکڑی لو اوس بی بی کو کچھ یقین اوس تونیز پر نہ آیا اپنی پاس کہہ چہرہ بعد چند سی یہ
امیدواری نہوی تو وحید کلی دوبارہ شکایت اس امر کی حضرت کی خدمت میں لائے آپ نے اور تونید
کر دیا وہی بدستور سابق استعمال میں نہ آیا اور اونکی بیوی صاحبہ نے معطل کہہ چہرہ اسی طرح چلیس
دفعہ چالیس تونید جناب حضرت علی علیہ السلام کو دے دیں وہ پہنچی وحید کلی صاحبہ سی شکایت
کی پاس لائے حضرت حیران ہوئے کہ اسماء الہی کی برکت کہاں گئی یہ خیال کر کے حضرت نے فرمایا کہ تم آ
گہری دریافت کرو شاید اوہون نے وہ تونید نہ لکھائی ہو تونگی ورنہ ممکن نہ تھا کہ امیدواری نہ
ہوتی جب وہ گہر میں گیا تو معلوم ہوا کہ اوس قبیلہ نے کوئی تونیز استعمال نہیں کیا اسواسطے اوس نے اپنی قبیلہ
پر نہایت زجر کیا اوس نے غصہ میں اگر ایک ہی دفعہ وہ چالیس تونید کو لکھ کر بیٹے قدرت
آئی سے وہ اوس روز عالم ہو گئی بوقت تولد اوسکو بیت سی بجایا ایک گہری سی نکلی جب وہ کہو
گھر تو اوس میں سی اکتالیس فرزند خور و خور ونگو وحید کلی یہ دیکھ کر حیران ہوئے آخر ایک لڑکا اوس میں

کہہ لیا اور یہ کہ ایک ٹوکری میں ڈال کر شکل میں سبک آ کر قدرت الہی سے وہاں حفاظت کو درستی
 ایک گندمی درس گیا اور اندر اس کے حکم ربانی رو رس او کی ہوئے لگی العرص بعد چند ت
 کی مدینہ میں دما مارل ہوئی حب سہر میں بہت داویلا ہوا تو حضرت سادہ رسالت کے حساب الہی میں
 درجو است رحم کی مرانی اور سادہ ہوا کہ تم شکل میں حار وہاں ایک گندم چالیس تہ ہادی شد
 کہ موبہ میں او کو ہمراہ لاؤ حب وہ شہر میں آدین گئے تو وہاں دو ہوا و لگی العرص ستل جدا شکل میں گئی
 حد ملاقت وہاں ایک گندمے در نظر آیا وہاں کھڑی ہو کر آوار دی ادبہ ان سے بوجہا کہ کون ملکہ تاہی
 آپ سے جواب دیا کہ میں مجھوں اندر سوار آری کہ چلی جاؤ یہاں ماسنی کا کچھ کام ہیں آپ لایا جا
 ہو کر وایں ہو آری راستہ میں حضرت علی المرتضیٰ سے ملاقات ہوئی ادہوٹ ماعت کہ ورت ملاجہ
 حضرت رسول اللہ سے سب حال لکھ سبایا حضرت شیر خدا کی عرض کی کہ بار رسول اللہ آپ پھر ان
 شریف کی جائیں اور اوراد دیں حب وہ اندر سی ہو چیں کہ کون ہی تو آپ فرمادیں کہ عہدہ محمد رسول
 اللہ پہ سکر آپ پھر وہاں تشریف لے گئے اور آواز دی حب اندر سی ادہوں کی بوجہا کہ کون ہی تو آپ
 فرمادی حملہ وہاں سارک سے فرمایا ادہو نور آورہ ارہ گند کا عبت کہل گیا اور انارسی چالیس
 کس رسد تہ محل آکر حضرت کی اسی غلامہ سارک سے سوا سوا گر کا ٹکرا یہاں کر ہر ایک کو دوا دہ لنگوٹ
 کرتے گئے مگر طرہ ماحر ادہ ہی کہ غلامہ ہی جس قدر تھا ادہا ہی ماتی رہا یہ حضرت اد کو ہمراہ ایسی مدینہ
 شریف میں لی آکر لہ نہ لوگ کہ میں کہ ان جہات کر نام ہر ہر ملک میں علمی و علمی و مستہو میں چاہی
 ہندوستان کے آسمانی مستہوہ انکر یہ ہیں + سلطان محمد دہلی سلطان محمود سلطان ملک
 سلطان ملک علی سلطان عبدالرشید سلطان عبدالوہاب سلطان مسعود سلطان حسین
 سلطان عبدالعزیز سلطان عبدالعسی سلطان قاسم سلطان اسماعیل سلطان عبداللہ
 سلطان نابو سلطان عسید سلطان محمد رماں سلطان حروث سلطان اہوہ
 سلطان معمر سلطان عقار سلطان اٹک سلطان شمس الدین سلطان گوہر
 سلطان کروہ سلطان علا الدین سلطان احمد سلطان احمد سلطان حسن

ان مافہ سلطان کافہ سلطان کیل سلطان عبدالرحمن سلطان عبدالغفور
سلطان عبدالشکور سلطان کرنی سلطان دانا سلطان علین الدین سلطان قیاد الدین
سلطان عبدالحمی سلطان عبدالدشاہ

جب وہ داخل مدینہ ہوی تو بفضل خداوند تعالیٰ وہ مدینہ سے دو سو گئی بعد اس کے وہ چہل تن مستانہ اور
دشیا نہ شہر مدینہ میں اس طرح پہرنے لگی کہ جو چیز جسکی نظر آتی اوٹھا کر کہا تیر بعد مدت خلعت شہر کے
تنگ ہوئی اور نالاش بخدمت جناب رسول اللہ کی لی گئی آپ نے فرمایا کہ ان سے تمہاری بہتری ہو بہتر
طرح چاہیں اونکو کہہ دو اگر یہ چلی گئی تو تمہاری حق میں اچھا ہونگا بہر حال اگر تم ناراض ہو تو ہم اونکو
خال دیتی ہیں اسپر یہی اونہوں نے نہ سمجھا اور عرض کی کہ یہ چلی جاوین حضرت نے اون کو اجازت دی کہ
تم شہر سے باہر چلو جاؤ جب حکم باہر نکل گئی اونکو باہر نکلتی ہی پہر شہر میں دبا پر گئی لوگ بہت تنگ
ہوئے بحالت ناچاری پہر لوگ حضرت کی خدمت میں جا کر ملتے ہوئے کہ حضرت آپ پہر اونکو بلا دین حضرت شاہ
رسالت نے حضرت علی الرضی کو فرمایا کہ یا علی ان چہل تنوں سے ایک فقر نہ لانا تمہارا جاری ہوگا آپ جا کر
اونکو لے آؤ جب حضرت شیر خدا اونکو لیکر دروازہ شہر سے آئی تو دیکھا کہ ایک بکری شہر سے باہر چلی جاتی
ہو آپ نے اون چہل تنوں کو فرمایا کہ یہی وہاں سے اسکو پکڑ لو اونہوں نے پکڑ لی اور ذبح کر کے کھا گئے یہ ایک کر
بات تہ میں دم بکری کی رہ گئی تو آپ نے دیکھ کر فرمایا کہ اسی کلک علی اوس کو چھوڑ دو اگر اتنا ہی بقیہ
نہ ہوگا تو دنیا سے بالکل ساری مرض جاتی رہی اور تمہارا نام باقی نہ ہوگا بعد اوس کے جناب حضرت محمود
پانلی کو اپنا خادم کیا اور حکم دیا کہ تم اقس میں ایک دوسری کی بیعت کر لو چنانچہ اونہوں نے مابین اپنے بیعت
کر لی تمام اہل اسلام کا اعتقاد یہ کہ اب تک وہ چہل تن زندہ ہیں اور ہر روز ایک گوشہ میں ہر شہت گوشہ
دنیا سے رہتی ہیں چنانچہ ایک دن لگنی میں دوسری دن نیرت میں تیسری دن جنوب میں چوتھی دن غروب
میں پانچویں دن بابیہ میں چھٹی دن ایسان میں ساتویں دن مشرق میں آٹھویں دن شمال میں نینالیہ
تمام ماہ بحساب ماہ قمری پہر تری رہتی ہیں فقط اہل اسلام میں جس روز حسب طرف یہ چہل تن ہوں اوس
طرف سفر کو جانا منع ہے جب سفر کوئی جاتا ہے تو پشت کی طرف ان کو رکھ لیتا ہے اور تو اچھا علی الرضی

[illegible]

فرقہ کا ہو گا اسپر کوئی نشان رہی ان کو ہدایت کی کہ تمہارا سلسلہ چل تنون کا ہے اور وہ سلسلہ الیا
 مبارک ہے کہ خود حضرت رسول مقبول کے صاحب زادی خاتون قیامت سے شروع ہوا ہے ہمارا نشانہ
 کہ تمہاری سلسلہ میں کوئی نشان ہمارا ہی تا ابد رہی و نہوں نے قبول کیا تو آپؐ نے نشان لگائی مگر کیا
 الغرض دودہ حقانی سے دو سلسلہ جاری ہوئی ایک چہل تنی اور دوسرا جلالیہ اب تک یہہہ کر است
 اس سلسلہ میں جاری ہے کہ اگر کسی کو بیماری یا اور کوئی مشکل ہوئی ہے تو بامید حصول مراد چہل تنی
 کا نذرانہ بکرا وغیرہ قبول کرتے ہیں بعد حصول نقیرون کو بلا کر نذر دیتی ہیں اور وہ آگ کر کویلے
 بہت سی سلگا کر بیا داتاؤں کی تنور حضرت سید جلال کر اوس آگ میں تنگی پاؤں دہمال ڈال کر اوس
 آگ کو بجھا دیتے ہیں جب آگ بجھ جاتی ہے تو وہ نذر لی جاتی ہیں مفصلہ بالا روایات تو محض اسلئے منسج
 کی گئی ہیں کہ زبان زد عوام الفقراء میں چون کہ دل چاہتے ہیں اسلئے کتب مقبرہ میں تلاش کی اب نظر
 فائدہ عام و خاص خلاصہ اس کا درجہ ذیل کیا جاتا ہے منہذا واضح ہو کہ یہہہ سلسلہ جلالیہ خا حضرت
 سید جلال بخاری سے جاری ہوا ہے اور فی الحقیقت باعث ہر لگانے کی ان فقروں میں کتاب تحفہ الفقراء
 یوں معلوم ہوا کہ حضرت دودہ حقانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت سید جلال بخاری شریف البیت
 ہو کر مدت مدید خدمت میں حاضر رہے جب عرصہ چودہ سال کا گذر تو حضرت نے ان کو قابل تامل ملاحظہ
 فرما کر حرقہ خلافت عنایت فرمایا وہ حضرت آپ کی خدمت سے روانہ ہو کر کہستان نواح راولپنڈ
 میں بارہ برس مشغول رہو دیا خدمت شاقہ رہی اس سے شہرت اونگی دور و نزدیک ہمیشہ ہوئی اور ان
 سے جو جو حق لوگ اگر خادم ہوئے حتی کہ عرصہ قلیلہ میں تعداد ان کا ایک لاکھ سے بھی بڑھ گیا اسی نشانہ
 میں مضمون سیرانی الارض حضرت سید جلال علیہ الرحمۃ سیرکنان دہان تشریف لے آئے اور اس کثرت
 یکجا جمع فقراء کو متعجب ہوئے جب دریافت کیا تو واضح ہوا کہ اسی صبا اینہمہ اور وہ مدت اول تو بہت شور
 ہوئی کہ دودہ حقانی صاحب بڑا فیض تمام جاری کیا بعد ازاں مراقب ہو کر انکی حال کی طرف متوجہ
 ہوئے تو معلوم ہوا کہ ان تمام خدام سے فقط دو تین
 شخص صاحب دل عارف ماسدین اور فیض
 مظہر انوار الفقر سواد الوجہ فی الدارین اس سے بہت ناراض و متبرد ہو کر حضرت دودہ حقانی صاحب

کو طلب فرمایا وہ مشدداً فرمایا مرا صبر ہو کر اوس پہنچے آپ نے حلایہ نظر سے سرج و سید ہو کر استفسار
 فرمایا کہ یہ کیا معاملہ ہے کثرت مریدان ماعدا رسیدہ ہوئی رہا آتی ہے مرشد کو لازم ہے کہ طالب کو
 واصل اطمینان کر دے کیونکہ عرض اس معاملہ سے عرفان الہی سے اس قدر خوفت گوشت غلام ہو کر رہا رہا
 رہا ہے اگرچہ بعد صفت و مباحث عرض کی کہ یا مولا یہ سب کسب آپ کی مام پر عادم ہوئی ہیں میری
 شرم آپ کو میرا امیدوار ہوں کہ آپ انکی مال پر بطور عود فرماویں کہ سب طالب مطلوب کو یا آپ کی
 ارادہ ترجمہ ارشاد فرمایا کہ سب کو یہاں یکجا جمع کرو جس سب حضرت کرگڑ و حلقہ میں ہوئی تو آپ انکی
 قلوب کی طرف مودہ مودہ سبہوں کو قلب پیاہ نظر آتی جس باعث اس کا دریافت فرمایا تو واضح
 ہوا کہ اس سب کی اس بہت بہت سی اشرفیاں جمع ہیں اور یہی باعث انکی قسادت قلبی کا ہے پس
 اور اس آسائے متسم ہو کر یہ شہر بڑا کہ مای اوس ہم مداحو اہی دہم دیا، دونوں اس حال اس
 و محال است در یوں دولت دینا قاطع طریق عرفان اور رہنمائی عامان ایتقان ہے جو اس متعجب
 ہو گا وہی شکیں ولی ماضی کر یگا انگوٹوں کو قلاق جو آتش محبت خوش ماہا حوں ماسی از آب شریسی لگو
 جو حالت طالبوں کو مطلوب ہے سب اوس کا معاہدہ کیا اسی حالت میں آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہاں
 جو کوئی نظام دینا کی برک کام میں تر مراد کریم اوس کے حال پر توجہ فرماویں کہ سب فی یک زمان
 اقرار کیا کہ ہم میں بعد کبھی اسکی الفت کو دل میں نگہ مدیں گے اس ہمارے نزدیک خاک و طلا کسان یکساں ہے
 سکر آپ نے حضرت دودہ حقانی صاحب کو ارشاد فرمایا کہ اس معاملہ کی یاد گاہی کر دے اسطر میں لوگوں سے
 اشرفیاں لیکر آگ میں پیا و جس سرج مودا میں نواد کو حکم دو کہ ایک ایک اشرفی لیکر آئے مار و رہ منظور
 لگاؤ تاکہ ہمیشہ کہ اسطر میں اون کو یاد ہے کہ اس سے تکلیف مایہ مال ہوتی ہے العزم اوسی طرح اسی وقت ہمیں
 حکم کی گئی ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس اشرفیوں کو تقدیرم کر دوسمان اللہ بعد اوس کے وہ سب
 کہ سب صاحب کمال مایہ مائدہ و گنجی دولت رواں کی آپ نے حضرت دودہ حقانی کو وصیت فرمائی کہ
 بعد ہمیں مطلق کر دے فرمایا اگر کو بہت سادہ احتیاط کہہا کیونکہ طالب کا چہرہ یا سمر کہ گردن پر سواہی
 رہا ریاست اہلہ مرامی مشکل چرگی آپ کو لازم ہے کہ جو کوئی طالب حق بہار سے پاس حوا بہیت اہی

تواب اول اوس کا امتحان اس صورت سے فرمایا کہین کہ اول تو انکار
 کرین بہامی فقیر سی من سخت معصوبین ہوتی ہیں اگر گوارا میں تو اول باز و پر داغ حسب الارشاد حضرت
 سید جلال لگو اور بعد ازاں نام طالبی زبان پر لاؤ اگر اس تکلیف کو بہ فرحت تمام منظور کر سی تو بیشک
 شام بنالیا کرو والا نہ خود بخود واپس ہو جایگا قصہ بعد ازاں وہ حضرت اسی طرح سے کر فی رہی ازانجا کہ
 خدام انکر زان پس ہی بہ کثرت ہوی اور ان پر یہ عمل سہارا اس باعث سے یہ رسم ایسی بچتہ ہوی کہ
 الی ایوم اس سلسلہ جلابدین مروج ہوا یہ ہی ان لوگوں میں حکم ہے کہ روپیہ کو ہی فقیر اپنی پاس جم
 انہیں رکھتا اب بوقت بیعت بجائی اشرفی پیسہ گرم کر کے باز و پر لگا تی ہیں ان میں اکثر ایسے لوگ ہی ہیں
 کہ بعد بیعت کار و بار دنیاوی میں مشغول رہتی ہیں مگر ان میں ہی بدرسم ہے کہ بعد سال اگر کچھ اخراجات ضروریہ
 سی باقی رہی تو اسکو حضرت دودہ حقانی صاحب کی فرما پر بطریق نذر ارسال کر دیتی ہیں فقط یہ جو شہوت
 ہے کہ ہی فقیر جلابی چیل تھی ہے یہ داخل سخن ہندی مجھولان پنجاب ہے اگلے زمانہ میں اس سلسلہ کے فقیر
 عارف باللہ ہوتی ہوں گی اب تی زمانہ تو جو فقیر اس سلسلہ کا نظر اتائی مجھول مطلق اور دیوان لا بعلت
 البتہ اگر باز و پر مہر لگا کر مسخران ہو جائتا ہو تو مضائقہ ندارد کار پاکان را قیاس از خود دیگرہ گرہ
 آید در نوشتن شیر و سیرہ **احوال مقبره جانی خان مرحوم** یہ مقبرہ ابو الفراعین
 بادشاہ میں تیار ہوا ہے پہلی چنان باغ تواب جانی خان کا تھا چنانچہ جنوب روئے مقبرہ ہذا کی تاحال ایک
 ڈیوڈی اصل باغ کی بطور نشان کہہ سکتے اب مسی شیراز میں دار عرصہ دو سال سے وہ ڈیوڈی مسی سرکاری
 قیمت ایک سو ایک روپیہ خرید لی ہے مقبرہ اندر باہر سے استر کا خط کشیدہ چرخ سے استرکاری اور رنگ
 گیارہ شکل مریخ ہر طرف میان میں دین مریخی اور بھون میں ایک ایک محراب اور لب بام دوہر گرہ او سکے چرخ
 پیلایا یہ مریخی گین اوپر میان میں گین سپر لہر یا کالشی کار بنستی اب گوشہ لگنی سے قدری گر گیا ہے اندر اس کا
 شیراز میں دار تو شری ڈالی ہو ہی ہے اور گرد و نواح او سکے دہی زراعت کرتا ہے حال جانی خان کا یہ ہے کہ محمد شاہ
 بادشاہ نے اسکو اپنا تواب بنا کر انتظام الدولہ خطاب بخشا اس کا باپ قمر الدین وزیر محمد شاہ بادشاہ کا تھا
 جو جنگ نادر شاہ میں ہوا تھا تو پ سے مار گیا یہ تواب جانی خان برادر کلان میر حسین اللہ

المشہور میر سید کا ہی عہد! مدناہی من خطاب انتظام الدولہ پاکر در مقرر ہوا تھا وقت نماز میں
 کہ مالدہ راب ماں ہا در ماظم لا ہو اور در در و اسکی کہ خوش رہا تھا عاں کی تہی کچھ نہ کر رہا ہو
 اور یہ کہ مذکورہ حد سو کر چلی گئی تہہ واسطی رنج کہ ورت ہا تہی کہ حسب الطلب رواب ذکر یا حان کے یہاں
 آتا تعدراتی کی اسکی عمر کا فیصلہ کر دکھایا چنانچہ ۲۰ حسب السنۃ ۹۸۰ ھ میں فوت ہوا اور اس
 مقبرہ میں جو سنہ گمارہ سو چالیس میں واسطی ہستہ ایسی کہ سوا ما تھا دس ہوا کہ مقبرہ
 سید سراج الدین گیلانی شمال در در مقبرہ ذاب عالی غاں کی ایک اور مقبرہ
 اسرار رنگ سیاہ گہرا ہر صورت کیش کی دہاویں شکل مربع در آمد و رفت حسب رواج دیوار مسقی
 و غری و شمالی میں چہار در محرابی من غرہ ماہی حستہ استر کا رنگی ہوئی ہیں دھون کی محلوں میں دو
 دو طاقتہ ایمن محراب ماسکے اللہ محمد انو لکو عمر عثمان علی شک سرج میں کیدہ
 ہر د محرابی سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید اس میں چو کہت سکیں لکی ٹکڑی ہوئی ہو اسکی بہ عاہ ادس میں ایک چوہ
 حستہ میر تو یہ تھا کہ اور بر سر کندی ایسا ثوبیہ قر سکیں تھا گراں کر گیا ہے کہ دیوان مقبرہ کے
 مرہ حستہ چور گچ حسب رویہ در وارہ شہ عاہ مگر بہ عاہ میں آدمی چاہیں سکنا محسرات کہ یہاں
 چراغ ملتا ہے صاحب مقبرہ پیر سید سراج الدین گیلانی باریج دعات دہم محرم سنہ گیارہ سو سال
 حسب رویہ اسکی شعلہ یہ درخت لیکر اور دن کہڑی میں ساکنا با عاں پورہ و زبید اراں فرما
 و حار اہوں کی کرا تیں ہب ساں کر تیں جیا یہ مستحق مہر کریم بخش بکر اقدس با غلماناں شہلا مانچشم
 خود دیدہ کہی ہیں کہ بعد ہمارا شہر سگ سرگناں سدر ارکاہنہ سگہ سے زیادہ ایشیں دکھا کر
 سا کیا سہر الیہ پچا بہ ہی کہتے ہیں کہ رات کو اس مقبرہ سے آواز دکر لا الہ الا اللہ آتا ہے شیک بہ مکان
 نو انی معلوم ہوتا ہے حال مقبرہ حضرت شاہ بخاری اوس در در کہ گوتہ یہ
 کی طرف ایک چار دیواری جسکی کرسی میں سر ایک گر بلند ہے سر رویہ اسکی یہ چار در درہ والا اسکی
 دہر حاکر ایک کھڑکی خوردہ طاق تختہ چوبی اسکی اندر دیوار غری میں ایک محراب اسکی اگر ٹھہرہ یہ تہ
 اوس پہ مرتس جو نہ گچ سران میرا عدال اوس کہ عیاہ میں قبر حضرت شہ بخاری کی جنوب رویہ ایک در

شهره او سپهر چنانچه قبور بوسیده به جفرت عهد محمد شاه می بینیم - صوفی که فوت هوی بر چند ملاش کی
 اندر اوس می زیاده کجه حال انکا معلوم ننهاد اسک با هر گوشه نیرت مین مسجد خشتی شکسته مع چاه کلان اوسکی
 شمال رویه ایک نیکه جیبی شاه کا اوسکی شتر قریه ایک اور چار دیواری خشتی جسکی کرسی تا یکم بلندی مین پنجره
 های گلی لگی هوی مین اوسمین چند قبور عام سرانی و پراغدان ایک جیبی شاه کی جو عرصه پانچ سال سی هوی
 اور دوسری کرم شاه کی جو عرصه دس سال سے اور تیسری ستان شاه کی جو عرصه پانچ برس سے فوت
 هوی به مینون اس بنچسکر مکان دار تری پتان نیمه شاه کا بالکا بوڑا شاه رستای اس چار دیواری
 کی نیرت کی طرف ایک مسجد خشتی مستطقه سرکی پوش ایک در والی مع چاه پنجه چرخ دار اوسکی جنوب یقه
 ایک کوپه مسکونه قهر گردنواح درخت بیتنا نیم سکاچین توت کیلکه پیروان گهری مین اوسکی غروب
 رویه گوشه نیرت باغبان پوره مین ایک در و دره عالی شان حبا گنبد کاشی کا کلاکار اوسکی چارون
 طرف خیمه خشتی جکا طعل و عرض دس کردن اب اس کا گوشه ایسان قدری گرگیا سی مگر قویعی خوب
 صورت مقبره مین اسکی چارون طرف دهن محرابی مرغولی میان مین اور بخلون مین ایک اکمکه استار
 اندر دهنون مین زیر گنبد میان مین محرابی در بخلون مین نشان ستون اوپر متصل لب بام دهر اگر دنه
 اندر متبره کی شرفی در کی اندر جاتی هوی ایک قبر چونه گچ تعذیه بوسیده اوسکی غرب رویه اور قبر چونه گچ
 سالم هیر اوسکی غرب رویه اور قبر بلند شهره چونه گچ اوسکی غرب رویه ملحقه دهن غربی اور قبر چونه گچ به قبور
 نامعلوم الاسم مین باهر مقبره ندکی شهره پر گوشه کنی ایک قبر خشتی راه اندر دهن جنوب رویه مقبره تمام
 سالم مگر قبور سا گوشه نیرت باهر سی شهره گرگیا سی به قبور زنانی معلوم دیتی مین چارون طرف زمین
 مشرود شادی و سیایا و بوته و کالومه چاه چرخ خوب واله بقدر بات بیک کتری مین که کسی وقت بهشت
 باغچه تها اب معالیه سرکار مین دیتی مین جنوب رویه اس مقبره کی ایک مسجد عالی شان گهری هوی
 هوی شتر قریه صحن مسجد مین فرش خشتی عمارت اوسکی شاه جهان مین میان مین ایک محراب کلان اوسکی مینون
 مین بطرف شمال و جنوب دو محراب اس حوزہ اوپر مین گنبد اب به مسجد و مقبره نزل مین داخل هوی کتری مین
 که بهان پهل باغ حسین علی خان کا تها حال اس کا کتاب مرآة الهند سی چون معلوم هوی که حسین علی خان

دولہ عبداللہ جاس سادات مارہ میں سی اولاد پیرا نو الہیج واسطی سے بننا آخر مہند عالم گیری رحمت
 ساہی سے سرور ہوا پہنچن ٹرا امیر ہما ورامی گرامی شاہ اندران ہند فرخ سیر میں امیر الامراحت
 ہراری صوبہ دار وکھن ہوا انھوں چہار ستہ ششم الخ ششم گیارہ سو تین ہجری میں بننا
 دس میر حید علی کاشوری کرمانہ کر شہد ہو کتاب مراہ الہد میں نقطہ شہید رحمت اوس کے تحریر
 گو میں اوسو شہید ہیں کہ سکا کیونکہ تہند وہ ہوا میر جو کا مر کرمانہ سی مارا عادی سے تو ایک سیا کی مانہ
 سی مانا انیس عبداللہ جو کہ بہ مقبرہ اسی باغ کر حدیں واقع ہر رحمت میں کہ اس میں اسی کر لواحین کے
 قورہوں + حال مقبرہ شاہزادہ پروین بن شاہجہان بادشاہ غازی می خوش
 تمام موضع خود مسجد کے شمال میں ایک مقبرہ ملکہ اسکر کار کھڑا کر دواج گسید ترہ قد اوم ملتہتی
 رحمت طلب کی بہ مقبرہ تمام سک مر کا ہا لیکن جہا راہ رحمت سک راہ سک دلی نام سک اس مقبرہ کو اوکھڑا کر
 در مارا سر میں لگیا بہ معرہ شاہزادہ محمد پیر علی شاہجہان بادشاہ کا ہی نفع اس گسید کا سی مقبرہ
 علی مردخان سکرم ہیں چاروں طرف آئہ دروسیدہ حور و حور و سابق دیاں جو کیش سک مر میں کہ ہیں
 اب آوارہ ہوا ہی ہند شاہجہان بہاں اوس کے ایک سید ہی ہی ہوا ہی ہی اوس وقت اوس سید ہی کا نام
 پیر ویرا مادہا اب اگرچہ اوس عمارات کا نام دشاں اتی ہیں گرو ہی اس بواج کو اکثر استیحات مقبرہ آوارہ
 کہیں میں ایچ و مات اس شہزادہ کی شہزادہ اکبر ار کا سی ہر حال نگینہ مستان شاہ و مقبرہ سید
 احمد علی شاہ فیلبان شاہزادہ پروینہ تر فریہ موضع کوٹ خود مسجد کی ایک تکیہ
 سبہورساں کا یکہ ہی اوس میں سال بویہ ایک گسید میچ چورس حکم ہر بلو میں میاں دہن محرابی کلاں اوس
 بلوں میں دو دو کھڑاں آقا رحمت خوب وہ ایک ربہ وال اندر اوس کے ایک فرحتہ دوسیدہ بہ مقبرہ
 سید احمد علی شاہ عبادت کا ہی مشہور ہی کہ یہ پیر فیلبان شہزادہ پروین کی تہی اور شاہان سلف کر اکثر
 سادات اعظام سیدہ میلانی خود ہے مانگی اولی بادشاہ کی ہو کہ وقت سوادسی پشت فیلبان کی
 بادشاہ کی طرف ہوتی ہی رہ رہہ خاصا مادات اعظام کر واسطی اسلانی کر ال کی منت کی طرف منہ ہے
 الی بی اولی ہو خوب رحیہ اوس کی ایک چوتہ ماسیہ بلند حکم گردواج ایک گر لب چار و دیوار

گوشون پر چار برجیان چونہ گچ گلکار سردانی چراغدان مدور بشکل نیمہ گنبد جس کے جنوب رو یہ پتھرہ گلی گوی
ہوئی ہیں آمد و رفت جنوب رو یہ چونہ گچ گلکار اوپر درکی دو برجیان اگر دوزینہ پختہ اندر چار دیواری کچھ
درخت برناکھڑی ہیں میانہ میں رو یہ قبر سفیدستان شاہ صاحب کی چار دیواری میان شاہ
صاحب کی جنوب رو یہ ایک دالان اندر اوس کے شرق و غرب میں دو کوٹھڑیاں یہ میان شاہ فیروزی
چشتی فقیر تھے عمر انکی ایک سو چودہ سال کی ہوئی اور تائیس ربیع الثانی سن بارہ سو پچھری میں فوت
ہوئی فقط یہ چار دیواری شہزادہ غلام محمد ایوب شاہی ادن کر میر فیہوادی تھی اور چاہ موجودہ رام کشن
کھتری ساکن وچھو والی سے بنوایا تھا چودہ بیگہ زمین معافی مقبرہ احمد علی شاہ صاحب کے ساتھ واکدار
اسی جو داری شاہ فقیر کا نادر کہا تا ہی اس داری شاہ کا دست چپ کو اوس شیر سے جو اوپر دروازہ شاہ فاکر
کے بعد مہاراجہ راکھتا تھا پھیلا تھا وہ ماتھہ اوس کا ناکارہ ہے اس فقیر کی خدمت شاہزادگان بوشاہ
کرتے ہیں اول یہ مقبرہ ویران پڑا ہوا تھا جب میان شاہ صاحب یہاں آئے تو آباد ہوا یہ داری شاہ
انکا خادم ہے

احوال مقبرہ نواب میان خان

پسر نواب سعد اللہ خان شاہجہانی غریب رو یہ موضع بہوگی وال کے ایک مکان
مشہور شکی دی محل جواب باغ نواب علی خان صاحب تزیینات بن گیا ہے موجود ہے سابق بھلا داری سکھان
راجہ سوچیت سنگھ ۱۹ اٹھارہ سو نو میں حسب الحکم مہاراج کے اس مقبرہ کو بنام نہاد باغ خود دارا
کیا صورت اسکی یہ ہے کہ گردنواح چار دیواری چشتی جسکی بنیر سیفید مینہ راجہ سوچیت سنگھ اب اول جو
سمارت قدیمہ عہد میان خان کے یہاں موجود ہے حال اوس کا تحریر کرتا ہوں جنوب رو یہ ایک دیوڑھی
سے دروازہ چوکھٹ چوٹی سے طاق تختہ نوبار اوس کے شرق و غرب کی طرف بسینہ بلند و پٹھریاں بطرف شرق
و غرب دو کھڑکیاں طاق تختہ انکے آئینہ دار بوضع انگریزی حج نواب صاحب بنوای ہیں ایک زمین پٹھہ کی اس
دروازہ کے اندر جانا ہوتا ہے اوس کے اندر دیوڑھی قابوئی بطرف شرق و غرب اوس کے دو کوٹھڑیاں
ملول اوس دیوڑھی کا سات قدم اور عرض چار قدم درجہابی اوس کے جنوب رو یہ جس سے چار زمین پٹھہ کے
باغ مین جانا ہوتا ہے اندر اوس کے میانہ میں جنوب رو یہ ایک حوض مربع پتھر سے دیوار شمالی مین آبشار ہے

اور اوس دو پہی کی کمان جو تھام دل حبیب مسکا اور لٹا عقیں گرتا ماستر کا بختہ اوس کی طرف روپ
 سیٹھ رہے چڑھ کے اوپر نا ماہوتا ہی اور تمام سرشت حستی اوس مکان کا طول نیمائیں کر دیں اور
 حرم میں دکر دیں اوس پر سیاہ میں ایک مارہ درہی خالساں دروں میں نواب علی رضا خان صاحب طاق
 کھمبہ آئہ دار لگوائے ہیں اس مارہ درہی میں تین کمرہ سیاہ میں کمرہ کلاں اور مشرقی غری اوس کی چورہ
 سیاہ بطور گسدا اندر سی دکھائی دیا ہی دونوں بلکے کمروں کے سقف قالوتی ہر کمرہ میں باہر کی ایک ایک
 اور دارہ جس میں طاق آئہ دار بویار اس مارہ درہی کی دیوار حویلی میں اوپر چلے گا تو رہ چڑھ کے
 اور درہی مٹل یہ رہیہاں ایک مستقف قالوتی ہی اوس کی اوپر یہ پانچ رہیہ چڑھ کر رہیہ فی سقف اوپر
 تمام فرش جو کچ اب سیاہ گرد و نواح بالائی سقف جو درہ گردہ اربعہ والی دیوار میا پڑا درہ گردہ پڑا اور
 ایک اور پشت پہلو بہرہ بہ پشت اس سقف کی ہی حویلی رہی گسدا معلوم ہوتی ہی باہر اس مارہ درہی کی
 مشرق و غرب عراقین بطور ماعیہ حستی سی ہو ہی ہیں اوس کی مشرق و غرب کی طرف ایک ایک کمرہ حرم حرم
 یہ مارہ نواگاں معلوم ہے اس مارہ درہی کی عرب کی طرف ایک مسجد بختہ تین گسدا والی اندر مسجد کے تین
 درہہ سیاہ درہ کی دیوار غری میں میں محراب جو پہ گچ شمال و جنوب میں دو درہہ حکر سچ ایک ایک دھڑالی
 شمالی دیوار میں ایک دیکھ باہر کی طرف اس دیکھ کر سچ ایک حجرہ بطور دوکان اس مکان میں تین تین
 سرور یہ اس مارہ درہی کی ہی اسی طرح کہ عراق ہیں اور عراقوں کے مشرق کی طرف ہو ہو اسی مسجد
 موافق ایک اور مسجد صوبہ سی تو اوس کو مسجد کہا جاتا ہی گرتیہ ہی کہ اگر اوس کو مسجد کہیں تو مسجد بطور
 مشرق ہوتا ہی کہونکہ پشت اوس کی مشرق کی طرف اور پٹھانہ عرب شکل اس مسجد کی ہو ہو ہم شکل مسجد
 غری کی اسی کی ہی میں گسدا یہ مسجد صرف بطور آس مسجد کہ حوست مائی کو داسطری ہی فقط جنوب روپ
 اس عمارت کی چار دیواری کی سیاہ میں ایک مارہ درہی حسین خانہ نواب میاں خاں کی اس
 مارہ درہی خانقاہ گرد و نواح چوتہ جس کا طول عرض سوا چہ کروں قد آدم ارتفع ہر چہا رط
 ارتفاع عمارت میں تین مائی سک سیاہ میں ایک ایک کمرہ کے صحت گرتا تمام چوتہ سگ سیاہ سے
 ساہوہاں سکوں کی اوپر داخل ہی سکس صوبہ روپ اس مارہ درہی کی راہ آمد و رفت جس کے اگر

چہ سیڑیاں سنگ سیاہ کی اوسکی اوپر جنوب رویدہ دروازہ محرابی اوپر چوترہ کی تمام فرش سنگین
 سنگ سیاہ کا اب چاروں طرف سی بہ فرش سنگ سیاہ قریب نصف کی اوکڑ گیارہ باعث اس کا یہ ہر کہ
 ابتدائی عمارت سی انگریزی مین بہ بلخ شیخ امام الدین صاحب کو ملاتھا اونہوں نے یہ سنگ اوکڑ و احراس
 تہرہ کی گردنواح و دفٹ بلند چار دیواری جسکی چار گوشوں مین موٹہ ہا مٹی خشتی بنوئی مین اب جنوب
 و غربت یہ سر چار دیواری گر گئی ہے پہر اس تہرہ کی میانہ مین آدہ کی بلند تہرہ بارہ درمی کا خشتی چونچ
 نقش اس بارہ درمی کی ارتفاع کی عمارت تعلیم سنگ سیاہ کی چہت پر چاروں گوشوں پر چار موٹہ خشتی مین جنوب
 رویدہ اوسکی ایک زینہ سنگ سیاہ کا جواب شکستہ ہو گیا ہے اندر تمام فرش سنگ سیاہ کا اور سقف قابوئی سفید
 چاروں طرف بارہ دہن خشتی چونچ ہر دہن مین دو سو ستون خشتی سفید میانہ بارہ درمی مین ایک اوپر چوترہ
 چہہ انچ مرتفع بہ تہرہ قبیرہ او سپر توئید ہی سنگ سیاہ کا تھا جو بہ بخت سنگ راجہ سوچیت سنگ کی اوکڑ گیارہ
 جاسی انوس اور مقام عبرت ہی کہ جہان سی سنگ توئید قبر اوکڑ مین دیکھ خشتی نظر آہی ہی جہان اللہ نواب
 میان خان مرحوم کی عمارت ارادہ سی بہ جگہ بنوائی ہوگی اور کیا حال ہو رہا ہی سیج ہی۔ ہر کہ اند عمارت نو ساخت
 رفت و منزل بدیگری پر داخلت کہی وہ وقت تھا کہ یہ عمارت تعمیر ہوئی تھی اوپر بہرہ وقت آیا کہ راجہ چوچ
 کی توئید قبر اوکڑ و اب پر شیخ امام الدین صاحب مختار رہی اب نواب علی رضا خان صاحب مالک مین اب ان کو مبارک
 کر کی کارخانہ آئی مین دم مار کی جانب مین فقط بارہ درمی کی جنوب رویدہ ایک طویل جگہ شکل تہرہ اوس پر مین زینہ تہرہ
 کی اگر شمالی رویدہ ایک چوچہ حوض بہ فوارہ آبشار اوسکی میانہ مین اور تہرہ پختہ سفید جیسا طول آٹھ کرون اور
 عرض چہہ کرون اس کے شمال و جنوب کی طرف اور دو تالاب طول ہر ایک کا ساٹھ گیارہ ان کرون اور عرض ساٹھ
 سات کرون ہر تالاب کی گوشہ ایساں لگنی مین دو وزینہ مشرق و غرب کی طرف اس تہرہ اور تالابوں کے دو دو
 عراقین پختہ اوسکی جنوب کے طرف حد دیواری جنوبی چار دیواری اوس مین بیس عدد محراب قابوئی دیواری تھا
 مین غرب رویدہ مسجد غنی ایک اور دروازہ نو نیار جسمین طلق چو مین شیخ ابینی والہ لگو ہوئی مین اوسکی اندر
 شہر رویدہ پس پشت مسجد ایک جگہ بلند او سپر چار چوچ دالہ روان چاہ کہ غرب رویدہ پائل بہ شمال ایک نور
 گنبد پختہ دروازہ جسکی لگنی کی طرف اب اس مین تختہ چوئی نواب صاحب گھوڑا مین لب باغ گرنہ چونچ

یہ گندہ سرج گوشہ عمارت دور کی یہ کاجی معلوم ہوتا ہے کہ اسی ہی چاندن گوشتوں میں تھوڑے تھوڑے تسمیہ نام محل
 مشکلی بہرہ جو کہ نواب ساں جان کا ایک علامہ مشکلی نام حاکمہ داد تھا اسکی معرشت بہ عمارات ہی اس باعث سے
 اوسکی کا نام مشہور ہو گیا **احوال نواب میان خان مرحوم** نواب میان خان صاحب
 نواب سعد اللہ خان در رسادہ جہانی نواب عالم گہرا دساہ تھا جو علی اشکی لاہور میں جنوبیہ رویہ میں اسکی
 تاجا حال موجود ہے اس میں جراسی لوگ رہتے ہیں جہاں مسجد چبیاں والی مین مولوی علامہ حسن صاحب
 مدرسہ دگوار سندھ کی مراہجہ اس خانقاہ کی دیوار جو علی دلواریہ دیوار تھالی جو علی چبیاں خان جو علی ساں خان کے
 شمال رویہ جو علی نواب سعد اللہ خان ولد نواب میان خان کی ہی بہرہ رنگ محل جہاں اب شش اسکول ہے بہرہ اشکی
 کی جو علی کا حصہ ہے میان خان لاوردت سواگرہ اشکی ایک شخص سید میر عیادت علی خان مامی اسکی فرزند
 مامی رہا **نواب میان خان** کی سہ ایکہار سیاسی میں ہوئی سدا ان میر عیادت علی کے
 دوسرے ہوئے ایک میر رحب علی دوسرا محنت علی رحب علی کی جہاں ایک میٹا میر سعد اللہ خان اور
 اسکی جہاں میر نور الدین خان اسکی جہاں ایک لڑکی سماء ہتی بیگم رہی جو اس سے آہی رہا کچھ
 حقیقی سسی بیف علی سہاہ دی سعد نور الدین خان کی تاجا حال وہی قاض حایدا ہے کچھ تو اس نے اہامی غار
 متعلقہ جو علی میان نور دت کر کر حوب صحابی کی اور نقہ میر عابد علی اور مرابیار علی و سناہت
 وغیرہ حصہ انہاں فرما دے دی عرص اس سحر حایدا داد اور کراس کچھ ہیں رہا ایک پندہ موضع کوٹہ
 ہدایت علی خان جو نصفہ حصہ کردہ لاہور سے مقصد نور الدین تھا وہ ہی اسکی قصہ سے نکل گیا عرص میں
 ہدایت علی سے چھوڑ دے کے اور اکیلا کچھ گدار سی نقطہ فروخت کر میں عمارت فروستی یہ رہی سواہی اس جو علی
 کر ایک اور جو علی نواب سعد اللہ خان کی معیت میں در دارہ المشہور جو علی تہراں والی تھی وہ ہی ان ختم
 فرودت کر لی بہ مارع و معرہ نواب میان خان کا بہد رحبت سکے راجہ سو حیب سکے سے ضبط کر لیا مارع و
 میان خان سد شاہی رماست لاسور محلہ اسی اگر چہ چشتیہ صیہہ رول میں رہا اب سلیم میں قیمت دو ہزار
 ڈھائی سو وہیہ نواب علی رضا خان صاحبے حریا کر موت شروع کی ہے آخر **قطر**
 اس عمر کر مات رہی اس راجہ نقشی است کہ ہاتھ ہی انرا دیا تھا اور بد گانی دروہ جو حاکم ہا کہ جو علی کی

سبحان سبحان لایق دیدی ہو تہ کی ارتفاع میں چاروں طرف کلان تختہ مارنگ سیاہ دنگا ابری نشین
انکو دیکھ کر عقل حیران ہو تو کہ ایسی ایسی کلان نگ کہان سو ہم پہنچی ہونگر حال نواب
خان مرحوم وزیر شاہ جهان بادشاہ غازی یہ ہے کہ والد نواب
سعد الدخان سہمی امیر بخش ساکن چنیوٹ قوم جاٹ سی زمیندار تھا ادسکی گہرین امید واری ہوئی جب
اٹھواں مہینہ حل کا ہوا تو ادس کے چور و زاسکو کہا میرا دل ولایتی انارون کو چاہتا ہے اگر ولایتی انار نہ پاؤنگی
تو مر جاؤنگی ادس نے کہا کہ امی بڑی قوت ہم غریبوں کو انارون سی کیا نسبت میں انار کہان سی لاؤن عورت
نہ کہا کہ میری کان کی بالیان نقری پانچ روپیہ کی ہیں تم اسکو لیجا و اور فروخت کر انار لے آؤ اتفاقاً اٹھویں
دن میں سوداگران میوہ فروش کا بلی سا لکوٹ میں آدتری دہ ڈالی انار و انگور کی بھنور شاہ دہلی سے بہت
تہی غرض والد نواب سعد الدخان نے بالیان نقرہ ہمراہ لیکر ادون سودا گرون کر پاس جا درخواست
انارون کی کی ادھون نے لکھا آج تم تیرا کیا مقدر خریدی انار کا ہی یہ ڈالی شامی ہو اوس سے تمام حال بیان کیا
سودا اگر قباضہ شناس تھا دریافت کر گیا کہ ضرور ادس عورت کی شکم میں فرزند اقبال مندی یہ پہنچ کر چند انار
اور انگور ہمراہ لے کر اور امیر بخش کو کہا کہ میان میں ٹکوانا بلکہ انگور ہی مفت دیتا ہوں لیکن باین شرط کہ تو
مجھ کو ایک دفعہ روبری اوس کے پچل باسو اسکی جو کچھ ادس کو اور مطلوب ہو گا میں پیش کرونگا القصد امیر بخش
ادس کو اپنی گہرے آیا سودا گرنے چند انار اور انگور موچند روپیہ زرجہ امیر بخش کے آگے رکھی اور کہا کہ یہ تم
کو لو اور مجھ کو ایک سنبلیں مضمون لکھ دو کہ مولود اگر صاحب قبال ہو تو مجھ کو دار سمجھو ادس نے کہا امی
یہاں ہی غریبوں سی مسخر کرنا چاہا نہیں ہوتا جا اپنا کام کر اگر بعد کچھ دینا ہئی تو دجا سودا گرنے بعد ہو کر بار بار
یہی التجا کی لاچار ادس نے اسی طرح کا اقرار نامہ لکھ دیا بعد ادس کے روز پچھنبہ دہم صفر سن ۱۰۱۸ میں نواب
سعد الدخان پیدا ہوا اور اسی دن ادس کا والد فوت ہو گیا ہر ایک یہی کہتا تھا کہ یہ مولود کیا کم بخجہ ہوگا
تولد ہوتی ہی باپ کو کہا یا بعد ادس کی پانچ سال کا ہوا تو والدہ ادس کی بیوی ہو گئی وہ بیچارہ آوارہ ہو یا دیہہ کی تیار ہوا تو
میں آپہونچا اور باین طریق علم پڑھنا شروع کیا کہ رانگو گائی کرنی اور اسی مسجد میں کہ جہان پڑھانہا رات
سو رہتا کہتی ہیں کہ وہ مسجد اندرون دروازہ دہائی تھی جسکی قریب اب مسجد عایشان نواب وزیر خان

کی مادگار و روتق امر اسے بلا سوچہ ہی منجھیل علم سے مراعت کی اور ادا دہیلو دہلی کا کیا حتی کہ ہزارہ مسیحی شہزادہ
 گدا کر ہوا وہ دہلی سوا دہ شارب ساہ کربال سے واپس ہوا یا اور سعد اللہ خان دہلی میں نکلے حوٹری الہ مسیح
 محمد صالح میں حار محمد صالح صاحب دکان نواب آصف خان سر اعما الدولہ وزیر شاہ جہاں کو ٹرانا
 کر ہی اس دسید سے وزیر رادی اوجھن مسیح میں ٹر ہی آتی تھی اوسکو عرب الوطن خان کر بہ جہانی کی کر
 سرور حار و سید کر کے سیل و صو کی پہر چوڑا کر اوسکو عوص میں دو وقت روٹی کھا کر کی ایک دن کا ذکر کر
 کہ جو صالح مسی میں نہ تھی اور صاحب دکان وزیر صالح حطی لیس آئے سعد اللہ لڑا اصلاح دسی ہی مات کو
 سب دربرے مسیح تھی اس لڑکوں کی دیکھی تو حط حوش دیکھ بہانت حوس ہوا اور لڑکوں سے پوچھا کہ بہت
 کس کا ہوا ہوا لڑ حال واقع ساں کیا دربرے سعد اللہ کو ملو اگر حکم دیا کہ آیا ہ اصلاح صاحب دکان
 تو دیا کر اوس کے عوص دس روپہ تنگو ہوا ملا کر ہی کا اوس سے قتل کر لیا بعد اوسکر ایک دن صاحبزادہ کا
 ور محمد صالح سے کتاب ابو الفضل لڑ رہے ہے اتھا قاکوئی مشکل عسات ہی ہر چند محمد صالح معر اوس
 دن کو سہیا ماہراؤں کو سمجھ نہ آئی آخر کار سعد اللہ سے اوسکو ایسا مفصل ساں کیا کہ می العوراد کی سچ
 اگتا سب دربرے سعد اللہ ساں سعد اللہ کو ملا کر چالیس روپہ متا بہرہ مع ماں دو وقت معر کر کے پاور اوس
 انکی معا خیر ادا کا مایا ساں اللہ صاحب صاحب کار ساں لڑ گیا ہا ہی کہ کسی کو سزا اوسکی کسی کو سب ہی سی ہی
 سا ویا ہر سعد اللہ کلام بہ ہر کہ صاحب تبارک و تعالیٰ کو سزا فرما ہی اس سعد اللہ بیکس کے مسکو رہی اس نظر سے
 یا عجب احمد جمع ہر سینگے حب یہ ت چالیس روپہ مالانہ و غیرہ اوسکو ملا ادا اوس کے کی بہرہ سعد
 کر دا امراور انکی مات میں آمد و رفت میا ہو گئی بعد عید ہی بس اکبر ار پالیس شاہ ایران کا مراسلہ لکھا نام
 سا تہاں ما تہا غازی مسترین دں کے آیا کہ تم شاہ ہند ہو اور امام اساتم سے شاہ جہاں دیکھا ہی اس سے
 در و علوئی واضح ہوتی ہے اور کدب سر فردوسی نوع اسان کو مار سا ہوتا ہی حصوصا شاہاں فرماں بردار کو اسکا
 خواہ شاهی تلو در سام تہا نامہ معر و شاہ کا دہر کہا عادی کا حب یہ مراسلہ ساہ جہاں کے پاس آیا تو
 بادشاہ لڑا آصف خان دیر کہ حکم دیا کہ اس کا جواب ساجی لکھو اوس سے ہر چند حوص کیا کوئی جواب
 نہ آیا آخر بادشاہ نے کہا کہ اس کا جواب شاهی لکھو یہ ہو گا تو حکم قتل ہی وزیر سے مہلت اکین

کی طلب کی جو سنا ہوئی جب مہلت مطلوبہ کا آخری دن آیا اور کوئی جواب نہ دیا تو وزیر کو یقین ہوا کہ اب ضرور
 مارا جائے گا اوس روز ایک ماتم عظیم اوسکے دولتانہ میں برپا ہوا اس واسطے صاحب خیر آدمی وزیر کی بھی کتب
 میں نہ آئی سعد اللہ خان وہاں گیا اور باعث پوچھا وہوں نے سب حال کہہ سنایا سعد اللہ نے کہا کہ جواب
 اس کا چند دن مشکل نہیں وزیر یہ بات سن کر خوش ہوا سعد اللہ کو اپنی پاس بلایا اور ہزار منت درخواست
 اظہار جواب کی اوس نے جواب دیا کہ سوائے حضور ہی بادشاہ کے میں بیان نہیں کر سکتا ہر چند وزیر نے
 طمع ہزار روپیہ کا دیا مگر اوس نے نہ مانا لاچار اوس کو بھنور بادشاہ لے گیا اور عرض کے کہ اسی غلام و بندہ
 زمین یہ حوالہ کچھ ایسا مشکل نہیں کہ جس سے بندگان حضور متروک ہوں اس کا تو میرا ایک ملازم سہارا کہہ کر
 ہی یہ شکر سعد اللہ نے عرض کی کہ جہان پنا سوال تو سخت مشکل ہے اور آپ کی ذات قدر دان امید ہونا
 کہ اول وزیر سے جواب طلب ہوا اگر یہ خبر بیان کر لیا تو پھر بیچ کچھ واجب العرض ہے عرض کروں گا اللہ
 وزیر نے لاعلمی بیان پر شاہ جہان سعد اللہ کو کہا کہ اگر تو جواب شافی دے گا تو میرا رست تیری قدر دانی ہو
 جب سعد اللہ کو تسلی ہوئی تو اوس نے مراسلہ کا جواب باین مضمون تحریر کیا کہ تجا بر دستخواہ پسند اکثر
 متوجہ معافی و لطافت رہتی ہیں کسی نکتہ فہم کو جو عالم ہیئت و ہندسہ سے کچھ بھی آگاہی رکھتا ہو گا یہی اس اسم
 مبارک سے اشتہام کذب ہو گا ہم آپ کی دربار کو نکتہ رس جانتے تھے مگر افسوس کہ خیال ہمارا ناقص تصور ہوا فقط
 اظہر ہے کہ از روی حساب ابجد اگر لفظ جہان کے عدد نکالیں تو اوٹنٹھ ہوئے ہیں باین صورت ۵
 ۱۰ اور ہند کے بھی اوٹنٹھ عدد ہیں باین صورت ۵ ۱۰ چونکہ اعداد ان کے برابر ہیں پس معاملہ کیا
 ہی اس لئے ہو گا اختیار ہے کہ اپنا نام شاہ جہان رکھیں یا شاہ ہندیہ جو ایک اوسے وقت بادشاہ آگرہ
 کتب خانہ شاہی مقرر کیا اور پھر حسب العرض معومی خان صدر الصدور کی عہدہ وزارت پر مقرر ہوا اور
 علانیہ نامی خطاب پایا پھر یہ معاملہ ہوا کہ خبر حکم سعد اللہ خان کے کوئی کام نہ ہوتا تھا لاکھ ہار دیہی کی
 عمارات سعد اللہ خانی دہلی و اگر دلا ہو زمین موجود ہے ایک مسجد عالیشان جامع سنگین عمارت سنگ
 بمقام چنیوٹ جو وطن اصالی اوسکا تھا تعمیر کے جب بشارت شاہ فیروز لاہوری آگیا روانہ ہوا تھا یہ حال
 تو دلی میں گیا کہتے ہیں کہ وہ بڑا زبان داز تھا تا جب در دولت پر حاضر ہوا تو حقیقت یہ سننے اندر ہوا

رہا لا چا ہر کر دانی چو کہ میں حاکم راہ آمد سواری نواب سعد اللہ خان کو روک مہتاب سواری
 نو دیکھتے ہی راہ تسخیر خیال کچھ قدیمہ دل اوٹھا کہ اودھ محاش جوام راوی اب یہہ دلع ہر کہ تو اب نواب
 اہ رمانی ہیں دستر سعد اللہ خان کہ مرد عاقل اور ہوشیار تھا یہہ معاملہ دیکھ کر کھینچ ہو رہا سواری
 دستور حولی پر آکر پہنچے بچے بچے کسا ہوا جلا آیا اب نواب صاحب اندیکو تو حراچی کو حکم دیا کہ دس ہزار
 دھپہ کی تہلیاں یہاں لڑا اور دیواں حاشہ میں جلوت کر اوی حب اوس نے تعمیل حکم کی تو حکم دیا کہ باہر
 ایک دقت محدود صاحب کمال لاہور سی آیا ہوا کھڑا ہے اوس کو اندر لانا اور حراچی اوسکو ملا لانا وہ
 و قوت بحیال صحت دیدہ روڑ آتی سی گالیاں دیکھ لگا نواب صاحب تو دانا غرہا تھی اوسکی ہتھ
 کی طرف توجہ ہو کر لگے نصیحتا یہہ دوسرے طعنا دسی اوسکو سنا کر کہ اسی سو قوت شہر اسی ناچشم مال
 نکرہ ارجمال پر سی دسی گد رہہ در حکم لفظ اولہ دھوں نو دہ اک بہت استاد اسی لعل و گہرہ سدا
 دور رہا و سکو کر کہ حکم دیا کہ عار سہا ہی سکو سہا بہ عاویں اور لاہور یک ہو چکا کہ اوس اوس غلط حد سے
 اعاقادہ کا ملی سوداگر کہ حو نواب صاحب کی والدہ کو مار دسی ہر دار دہلی ہوا اراجا کہ دستور تھار ہر کہ چلا
 مانی جس دہاں کے کارنخاروں سے تقار فہم ہو بچلے ہیں سعد اللہ خان کو عمار کلی دیکھ کر اوسکو حال کا
 اسسار کیا حب دل اوس کا پیوٹ اور برت سرتہ مت کا حال سا تو ایسی قیادہ رآ مرس کر کے وہ کاہد
 دھلی والدہ نواب سعد اللہ خان کا لا اور صدا ہی راو کلی خدمت میں حاضر و کر پیش کیا اوہوں نے
 حسب و مدہ والدہ خود تعمیل کر کے اوس کا حصول محاب کر اوماہر لاہور میں شتر سب لائے اور سارا
 سہ اینس بچے اوس کے نواب میاں عاں صاحب راہ اوس کا ہی مال گھر کے اگر نواب ماقویر رہا ہر نواب
 سعد اللہ خان تا بیچ ستم رعناں س ایکہرا چہیں اگر دہ میں فوت ہو کر رہتا یہہ تھا اور احام یہہ ہوا
 کہ اب سیف علی وغیرہ سکسا حولی میاں حاشہ سے ایک ایک گریں اور ایک ایک امیٹ اوی حولی
 کی مر حب کر کر کل جایاد اوکر دی ہے +

احوال دہرم سالہ ملتانی

اسرور وارہ شاہ عالی کے دیوا مدوار اعظمہ سرکاری مہومہ لالہ رتن جیٹا لائے والے حوشاہ عالی دروارہ
 سر موچی دروارہ یک محلہ باعہا ہی نواحی لاہور ہر جنوب رویہ ہر ایک دہرم سالہ الہہ سو سام ہا دہا

دہرم سالہ سہ اسکر اندورفت کر دروازہ ایک عالمی کے باہر نکلتی ہے بائیں ہاتھ جس کے باہر
شمال روید ایک دوکان نان یا سی سلان کی اور دو دوکانین ہندون کی جو چٹنا وغیرہ بچتی ہیں اور دوسرا
جنوب روید یہ دہرم سالہ قدیمی عہد شامان سلف کر ہے گردنوح او سکر چار دیواری میں جنوب روید راہ کے
بطرف ترقی ایک چھوٹا کوٹھ پختہ مستطی مکان سبیل بہان بدھ کر ایہون کو پانی پلائے ہیں او سکر شامان
چاہ پختہ گوشہ غری و جنوبی میں ایک اور چار دیواری پختہ کی جسکی چاروں طرف موٹرا یا خوشی پختہ
نیر ہی چوتھ گچ غربت وید درخت پیل اس چار دیواری میں دوزینہ چڑھ کے چوتھرہ پر آتی ہیں او سکر سیانین
ایک قابوئی جو بارہ او سکا شرقوید گردنوح دیوار و بدھ تصویرین مجودان وغیرہ کی طاق تختہ چوکھت
چوبی اندر او سکر غرب روید دیوار میں تھان بہر و بیکل مقبرہ خور و پختہ سندھویری او سکر شرقوید
ایک چھوٹا سا طاقتہ پو لون کے پٹھانے کر واسطی جنوب روید ایک چھوٹو ترہ ہر و مٹھان پختہ ایک سبیل ناتھ
دوسرے پھول ناتھ کے کتھ میں کہ بہ مٹھان شامان چٹنا کے عہد میں ہی ہوئی ہیں اس چھوٹو ترہ کے شرقوید
ایک اور چھوٹو ترہ او سپر درخت پیل او سکر پنج شمال روید ایک اور چھوٹو ترہ او سپر شیلو جی کا لنگ رکھا ہوا ہی
او سکر شمال روید دو درخت پیل متصل دیوار شمالی ایک گنبد شوالہ چوٹ کر دروازہ اس کا غرب روید
سعد طاق تختہ چوبی گوشہ غری و شمالی میں ایک مٹھی کسی پانیا یاری شاہ کچھوٹھروائی تھا عرصہ پندرہ سال
سہ بیان جلا یا گیا اب بادا ترست ناہن جو گیشہ بہان کا مالک ہی اور گرداس باوی کا غنبد ناتھ امرتسر
میں زندہ ہی اور دادا گو روا اس کا پریم ناتھ مٹھی او نکر مقام تو بہرین مالک اس مکان کے قدیم سے
جوگی لوک ہی چلے آئے ہیں حال ابتدائی اس کا یون مسمع ہوا ہے کہ ایک شخص مسی گردہاری محل قوم کہنہ سی
ساکن ملتان تھا بیاعث لاودی اکثر فقر کا متلاشی رہتا تھا بعد چند سیل ناتھ صاحب گیشہ وار د
ملتان ہوئے اون کے ترقی سڑوہ ہی جوگی ہو گیا اور تارک الدینا ہو کر انکی سہراہ لاہور میں آیا جب وہ
فوت ہو تو انکو بہان دفن کیا اور دہرم سالہ بنا کر وہیں مقیم رہا جوگ میں نام اس کا پھول ناتھ تھا
چنانچہ مٹھی او سکر تاحال موجود ہے *
احوال نگہ ڈنڈی گران
یہ مکان نگہ ڈنڈی گران زین خان کر میدان سے آگے بڑھ کے شرقوید واقع ہے او سکر جنوب

میر سید یحییٰ بختہ شہی اوس پچھلے قبور شہر قریب ایک کوٹہ بختہ مسکوہ فقیر اس میں چراغ نام حوالہ دلا
 ڈنڈی گراں سر سبز ہوا ایک کبیدہ بختہ بزم المرح حکم چار درجائی اندر اوسکی دو قریب بختہ بزم
 پیلر رنگ اس گند کا ستر تھاب لڑی رنگ شہر قریب اس گند کے ایک جوتہ اوس پر قوت ددی گراں اور
 چند درجہ ہر شہرہ و عہدہ حاکمانی کہ وقت آمادی سروں تہ لہجہ کے یہاں محلہ حرا دیان تہا چہاچہ
 اس ملک لوگ میاں کرے ہیں کہ وقت کہو دنی میں کے اکثر اور ادرادیان کے یہاں سر آمد ہو کر
 رمن اس یکہ کی ایک گنہ و ساب و سہ کوئی نہیں جو بہت ملاں سے معلوم ہو کہ یہ شہرہ
 حضرت شاہ یزدگیلانی کا ہی حوضی سرگ ولی کامل سید گیلانی صبح انسب تہر و فات آئی بھڑا کر
 اس کو سوچے میں واقع ہوئی حبابہ موت ہوئی قوتج عبداللہ مدام نامی اوسکی سجادہ میں ہوئی
 مراسی شہرہ میں ہوئی اور حضرت شاہ یزد کے مرشد حضرت ساد عالم التہو و مکہ اور انکی حضرت
 اور اوسکی شیخ احمد اور اوسکی شیخ حامد گیلانی اور اوسکی سید عبدالراق اور اوسکی سید عبداللہ اور اوسکی سید احمد
 اور اوسکی سید سر اور اوسکی مسعود اور اوسکی سید علی اور اوسکی سید احمد اور اوسکی سید صفی اور اوسکی سید علی
 اور اوسکی حساب عوف الاعظم محی الدین گیلانی ندس الدسہ العزیز حضرت ساد یزد کا معمول تھا کہ ہمیشہ عیال
 فرمایا کرتے تھے اور عوام اور مساکین سے بہانیت محبت رکھتی ہی اتنا اس اوسکو مرید کرے سر عورت ہی
 اندامان امام صبیعی میں معین تمام جاری فرمایا اگر اشخاص محبت سے مستوف ہوئی جیسا میرا نکات اوسکی
 حامدان کے مردوں میں سے سید مہر شاہ موصیہ اجہ میں موجود میں ان حضرت کے سجادہ نشینوں سے حضرت
 سید عبداللہ حکیم گیلانی شری سرگ ولی کامل ہوئے ہیں جس کا حال علی و بیج کتاب ساد ہو چکا ہے +

احوال باغ زیب النساء کہ فی زمانہ موصیہ نواں کوٹ
 مشہور ہے + یہ موصیہ نواں کوٹ تہ لہجہ سے لٹا حاکم و دگر کس طرف سر دم
 مکہ امادان ہے یہ موصیہ نواں کوٹ شہرہ باغ زیب النساء کا تہا کتاب ساد جہاں نامہ موصیہ
 صرام الدولہ میں ممدوح ہے کہ جب وہ باغ زیب النساء کو اب تمام چورچی شہر ہو کر سرقت
 رہا مای وادیہ خوطی لکھا گیا ایک وادیہ صاف سطر و یکہنر اوس باغ کو آئی راستہ میں سا کہ شہر

مام دفاص کہہ رہی ہیں کہ زیب النساء واسطی دیکھتی باغ مریا دایہ کی چلی ہر اس استماع سے گو نہ بغیرہ چکر
 دل میں حال کیلکاسن باغ میں سے نامہ ہی یہی ہے مناسبت کہ قریب پختہ دریا کے چکر کی دکانی غایت پختہ دریا کے چکر کی دکانی غایت پختہ دریا کے چکر کی دکانی غایت
 توافقاً مریا بائی ہی سے استقبال کہ کے دعائی غایت پختہ دریا کے چکر کی دکانی غایت پختہ دریا کے چکر کی دکانی غایت پختہ دریا کے چکر کی دکانی غایت
 عطا کر دیا اور خود بنا دیکھتی باغ کی واپس آئی یہ ذکر دروازہ باغ مذکور یعنی چوبی اور نظم میں تحریر ہے یہ
 زمان یہ باغ جبین اب موضع نوان کوٹ آباد ہے قریب کے اوس کے دہلیق مقبرہ ہی سنگ مرمر کا بنایا قریب راستہ الہی
 سے جب علمداری مہاراجہ رنجیت سنگھ ہوئی تو اونسین نے براہ سنگ دلی تمام اس مقبرہ کو اور ترا کر محفوظ ہی باغ
 میں بارہ درمی تیار کر ای چنانچہ اب تک وہ بارہ درمی حضور ہی باغ میں یادگار ٹیکمانی مہاراجہ صاحب موجود
 ہے سابق میں یہ باغ بڑا راستہ تھا کچے کچہ نشان اوس کے باقی میں شمال رویہ دروازہ کلان آب آمدورشت
 کچھ ہے اندر اوس کے بازار شرق وغرب رویہ دوکانیں بقالوں کے اس دروازے کے اندر جاکے بطرف غرب مقبرہ
 زیب النساء ان مکانات مسکنہ زمینداران بطور چار دیواری مقبرہ معلوم ہوتی ہیں گردنواح مقبرہ کی فرش
 مٹی مقبرہ بڑا عالیشان مربع چار پہلو جس کے ہر پہلو میں تین تین دریا یک توکلان محرابی اور اوس کے بقالوں میں غور و
 سابق اس مقبرہ کی یہ صورت تھی کہ چاروں طرف بارہ دروازی ہیں تفصیل چارہ تو محرابی اور آٹھ دربارہ کشتہ
 اب سردورہ آمدورفت کا جنوب رویہ اور بقیہ گیارہ دروں میں چترہ سنگ مرمر کی ہوئی تہا اب در محرابی شدہ تو
 میں قد آدم خشی عمارت کے اوس میں ایک کمر کی خورد چوبی آئے جاسے کیوا اس کے گھاٹ ہوئی ہی گشتہ
 و جنوبی کاہن اینٹوں سے بند کر کے اوس میں سے تھوڑا سا راستہ آمدورفت کا مہر شاہ فیہان کا سپارہ
 نشین ہر باغ مکان سکون میں سے چار دیواری مقبرہ سے بنایا ہے راستہ اوس کے اس نظر سے بنایا ہے کہ اگر
 گاہ بیگاہ وہ آپ نہ تو مستورات اوس کی اس راہ سے اگر چراغ اور جادب کشی کر جائیں اندر مقبرہ
 تمام فرش سنگ مرمر و سنگ سیاہ کا بطور گلکاری اب صرف غرب رویہ اور سردی بہم فرش بقدرہ در
 کہ موجود ہے بقیہ رنجیت سنگھ اوکھاڑ کر لے گیا اب میانہ میں ایک چھوٹے گلی خام و دفن اوچکا تین
 گز طول و گز عرض والا قبر گلی چپر غلاف بنی ہوئے پڑا رہتا ہے گنبد بڑا بلند عالیشان گنبد سرزمین سے
 پتھر اوکھاڑنے کے دو دین تین فٹ گر گیا اگر چہ چار گوشہ میں ستون ہر سنگ مرمر سے چنانچہ اب بھی

وہاں سے تہراؤ کھڑی ہو کر معلوم ہوئے ہیں مقررہ کر کے دو بواج دو دروازے مقرر ہوئے ہیں تہا گراں کو کوں
 او سیر کمر مایہ میں گوشہ عربی و شمالی کے ساتھ ایک کوٹھڑی کا یہ گوشہ ہی میں مقرر ہو
 ساگو کا یہ راسک مقرر مقرر ہو گیا حال اس گوشہ شمالی و عربی مقرر میں برسر میں سنگ سرج
 دیکھا ہی دیا ہے اس عمارت اس طرح کی کہ موجودہ سو تحریر کر رہا ہوں کہ ہر قریب سے صبح ایک دروازہ کلاں
 منکر چاروں گوشوں پر چار دروازے مارہ مارہ در والی کالسی کار موجود ہیں خانم کھڑا ہے اس دروازے کے
 ماتی ہر عام صاحب گراں ایک دروازہ عربی چھوٹے کے منصف اور کئی قالونی حسین سے تہا ہی مد عمارتی محل عمارت
 اس عمارت شمال سے یہ دروازہ باہر کی طرف سے ایٹوں سے تاسرہ دروازہ مد کیا ہوا ہے اور کئی اندر ایک ڈیوٹی
 منصف اور کئی قالونی طور گند عرب روٹھ اس کے ایک اور دروازہ اندر آئی کا اس ڈیوٹی کے شمال درجہ صوبہ
 قد آدم سے ملدے مکان ششگاہ اور ملہ
 حنین دعب روہ دو کوٹھڑیاں تہا مستحان
 اس کے اوپر چھت جسی قالونی اوپر اس ششگاہوں کی جنوب اور شمال روہ ششگاہیں جس میں میں تہا کھڑا
 حور و طر اندر اوپر اس کے منصف منصف قالونی اس میں ڈیوٹی میں حوالہ ہی رہتی ہیں مگر قصہ سلام فرید
 سو دروازہ کا ہے اور شمال میں کوئی عورت صبیحہ ششہ دارہ دہری علام فرید کی سکوت یہ دیر سے ڈیوٹی کی
 شمال روہ ایک مکان افتادہ ششگاہ مکر می سرا درم متی عمر الدین صاحب اور سیر قلعہ لاہور ساکن ہوں ساہ
 کا ہے یہ منصف عمر الدین صاحب قوم ادائن قوالی میں اللہ تعالیٰ نے اس پر بہت کرم کیا ہے ہر عرب
 اولیٰ رعدا ہے اتنا ہی غل اری سرکار اگر میری سے مارگ ماستری میں ملازم ہو کر روہ روہ ترنی باب تہا
 سرگنوں کا مقولہ ہے کہ گرد دولت سرسی مسب گردی مردی آب اگر یہ اس کو ہر اس سے لے رہا ہے مگر سادہ
 مراحمی سے عورت اس نے ہنس چھوڑی چہ سات مسدیں ہی تمبیر کراہیں جیا چہ دم تحریر سے لڑی ہدی
 میں مسد عمارت میں سواری میں ششگاہ عرب روہ ڈیوٹی لگی ششہ منونی و عربی میں اوپر جانے ڈیوٹی یہ
 اس طرح دو سرے ششگاہ میں کر یہ اوپر عالی کا ہے باہر تہا قریب
 اس دروازہ میں دو پٹریاں سنگ سرج کی ڈیوٹی کے شمال درجہ صوبہ وہ دو دروازے چار چار کی گرتوں پر دو
 درجیاں سابق بہر چار طرف چار دروازے کے گوشوں میں ایسی درجیاں ہیں مگر اب یہ دو ماتی ہیں صورت

ان برہمنوں کی یہ ہے کہ بارہ زینہ چڑھ کر ان پر جانا ہوتا ہے صورت انکی ہشت پہلو آہ آہ دروالی اوپر کھینچ رہا رہی
 وار بزرگ ہشتی جنوبی برجی کا رنگ قایم ہے اور شمالی کا پوشیدہ گھنٹہ کر اوپر کلسر ہشت رویہ بہت نزدیک مکان
 خانقاہ حاجی عبدالکریم صاحب **حال خانقاہ حاجی عبدالکریم صاحب چشتی** +
 رحمۃ اللہ علیہ گردنواح اس خانقاہ کے چار دیواری خام و پختہ تختہ پانچ کمال دروازہ آند و رفت
 غریب رویہ بوطاق و تختہ دروازہ کے اندر جاتی ہے ایک خور و کوٹہ شمال و یہ ایک چوڑے تختی نشست کے واسطے اور
 اس کے جنوب رویہ اندر کی طرف ایک دالان جسکی تین دہن شمال رویہ اب و دہند اور میانہ کشادہ مستطی سرکی
 پوش اس کے اندر دو کوٹہ پریان ایک جنوب دوسری غریب رویہ دالان کے شمال رویہ دو درخت لیمون
 کلان یہ لیمون کے درخت حضرت عبدالکریم صاحب اپنے ہاتھ سے لگائی ہوئی ہیں اس اعاطہ کے درمیان بین
 ایک چوڑے ہشت پہلو چشتی جس کے اوپر چار زینہ غریب رویہ سے چڑھ کے دروازہ مستطی و تختہ چوٹی گرد چار دیواری
 اندر چوڑے ہکے اوپر فرش چونگے اس کے میانہ میں ایک اور چوڑے چونگے اس پر چار قبرین چشتی تعویذ
 والی سرباز فی چار اعدان چشتی قبور کے شمال رویہ متصل چوڑے ایک درخت دن کلان ایک قبر حضرت حاجے
 عبدالکریم صاحب چشتی دوسری حضرت دیوان بچی صاحب زادہ کلان اوٹکی کی تیسری آلہ نور صاحب زادہ میانہ
 اور چوٹی عبدالحق صاحب زادہ خور وکی باہر اس چوڑے کلان کے گوشہ غریب و جنوبی میں جنوب رویہ ایک اور
 چوڑے چشتی مسجد چار اعدان اوپر چار قبور پختہ جن پر کھل گئے ہوئے ہوئی سے ایک علی حضور فرزند حاج عبدالکریم
 صاحب کی دوسری عظیم شاہ خادم علی حضور کی تیسری غلام شاہ سجادہ نشین کی چوٹی فرزند غلام شاہ کی
 ماسوا علی اسکر اس اعاطہ میں بہت سی درخت لیمون و لیکر و ذیفرا و دستہ دار و دگلزار ہے اب
 یہاں کا سجادہ نشین نور الدین مالک مکان ہے اور بخش الد شاہ ہنوی اس کا سوا ایک مائی مبارک بی بی دختر
 غلام شاہ کے یہاں بہت ہے عرس ان کا بیت و ہفتم ماہ رجب شب معراج شریف ہوتا ہے چار گھنٹہ زمین زرد
 سدا ایک چارہ روان سرکار سے تاقیام خانقاہ معاف ہوا مکان کے باہر گوشہ غربی و شمالی میں دیوار بند ہوا ایک
 اور چارہ چرخ چوب والہ تھا اب عرصہ تین ماہ سے اوسمیں گہارے پڑ گئی پہلے دنوں میں متبیل
 اوس چارہ کے جنوب رویہ چوچہ چائے بنانے لگی وہاں سے ایک چارہ و فوٹہ قدیمہ کل آیا اسکو اب صاف کر کے

جاری کیا چہرہ اور آئینہ چاہے سر قزوید آریں ایک شب رنگ سستی کا سی کارگی ہوئی تھی اس پر
 ست سحر ہے سندھ سال میں حاد عظیم و ملوہ گردش و سحر کریم جو میں معلوم ہوا کہ یہ اس یحییٰ فرزند
 حاجی عبدالکرم صاحب نے تیر کر یا بتا اور یہ حاجی عبدالکرم صاحب اولاد حضرت عبدالصباری جو حشر و
 کمال صاحب تصایف ہو گندری میں رہ رہ و ریاضت اور کی مشہور ہیں میں خوالی میں حم بھی کیا تھا نقل سے
 کہ جب یہ حضرت حج کو گھر تو راہ میں کسی سحر اثری قیود و قیود میں دوق میں کی دیاں پانی دیات ہوا آپ نے
 بہت لامار ہو کر صاحب الہی میں دعا کی جو فوراً قبول ہوئی ایک دراج سے وہی طرف آپ کی آکر آوار دی آپ نے
 کہ چونکہ ہاں طہور میں ماتی ہی ہو گا اس اگر گئی نواک چشمہ آب قطہ آیا آپ نے دیاں نیکی سا اندھو جس ہو کر مرنا
 صاحب حیاتی ہماری کا بہ دراج سوا ہی جس جو کوئی ہمارا مرد ہو دراج گوہ ماری کہادی چاہیے ادھر مردوں
 سے ایک دراج کو کوئی نہیں کہا تا ملک ست الفت سے پاد کرستے ہیں اور سیر و صاحب کہنے میں کہ ایک دور و دور
 اس مکان سے محل مکان ہمالی میں سرسید کر کے دیاں سرا در پائی مات آپ سے ملاقی ہوا اس سے ایک گنگو کہنے
 کر کے مقبرہ پیرادی سے معامو کر اسی میں اس نے کہا کہ یا حضرت حج روج ہے بعبس والوگ حج
 کر کے آتے مرنا یا کہ سزا دل حج کر کے پیرا ہاں جو اس سے کہا اگر حج نصیب ہو تو اس سے روادہ اور کہ
 مراد ہے آپ نے مرنا یا کہ کہے اس نے حاد مصل مقبرہ پیرادی سے دھو کر اس صاحب آپ نے مرنا یا کہ
 مد کر کے طامن النعل بالعلیٰ ایضا آئندہ ساعت کراؤں کہ کہا کہ انکہ کہیں دی اس نے حب انکہیں کہیں
 ۱۔ یہی آپ کو کہتے ہیں دیکھا مرنا یا کہ حاج کر کے لے بعد وراعت اسی مقام سے آغا روادہ نصیب ہو کر گیا اور
 طرح سے خاطر جس کر کے واپس آیا آپ اس کو اس طرح واپس لے آئے مارچ وفات ایک ۲۰ ماہ حب میں انکہ
 مینا لیس ہے فقط انکی صاحبہ ادھی شیخ یحییٰ لاہوری ہی تھی صاحب کمال ہوئی میں نقل کرتے ہیں کہ ایک درجہ
 حاجی چور نامی سید والد سے لاہور میں واسطی آیا حب اس کو کہیں سے کہہ آتہ لگا تو اس نے نیکی سر گا داں چور
 حب لیکر روانہ ہوا تو ماہر حاجی ہی اندھا ہو گیا ملک حب ماہر ماہر تو اندھا جب اندھا تو عیا ہو جانا آخر کا
 اس سے سر گا داں بدستور اندہ ویر اور میں مشہور صاحب صبح ہوئی تو آپ نے اس سے پوچھا کہ تو کون ہے
 تمام حال کہہ سنا اسے نصیب کیا کہ بہر کہیں چوری کرنا اس سے نہ کی ات اسکی طرف مروج ہوئی اور صاحب

ادسکی انکھون پر ڈالا وہ ولی کامل ہو گیا وفات اولی دوم دمی تقدس ۱۳۲۱ھ فقط آدم پر سر طلب وضع
نوان کوٹ کر باہر جنوب روید گوشہ غربی و جنوبی میں ایک مکان تکبہ الشہو کہنتی دروازہ والہ تکبہ ہوا و سین ایک
کوٹھ خشتی پختہ جگر اندر کوٹھری دانان اس کر شمال روید ایک چبوترہ پختہ سفید پر قبر اٹلی شاہ و دہر شاہ سید
کی میں یہ قبرین سید فضل شاہ نے اب پختہ بنوا دی ہیں اوس کے ایک چاند پختہ چرخے دار اب اس میں گامون شاہ
مالگذار سرکار رہتا ہے **حال شاہ رستم فارسی** عزب روید نوان دراد و ایک بلند ٹیل پر مکان حضرت +
شاہ رستم فارسی صاحب کا میرزائی امام بخش نمبر دار و کمال شاہ پوراری معلوم ہوا کہ یہ حضرت اوستا و +
زیب النساء ایک ہزار چوبیس میں ہوا اوس نے مقبرہ حضرت کا سنگ سرخ سے بنوا دیا مگر انیسویں کے اجمہار ہو گیا
ہر اب صرف ٹیل پر قد آدم بلند عمارت خشتی بوسیدہ سی موجود ہے اوس کے جنوب روید دو درجہ رانی قابوئی
شکستہ زمین دو زونان ہر پانچ زینہ پنجو اتر کے دو تہہ خانہ ایک میں دو قبرین پختہ جنگر اوپر سخت قابوئی
ایک حضرت رستم فارسی دوسری اون کو فرزند نامعلوم الاسم کی دوسری میں پختہ دو قبرین ایک رستم فارسی صاحب
کر قبیلہ کی اور دوسری اولی والہ کی چو دہری امام بخش جو مہر سفید ریش آدمی معتبر و لائق وہی بیان کرتا ہے
کہ اوس کے اوپر دو گیند سنگ سرخ کے تہہ بہ برجیت سنگ اوکھاڑ کر لے گیا یہ ٹیلہ عمارت پختہ کا ہی گوشہ شرقی و شمالی
اس ٹیلے کے ایک حوض تھا اب بند ہو گیا یہ بیان اب جاتے شاہ قریشی چراغ روشن اور جاروب کشتی کرتا
ہے فقط جنوب روید دہہ مائل مغرب ایک دروازہ پختہ ڈیو ہڈی باغچہ حضرت عبدالخالق صاحب کا کہہ رہے اب
اسین طاق تختہ چوبی سید فضل شاہ دفتری فنا نشلی نے لگوا یہ ڈیو ہڈی بہت اچھا خوشنما مکان ہے اوپر
دو دانان اوس کے اوپر دو درجہ رنگہ جاتی ہے یہ سید فضل شاہ پنجابی زبان میں شعر عاشقانہ پر مضمون
تہا ہے عزب روید اس ڈیو ہڈی کے ایک چبوترہ پختہ خشتی جس نمبر حشرہ ۱۵۵۰ سپر اشجاروں و کریر بکثرت
سایہ نگر ایسکے میان میں ایک قبر پختہ خشتی حضرت عبدالخالق کی یہ حضرت مرشد حضرت رستم فارسی
نے ہیں تاریخ وفات معلوم نہیں مگر اتنی کرامت ان کی تاحال سب لوگ بیان کر رہے ہیں کہ یہاں رات کو خود
بخندہ وچہ آتار دشن ہو جاتا ہے پختہ حال اس گاؤں کا زبانی میان غلام فرید ولد مہر نامان نمبر دار و امام شکر
نمبر دار کے یون دریافت ہوا کہ بونت تنزل سلطنت پقیاسی یہ باغ باکل اجڑ گیا اس وقت یہاں چند ٹیلہ دار

مصلحت دین گرواج اوسکا آنا دہیں سمت اپنا ہر عہدیں ہر حکم الدین موصیٰ کھلس متعلقہ تحصیل حجرہ شاہ محمد
 سید مہر شادی اور عبدالرحیم لاہور میں آیا اوس وقت سوہا سنگہ لہاسنگہ گوجر سنگتیں جاکاں لاہور سبقت اور اس
 طرف حکومت سوہا سنگہ کی تھی اس سے اعانت لیکر ہر حکم الدین نے عرب روپیہ میں دہے کے چند چارہ دریں لائق غفر
 تیار کی مقدار ان مہر شادی مہر عبدالرحیم ہی یہاں آکر اور اوہوں سے بہرہ و سیکر دی کر کے یکجہہ میں وڈی شہ
 کر کے نکالی یہی داصح ہو کہ ہر حکم دہر شادی مہر عبدالرحیم بیوں جیتی مہی دلہاں مہر عطلت السکت
 اوس کست اپنا رہ سو میں میں ماعت سوہا سنگہ اوہوں نے چاہا کہ ماع ماسا کو حواء ار شرا ہوا ہر مریت کو
 منظور موصیٰ آنا کر لیں اس پر سوہا سنگہ نے پانچ سو روپیہ بدد صحت دیا اور اوہوں نے ہمارا روپیہ ایسی گروہ
 حرج کر کے کوت فصل اور ڈیوٹھی ستالی سائی فقط تعمیراری حیل کے اوہوں نے نکا مات سکا یہی
 یہاں سامی بعد اوس کے شدہ شدہ آنا ہوتا گیا فقط ہر حکم الدین کے ہاں چار میٹر چڑھی ایک مہر عظام ہر دوسر
 احمد کش الشہوہ مہر مان میرا سلطان جو تھا احمد کش اور مہر شادی کے ہاں سی عار میٹر سو ایک ر سجادہ در پٹن
 تیسرا شرف الدین جو تھا امام کش دہ تیوں کو ہو کر گراؤ لاؤ کی ماتی رہی اور امام حسن سرداری کر کے ہر شرف الدین
 سو شرف الدین لاؤ لہ کیا اور عظام محمد کے تیس فرید ہوئے ایک موصیٰ میں دوسرا امام الدین تیسرا تیس الدین موصیٰ الدین
 امام الدین لاؤ لہ گئے اور تیس الدین کا ایک فرید قائم دیں و جو دہے اور سلطان کے میں فرید ہر شرف الدین
 کرم کش ہر کش دو کرم بخت اور امیر کش ہی موجود ہں کرم کش کے ہاں ایک فرید میرا حسن اور امیر کش کے
 پانچ فرید عراج اکام الدین محمد دیں محمد کش فصل الدین بہہ سب موجود ہں اور مہر مان کی ہاں ایک فرید عظام
 ہوا جو اب رہا اور سریک لہواری ہوا سو کہ ہاں میں فرید ایک میرا لی حسن دوسرا مولیٰ داؤد تیسرا علی گوہر بہہ
 حال ہر حکم کا ہوا اور مہر شادی کی چاروں فرید سے بہاؤ لاہوئی راہ بھاگو بہاں ایک بیٹا عبدالرحیم چکا داباؤ
 مٹی عمر الدین ساکن سادہ حواہ اس کا مالک اور طلب الدین دلد شرف الدین کا ایک فرید کرم الدین موجود
 امام حسن کے میں فرید ایک عبدالسار دوسرا نور الدین میرا صبح دیں ہر نور الدین کے ہاں تین فرید ایک میٹر
 دوسرا جم کش تیسرا عبداللہ اور مہر عبدالرحیم کے ہاں دو فرید ایک سو دوسرا ماہیا بہرہ کے دو فرید
 ایک عمر دیں دوسرا امیر الدین بہرہ و وفوت ہو گئے اب عمر الدین کا فرید امام الدین اور امیر الدین کے دو فرید

ایک ہفتہ دوسرا فضل الدین موجود ہیں فقط یہ وہ نوان کوٹ پہا چارمی ہے چونکہ اب حصہ میں سال سے آر
 موضع میں آبادی بکثرت ہو گئی اسلئے امام بخش اور مان منہ داران نے اپنی زمین میں نالی کی پارکاؤں کھدوائی
 دشمالی میں ایک اور گاؤں آباد کیا ہے اور نام اوس کا نوان کوٹ خور در کہا ہے اب وہاں مالکیت مہارام بخش
 و غلام فرید ہے اس گاؤں میں اونیس گہریستی میں دوکان ندارد اور فاصلہ اس گاؤں کا موضع نوان کوٹ
 سے تھینٹا ہزار کروں گا اس نوان کوٹ کلان میں کل مکانات سکونہ پانسو و جس میں دوسو ستائیس گہ
 بہا دین اور ساٹھ دوکانیں جس میں نسل آباد ہیں اور باقی میں اسباب رکھتی ہیں اور چھ غیر آباد وسیعہ
 فقط بوقت مردم شماری مرقومہ یارہویں دسمبر ۱۸۶۲ء ہٹا رہا سو ساٹھ عیسوی کے یہاں کے ساکنین نوان کوٹ
 چار سو ستتر شمار ہوئی تھے مرد و سوا ونیس اور عورتیں ایک سو پتالیس اب باہر دروازہ شمال روئے ہتر
 کھرقام و پختہ سکونہ اریان و مزدوران وغیرہ اور جنوب روئے سات گہر مہتمم و تیلی و چوکیداران جو کار
 جواہر گری کرتے ہیں بن گئے ہیں باہر دروازہ شمالی کلان کے شمال روئے ایک تکیہ المشہر تلیان والا ہے جسکے
 غیب روئے ایک والان سہ درہ جس میں معرفت غلام فرید و امام بخش منہ داران الہی بخش فقیر رہتا ہے غربت
 متصل دیوار بدیوار ہڈا پٹوار گہر ہے اس موضع کے متعلق تین چاہ ہیں اب یہاں کا معمول ہے کہ جو کوئی اندر
 ہر اس گاؤں میں نیامکان ڈالے تو ایک دور روپیہ بطور نذر نہ مالکانہ منہ داران کو دے اس گاؤں میں
 اور ماسو چان مزدور و چاہ آب نوشی بارہ خور و کلان میں فقط کہتے ہیں کہ بوقت تعمیر باغ اس نواح کے
 زمین مقبوضہ و مزدور دوسو زمیندار کی تھی زیب النساء نے اوس سے یہاں کی زمین واسطی باغیچہ کے
 تو اوس نے انکار کیا چونکہ یہ جگہ پسند خاطر زیب النساء کی ہو گئی تھی اس نظر سے اوس نے روکو کو بہائی اپنا بنایا اور
 اور بالعرض اس زمین کے سہ چند زمین شاہدہ کے متصل اوس کو دی اوس نے وہاں دوسو کا پتیا لہ آباد کر دیا چنانچہ
 اب تک وہ مکان مشہورہ آباد ہے۔ **حال زیب النساء** یہ شہزادی صاحبزادی حضرت عالیہ
 بادشاہ کی بی بی تھیں اس کا مخفی چنانچہ دیوان مخفی مصنفہ اوس کا مشہور و معروف شاعر سی بہت
 بہت اچھا صاف و بے شکہ پاکیزہ تھے چنانچہ مرقومہ ذیل اشعار اس کے دیوان سے منقول ہیں
 خند واری میں * * * * * ایچو بوی گل گل پہنہاں * * * * * رم اور نین

[illegible]

یابن قنبر نے کہ زینب النساء بیکر حال سے باخبر ہو جاوے اور مع من در طلبت گرد جان سیکر دم۔
 گیارہ سو تار ایک مقلی البیرجی کے ہنرمین کے ہمارا بالاجوہ پہ مصر سکر زینب النساء کو معلوم ہو گیا یہ
 ناقص نان ہے اسو اسطر زینب النساء نے شکر اسکے جواب میں بوقت دل پہنکر کے یہ مصر غنائی کہا
 (جو سر بازوں کا معمول ہے کہ بوقت دل پہنکر کے پانسہ مطلوبہ کا نام لیتی ہیں چنانچہ کوئی کہتا ہے کہ پون پان
 اور کوئی کہتا ہے کہ چہ تین نو) منحصر عا کر بادشوی ہوئی زلفم زسی پیشش پیچ و در یک
 بہ ایک اور لطیفہ عاقل نان اور زینب النساء کا کتاب مباحث النحال میں نقل کیا جاتا ہے کہ جب
 روین ملک بوقت طیارسی باغ ہذا زینب النساء نے ضیافت کل مراکی کی اور آپ اوپر بالاسی بام بیٹھ کر
 ہر ایک سے شکر قدوم کہتی اور باعث زندامندی استفسار کرتی تھی اس ضیافت میں حاضر
 شاعر امرافقہا و علما جمع تھے اور اس ضیافت میں حکم تھا کہ ہر شخص جو چیز طلب کرے کرے اور
 جو مانگے کہو اسے ناقص خان نے ایک پرچہ کاغذ پر لکھ دیا کہ سبھوشہ میخو ہم اسمین لطیفہ ہے کہ سنو سنو
 بی سن ظاہر اتو قسم شہا سی اور اگر سنو سنو سن کا لفظ نکالو البین تو بوسہ دے جاتا ہے زینب النساء نے
 وہ پرچہ دیکھ کر فی البدیہہ ہشت رقعہ پر لکھا کہ از مطبخ مادر بخواد اسکی بھی دو معنی ہیں ایک یہ کہ حکم
 باورچی خانہ سے مانگ دو سکر یہ کہ اپنی والدہ کی باورچی خانہ سے مانگے یہ سکر عاقل نان نامہ ہوا
 بعد قراغت طعام لڑ زینب النساء نے سب کو حکم کیا کہ سیر مکانات باغ کریں جب عاقل خان کی قریب آئے
 اور وہ سیر کیاں انھن آیا تو زینب النساء نے فرمایا کہ امیر عاقل خان کل مکانات کی سیر کی اور عرض کی کہ
 ان ملک زمان سب مکان دیکھ لئی مگر پنجہ کا مکان نہیں دیکھا یہ سکر زینب النساء نے کیا اچھا جواب دیا
 شکر دبا کہ مقام انوس ہے کہ جس راستہ سے تم آؤ وہی راستہ نہ دیکھا فقط احوال محض

محکم الدین جسٹر اول باتفاق اپنی بہایوں کے ضعیف توان کوٹ باغ
 زینب النساء ایک مین آباد کیا تھا ہر حکم فرمیں ماکون کہو نصف میں شدہ شاد
 خوب زور پکڑا اور سو بہا شکہ اجد اسحاکم کو اس پر اعتماد کلی ہو گیا آخر کہ در راز ماسی لاہور پر نقل

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

میں جاسچا مندرجہ ہر مثنوی موزارسی موضع مورانوالہ اور روپیہ موران شاہی اور سجدہ مورانوالہ
 اوسکی انک موجود ہے اور بیان بڈا کنجہ ہا بنجا بوی مورانکا جو پسر مولان طوایف ہمشیر موران ہی انکنا
 اوپنشن خوارا سے اسکی باغیچہ موران شہور جو اب شرفروید ڈاک بنگلہ لائیکو کوئی زر خریدہ خاصا صاحب موجود
 ہمارا اجہ بابرین یاست ورا بلی الاعلان موران کی کہرمانی اور جو کنرنا ہوتا تھا سو کر تہے اور موران
 کا محکمہ عدالت اور دربار علاحدہ قائم ہوتا تھا کیا مجال کیسی تھی کہ کوئی حکم بیوی موران پر انگشت کرے
 جس جا ہی سچاوی جسے ٹراوی اتفاقا قدرت الہی سے فیما بین ہر محکم و بیوی موران کچھ شکر رنجی دریا
 اتنی حتی کہ بیوی موران فراسکو کہا کہ میں موران نہ ہوں کہ تجھی گاجرین بکواؤن اوہل جواؤن تہر
 محکم نے کہا کہ بغیر اگر میں محکم ہوں تو نہجو مجلسونین پنچواؤن: یعنی ایسا نا دار کرو گا کہ مانند اور طوایف نکلی تو
 کہر کہہ ناچو تہر سے ہمارا اس خرقہ کو سکر: کہنکی معاملہ میں نہ دیتی تہے بلکہ سیائی خود و لو کو خوش
 کر چوڑ تہے اس شاہین ہر محکم انی موضع نوان کوٹ میں قلعہ کوہر سنگ سو پیٹھ اہا کر مقرر کی ہر تو
 بہد حال ہوا کہ ہر قسم اجناس و غلہ و مین فروخت ہوتا تھا لیکو کوئی چیز سو امی نوان کوٹ کی غلطی تھی کو
 کہ ہمارا جی حسب خواہی بیوی موران کی بارا اسکو اشارہ موقوفی پیٹھ کا دمانسہ کیا مگر اسکو سچا خود ہی
 خیال و مانع میں بیٹھا ہوا تھا کہ ہمارا جہ دست نشاندہ میرا وہ کچھ خیال تعمیل حکم ہمارا ج کا کرنا اور سہا
 سو غافل تہا **باسمعی** در سکین مورخانہ مارکہ ویدہ ہر کردن اہل خرقہ زنا کہ دیدہ این بھنران
 و نامی طلبندہ اسپ زن و سلطان فادر کہ دیدہ اور یہہ ہی نہ سوچا کہ بادشاہ کا قرب آتش
 سوزان ہو بادشاہ کو اپنا دوست نہانا چاہیو اند نوین ہمارا جی نر زور بیت پکڑ لیا اور تمام چور و پیر
 و نمبر داران نواحی شہر کو عطا کی انعامات و تقرر خدمات اپنی ساتھ گانہہ لیا تھا ایک روز یک نشست حکم ہر
 ہر محکم دین کا جاری کر دیا: یہ خرب نوان کوٹ کی جو شہر تھوڑی کہ ہوتی ہی تمام دربار لجا غامبوی
 موران طوایف بول اٹھا کہ ہمارا جی واقعی ہر محکم بڑا سنگبر اور مغرور ہے وہ حضور کو کب خیال میں لانا
 ہم اہلکار جنگ سپہرہاں سنگہ دماڑ دی کہ مینو تخت سلطنت پر بیٹھا یا ہرین جاہون تو ایسی اسکو
 رہا ست سر مغول کرادون پس اثبوت ہر محکم کی خرب عمل میں آگئی بلکہ بیان تک اوسکی تک غر

ہر خلیفہ کہ لوگ عورت کو یا عاصوں میں جو جو چھوڑا کرتے اور مال و متاع اور سکا یک لخت مسطہ ہو گیا
 نہ وہ عکس ہی اور نہ وہ در و دار راہ وہ سب جواب ہو گیا کہ ہر صاحب کی ہر کے بیا ایک کوڑی سیکو
 ملی ہی اور ہر ایک ہر وہ ہر ہر لوگ مٹی ہی ہاں اسکی قدرت حق ہے جو ماہر سو کرے حتیٰ تا
 شہاد و حسی چاہے گناہ و دامن دم مار کی نگاہ میں اس مقام عبرت ہے کہ اس جو ہی سوران کی پیشکش
 و رسید ہوتی رہا سہا سچ ظاہر مدکی آوارہ ٹری ہے اور رحمت سگہ کام و نشان مسعودیاست
 صاحب ادھر ایک دیبہ کے معرول الریاست ہو کر مقام لندن فوج کہاں ہیں اور وہی لاہور اب رہ کر
 صاحبان عالی سارے واللہ غالب علی کل حال **حال مقبرہ سید نواب صدر**
جہان مرحوم موضع سوڈھی وال جو لاہور سے پندرہ میل طرف لگی موضع نواں کوٹ کو فتح
 دس کر سال رو بہ مقبرہ نواب سید جہان کا ہے یہ جہاں جہاں کسری میں امیر کبیر ٹکڑی ہیں اصل نام
 اکا سند الدین اس کندہ کر کو موی چوڑی پیمہ قد آدم راہ آمد و رفت خوب رہے موصوف مقبرہ مشہور
 بہ درہ اس سے مدہ خط ایک در کشادہ ہے اندر اس مقبرہ کو قبریں عکس تفصیل سمجھو سندھ
 سندھ الدین سندھ الدین در پیدہ ہدی سہ سادہ تعداد جس سرو سندھ گرم علی سرو سندھ
 سندھات سادہ سہ انکی اولاد میں مچھ میں قبریں پختہ اور دھچہ کلام اندر باہر درت خوشی بہ فرو
 س ایک ہزار سن میں ماہی ایک ہر سلطانا و گارتیاہر خوب روہ اسکر ایک تنکبہ اور ایک سندھ
 اور ماہ مرد و ملک سید سادہ لہی سادہ و نام سادہ اولاد کی بین گہر سادہ اور مارک تادہ اور خوب سادہ
 جمعی ہی روضہ ریل لسا کی نواں کوٹ میں کر میں اور الف شاہ سکندر شاہ لاہو میں موجود ہیں
 چوڑی مہر ہر ہر ہر فرس عام یہ قبور انکی اولاد کی ہیں پوشیدہ نہ ہو کہ معدودات ہماںوں آباد
 محمد طلال الدین اکرماد سادہ تخت دربی پر سوس و ماہو تو معد جید و ربب ماسارن ماموں ہر
 مارہی مرا حب کر کے کلاور میں آٹوٹا و لی سمراہ یہ سید سندھ جہاں پہلی ہے معد جید روز کی ماموں
 کاسر کلاور میں آباد و وارہ شکستہ حش تحت تنبی کلاور میں مسعود ہوا و کاسر لاہو میں آٹوٹا ہی
 سرادہ مہ کی مالگیر اور خطاب نواں ہر سندھ جہاں خطاب مایا معدہ اہوں در مارہ موصفات میر

نقیب آباد کو گوتمز ناب سید الدین الخاٹھ بھدرچن گوتمز سید سادات خان پسر گلان گوتمز سید سیف خان
 بن سید صد جهان مرحوم گوتمز سید کن الدین بن صد جهان مرحوم گوتمز سید عنایت الدین سید سادات خان
 بن سید صد جهان گوتمز مرزا موسیٰ و سید فرید گوتمز مشترکہ گوتمز سید وڈا گوتمز سید شاہ گوتمز سید باقر شاہ
 گوتمز سید علی صغر گوتمز سید عبدالغفور المشہور شاہ تاریخ وفات سید نواب صد جهان مرحوم کی سال یک ہزار
 انیس ہجری مفصل حال ان کا کتاب اکبر نامہ میں موجود ہے۔
 کہ سید نواب صد جهان کو تین صاحبزادے
 ایک سید کن الدین دوسرے سید سادات خان تیسری سید سیف خان تینویں سید کن الدین اور سیف خان اولد سید
 اور سید سادات خان کا ایک سید عنایت الدین شاہ اور کا سید حفیظ اور کا سید محمد علی بیٹا ہوا اور سید محمد علی کے
 دو بیٹے ایک سید امام شاہ دوسرے سید قادر بخش لا ولد سید امام شاہ کی پانچ بیٹیاں سید غلام شاہ سید امام الدین
 سید شاہ سید بہادر شاہ سید شرف شاہ سید احمد شاہ سید امام الدین گلہر شاہ اور ہر شاہ کا چار شاہ نس
 نو غفور شاہ کی بیگم رشتہ دہلی دو بیٹے سید حسین شاہ و الف شاہ لاہور میں موجود سوڈھی وال کے شرفیہ
 ایک بقیہ ہشت پہلو سید سادات خان فرزند گلان سید صد الدین مرحوم کا ہی یہ روضہ خور و ہم شکل ایسی
 روضہ کو ہے اندر اسکی چھ قبریں ایک سید سادات خان دوسرے سید عنایت خان تیسری سید بہت علی و کرم علی و
 سید شہاب الدین سید شرف علی کچھ نام نام خانقاہ سید عبدالقادر ثانی
 یہ خانقاہ حضرت شیخ عبدالقادر ثانی کو فیما بین سن ۷۰۰ جل اور موضع مزنگ کے واقع ہے شمال مغرب و یہ
 اسکی خانقاہ میر یعقوب صاحب کی اور پاس اسکی ٹبر والہ مشہور جو عہد ثانی سلف اولاد میر محمد یعقوب کو متعلق ہے چنانچہ
 ایچانان کا تاجن سید احمد شاہ بنجد نواسگان شید محمد یعقوب صاحب اور اب تک یہ نواح گزر قلعہ مشہور ہے سابق
 یہ ملک دولت آباد مکان بڑی تہا اور گرد نواح اسکی تمام قلعہ جات منصفہ ذیل آباد تہی قلعہ میر محمد قلعہ میر احمد
 خان قلعہ میر کفایت خان یہ سب لگ اولاد سید عبدالقادر ثانی سے ہے بہر بعد خان بنجا و رشتہ ام قلعہ
 نواب میر محمد قلعہ میر اکبر اسی گز میں تھیں ہو اسید شاہ سوار اولاد سید عبدالقادر ثانی سے سجادہ نشین خانقاہ
 شیخ طاہر بندگی اور نیز اس فرار کے میں حال میر یعقوب میر یعقوب بن میر محمد زبانی بن میر حاجی اولاد قلعہ
 بیران سدھوہ ہمارے میر منو صاحب کے یہاں آئی اور بعد میں حاکموں کے ساتھ امیرین جسٹس کہ قلعہ میر اکبر آباد

نشین ہو کر قابض محالات و محاصل ہوئے اور سید سلطان اکبر جو پردہ خورد انگہ ہے انکو بہانہ دے
 بیٹے ایک سید معروف و مشہور پیدا ہوا اور سید حاجی کو بہانہ میفتح محمد جو بعد انکی بدستور سجادہ نشین
 ہوئے بعد شاہ جہانی سید محمد معروف صاحب فی حضرت عالمگیر سے کچھ رسائی پیدا کر کے حضرت فتح محمد
 صاحب پر دعویٰ تہتم معافی کیا اور عالمگیر کا منشا ہی تھا کہ محمد معروف صاحب سجادہ نشین ہو جاوے مگر
 کہ شیخ محمد معروف اور سید فتح محمد کا مقدمہ رو برو حضرت شاہجہاں بادشاہ غازی کو گیا سید فتح محمد نے کہا کہ والد میرا
 سید حاجی کلان فرزند اور سجادہ نشین حضرت سید عبدالقادر رانی اور نیز قابض محاصرات و محاصل تھا اور سلطان
 اکبر نے کچھ دعویٰ کیا حصہ مقرر لیتے رہے اور تقسیم حصص اسوقت ہونے لگی کہ ایک حصہ فرج لنگر اور دوسرے حصہ
 جو وہ حسب حق خود متعلقوین تقسیم کرتے تھے اور بقیہ تیسرا حصہ دونوں بائیں سید حاجی و سید سلطان اکبر نصف نصف
 تقسیم کرتے رہے اسکو بھی لایق ہے کہ اسی حصہ مقررہ پر قائم رہے اور اسواہ اسکو بحین حیات حضرت مرحوم خود
 مریدان آئی تھی وہ بلا شرکت غیر سید حاجی صاحب لیتے رہے اور دعویٰ سید محمد معروف صاحب کا یہ تھا کہ فوت
 سید حاجی صاحب جو حصہ بائیں صاحب کو جاتا تھا میں چاہتا ہوں کہ اس حصہ سے چھو بھی ملے اور آئندہ نیز یہی تقسیم
 ہو جاوے کیونکہ میں ہی پوتا ہوں شاہجہاں فی حکم دیا کہ ہمیں مقدمہ سمجھ لیا ہے آج تم شریف لیجاؤ کلان ہم
 بذات خود برسر موقع ہزار معلیٰ شیخ عبدالقادر رانی آؤنگے اور جسکو مناسب لگا دستار سجادگی و دیگر شاہجہاں
 کا ارادہ تھا کہ حسب سبب ارش عالمگیر دستار سجادہ نشینی سید پیر محمد معروف کو دیوے اوس رات اتفاقاً عالمگیر شاہ
 جہان کیندھت میں تھارت کو عالمگیر کو ایسے دردمی ہوئی کہ سبحان عاجز ہو گیا اس تکلیف میں اسکو اہام
 ہوا کہ تو کیا کرے ہے جو سجادہ نشین ہمارا ہی ہے ہمیں ہرگز غول و نصب کر لگا تو تیری سلطنت میں غول و نصب
 ہو جاوے گا یا دشاہ نے بہت خواب سکر دوسرے روز علیٰ نصیب سید محمد معروف کو کہا کہ میں ابھی سجادہ نشینی مقرر
 نہیں کر سکتا خود حضرت شیخ عبدالقادر رانی کی مرضی مبارک یہ ہے کہ سید میر فتح صاحب سجادہ نشین مقرر
 رہیں سو آپ کو مناسب ہے کہ آپ دعویٰ سے درگزر کریں اور واسطی خوشی خاطر لگے ایک چاہ مختصر رہے
 تاکہ عمل ہو تا ہے سند لیلو تیس سید فتح محمد صاحب سجادہ نشین رہے بعد اسکے جب ملک ایران ہوا اور بعد
 خان بہادر بھی لگے گویا تو دمان بھی اباڑ ہو گئی اور نام و نشان دولت آیا داور قلعو لنگر نام و نشان قلعہ

محمود میں جس میں گہرا دریا بہتا ہے ہر پہر سکھاں وہ بھی مصلحت و گنتی اور گنتی ایسا لائق رہا کہ دیکھ کر
 و تامل کر کے اس نام والا وسیع ممد سما و میں رہتا اب وہ مملکت و جوہر میں ایک حیرت انگیز عالمگیر و
 مقام علیکہ جہاں اب مملکت کیا کرتے اور حضرت سید محمدؑ اسرگندہ موالید اسکی اس جلیس حضرت شاہ
 المعانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ حاجی صاحب و حضرت شیخ عبدالکامل ہندو کا کہ فرمایا ہے
 بعدہ آب کا ایک مار میں ماس و جو مری سا جہاں کا تھا مٹی مٹی میں جو رہا ماس کا مٹی سے بہت
 تھوٹ صاحب و جامع محمد صاحب کو لا کر دیا گیا مقررہ والا و مقررہ مقررہ و مرگ موجد و نام اسکا
 پساہ و مری مری صاحب کی قریبی مری بہ لپیں دگر وہیں سے اس مقررہ کو لاوا ادا لوگ شاہ رہا کا
 کسی میں اور مری الاصل قریب رہا کی ماس روئے کہ مقررہ مقررہ مقررہ مقررہ مقررہ مقررہ
 ہر بعد اسکی بہت بہت مقررہ و مقررہ اور امارت پر مقررہ کھاں میں مقررہ شاہ نام ایک مقررہ آنا چاہا
 موجود ہے

تفصیل عمارت خانقاہ حضرت سید عبدالقادر عثمانی

ایک مار دیواری حسی بہتہ التان عمارت شاہ جہانی حکما دروازہ اندرون محرابی چار رہے
 عرب روئے ہو دروازہ کی سر پر دو گندیاں حسی چونکہ دروازہ کی سال و حویہ روئے کی دیوار میں عمارت
 وہیں محرابی سمت حکما لک کر اور عریں ادا کر اساع ڈھڑا کر اور دیوار شمال روئے کو ماسہ میں ادا
 ایک ہں الا حکما و مہن محرابی حویہ روئے اور عقب قالموتی حسی دیوار سرقی کے ماسہ میں حواب و دروازہ
 نشان محرابی ماسہ لکے ادا ہو ہو موافق عرب روئے کر دو درجہاں مفسدہ جو گچ اس مٹی
 کی دیوار میں طرف حویہ شمال ماسہ لکے ادا ہو ہو موافق عرب روئے کر دو درجہاں مفسدہ جو گچ اس مٹی
 یا روگو سویر بار بار چار چار ایک چوہر حسی ایک مٹ مٹا و پیر ماسہ حسی حساب مدی و العادری
 کی مود و مود و مود اور اسی گوسہ میں معاملہ دو کر گندہ چلہ جو گچ بہتہ کھڑا ہے اب وہ مرقی اور حویہ
 طرف مقررہ کر گاسے مگر اس سے معلوم ہوا کہ یہ گندہ ہی اندر سے دوسرے پہاڑ عرب روئے چار دیواری کے
 کوئے مٹی میں ایک چوہرہ ہمام جس پر سور کی اولاد کی ہوتی ہیں

تفصیل عمارت

مزار سید یعقوب رحمۃ اللہ علیہ چار دیواری مری مری عبدالقادر

اما کر جیڑا کو میں میں پیکدی اور کہا کہ عدلی اگر میرا منہ عادی کر باجی اور میری کوری میں کچھ رکت ہو
 تو بہ سلی میرے سر پر مانگی اور اگر تو رسد دلا ہی تو رو کر اس سلی کو چاہ سہ کمال مالوا جمع ہو کر قاضی
 کو پاس لائی ہو قاضی نے اسکو کھار کر مگایا چونکہ مقدمہ ایک جھس طرح کا ہوا تو سرور و خوشی ساہیو گڑھ
 کیا شاہ عالمگیر کے رو رو جتے نہ گیا تو صدر اعلیٰ ستمبر نے کہا کہ اگر بہتیر صاحب کراستہ ہو اسی سلی کو لے
 نکالی ورنہ میں کالتا ہوں بادشاہ مراد دیکھی اس عساکر ماہ پر کئی اور حکم تاکہ وہیں اسامہ رو رکھا
 چاسمہ اول مالوا کچھ کلام پٹینا مارا مگر وہ سلی اور نہ انہی بہر ستمبر انہی بہر ستمبر ساجی صادق سی
 چار کا ماں میں جہاں توسیع سرعت ملی ماہیں وہ اصل ہیں سکی گت انہیں اندر سہال
 ساہ سر صاف تھا سفید تنک میں کان کعدہ تاکہ دیکھ تفراتہ امت و روح سودی رسول حال حال دلی فخر
 گاہ ہو ماقول حسب ستمبر کہ کچھ تو سلی ماہ میں کل کر اسکو سر پر لگنی حل و سیر وہ سلی سر پر لگنی ہی تو یہ سہ
 بولا سلی کہی اصل کو راگ اسامہ کے میں میں ہاگ چوری ماری سدا پر بہری کام کر وہ جت بولا
 دہری سلی سل کا ہل سی کہی با مانا تک سلی کو میری ماہ ساہ وہ حال دیکھا مگر کئی اور میں سدا سکی
 بہر سلسلہ کر فیصلہ جمع ہو کر اس سلی مانگی گے ادھی سلی میں سے کہ جسکے تو ماہیں ہوتی ہیں ایک تار دیر دیر
 کو اور ایک پتھر ملائی کو اور ایک مدی کو اسد ایک مالوا کو دی اور ایچ ماہیں اسے پاس کہیں سوا تک علم
 سہر سہامی سر پر سلی ماہ میں فقط اور بہر ستمبر اعلیٰ قوم مدوارا وہاں انہی سندی کبھی نہی اصل دلی
 موضع ہرام پر صلح کر دس پورہ چنایا تک دیاں او سکا ہاتھ کا کواں لگا ہوا شمال رو نہ موجود ہو چہر
 اس ستر شاہی ساہو ہے چدر اعلیٰ چار پائی تہو ایک صید اعلیٰ دوسرے ماد ولتر انیس اسکو چہر ہاں
 چاہیہ قتل مشہور ہے سہر چکر ماد ولتر اسکو چہر چیت چیں بھی اود رہتا جو جہاں کہا داکت کہتے ہیں
 کہ سہر چکر دانتوں سمیت پیدا ہوا تھا لوگوں نے والدین اسکو کو کہا کہ بہر مولود جو دیاں سمیت پیدا ہوا
 بہر ہاں نہیں ملے آتے ہی اسکو ہی کہ میں نہ کہ پورہ نہ نکو حواب کر گیا اہوں نے کسی آڑ و سر پر ہسکو دیا تو
 کہا کہ یہ چند ہے اور چدر رازیاں ہنماں بد کو کہتے ہیں اسو سلی اسکا نام چدر اعلیٰ مت ہو گیا ادا فاداسہ کو
 ہر انہی شکر ہنماں ہی حشر و مک یو سچو تو لیک مد سگار کر گور وہ یہ اسو صاحب کو کہا کہ آڑ و سر پر

ایک لڑکا دریا ہی انہوں نے قریب ایک سو اٹھ سال کہ یہ وقت اس کے جب وہ اٹھ لایا تو گور و ہر رائے اس کے لئے سنا ہے لیکن
 اور ایک دانی اس کے واسطے نوکر رکھی جب وہ پانچ برس کا ہوا تو گور و ہر رائے نے اپنے دیوان ہاؤس میں رکھا کہ چند روز
 کو پانچویں روز دیکر وہ حسب حکم مدت پر واپس آیا ایک روز کا ذکر ہے کہ چند رات فی دیوان کو جا کر کہا کہ
 روز بروز میرے گھر سے ہم کو اور تم کو تکلیف ہوتی ہے ایک سال اندر کار دینے میں کیجا دید و توبت اچھا ہو
 اوسنی دیدیا چند رات نے اس وقت وہ روپیہ ملاوی کہ دیا اور حلو تیار کر کے خضر اکریاٹھ ویا پر دو سر سے
 چند رات دیوان کے پاس جا کر روزینہ اپنا مانگنے لگا اوسنے کہا کہ تم ایک سال تمام کاروبار میں لپکتی ہو
 اب بعد ایک سال کے تم کو روزینہ ملے گی یہ سن کر ہی چند رات نے آدھا سر اور آدھی دیا ہی نہ دوائی اور آدھا منہ کالا
 کمر گور و جی کی ڈیوڈھی پر گیا دریا تو اندر جان نہ دیا اپنا روڈ ہی پر بیٹھ رہا اور جو کوی اوس پر دیتا کہ
 وارث ہی اور سر کس واسطے منڈوایا اور منہ کالا کیون کیا ہے تو جواب دیا کہ گور و صاحب نے گور و صاحب کے لئے
 کالا اور وارث ہی اور سر منڈوایا جب بہر خبر گور و صاحب کو پہونچی تو شکر تھی اور جب میرے اور میرے بھائی
 ہو کہ وہ سچا بڑا راست گونا گونا چنے کئی متولہ اسکے پنجاب میں بطور مثل مشہور ہیں جب سے دیکھا کہ وارث اندر
 نہیں دیتے تو اوسنی دو پوٹلیاں نکال کر اوس سے بہر کہ دریا تو کہا کہ میں گور و کیواسطے عجیب تحفہ لایا ہوں مجھ کو
 دو جو کچھ تم کو انعام ملیگا میں تم کو اسکا نصف دو کا چھلی ڈیوڈھی والوں نے بطور تقاضی اس کو مانگا دیا جب
 دوسرے ڈیوڈھی والوں نے رکھا تو ان کے چارم حصہ انعام دینے کا امیدوار کیا اس طرح تیسری ڈیوڈھی والے کے
 جب اندر پہونچا تو گور و کی طرف بیٹھ کر گئے ان پوٹلیوں کو سجدہ کرتے لگا جب گور و نے دیکھا کہ پوٹلی تو غرض کے
 کہ یہ دو پوٹلیاں صاحب کمال ہیں جو مجھ کو یہاں تک لائی ہیں یہ سن کر گور و صاحب خوش ہوئے اور کہا کہ
 جو چاہیے مانگ ہم سب کو دینا گور و نے کہا کہ گور و صاحب آپ کا دیا کچھ ہے ہر گور و نے کہا چند رات نے یہ پوٹلیاں
 مانہ میں شکر تھی اور روٹیوں کی ہیں اوسنے عرض کی کہ آپ کی پر تاب سے شکر تھی اور روٹیوں کی ہیں نہ جانے
 ان کو کوئی شہور ہے کہ مٹی والی پوٹلی شکر تھی اور لکڑیوں کی پوٹلی روپیہ ہنگی ہر گور و صاحب نے انہیں
 شکر تھی کا حلو تیار کر کے ایک تھال چند رات کو دیا کہ اس کو تقسیم کر اور جو سب بڑا پیرا ہے اس کو دینا
 نہ تھال حلو کا مانہ میں بیکر سب کی طرف دیکھا اور پر خود کہا کہ گور و صاحب نے یہاں اسکا کیا باعث ہے تو اس کا

بتا ہے فقط پیرستہ نر شاہ فرود و دندے بجایان بنا برہمنی شش کین بعد اسکے اپنی کانیو میں کینی ہاں
 سے جس مکان مور و قی کا انہوں نے تقسیم کرنا منظور کیا و سنہ ہا کہ ہم اس طرح تقسیم کر رہے ہیں کہ ہر ایک
 کو چار ٹکڑے کر کے پچیس تقسیم کروا دیں و لاچار ہو کر گھر اگر اس طرح تقسیم کیا اس سے شہر کی شہرت بہت
 سی ہو گئی معلوم ہوتا ہے کہ وہ لطیفہ گو تخریب پسندی تھا خانچہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ بخشاک کو ہاتھ میں لیکر گور و
 سی ہو چکا کہ پندرہ گیارہ و ہر وہ جہان ہوئی کہ اگر زندہ کہیں تو یہ ہاتھ میں دیا کر مار ڈالے گا اور اگر مردہ کہیں تو نہ
 بر آد کرے گا ۱ نصیب ہی جواب دیا کہ شہر کی تیرہ سی تو ہی ہاں بعدہ کو رد صاحب نے اسکو
 اجازت دی کہ باڑو لوگوں کو بدایت کرو بر کسی کو راہ راست دیکھا و اسی ایام میں ایک شخص مسیحی ہاں شاہ اسکا ہاں
 نیا اور یہ جنگر شاہ اسی ریاں شاہ کا بالکا ہی ہم ہی ہاں صاحب کمال ہو کر رہے چنانچہ بعد اسکا چار چار ہوئے
 ایک مشتاق شاہ سجادہ جسکی بازار کہی میں دوسرا وادہری شاہ اسکی سجادہ و نالہ میں سب با وادہری
 اسکی سجادہ سادہری میں جو مشعل و نالہ ہے چوتھا با وادہری اسکی سجادہ ہی و نالہ میں ہے با وادہری شاہ
 کا چلا با وادہری شاہ جو بیکہ میں بڑا مشہور ہے اسکا چلا با وادہری شاہ اسکا چلا کہ شاہ اسکا چلی شاہ اسکا
 با وادہری شاہ اسکا گدی شاہ اسکا با وادہری شاہ اسکا با وادہری شاہ اسکا گدی شاہ اسکا گدی شاہ اسکا گدی
 شاہ مہنت جواب لاہور میں اس مکان جنگر شاہ پر فافض ہے ماسوا اس کے ہزار چار ملکون میں مشہور ہے
 موجود ہیں یہ جنگر شاہ بھد نواب خان یہاں رہا ایک روز کا ذکر ہے کہ لوگوں نے نواب خان بہادر کو مارا
 کہا کہ مٹی دروازہ کی باہر جو ستہر مشہور جنگر شاہ رہتا ہے اسکو مکان عالیشان بنوایا ہے حکم ہوا کہ اسکو
 لڑاؤ جب وہ حاضر ہوا تو خان بہادر نے فرمایا کہ اسی جنگر شاہ تو مسلمان ہے یا ہندو اسکو کہا میں دو نوہر
 مشرک ہوں مذہب اصیل کل ہند مسلمان کا دعا گو ہوں نواب نے خوش ہو کر سکونہ سنا یا تاریخ مرقی
 جنگر شاہ کی پہلی تسوچ مشہور ہے چنانچہ اسکو سکا سادہ کر دینے تا بعد ہمارا جہر رنجیت شاہ ایک روپہ
 پیادہ اور ایک پیسہ دوکان کا مقرر کیا اگر ہر روز کہ اگر نہ تھے اب تیسری دن فقط شہر سے سامنے
 مکان ہر ملک میں ہے رنجیت شاہ کی وقت اسکان کیو اسکی ایک روپہ دو پیسہ بطور ہرم ارہہ ملتا ہوا
 فی گھر ایف کر ہر روز ایک پیسہ مقرر تھا اسوقت یہ لوگ بڑے شہر ہوں تھے چنانچہ جل شاہ نامی شہر

تہذیب اور داریہ میں عسی کا ٹھکانہ لیا ہوا تھا اور سواروں پر ہر سادہ جنگی سارہ گرا کر سب اہل
سومناویں مار کر اسی اور رہے لیکن شاہ عرصہ میں سال سے یہاں گدی بستین ہے اولیٰ سکر حشاہ
اور اس سے ہاتھ کشا یہاں مینا ہوا وقت کس سادہ کو اسکا میں ایک رحمت لورہ کلاں تھا جسکے صاحب
معد میں ہوج گئی تھیں اور لورہ کو اور سر جڑ کے قلعہ سے گولی خورالائی تھے کسا پکر صاحب البحر لورہ کو
وہی اسکی مدد سے جید کو بھی دیر گر گئی اور وہاں سادہ ہی صانع ہوا اس سکا میں ایک بہت
نظور گو رہا کس سادہ اور چار فقرہ طور جیلہ ایک ہکاوشاہ دوسرا ٹھیل شاہ تیسری شاہ اور چوہاں شاہ
حدوں مدام سادہ کار ہوں اوقات گذری انکی گذری رہی اور اگر سندو آتی ہیں جو ہنگ بکرمہ بعد ہی
دو نماز میں پہلے خوف پیدا ہل سہرے شاہی فقر میں دستور بودی مڈا لکی کا ما اور سوار سادہ بہت بند
مسلمان میں شکر کہا بھی سوار کو کے ایک ٹرا کھنڈہ مالو کا سر رکھتے تھے اور ماوا جنگی سادہ لورہ کو کاشی چیلو کی
سورج کی اسامیں دستور ہے کہ صرف سوچیں کتری اور داریہ سندو آتی ہیں مگر اس طرف شمال داریہ
یکہ تھے اس ایسا مکان کا در آمد وقت سرورہ اور چوکیت معطابق بختہ اس چوکیت چوٹی کو اوپر باہر
سورج کی طرف محراب سعید تھا جس میں بسیار تصویریں گورہ مالک دیوی و عتر کی چوہ ہری موی اور
سر چوکیت ر ایک تہر (حیر مویہ کیس ہے) حشری موی اس در کی اندر مکان دیو دی شتہ شکر کی
انکی مکان طوا اسکا سادہ و خوت یہ دالاں خود الاں کہ شمال برویہ ہی اسکے خوب رو رہیں وہیں دو
معد میں سے معدنتوں خشی اور اندر دالاں کی طرف سری ایک خورہ کو پٹری حوت ویکالاں سجدہ و خرا
اور نما میں اس دالاں کو ایک چوہرہ پختہ جو کچھ سکا طول سات قدم اور جس پاچ قدم ارتفاع ویدہ ہٹ
اوسپر اکدر حیت مثل کلاں دلوڑہ کہڑا ہے اوسکا کہ تہہ سب کی طرف بطور راعیہ اسمین تیں چارویح کیلا
اور ایک سورج میں اور چند پوٹہ کل عباسی شمارو نیہ ایک مکان کسادہ اور یہی کئی کو پٹریاں و دالاں
ہیں چاہچہ شمال کی طرف سر میدان پریش کی شکاہ اسکی خوب رہیہ ایک حوترہ بختہ معد و چوہو و چاہ
حرجی دار جس چوکیت چوٹی لگا ہوا ہے اور اس تہرہ چاہ والد پچھا صاں کی آٹھ تیں تو اور شمالی میں جنگ
لکا کی تصویریں معدام چند و پھرہ و عترہ خلی دیوار میں باواناک اور شمال رو رہت ہو چو دیوی

شیر بر سر اور اور جنوب روید کش اس مندر ہے وغیرہ سب تصاویر اس مکان میں خوب روید گنبد سادہ کنگر
 شاہ اسکر گردن و نواح مقام طواف جیسو بند و پردہ کنا کتھر میں مندر گنبد بنی گرو تہ گلی پنچہ سفید نش تصویر دار
 اوسکر میان میں گنبد چھوٹا اور پیر ہاڑی دار رنگین اور کٹھن لروید سڈل سنگ سرخ کی اندر اور در کی
 باہر دیوار مشرق و غرب میں تمام تصویریں و روزہ کی باہر متصل دیوار شمالی ایک تہڑا سپر خور و خور و نشا
 سادہ شرق کی طرف پانچو ٹھیان جھنڈا بنی شاہ سیدان شاہ مسل شاہ رامی شاہ گور کھہ شاہ
 وغیرہ کبن اندر گنبد کی زمین پر تمام فرش سنگ سرخ کا بلفیہ بہ کہ گنبد اندر سبشت پہلو اور باہر سے مربع گنبد
 چارون گوشوں پر اٹھ محراب قالونی اور ان اٹھون محراب مائے یامین والہ کی اور پر اور و خور و اٹھ محراب
 عجبین تصویریں دیوتاؤں کی اس گنبد کی اندر ایک اور گنبد خور و ہے جسکے تہڑے کا ارتفاع فرش اندر و کی
 ایک بالشت بلند مربع جسکا طول و عرض ڈیڑھ گز سنگ سرمہ بنا ہوا ہے اور فرش ہی سنگ سرمہ کا پہ گنبد خور و
 مربع سفید خشتی چارون طرف اسکر چار در محرابی تابینہ بلند گردن و نواح اس گنبد خور و کی طواف گاہ فیما بین گنبد
 خور و و کلان اور یہ وضع یعنی پیر سادہ ہمارا جہ ریخت سنگ کسی اور کھہ میں نہیں گنبد خور و اندر سب بالکل سفید
 بوقت نواب خان بہادر سادہ باوا جھنگر شاہ صرف چھوڑ خشتی پر تھی اور اب جہان باوا لڑکی شاہ رہتا ہے
 و مان دالان تمام تہا پہ سب عمارت باوا جہا شاہ فی بنوائی ہے نصف پنج اور نصف پنج تمام فقیر
 سہرے شاہی لڑکیا ہر سال عبادت مروجہ اس فرقہ کا یہ ہے کہ ہر روز کیشینہ اپنی دونوں ہڈیوں کو پانی سے دھونا اور
 شیریں طعام کبانا اب اس سادہ پردہ و وقتہ سنگہ سجایا ہے اور چرخ روغن زرد سادہ پر ہر وقت روشن تہا
 فقیر وں کا معمول گدائی یہ ہے کہ دونوں ہڈیوں کو دھونا تہہ سچا کر ایسی چلو بولتی ہیں دہن تیری گامی
 باوا دہن تیری گامی وغیرہ اور بابیان سہرے شاہی اور کوئی کوئی مناقب حضرات اولیا ادا کیا ہی
 بولتی ہیں اور اکثر انہیں کوئی کوئی منہ اپنا سپاہی سے کالا کرتا ہے اور بولوا نہیں گدی نشین ہوتا ہے وہ
 وہ گلی میں کفنی کرتا ہے اور یہ اپنی آپ کو سب دوسرا ہی شکر کا و صلح کل بیان کرتی ہیں :

حال مکان علی رنگرین

یہ مکان خانقاہ فقیر حضرت جان محمد خوری کے گوشہ باب میں موجود ہے تمام رنگرین لاہور کو اس خانقاہ کو

پاسوں اور سال میں اگر بعد عرس و ملاقات ہی ہوا ہے سرکار سے حد مگر میں ملحقہ مانعا ہوا ہے جس طرح
 دیار و دیواری حسی میں جو رہ چکی ہو وہ ہائی ہی ایک علی رکھ کر دوسرے ولی رکھ کر
 مال معصل کا ہر چہ بلاں کیا کہیں سے و سبب ہوا رکھ کر لوگ مذکورہ مالی کر کے حضرت بی بی کا مال
 کی ہزار ہاں شریف لای ہیں العیب عند اللہ ان لوگوں کی اکثر قیور و بان ہونی من مفضلہ

حال مقبرہ محمد صالح و شیخ عنایت اللہ

حضرت علی رکھ کر کی مانعا کرتا ہے یہ ہر ایک ایک ٹیکہ رکھ کر گندھ کی مٹھو سے اس میں سرسبز صاحب
 کو بھی سامی میں صوبہ اسکی بہت جلو تھوچ کچ اب رنگ سکا ساہ سلا باہر عمارت طرف اسکی طرف با
 نام حار حرات کلاں میں وراثت محراب کی اندر یہ و ملا دو دو دروازے کے من حصہ یہ اور عمارت کا متصل ہے
 ایک اور گندھ طو لانی معلوم ہیں کہ اس میں کسی عمارت میں فوت ہوئے صاحب وہ گندھ اور بھی عمارت ہا ایک گندھ
 سے شکل اسکی طو لانی ہر چار طرف ماورائی کسے کسوں والی کے گتہا میں۔ و حیو یہ رختہ کار موجود میں
 قیور یا معلوم لا اسم اور گندھ کسوں والی میں دو دریں میں ایک محمد صالح کسوں کی حسی مینہ مسجد عمارت والی اندر
 موی دروازہ کر وجود ہی اور مسجد کی دروازہ پر سے مالی ابن مسجد یا نگار۔ سن آں محمد صالح بہت سطح میں
 ہے اور تہہ انکھار معادہ جو حسی حکما مل معصل کے سرور کو کا دوسری قبر شیخ ساریہ کی حوا سکا دانا
 اور کتاب ہار واس مصفہ اسکی مٹھو و مٹھو ہی لکھی ہیں کہ جس کتاب ہار واس مصفہ کی محسوس اور شاہ لک
 فواد ساہ لی بعد ملحقہ دیا اگر اسی عمارت میں معام اس میں کہ تو لی مٹھو کا وری میں ہر دلیہ ہے معام اسکی
 واسی کی کہ اس میں ہر مکان ہیں و بعض اسکا کارہ میں کہ جس میں سوا مٹھو لکھری اور کچھ فادہ مائل
 نہیں اور گندھ مدامیہ اسی شیخ صاحب الدکا ہر سا ما ہے کہ محمد صالح بعد عمر مسجد اندہ ولی موی دروازہ
 میں فوت ہوا اس وقت شیخ عمارت اندر ہی بہ کسے دیا بعد اسکی تہہ اس شیخ عنایت اللہ مصفہ کتاب ہا
 ہی راہی ملک عدم کو کہ اسی مٹھو میں دس کیا گیا و ماں مارام تمام صاحبان مالتان رولق اور اس میں
 کی حسی ہیں کہ کیا کچھ ہوگا ہمد و فات اکا عہد عالمکے مادہ سادہ ساری اور ہمد ساہجیاں میں اسکی حوس ترجا
 ہا میں اور دوسری میں شیخ محمد صالح و مٹھو نامی صاحب قریبہ اور شیخ عمارت اندہ ہی ما و فات محمد ساریہ

اور تھارہ بیخا پنڈا ہنگ بہ بندہ سجدا و گارٹھا مدیہ جو ہے حال . **شوالہ سیر و سیر**

بہمہ مقبرہ جنوبیہ یہ موضع راوان کہ لاہور سے دو کوس متنسل خانقاہ شہ جمال صاحب خضر یہ موضع ہے اور اگر واقع ہے صورت مقبرہ یہ ہے کہ گردنوں چار دیواری بلندی اب قدر سی موجود جسکا طول چوبیس گز اور ارتفاع موجودہ ڈیڑھ گز اب سین کہیں سے پہلے چار دیواری بوسیدہ ہو کر گئی ہے اور اسکا اندر بیانیہ بین قاضیہ مقبرہ کا تادیوار پونہ سات گز اور گرداس مقبرہ کی چوتھہ ہشت پہلو اور ارتفاع اس تھوڑا ڈیڑھ گز اسکا رشتہ پر گنبد ہشت پہلو اسکی پہلو میں محرابی دہن اور چاروں طرف اسکی چار دروازہ تھیں اب تین بند ایک جنوبی کٹاؤ ہے اور بیانیہ میں چوتھہ زمین سے ایک فٹ بلند اوپر حضرت شاہ کال صاحب کی جو اب کسی کسی جگہ سے شک ہے جو یہ مقبرہ عام چونہ گرج شمال رویہ مقبرہ کی ایک رخت کریر اور غرب رویہ ایک ون معہ چار درخت گوندی جنوبیہ پانچ پھروان ایک گوندی دوون شرف رویہ پانچ بیہنہ خورد گوندی گردنوں اور پہلی درخت میں اب ہاں عرصہ و راز سے مسی نہا معروف تھی شاہ جباروب کشی اور چرخ روشن کرنا ہی فقط یہ موضع راوان قدیمی ہے ہے کہتے ہیں کہ راجہ رام چند کے بیٹے تھیں تو ایک کو بھڑا ہوتا تھا دوسرا چھوٹا تھا چھوٹا قصبہ جو قصبہ آباد کیا چھوٹا سالہ مسی راوتھا او سے یہ موضع راوان آباد کیا قدیمی کا غذات میں نام اچھا اور راوان کہا ہوا اکثر نظر آتا ہے آئندہ واسطہ علم احوال **شوالہ سیر و سیر** دروازہ ۵ - ۶ -
شوالہ کی چار دیواری پختہ جگہ راہ اندوزت جنوب رویہ اسکی غرب رویہ ایک چوتھہ دروازہ اولم بلند چار چرخ دار گوشہ شمالی و شرقین اور ایک بڑا چوتھہ مربع خشتی جسکی پیرسی چونہ گرج ہارون گوشہ میں چار موٹے خشتی بطور نگاہ اس چوتھہ کی جنوبیہ و یہ متفرق درخت بوڑھے سیر و پیل غرب وید اسکی پانچ بیہنہ چڑھ کر چوتھہ پر جاتی ہیں زمین کی اوپر غرب رویہ ایک والان سدہ درہ بوسیدہ اسکا ان غرب کی طرف دو کوہریان کوٹھری شمالی میں ایک اوکوٹھری حسین اب با واجبت رام جو پہلی قبر براگی تھا اب سنیاسی ہو کر اپنا نام سو موٹا کر رکھتا ہے رہتا ہے جس میں پر ایک گنبد خشتی چونہ گرج جسکی دو دروازے ایک شرف رویہ دوسرا غرب رویہ طاق خشتہ چوبی در میان گنبد کی ایک کہنہ لگتا ہے بیانیہ میں اسکا ایک زمین دوز تھری اوپر پشیمانی کا لنگ مہمہ طبری چہرہ وجہ آب شمالیہ پیل تندہ گن سنگین بزرگ سرخ پٹھا ہوا کہا ہوا ہے اب لب بام گردنہ شمالی و شرق

روئے اس کے باغ سپرور پر ملی صاحب سابق تحصیلدار لاہور کے شہر ترقی سوداگر نے خرید لی اس میں دو کوڑے
 ساٹھ ہائی ہیں بہت سوار سہ ہیا اسیری سپاہی ملازم ہمارا رحمت سنگھ ہے پہلی بہاں روپ نوری اور تہا بہا
 اب وہ موضع ہکالی میں عاریا ہے۔ **احوال مکان شہر علی والہ** باہر دروازہ مکالی در
 عوب روئے اس سڑک کو سوار مار کلی سے ملنے کو آئی ہے ٹیکہ حور دیر بہہ مکان واقع ہے اینکر اندراک عا
 عوب کی طرف دروازہ کا شہر و بہ مد طاق شہد اسکے اندر میں قریب ایک نو سپر علی شاہ کی حکمران سربا ہوا
 نو سپر علی شاہ رحمت سنگھ کو مرید کمال اول فوت ہو چکا ہے مکان میں اہل بیت ہی آباد کیا تھا
 اس کے عوب روئے مرطام علی ساہ والدہ سیدہ گوار ساہ حکیم کے حکیم سید ولی ساہ صاحب کتبہ ہونے کی کسی صاحب
 ترکہ کے کوئہ حویلی دعوی عارہ دوازی میں ایک نوڑا لکھ بڑا ہے اس کے چنے ایک یاہ جرحی دار اس کے قریب
 کی شمال کطرف ایک کوئہ ہکالی ایک وہیں حور روئے اور دو ستر ستر قریب اور کوئہ تہری اور ستر شمال روئے ایک اور
 چارہ دوازی حکا در عوالی حور و حوت و سا کے اگر ایک شہ کلان سہر و بہ حور کی گیارہ سن ایک تہرہ چوچ
 سہرہ اہاں سدا و سہر والدہ حکیم ولی ساہ صاحب کی قبر اس کے سر میں قریب نو سپر علی سپر
 بیسے والدہ سہر مرگ ساہ صاحب کی اس کے عوب س قریب و بہ حویلی عاں لڑ و بزرگ شاہ کی اس باہ
 کو حور روئے ایک سہرہ بطور کوئہ مدہ و ہبوط و ایف گرد و نواح تمام درخت اکثر درخت کوئہ ہی تیم اہل سن
 نو سپر علی ساہ ریت تیر علی ساہ فائق و مسٹر تیر اور اس کے ایک سہر دس ساہ ہونا ہر وہ کہتا ہے کہ میں مرید سپر
 سہر علی ساہ کا ہوں گرچہ ساہ قول میں گریا بہہ مکان فامیاں کاستوری چاہتہ حالہ اسکا حکیم شاہ اور
 شاہ کو اس موجود ہی فوت آبادی سہریاں اکثر گرو گرو مکان ہی اسم کا کی بخت رہیں ہی گیارہ سہر
 نو قریب اہل انگریز اہل مالاجی بہرہ طلبیہ دارمی وہی شیر طلبیہ ہے کہ جسے صوبی شاہ سجادہ نشین مانعہ
 باد ہوا لاجپور سے حرمہ کر کے حریہ سپر مکان میں بادا ہتا ہوا چاہر احوال میں دیکھو **احوال شیر شاہ**
 شیر علی ساہ نوم ساداب سحاری سے علم سرعت و طرعت میں بد طولا رکھتے ہیں مسکرات سہر مکمل سہر و طرعت
 علاوہ مدہ شائستہ اجمری مقدس میں وارد شہر لاہور ہو کر بیٹ حورہ والدہ میں سہر سہل باغ ایک چم میں اگر
 حور دکن ہوئی اس غرض میں مسیح شیعہ رحیم بخش مارکتی انعاماً اس باسین گیا اور دکن ہی اسناد پیدا ہوا

حتی کہ بیعت کر لی بعد از ان وہ تکیہ پور شاہ مین جو متصل اس تکیہ کی آئینہ سو وقت اس تکیہ مین غلام طہ شاہ
 مرشد پور شاہ سکونت پذیر تھا جب وہ سو دیکھا کہ روز بروز چہا انکا اہلیت اور از دام مریدان کا کثرت ہوتا
 جاتا تھا تو اس کو کہا کہ دوبارہ شاہ و قلیمی گنجی باب انکا مکان علیحدہ کر لین چنانچہ اس وقت شیخ رحیم و غلام شاہ کرتے
 کرتے یہ مکان تجویز کیا اس وقت بچان صرف نشان پشان اور ایک دخت بڑھیریدہ کھڑا تھا صرف ایک چاہ اور
 سفید زین تھی حضرت اس وقت اس مکان مین گئے بعد اسکے دارا کچھ اور نو عبدالران طوائف ہمیشہ اسکی اگر نادام
 ہوئی اور یہ کوٹھ جنوب و یہ چار دیواری بنوایا اس رسم بخش و خدمت حضرت کی بد جہ کال کی ہر اسکا نام رحیم
 مقرر ہوا یہ شخص بڑا باکھا تر تھا انکا ایک روز حضرت نے چند سنگ جو اکثر مدار سی فقیر سر پر کہتی عنایت کی اور
 ایک شست خاک سر پر ڈال کر ارشاد کر کہ بڑا کافر پایا یہ تو اسنو بڑا کہہ باقرار مدت العمر کہہ لیا چنانچہ
 اسے عرصہ اٹھائیں مال سے وہ جزا موجود ہی یہ لوگ کہتی ہیں کہ یہ بال اگر خاک تر یا چک دشتی سے دھوئی جائیں
 تو بڑے توبہ مین جسد سے بڑا ایسے سر کر بال مند انی موقوف کرتے ہیں اسنو سر پر نہیں لگاتی اور جب بڑے جانی
 ہیں تو دستار کی موافق سر پر باندھتے ہیں بعد از ان وہ معاملہ خیریر والہ جکا حال مفصل حال ماہ ہلال حسین مین
 مفصل و بیچ سے و پیش آیا چونکہ صوبی شاہ سجادہ نشین مرزا ماہ ہلال حسین سرگرو فقرا خصلع لاہور تھا اس وقت
 تمام فقرا ناراض ہو گئے بعد از ان ہر ماہ ساون ستمبر بروز دوشنبہ بہتیر علی شاہ صوبہ شاہ کی اہل دن
 پہلے رہ گئے اسی عالم بقا ہوا اس جیم شاہ بہت خدمت حضرت کی کی اس سے وہ خوش ہو کر تارہ اینچ مریدوں طالبوں
 کہ حکم عام و دیگر کثیر اصلاحی اور نام لینے والا ہے در جیم شاہ کو فایہ مقام سمجھو ہر توبہ رحیم شاہ سجادہ نشین ہو
 میرٹھا اور زیر کم اسکی شمشیر علی پیر بنیامی اسکا منہ لگا بعد وفات حضرت کی اسنو ارادہ حضرت کی پڑا
 کالیا مگر فقرا اسی نواح لاہور کی اسکی مکان پر آئیں اسکا کیا انصرص وہ پچا رہ چہ بہت لجاجت مین کرتا رہا اور آخر کار
 بڑا ہنڈا رہ بہ خیاقت سند روزہ کیا بعد پیر یہ رحیم شاہ روانہ امرتسر ہو گیا اور شمشیر علی کو درسط چرنی کے
 مقرر کو دیا اس عرصہ مین مسمی بن شاہ انکو پاس کی جانے لگا تا انہوں نے اسکو سر پر کیا نہ پتھر کہ سی انہا بتایا
 یہ بہ دین شاہ قوم کا چارہی بعد از ان جب شمشیر علی فوت ہو گیا توبہ دین شاہ سکا تارہ ہو چکا پیر جب رحیم
 امرتسر آیا تو انہی مکان پر نہ صرف ہو پٹھا اب جیم شاہ اس دین شاہ کو کہتا ہے کہ تو اسکا منہ کیا واسطہ رکھتا ہے

رکھیا گیا نام۔ طالب ماضی حضرت کرام کو خوب کرنے و دیدار گدائی کر باہر اچھ اور وہ طائر انوکھا ہے کہ میں ہمارا
 نام بعد از ہولن محکو سحر و کسی تلاء طائفا عدوت رکھا ہے۔ سا کی حدس کر باہر۔ لیسا۔ دیات جسم ساہ کبھا سحر میر
 اسکا ہاں رہا ہیں چا تافقہ اگر حد اسکا شمس کچھا مدنی ہیں مگر عیشم شاد اپنی پرکا ساں خیال کر کر ٹپا ہوا ہے
 معنی کہ اپنی گرہ سرور کی کما تا ہے پرید کاں سحر عید جسم ساہ کاجو چا سحر اس پر مر سار سکی اس سرور کر لائی ست
 یوسف آبادی سہرہوں اس گر کا نام محلہ لی گوتہا اور مان سن تیکہ کر میں ہں دولیجا حضرت جس کا
 حکما نام می رانا نامہ دلال حسین متہو ہے انہا وجہ اسکی بہت چھ کر چالیں۔ سن یک سہ رواں سچہ ہی اس تیکہ کر
 گوشہ لگنی سن ایک حور و متفرہ تھا اور وہاں کرم علیساہ محاور صدر میں تھا اور اس مقررہ کو مقام اول مال حضرت
 حسین کبیر پتہ اور انور رائے صدر رہا کہ محاور حلی خوش گریں رستا ہاں سکہ کی چھاولی محاور ہی اسکی رہ
 دو اور فصیل سہرہ سرور ہی نو انہوں اُس مصرعہ کو گرا دیا فقط ملکہ سچا کا دستور قدیم ہے کہ جہاں سجدہ بنا سوتا
 سی گہر میں اسکا اول مال گاڑا مانا ہے اور اگر کوئی دستور شرح اسکا دیکھا ہے تو کتاب باد گار جسی مسعد
 مدنی سن دیکھو۔ سوا اسکی چار دیواری قبر سر علیشاہ کی نام گوشہ لگنی سن ایک پاہ کلات معد و دت پڑو
 موجود ہے اسکی ارغواں سرور و ایک گہر کی عمرانی معد و مدانہ نظر آتی ست مگر اوپر سحر کوئی راسہ شرماء کا نظر
 میں آنا طرف خوب و خوب اسمار لیکر کو مدی دنم و خمر گھاں کتر میں ایک سیم بہت بلند اور فقہ اس
 خمر و دگر لوگ واسطو سیم لبر کے آدمی ہیں مقام افسوس کہ راہ جو دیکھ پوچھ پچھ سہراہ شہر سیم قریب ہے مگر
 آدمی مانکل نہیں ست **حال مکان سجادہ مستطاع نکالین وجہ مہاراجہ**
رجیت سنگھ والدہ مہاراجہ کبیر سنگھ یہ ایک چار دیواری سخی کلاں
 جسکے سائر دیو کوئی کپتاں سکدر و صاحب کی اور عرب روئیہ کوئی ظلام محوب سحالی کی راہ آمد و ستد اس کا
 گوشہ سوری و شمال سن چار دیواری ڈیرہ قدوم بلند اسکی گوشہ سوری و جنوبی میں ایک عمارت عظیم الشان
 ہوئی ہے اور گوشہ شرقی و شمالی میں پاہ چرخ خوب و والدہ ماری ستہ فرو بہ اسکی ڈیوڈی آمد و رفت کی تھی
 اس ہاں اگر مکان مسکوہ سجان سکے وہاں نگہ ہو درساں سن ایک چھوڑہ بلند جسکی سرور وید کبارہ رہے
 کو امیرانہ میں پسکر بارون گوشہ پیر مقام سست بطور متہو پڑا گوشہ شرقی و مغربی میں ایک درخت پل اور

ہندہ کو اور پھر میں پختہ جنوب رویدہ سادہ رانی چند کنوڑ و جہ ہمارا جہ کٹرک سنگہ صورت اسکی یہ ہے کہ پچھون
گنبد کلاں چاروں گوشوں پر چار برجیاں بر لب باہم گردنہ اور سپر تمام تصاویر اسکی چاروں در شرفی میں چوکت سنگہ
مرمر خشتی بزرگ سرخ ہر دور کو اور پرنعلو نہیں عمارت و سپر نقش باقصویر اس سادہ کمر شمال رویدہ سادہ کلاں کے
یہہ نکالیں والدہ ہمارا جہ کٹرک سنگہ ہر اسکے درمیان گنبد کلس طلائعی والا گردنہ اور اور زور و زور
برجیاں اور اسکی بھی چاروں رطاق جنوبی و شرقی کلاں ریان دونوں کو خوب رویدہ ایکسا اور سادہ اندر اسکی تمام تصویریں
دروازہ اسکا مشرق رویدہ یہہ سادہ کلاب کنوڑ و جہ رغبت سنگہ کی تمام استرکار گردنہ اور درمیان میں
مرہی چار دیواری میں اب دم تحریر راحت ہوتی ہے اب اسکان پر قبضہ سجان سنگہ دلہنا سنگہ کا یہی یہہ چینی حصہ
زادہ مشہور میں قدمی ساکن گوہند وال یہہ رغبت سنگہ کو میرٹ سنگہ کی بوقت سی جلیانی میں جوہال سنگہ اور
کٹرک سنگہ اور رغبت سنگہ اور ہمان سنگہ و رحبت سنگہ وغیرہ بزرگان ہمارا جہ رغبت سنگہ کی انکو پڑھون گور و جات
بقیہ احوال شاہ شرف حساب لاہوری

بقیہ احوال شاہ شرف حساب لاہوری

اول حال انکا بعد تحریر پیر مادی رہنما کی وچ کتاب ہذا ہو چکا ہے چونکہ حال مفصل انکا معلوم نہیں تھا
اور ہندہ در پی تحقیقات اب شیخ امیر بخش مجاہد نشین خانقاہ حضرت شاہ جمال مرحوم بیان کرتا ہے کہ یہہ حضرت
شاہ شرف صاحب خضر حقیقی شیخ روشن علی کی تھی اور شیخ روشن علی بیانی والد شیخ امیر بخش مظهر حال
تجد اکا تھا اصلی نام انکا شیخ سعادت متد قانون کوئی قصہ بتا بہ قوم بوڑھی سی تو بوڑھی سی ہندوئین ایک ذات
کہتہ رنگی ہے جو کہ وہ صاحب تہی اولاد شیخان نو مسلم سے تھو اور شیخان نو مسلم میں ستر ہے کہ جس قوم ہندو سی
وہ مسلمان ہوئی ہوئی ہوئے ہیں وہی نام قوم قایم رہے ہیں چنانچہ کوئی شیخ بوڑھی کوئی ہندو ماری کو
ہندی کوئی سوئی کوئی بیدی ہوتا ہے چنانچہ دم تحریر اتم کو کوچہ میں شیخان بیدی لیتے اور لاوا بانا ہنک
سو مسمی بار محمد و ہر اخذ میں محمد یار وغیرہ موجود ہیں بہ شیخ سعادت متد فن منشی گریہ ہیں اب ہوا خوشنویس حساب
دان تھا اور اسکی بہا و جہ حقیقی مسماہ بیگم زوہدہ خدیجہ رحیم بودہ تھی یہہ شیخ سادہ کلاں کا جہ اور ہندہ جاگیر
خدمت کرتا تھا چونکہ شیخ سعادت آدمی با کمال ہمارا کرتا تھا مسماہ پوہا و شاہی زوہدہ شیخ سعادت کی ایک روز اسکی
کہا کو تو اپنی بہا و جہ سے کشنائی رکھتا ہوں اور سو جواب دیا کہ وہ بہا و جہ مجھ سے بجا کی لگی ہے نہ بہ

تو یہ کسا سنگا کی کرتی ہے اور جو کہ قسم ملت پھی کہا ہی گراو کو صبارہ آیا اور اسی پر گزار ہوا اور اس کے تین بار و بعد
 ایسا ہی چھہ فیصل میں آیا آخر صا و سنگ ہو تو اس کے ہرے اسے یا مڑو اور قمر کے لائوں ملے آنا اور وہاں حضرت محمد فاضل قاری
 کی حد میں جو صا سکال در مکتوں و نامی کاس جو سو سو تھے جو طرک کے تھو اب کے لوگ سمجھتے ہو تو کتا مشہد اس کے
 خرید و بیس چاروں محاکہ سماں کے تھے مگر ارم کو قلیا دہل ہوئی تھی اگر مادم ہوا وہاں نام سکنا شاہ سرف کا اور بعد
 سال میں کل کسا لکھو وہی عدلہ کا مسماہ رہے جس صلی سرب سالہ سوا کی حد میں ہوئی ابھوں سے ماجرا کیو تو گورو
 مریا نا اور کو کہا کہ ای ہو پراوہ پانچ بھو ات کاہی والدہ کو پیا کو ای سچو کسی لایا ہوا ان کے دے وہ اسامی جس کو جس سا
 ہوڑا ہی اور پراوہ پانچ عشت تمام کا تھی و مانی امی گواہی اور دو شک ناموں لکھی اب میں ناک لایا ہوا ہوا
 جس کو کوئی علاقہ میں چاہا تھی ہر جلاوہ ہوا سکر دی مٹی تھانہ کو علی لئی اور بعد فاضل قاری تھانہ کو کسی ہی تھانہ
 جو رہے عا کا ہر میں میں ایک نصرت محمد صل کی حکمی و اب سیر دم صغر سہ بھو عید و جلیلا تیا سحر الیہ
 س عالم میں عالم گیر و دوسرے شاہ شہر صا کی خٹکے و دیم جب سہ الم میں بعد مجاہد قریع میں آئی تھی مریا و سیرا لکھ
 حضرت ساء سرف کو جو سہ ام منعت ہوا **حال شوالہ پراوہ** بد ہو اس شوالہ کا نام امام ساء
 میں شوالہ سدا دروارہ ہا اب صاحب و ت و ای مد مو کا نام اکا بد ہو گا اور والدہ سوالہ ہو کلب ہے اب تم تحریر ہو اسکی ہے
 کہ اس کے کو دلی عار و طرف عار و لواری بن حتی نامہ کا مومن ہوا اگر درازہ سنگا دروارہ میں ابھر مسید خونی
 کہ ساہہ لکھ لال سندھ سسی ہوا خوری جو بعد ہا اب سیر گئے بعد مو و عارٹ کی چو گ مسفن والاں اگر صبر و پنا ہوا
 حتی طول کا اگر اور میں خودہ گرا لایا ہوا عار و طرف دروارہ پر کردیدہ و تھانہ و زک مساب میں ایک گند سوالہ تھانہ
 یو امر نو و ت تھانہ لال عدا کرادی ہی بہت اسکی بہت پہلو ترقی عرک طرف دو در معہ طاق تھانہ اور تھانہ پہلو میں
 طاقتور خوری جسمانی معہ عدا ویر ہوئی ہوئی جو اندک مساب میں ایک تھانہ مسابہ جس کا کہ گروہ سگ سرور کا عدا ویر خوری ساتھ
 سگین و سپرد و پیریا لکھ تھانہ و تھانہ ایک مونی سلی پانی ککلی کے اسکی پاس ایک گامی سگ سرخ کی جو عدا ویر و تھانہ
 میں تھانہ عرٹ و تھانہ تھانہ کی حتی کے سگ لہو کے سال کھڑن انکو د لکھ جواصل سید رحی دارا ہر سال و سگ
 مدور خوری مدد سے آنا ہی او بیچ ہوا ہر گوساٹ ایک تھانہ تھانہ تھانہ تھانہ تھانہ تھانہ تھانہ تھانہ تھانہ
 سکاں یہاں ہیر و حتی نصرت عارہ حتی عرٹ کے ارعاع اسکا قدام خوب رودہ اند جا دروارہ ہی جاہ بختہ عرٹ عرٹ

مکملی طر اور سحر کیا کہ اس پروردگار ہوا اس سے بہت مدد کرتا نام او کا رہا۔ ریگا اسکا گدوڑا اور گدوڑا
 گدوڑا اور سحری مروت ہزارا ہمارو دور دور کو عرصہ وار مکملی عدل و راب نسبت راب نہ سکی بہ سکر اس پروردگار
 مای گرائی سپہ پڑاؤن دہر ارا کہ وہاں نہ گرائی حاسمہ ایک اندرون بہر کثرہ غبار جہاں (حسین اس طرح
 ماری ہی اور کثرہ سوسا نوالہ اور مائے مائے متصل جوبلی کہہ کہ گدوڑی کلان اقصہ محلیہ سیر سیر حویہ لالہ رام کس
 در بریدی ہے اس جوبلی میں ایک ماہ ہر حسین بہ شعر تہر کہتہ تہہ گلاب یہاں ہیں ماما ایک معر غور
 حال ہے بہر ہر کہ گکھا صاف و شریں آہ دریاہ دلارام آہ اور کثرہ صدایاں جو انداد جوبلی نواسا نام لیس
 ماں مرہم مقصد اولاد دلارام ہر دھرم عام پندرہ سیر لاری اولاد دلارام کی لعل سا بھل آباد میں موجود ہر سردار
 سوا اسکے نور مہی دلارام کلاہور میں اسکی مادہ عمر مقولہ کا مائے اسد اسکی علداری بہار احدیست گدوڑی
 تہا انعاما ہراج کر لاقش غلب سواہ کی سکایب روی رویدہ موجود بہا تہہ ہہا گ مامی تو کہ حکا بٹا تہہ
 سہی مانگر داسے عروس کی کہ اگر محکو کم موبوں شہر میں گکھا ب روی مقور کر کے عروس کروں ماکہ سرکار کو
 نعیم سواہ سر داحت تہہ ہراج بہت عوس دتھو اس پر کمر مکر کام گکھا ماس جو رو دیواں دلارام کو روی ما
 بہر دعوہ کر تہہ ہراج دلارام گدوڑی اور کثرہ مای کلان بہار احدیست گکھا ب معدوہ ماسو سوا گکھا ب
 میں مسط کر لئی اسوقت روہ سردار سوا گکھا ب و حضور مای عوس جو دما سر ہو کہ ہراج کی جہاں را و اس طر کو
 کہ ہراج میں نقش کر می مون کہ چہ بیان بہت ہو مائے کی و مکی سکی موافق ہو نگلی ہیہ در دگنیر کلام سکھ ہراج
 کو رجم آمانعت پوچھا و عوس میرا ہوی کہ ای مداد و دکات حمد و سیر تہہ ہہا گ کہ کدرا اسکو لہا گ کہ ہر اسدا
 سلب حضور میں و دحت کر لئی تھو میں موہ ہوں اوقات سیر مای سیر معد کر لہا گات ہی اسکا دکات ہاں ہاں
 بہر کہ سکھ مسط کر لئی ہاں سدوار ہوں کہ دگد ار جو ہاں ہراج کی اوں مکاتات معدوہ سیر باب مکاتات
 دگد ار کردی جوبلی ذمہ "سوی ممدی حسن اب مائے کیا مد سگار بہار احدیست گکھا ب رتہا ہر کثرہ
 سعدا ہاں حسن سچاس کو بہر ہاں موجود میں دو حوٹاں مو قودہ محلہ موٹاں حسن اب جو سب گکھا ب
 رتہا ہر اور تمس دکائیں داحت کثرہ حاسمہ جہاں حوا دامل برول میں اعرض حاکمست انہی تہہ ہراج
 ۱۰ رام کی کہیں نوار راہ رسکا و سہر ہی مکاتات مائی سرور کٹر حاسمہ ماعل بازار تہہ ہاں میں دعوہ

مالیشان (تدابیر) مکہ جنوب (عین زمین) اور اسوا سوار اسکے کچھ پہلی سو بکرے تابدواز و شاہ نالسی اکثر مکیا
غرب روید باز بنیہ دیوان لکپست امر کرین اور یہ پید کنجوان ہی منبہ دیوان لکپست اب عیشا رہو کجرو کو پید
کنجور مشہور ہو گیا اولاد اسکی تا بنق نکلی جہارج فرخام کاٹا اسکو ضبط کر کے کچھ نواب مائی مقام کی کودنی اور کچھ
فروخت ہو گئے اور جو قبضہ اولاد ہی سوا ہون نے نہی فروخت کر لی اب اولاد لکپست ایک شخص جو مال نامی مسٹر
چنانچہ کئی مکانات اونپر گردی اور فروخت کئے بانساندہ بری محل بلا سیما معدود مکان قبضہ جو مال میں
بیرون شہر لاہور متصل قبر میر یعقوب شرف رویہ مقبرہ شاہ غوث صاحب ہون نے بہ اللہ ایان وغیرہ عمارات
بنائیں چنانچہ انکا وہ تالاب بنیہ لکپست امر بقاصدہ وسیل لاہور سے جنوب روید اور موضع ترنگ کے مشرقویہ
موجود ہے یہاں ہی متصل سنگ تالاب جس کا تھا جو سا رہو گیا اور زمین اسکی زمینداران ترنگ کے کہو فروخت کر دیا
اب اسمن زراعت ہوتی ہے تیسرا تالاب تربت جو مشرقویہ سرسری گو کیا تو الہ ویران ڈرامے بہ تالاب لکپست والہ
فی الحال مل والدہ مشہور ہے جب وہ قنوں پرانی ہیہ بینوں تالاب تیار کر کے نو ایک فقیر صاحب بنی چراگین کو دے
دیونیکو اسطر تالاب تربت راہی پرانگی اوسکے ملازمین نے اوکو منع کیا وہ دمانسرا اٹھ کر تالاب جسٹ پر آئے
وامانسری ہی اٹھا کر گئے آخر کار تالاب لکپست کے پر شریف لامی اتفاقاً اسوقت وہ خود وہاں مشغول تھا جب قصداً
کے کوڈوسی چراگین سمین فی تو محافلین مانع ہو کر سخت کہنے لگی لکپست امر فروخت ہو کر حکم دیا کہ خبر دو کوئی منکر
فقیر صاحب متیق سے دیولین بہاں منکر فقیر صاحب خوش ہو اور حالت میں اگر کہنے لگے کہ یہ کوڈوسی کا دیونا صرف اتنا
ارادت تھا اب یاد ہے کہ یہ تالاب ہمیشہ آباد رہ گیا اور ان دونوں تالابوں کا کوئی زمین نام و نشان ہی نہیں سکا فقط
اتک پہن تالاب یاد ہے اور وہ دونوں ویران جو پانی کہ ان تالابوں با یا م بارش جمع ہوتا ہے وہ دونوں روزمین خشک
ہو جاتا ہے اور یہ پر آب رہتا ہے حال موجودہ عمارت تالاب لکپست کے

ایاس تالاب کی بارہ دری میں ایک شخص مسمی دہرم سنگہ نانک پتیہ رہتا ہے عرصہ بیش برس کا ہو کہ یہ مکان
او بار پر ہو اٹھا اس دہرم سنگہ نے یہاں اگر مرمت شکست بیخت بارہ دری کی اور ایک چاہ معخرج چونے فرو
ایل سجوب جاری کیا اب تک آٹھ بیگہ زمین ملحقہ اسکی معاہدہ پانچ بیگہ جنوب روید اور تین بیگہ شمال روید کل
اس تالاب کی برج طول عرض میں برابر ایک سو چاس گز پانی ملکعات پختہ ریختہ کار گرد فواح فرش مشرقویہ ایک پونہ

[illegible]

جس کو نامہ سید بابا دین حکو باپ اٹھارہ سو چالیس سال کی مالکیت سام در دیو کا بھی ملا اس وقت عاراج سال سی کیساں شہر دار کو
 لڑا تمام کرانی ہو سید دستا بدہ میں جتنہ ہوگا وہ حصہ بیاطل یہ ہو کہ جس حضرت سادہ دیوان صاحب
 سرسب اکبر لایس کو دین بخش ملک عبداللہ اور دوسرے محمد حسین میر محمد یوسف بیاطل کی خدمت میں حاضر ہوئے چنانچہ
 ایک مصلحتی دل ولاداکر بطور سجادہ نشین ملا آئی سے اس کے من و مکن جو ایسا کہ ہم بخش میں ہر محمد بن محمد
 بن الدین بن محمد علی بن صالح بن اس کے بخش میں بہادر بن حوں بن ملا ولایت بیاطل دوسرے محمد بخش بن محمد عظیم
 بن عبدالرحیم بن نور محمد بن محمد بن محمد اعظم بن عبدالرحمن بن حوں جیل بن عبداللطیف بن محمد یوسف تیسرا محمد
 بن عبداللہ بن مراد بخش بن محمد بخش بن مالک بن محمد بن عبدالرحیم بن عیم بن عالم محمد بن رفیع بن عیم بخش بن ابی
 اسراہیل بن ملا محمد بن محمد بن شہاب کا خود دیو کے بابا اور دوج ہو چکا ہوا اس وقت کہ اسے حضرت میر محمد بن صالح بن
 بن کر ابو دمان مردم ہو کہ یہ حضرت شاہد بن ترقیوں بن سخی بن علاؤ الدین بن حسن الدین رہبرہ حبیب بن
 ملا والد بن علی بن سید قاسم بن سید سخی سکھ مانا اس کے بعد محمد تقی بن اس کے صالح بن ابی سر بن
 الامان سید محمد راق بن حضرت عورت الاعظم قلقل العالم محی الدین عبدالعزیز جلالی بن اور بعض کہتے ہیں کہ
 سجادہ نشین و سید الیہ سادہ مرحوم اولاد شدہ در صاحب سی بہین کیونکہ حضرت شاہ سادہ
 بہین کو کہاں ایک شخص علی سار نام کو اوہوں نے سردار کیا ہوا اور وہ تو قوم کل گو سی تہا
 گراں وہ سادہ کہانی میں الغیب حمد اللہ یہ بیان سادات ساری کا

احوال شوالہ بابا واجتین گر

یہ مکان ماہر لاہور کو مہا مین در وادہ روشنی و نکالی کو عسارو یہ جو سرکار ناکلی سے قلعہ و سادہ رکھو
 سب سے دلع ہو در وادہ شمالی کو ماہر کلہ بھی شمال و جنوب و شوالہ میں جس بہت سے درخت پھل و بوڑھے ہیں جن
 در وادہ سے ماہر کلین قنوت رو یہ سرکار ایک درخت لٹڑہ لمبہ کڑا ہوا اس کے پتے لک لکچا کو یہ جسکی دیوار میں قلعہ
 و تلخ اس لٹڑہ کی پٹی ہوئی میں اس کے غرت وہ ایک ہو تا سا گندہ درہ اسکی دیوار غری میں ایک طاقت
 او میں نصویر گین دیوی سنہا کی جہد سگ سیاہ دیوار و پتہ شور بن بہ گندہ سال سے پہلے ہو سکے جہد
 ہائی بنو لیا تھا اور پھر منسی مراد بن ہندو لوک بیان ہول پڑائی بن اور در یہی دیتی میں اسکی سورت دیا

چاہ پختہ مدور چو تر والہ جنوب ریواسا چو سچہ بہ بہ لارہ مارون تریوایا غریب اسکے شمالیہ مان ششی جابلوئی
اسکے شرق وید درخت پیل چو تر خشتی براسکے شرق وید ایک دریاہ چرخ دار اور غلجنا نہ پختہ ششی مہنیکہ
پتا ویر شرق وید چو تر پختہ پیل باونی ہلانیکے اسکے شمال وید ایک دریاہ چو تر اور سپر چار گنبد خور دار باج مہنیکہ
اور دو درخت پیل گوشہ غریب جنوبی مین گنبد شلالہ اسکے چار درجہ رالی در شرقی مین ایک گاہی سنگ سرخ کی
اور پچھلے لنگ شنیو جی کا سنگین کہا ہے باہر دیوار و نہر تصویرین بقیہ مین گنبد مہرمان باو ابلدیو گر اور باو اجنر
گر اور باو شام گر اور پتہ مہرمان باو ایچہ گر اور باو گورت گر اور باو انہو تگر کی اسکے شمال وید مکان کو نہ باو لگا
جو مالک اسمکان کا تھا اسکے پنج درخانہ یہاں پچھلے درخت پیل خور و دکان اود و جامن و ویر سو جو مین

مکان مہاربان والہ

غرب وید مکان مہاربان والہ مشہور گرد و نواح اسکے چار دیواری خام میان مین چاہ پختہ چرخ دار اور شمال وید چو تر
اور سپر ایک والان مین دریاہ مین موت گنیش و ہومان کی دیوار غریب مین سندھو لگائی ہو کر ہے ہر گوشہ شرقی مین
ایک چو تر پختہ اور سپر ایک درخت پیل اور تمام مکان مین جامن انار و پیل و شہتوہ وغیرہ گہر مین غریب
اکھاڑہ پہلوانان چاہ کہ ساتھ غلجنا نہ راستہ اند و رفت شرق وید بہ بہ مکان ہند و مہار دن وید مہار اجیہ
بنوایا تھا : احوال نیکہ پور سی شاہ فقیر اسکے جنوب کی طرف نیکہ پور سی شاہ اول
یوقت مین حاکمان بہ بہ مکان بنام نیکہ غلام علی شاہ شہو تھا بعد اسکے عرصہ چالیس سال ہو کر شاہ نام
فقیر و سکا بالکا یہاں گہٹیا اسو سطر بہ نیکہ پور سی شاہ مشہور ہو گیا بہ بہ مکان باہر دروازہ کسالی کی غریب وید
لب سرک موجود ہے گرد و نواح اسکے چار دیواری خام پچھلے ایک چو تر پختہ ششی چسپر ایک پڑا گنبد و نہر شہو تر
اور اسکے پنج آہتہ قبرین ایک سفید چو تر کہ بفضلہ ذیل لوگوں کی غلام علی شاہ انور شاہ گلاشاہ رحمہ شاہ -
سلطان شاہ قاسم شاہ حسین شاہ الہی شاہ اسکے جنوب وید چاہ چرخ دار غریب نہر بہ بہ چسپر چسپر مین
ستون چو بی سقف بوسیدہ شکستہ اسکے جنوب وید چسپر مسکونہ پور سی شاہ ماسوا اسکے دو مین درخت پیل
مین ایسے مین کہ چکا پیل کلان اور پڑا مین ہو تا اس پور سی شاہ کہ اس ایک عورت مسماۃ امام خاتون
ریتی بہ وہ پہلی کنیری تھی اب قبرنی ہی فقط شوالہ السنت کہ متصل نیکہ پور سی شاہ

ہمہ شوالہ جنوب روہ اس تکسیر کو چر شمال روہ روہ اسکی دیوار خام دریاں میں مایہ جستی لی چرخی حورو
 ایک کسبہ چنتی جوسیج در وادہ رنگ برچی شمال رحوت و یہ حیرہ جستی اندر اسکی ایک ہڑہ در وادہ سیر لک
 دیوار غری میں موہ سنگ مرمری شیو جی کی اس کتند کر سال و د ایک چہوترہ او سر میں مریساں نامعلوم آلا
 اسکی در وادہ ایک حور کو پڑھی نو سدا اسکی شرف و د ایک او چور و لکد سدا کالی دیومی کا اور اسکی شرف
 مریساں ایک سر گرد و سر رام گر کی کسبہ شمال و عت و د ایک الاں تہ در وادہ کہ پڑھی اور پیر ناں
 چاروت کلاں ارتق در وادہ قس میل دو و دحت سیم تمں اوڑاں یہاں مسماۃ کولان پور وادہ مسک کر تہتی
 چور اصلی مہب شوالہ بد کی ہٹی میں رہتی ہیں **مکان چوہر پریان** جنوب روہ اس سوال کو
 سر راہ کینی باغ مکان چوہر پریان ہوا اسکی رحوت و یہ ایک کو پڑھی حیرہ جستی اور ماس مایہ جستی کو چرخی یہاں
 سائیس و دحت پیل سوری کیکر مری ہیں یہاں باڑھی شاہ ہنر نکلا دیو اگر اوقات ہنر یہاں جمع ہوتی ہر
 اور بہکدای کر کی اوقات سراسی کر اچو **حال تکیہ پٹ رنگان** جنوب روہ اسکی وہاں
 در وادہ نکالی وہاں موہ روہ سرک نار کلی و شاہ و یکجہ مکان الشہ ہو تکیہ پٹ رنگان ہوا اس میں موہ جتی
 مٹ رنگ کو چوہر کی ہیں اور ایک سماں رقصہ موہاں شوق اندک اچو کر حکم سرکار یہ نور یہاں ہیں ہوس
 شرف و سیاہ سچہ حورخی دار اور ایک کپاڑہ آبی بخش ہلوں کا اور عت و یہ کو پڑھی سچہ کو پڑھی جیس کہ شاہ
 رہا چوہر اسکی اگر بارہ ٹالیاں کتور کی اور شمال عت و یہ پتورٹ رنگان اور بہت و دحت کماں پڑھی ہیں

احوال مزار حضرت پیر کی صاحب

عوب روہ اس مکیہ کو گوتہ جوبی رہتی کیتی باغ ساعدہ بین ایک یار و نواری سچہ قدا آدم سیر لند در وادہ جنوب
 روہ ایک رہیہ والہ سعادہ طاق تھہ چولی جنوب روہ دو کو پڑھیان حور و حور و عت و یہ ایک چہوترہ سچہ سید چوہر
 رنگیں او سپر حضرت مکی رحمتہ اللہ علیہ کی سچہ حال اکا معلوم نہیں ہوتا سرانی و دحت لستہ اور دہر باب
 کوئی کتا گر بہ حضرت دانگ محسن صاحب کے استاد میں اور کوئی کہتا کہ محمد غریبی کی ساتھ آنی او کوئی
 کہتا کہ حبیب لسا کا باغ میں لگا تو یہاں دیوار مادی لگتی ہے وہ گر گر پڑتی تھی سچہ پتور سانی کئی سے
 العیب محمد اللہ کسی کما میں دکر اکا مطالع نہیں آیا متر و یہ اس بار دیواری کر اور دو کو پڑھی ایک خام دیوار

بخفته اور پر اسکی درخت بوزہ بیان ایک فقیرنی نامی عمرانی بعمر ۹۰ سال اور دو بیتر او سکی ایک فتح دین دوسرا
 کرم دین جو کار چہا پہ کر زمین مجا دین گوشہ شرفی و جنوبی میں ایک چاہ پختہ چرخ و دائرہ غلخانہ اور چو ترہ نشان مسجد
 اور دوسرا چاہ پختہ خرب روید خانقاہ بارہویں بیع الاول کو بیان عرس ہوتا ہے اور سوزنات حلو اکہیر چورسی تقسیم
 کر دیں اگر بڑا میلہ ہوتا تھا اب لوگ کم آتے ہیں اور او نامی کنال زمین فرو و عہ جنوب شرق رویتہ تاقیا خانقاہ معات
 کتاب تذکرہ فقرا میں ذکر کسی حضرت سعد الدین ملی کا قدری و دین و بیج ہو کہ وہ مکہ معظمہ سے و سطر زیارت خانقاہ پر
 کینش سجوریری کی لایو میں آئے تھے اور چند سال معتکف رہے فوت ہوئی شہر جان باوشہ اسوقت لایو میں تھا حسب
 اسکی ب دریا دفن ہوئی اور مقبرہ بھی بنایا گیا شاید ہی حضرت ہو مگر انکا مقبرہ نہیں اگر گیا ہو تو عجیب ہے نہیں نا
 وفات انکی ۱۲ بیع الثانی شہر سجوری حال مقبرہ حضرت شاد می شاه ❖
 یہ مقبرہ کمبئی میں ہے پہلو و باغ دیوان چند کا تھا بعد اسکی بعد از سی اکیڑ تری شہر میں کمبئی باغ بنا فرسہ
 انگریزی کل بوٹہ و مان لگا کر گئی لاکھ روپیہ خرچ ہوا در میان میں ایک ٹالاب اسطرح غسل صاحبان کو بنا جو بروہ
 اسکی چاہ خرچ چوب و الہم جس سے وہ ٹالاب بہتر تھے و مان گیند گہری موجود ہے اب کمبئی باغ زراعتی سرکار نے نیکام کر
 گیند گہرا چو جنوب و یہ مقبرہ خشتی سفید مقبرہ کی جنوب ویتہ تبصلہ ایک الان معیا لافانہ دروازہ اسکا ایک غرب ویتہ
 اسطرح تختہ چوبی اور دوسرے شرف ویتہ اسکی جنوب ویتہ زینہ اور چائیکا اس مقبرہ کی اندر قبر حضرت شاد می شاہ صاحب کی
 سفید چوٹ چھپر ملاٹ پڑا تھا ہر گیند اندر سے نقش شرق و غرب ویتہ چوبی و سرانی روشن دان اور فرش چوٹ چوٹ و درخت
 مقبرہ کی چوکٹ کے ساتھ اندر باقی بھی شمال ویتہ ایک قبر سفید چوٹ چوٹ مرید اکو کی پشاد شہر صاحب سید بزرگ گیلانی
 ساکن لکھوال علاقہ گرات کی تھے لایو میں اسطرح چلہ کر کے برار وانا گنج بخش حسب فشریف لائی اور بیت مدت تک
 عبادت کرتے تھے اب عرصہ ساہتہ سال سو فوت ہوئے ہیں اچہ دنیا ماتہ اور گند اسگہ اور ہناسگہ سند مانو الیہ و مقبرہ
 انکا بنوا با وفات انکی دین شہر شہر الہ اب سنی تائین عرس ہوتا ہے اور دوسرے محل میں اب بیان عرصہ شش سال
 حاجی شاہ شہر سید ہری اولاد شاہ لطیف حسہ سجوری مکان محبت راستہ کہتا ہے جنوب ویتہ مقبرہ بزرگ ایک کشتی
 جو پہلے بارہ دوری تھی اسکی غرب رویتہ سادہ مصر دیوان چند بانی باغ کی گیند سادہ ہشت پہلو دروازہ شرف ویتہ علی طاق
 و پختہ چاروں طرف پنجو خشتی بیان کا مجاور حاجی شاہ المعروف خراج شاہ وضع نامہ کہتا ہے اور جمیلات کردن اکثر

ایک کھڑکی خور و مشرق کی طرف چاہتے تھے جسکے چوبی چرخ و ارجا کے خوب رویہ ایک دالان سے درہ خرب و دیہ
اسکے زینہ اور پائینا سبکا دھڑائی اور سخت درہ کے اندر خوب رویہ ایک کوٹھری اور کسی دیوار غربی میں محراب بنا کر ٹھاکر
سا لکرا تھے سنگین کہ اس کوٹھری کے شمال و دیہ بطرف مشرق ایک دریکچہ چوبی دالان کی جنوبی دیوار میں صورت منومان
جنوب رو پاسکو اور دالان جسکی جنوبی شمال کی طرف دیوار شرقی میں دو دریکچہ میانہ میں شرق و دیہ و آمد و رفت
اسکے خوب رویہ ایک و کوٹھری ات دو نوٹین میں منومان والا دالان چونکہ استر کا رے اب اس جگہ کا مالک ماور
لنگا داس برائی چھ اس چار دیواری کے اندر شرق و دیہ نصف حاطہ میں باغیچہ بنایا ہے باہر شمال و دین میں دو گائیں ہیں
انہا ایک آباد ہے بقیہ ہر دو بند فقط **حال** شہر الہ اسمکان کے شمال و دیہ بجاصلہ ٹک میانہ ایک آبپاشی
ہو اسمین ایک گنبد سفید استر کا رے چوتہ ربع و رواڑہ اسکا شمال و دیہ معد طاق و تختہ چوبی ہر چار طرف باہر اور
اندر قمار ویرے ہواں منومان میانہ میں شمن ٹھری اور شہر چوبی کا لنگ گائیں اور گھر و بچی پر سوچہ آبپاشی فطرہ قطر
آبپاشی کے لنگ پر گاہی رکھا ہوا ہے شرق و دیہ لنگ کے تندی کن یعنی پل سنگ ستح کا باہر شرق و دیہ چوتہ ربع چوتہ
درو اور اسکی خوب رویہ ایک و درخورد چوتہ اور سپر چار ٹھریاں پختہ چونکہ سفید ایک ٹھری رکنا تہہ داس کے دوسرے
باہر شہر داس کے قیسر باؤ کو بال داس کی چوتھی باؤ لنگا داس کے جوہان کا مالک و رقابض ہو و سنی اپنی ٹھری
اول ہی بنا چھوڑی ہو جس میں پنجواں باؤ ہو نہیں شامل ہے **مکان ہتلی صاحب**
ہے مکان جنوب و دیہ چھوٹی تھانگہ چوتھہ شمال و دیہ متصل اٹاٹھ فرو و گاہ ریلوی اجناسچہ اسی مکان کی خاطر دیوار اساط
سٹیشن ریلوی پیچیدہ ہو گئی ہے واقع ہر گزہ نواح خشتی چار دیواری جسکا ایک رواڑہ دیوار شمالی میں کوہستہ
غربی اور دوسرے دیوار شرقی میانہ میں اور چار دیواری کے باہر بطرف مشرق گوشہ لگتی میں چاہے معیہ چرخ چوب چار
اندر بطرف غرب اول ایک گوشہ اور پھر دو دالان سے دہہ جن میں سے ایک گوشہ مکان کے تہہ صاحب میں
جنوب و دیہ کوٹھری میانہ میں گنبد جسکا مال منصل درج ذیل ہے پاس اسکے جنوب کی طرف ٹھری ناگ دیوتا کی تہڑ
نوسید خشتی پر اس ٹھری کو پاس گوشہ امیل میں ایک اور سماوہ خشتی جنوب و دیہ اسکے بنیری چونکہ اور
بچہ میں ایک شہت پہلو خور و گنبد رختہ کار و رواڑہ اسکا چوبی اٹھون پہلون ہر آئندہ نشان محولی اور گنبد مع
کلس آہنی پہلے سماوہ دیوان ہوا نید اس کوزہ پشت ہٹا دیکھ کی ہے یہ شخص سکھ باؤ اور سری چند کا اور دیوان

ہمارا درجہ سب سے کم ہے ہمارا ہی جس نے ہمارا ج کی سرکار میں دھڑ ماسٹر ملانہ سکھایا
 ہمارے ہی اسکا لاط اور ماطر دار ہی مدد کمال رکھتی تھے ہمارے دیوار ہی میں جو کھد سادہ ماسٹر
 صاحب ملک کو روٹا ملک صاحب کی صورت اسکی یہ ہے جو کہ خوب روئے بہشت پہلو جو تیرہ جتنی حکما
 اربعہ نامی دو گر معید اسیر جیڈا لاسی مارہ کر لیا معہ ہار یہ سعد تین رسوں سے عکڑا ہوا کھڑا ہے
 اندر رہا ہر سیر دو درجہ والی چوس گچ ماہر سے بیچ چاروں طرف عمارتی کپڑکیاں خوشنما ہی کر واسطی
 بطور محراب ایک میاں میں سیر نامی جتنی ترقی محراب میں تصور میں شوجی ومارتی کی اور سرتی میں
 ما واما ملک دہائی مردانہ کی دیوار جنولی کے میاں میں درجہ والی اسکی آگر یہ جیتی آندروست ہے
 واسطی اندر سادہ میں سادہ اور گرد و نواح بطور علامہ گردن میں مقام مرد کسا لیس طواں درجہ سرتی
 کو اندر سامی دور یہ چوس گچ معید در اندرونی اوسکی اندر مکاں سادہ کھد بہشت پہلو
 اوسپر ہر سیر اس درجہ میں جو ہے شمال روئے دو کپڑکیاں حور در سرتی دیوار میں ایک طاقتور ہے
 والا اور وعبرہ پہلوں میں عار طاقتور مقام علامہ گردن کی سقف فالوئی طواں گاہ کو گوتہ
 لگی میں رہیہ اور مایک سر رہیہ درجہ والی دس رہیہ جڑہ کر اور مانا ہوتا ہے اور مالائی سقف
 میاں میں کھد استر کار تہ چوس گچ چاروں طرف نیرہ جھکا ارتفاع ایک گز سمجھ کھد مکہ پہلو کے

حال ناگ دیوتا

ہاں جو سادہ ناگ دیوتا قومہ مالہ ہر مال اسکائیوں میں کرتے ہیں کہ کسی زمانہ میں واسطی
 ساپ ٹکڑ لوگو کو تکلیف کلی ہو سچا پا کرتے تھے حتی کہ راہ آند ورت سد ہو گیا بہشت لاچار ہو کر
 پوے پائے میں اس تکلیف کو رفع کرنے کو واسطی مسعود رہیہ لگا بعد چند سے اس کی جوان
 میں ایک ساپ کلاں آیا اور کہا کہ میں بادشاہ ہوں اگر یہاں ہم اس کے ماسر سماں
 کی طرف ایک ہمارا تھاں ساؤ تو ہم کسی کو تکلیف نہ دیں گے بلکہ جو کوئی اس ہمارے پہلو
 ماسر ہو کر اجفا و نام ہو ماکر لگا جو مطلب خدا سے مانگے گا یا نہی گا اور کو سے مجھ پر
 نہ مانے گا جب تھاں سے مانے اور رجوع خلق کا ہو حواسے گا

تو جو فائدہ عظیم ہو گا اب اس معاملہ کو سوہرس کامل نہ دے ہی کہ یہاں اس مہنت کی مکان نہ بنایا
 تک یہاں ہر روز چراغ جلا کر اور ہر روز سنگرات کرنا یعنی صلوات تقسیم کرے تین اسکاتین دم تحریر یا واجہنا
 اس مہنت گدی نشین ہے سادہ سری چند کر پہلی چوٹی سونبی ہوئی تھی پہر شمسٹا اٹھارہ
 اٹھانوین میں اس جہنا داس مہنت فی یہ سادہ عالی شان مع چاہ تیار کر ای ایک درخت ٹہلی ہی
 صاحبان ریلوی کسی رفع تردد کی واسطہ کا ناٹا مگر اب پر سر سبز ہو گیا اس متبرک کے نام سی رہے تھے
 ٹہلی صاحب مشہور ہی حال اسکا تھی دج ذیل ہو گا نقطہ بعد نجات سنگا کیر وید پو مید اور ایک چاہ مع
 بگڑ زمین اسکا نگی سرکار سو معاف ہی اب وہ زمین سترک ریل میں آگئی حسین سے صرف اٹھارہ کنال زمین
 شمال رویہ چار دیواری باقی ہے حال گوروسری چندہ باداناںک صاحب پہلا گوروسری چندہ
 جسکو سکھ لوگ پہلا بادشاہ کتھ میں مرد کامل فقیر صلح کل تھا اوسکو دو بیٹی ہوئی ایک لکھی داس و سارا
 سری چندہ و لکھی داس ایک روز شکار کھلنی گئی جب شکار لیکر کہ میں آئو تو دروازہ میں سری چندہ صاحب
 بیٹھ ہوئی تھے اونہوں نے دیکھا کہ لکھی چندہ صاحب بڑھوترک و نشان سے چلا آئی ہیں کہ ہاتھ پر باریک کپڑے
 نازنی ہر سوار کو کئی بہراہ شکار کھنکونی لنگر ہوئی بادامری چندہ صاحب نے جو بہادر کران ان کا تھا انکو کہا کچھ
 کہات کرنے اچھی نہیں ہر روز قیامت کیا جواب دو گی اس سے اونکو دلین قلعی پیدا ہوا کچھ خفگی ہو آئی بل
 متضرر گھر میں گئے اپنی جو رو کو بلا کر اپنی ساتھ کہوڑی پر مدد دہم چندہ سچہ خورد سال خود سوار کیا اور سچہ چندہ
 صاحب کی اگلی اگر جین ساٹھ گرا انہوں نے پوچھا کہ بال چون کو تیرا لیکر کچھ حل ہو انہوں نے کہا آپ نے جو
 طعنہ مارا کہات کا جرم چہر ثابت کیا افسوس کہ اپنی میری قدر نیچائی اب میں پہکوان کو یہاں حساب سے جانا
 ہوں انہوں نے کہا اچھا وہ سنتی ہی گم ہو گئے انہوں نے دیکھا کہ آسمان کھیر اور اچھا نا ہی تو بزور کرامت دہم چندہ
 جو اسوقت سے سالہ تھا اونکی کودسی کچھ لیا اور بعد پرورش کتھ لکھا بعد چند ہی اوسکو یہاں دو بیٹی ہوئی ایک
 نانک چندہ و سرام چندہ ان دونو کو سری چندہ صاحب نے مقام ڈیرہ جواب ہی بمقام مشہور ہر سکونت کبوا سٹے
 آباد کر دیا وہ اوسکی آمدنی سے اوقات بستی کیا کرتے تھے اوسکو اولاد سکھان بیدی نانک بڑی میں موجود ہیں
 واضح ہو کہ سکھوین دس گوروشین ہوئی ہیں جنکو دس بادشاہینا کتھ میں ہیں جسٹیل بادشاہ گوروانک کو دوسرے

[illegible]

حال گورسری چند

قاضی ایک بارہ بعد رسد بطور مہمانی پہنچا گورنی فرمایا کہ تھیوشت کہو نہیں۔
 واپس لیا تو قاضی سجدہ عرض انہوں نے بکری لیا اور سکھوں کو کہا کہ محلہ دالونکو کہہ دو کہ اسکو فوج کریں مگر خیا
 رکھیں کہ اسکو فوجی نہ ٹوٹی جب انہوں نے فوج کیا تو حکم دیا کہ ایک دان اسکی قاضی کی یہاں ہمارے قاضی سجدہ
 قاضی کو پاس گوشت پہنچا تو شہر تافوش ہو کر سری چند صاحب کی پاس آیا اور ظاہر اتر دہو کر کئی لگا
 مجلس بڑا قصور ہو گیا کیونکہ یہ بکرہ شہزادہ کا پالا ہوا طبع طبع تھا وہ آپ دیدیجی اور بعض اسکے سونے پر آپ
 فرمایا کہ وہ بکرہ تو فوج ہو گیا قاضی نے کہا کہ اگر وہ بکرہ اپنا نہ ہوگا تو بڑی آفت آوے گی جب گور صاحب نے دیکھا کہ یہ
 بہانہ ہے تو دلیل کرنا چاہتا ہے تو اسکو فرمایا آپ شریف لیا تین بکرہ حضور میں پہنچ جائیگا وہ بانی خاں اب
 انکو دلیل کروں بادشاہ کو پاس گیا اور تمام حال کہہ سنایا گور صاحب نے یہاں کلمیہ کو حکم دیا کہ برفالہ بند ہو کہ
 بڑیاں پر اس چاہ کا پانی ڈالی اور ڈال تو وہ بکرہ زندہ ہو گیا اور اسکی تین ٹانگیں رہیں اپنی بچیں وہ بکرہ حضور
 بادشاہ پہنچا بادشاہ اسکو دیکھ کر حیران ہوا مگر تعجباً چاہا کہ چوٹی ٹانگ اسکی کہاں گئی فرستادہ گور صاحب نے
 عرض کر کہ وہ قاضی صاحب نے چنانچہ فرما کر اسکو بابت انکو حکم ہوا کہ سالم کریں بادشاہ کو ایک کھیل ہاتھ لگی
 قاضی کو بلا کر فرمایا کہ اب آپکی کیا مصلحت ہے ہنر ٹکڑا کہا تھا کہ اسکو نہ سناؤ یہاں اومی خدا رسیدہ ہوا سنی منفعل غر
 کیا کہ وہ جادوگر ہے اب مناسب یوں ہی کہ اسکا امتحان کیا جاوے مصلحت شام میں جنرلانی کہوڑی خونی شہر
 ہی کسیکو سواری نہیں دیتی جو رو رہا ہے اسکو ہلاک کر دیتی ہے اسکی سوار کو اسکو حکم دیا کہ اسکی سوار کو اسکی
 اسکا اوپر کارگر نہوگا بادشاہ نے سیر چند صاحب کو بلا کر کہا کہ اگر آپ وہ کہوڑی سناؤ تو وہ سناؤ کہ سناؤ کہ سناؤ
 جو کہوڑی سناؤ اور سوار ہو کر دیکھا دین تو رہا ہی انہوں نے کہا کہ ہم فقیر ہیں بھوکو کہوڑی سناؤ کیا نسبت بادشاہ
 دو بارہ ہی حکم دیا چار سری چند صاحب نے اپنی خادم کلمیہ سے کہا کہ تو جا کر کہوڑی کا نین کہہ کہ امی کہوڑی تو
 فلاں سکھ سادہ جو کہوڑی بیاعت مٹکی اور نافرمالی شہر کے اس خون میں اتنی صحت کو لازم ہی کہ تمار ہی
 یہاں حاضر ہو تیری بکٹ یعنی خانہ بھر ہو جائیگا جب یہاں کلمیہ نے یہ کہوڑی سنا یا تو وہ سرافکندہ ہو کر کہی ہو
 یہاں کلمیہ اسکو گلے سے زنجیر اتار بالونسی بکرہ گور کی سامنے حاضر کیا وہ کہہ گور کی پاؤں پر تھپتھپائی گور
 یہ معاملہ دیکھ کر قاضی کو کہا کہ بچاؤ اوگان تیرہ مکن کہ خدا دادہ راضا واداست۔ اب اس معاملہ سے

دوسری کہانہ میں ایک سری جسے سارہند نام ہے کہ اسکو سرہند نامی حادی حتیٰ کہ حکیم لیکر دوسریں پہلی سرہند نامی کے گورو
 کو پلائی ماد کو طہار ہو تو کہہ ہوا کہ بالی میں بہت تکلیف دی متدب تکلیف سی ماراں ہو کہ یہ بد عادی کہانہ
 سلطنت کو مراد کر جا دساہ کو بہت سری دودہ ڈرا اور بہت پامند تہہ اداگان عالی عاہ آئیگیاس خاصہ ہو کہ
 سد حسارت کیا اور پاسو یکہ میں موضع ڈیرہ مانک من دور پاسو یکہ موضع کہو میں عسایہ کی اور سد عطا
 مانکس تہہ سرہند کر دی دوسرا ایک بیدی کر ماس موجود ہے گورو سری جسے صاحب ماس من سرہند پاسو یکہ میں
 مانک یک والی اسی ہتھو دیر محمد کو عسایت کر دی اور موضع کہو ال والی اسی محلہ میں داس کو بخش دی تو لعل
 دھاسو انیس تہہ ٹکڑ ویا سرہند ہو کہ یہ فقط واقع ہو کہ سکھوں کر گورو دوسم میں ایک بیدی حوالہ وصلو مانا
 مانک کی من اور دوسری مادی دھاکر چاکر چیلو میں لکری بیدی ماد ہو کہ برگ ماتر میں ساہ شادی فوت تولد پر
 سوار وہاں کو طریق مردی میں سلسلہ نادو نکا اسطرح سی عادی ہوا ہے کہ سری جسے صاحب ماس من سرہند پاسو
 ادسکی دو چیلہ ایک واسیتا دوسرا مانک رام با داسیتا کی تیں چیلو ایک بہامی چیلو دوسرا اور اس میں سرادو
 رام بہامی جو رہ کا چیلہ رام داس اور سکھ مہر داس اور دھواہ رام کا کرمان اب مانک میں کا چیلہ ماد و جادہا
 مہنت سجادہ تیں سجادہ ہدائی مقام ٹہلی صاحب حال مسکا شکر کر رہا ہوں جو مہر داس کا چیلہ سرہند نامی
 سراداس کے دو چیلو ایک لہس داس دوسرا کا چیلہ میں بہہ دو نو سو ٹکڑ ٹہلی صاحب میں میں واقع ہو
 کہ ایک بہہ مقام ٹہلی صاحب میں ہی اور دوسرا ڈیرہ مانا مانک میں اور ماسو اسکو کٹر مقام تمام مہار ٹہلی صاحب
 چاک میں میں اور بہائی کرمان کا چیلہ دھام تہام و گیا اب اسکا سلسلہ ختم ہو گیا بالک رام جو چیلو میں داس
 مادم سری جسے صاحب ماس من سرہند داس کر چیلو ایک من داس دوسرا دھام تہام تہام گورو بالدر
 دھو تہا بہامی سکھ رام داس تہہ دسکر من داس کا چیلہ آثار رام بہان لاہور میں تمام ٹہلی صاحب بہتاشی دیا رام اور
 نو بال داس کا کوئی چیلہ نہہا اگر بہامی سکھ رام کا ایک چیلہ او دی ریکاس اب مانا مانک گورو بہہ میں موجود ہو چیلہ
 کا دستور سکھوں مادو میں بہہ ہو کہ کوی ہندو یا سکھ چاکر کہ چیلہ ہی تودہ کہہ کہ پاس کر دھواست گتا گورو اگر
 مول کیا توحی القدر کر گتا تیار کر کر اسی گورو کی سادہ کر انگی لاکر کہتاشی اور حمام کو لاکر تمام سرہند دھامی اور
 صاحب میں ہی بعد اسکی گورو بدست خود مختار لیکر اسکی جوٹی سے بیاج بال کتر لیا ہے اور ایک بہا ٹہنت

ست کار کے اوس تین اپنا نہ لگشت پامدا و رد و چار سادانت مہو کر طالب کو پانا اور نیز اسے منہ پر چہر
 مار تا ہر بعدہ ست نام فتریا نچ وندا اوس کو سابل یاد کر اگر حلوا تقسیم کرنا ہر اگر چہ پہ لوگ ست نام کا مٹر فیہر چلو
 کر کسی کو نہیں بتا کر لیکن قید اقم کی غربت مزایا بر رحم فرما کر با و اجناد اس صاحب بدکش چند روزہ مہربانی
 کر کے بتا دیا اور بندہ فی بطور یادگار دین کتاب ہذا کیا وہ تشریح ہر ایک انکار ست گور پر شاد ست نام کرنا پور
 تر ہو نہ دی اکال مورت اجونی ہنگ گور پر شاد اداہ سیج جگا سیج ہی ہی سیج نانا ہی ہی سیج صہب مفیدہ
 سکھان مٹر سوس طالب چلیہ سکھتیا ہر ہر وہ سکھ سلام کر تا ہر قطب بابا شاہ فر گور و مہر ہی چند کو جاگیر دی کر حضرت
 کیا تو ادھون نے عرض کی کہ چہی بادشاہی گور و مہر کو بند کر اپنے قید کیا ہوا ہر براہ مہربانی اوس کو ر مار دین عالم گیر
 ست اوسی وقت اوس کو چور دیا آپتیرہ کو گور اور ومان کے راجہ کو مہر لایا اپنا سکھتیا بابا شاہ و سکھتیا و مہر جا کر
 ایک ہرم سالہ بنوائی چنانچہ وہ اب تک موجود ہر اور ومان اب تک شب روز چراغ روغن زرد روشن رہتا ہر سنگ
 ہی جاری ہر نادمی لوگوں کا قدیم سر ومان قبضہ ہر ہر ومان کا بل کو گور اور ملک کے یہ کہتے ہر ہر بارہ برس تمام
 با شہرین بعبادت آئی مشغول ہر ہر کوستان چہنہ میں ہوتی ہر مکر لاہور میں تشریف لائے اور اسی مکان میں بیٹھ
 کیا کہتے ہیں کہ اُن یام میں یہ جگہ ہرم سالہ باعث تمام چند روزہ ان کے مکان سری چند شہر ہو گیا تھا حال شاہ
 ہر کہ ایک روز بوقت اشنان صبح گور و چندنی شل ٹہلی سر داتن کر کے سکھتیا بنین میں گاڑ دیا بعد چندی قدرت آئی
 سوزہ ایسا درخت کلان ہوا اب تک موجود ہر بجان اللہ کا پکان اقیاس از خود دیکھ کر چہرہ آید و روشن شیر و سیر
 حضرت انسان آبیہ حضرت رحمن نے حضرات فکر کو چشم قمارت و دیکھنا لازم نہیں کیونکہ شاید کہ ویرن کو سوار ہی شاہ
 بوقت تیاری ستر کی گھاجان ریلوی آدس کم کاش ڈالنا گراب و ہر چہڑہ سر ہوٹا آئی ہر جو بلکہ بلکہ باند کھڑی
 ہر اور اوسی کر نام سر یہ مکان اب ٹہلی صاحب شہر ہوئے ہر قطہ سری چند صاحب کا نام سر ہی چند بابا شہر و چہ شہر
 یہ ہر کہ اگر چہ عمر انکی ایک سو چاس برس کی ہوئی گروہ امر و ہر یہ بھی شہر ہر کہ انکی سر پر با دربان یعنی باغ چہر
 دراز بال ست و صاحب بجا ہر پاجامہ بھیریتی لنگوٹ جگر زنجیر تانبی گور و باغی پاجہ پی ٹکڑ اس کا ہوتا ہر کہتے ہر چند
 مدت یہاں فروکش ہر ہر تیار رخ م فروری سکتا ہم جلسہ میں بیٹھ ہر با بود و پوش ہو گئے حب یہ چہر چا
 پہلا تو انکی چلون میں سر مسی مزین داس اور بہائی کلیئے اگر یہاں نشان سادہ بنایا اور بہائی کلیئے چند سی بطور

معاذ اللہ یہ بڑا بڑا قصبہ اور شاہ گروہی یہ بڑا بڑا قصبہ دیراں شہر ہی ہوا اور اس وقت تک وہ کوٹہ کہ جسے آپ اگر حسلہ کم
 سائی مانا و قاضی مرد کس سے ہی تو سال کم کھڑا تھا عرصہ میں سال کا ہوا کہ مہند کھیت سکھ یہ کلمات ماد احمد اور
 سے سوانہ عرب رویہ اس عاریہ دوار سی سادہ کرادیا ایک مکان ٹکا کتا وہ سکھو حماد اس مہنت ہی اور سین
 حراسہ عاری ہی اور کوٹہ یوں میں لوگ کرایہ دار ہی ہوتے ہیں یہ چاہہ حرج حیب والد ہی چاہہ حرج حریہ
 قشریب آوری اوں کر کے کہا رہی تھا اب ہم کی ابتداء سے تیریں ہے *

حال مختصر موزون سکھوں گوروں کا

یہ وہ سکھوں کافی الحقت مہندوں کر مہنت کا ایک شعبہ ہی جو گوروں کا ایک صاحب نے اجرائی فرمایا وہ
 کہ ایک پنجاب میں اس سکھوں کر دو فرقہ میں ایک صدی سکھ جن کو بی راسا مال تھا کہ ان میں اکثر وہ نہ تو حقہ من
 یں اور نہ ملک مال مندو ازمن لطیفہ بطوریکہ معترضہ میں کہ تہہ صاحب مانا مانک میں ہم ہر
 ساما تھا کہ اسی یہ خیال کر کے سکھ لوگ حقہ نہیں دیتے کہ ان کو چوڑ دو عسارت گرتہ کی کھڑا گوروں کی جو مانا
 صاحب نے اٹھا دیکھا ہے ہوتی ہی اس میں اور الف اور صا دا ویس اور ناو طاو و تاوی سلتہ او میں
 اور ط اور را اور کاب او تاف میں کہ پرتہ ہیں ہو ایس تہہ مات مد نظر کہہ کر ایک رہ رہا پیر اسکے ماموں
 ہمارا دیوب سکھ سے جو کتیریں رعایت سوں شعور جس مہرانی رکھتا تھا پوہا کہ سکھ لوگ ان کو کون نہیں دیتے
 اور ہوں کر کہا کہ تہہ میں یا مانا مانک منع فرمایا ہی میں لڑ تھا عرض کیا کہ آپ وہ گرتہ تھا وراہ مہرانی مانیہ کران
 کہ جس میں اصاح جو مدین ہی اور ہوں او سی تہہ ہائی وہ سکھ کو حکم دیا کہ گرتہ صاحب وہ را ہی اور حسلہ کم
 وہ گرتہ تھا وہ اشلوک مردم تھا محو کال کر دیکھا یا داں بحر نہا ان کو چوڑ دو میں کہ اس را صاحب اس حکم
 کی عمل میں صرف قصور نہیں ہے اسد گاں پر وہ منتہی کر محبہ سے یو جس لڑ کیوں آہستہ کم سکھوں میں آہستہ
 ہی ان میں میں یہ ہیں ہو ایس کہ اس سے ہی سر طرہ کر طرہ و اصاف ساعت مرا تو عرض کر دیا
 مد گوروں صاحب کا نام کہ طرح کوٹہ پورہ یسی لڑ کیوں جو طرہ کا حضرت اسان خصوصاً قوم سکھ کو مسئلہ میں
 سوا ہوئے حای طرح ان کو چوڑ دیا صطہ ہر سکھ اساتہ کیا نام دربار میں بہر ہو گئی ہر ایک صاحب فرما ہی
 کہتا تھا کہ تہہ سے آہستہ آہستہ کال حسان اللہ کیا وقت ہمارا وراہ ہر شک سے یہ مال کیا کتیریں کہ بلایا ہا

نوش ہوئی قدر دانی کر راہ سہرورد و رابریں اسے کا حکم دیا اور چو غہ پیشینہ مکہ کڑہ ملا عطا فرمایا بجا سلا
 سکے لوگ و اسکو روجی کی فتح بولا کہ تہمین اور وجہ اس مجددہ سلام کی اس جلیبیر یہم ہو کہ سید عالم گیر حبیب
 ینامین اور نانک نیب گوردہر گو بند صاحبک خرنشہ ہوا تو اوہنوں اپنر سکھون کو یہم حکم دیا ششہ کہ فرخ بود
 قال خرن زدن بہم برنخ زدن بلکہ شہ رخ زدن بہ لازم ہو کہ تم ہر وقت جناب الہی سیر می فتح مانگا کرو اس
 حکم کی تعمیل کے ایسی شہرت ہوئی کہ بجائے سلام ہی جملہ مقرر ہو گیا اور آج تک مرجہ ہر دوسرا فرقہ نادہی سکھ جیکو
 سونہ اور سچ دہاری بہم کہتہ ہیں وہ حقہ پتیر اور بال بہم منڈا قہین بنیاد سکھون کے بابا نانک ششہ شروع ہوئی تودہ بعد
 بابز بادشاہ ہوئی ہین حال ان کا یوں ہے کہ ۱۴-۱۵ ماہ اپریل ۱۹۲۳ء میں بمقام تلونڈی علاقہ لاہور بنجانہ ایک
 کہتری کا لونامی کی پیدا ہوئی اور نور دسالی میں ہی ہیروکت صحبت فقرا تارک الدنیا اور مصروف بیاد تحق ہو کھو
 ملک ملک پہر تو رہی کہ ایک دفعہ مکہ معظمہ میں ہی جا پہنچ فرما او کل صلح کل فقیر دوست تھا اور دلی تھا اسکی بہن تو
 کہ کسی طرح فرقہ اہل ہند و اسلام سے مخالفت دور ہو جاوے اس واسطے اوہنوں نے یہ منصب سکھانے اختراع کیا اور ایک ملک
 اسی باب میں تالیف کر کے نام اسکا گرنتھہ کہیا آخر کار بعد نو دس سال مقام کیرت پور میں جو بکنارہ دریائے رادی
 اب تک تمام ڈیرہ نانک شہر ہی زندہ نابود ہو گئے اور انکی بیان دو فرزند پیدا ہوئے ایک سرچند دوسرا لکھی چند
 سری چند صاحب مجور رہے لکھی چند متاں چنانچہ اب تک انکی اولاد بیدی کہلاتی ہے تمام سکھوں کا ادب کرتے
 ہین ان میں دختر کشی کی رسم قدیمی بابین خیال جاری تہ کہ وہ اپنر آپ کو اشرف المخلوقات خیال کر کے چنانچہ تہ
 کہ اپنر لڑکے کسی کو دیہین کیونکہ اس ملک کے رسم ہر لڑکی دال لڑکے والوں کا تابعدار ہو جاتا ہے اب بجلداری لکھی
 وہ رسم قبچہ اون کے خاندان میں اس طرح سرجانی رہی کہ بمقام امرتسرک بڑا جلتھیم دیوالی سمت اونیس سو نوین ہفت
 جنابے رابرٹ منٹگری صاحب دیہوا اور اس میں اوہنوں نے بہت کوشش فرمائی فقیر ہی چند اداسی فرقہ کا بانی
 ہوا کہ جس فرقہ کو نانک پترہ اوبنادی ہے کہتہ ہیں سلسلہ گورانی کا جناب بابا نانک صاحب معرفت اولاد ایسا جاتا
 ہوا جیسا کہ معرفت چیلہ یا چنانچہ بابا صاحب کے بعد سجادہ نشین لکھی گوردہ لکھی صاحب چیلان کا بہن تہوڑا سا
 گرنتھہ ہی ایترا دیا حال اس کا بہن کچھ ایام طفولیت سری ہی فقیر نہ نہیں تھا اور بابا صاحب پر بہت دہرانی فرما
 تہ حتی کہ بعد سترہ سالگی سجادہ نشین ہو اس ۵۰ سو باون عیسوی میں مرگیاں ہو گئے اولاد اسکی تہمین کہتری

زمین کو جس جنوبیہ واقع ہے صورت مکان یہ ہے کہ چتر درخت کھینچ کر اندر گوشہ نیرت میں ایک کبوتر سفید
 پہلو خشتی انڈیا دس کر شیوجی کا لنگس لگیں رکھا ہوا ہر شرق رویہ دو پیل اور ایک بڑا دوسکی نیچے ہر خشتی
 سفید اور سکر پائس ایک بارہ درمی سفید بولی یہ یہ بارہ درمی اور بادلی جتہ سائید تا سلامت
 رہ شروای ہر جنوب رویہ اور سکر ایک تہ پنجہ چرخ اس بارہ درمی کی سرخانہ راہ سرخانہ گوشہ بانیہ سرخانہ بہت عمارت
 قابوئی زینہ او ترکے ایک مکان قابوئی مربع جسکا طول عرض سو اتین گز مربع ہے یہ سرخانہ بہت اچھی جگہ
 آرام گاہ ہے باہر شمال رویہ اس بارہ درمی کی طولانی زینہ بادی کا اس زینہ کا طول تیرہ گز اور عرض نامی گز الکر
 درجہ شرق رویہ اس کے ایک تہہ سفید چونکہ نقش چار گز مربع جسکے میانہ میں ایک مدور گندی مکان دیوی کہنے
 ہیں کہ یہ استہان برابر انا اور قیدی ہے بلکہ مشہور ہے کہ بوقت بنیاد چہرا چہرہ خلف راجہ راجندر نے یہ استہان بنوایا تھا
 اسکو گوشہ ایسان میں ایک تہہ ایک گز مربع سفید یہ تمام پرستش گاہ یوم برت ٹوٹریان کا ہی ہندو لوگ سال میں دو دفعہ
 ایک ماہ ساون دوسرا ماہ پوہ بہہ برت اس طرح سے رکھتے ہیں کہ بر دنایت دار شیرین و نگین روٹیان پکار کتہر
 اور دوسری دن تمام زن و مرد اس نام کو تہان پر حاضر ہو کر وہی باسی روٹیان کہاتے ہیں اور حتی المقدور نذر چڑھا
 ہیں زراعتی سیتاسی فوجیہ یہاں کا پوجاری ہے پتیاہی بہہ ہمارا راجہ رنجیت سنگھ تمام ہندو لوگ کیارن کبار و اس مقام پر
 برٹ ٹوٹری جمع ہوتے ہیں اب کوئی یہاں آتا ہے اور کوئی سینڈا کرتا ہے ہر دروازہ شاہ عالمی کے جاتا ہے بعد جنوبی اس تہان کے
 ایک بڑی جگہ تہہ ہشت پہلو کسی نامعلوم الاسم حال سمرقند گولہ والہ یہ سکر شرقیہ اچہر اور جنوبیہ
 شترل جیل واقع ہے جسکو دروازہ ایک طرف شمال دوسرا طرف جنوب اب جنوبی ہند اور شمالی کشادہ گردنوں تمام
 چار دیواری جس کے اندر حجر بھی ہو کر ہیں عمارت دروازہ کی دیوار چار دیواری فواحی سے باہر نکلی ہوئی ہے دیوہ
 میں طرف شمال میانہ میں ایک محراب بلند عالیشان سقف اسکی اندر سر نقش رنگ آمیز چونکہ مسہ تصاویر فرشتگان یہ
 محراب اندر سرد و منزلہ اور سکر پنجہ میانہ محراب کلان ایک اور محرابی دروازہ جہیں سے ہاتھی ستماری نکل جاتی ہے اس
 در محرابی کو ابٹون سے بند کر کے اور سکر میانہ میں چوکت چوبی کلان مسہ طاق تختہ لکڑی اور زمین اور سقف محراب
 کلان بیرونی کونچہ اور اس در محرابی کی اوپر تین دریکہ محرابی میں محراب کلان کی بفلون میں بطن شرق و غرب
 ایک ایک کھڑکی محرابی ہیں اور دروازہ کی دو طرف بر سر زمین دو تہریان صورت اس ڈیوہ کی باہر

محس می پنج پہلو در دار چہ فصل نام کوئی کوئی اسان کاشی کا معلوم ہوا ہے ہر سمت نظر شرق و غرب محام
 نگاہ دہیں ہر ماہر ملکہ میں اس میں دو طرف دیو اور چار کے موجود ڈوٹھ می کی صف عالیہ کی گندہ اندر
 عالی ہی سرورہ ایک دیوار طولانی جس میں راہ اس کر مال رویہ ایک چور گندہ سوالہ علیہ محمد ارحم شمال سکہ
 درواری کر اندر تاحہ سہی محمد ارحم دیو حرد کی اگر ٹرا کر راندی طائر کرائی ہوئی میں سرورہ ڈوٹھ می کو
 اندر درں دیوار عالی سامہ میں جس کو ٹہریاں قدیمی اور دو گوشہ اسان میں انکی دریاں میں ریبہ اور چار کا
 ماندا اسکی مکان مودے عاہ محمد ارحم صافے سوا ہوتا تھا اب دران سراہی عرب رویہ اندر ڈوٹھ می کی
 گیارہ عہرہ قدیمی چہرہ کر گزہ اور چار ڈوٹھ می کا مالای رہہ در چرائی رہہ در شمالی کے سامہ میں ہے اسکی اور
 ہی بہت مکانات ہر عہرہ میں اب مام اندر رہہ کر نام کار کاشی ہا اب دردی دردی نظر آتا ہے اسوا اسکی ہر چکر کو
 سراس الہ الہ اور ریبہ اور چار کا ہر صورت سرائی بہت پہلو اس طرح سرکہ عاروں طرف عہرہ ہر چکر چار
 ہیں اور چاروں گوشوں میں ہیں میں تحریر حکم صف گندہ سال و صوب رویہ دو ڈوٹھ میاں لکھاں دیوار سرائی و
 عرفی کو عہرہ مایہ اندوئی کر میاں میں دو دلاں سرورہ مابہر سر کر ایک ٹرا مالاب تھا اب دران و مابہر ہر گماہی
 مدت سرائی اسکی راعت حویلی ہر عہرہ اس کی رہہ کوئی اسان اوس کا مانی ہیں رہا شتر قریب مالاب دیکھ عمارت
 اشریر باج در محرابی قلعہ قدری نظر میں بہ مالانگہ ہیں میں ساہواری تہوہر مالاب امرت سرورہ مالاب
 طول عہرہ میں سراہی سر کر گوشہ سیرت میں حویلیہ ہر اسکی اور گندی ہر اس معلوم ہوا ہے کہ چاروں گوشوں
 کی رسوئی ہر گندیوں میں صوب رویہ سامہ میں حضور ہندو
 بہ مارہ درمی ہی اسکی مقعد میں سار محراب نظر میں اسکی صوب رویہ مادی تہی مگر اب مسدود گوشہ لکھی
 میں ماہ کلان قدماب اوس پر چہرہ چوب چلیا ہر اور کہاں درمدار ساکن موضع اجہر اس چاکہ عالی ہر چکر
 و بیرون سرورہ راعت کر نامی دسی طرح دیوار عالی کر سامہ میں ڈوٹھ می اور اسکی شرق و غرب کی طرف شرق و
 تحریر شرقی حردوں کے اگر سرائی تہی شمال سکہ محمد ارحم اسکی چہرہ میں دھرت لیکر و پیل اندہ کھٹی ہیں مابہر ڈوٹھ
 شمالی کر گوشہ مایہ ایک اور ساں ماڈلی موڑی ہوئی عمارت طرف شمال گھٹی ہر تحصیل اوس محراب اور
 حردوں کی حویلوں طرف اندر سرائی کے میں بہت کہ صوب و شمال رویہ شتر میں چہرہ سکہ اور حیدر سیدہ

اور پندرہ سالہ اور بطرف مشرق و مغرب ادنیس حجرے طول سخن صراحت کا حد

اور عرض حد نکالی سرحد جنوبی تک ایک سو چالیس گز میانہ میں جو مکان بولی تھا اور پندرہ سالہ کی عمر میں عاقل و فہیم
 بنا فقط یہ سہرا کی بیٹہ حضرت جہانگیر بادشاہ تھی اور شاہ موصو فی اکثر ایسی ہی مسافر فائدہ حاصل کیے ہیں کہ بتا کر
 تیر چنانچہ فاصلہ سہرا کی ہذا کا سہرا کی واقعہ شاہد رہے کہ کوس تھا اور اگر کسی ایسی ایسی سرسبز رہے سہرا کی موجود ہیں
 جو کہ رنجیت سنگھ کے وقت اس سہرا کی میں گو کہ کہ جاتا تھا اس کے سہرا کی گولیان والی مشہور ہوئی چونکہ اس وقت
 میں یہ سہرا کی حفاظت جمہور غوث خاں نے کر کے تھے نظر سے اب تک یہاں قبضہ اس کے واسطے تھے یعنی راجہ جہنم سنگھ وغیرہ کا
 چشم کشا صن خدا یا حسین حال نیرا وہ بدھو کا یہ پڑا وہ لاہور کی شہر و دیہہ فاصلہ تین میل کے ہر پست
 مشہور نام اس کے کا یہ ہو کہ بعد شہر جہانی بدھو نامی ایک گھاٹ پر تھا باپ اس کا سہرا کی وقت عہد جہانگیر کی سکام
 میں نامی گھاٹ تھا چونکہ اس کے عہد میں بادشاہ موصو متوجہ عمارت ہوا تو اس نے دیر انیٹ کا بادشاہ سہرا کی قرار کیا اور کی پڑا
 شفقوں کو چرخہ ماسو اس کے واسطے عمارت ابو الحسین کے کال انیٹ میں اس کی معرفت لی گئی اس کا دو تین اس کی ٹیگی شخص اس کا نام
 واسطے مقرر کیے پھر تو وہ اپنی وقت کا محمد سلطان بن گیا اس وقت کی لوگوں نے اس سے اجازت دیکر پڑا کی چرخہ ماسو پڑا وہ
 خاص اس کا مورد فی تھا اور اس کا باب سہرا کی ہی اسی پڑا کی پر انیٹ میں پانا تھا ایک روز کا ذکر ہے کہ ایک فقیر
 عبدالحی نام میرید حضرت میان میر بالا پیر کا تھا عین بارش کے حالت میں اس کے پڑا کی پر آیا اس نے سہرا کی بہت چمک
 ہی تھی اس کے کار کنون سے آگ طلب کی ادھون نے ندی جو کہ فقیر صاحب اس وقت بحالت جذب اور اپنی آپس بیخبر
 تھو رہا ہوا کہنا شروع کیا اس حالت میں بدھو کی نسبت ہی کچھ کلمات سخت زبان پر لائیے گا گولیان دین چونکہ وہ
 نو دولت و عیون سامان بنا ہوا تھا اس نے حکم دیا کہ اس دیوانہ پاگل کو مار کر نکال دو لا زمان نے ایسا ہی
 کیا ادھون نے بددعا دیکر فرمایا کہ تیرا یہ پڑا وہ خراب ہو جائیگا کہی میں کہ بعد اس کے ادھون نے ہر چند آگ لگا
 اور نہ رمانن پاچک دستی وغیرہ جلائی گرا بیٹھوں کو کچھ تاثیر نہوی آخر کار اسی غم میں وہ حیران ہو کر بیمار ہو گیا اسی
 واقعہ میں ایک دن بدھو نے سہرا کی باپ کو خواب میں دیکھا کہ وہ کہتا ہے اے میری کم بخت بیٹی فقیر نے بددعا دی ہے اب تمام
 کام تیرا تیر ہو جائیگا اگر تیری چاہتا ہے تو اس سے بیکار فقیر معاف کرادو میری روزہ اس کی تلاش میں مصروف ہو جاوے
 ملاقات ہوئی تو ادنیس قدیموں پر کہ اگر غوث فقیر چاہی آخر وہ حیران ہو کر اور فرمایا کہ جا اب پختہ ہونا انیٹوں کا تو ممکن

ہیں مکیں تیری یا ایشیں کا کارہ پختہ میوں کی میج پر کس طاس کی اعانتا اوس اتنا دین حضرت ماں الہیہ میری
 ماں کا گندہ سادہ و زلف مستقیمت اودوں کی میج کو طاس کیا اودا میٹیں انگلیں اوس تھا کہ محو میوں طاس
 ایشیں ہم ہیں سوچ سکیں کس کو کہ اداہ ساعت مامی ایشوں کی حالی ہیں چونکہ اوکو متوں عمارت تہا اودہوٹ
 کہا کہ یہ ایشیں مام ہی کا سہا ہے ہمارے دیکھ دیکھ ہم طور بہتی عمارتوں کا دین گے ماسوا اس کے ہر اردوہ اوکو
 طور سکی ماسو ہر دیکھ ہی نکلا کہ ہر کارادہ ماریہ رفیقیت مطلوبہ نکلا اگر لوگ نگاہ کے واسطے حاسے
 ماسو ساعت سر احتک مام اوس کا متہو ہر عظمیہا مامارادہ رحمت سکے ماسو حمل اوسی طاریل صاحب مام
 مے اوس کہ مام ملد ہوا دریاں کے اسکا اودہ کوٹنی فالساں تار کر اسی ساعت اس کے ہر سکی زیادہ کوٹنی
 مام اوس اس اکہر ساسی میں ہر مصرعہ الحی صاحبے ہوگو اوس کا روضہ مدہوے تال بد کہ کس ہر دیکھ
 سوا یا خواب کہ موجود ہر خوب و ماسو مرادہ کو ایک ہنرہ جو سچ اوس پر پانچ قرین سعد ماسو مسمی ہر
 اس وہ کوٹنی ہی گنگی خالی مرادہ طور ٹیلہ کپڑا احوال حضرت شاہ جمال قادری
 سہروردی رحمۃ اللہ علیہ بہ سقرہ عالیہ مام ہر دودہ حضرت سادہ جمال لہور میں کوٹنی
 خوب کی طرف خوب رویدہ سرائی گولیاں والی اور ستر قریہ مویح احمدی شہر میں حال اس کا یہ ہے کہ یہ حضرت
 دو بہائی حقیقی ہر ایک سادہ جمال دوسرے شاہ کمال بہر دودہ صاحب اسم ماسو صاحب جمال کمال ہے
 ایک تاحال مسمام یا کوٹ موجود ہر پانچ و مات حضرت شاہ جمال کے س اکہر ارا کسے حضرت کی بحین حیات خود ہم
 دودہ اول سادہ سادہ واسطے سکوت اسی کی اس مایہ میں کہت سرائی گولیاں والی س ہر تہ اسی طرح سہروردی
 کہ خود دل مرد و صبح کو سرائی گولیاں والی میں کام کرتے ہر وہی لوگ راب کو حضرت کو دہ سکی عمارت میں مہر
 رہتہ ہر حضرت کا بہ معمول تھا کہ اگر کوٹنی تہر کام کرے واہ وہ ہر حضرت مردوری کابل بومیہ کی المصاعف سہل
 عطا فرما تہہ حبت بہت مرد دودہ ایسا ملد س ایک ہر ایں طیار ہو چکا اودا سکی اوپر سکا ہر بڑی نری حکامات
 ملدہ بڑے لکی اتفاقا نواح دودہ ہر ایں کس ہنر ہی ست اکہر سادہ کی حویلی تہی اوس نے دیکھا کہ اوس سے نری
 ہماری تصور ہر وہ مام اسی اور حیرت کو کہلا بھیجا کہ اگر کوئی ایسا ہی حرکت کرے سادہ سادہ مام کو تو بغیر ہر کہ
 کہا جس مام لارہ ہر کہ اسکو گردا آدمی ملے کہ اہا ہم ایں مکان کو بجا کر الیٹوں میں گرے یا ہر کہ تری حویلی کا ہے

منقیر سب نام نشان نرسیم کا بعد اسکو بوقت شب اپنے چال یعنی رقص بحالت وجد عارفانہ کیا و مدد دو منزلہ
 اجواب موجود ہر باقی رہ گیا اور بقیہ پانچ منزلین زمین میں عرق ہو گئیں یہ کرامت دیکھ کر سب لوگ حضرت کی حقیقت
 شہ جہاں شمار ہوئے پھر چار حضرت کا فیروز امیر میں پہل گیا اکثر لوگ حضرت کی خدمت میں واسطی حصول فوائد کو آئے
 لکھ ایک روز کا ذکر ہے کہ ایک ہندو قوم کہتری پہل مسمی دہمول کہ آپکی خدمت میں مت سحر حصول اولاد حاضر ہوا
 ہما حاضر ہوا اور چند خرپوزہ آپکی خدمت میں بطریق ندر لایا آپ نے ان میں سے دو عدد خرپوزہ اسکو عنایت فرما
 آپ مشغول نماز ہوئے اس نے سبھا کہ آپ نے یہ خرپوزہ مجھ کو واسطی تراشی کی عنایت کی تو میں اس خیال سے وہ
 خرپوزہ دن کو چھپا لگا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو وہ ایک خرپوزہ چیر چکا تھا اور ایک باقی تھا آپ نے فرمایا
 کہ یہ تو میری کیا کیا ہے تو مجھ کو دو خرپوزہ دیں بایں مراد دی ہو کہ تو گھر میں آ جا اور اپنی زوجہ کو کہلائی تیری گہریز
 دو فرزند نہ یہ جناب الہی سے عطا ہوں اب تو نے ایک خرپوزہ چیر ڈالا مگر جو باقی ہے اسکو گھر میں ل جا اور عورت کو کہلا
 اگر دو نو خرپوزہ تیرے گھر میں ثابت جاتی تو وہ ویسے پیدا ہوتے اب یہی دو فرزند ہوں گے اگر متاخر ہو کہ ایک ہندو اور ایک
 مسلمان ہمارا خادم ہوگا مجھ کو لازم ہے کہ ایک بیٹا ہماری نذر کرنا بد چندی اسکو گھر میں بیٹا تولد ہوا اس سے رات
 اسکی زیادہ ہوئی قدرت الہی سے بعد چار سال کے ایک اور فرزند اسکو پہاں ہوا مگر وہ مجھ سے پیدا ہوا یہ دیکھ کر وہ
 دہمول کچھ خوش اور کچھ حیران ہو کر اسکو حضرت کی خدمت میں لایا آپ نے اسکا نام شیخ فخر الدین رکھا جب وہ بڑا
 ہوا تو حضرت نے ایک مکان لاہور میں بمحلہ جوڑی موری اسکو خریدیا چنانچہ اب تک وہ مکان مکان شاہ جہاں مشہور
 ہے وہ شیخ فخر الدین حضرت کا دل جان سے خادم جان شمار صاحب عیال و اطفال ہو کر اس مکان میں رہنے لگا فقط ایک
 دن کا ذکر ہے کہ شاہ جہاں صاحب نے وہاں زیر مکان تشریف لاکر اتار دی کہ امیر فخر الدین اپنا عیال اور اسباب بس گھر
 باہر نکال اوسی وقت اس نے سب کچھ نکال کر عرض کی کہ اب گھر میں سوا طرح ٹھنڈی اور کچھ نہیں آپ نے فرمایا کہ اچھا قدرت
 الہی سے فرما وہ مکان گر پڑا فقط فخر الدین کی اولاد شیخ امیر بخش و شیخ احمد بخش سلام دین و بی بخش موجود ہیں بعد
 ازان بعد چندی شیخ منتہوین شیخ فخر الدین شیخ منتہو کو دو فرزند ہوئے ایک شیخ عظیم و دوسرے شیخ رمضان شیخ رمضان
 اولاد سے نوا میر بخش اور امسکا بیٹا فتح محمد اور شیخ اعظم کی اولاد سے سلام الدین و شیخ فخر الدین شیخ فخر الدین
 اور ایک مکان کا گزرا ہے پھر چار دوکانیں میں نذر حضرت شاہ جہاں مرحوم کر کے حوالہ شیخ احمد بخش ہوا اسے دو فرزند متہوین

کرنا کہ اوسکی کرلہ سے عرس اور مرمت خانہ جھرت کی ہو کر میری راج تولد سے رمضان کی برہی طیب مصالی اور شاہ
 مارہ سواد میں ہے روئے عرس نام شہر ساکناں لاہور دھیرا اور امرتسر میں اوسا سواد سکر سندھ محمولات
 تسب ماس ہوئی عزت کو درویش کہ چہارم روح الہی ہو ماہر ماں معلو اسیم کرتے سن اور ایک سات اور دن
 سرود و سلع مسانجا ہو ماہر اور نام لوگ ایسی عیال و اطال رمار و مردار کو ہمراہ لیا کر علیہ علیہ ویش و دمد سر
 کرے میں اور سب دماط ہر ایک سچ کی لڑکی لڑکے کا ہی دماں پہنچتی ہے کٹ ماں مٹیہ کر سیری تقسیم ہوتی ک
 ست دماط خانہ و کچہ ہیں ہونا اور اگر کسی بیو میں سر در سارویسی ہوئی ہے وہ ہی دماں ہی حاکر بصیر
 کر باہر مٹھ میلاں کا کچہ اسٹراہل ہوا صرف سچ لوگ اور چند اشخاص عام و خاص جمع ہوتے ہیں اس سرور حد
 و دکانس کما فی و معلو امی و غیرہ لوگوں کی دماں حالی میں مٹھ موقع ایہہ میں اس کٹ دستور ہے کہ نام لگ سہدو
 و مسلمان تیرا ہی موسی کا سرور محمول دماں میں ملداری سکھاں دمد مدیا پر کوئی تسب یا س ہو ماہا
 کس کو کئی لوگوں دماں سیر دیکھو اور ہر طرح سے بہت آتی ہے شہر اسرکت مد کو حوالہ دار ہے گاہ گاہ دماں ہر
 خصوصاً سرور محمول مدی ہی معمول ہے کہ روئے عرس خور و چرست قدر و عرس میرا تیا ہی خوردی آدمی وہ مال
 سجادہ سدیاں و پس میں سحر ایک علاقہ قمر و اس دور بہت سی دماں چیز پر ہیں شہر امیر کتس کو ملتا ہے سچ لوگ
 حضرت شاہ جمال کا ادب ہمارے ہمتیں کہ اس کا دلی قسم کوئی نہیں کہا نا کر ما میں او کی ہر اسے ہمتہو میں عہد
 ماں سلف سحر ایک چاہ سہر میں مروجہ ۲ کما و مد و جرح حلقہ کر و اسطر و اگر ار حاجت اسام خانقاہ مہات
 ہر رآمدنی اوسکی عرس و مرمت سنگت بیکت میں مروجہ ہوتی ہے مٹھ رمانی سچ امیر کتس حوالہ دار دی کتس
 اولاد محمد الدین مروجہ کر واضح ہو کہ اس گیارہ سو کٹیم ہتوں شہر محمد الدین عرس ہماں کار رآمدنی میں و کٹ
 سحر کار ماہر شہر ہماں دمد مد ہو کر ایک شہر رمضان دوسرا محمد اعظم شہر اعظم کر ہماں جہر مد ہو کر ایک
 شہر لدا دوسرا شہر رمان تیسرا شہر قدرت اللہ دوتا شہر مہر کتس مانچواں حافظ اماں اللہ جیٹا سیف اللہ ہر
 شہر اماں اللہ کر سہاں میں ممد ایک مہر کتس دوسرے اللہ تین تیسرے مدالین تا مہر کتس کچہاں دوا کر گناں اور
 اور مدالین کا مٹا سلام الدین موجود ہے اور سچ قدرت اللہ کی یہاں سچ لطف اللہ اور لطف اللہ ہماں ایک ہٹا
 شہر سحر مٹھ جو موجود ہے اولاد سیف اللہ سحر ایک مٹھ شہر جید کتس ہے مٹھ رمضان کی ہوتی ہے مٹھ

پنجر باپ کو کہاتم یہاں حضرت کی مزار پر کوئی شخص نجاور بیٹھا دتا کہ زرا آمدنی وہ لیا کر میری اور عسین کیا کر دگا
 او شرمات سو بہان خاکروب مصلحین کو بہان بطور جاروب کش مقرر کر دیا جب وہ فوت ہوئی تو اوسکی دفتر ستا
 کر تحفہ مسمی ہدایت اللہ کی بیاباں لکھی اور اوسکی لڑکی میتھی میری منسوب ہوئی پھر میتھی جاروب کش مقرر ہوا بعد اوسکی
 قاسم علی فرزند اوس کا سلطان شاہ اور فتح علی شاہ بن سید احمد بن قاسم علی جاوید بن شیخ امیر بخش و بنی بخش بیان کرتے
 ہیں کہ سلطان شاہ اور فتح علی شاہ بدستور بابا و اجداد خدمت خانقاہ نہیں کرتے صرف بروز جمعرات جا کر چڑھتے
 آتے ہیں اور تھمنا تین سو روپیہ سال کے آمدنی ہر اب لازم ہے کہ ایک شخص منجانب جاروب کشان حواہ وہ خود خواہ
 او نکال لازم وہاں ہر وقت حاضر رہا کرے اگر ایک آدمی وہاں ہر وقت حاضر نہ ہو گا تو ہم کسی اور کو وہاں کا جاروب کش
 مقرر کر دیں گے و یا خود بیٹھیں گے انقض اولاد شیخ فخر الدین ان جاروب کشوں کو ہزار ہر مین فقط سوا ارب خانقاہ
 کہ شبہ حال صاحب کے کسی ایک مقامات میں مکان چلہ موجود ہیں اور وہاں الی الیوم سنت وغیرہ چڑھتی ہے ہر ہفتا
 شیخ پورہ وہاں قبر بری بنی ہوئی ہے دو سو ہر مقام برہی شاہ حمان تیسرا مقام شاہد رہا ہر مقام تین مندرامی اعلیٰ
 ایک تہرہ کلان مربع اوسکی میانہ میں اور منزل اوسکی اوپر چار دیواری خانقاہ زینہ آمدورفت اوسکی جنوب
 کی طرف دیوار جنوبی کہ غرب کی طرف ایک حجرہ قالبی اوپر اوس کے سقف خشتی گنبد نادر اوس کا محرابی ہے پچو گنبد جسکی چو
 کرا اوپر گوشہ لکھنی میں پر ناہ خشتی چون گچ اس حجرہ کہ شرق کی طرف جنوبیہ اور زینہ خشتی جسکی نو در جہر کشادہ زینہ کی تہرہ
 کی طرف ایک اور در محرابی اوسکی اندر در زینہ خشتی بلہ اس دیوار میں در میان زمینوں کو ایک در محرابی قالبی حسین جا
 آدمی تارام بیٹہ جابین اور نیز دو برج خشتی منزل اول کا عرض کا اون گزا اور طول اکہتر گزا اوسکی باہر کی طرف عمارت خشتی
 اور میانہ مکان تمام گلی لیکن کسی کسی جگہ میں فرش خشتی گوشوں پر برج خشتی اوپر شمال کے طرف دس دھت دن
 سایہ افکن دن کشتال کے طرف ایک چو تہرہ پختہ خشتی دس گز بسکا طول اور عرض ۱۰ ہر نذر اوس کے چہر افغان خشتی ایک
 گز بلند اوس کے شرق کی طرف ایک دن کلان اوپر اوس تہرہ کہ ایل مغرب ایک درون بیٹہ تہرہ قریب شیخ امیر بخش
 حوالہ دار کو اہل حقین کا ہے اوپر قبریں مفصل ذیل چاہن خشتی اور دو خام مجید و محمد سیران سلام دین احمد بخش والدہ امیر بخش
 فتح بی بی دختر امیر بخش مسما غدیجہ خوند اسمن امیر بخش اوسکی مغرب رویدہ اور تہرہ اوپر دو قبریں ایک مسما کچھ ہر تہرہ
 زادی امیر بخش اور دوسری شیخ شرف دین کی اوسکی جنوب میں ایک در تہرہ اوپر ایک قبر شیخ دہولہ کی نمایاں تہرہ

پہرہ اور ہوا بہت سخت ایک حرام میں پہنچ سادات عالی کی اوس کے پاس عرب کی طرف دتر کترک راوی سیح
 رعنائی کی دن کی بحر میں سدر سادہ ہیر کی دیوار سرفی ہی اسی لہذا اوس میں چار سو دور اور آٹھ ہیرا لہذا
 سرل مالی و مدد بکسی کسی جگہ میں ششی اوسط میں غراں حسی اور سرلانی کی کوسوں کی سرفی کی طرف نام میں
 حسی اور دوا سالی کی اڑتلی کٹھی میں گرا اوس میں عاریت تیرا دوسرے میں مریودہ حای طبعہ خانقاہ میں میں گرم
 کا شکار اور اوس میں میں بہت سی درخت لیکر دوسرے موجود گوشت نام میں ماہر کی طرف مسجد دیوار ہذا ایک پادہ چری
 مد حضرت شاہ مال مسک میر چری پچ مہد ہمارا تیرے گاہ گاہ گاہ پتا مرست اوسکی راعہ دہان سکڑ کر اسی تہی
 ماہ کو سال کے طرف ایک ریدہ اور آخر کا دوسرے سات درجہ اور سیر کسادہ اور پادہ کوس کی طرف ریدہ میں ایک دور
 اس دور ایک ماہر عرب ریدہ میں ششی اس میں ایک حای کر دا سلیسی دویہ سرف کی طرف ہر دورہ کی مبادیہ ایک
 محرمہ عالی حسی معہ درجہ عالی ان ریبوں کو تال کی طرف مسجد کو تریاں ایک و محرمہ عالی حسی چکار و محرمہ عالی
 اسٹوں کو مسجد بہرہ چری کہ حسی آب ہمیں حیات داخل حوی ہی اور فرما تہا کہ درسد کرد و اور محرمہ عالی حسی کو درسد کرد
 ہوا اور آپ گم ہو گئی تہا اب سرد و عرس اوسکو کہو لہذا میں ارباع اس میں کاتہ اگر طول شرقی عرب کا تہی گرا
 عرض شمال کے صدی دلی حد تک ہر اگر دستگرم ریم سید یکین کہیں میں حسی خصوصاً طرف جنوب بہت سرالہ
 سر' اربل اور ماہر سیر دیہہ آردہ گرا مار والی اوسے جنوب درجہ چار دیواری خانقاہ اور مبادیہ میں کاتہ اور لہذا
 بہرہ وہاں جنوب ریدہ دیوار دیوار چار دیواری ایک کٹہہ حاکارہ مترقدہ اوس کے اندر عرب ریدہ ایک کٹہہ
 مسجد سلطان کو جو کہت اوس کے اندر ایک در کو پٹری حاکارہ ریدہ جنوب ریدہ جو کہت و طاق سکویہ ایگر
 بہرہ بارہ ہی سرد و عرس بہاں تقیم ہوا بہرہ خانقاہ کو عرب کی طرف یا دیواری حسی راہ آرد و رفت مال دورہ
 کسادہ عار دیواری خانقاہ کر کرد میں کٹوار خانقاہ مادوار عربی چہرہ گرا اور شمال کے طرف سڑا پٹہ گرا بہاں ایک
 چار دیواری الہیہ و مالی حیات سرد و سکڑ جنوب کی طرف ایک دیوار ایک کر ارباع والی حاکارہ سات گرا و
 ساہبہ عرب کی طرف دونوں دوسرے سرت میں میں قرین پچہ قدیمی تہہ حمال صامت کے تہہ کے معلوم الاسم چار دیواری
 کر ماہر جنوب کی طرف چہرہ گرا میں اور مترقدہ اٹھ گرا چار دیواری ساہابہ کی عمارت چہرہ گرا سید بنعت چہرہ
 شیخ میر سخت دوس بارہ سوا تہا الیس میں اگر اوس کے عام چار دیواری تہی دروارہ اوسکا جنوب ریدہ اوسکو

اور پروردگار جہان خود رچونی کی مسیحین بخرا کی پشانیوں ایک ہنگامہ رہا۔
 اس میں بہ عمارت کندہ ہر چار دیواری جناب علی القاب حضرت شیخ جمال صاحب قادسی قدس اللہ سرہ العزیز
 حسب منت بر خور دار فضل بخش طول عمرہ شیخ غلام مصطفیٰ عرف تندر تخریر تاریخ اولیٰ جمادی الاول ۱۲۵۵
 تعمیر یافت بہ غلام مصطفیٰ اور فضل بخش جد کلان خور اس شیخ امیر بخش کا تھا چار دیواری، قدر آمد سر بلند
 طول اوس کا سو اچھگر اور عرض سوا پانچ گز چار گوشوں پر چار برجیان شرقی دیوار میں اندر کی طرف ایک چراغدان
 بنام پروردگار بلای دیوار سران کی طرف ایک چند اسکا کپڑہ بنگ گیری گھر لکھا ہوا ہے چاروں طرف کھڑی بطور
 چراغدان میان میں ایک گز بلند چوترہ پر خانقاہ حضرت کی قوندر مزار بہت اچھا خوشنما سفید سبز سران کا ہے
 بالشت بلند اور چراغدان جنوب روئے کٹھ پندرہ تین بالشت بلند ایک ہڑہ خشتی پر دو تین ایکائی سیلیان
 معصن کی جو اصل غلام مبارک شمع ہوی تھی اور دوسری میر تقی اوسکو دانا کی حبسکی ادالاد اب تک بجا و زرار
 ہر فقط جس چہرہ کی بابت راقم نے تحریر کیا ہے کہ آپ اس میں بحین حیات چل گئے اور موند اسکا فخر الدین کہ کہر بند کر دیا
 اوسکی بابت تمام شیخ لوگ متفق البیان ہیں کہ حضرت بحین حیات اوس میں اکثر عبادت کیا کرتے تھے
 ایک دفعہ اس میں عیاضی ہوئی تو قدرت الہی سے بعد تیس روز کے کہ ابھی چلے تھے ہی ہوا تھا کہ یکایک بیرونی کی سفت گری گئی
 اور اپنے میں ایگر خدام سے چاہا کہ حضرت کو نکالیں مگر اندر سے آواز ہوئی کہ جو کچھ ہونا تھا سو ہو گیا ہے ہمارا پردہ خاش
 انگوہنک دلازم ہے کہ درجہ بند کر کے اوپر نشان قبر بنا دو پس اسی وقت تمہیں حکم ہوئی اور بعض اشخاص بیان کرتے ہیں
 کہ یہ چہرہ اسی طرح اوس وقت ہی تھا اب اوس میں بوقت ظہر شریف آ جا کر بوقت عصر باہر آ گیا کہ نے ہوا ایک درجہ ہوا
 بیج الثانی ملت نہ ہو کر ورنہ چشتیہ حضرت نے حسب معمول اندر تشریف لے جا کر خدام کو حکم دیا کہ دروازہ باہر سے مسدود
 کر دو شیخ فخر الدین نے تمہیں کے بہ خواہ میں اشارہ فرمایا کہ اوپر قبر بنا دو ان کا بہر ہے کہ حضرت شاہ جمال مصباح
 مرشد کی نام حضرت مخدوم لکرا گیا اور وہ خادم حضرت شاہ شرف اور وہ حضرت مسدود شاہ کے اور وہ حضرت جعفر دین
 کے اور وہ حضرت فیہ دین کے اور وہ حضرت شاہ شہاب الدین سہروردی کے اور وہ حضرت حنیف بخارا دی کے اور وہ
 مرید حضرت سری سقطی کے اور وہ مرید حضرت معروف کرخی کے اور حضرت حبیب محبی کے اور حضرت دادو کاکی
 اور وہ حضرت حسن بھری کے اور وہ حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ کو رضی اللہ عنہم اچھین تاریخ وفات ان کی

حاضر رہتی ہی جو چٹ آتی ہی مری شہنشاہ اور خود نادر شاہ بموضع کویندوان برقرار شاہ مسکین سندھی کہ
 خلیفہ اس سلسلہ کے ہیں رہتا ہی اور نادر شاہ تین مکان کا مالک ایک بہرہ دوسرا مکان مزار کبوتر شاہ جواہر
 شہر لاہور بازار چونی سندھی میں ہر تیسرا مکان خانقاہ شاہ مسکین سندھی جو موضع کویندوال ضلع لاہور میں ہے
 گاہ گاہ بروز عرس کہ ہفتہ شوال کو ہوتا ہی یہاں آجاتا ہی بروز عرس معمول ہی کہ حاضرین کو روٹی گوشت بادل
 ملتی ہی دوسرے روز پنج رنگت الگ ہوتا ہی نادر شاہ خادم بہادر شاہ کا وہ عنایت شاہ کا اور دیشخ روٹیاں کا
 اور وہ شہنشاہ کا اور وہ شاہ بطف برہان پوری کی اور وہ شہر برہان سرگئی کے اور وہ عیسیٰ زندہ اللہ کے
 اور وہ شہنشاہ حیدر الدین گجراتی کی اور وہ حضرت شاہ محمد غوث گویاری کے اور وہ شیخ ظہور اللہ حاجی حمید حسنی کے
 اور وہ شیخ ہدایت اللہ ابوالفتح کی اور وہ شیخ کاظم شاہ شطاری کی اور وہ شہنشاہ عبداللہ شطاری کے اور وہ شیخ محمد
 کی اور وہ شیخ محمد عاشق کی اور وہ شیخ خدا علی بادر الہندی کی اور وہ حضرت ابوالحسن عسکری جریانی کی اور وہ حضرت شیخ
 ابوالظفر طوسی کی اور وہ خواجہ ابراہیم کی اور وہ خواجہ محمد منبری کی اور وہ شیخ محمود کی اور وہ حضرت صفور الدین قاسم
 کی اور وہ خواجہ بایزید بسطامی کی اور وہ حضرت امام علی موسیٰ خدا صنی اللہ جنہ کی اور وہ حضرت ابراہیم موسیٰ کاظم
 کی اور وہ جناب امام محمد باقر کے اور وہ جناب زین العابدین علی کے اور وہ حضرت سید الشہیدین امام حسین علیہ السلام
 کی اور وہ جناب اللہ الخالد علیہ السلام کی طالب کیم اللہ وجہ کی اور وہ جناب مآب صلی علیہ وسلم کی فقط ببالہ
 بلکہ زمین مزرعہ وغیرہ مزرعہ متعلقہ مزار حضرت شیخ فدا شاہ کی معاف عہد ان سلف اگر ادا رہی ہو تا قیامت
 مساف ہی انکو شجر کی تحریر سے پایا جاتا ہی کہ نواب کریا خان الشہوخان بہادر نالہ لاہور اور دیوان دارام اور
 خوشوقت رائے اور بکر سنگہ اور دیوان کا بللی ل افکی ارادت سندھی حال عمارت موجودہ خانقاہ
 فدا شاہ چار دیواری خانقاہ خشتی پنجہ جسکی بنیادی سفید اور شتر قریب میانہ میں ایک چبوترہ اوسکی گردنوں
 ڈیڈہ فٹ بلند دیوار چونکہ سفید چاروں طرف چائے گندیاں چونکہ جنوب روئے میں زمینہ سفید اس چبوترہ کی
 اوپر میانہ میں چار انچ بلند اور چبوترہ چبوترہ میں پنجہ سفید ایک حضرت فدا شاہ کی اور دوسری اونکی خاوی
 عبداللہ شاہ کی تہہ کی غرب روئے ایک قبر بہادر شاہ دوسری چراغ شاہ تیسری پتہ جمال شاہ کی چوبیس
 کبوتر شاہ کا امام تھا اور اسی سال میں کسی روئے کی اوسکو بانی قیام خانقاہ کی روئے بہ روئے نہ چاروں طرف

[illegible]

اور وہ نجد مست شیعہ عبدالرحیم اور وہ نجد مست ابو بکر تاج الدین اور وہ نجد مست حضرت قطب الافطاب غوث الاعظم
شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی اور شیخ وجیہ الدین کو سوای اجازت طریق قادریہ کے اجازت ملتین طریقہ
شطاربیہ میں ہے تھے جیسا کہ حالات حضرت نقشاہ مین شحرر ہو چکا ہے قطعہ تاریخ وفات حضرت وجیہ الدین
بجراتی بقول صاحب خیر المصلین قطعہ قد وہ مصنف وجیہ الدین عالم حق تھا وجیہ الدین علوی دکن ستودہ
مسقط الراس مدفن کجرات عقل تاریخ نقل آن بنوشت علوی صاحب جمال ہشت گفتم ام سال نقل ویتفین خلد
مسک عجیب وجیہ الدین اور شاہ گدا صاحب کے چہلہ خلیفہ ہوئی ایک قاضی محمد فضل المومنی فضل گدا فرار اوکلی شہر
فرار شاہ گدا صاحب موجود و سر قاضی فضل گدا جنکی فرار دہلی میں ہے تیسری شاہ جمال حسینی فرار اوکلی و
میں ہے چوتھی لال گدا اہلول تبر اوکلی متصل نقشاہ پانچویں فقیر احمد فرار اوکلی ہی شہر قرویہ مائل بشمال باہر
چار دیواری حضرت شاہ گدا کے ہے چٹھی حضرت شاہ باز دہونی انکا سلسلہ تمام ملکوین جاری ہے اب یہاں
کالی شاہ اور بدی شاہ جو چاچا کالی شاہ کا سجادہ نشین ہیں اور توسل اوکلی حضرت سوران و سطو نسو جاملت ہے
بدی شاہ و کالی شاہ خادم شادی شاہ کر اور وہ رفیق شاہ کا اور وہ جمو شاہ کا اور وہ کہاسی شاہ کا اور
وہ مشاق شاہ کا اور وہ مراد شاہ کا اور وہ نیم شاہ کا اور وہ کریم شاہ کا اور وہ قاضی محمد فضل گدا کا اور وہ
حضرت شاہ گدا کا فقط اس فرار کی اب چودہ بیکر زمین نمر و عہ قدیم سو مضاف ہے اس مضاف کی کو پانچ حصہ کرتے ہیں ایک
کالی شاہ لبتا ہے اور دوسرے ہی شاہ تیسری شاہ جو تہا خیر شاہ پانچواں نامون شاہ برادر چٹھی شاہ خیر شاہ
و نامون شاہ چٹھی او سکریں وہ بیان نہیں ہے مگر حصہ یعنی میں یہ مکان بہت قریب شمال و تہ مائل مغرب
گڈھی شاہوکی ہے اگرچہ خادم طالب اس مکان کہ بہت ہیں مگر مقام تعجب ہے کہ فقراے زمان حال مدت مدید سے یہاں
فقیر و نکر ساتھ نہ کہا نا کہا تو ہیں اور نہ پانی پیر میں بلکہ تھ تک نفرت ہے سوای اسکو فی زمانہ فقیر شاہ گدا کو گدا نرائنی
یہ خزان نرائن کہتے ہیں جسے بعد تحقیقات کاملہ بدقت تمام یہ معلوم ہوئی کہ بعد وفات شاہ گدا کو خادم اوکلی
بکرت برہ گوجب شاہ جمال صاحب اوکلی خلیفہ لاہور میں تھے تو یہہ حال تھا کہ صد ہا اشخاص ہر روز مرید ہوتے تھے
سند ایک ہزار انحضرت میں ایسا معاملہ ہونے لگا کہ جہاں کہیں بندہ مارا ہو تو صاحب بندہ مارا ان کو کوکلی
نقسیم سرتنگ ہو جاوے جب سب فقرا کو دقت ہوئی تو یہہ جو نیز ہوئی کہ جبکہ جہاں بندہ مارا ہو وہ شاہ گدا کو فقیر کو

یہ ملاوی اور درقندی سوار و سپاہی اور کھسکان بدھجیداکر و حتی کہ مدت بہرہ بابا ہی ہوتا رہا ایک در کا دکر
 کہ کھڑا نہ ہو لال حسین کا عرس تھا اتفاقاً ایک رکاحدام شاہ کہ انہوں میں سنی خروٹاں جیلا کی حب اوٹو
 دیکھا کہ نام نہر کو سمجھتا تھا کہ ان کو کچھ بیٹہ مارا ہے وادسی خفا ہو کر سادہ نشیں کو کہا کہ عجب مات ہی کہ یہاں
 یہاں نہ نکلو پرچہ نشا ہی اور تم ہی ہجو کہہ رہی ہو یا کسی فقیر ہی ہے یہہ مات او سکھو ناگو ارگنہ ری ایک مانو
 او سکھو مار کہ کیا حلا مال کو رہی ہو اپنی باب کا مرض سننا ہے وہ تھا کہ کہا کہ اپنی مکان پر آیا اور حضرت شاہ
 جہاں ہی یہہ حال کہ یہہ سنا یا او نگ رہا ہاں فقیر کرت تھے سب ملکر دیاں گئی اور حاتی ہر باب و ہنڈار الوٹ
 لیا او نہو اول ارادہ کیا کہ سرکار میں ناٹش کریں بعد ازاں فقر فرمایا کہ یہی معاملات بادشاہ کر رہے ہوں و حاتی مناسب
 ہیں یہ نظر آکا خوشی ہو کسی رنگ کر رہے ہوں گروادن دلوں وزیر آباد کر نواح میں حضرت علامہ یاسین جی
 ری نامی مرگ ہو دیاں ماشی ہوئے او نہو ان فرشتہ گدائی فقیر دیکر دیاں طلب کیا اور ہر دو فریق کو اتار د
 مصباحت کا کیا شاہ کہ انہوں نے مصباحت قبول کی مگر لال جیہوٹ نہو لیا کیا اور او ایسے آئی چونکہ لاہور میں
 لال جیہوٹ فقر کے سرگرمی تھی مگر اب کچھ او نہو سب فقر اکو ممانعت کر دی کہ کوئی شخص شاہ کہ انہو نشی لین
 دین ہنڈاوی کا کرکے او نہو سب چارہ علمدہ ہو گئے مین اس معاملہ موقوفہ بہہ ہو مگر جیلا ہی پنجاب اور اور
 روایات بنا فرمیں یعنی شاہ کہ اصحاب فر بختو حضرت جناب غوث اعظم قدس اللہ سرہ العزیز کہ سرور ماری او
 کی مکی یہ امر درست نہیں کیونکہ حضرت شاہ کہ جناب حضرت غوث اعظم سے بہت چھوڑ ہوئی مین اب شاہ کہ او کھا
 دستور ہی کہ ہر دوز عرس چند فقر جمع ہو کے فاتحہ ولادیتی ہوں عرصہ چار سال کا گذر رہا ہی کہ سب فقر امین اجتماع
 ہو کر صلاح ہوئی کہ انکو داخل فقر کیا جاوی اور وہ شاہ کہ انے عرضی اس حال کو اجمیر شریف کی طرف روانہ کیے
 کر دیا نشی کچھ جناب با صواب رہا یا اور یہہ صورت ایسی ہی رہی فقط حال عمارت فائقہا یہہ ہے کہ طبر
 جنوب و شرق ماٹہ مکان کی ایک دیو جنتی شمال رو پیدہ رستہ عہد شان چنٹائی میں بارہ الہ بہہ دیو کرکے
 سرور کر بلندہ اندر او سکے جنوب رو پیدہ ایک چاہ چنچ چوب والد او سکے غرب رو پیدہ دو کو ٹہہ ایک دالان او سکے
 شمال رو پیدہ ایک دالان صہ رینہ محرابی جنہیں غرب کی طرف دو کو ٹہہ بان او سکے شمال رو پیدہ دو
 بطور عراف جنتی او سکے جنوب کی طرف زمین فروغہ شرقی عراف مین ایک تہڑہ دورہ او سکے

ایک قریب شاہ کی جو خادم حضرت کا تھا اس کو شمال دیکھ اور بلند تہرہ اٹھایا میں قدام بلند اور تہرہ
 اوپر چار و نظرت ایک گز بلند چار دیواری خشتی شمال دیکھ ایک چرخ اندان اس کے میاں میں نزار حضرت شاہ کا
 صاحب کا اس کے شرف و قریب قاضی افضل گدا کر طول اس تہرہ کا اکس گدا اور عرض سترو گدا اور چار دیواری
 دن اور ایک گوندی کہری ہو اور قریب افضل کے شرف و قریب سر میں خادمان حضرت گدا افضل کے
 سیر ایک کتا نام قدار شاہ دوسرا معلوم الاسم اور بطرف شرفی باہر دیوار کے دو ہیج خشتی گوشہ ایسان
 درخت دن چار دیواری شاہ گدا صاحب کر پنجو تہرہ ہو اس کے گوشہ نیرت میں قبر نام شہ کل کے ہی بہ حضرت
 ہر و لطیفہ گوشہ ہو چنانچہ اس کا ذکر کر رہیں کہ وقت شیا ہجہان نور جہان حکم سوار ہو جو جاتے آجکی
 کہنی لگی کہ ای فقیر حاکم او نہون فک کہا کہ ای پر تو چلی جاتی ہو اور کیا بانس لگے وہ سکی خفا ہوئی اور سپا سونکو
 حکم دیا کہ اس کو بار و ہر او نہون فک کہا کہ ای حکم مروانا چاہتی ہو یا کچھ اور ہی شرمندہ ہو کر چلی گئے اور اس کے
 جنوب روئے کوٹھری کے پنجو قریب ہر غریب روئے مسجد ایک کینڈ والی پرنگ سیاہ چونکہ اس کے شرف و قریب مال جنوب
 ایک چاہ بی چرخ بوسیدہ پیر چاہ و مسجد بوقت حیات حضرت شاہ گدا صاحب ایک شخص شہباز دہوتی جہن نور محمد
 ہو گیا تھا ہوا دی غرب کی طرف باہر دروازہ محد کہ ایک تہرہ خشتی تابینہ بلند اوپر آدھ گز دیوار ہر طرف اوپر
 قریب نام ایک فقیر العید شاہ کی اور دوسری شاہ دلی کے بہ خدمت شاہ کر پنجو چکی قبر جو دیوار کے مینے اور وہ
 خادم گدا افضل کے اور وہ خادم شاہ گدا کہ مین دیوان پرونی پائیش کے گنو تو معلوم ہوا کہ اس کا طول پنج
 گردن اور عرض ساٹھ گردن ارتفاع سیاہ و گز ہے اشجار موجودہ دیوان کی دیسی چہر گوندی بہولای
 ہرنا سوری شہرہ کیر پہر واندہ اور جو کمانات دالان کوٹھری مسجد چاہ وغیرہ مین سچوہ سب
 شامات نزار حضرت شاہ گدا کہ مین کہتے ہیں کہ حضرت شاہ گدا اکثر موضع مجد دیوان بدسور رہتے تھے اور اکثر اوقات
 بہ شہر بحالت جذب برتا کرتے تھے خود بود و خلد بود علی بود کہ بود در حضرت معبود علی بود کہ بود تمام حوالی
محمد افضل المشہور فضل گدا بہ حضرت دہلی سے روانہ ہو کر خدمت حضرت میاں میر مقام
 انار کلی کہ جہان اب چلہ حضرت میاں میر کا ہے حاضر ہوئے حضرت میاں میر نے پوچھا کہ آپ کس واسطے آئے ہیں
 قاضی گدا نے عرض کے کہ آپ کی زیارت کیو طر آیا ہوں شاہ میر صاحب نے فرمایا کہ اچھا یا رغبین کر و پھر کا گیا آگاہ ہم سنتے ہیں

کہ اس جگہ شاہ گدا صاحب غیر عرض میں سادہ میر صاحب فرمایا کہ تم اوکو صاحب شرع کہنے کے واسطے آئی ہو مگر
 فرمایا کہ میں کون ہوں شرع صاحب رسول اللہ علیہ السلام کی ہے جو کہہ احکام قرآن شریف اور حدیث کو جو کچھ سو
 مان کر دیکھا گیا میر صاحب فرمایا کہ اگر ہماری کہنی کو مسطور کر دو تو اس کے ساتھ کہرا کر دیکھا کو کو کہہ ظاہر میں است اور ماحول
 میں سا کہ ہیں قاضی کہہ کہ ایسا میں نے کیا نہیں عالم بابا میر صاحب فرمایا کہ ماؤ اور زیارت کرو مگر گفتگو فی ادا رہا رہا
 مرد لانا قاضی اصل داسر دواہ ہو کر مکان حضرت شہ گدا کر آ کر دیکھا کہ حضرت گدا صاحب کا آؤ مہر بدن
 بدر میں جس کے اور مانی اور ہے اور سر گوں بطرف کعبہ شریف برسی ہوئی ہیں قاضی صاحب نے حال سلام علیکم
 اور ہوں کچھ جواب دیا دوسری دفعہ پھر سلام کیا تو پھر بھی جواب نہ ملا نہ سری دفعہ پھر سلام علیکم کیا شاہ صاحب
 اسرا دٹھا کر جواب سلام علیکم دیا اور ہر سر مانا جو چکا لیا قاضی محمد اصل صاحب نے عرض کیا کہ حضرت ہر سر ادھیان ترنا
 کہ میں زیارت آپ کی سخی نہیں کی حضرت شاہ گدا فرمایا کہ کیا قاضی صاحب نے عرض کیا کہ حضرت آپ کی
 لبوں کے مال ٹیو سٹی ہیں اگر فرماؤ تو درست کر دوں آپ فرمایا کہ اچھا تم مانو جو چاہو سو کرو مگر حکم شرع
 سے کہہ لکھا نہیں قاضی صاحب نے معترض سے موی لب او کو درست کر دیا اور کہا کہ اب ایک چادر نورانی ہو گیا
 مہر براتہ نصیر کر دیکھ حضرت شاہ گدا صاحب فرمایا کہ اب کا چہرہ بھی لڑنی ہو گیا وہی مہر مانی کہ کہ نہہر براتہ
 یہ ہر وحل سسی ماتہ یہیر انو مالکل دیا ٹی اور موچوں کے دس سو علیہ ہو کر ماتہ میں لگی اور اندھی ہو کھل آئی
 میں ماتہ ماندہ کر قدموں پر گر ٹری اور ہمد غائی معافی تفسیر کے اپنی فرمایا کہ ہم غیر شرع میں تم کسی صاحب سریت کر
 اس حاد وہ عامو تر ماتہ ماندہ کر ٹیہ رہی را ہما کہ ولی اولی میساند حضرت شاہ میر نے ایسی مگر پرستہ موم کر لیا
 کہ قاضی محمد اصل کے ساتھ کچھ دوا دیا ہوئی ہے حضرت میر صاحب نے ہی دان قدم رنجہ فرمایا حضرت شاہ گدا
 سلمہ اڈٹھا کھڑی ہوئی اور سر پر ہنگی کے واسطے ایک کمل اپنی اوپر لیٹ لیا شاہ میر صاحب نے فرمایا کہ حضرت
 قاضی آپ کا علم معلوم ہے اس پر مہر مانی کروا دینا فرمایا کہ ہم تو غیر شرع میں تم مہر مانی کرو شاہ میر صاحب فرمایا کہ یہ تمہیں
 ماطی ہو آپ اس پیش کر میان کرو دوسری مرتبہ ہر حضرت شہ گدا صاحب نے فرمایا کہ تم ہے کہ دہر حضرت شہ
 فرمایا کہ مہر آپ ہی کا سلام ہے اور رہیگا آپ ہے توجہ فرمائیے آخر شاہ گدا صاحب نے قاضی صاحب
 کو کہا کہ اب ہر موہہ بر ماتہ یہیر نے حب قاضی نے ماتہ یہیر انو دیکھا کہ ریس اور موچہ میں بابا

اور سلام ہو گئے ہیں اوس وقت روبرو حضرت شاہ میر صاحب کے حضرت کے قدموں میں گر کر
 اور کہا کہ آپ میری مرشد ہوئی پھر حضرت شاہ گدا صاحب نے تسلی دی اور فرمایا کہ اچھا
 بیٹھو بعد ازاں جو مال گھوڑا تھا وہ وغیرہ اونکر پاس تھا وہ سب کا سب شاہ میر صاحب
 کو دیدیا اور کہا کہ یہ مال نے سبیل اللہ کو کون کو دید و حضرت شاہ میر حضرت ہو کر اپنے
 مکان پر چلے آئے اور قاضی صاحب نے خدمت حضرت شاہ گداہ کے رہ کر تکمیل پائی اور اب
 انکی خانقاہ برابر خانقاہ حضرت شاہ گدا کے ہے **حال شاہ جمال صاحب**
خادم ثانی نے حضرت شاہ گدا رحمۃ اللہ علیہ شاہ جمال صاحب
 ساکن روتاس تھے چنانچہ نزار اونکے ہی روتاس میں ہے اُن ایام میں وہ ذی اختیار
 علاقہ روتاس میں سوا لاکھ کی جاگیر کے منصب دار تھے ایک روز اونکر روبرو کوئی شخص جو
 گرفتار ہو کر آیا جسکی نسبت بعد تحقیقات سرائی دار تجویز ہوئی اتفاقاً حضرت شاہ گدا صاحب مان
 جانکر جو رنڈ کو رنے حضرت کو دیکھ کر بعد مدت و لجاجت کہا کہ یا حضرت مجھ کو یہاں نہ رہا کی خدا کو
 بچاؤ حضرت نے براہ ترحم اوس کی سفارش کی شہ جمال نے قبول کر لیا آپ نے فرمایا کہ بابا ہم تم
 بھی مجرم ہیں اگر غصہ کر دے گے تو غفار الذنوب کو قہر سے بچو گے شہ جمال نے خضہ ہو کر کہا کہ جا
 چڑھو نہ کر دین فرم جیسو ٹہگ فرم ہی بہت دیکھو ہوئی میں حضرت یہ جواب سنکر روانہ
 ہوئی اور خدا کی جناب میں التماس کے کہ بار خدا یا اسکو چشم بینا عنایت کر حضرت چند قدم چلے ہوئے
 کہ اوسکی دلین قلع پیدا ہوا بلکہ حکومت سر دل برداشتہ ہو کر حضرت کو قدموں پر سر رکھ
 بعد التجا کہنے لگا کہ حضرت نہ معاف فرمائی اپنی فرمایا کہ بابا ہم ٹہگ اور فرم ہی میں ہمارے چھو کیوں
 ہوا وہوں نے عرض کی کہ حضرت آپ ایسی ٹہگ ہیں کہ مجھ کو بھی ٹہگ کر لیتو جاتی ہیں انرض حضرت
 نے مہربانی کے نظر فرمائی اور خادم کیا شہ جمال نے سب مال متاع لے لیا اور حضرت کی خدمت میں
 چند مدت شب و روز حاضر ہر دلی کامل ہو گیا اور ایسا رشد پایا کہ سوا لاکھ فقہان فرانسیت
 کو اور اب تک بڑا بہاری سلسلہ اونکا جاری ہے اور فی زمانہ اجمل لوگ جو فقیران شاہ گدا

کو طسرا گدھی نرائی بھی کہیں ہیں وہ اسکی بہہ ہے کہ ایک شخص پہونی قوم ہندو ساکس لاہور
 حوٹلی مارا میں رہتا تھا کسی کام کو دس طسرا جہان آنا کو مانتا تھا اور پیر مکان حضرت شاہ
 کد صاحب کو راستہ دہلی کا تھا حب یہاں پہونچا وہ دس طسرا لے لیں کے اندر آیا اتفاقاً دسکر
 نا تہہ میں ایک تہلی یا بھجور ویسہ کی تہے وقت آگ لینی کے وہیں پہل کیا بعد ایک ست
 کو جب اوسکو روپیہ یاد آنا تو مصطفیٰ علیہ السلام ہو کر اس آیا اور اس مکان میں تلاش کر کے لکھا
 حضرت در دیکھ کر فرمایا کہ مانا اگر روپیہ تلاش کرتا ہے تو ہماری دہونی میں موجود ہے اوسکو جب
 اساروپیہ سالم پایا تو دل عام ہو حضرت کا مستعد ہو کر گڑا اور علماں تحت سرسب رواج
 ہندواں کہیں لگاکہ یا حضرت آپ مارا میں دینی مدد ہیں آپ اس بات سخت مارا میں ہو کر کوئندہ
 کو خدا کہا ساس ہیں اس کلام سے اسکی لیں زیادہ تاثیر ہوئی صاحب اس وقت مسلمان
 ہو گیا اور اوں روپیہ اوس پر مسجد و جامعہ موجودہ بنوایا اور زہد و ریاضت میں مصروف
 ہو کر صاحب کمال ہوا صاحب انجراتک سرشہ میں مدام اوسکو سلسلہ میں ملے آفرین اور اولیاء
 معمول ہو کہ سجائی یا جامہ دہوتی پہنتی ہیں اور گچھ مسلمان ہیں مگر باہمی برقتہ بھی کہتے ہیں
 اور حضرت شاہ کہ صاحب کا ایک خادم لکھ شاہ شرا عاصرواں تھا جیسو ایک دن مولدیر
 بادشاہ حوٹلے تمسیر سینہ تھا اور ٹھٹھوں لڑتے تھا اوس کو امام انا کو لڑا کہہ ہوا تھا لکھ شاہ کو یا س آ
 اور کہا کہ امی بھیر تر نام کہ ہے اوس کو کہا لکھ شاہ معر الدین کو کہا کہ میرا نام کہا تھا ہے اس سے
 یہاں ماہوں اوس کو کہا کہ میں وہ لکھ نہیں ہوں جو چیرا حوٹوں لکھ وہ لکھوں کہ جو کو لکھوں
 کہ گاندھیں ٹھوکتی ہیں معر الدین بہہ سکے نام ہوا اور اوسکو امام دیکر رحمت پد

احوال مزار حضرت شاه حسین زنجانی رحمۃ اللہ علیہ

بہ حضرت ششمین بہرہ حضرت صدر دیوان صاحب دار و لایہ ہوں کہ کرامات انکی ہزار ہا مشہور ہیں مزار انکی
جنوب روئے موضع میران دی کہوئی واقع ہے صورت مزار یہ ہے کہ قد آدم سے بلند ایک چار دیواری خشتی ہے جسکا
درآمد و رفت شتر قریب مہ طاق تختہ چوبی اندر دوس چار دیواری کو ایک چار دیواری خشتی جسکو سرائی چار فدان
اور اندر ادسکر مزار حضرت کی ہے اور دروازہ کو باہر شمال کی طرف ایک ان خشتی سہ ہون الا محرابی جسکو اگر شتر قریب تہرہ اور
چار دیواری کو باہر شرق کی طرف چاہ چرخ دار اور پاس اسکو چند قبور اور چاہ کہ جنوب روئے اور کوٹھہ اوسین بالا
جو کہ یہاں کچھ آندنی اب نہیں لہذا فقیر کم بیہتاسی مگر تاہم اوس مزار پر قبضہ کر م علی شاہ گدی نشین صدر دیوان
صاحب ہر سال ہر ایک دفعہ عرس تہاں تاریخ وفات اکیلتہ ہجری میں واقع ہوئی حال و وضع مٹھن نام علی
الاسلم شہزادہ پرویز کو روئے کمال شرق اور شمال روئے موضع خود چسپید کہ ایک قبر سفید مٹھن کہڑا ہے لوگ تہا
بیان کرتے ہیں کہ شاہزادہ پرویز ایک کینز پر سجان عاشق تھا جب وہ فوت ہوئی تو شاہزادہ نے بہ مقبرہ
باغچہ بنو ادیا اب باغ کا تو نام و نشان باقی نہیں مگر مقبرہ موجود کہڑا ہے الغیب عند اللہ و اگر مکان سید علی
شاہ المشہور جنگی پتھر اعشاہ واضح ہو کہ زبان پنجابی میں جنگی اوس مقام کو کہتے ہیں کہ جہان
گنجان بغیر چار دیواری کے کہڑی ہوں بہ جنگی باہر دروازہ روشنائی کر شمار روئے قلعہ میدان پرٹ میں
مستقل باغچہ مہ نور اللہ موجود ہے حال اسکا بہ ہے کہ حضرت جناب سید علی شاہ صاحب سید گیلانی ملک دہلی
شستہ میں بیان تشریف لاکر اس مکان میں جہان اب مزار شریف ہے سکوشت پذیر ہوئی اوس وقت پہلے پہل
دریا بہت تہا جب یا خشک ہو گیا تو وہ تمام جگہ بطور بیلہ ہو گئی اور ہونچ و مان بوٹہ لگانے کے اور بنائی مکان اور
اور درخت پر بار اور شمر در لگوئی اور ایک چاہ بھی بنی مٹھن کوٹھہ خشتی اور ایک عبادت خانہ بنوایا بعد ہ سن بارہ سو
ستائیس میں تباریخ ہند ہم شوال عالم بقا ملت فرما ہوئی مصطفیٰ علی اعم مصر ویر صاحب سید بہت تاریخ دفات
او کل موزون فرمائی ہے سید علی آن بہر دنیا و دین سید معصوم شہد اولیا گفت تباریخ و ہا شتر خیمہ سید علی محمد شہ
اولیا شستہ سن پتھر اعشاہ میرد انجا اسجگہ پر سجا نشین ہے اور پچیس سال تک نہ رکھوت ہو گیا عمارت موجودہ اور اوٹھ

سوائی تھی اور ہر قاضی محترم حضرت سید علی شاہ کا میرا ادرسی اور نصف گناٹا کا ماموں ہے اس کا رشتہ کوٹہ جو نہ
 کج سوانا حدوت حراوتہ اکراہ ۴۹ سال سے قاضی محترم علی شاہ اور علی حسینی کے اس کے جتنی ہر چنانچہ ایک
 شیر شاہ امی تاج محمد بخش کا بیٹا ہوا بیان خود ہر نقطہ سوار موجود ہے کہ ہر ایک جو کہیں تھی بختہ کا ٹیٹل میں سا
 کر اور دروضہ ہر پانچ گرامہ ہند ہر اور ہر چار گوشہ ماہ مبارک جو درجن گندی دار اور سرانی طرہ شان زید جہرہ ہا
 اور دار آمد و فالتی جنوب روید ایر اس کے میدان میں بطور گندھو وڈاوان اور شرق و غرب اس کے دو درجیاں
 جو دراندہ سرتر سے کچھ سیر ایک مزار حضرت سید مسماہ کی اور دوسری حراج شاہ اور میری حیر شاہ اکی غلام کر
 بہتی برادر حیر شاہ کی اور ماہر و راہ کر ریشہ بختہ کا رطرت عرب و شمال شان مسدا و سکر شمار و یہ کوٹہ ہستی
 مرتبہ سر کی پوش معطابق مستعوی سرتر و یہ اس کوٹہ کہ در چوتروہ حتی گوشہ ایسان من ایک یاہ حرج ہر اچار
 ہر اور متعلق اس جنگی کے پانچ میگاہ در چہ مرلہ زمین مغرب سرکار متناہر تفصیل اسماء جنگی ہر ایک عام کلان
 اس جہرہ و سیر پاں کیکر لنگری سورہ و ہر ایک فوت کیلہ شہا جہرہ مستہ ہر کہ حب بہ حضرت بہار
 اگر ٹیٹل تو مار مار یا حراہ آیا اگر اکی مکان صحیح و سالم رہا بہ حضرت ہری راہد اور عادی بہت لوگوں کا و اگر
 فیش نام حاصل ہوا تھا اس کو کجا جریا ہل تو ہمارا نہ سبب سکے ہی جو توبہ فیل سے لاہور و رشتہ سلطہ ہوا
 شہا و کو پاسن مراد سقہ کشائی بہا ماضی ہوا اور کئی دفعہ بدرین ہی شیکش کیں مگر حضرت در قسماں طرہ
 ہمارا نہ صاحب سید فی طبعی دکھلہ اس کی ایک حصہ خاص مسیحی حکما نہ کہ ہٹ باندہ کو حکم دی کہ ہاتھاکر دو تہ اکو
 خد متین حاضر ہو کر ارشادات سرخوردگار جیسا نہ پوچھتہ ماضی ہوا ہاتھاکر اب فی کبھی کچھ فرما تیں نفرانہ نقطہ حب
 حضرت یہاں تشریف لا کر تہا سبب ہلہ بلحبی اور کا لو کجا نہادت ہر طرح بیان سبلا رہا ہر فتنہ کار تہوری عرصہ
 میں دریا و اسی اس میں برعور کارا اور قد اقم سر ملہ ہنی گھا ہمارا نہ صاحبے مابین اندیشہ کہ مسدا و حضرت
 تکلیف پہنچو خیر کشتیان ہیچیں تاکہ حضرت کو سوار کر کر ملہ میں آوین مگر آپ فرمادیں کہ میں نے نہ فرما
 کہ ہر کچھ تکلیف نہیں خد اہماری ساتھ ہر دریا فضل خد اس کل فرسہ و جا و گھا اور ہر کہ جو سوار است کر
 بہاں نہا و گھا سوا یا ہی ہوا اور وہ حضرت ماہر و اسی پانچ کے ماہاں شہر جو حضرت تہ و اسطو نصبت لان
 کہ میں مسکے وٹہ سنگانی کی نہ کوئی باغ و ماخیزہ آبادی جاناں کے درواج جنگی کی نہ تھی صرف سلاو

[illegible]

الهی جسم کن بر حال نازم
 که نام نامیش آید محمد
 بر آن جمله اصحابش سلام است
 ابو بکر و عمر عثمان و حیدر
 ز احمد نور باطن بر تفسی یافت
 که در لهره ولی دو جهان بود
 از دوا و دطامی یافت کاس
 قبول و جهان محروم کرخ
 چند کن والی بن پیر بغداد
 سر بر اهل دین شد پیش او خم
 و زان پس حضرت بوالعزم و طاهر
 شنه محبوب سبحان قطب عالم

سکھان میں بعد حضرت عسکریات وہاں سب میر کامل رحمت اللہ نکرم گت اردی سچ احمد مدرب سد بقرب ذات معبود حاب میر والا سید پیر شد عالم میا جی حق پرست است متر گت دانتیاں شاہ مسا عصل جی سے ہر دوسرا تہ اردو حضرت سلیمان شاہ غاری کہ در بہر در ماضی بود دیگر د محمد بخش را بخش محمد نگہدار ارکبا پیر دار صغار	کرد آس لودور سید چہا تاس شد اہل مفاصوفی صفا کتب مور لودار ولور محمد شد عسکری اکرم علی لود کہ در بہر در ریاض گنت جوگیر محمد سید مقول حد شد کہ در لفظ چہاں اولود معنی وہاں میں اکرم آمد شاہ اکرم رسیدہ بر مکان رست ماری ار ان حضرت محمد بخش صاحب بخت یا احدیا لطف سید محبت آمد دلہ اصفا کتب	دیں است عالم فصل اللہ کہ رفت از حلقہ قدرت حق بخش شدہ در سیدان دین مسعود کہ دلتش مفتی را بہر ولی لود ہر اکوب دو عالم میں اولیب وہاں میں حضرت مصطفی شد حلیل حق حلیل مقتدا سد اروسد شاہ لطف اللہ عظم اردو سید شاہ حواں مرد نکام عودر گنت را سے ابہی لہر سیران کمار وہاں میں دوق شوق عود کمار
---	--	--

احوال عید گاہ سبب حضرت نور الدین چہانگیر

یہ مکان عید گاہ سبب حضرت نور الدین چہانگیر بادشاہ کا ہے اس میں کوئی صاف لازم ریلوی درمیا نہ کو
مکہ کے رہتا ہے پہلے تو گرا اسکے ہاں سے غائب ہیں مگر گیناں سوارا موجود ہیں تحریر کرتا ہوں کہ میانہ
یہ گندکلاں جو یہ گے سرگ سہ اور یاروں کو تنویر چاریدار بہت پہلو معہ گسیٹاں ورا ورا آٹھ اٹھ وہیں محالے
ست قزوین سر میں میاں میں ایک ہں محالے کلاں اور اسکی لعلو میں تین تین ہں محالے مگر یہ کلاں مگر میاں سے
قدری کم کل ہاں ماسوا اسکے لطف شمال جنوب ایک ایک ہں کلاں اسکے متصل ہر طرف بیادیر کا کیواسطے
تمام استرکار مستعد ہں مسانہ کے اوپر دو گندناں چار یارو دو آب شمالی موجود اور جنوبی مساراب وہیں بسیار کو
سکہ کے اوس میں ایک دروارہ اور دو کھڑکیاں لگی ہیں تہ قزوین میں مسی کتا وہ چہر تمام و سن حشتی در بہر دور سے
محالے اور اندر میں سجدہ پر گندناں محراب کی طرف دیوار میں اور اس کے شمال جنوب رویہ اور دو محالے

در مکان جواب بند کر کے اسمین ایک در کلان اور دو دو گڑ کیان اس صاحب نے لگائی ہیں اندر باہر فرش خشتی
 غری دیوار میں اندرون میں تین محراب منقش سقف خشتی قابو تے دیوار و پر تمام گنگا رمی رنگ اکینہ پر تکلف
 سبحان لہ و سکر قدر تو کا کوئی شریک نہیں جو چاہے سو کرے سو بالائی سقف مسجد ہر طرف یعنی شمال
 اور جنوب سے تین تین سینہ اوپر چڑھ کے جاتے ہیں اور تمام فرشتے نیچے اور چاروں طرف بنیرہ نامی خشتی میانہ میں
 گنبد کلان اور اس پر پانچ جنوب شمال کی طرف دو دو اور گنبد عورت گنبد کلان اندر سے دو مندر لبط
 ایساں گنبد و بنیر گوشہ گشتی نا اسبینہ بلند گنبد میں ایک ایک کھڑکی قبوتی اسمین سے گنبد پائین کے پشت
 نظر آتی ہے جنوب کی طرف بالائی محراب دو برجیان چار چار در الدین ہر دنیا رکے بائیں بینہ مدور اوپر دنیا
 کہ دو درجہ ایک میانہ زیر گنبدی اشتر کا منقش پشت پہلو جبکہ آٹھ در اوپر در کا عرض اٹھائی باہشت
 ارتفاع قد آدم باہر نیچے چھ چھ پشت پہلو کہ چھ چھ آدمی انوارت بیٹہ جاوین و قالیع جہا نگیری میں تحریر ہے کہ
 حضرت جہا نگیر بادشاہ غازی رحمتہ اللہ علیہ نے میں لاکھ روپے اسطر تیار کی عید گاہ کو منظور فرمایا جس میں سے
 سیر کردگی خواجہ ایاز بہ مسجد مع بازار ترلو لیک آباد ہوئی یعنی اس مسجد کے مشرق و شمال جنوب کی طرف تین بازار
 تھے اور ہر بازار میں دو سو ستر دوکانیں مع بالائے طیار ہوئی تھیں جن کا کہ یہ مصارف خرچ کیواسطر وقف تھا
 حضرت اکرمین میں یہ کہ بعضی اطلاعی بائیں مضمون پہونچی کہ مسجد بازار طیار اور آمدنی لکڑیہ بازار ماہوار
 اٹھائی ہزار سے اس وقت حسب سفارش نور جہان بیگم کو سید مقبول علیہا ستولی اور مولوی عنایت حسین
 مدرس اور حافظ حبیب اور امام اور پنجاہ کسٹریگ فادام مسجد مقبرہ ہوئی فقط ذکر مکان مرگ نبی
 حال اسکا یہ ہے کہ ان مکان میں پہلو قبر لکھی شاہ اور حضور کی تھی اور یہ مکان ہی انہیں کا بنیہ تھا چنانچہ اب
 یہی قبر انکی گوشہ جانب میں موجود ہے وہ بعد اکر بادشاہ زینتہ تہ مفصل حال ان کا کچھ معلوم نہیں بعد ازان
 دوسرے شاہ نامی غیر قادری یہاں آیا اور اس کا نکو آباد کیا اسکا خادم ایک شخص قوم کا کہا سلطان نامی
 جسکی اکہین خوبصورت تھیں بنا اسکا نام دوسرے شاہ فرمگ نبی رکھا جب فوت ہوا فوراً سکلی قبر یہاں بنی
 تو اسکی نام سے یہ مکان مرگ نبی مشہور ہو گیا یہ مرگ نبی مہتمم ماہ شوال المکرم ۱۰۵۵ھ بعد شاہ نواز خان
 فوت ہو گیا یہ مکان گوشہ غرب عید گاہ میں اب تک آباد موجود ہے اور حال عمارت اس مکان کا یہ بھی

تالیف شدہ اور کراچی دہلی اور کراچی کے حوت دہلیس تہذیب کے مابین ایک دروازہ جتنی جسکے -
 شرق و غرب رویہ دور حیاں جو داسر مہیاہ میں دو قرین جو سچ اور ستر قزوہ ایک فر جو دایک
 قرم گندی کی اور دوسری راہی شاہ کی متیری والدہ مگ ہی کی گوشت گندی میں اور دو قرین بحیثیت ایک
 بحال چاہ اور دوسری صداقت مادان و سکی کی مال کا متخوہ سے وای ہو گا خور و یہ تہذیب کو متور کہا راں
 ولبا را و تجارت و در قزوہ تہذیب کو مارہ قرین متعلقان الہی شاہ کی اور ایک دم شاہ کی حسن کا مانکا
 دیں علی شاہ موجود ہے گوشتہ الیساں مکامس چاہ جیجی دایہ ہر سال مسلا ہی ایک ہوتا ہے سرور مہلا دال رو
 سہنڈ اور مجلس قوالاں ہوتی ہے حوت و یہ تہذیب قر کے دو دالان اب اس میں ایک نامی ہندوستان شکر
 اجمیہ تہذیب دست شاہ الہی شاہ رہی ہے متخوہ ایک ایہ ہے دوسری شاہ خادم خیم شاہ کا اور وہ مرد قادر شاہ کا
 اور وہ راہی شاہ کا اور وہ کم الدین شاہ کا اور ٹوہ سلطان المعروف مرگ ہی کا اور وہ دوسرے ہی شاہ کا
 اور وہ غافل شاہ کا اور ملا سہ کا اور وہ علی شاہ کا اور وہ سلیمان شاہ کا اور وہ حضرت نور جان بلوچی کا اور وہ
 محمد سعید ناہ دہلی کا اور وہ محمد حیات سروری کا اور وہ شاہ مسبق قل درمی کا اور وہ سنج الی الحیات کا
 اور وہ حاج محمد کا اور سنج بہا والدین کا اور وہ طلال الدین کا اور وہ حضرت شاہ حلال الدین کا اور وہ
 اور ٹوہ نصیر کا اور وہ مسند الرراق کا اور وہ جناب حضرت میر محمد الدین عبدالقادر گیلانی قدس سرہ العزیز
 کا اور وہ جناب ابو سعید کا اور وہ حضرت ابو الحسن علی النکاشی کا اور وہ جناب سنج الوالصرح طرطوسی کے اور
 وہ سنج الوافصل سید الوافد کا اور وہ جناب الی مکر سنج سلی کے اور وہ حضرت سید اعدادی کے اور وہ حضرت
 ابو الحسن سری سقطی کے اور وہ حضرت معروف کرخی کے اور وہ حضرت علی موسیٰ صاکی اور وہ جناب امام موسیٰ
 کاظم کے اور وہ جناب امام جعفر صادق کا اور وہ جناب محمد باقر کے اور وہ جناب سید العابدین صی الدین
 اور وہ جناب سید مظلوم شاہ کوہ میں حضرت امام حسن علی السید کا اور وہ جناب امام المتین و امام العاد امرتسار
 علی اس اسطالب کرم الدین کے اور وہ حضرت جناب رسول انقلاب سید الکوا میں حضرت محمد رسول اللہ صلی
 علیہ وآلہ وسلم کے اور وہ سید مہا مین لاہور و شہلا باع مہدیہ والدہ لوبا
 حار مہا در مدرہ دار لہ و تاجا حال ہو خور ہے حال نواب مان سہادر کا دیل پتھر پر ہو گا اسطر

مناسب اول تشیخ عمارات موجوده تحریر مرقی ہے اگر چه وقت تمیز یہ مکان لائق و مدبر ہو گا لیکن تا حال ہی عمارت
 افزای ناظرین بحر شمال رویہ اسکی دروازہ کمان محرابی جسمین سے پانہی معہ عمارتی چلاؤ و اسکی اندر بطوڈیوئی
 بسکی اوپر بطور بالا خانہ عالیہ شان اندر باہر دروازہ محرابی قابوئی چونچ دیوڑیکو اندر بطرف شرق و غرب مقام
 نشست گاہ اسکی اندر محرابی قابوئی دروالی کوٹھریاں معہ طاق تختہ مستط کراور چارون گوشونین چالینیان
 چونچ منتش مدور جنکی آئینہ ٹہہ دین محرابی قابوئی میانہ میں ایک بارہ درزی شکل پنکھ قابوئی نشستہ جسکی جهت
 ڈالوین طولانی چار و نظرف تین تین دین محرابی شرق و تین دینوں میں سم و بند اور ایک میانہ میں دروازہ
 معہ طاق تختہ نگاہواہی یہہ متکلم بنگلہ خود بخود شانہ راہ علی اکبر و عبدالرحیم ایوب شاہی فی اپنی تصرف میں عرصہ یہہ
 سال سی کمر کہاہی اسکی اوپر نیکار ہستہ دروازہ کی شرق و تینہ اس دکر اندر کمان ربع جسکا طول ساٹہ سٹہ گز
 گرد و ابع اسکی چار و نظرف دالان کا قابوئی انکر اندر پترین کوٹھریاں قابوئی اوشرقی دیوار کی دالان کپہہ مارہو
 گئی ہیں دیوار غربی کی میانہ میں دہر دالان جسکی باخ پانچ دین قابوئی محرابی بنبلو میں چار چار دین قابوئی دیوار
 جنوبی کی میانہ میں دو بروڈیوئی عالیہ جسکی دو و نظرف بطرف شرقی و غربیہ دو تہریاں میں چو کہٹ معہ طاق
 چوبی عرصہ تیس سال سے لگاسی ہو اسکی اندر درجہ قابوئی محرابی جنکی تین تین دین اور اب دین غربی تمام بند
 اور شرقی کدو در بند اور میانہ کشادہ جنوب رویہ اس دیوڈیوئی کرا ایک دروازہ کلان محرابی اسکی اوکرا کی بطرف
 جنوب باخ حال اسکا بعد اختتام حال اس مقام کی تحریر کرو گا فقط شرق و تینہ دیوڈیوئی کیے زینہ اوپر چالینیا گیارہ چہرہ
 اوپر کمان دالان وغیرہ ہشکل پائین اس میں کریم بخش نمبر دار موضع جیٹا اس درجہ کی شمال رویہ میں دیر کو کشادہ
 پیر گیارہ زینہ چہر کی اوپر جاتی ہیں اوپر تمام فرش چونچ پنجہ شمال رویہ دیوار خشتی مبنیہ کلاب تنکہ پوٹوڈیو
 اور غرب رویہ بطرف شمال ایک کوٹھری جسم پر بالا خانہ اور اس بالا خانہ پر جنوب رویہ دو دروازہ ہی اوشرمال و غرب
 و شرق و تینہ ایک ایک خورد کھڑکی اور جنوب رویہ ایک دالان تہ درہ جسکی میانہ میں چو کہٹ چوبی معہ طاق تختہ
 ہوئی ہے یہہ عمارت ہی کلاب تنکہ پوٹوڈیو زینہ پانکی انشتن جمع کر کی بناسی ہو چار و نظرف دیوار خشتی اور چار
 گوشہ پر چار چار گنبدیاں چار و والی چونچ سفید منتش نقطہ جیسا زینہ شرق و تینہ دیوڈیوئی اس دیوڈیوئی کی غربیہ
 چاہ عالیہ شان بڑا کشادہ اب اس میں چرخ گئی ہوئی ہے کہ چونچ چوب چلتا تھا فقط کمان ربع کی میانہ میں جہان

زینہ اور جانیکو اوپر دونوں طرف بالا خانی تہراب سطرف کا بالا خانہ گر گیا اسی اور سقف بالای زینہ بھی گر گئی جموں
 بالا خانہ موجود ہے اس کے شمال و غرب و دیگر کہر کیان بوسیدہ ہر بالا خانی کلاب سنگہ مذکور نے بنوائی تھی اس کے ان کے جنوب
 رو یہ تھی دیوار قدری سما ہو گئی تھی دیوار جنوبی میں چند ہی مادہ خوار جسکی نیچی دو کہر کیا بوسیدہ ہیں اس مادہ کو غرب
 کی طرف دیوار جنوبی باغین چارہ کلان چرخ چوٹالہ اوسکی غرب و یہ ایک در والان جسکی چار دہن تھو نہار بی سقف
 والان کیے غرب و یہ ایک لان بی چیت اوسکی ساتھ اور والان جسکو دو دہن شمال رو یہ ہر گوشہ غربی جنوبی باغ اندر ایک
 اور والان قلبوتی جسکی پانچ دہن قلبوتی مہ تو نہاں موجود اسکی جنوب و یہ چار کوٹہر یاں قلبوتی ہیر جسکی درجہ الی و دیگر
 اگی دیوار غربی بصر گر گزرتین کی برابر تہر ہے دیوار و احی باغین تمام محرابوں کو نشان رہی ہوئی ہیں غرب رو یہ باغ کو
 میانہ میں مسجد عالیشان کانسی کا جسکی تین درجہ الی گوشہ غربی و جنوبی میں زینہ اور جانی مسجد کا در و اسکا محرابی ہے
 چوہ زینہ چہرہ کی بالای مسجد جانا ہوتا ہے مسجد کو اوپر چاروں گوشوں میں چار منیار کانسی کا برنگ مسنونتی گرد و
 کلاب سنگہ پو ہو و تڈیہ فی بلند کر کے ایسی بنائی ہو کہ جس سے وہ مینا چہرہ گئی ہیں سقف مسجد پر میانہ میں گنبد
 طولانی کانسی کا نہایت رنگ اسکا بوسیدہ ہو کی کالا نظر آتا ہے اس گنبد کو مشرق کی طرف ایک کلان کوٹہر
 کلاب سنگہ پو ہو و تڈیہ فی بنوایا ہے اوسکی جنوب رو یہ دو کہر کیان اسکا انکی گوشہ غربی و شمالی سے بارہ زینہ چہرہ کو اوپر جاتی ہیں
 اوسکی جنوب رو یہ ایک والان مسجد کو محبت پر تمام فرش خشتی جو نیچ دیوار جنوبی میں تین دہن کلان سفید چوٹہ کچاب سنگہ
 اس میں تین محرابی درخورد کہی گئی ہیں و ہونکی مرغون کتسہ بہت عمدہ کانسی کا گرد و اکثر رنگ ستی و مسبرہ لسی و تازہ کہ
 گویا ہی نقاشی کار اور تہر مشرق کی طرف تمام فرش خشتی اوسکی مشرق کی طرف ایک حوض کلان اس میں ایک فوارہ گرد و نواح
 اس حوض کو فرش خشتی چٹنہ گوشہ شمالی و جنوبی میں دو دہن سفید میانہ میں تین دہن محرابی قلبوتی و سفید اور پوٹو کی سر دہن
 تمام کانسی کا چینی جس پر زار مار و یہ صرف ہوا ہو گا متصل بام گرد و نہ محراب میانہ کو میانہ میں ایک سل سنگ مرمر کی
 نصیب جس میں افضل الذکر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بطرف شمال عجلو بالصلو
 قبل الموت اذ تجوب عجلو بالصلو قبل الفوت تحریر یہ کلمہ شریف سیامی ہی بخط فارسی اور رنوی
 بخط عربی گرد و نواح تمام کا چینی اندر مسجد کو در و درجہ شمال و جنوب کی طرف دو محرابی قلبوتی حوض کو مشرق کی طرف میانہ
 باغین ایک گرد زمین بلند ہے ایک چوٹہ اور اوسکی میانہ میں ایک مشت بلند اور چوٹہ تمام سنگ مرمر سفید

وزیر حسین شہر یار چنان کہ جهان چوین نیکو قرار چنان کہ کار کار کار کار نواب میر موسیٰ خان سیر موسیٰ
 نفسانی ہو کر خام طمعیان کرنے لگا یعنی راجپوتان موضع اولیا پور سے کہ میں معافات معوبہ لاہور ایک قصبہ
 متصل میر و دال جو حال صلح امرتسیر میں موجود میر سانش کر کے صادر ہوا روگروگ کالیف کو ناگوں پہنچا لنگا
 رئیس انکا محمود خان نامی قزاق در انہرں تہا اور اکثر اوقات لب دریا میر راوی انہرں کیا کرتا تھا نواب میر موسیٰ
 خان صاحب اس سے حصہ بینی لکھو عاید ہوا ہو لگی نواب عبدالصمد خان صاحب سپہرچہ کمال اختیاد کرتی تھی کسی کی زیبا
 مسعود نہ ہوتی تھی نواب ذکر یا خان نے اندرون و روانہ کی جو فی راننا کی در روانہ مشہور تھی ایک عالمی شان
 حویلی پانچا طر سما گلویا می محبوبہ خود تعمیر کر لی اب وہ حویلی حویلی الہودالہ مشہور ہے اور گلابی ایک حسین
 معین عورت قوم میرا شیان سے شہر و آفاق تھی اسکو نواب ذکر یا خان نے مبالغہ نچا میں ایسکیم بنا کر کہ میں ڈالیا
 تہا اس حویلی میں نواب صاحب بوقت ظہر شکر عدالت کیا کرتے تھے ایک روز کو ہی سوداگر ایرانی نے نہایت
 تباہ خاطر و بار ہو کر عرض کر کہ عرصہ چند ماہ کا منتقصی ہوتا ہے کہ راجپوتان اولیا پور نے لاکھار و پیہ کا سبائے پینہ
 و جواہرات میرالوٹ لیا ہے اور بار بار اعراس بجزو خیاب نواب صاحب کلان گذارش کر چکا ہوں مگر حسب اشارت
 نواب میر موسیٰ خان نائب ناظم کٹھن کو اور انکار خانہ میں بنی نہیں جاتی ذکر یا خان فی وجہ ثبوت سارنٹس
 میر موسیٰ خان کو قزاقان اولیا پور سے طلب کی اتفاقاً اسوقت سوار می میر موسیٰ خان کی حویلی کو پہنچ کر نیچے
 سے گزری اس سوداگر نے با چشم تر عرض کیا کہ جو در شمال اسوقت زیب دوش نائب ناظم صاحب بہ میر موسیٰ خان
 مشرور ہے اس سے زیادہ کامل وجہ ثبوت کیا دون ذکر یا خان کو تعین کلا ہو گیا سوداگر کو تسلی دیکر امیدوار
 حقیر سے کیا محمود خان راجپوت کی کچھ جو تھی اوسنی یہہہ تذکرہ سنکر علی الاعلان کہا کہ ذکر یا خان طفل بکتب
 ہمارا کیا انتظام کرے گا میر موسیٰ خان ہماری حامی سلامت میں ذکر یا خان صاحب تمام کم کہ فی پانی والد
 کی خدمت میں مفصل عرض کیا وہ بھی چند دن متوجہ نہ ہوئی ذکر یا خان کو یہہہ معاملہ گوارا ہوا وہ بغیر شاہجہان
 آباد میں جا گئے تاکہ وہاں جا کر حضور شاہی استغاثہ اس امر کا کریں اسوقت محمد مخدوم میں جہاندار شاہ تخت
 نشین تھے ذکر یا خان فی تمام حال گذارش بندگان شاہی کیا ابھی کچھ حکم صادر نہ ہوا تھا کہ انہوں محرم ۱۲۵۰
 کو محمد عبداللہ بن فتح میر بسک تاراج دلاوت ۱۸۰۰ جب زور پختہ ۱۱۹۰ - اور وفات ۱ - ریح الیہ اللہ

ہی بحالت نواب قطب الملک سردار الدار حان دامیر الامیر اسید حسین علی صاحب بہادر اور کئی
 سریر ہندوستان ہو گئے الیاں۔ رمارے دیکر اہل کو ہونہار عالی مزاج انصاف دوست خیال کر کے خطاب
 نواب حان بہادر کو اگر ناظم لاہور مقرر کرادیا تو اب عبداللہ صاحب لاہور کی نظامت میں مقرر ہو کر
 ناظم ملتان مقرر ہوئے نواب حان بہادر نے آئی محرم و حان بہادر کو گرفتار کیا متعلقین کی سزا دیکھا پھر
 عوماء دیتی رہے مگر نواب صاحب کی معیت شکر آباد کو سرکاری دار دیو سرخس حان کو بھی جوہر جسٹس
 بیایم کی عام اسباب معروۃ اوس سوداگر کا دام دام دم دم لیکر اوس سے راضی نامہ لی خلعت دیکر بیعت
 تمام مدد کیا عام ملکیت عزت ہو گئی شادی کندی نواب حان بہادر صاحب کو صاحب رادی نواب
 قمر الدین صاحب بہادر سے ہوئی بہرہی نواب قمر الدین صاحب تہی کہ جوہر محمد شاہ جوہر صاحب
 میں ماری گئی حال معصل انکا احوال شہوار حان بن نواب حان بہادر میں تحریر کرو نکاح الہ الدار تعالیٰ
 خط نواب حان بہادر صاحب کی دربار میں دی اختیار لکیر دیوان ملکیت رادی اور حیت رادی تھی مکی
 تالاب تاحال خوب رویہ لاہور یادگار میں بعدہ حضرت رتوں شہر ابوالفتح محمد شاہ عادی شاہ جہاں آباد میں
 ماو شاہ ہوئی نواب حان بہادر متور ناظم لاہور میں متوق سماعت اکو مہ کمال تہاد کی دروہہ کی اندر سی
 تادروہہ نگسالی صداسکاں اہوں بی ہوا ایک جوئی مسیہ کی سام بہا و لال جوئی کری سڈوس مال موجود
 نقد انکی یہاں دو صاحب رادی ہوئی ایک شہوار حان و دوسری خاں چپ دیہوت ہوئی تو مطالب ملتان
 نواب شہوار حان کو نتائج ہتھم توال شہہ کو عطا ہوا میسویں دی الخیر صدہ گویخی حان خور و ہما
 انکا اس سے معرکہ آرا ہوا اسوقت جوئی بھی حان کو وہاں تھو جہاں باع نوامان ملتان ویرانہ
 اور شہوار حان اسی یکم پورہ میں سکونت پذیر تھی ہم محرم شہہ کو شہوار حان کی بھی خاں کو مطلوب
 کر کے گرفتار کیا صلح لاہور میں حوی زمانا منع آیا مگر شہوار حان اصلی نام اسکا سخی اگر ہے اور اسی بھی حان
 وہ موضع آنا دیکر آیا ہا اگر یہ شہوار حان و حفاظت بھی حان کو مدد کمال کی مگر وہ حصہ ہما تھ ملتان
 خود معرفت داک اسپان لاہور سے ورا ہو گیا اور حیدر آباد و کہیں میں حارہ چاہیہ اولاد و سکر تاحال ہاں
 معرقت واک اسپان لاہور سے ورا ہو گیا اور حیدر آباد و کہیں میں حارہ چاہیہ اولاد و سکر تاحال ہاں
 معرقت واک اسپان لاہور سے ورا ہو گیا اور حیدر آباد و کہیں میں حارہ چاہیہ اولاد و سکر تاحال ہاں

کہ لاہور میرا وطن ہے اسکو تکلیف نہ دی مگر باطمینان کے پاس وکیل کر کے روانہ کر اسی قبول کیا سائیں صاحب
 وکیل کے عوامہ خاندان کے پاس آیا محمد دو کو دیکھو کالت ہو گیا تھی اور خواجہ عبداللہ باطمینان لاہور کو گالیاں دیکر گیا
 کہ دو موقوف احمد شاہ ابدالی آیا ہی تو اسکو حدیث میں ماصر ہو والدہ نور ماورجہ ہو ماورجہ ہو گالیاں دیکھو یہ بات
 انگوار آئی یہاں تک کہ حکم قتل کا کیا احمد شاہ بہت مارا جس سے لاہور پر چڑھ آیا قتل عام کر لاہور کو قتل
 علیہم ہو پڑا اگرچہ خواجہ عبداللہ جان بہت استقلال سے لڑا مگر بیعت نہ ہو سکی مدد کی شکست فاس ہو کر
 مستقل خانہ حضرت ایساں و بیگم پورہ کسٹو کی بیتی لگ گئی کہتی ہیں کہ کہڑو دیکھو کہڑوں تک جوں چڑھ
 آتا تھا لا کہا آدمی مار کر کئی اور بیگم پورہ کو لٹا گیا اسوقت احمد شاہ ابدالی مقام سہیل گج میں مالدار مسجد
 منیہ عبداللہ جان ملازم داراشکوہ جواب قصہ سکھا میں بے بیہوش کر عاتنامی قتل دیکھ رہا تھا کہ خواجہ کو
 گرفتار ہو کر رو دیا گیا احمد شاہ کو درجہ کمال ایسی رسید کا تم تھا خواجہ عبداللہ کو دیکھتے ہی کہنی لگا
 اس تیری لٹ کر گیا تادی اور کہا کہ اگر فصاح می تو قتل کر اگر قتال ہو تو فروخت کر اگر بادشاہ ہو تو بیع کنی کر
 احمد شاہ کو یہ سب سننا یاد ستونج بھٹی کر چلا گیا بعد اسکی تینہ اس خواجہ عبداللہ مدرس نبی سے جواب
 یقیناً کہ موت ہو تو اسکو شتر قریب سلیم پورہ موجود اور مقبرہ سرو والدہ حواسل میں مقبرہ شرف السالک و والدہ
 خواجہ عبداللہ کا ہی موجود اور سالم کہڑا ہی اور خواجہ عبداللہ کی موضع ٹہنی حوالہ پورہ سے معاملہ میں کوس کی
 مشہور و اما و تا حال موجود ہے اما ذکر ایہ بعد اسکی ستم و قیعدہ تینہ ہجری مقدس کو میر معین اللہ الہی مستہو
 میر معین علی نواب قمر الدین جان وزیر محمد شاہ مادشاہ عاری جو صبر پورہ نواب جان بہادر کا تھا احمد شاہ کی
 طرف سے باطمینان لاہور مقبرہ جو اس اثنا میں سکھوں کچھ طاقت سید اکو لوٹ مار کرنی پہرے تھے میر معین
 متعصبات می تھا حتیٰ کہ سوا سیر بارادتر واکر جاو اگر روٹی کہاں ہا تھا اور سکھ کو قتل عام کر آتا تھا کہ کہڑے
 نو عرصہ روہی سکھہ کو اسلحہ شہار دیا سکھہ لوگوں لی بہ مثل مای - میر معین ساڈی دائرہ اسی سوڈی
 سوڈی جو جو سانوں وڈی اسی دو دو دی ہوئی - عام سکھہ اور سید و شہ و در حساب الہویں دعا کر لکھی
 کہ بہ آف ما کہالی دور ہو انکو رو اسکو چلی کہ گردنوں قصور میں سکھوں لی جمع ہو کر سر شور سن دشاہا ہائی
 کوشی امام اد کو رعیت کیو اسلحہ روانہ ہو انیں روہی میں جاری ہر سکھہ قتل ہوا بعد فتح حب و ایس آبی لگا تو

تدرت الہی سے کہوڑی اسکے بد لگام ہو کر بہائی ہر چند روکا۔

پانور کا بیٹا اور بقیہ بدین زمین پر کشان کشان جان بچی تسلیم ہوا پانور کا بیٹا سکا کا بیٹا میں نے کھل گیا چہاڑ
محرم الہرام مسجد کے کو متصل مقام شہید گنج دفن ہوا مقبرہ اسکا نام تحریر موجود ہے پانور بادشاہ گردی پر گئے
قطب بند چند ہی احمد شاہ بادشاہ دہلی کو نواب غازی الدین خان نے اپنا کر کے مار ڈالا اسکے بعد غازی الدین خان کو گزرتی
حاکم ہندوستان مقرر ہوا لاہور میں گھر گھر حکومت ہو گئی جہاں کسی سکہ نے موقع پایا حال میں بیٹھا چونکہ میرٹھ سے
ہوئی تھی مسلمانوں کو تکالیف گونا گوں پہنچا دی لگو میرٹھ کو توجہ دلانا چاہی یاد کرتے ہیں یہ لکھنؤ کا ذکر ہے کہ بعد ہمارا
فیسر سنگہ مقبرہ میرٹھ کا اوکا ہار گیا اولاد خان بہادر لاہور سے بہاگ کر کابل پہنچا جہاں سے اسی باعث سے
اولاد خان بہادر نواب کی بہو املاک سے بدخل رہی توجہ سے کہ قبر و مسجد نواب خان بہادر چچی رہی گو کہ گلاب سنگہ
ہو ہونہ یہ نہایت عمارت بیکم پورہ کی چہاڑی بنا کر لگاڑ دی مگر ٹیک کھائی تھی کہ تاحال قائم رہے

حال اولاد نواب خان بہادر مرحوم

نواب ابو محمد خان کو بہان دو بیٹے ہوئے ایک خواجہ عبداللہ دوسرا ذکریا خان النشہور خان بہادر نواب بہان
کی بہان دو فرزند ہوئے ایک شہنواز خان دوسرا بچی خان کہیں گویا اور شہنواز خان لاہور مار گیا اور خواجہ
عنایت اللہ کی بہان ایک بیٹا عنایت اللہ اور ایک لڑکی مسماۃ شرف النساء ہوئی شرف النساء اولاد اور عنایت اللہ
کی بہان چار بیٹے ہوئے ایک قبر خواجہ عنایت اللہ کی متصل قبر خان بہادر غریب وہ اسکے چوتھے پوتے ہوئے ایک نواب خان بچی
خواجہ لکھنؤ میں فوت ہوا جنی تھرا نامکانات لاہور میں فروخت کی کہانی ملکہ اوقات بستی اسکی مکان فروخت
تھی عمر اسکی سو برس کامل کی ہوئی تمام لوگ ابوسکا ادب خاندانی بزرگ کر کے کرتے تھے بلکہ ہر قبائلہ مکتوبہ فانی تھا
پر مہر اسکی ہی ہوتی تھی دوسرا قلندر شاہ اون دنو بہاؤ کی قبر شہرہ خان بہادر موجود تیسرا خواجہ حیات بہہ
ہمارا راج کو زبور خاندین حسین تھا جنگ فیروز پور میں مالگیا اور لاش تاتہ نہ آئی چوتھا خواجہ رحمت اللہ اکثر
کا غذات شاہی لکیرا بمید ملاقات بچی خان کہیں کی طرف چلا گیا پھر اسکی کچھ خبر نہیں نواب غازی بہان بہان
چار لڑکیاں اور ایک بیٹا خواجہ احمد بیگ پیدا ہوا اسماعیل دختران بہہ میں بنہ جان شہزادہ بیکم
بادشاہ بیکم شہ بیکم بنو بہان کو بہان ایک لڑکا حاکم بیگ اور دو لڑکیاں مسماۃ عمہ بیکم اور ادب بیکم جان

پیدا ہوئے ہیں ہم سو جاں اس کے رہے ہو اوسکی مٹی عمدہ سلیم کے یہاں ایک لڑکی معراج سلیم ہوئی اور شاہی اس
 سو جاں مراد اللہ رحمہ من رحمہاں ہوئی اور وہ عبدالرحیم مختار کار حسرت لوطیہ لاکھ ہوئی تھیں سلیم کی تیار
 رحم علی سادہ المستور میرکتوری ہوئی اوسکی یہاں ایک لڑکا عات سادہ جواب ملا رحم سردار یہ لڑکا اس کے
 حاکم دار فتح گدہ بن محمد دار خوشحال لکھ پڑا ہوا جو اتنا لہو میں سفید پوس ہو اور ایک لڑکی پیدا ہو کر حاکم
 بادشاہ سلیم حیدر شاہ سے بیابھی گئی اوسکی یہاں میں مٹی ایک محمد شاہ دوسرا عات سادہ مستور حاصل شاہ پیدا ہو کر حاکم
 رہا اور مختلف کار کردہ من کوئی درسی کوئی کوئی کوئی ویرہ تہرہ سلیم کی غلام جلالی محل سے شاہی ہوئی
 اوسکی یہاں ایک لڑکا جیست و سنگ ہو جو ملک یورین زراعت کرتا ہے اور ایک لڑکی جیست و وسی سہ ہو جو امرات
 اس نواب ماری لا ولد موجود ہے فقط قلد رتہ برادر بواب غازی کی یہاں دو دربار دیش لڑکیاں میں جیست
 ہوئی من عالم شاہ فرزند حکی مرصیب چو ترہ ماں بہادریر موجود ہے دوسری محمد شاہ بہ ملازم انگریزی بہادر
 جلی من مایا سلیم اویا سلیم سلیم جاں عالم شاہ کا بیٹا جوں مان منی محمد سلطان بیٹیکہ دار موجود
 محمد شاہ کا ایک بیٹا محمد سادہ منی معراج ہو اس پس حور سر کا ہے مونی سلیم امام شاہ کسری سے ساجی
 اوسکی میں لڑکیاں موجود ہیں قلد رتہ کی حور در گاہی سلیم نام حال بعد سال زدہ ہو ماسو لاکھ جو امرات
 کی میں لڑکیاں بہترہ لڑکیاں ایک عات سادہ سہی لاڈلی سلیم تیسری راجی سلیم نہیں جیات اللہ کی شاہ
 میر جیست اللہ ولد میر عبداللہ ہوئی یہ جیست محمد دار سور حارہ ہماراج کا تھا اوسکی یہاں آج مٹی ہوئی ایک
 محمد شاہ دوسرا احمد شاہ میرا در شاہ حوت ہا ہر شاہ باجو اں امیر شاہ احمد شاہ لا ولد کیا اور محمد شاہ کسل
 تہا اب اسکا مٹیا حاکم شاہ سوداگری کرتا ہے اور نادر شاہ بیٹیکہ دار کوکیاں ٹاک ہو اور ہر شاہ سوداگر اسان
 اور امیر شاہ رسالہ لاڈلی سلیم رحیم خاں سے ساجی گئی اوسکی یہاں میں مٹی ایک عبدالرحیم دوسرا احمد بیٹیکہ
 عبدالرحیم کے یہاں ایک شاہاکم سنگ اور دو لڑکیاں ایک عمدہ سلیم دوسری سلیم ماں موجود عمدہ سلیم یوسف علی
 کسداں ہماراج حمون سے ساجی گئی اوسکی یہاں ایک لڑکی دراج سلیم موجود اور سلیم جان بکرہ ہو بہادر لا ولد
 اور زمانی سلیم بہترہ تالہ نواب ماری خواجہ عبداللہ برادر بواب ماں جہادید میر علی شاہ ملازم زہرہ
 سے ساجی ساجی گئی اوسکی یہاں ایک بیٹا محمد شاہ اور لڑکی نہیں سلیم ہوئی نہیں سلیم میر گئی اوسکی ایک لڑکی

موجود ہو اور محبوب شاہ کی یہاں تین لڑکیاں اور ایک لڑکا ابوب شاہ نامی سرکاری ڈاک میں بھیج دیا
اسپان ہر بیاعت تصعب انرا سانی معین الملک المشہور میر منوکر سندھ اور سکھہ اولاد نواب خان بہادر
میر منوکر دشمنی رکھتے تھے کہ ایام بے اقبال بنی دنگو یہاں رہنا مشکل ہو گیا آری چو از قومی کی بیدار
کہ رانترت مانند مدراء اگر میر منو اور نواب صاحب میں رابطہ خسر ہوگی نہونا تو نواب خان بہادر صاحب
ایران کیا تھا کہ اولاد کو جلا وطن ہونا پڑتا القصر و دنا ظمان لاہور کی اولاد تتر تتر ہو کر کچھ تو بطرف شاہجہاں
اور کچھ بطرف کابل جا کر گئے جب لاہور میں بید چندی تین حاکم مقرر ہوئے تو حاکم کابل کو جرننگہ حد الحاکم کی طرف نوا
عبایت اللہ کی سفارش کر کے اوسن زمانہ سازی کر کے اوسکو یہاں بلوایا اور پھر مصلحت وقت دیکھ کر اوسکو وکیل جاننا
دربار سرکار کابل کر دیا بعد ازاں ہمارا بد رنجیت سنگھ نے لاہور پر قبضہ کر لیا یہ زمانہ نام شخصہ افسر تو بچانہ مقرر ہوا اوسے اس
مقام سکیم پورہ کو کر کے اوسکو بیلہ تصور کر کے کہہ بنا یا پھر اسی سال میں کلاب سنگھ پوہنڈیہ کی خاص بیگم پورہ تو بچانہ قائم
کیا تمام بیلہ کا ناگیا حتی القدر عمارت کو توڑ پھوڑ کر خراب کیا اور آپ ہی بیگم پورہ میں رہنے لگا چار دیواری باغ کر
جنوب روئے جسمین مینہ نواب خان بہادر مرحوم ایک اور چار دیواری باغچہ کی ہے شرقی دیوار اوسکی بوسیدہ اور
جنوب روئے اشجار گہری میں اندر میان میں اوسکی ایک بقرہ مربع گہرا ہے یہ بقرہ ملک زمانہ کی کاہی اوسکی عورت
عمام بھی ہے حال اسکا حال حضرت ابشان میں مفصل تحریر ہوئی ملکہ زمانہ شہر شاہجہاں کی لاشہ سلطان ہتی فقط

حال بیگم پورہ

اصل ہمارا بد رنجیت سنگھ قابض لاہور ہوا اور یہ مکان میان خزانہ فرمایا تو خواجہ عبایت اللہ اس وقت بلازمت کو جرننگہ
کابل کی طرف گئی ہوئی تھی میان خزانہ فرمایا اور خدا بخش زمینداران باغبان پورہ کو بلا کر حکم آبادی اور زراعت
کا دیا خدا بخش نے شرف و یہ بیگم پورہ جہاں بقرہ سرد والہی اور نیز سلطان جٹ ساکن ہو گئی وال ایک ایک چاہا
کیا پھر جانی اور بوڑا اور جوانی زراعت کی میان خزانہ فرمایا اور خدا بخش و رانچہا کو منبر دار مقرر کیا بعد اوسکی راجہ
سنار چند کوستان سو خدمت ہمارا جہاں حاضر ہو اسکار نے یہ بیگم پورہ اوسکو عطا کیا جبکہ یہاں رہنے لگا پھر
سنت امین ملکہ سنار چند نے یہ مکان اپنی برہمنوں کو عطا کیا اسوقت میں معاملہ اسکا ایک سورجہ سالیانہ تھا
ہوا بعد اوسکی دیبا سنگھ سپر لہنا سنگھ مجیٹھیا ان برہمنوں کو لیکر پوہیہ کی جاگیر کوستان میں دیکر آپ بیگم پورہ میں قابض

ہو گیا اس آبا میں نواب ماری کاہل سی لاہور میں آیا تبعاً ماسکاں خالی تھا خود وہاں جا رہا تھا ماعناں تو
 کر رہا تھا روئے دیکھا کہ یہاں کو رہا تھا روئے جا کر گئے پورہ آنا دیکھا یہ تو ادھوئے اوکو انہی گانوں کی عواذ یادہ
 امارت نواب ماری اور دیا سنگھ کے یہاں آہی عدہ نمٹتے یہاں جہاں ولی سکھوں کی مقدر ہوئی اور گلاب سنگھ پوتہ
 کی جارہا تھا اور ایک رحمت سواراں امدت تو ماں یہاں آئیں گئے پورہ جہاں ولی کلاب سنگھ ہوئے
 ہو گیا کہ رواج ایک ماسکاں جہاں ولی س کچر اور وہ خود مالائی مسجد ایک ماسکاں ساگر ہر لگا حد الحسن مسٹر انور
 سرمدہ قان لگا کر کال دیا اور مسجد کی پامندر حال کو ملازم اسی ایچہ کلینا خوشنور و سی موجود ہے جس ملک داری سرکار
 اگر مری ہو گئی تو کیا مسٹر انور لگا کر مری نواب ماری امیر بادہ اور داما تہا جیجی تھرا لاہور میں رہا تھا تانسان
 لاہور ساعت اس کے کہ اوسکی ماس صدنا قنالمات حکامات عدہ اولاد ماں بہادر و غیرہ کی موجود تھی اور
 وقت ایدار سانی سکھ ماں صدنا لوگوں کو کا عدات رور دیر ہو گئے تھے جس ماسکاں کی مات اوسکو معلوم ہو گیا
 کہ اس کا کا عدامیں کو ماس میں ہے اسے قالہ کال کہ ایک ماسک میں تھا ہاں اس گم پورہ کی مات حسب پیش کلی
 تو ہو لے ماسک میں تھا کیا مسٹر انور کو آدمی چالاک ہاں موقع وقت یا کر یہ بظرت لڑائی کہ کچر میں ماعناں لورہ والوں کو
 دیدی ادب کچر ہو گئی قتل والوں کو اوس سے اہو لوگ اوسکی حامی اور مددگار سنگھ ملوای کی تیسری پراس
 ہی ماما ماعناں کا فائدہ دلوا یا عدالت انگریزی کا اصرار دیکھ کر نواب فارسی عمر و مقدرے سرکار میں میں
 تحقیقات حسب مضابطہ شروع ہوئی کیلئے جائے ہو کر دست آور اوس کو اس مضمون کی لکھنے کہ آت
 لاکھ میں میں فقط کا سنگھ ہوں وہ ایسے راجسی ہو گیا سرکار سی ملاویہ مری اوسکو قصہ لایا اگر یہ بدہر سب کچر
 ہوا لکھ گیا اوسکی اولاد کو مادر حضور کر کے قصہ ماسے ہیں دینا سرکار کا قانون سیری الن کا ہے اگر
 سرکار الن کی تو میں ہیں اس باعث سے وہ کیا ہی مختار ہے جیسا یہ ایام میں ایک یاہ ستلہ اسکا
 ماوسا باجرن کو ماس بھتت اکھو کیا میں دیدی فروخت کر لیا ہوا کو ہی جس ہیں ماں سچ ہے خدا کو
 پانچو کی اور جو کرے سو ہو در مقام حسرت ہے کہ باوجود کی اولاد میرا لاکھ و شرف ہوں اولاد لاکھ گناؤں کیلئے
 بی امارت دم نہ مار سکیں فقط حال بگا گبت رنر قریہ بیگم پورہ ایک گھنٹہ ہشت ہلو پوسد ہفتہ
 مقدر اندر سی سالم اور سے نوید گھر آہی دور سی مقدرہ کی گند معلوم ہوتا ہے گرد و رواج اسکی خود کو

چنانچہ اب بھی قدری موجودی بعد تحقیقات کتاب جرات الیہ میں لکھا پایا کہ یہ مقبرہ بھی خان اور شاہ کا
وفات اسکی تشریف لایا ہوا ہے جب مہاراج شیر سنگھ اول لاہور میں حسب الطلب جہد میان سنگہ بنما
سلطنت بعد وفات کمرنگ سنگہ و نہال سنگہ تشریف لایا تو آخری اول اس گنبد میں فروکش ہو کر اور بعد از ان اوہ
بد ہو کر تشریف لیکر اس نظر سے جب تک وسادہ آرائی حکومت رہا اس مکان کو سعید خیال کر کے اکثر دیوانے لایا کرتے
بلکہ تجویز اسکی مرگے ہوئے درمیان آئی مگر تقدیر نے مہلت تمیز دی جس روز اول بیان تشریف لایا تو یہ تو چارہ
کا یوم ۱۲ صفر المظفر ہوا چنانچہ تاریخ اس کے میان فریدالین مرگئی عباسی نے جو فی الحال مدرسہ مدرسہ مرنگ
اور شواہن کے ضرب النسل انبیا زمانہ میں یہ موزوں کی تھی سخت گہری کہ زبور و سال کہ کمرنگ سنگہ حنبت
و شیر سنگہ بنشت + مہاراجہ کمرنگ سنگہ بنشت ابکر باجیتی میں فوت ہوا اور مہاراجہ شیر سنگہ بھی اسی
سمت میں تخت نشین ہوا **حوال باغبان پورہ** یہ موضع شہر قریب لاہور بقا حلقہ میں
میل اور باغ شہلا مارے بہت قریب غریب رویدہ واقع ہے پہلے جنوب رویدہ قریب اس کے ایک موضع
الموسوم اسحاق پورہ اور شمال رویدہ موضع بابو پورہ آباد تھا بعد شاہجہانی آبادی اسحاق پورہ کی ایسی بڑی کہ
مستقل شہلا باغ جا پہونچی رونق باغ کم ہونے لگی حکم شاہی موقوف کر ای گئی باکنان موضع منتشر ہو گئے
باقی رہوہ بابو پورہ آباد کر لیا ہوا دیدون گا جو اولاد جیو میں سے تھی اور اسحاق پورہ آباد کر لیا ہوا اسحاق
نامی زمیندار کا تھا اور وہ اسحاق آبادی میان بنی بخش و کریم بخش باغبان سے تھا بعد شاہجہانی قسطنطنیہ میں بابو پورہ و لا
بابونی مہرنگی کے باب مہرنگی پاس فروخت کیا جسکا قبلاہ اعلیٰ کلکٹر لاہور نے خرید لیا کہ اسکا نام باغبان پورہ
اور اس میں مکان تعمیر کرایا چنانچہ ایک اون عمارت سے ایک چار دیواری قبرستان انکی موجود ہے فقط
حال مہرنگی کا یہ ہے کہ نہال اسکے باغ دل کشا واقع شاہد کے داروغہ تھی اور یہ مہرنگی کا بابام طہولیت اکثر دیوان
آیا کرتا تھا اور جس وقت بیگم یا شاہ زادین یا شہزادے باغبان میں سیر کرنے کو آتے تھے تو خلوت ہو جاتی تھی
اور یہ مہرنگی باعث خرد سالی کے اندر ہی ساگر تھا بعد شدہ شدہ تعارف اس کا کل سکیم اور شہر ادبوں سے
ہو گیا اور اسی تعارف سے بعد مہرنگی باغ پر دیوان کا داروغہ مقبرہ قسطنطنیہ میں فوت ہوا ہستام شہلا باغ وغیرہ باغبان کی
کا اسکی احتیاج میں تھا پورہ کے اگرچہ فرزند کالان کا مہرنگی علی تھا مگر جین مہرنگی اسکی کے پسر خور و جو فی الحال

خود او کا حکم تھا کہ ہر امن بعد اس کے دو مہینے ہو کر حافظ لطف اللہ فرزند کلاں اور مسکرم صہبات مدسورہ مقرر
 ہوا اور اس کے یہاں دو مہینے ہوئے ایک حافظ عظیم اللہ دوسرا حافظ محمد اور محمد لطیف کو یہاں ایک سال تک رہا
 اور حفظ کے متن بیٹے ایک کریم اللہ دوسرا کریم کس شیر البرہہ کس اس میں سی حد الجش لا اولد گیا اور ایک کریم
 کی یہاں تیس رکھاں رہیں تنکی اولاد میں سے محمد الدین اور سلج الدین اس خاندان تشریف الدین اور محمد کس مسکرم کس
 اور ایک لڑکی لا اولد ہی کریم اللہ کے یہاں دو مہینے ایک رحمت اللہ دوسرا حوا یا اب رحمت التکا ثیا کریم لہی
 اور جو ای کا چراغ ہر کے سب ماعجان پورہ میں رہتے تھے ان میں سے حافظ اللہ کی سکونت اپنی لاہور میں تھی
 حافظ محمد لطف اللہ ماعجان نظامت دواب دکر یا ماں بندہ ہتا بعد جب احمد شاہ بادشاہ ابدالی نے لاہور میں
 قتل کی اور سیکم پورہ کو جو سات لوہات موضع ماعجان پورہ وہی ساعت قریب ہو کر سیکم پورہ ویران ہو کر
 حافظ لطیف اور محمد لطیف ہر دو راندان حقیقی تھے لاہور کے حواد میں محل میں دس سیرہ ہر گھر کھانا میں طریق
 رہی کہ جب احمد شاہ بادشاہ اگر در صدو حوانی ہوتا ہتا تو شہر میں چلے آتے تھے اور جب وہ یلا حان تو ہر ہر
 ماعجان پورہ میں چلے جاتے اس لیے اس محمد لطیف انداز عہد کے ہاں کھانا ملازم ہو کر موضع رس گدہ میں جو ہر
 اناری بنیامیں لاہور و امر سر مقام ہوتا تھا اس ساعت کی یہاں کا علاقہ رہیداری و عیسوی ہو گیا جب لاہور
 میں تیس سال تک مقرب ہو کر تو ہر حافظ لطیف اللہ ماعجان میں اگر در سکی ایسی سات و میرہ ارمیات کی کرے
 اور حدر روز میں پیر یہ موضع کے ستور آباد ہو گیا انداز حافظ لطیف اللہ سمیت میں رہ کر ان کو عالم ہو گیا لاہور
 دو مرتبہ رہی ہر ایک حافظ عظیم اللہ دوسرا حافظ محمد اس عہد میں سرگرمی تھا مار کی کسی مالک میں اس ساعت کی وہ
 ویراں ہو گیا اس وقت میں ہوں در دراع میں سملا ماعجان جو شمال و یہ باع واقع ہر طرف رہ خود و میرہ شکر
 اس دونوں ہاٹوں سے سوای اور دمان باعث کرنی شروع کی جب علمدار می ہمارا رحمت حکم کی ہو گئی تو ہمار
 دل متوہ آبادی و آرا سکی باع کا ہوا حافظ عظیم اللہ اور حافظ محمد ملازم ہوا ہر گئے آرا سکی و آبادی باع
 کی رو رہ و زیادہ ہو کر لگی حافظ عظیم اللہ کے اس کہ تاریخ و فاتح کی مضرت مر اکرم بیگ صاحب مزیم
 لفظ ہی بیع ہے فوت ہوا اس کی بعد دو مہینے ہر ایک حافظ عظیم اللہ دوسرا رحیم بنیام حافظ رحیم اللہ صاحب اکرم ہوا کہ
 سہل ماعجان من با الدیم کس برائی چند کی باع قلعہ لاہور واقع نغار عاصی میں دار و مقر ہو کر پیر و بی بی تھانہ

میں شامل حافظ رحیم اللہ ہو گیا حافظ رحیم اللہ نے اس وقت ہوا اس کی چار بیٹی رہی ایک احمد بخش جو جنات
 او کی لا ولد مر گیا دوسرے نور محمد تیسرے علی محمد و علی محمد فوت ہو گئے اور نور محمد نام شہلا مار میں ملازم سرکاری رحیم بخش
 یہاں دو بیٹے ہوئے ایک مولوی قادر بخش دوسرے کریم بخش قادر بخش کو الہی بخش جبریل نے اپنی پاس ملا کر کارخانہ رانہ
 بنایا چنانچہ بہت مدت وہ باغرت و ابروی ہاں رہا لکن لہو میں فوت ہوا اب اس کا ایک بیٹا نظام الدین موضع باغبان
 زمیندار ہے اور کریم بخش برادر قادر بخش باغبان پورہ و شہلا باغ میں کار گزار رہا اور اب تک باغرت و ابروی
 باغبان پورہ میں رہتا ہے اور علاوہ زمینداری کی ٹہیکات سرکاری وغیرہ بھی لیتا ہے طبابت میں کچھ شگاہ
 رکھتا ہے فقط محمد کے یہاں چہہ فرزند ایک محمد بخش دوسرے نبی بخش تیسرے نبی بخش چوتھا قادر بخش باغبان غلام مصطفیٰ چٹا
 امام الدین عرصہ چھ سال سے خدا بخش فوت ہو گیا اب اس کا بیٹا نور الدین موجود ہے محمد بخش کے یہاں دو فرزند
 ہوئے ایک چمن دین دوسرے بدر الدین ملازم شہلا باغ اور نیز شریک زراعت ہے اور بدر الدین صرف زراعت کرتا ہے
 اور نبی بخش حسب لیاقت اور مشہور ہے دربار میں اور نیز داروغہ شہلا باغ ہوا اور خدائی اولاد بھی لائق مسد عنایت
 کر دی شدہ شدہ مشمول ہو گیا چنانچہ اب حسب منظوری گورنمنٹ بلا شرکت غیرہ داروغہ شہلا باغ اور نیز دار
 باغبان پورہ ہے اس کی بیہان دو بیٹے ایک جلال الدین دوسرے کمال الدین جلال الدین تو ملازم شہلا باغ اور کمال الدین
 زراعت کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی یہ مہربانی ہے کہ کوٹری گیان نوکر چاکر وغیرہ تمام ننہا دینا اسکے گہر میں موجود شہلا باغ
 اور باغبان پورہ میں جاگنا حکومت کرتے ہیں باوجودیکہ مہر کریم بخش وغیرہ اشخاص ہم جدی اس کی حصہ دار موجود
 ہیں لیکن باعث عزت اس کی کوئی دم نہیں بار سکتا اگر یہ قبل اس کے زمینداری وغیرہ میں وہ بھی شریک نہ ہوگا اب دم بخود ہوتا
 ہیں یہ نبی بخش خاندان شہید بن حضرت خواجہ سلیمان صاحب نکر وال کا ہے جو خلیفہ حضرت نور محمد ہسل کے تھے اور الہی بخش کے یہاں نبی
 بیٹے ایک محمد حسین دوسرے محمد تیسرے مولیٰ محمد اور غلام مصطفیٰ کی یہاں ایک لڑکی اور امام الدین یہاں ایک لڑکا اسمی غلام حسین
 فقط اب ان کی گھرانہ میں زمین مقبوضہ دو قسم ہے ایک جدی اور دوسری خود تر دوی جو قریب چار صد بیگہ کے رقبہ
 باغبان پورہ میں ہے اس میں سے مجموعہ نصف نصف اولاد میان عظیم اللہ و حافظ محمد تقسیم کر لیتے ہیں اور جو خود
 تر دوی ہے اس کا یہ حال ہے کہ میان محمد بخش چار چاہ میں حصہ دار ہے اول چاہ بارہ درہی والدین کے جو
 جنوب روید باغبان پورہ کی اس کی دو حصہ تو ان کی قبضہ میں ہیں اور ایک حصہ وغیرہ زمینداروں کے پاس ہے

دو سر چاه میلایاں والوہ ہی اہل عرفہ موضع کے رہے ہیں میر احمد اوسکا اور دو حصہ دیگر رہنڈارو کی میر چاہا ہا
 والہ یہ کل کے ماس ہر چوتھا چاہا حاصل عالیہ حسین باغ لگایا ہوا ہے اسکی چھ ماسوای باغ کر دیں گے یہیں ہر اور
 اسکی چھ ماس ساتھ اور دس گجہ زمین ہی سال ہر آہیں سیدہ تہا ہی حصہ پتہا ہی اور میان ہی جس کر
 میں جو حاکم حدی میں تفصیل الکی یہہ ہر چاہا مالکی والہ جو حوض رو بہ تہلا مار کر موجود ہر اوسکی زمین ستیں گجہ
 دو سر چاہا باغ والہ آہیں یہوں اور چوہا لگا کر باغ سایا ہی آہیں اتالیس گجہ زمین پر باغ ہر اور میں گجہ زمین
 مرودہ اور تیسرے چاہا مالکی دیکر دو خا سامان والہ یہہ میں چاہا کچا سر فروہ تہلا باغ کر ہیں اوسکی زمین
 اوسو مار گیکہ ہر چوتھا چاہا والہ چوہا موضع کوٹلی عبدالرحمن کے واقع ہر وہ کوٹلی گوسہ لگی باغیان پورہ میں
 حاصل ایک کوس کے پورہ فی الاصل کوٹلی ہی باغیان پورہ میں آباد ہر حال اسکا یہہ ہر کہ عبدالرحمن نامی ایک پتہ
 سیرا چوہا مالکیر متہا اسکی یہاں ایک سہدار کیلہ اور چوبلی نامی اسکی قریبی دہاں گوسہ لگی میں موجود ہر گرد و باغ ہر کر
 مار دیواری قدیمی جیستی اندر ایک تہرہ جیستی رقرہ و جیستی سرانچہ امدان جیستی اس آہیں ایک غیر نامی باغ
 دیں ہتا ہی اگر اس قمر کے ساتھ ایک چاہا کا حاصل و اگر اتر تھا اس سہ دست میں سہ ہو گیا۔ حسب
 عدالتمس دریاں مکان سوا یا تو یہ مکان اوسکی کوٹلی مشہور ہو ہر بعد ازیں مہاراجہ سیکھتے بعد از چوہا مالکیر
 دہاں گاوناد کر اباگرام اکاوی قدیمی کوٹلی با اس چاہا کی تہا ہی زمین طالیس گجہ حصہ سی جس کے ہر اور باغیان
 حومی الاصل آٹھواں ہر چاہا حامی صدر والہ یہہ چاہا یہی سر فروہ کوٹلی ہر زمین اسکی آٹھواں گجہ مرودہ ماسو کر کے
 حاسم چوہا درود حاصل عالیہ دو چاہا اور مقامات میں ہیں آہیں ہر چاہا ہر مالکی والہ چوہا درود ہر۔ اور باقی جس اور حاکم
 پورہ میں اور نام دیں ہر دہاں ہی جس زمین حادی ہر موجود حصہ ہر کر حاصل میں الکی جس کو کوہہ سال ہر زمین
 ملی سہہ حال مسجد قدیمہ اندرون باغیان پورہ باغیان پورہ قدیمہ میں حکمرانوں کے گرد و باغ اس موضع
 آباد ہو گیا ہی محلہ میست والہ دہاں اتک ایک مسجد حسب رواج مواصعات کلاں موجود ہر حکام نام اندر ملی مسجد
 مشہور ہے یہ مسجد یہ مسماہ عالمہ میست ہر گاہی حاشیہ بعد شاہجہاں لگیہ میں طیار کر اچر وہ عالمہ لاندہ ہر اس
 اوسر سہ مسجد حوی اب اس مسجد میں لاں کریم جس قندیل الام حسب مرضی مالکان رہتا ہی اس مسجد کے
 ماہر سر فروہ ایک چاہا کلاں جیہ میان ہی جس عمر دار ہر چوہا مہا باغ سال ہر اوس کے شاہد یا سہہ غلط

حال گورستان مہرنگا - یہ گورستان شہر قزوین میں موضع باغبان پورہ موجود ہے اور اس میں قبر مہرنگا کی سب سے پہلے گورستان انکا قدیمی عمارت اگر شاہجہانی بار دیواری میں گورستان والی جسکے نزدیک گورستان اب سیاح شہر قزوین اس گورستان کو نسبت مسجد خواجہ ایاز کی دیوار پر مسجد کے جنوب روئے ایک چارہ مسجد تہا اب کر گیا ہے طول اس چار دیواری کا چون کہ دن اور عرض ہم کر دن راہ آمد و رفت غرب روئے خوب حسین و زکریا لگا کر ہوئی ہیں اس راہ اگر چاہہاں رخ دیوار اند جنوب روئے دو کوٹھہر پختہ ہیں اب غازی شاہ فقیر تہا ہے اور سب کو حرمیت کو قزوین اس چار دیواری میں طرف جنوبی با پنج چوہرہ خشتی پختہ و خام حکم اور پریش خشتی قدیمی ہے شہر قزوین روئے پر ایک قبر مہرنگا کی خشتی جسکے سر اور چاندان خشتی اور وغیرہ ساتھہ قبرین پختہ و خام اولاد مہرنگا کی مہرنگا کی قبر شرق و غرب روئے قبر مہر علی و محمد فاضل میران مہرنگا کی پختہ اور کسی قبر کو گوشہ باب و پائین قبر میان غنیمت شہر حافظ محمد برادران حقیقی اور نیز بر میان نبی بخش کو گوشہ کئی و نیرت میں رحیم بخش و رحیم اللہ میران غنیمت شہر قزوین قبر سفید حافظ لطیف اللہ ولد محمد فاضل ابن مہرنگا کی اور متفرقہ چند اشجار بیر و کیکر و کر میں اس چار دیواری قبرستان کو متعلقہ جا بیکنہ زمین معاف ہے غرب روئے اس قبرستان کی باہر فیما بین موضع و گورستان ہذا مقبرہ شہر و جعفر معارف شہلا باغ کا تہا اب مرن نشان بوسیدہ توہید قبر کا موجود مشہور ہے کہ حضرت شاہجہان بادشاہ غازی نور شہر قزوین فرجید و میر جبر کا رگزار می شہلا باغ کو اس شخص کو میر عمارت پنجاب مقرر فرمایا تھا جب یہ فوت ہوا تو بادشاہ دار الفجر جہیر میں تہہ سکر نہایت رنج و الم فرمایا اور تعمیر مقبرہ کیواسی نہزار مار پیہ خزانہ عامہ سے عطا کیا کہ شہنشاہ خان تک وہ مقبرہ عالی شان موجود تھا بعد ازاں خندہ شدہ اس حالت کو پہونچا کہ اب بجز واقف کاران کوئی نام سہی واقف نہیں فقط حال مسجد خواجہ ایاز - شہر قزوین اس قبرستان کی ایک مسجد خواجہ ایاز کی بہت عمدہ عالی شان کٹری ہے اسے خواجہ ایاز کا وہ باغ ہی ہے جو شہر قزوین شہلا باغ کے خواجہ کا باغ مشہور و معروف ہے زیبائی میان نبی بخش جو اولاد مہرنگا کی تاحال نمبر دار باغبان پورہ و نیز داروغہ شہلا باغ ہے حال اسکا یوں معلوم ہوا کہ پہلے خواجہ ایاز شاہجہان آباد میں بعد شاہجہان ایک امیر کبیر متعلقین نواب علی مردانخان سے تھا جب اسکی حال تعمیر شہلا باغ وغیرہ عمارات نواب علی مردانخان وغیرہ کا نواح لاہور میں سنا تو اسکی نہزار روپیہ پاس مہرنگا کی بابت تمنا بھیجا کہ ایک باغ لاہور میں بنادیں اس روپیہ

اسی ستر قزوین شہزاد باغ ایک باغ طیار کرایا جا بجا دیواری سیمتہ اوسکی معمارہ درمی وغیرہ تنگ و تنگ
حب وہ باغ میں حکا تو کچھ رویدہ مسلفات مرسلہ اوسکی سے سج راد میں ستر مہرنگالی یہ مسجد طیار کرایا جا
یہاں آباد یہ یہ عمارت دیکھی سہاغت ستر حال اولاد مہرنگالی شہر قاضی ہر لہہ مہاراحہ بر بیک باغ
صحت سرکار ہو گیا حاجی اس سرور ستر ستر سدا اولیہ کی مالگیر میں ہر کر مسجد ہر بقصد اولاد مہرنگالی اور میں گند
حال سالم اب رنگ سیاہ و دروارہ آمد و رفت دیوار شمالی میں گرد و لواج حار گر ملکہ دیوار جبار و لطف باب
ایک حوس مریم حکا طول و عرض میں اس گرا دار باغ ایک گرہ ہر مار و لطف لب حوس فرس حتی حار و کو دہیں ک
ایک ریدہ میار میں ایک وادہ تہا گراب ہیں محسوس میار میں ستر قزوین و ریدہ و سیدہ و اسٹور اور جبار مسجد کے
ستر قزوین میں دہن محرابی دہن میار کرا و پر ایک سل سنگ مرمر کی نقشب میں ہر ستر سے صلیبی مسیحی
انکس علی التقریب کی ہیں کہ ستر بندہ درگاہ محمدیہ از مسجد لیس ستر تہا گراب بڑا ہیں حاتاب
اس میں جو کھٹ جوی لگی ہوئی ہر اوسکی مرعولوں اور ماروں ہر تمام گلکاری لگیں ہر تکلف ہر رنگدہ اندرون
تمام دیواریں ہر کار و نقش زمین ہر تمام زمین ہر ستر خوب کی طرف دو حجر ہر ستر یہاں ہی ایک ریدہ اور ستر
واسطی موعہ ہر اگر حدیث تریف میں آیا ہر کہ الوقف لایک بغیر وقف کیا مال ہیں ہر تہا اور مسجد ہر ستر
وقف ہوتی ہر لیکیں ہی مسجد ہر ہمہ میان ہی سخن کا فصل ہر تہا ہر فقط عقب ہر ہر شمال ریدہ خانقاہ
حضرت مادہ اولال حسین مرحوم کی ہر حکا حال معصی علیہ درج کتاب ہر او جکا ہے فقط
احوال تکیہ نصر اللہ شاہ - اہر مسجد ستر قزوین ایک تکیہ نصر اللہ شاہ فقیر کا ہر اس میں ک
حوتہ عام ہر نصر اللہ شاہ کی خوب ریدہ اسکی حارزیمہ سرال جہا اداں جام یہ تکیہ سی نصر اللہ شاہ
آباد کرایا تہا انک یہاں ایک فقیر علی بخش خادم نصر اللہ شاہ کار تہا ہر سرال اسکے حوتہ سان مسجد نصر اللہ
کو تہہ عام مسکو فقیر اسوا اسکی جدا سجا ہر بار ہی موعود ہیں فقط فقیر حضرت عبدالغنی
صاحب مرحوم - اس تکیہ کو گونہ ابان میں انبا میں شہزاد باغ و اعباں بودہ فقیر حضرت علی
صاحب علیہ حضرت بابا میر صاحبک مینہ حضرت والا شکوہ رحمت علیہ باصورت کثیر اسے کہ اول ہر
خشتی مربع اسپر مقبرہ حور دہن کل سنگ ہر رنگ نیلا کالسی کار تہا انک ہیں کہیں لفظ آہر اور لفظ سیاہ لکھا

گردنہ جنوب روئے اسکو خورد کھر کی چوبی اندر اسکو تعویذ قبر سختہ وفات کی قبل وفات میانہ صابا کر کیا اب
 یہاں علی بخش ساکن تکیہ فسر اللہ شاہ جارد بکشی کرتا ہے فقط حال مکر آباد سی باغبان
 پورہ ۵۰ سندھ ہجری کو بعد یہ موضع باغبان پورہ بالکل ویران ہو گیا حتی کہ ایک گھر بھی آباد تھا ۱۲۹۸
 میں مر محمد صالح نامی جو عالم گرامی داماد میر حافظ لطیف اللہ کا شہر لاہور میں رہتا تھا بتا رہا ہے میں نے ۱۲۹۸
 اور روز اتفاقاً میر لطیف اللہ کو یہاں حافظ محمد پیر میانہ نبی بخش باغبان پیدا ہوا تمام اراکین شہر اسکو دوا
 دفن کر کے گورستان مہرنگامین آوی بعد دفن کی حضرت میر لطیف اللہ کہا کہ آج یوم سعید اس عادت
 زیادہ تر خوشی کا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرمہاری گھر میں فرزند عنایت کیا ہے اور یہ موضع زرخیز و تہاری بزرگوں کا ویران
 بڑا ہی اسکو آباد کرو اس مشورہ کو سب نے پسند کیا خدا کو آبادی اسکی منظور تھی اسوقت میر لطیف اللہ فرمایا کہ
 قبول کر کے اشتہار دیا کہ جو کوئی فلاں عرصہ میں یہاں آکر آباد ہو زمین عمارت ہماری موجود ہیں جسپر
 قبضہ کر لیں وہ اسکا مال متصور ہو گا یہ آواز سنکر جو جو حق لوگ آباد ہو کر کل میران ساکنین دو ہزار ست
 سو چوراسی باقی بقصیل اہل اسلام مرد کا شکار چار سو چھپس نفر عورات زمینداران تین سو چھپسین مرد جو کا
 نہیں آٹھ سو ساٹھ تین اور عورات سو اسی زمینداران سات سو نوے اہل ہندو مرد کا شکار آٹھارہ عورتیں
 غیر کا شکار اکیسواٹھ لیس عورت چھپسین کل گھر اسکا نوکری آٹھ سو ساٹھ تین۔ واضح ہو کہ اب عمارات قدیمہ
 باغبان پورہ ہر جہاں ہر جہاں نواحی موجود ہیں اور اب روز بروز گرد اسکا آبادی مکانات زیادہ ہوتی جا رہی ہے
 قبل از بندوبست میانہ نبی بخش و کریم بخش مناصفہ حقوق نمبر داری و پٹو ترہ وغیرہ میں شریک تھی اب
 میانہ کریم بخش کہتا ہے کہ مہربانی عملہ بندوبست یہ نبی بخش خود نمبر داریں کیا ہی والا قدیمہ حساب
 حکم شرعی ہم دونوں برابر حصہ دار ہیں آتے تھے شاید بندوبست آئندہ میں نوٹ بعد الستی ہو چکا فقط

مقبرہ صادق خان المشہور مقبرہ نواب جعفر خان

جنوب روئے شرک شہلا باغ کرجولہ اور سی آتی ہو اور نیز باغبان کرا ایک مقبرہ نواب جعفر خان کا مشہور ہے صورت
 اسکی یہ ہے کہ بائیں ہند ایک چوڑا تختی جواب گناہ و فتنہ قدری و قدری بوسیدہ ہو گیا ہے جنوب روئے و زینہ تختی
 بوسیدہ اوپر اسکی سیانہ میں ایک گنبد مربع چونکہ جسکی اوپر اندر باہر اسکا سفید نقش کہیں کہیں سے

نوسیدہ چاروں طرف حار و محرابی ملوئی مرغوبی اس سر قی در محرابی کہلا ہے اور قلعہ ایٹو سے مدد و ماہر متصل
 بام گرد و دکن سحر بل بایہ رنگیں اور چاروں گوشہ چار رجاں خورد میاں میں گند جوہر گچ اس رنگ سیاہ
 ان رود میں صد عرصہ سے ہمیں ایک فقیر صاحب مسمی صادق خلیساہ مرد مستعد اور ایک اکا مالک اسید احمد
 سکونت دیر سے یہاں ہیں گند کر سر قریہ ایک چاہ بونہی طہار کرایا اور نوٹہ بجا بھی لگایا ہے یہ فقیر
 اصل میں لوہا صادق حال طہاری والد اس لوہا جعفر خان کا ہے کہ حکما حجرہ شریفہ موضع گٹھری تہا ہے
 سجتہ ماحال گٹھری جو کہ جعفر خان یہ رومہ سوا تھا اس فقیر کی مام مسعود ہو گیا تا یہ سچ و بات اسکی سزا
 عند سادہ جہانی دہم شوال سے اور بعض کتب میں کہ یہ بڑے جعفر خان ہے جو در عالم گیر کا تھا والد اس عالم بالصوب
 گوشہ بخت مقبرہ لوہا صادق خان اور صوب رویہ ماحال پورہ کہ ایک تکیہ مینیہ مولوی سرف الدین بک
 موضع ماحال پورہ اس عرصہ میں اس سیایا ہے اور وہ قمبر ہے ہر اکا قریستان تھا اس واسطے یہ تکیہ عراد
 آبادی سا ہے اس میں ایک کوٹہ حکمادری طاق تحتہ شمال رویہ گوشہ ایساں یک طرف ایک چاہ ماس اس کے
 گورستان اکا اس میں ایک فقیر دوسرا دیکھا مدہ مولوی سرفدین رہتا ہے + حال بلخ
 مہایت خان بہت ہو محبت خان داباغ - یہ بلخ عمارت سجتہ جنوب رویہ ماحال
 موجود ہے قدیمی دروازہ اسکا عروہ جسکی او براب ماری سودا گردن لڑا ایک اور منزل مالائی طیار
 کہ اگر اس میں چار درجہ طرف غرب اور دو طرف شمال و جنوب طیار کرانے اور ملا تو میں رہے لگا کر میں
 ریرد مالاسی سمیع قدیمی صورت اسکی یہ تہی کہ باہر عرب کی طرف ایک محراب کلاں جسکی نیچر اور محرابی دروازہ
 معلومین تا کمر بلند و تہڑیاں حائے نسبت محراب کلاں میاں کہ شمال و جنوب کی طرف تا کمر بلند اور دو محراب
 عمارتی حائے نسبت جس میں چار آدمی لغافت بیٹھے حادیں اول محرابوں کے میاں میں ایک ایک طاقتور
 محرابی دیگر ماس اسے خورد و کلاں مالائی ڈوڈی سرمدیوار شمالی و جنوبی دو کٹر کیاں ایک عرب رو یا
 ایک شمال رویہ در کلاں کہ اندر طرف شمال و جنوب دو نو معلوں میں دو مکاں حائے نسبت محرابی تہر
 اس او کمر آگے کو کٹش موطاق رنگ ہر محرابی اور سیران دو لوں شرقی دیوار بہاڑ کر دو کٹر کیاں جنوبی طالی
 لگائی ہیں اس در کلاں میں ماسی طاق اندر بھی بلخ شرقی در محرابی حکم شمال و جنوب رویہ دو دروازے

زمین کو ایک گز بلند ایک نور دو سو ستر کلان انکو بنکھوئیں دوزینہ واسطی اور جانی ڈیو پڑی ہذا کی چونکہ اوپر اسکو بالائی
 پائے سو دگر ان کے نیار کر یا ہر اس نکستی زمین کے اوپر چو کہشیں لگا کر طاق چوبی نصب کھوئیں ڈیوئی کو اوپر
 اندر کی طرف یعنی بطرف شرقی ایک در چو کلان میانہ میں اور اسکو آس پاس تین در چو خورد رنگیں بزرگ ہر چو
 چار و نصف باغی دیوار دو قد آدم بلند جس میں اندر کی طرف ٹھلم محراب عمارتی اور ہر گوشہ میں برج قلبوئی اندر کی طرف
 اوکی در محرابی مرغول در اوپر چوٹا خوشی نقشہ نگاہ دیوار شمالی کو میانہ میں اندرون باغ دالان محل میانہ ب
 اسکو گرا کر دالان دروازی لگائی جائیں گوشہ ایسان میں ایک بڑا برج تھا مگر اب گرا گیا ہے دیوار شرقی کو اندر
 میانہ میں ایک دالان مسہ درہ خشتی قلبوئی جسکو اندر بعل جنوبی و شمالی میں دو کوٹھریاں قلبوئی تھیں اب
 بی سقف پڑا ہے اس دالان کیے شمال و یہ گوشہ میں زمینہ اوپر چوٹا گوشہ لکھن میں ایک آسمانی چاہ بلند تھا جسے
 کیا گیا ہی اس چاہ کو خورویہ باہر کی طرف ایک خورد دروازہ مسدود چاہ ہذا کی غرب رویہ مادہ خوارگان اسکو پنج شمال
 و غرب رویہ در عمارتی قلبوئی چوٹا شش شمال رویہ ایک حوض طولانی اسکی غرب رویہ دیوار جنوبی کے گوشہ شرقی پر عجب
 طرح کی ایک مسجد خوبصورت یعنی اندر کی طرف تو فقط دیوار باع معلوم ہوتی ہے جس میں بدستور نشان محراب منجموی ہیں
 اور اسکو میانہ میں ایک دالان اسکو غرب رویہ دیوار جنوبی میں ایک دروازہ مسہ طاق تختہ اسکو اندر ایک حجرہ جس میں
 شرف رویہ ایک اور در محرابی آسمین آگے شرف رویہ مسجد خفیہ اندر گرد و تاج چار دیواری تین گز بلند جسکو غرب رویہ اندر
 کی طرف تین محراب کلان اور بنکھوئی خورد خوب رویہ دیوار میں ایک در برج شرق کی طرف دو محراب جس میں دو آدمی
 بی تکلف بیٹھ جاویں میانہ میں ایک حوض مربع غرب کی طرف میں وہن محرابی چوٹا جسکو اوپر گنبد بزرگ سیاہانہ
 خشتی جنوبی دیوار کے میانہ میں ایک دالان قدیمی اسکو آگے شمال رویہ اندرون باغ ایک چوٹا خشتہ اسکی میانہ
 میں شمالی رویہ دو درجہ زینہ کشادہ اب اس دالان پر سفیدی پائی سو دگر ان کو اگر سقف بھرتی ڈلوای ہی بطرف
 شمال ایک چوکھٹ چوبی مسہ طاق آئینہ دار کلان بطرف شرق و غرب دو کوٹھریاں اوٹو طاق ہی آئینہ دار اندر
 بطرف شمال و جنوب دو کوٹھریاں اب اس دالان کو غرب رویہ ایک اور کوٹھری مسہ طاق تختہ آئینہ دار ہے مکان
 باورچی خانہ مقرر ہوا ہے اوکی غرب کی طرف ایک در قلبوئی آسمین اوپر جانی زمینہ دالان ہذا کا ہے بہائیں
 تیرہ زینہ چوٹا کے اوپر باورچی خانہ کر جانا ہوتا ہے بہر باغ اندر سیمو مربع طول و عرض اسکا پینا لیس کردن میں بنا

جزوئی پرستش کرنی ہیں ایک آگ کی دوسری پانچکی عیسوی سوچ کی اور آگ کو بڑی احتیاط سے لینی
 کہہ رہے ہیں اور اگر آگ کو بڑی کچھ بڑی جوجاؤ تو نہایت ہیچ کر کی فال بد تصور کرتے ہیں جو انہیں بڑی بڑی
 ہیں وہ بجائی لکڑی مندل جلاؤ ہیں کتاب شاہ نامہ فردوسی کو کہ جس میں انکو بزرگوں کا حال مفصل درج ہے بڑی سمجھتی
 بلکہ اکثر سکاپڑ سنہ و صفت سے خیال کرتے ہیں انکو یہاں رواج بالکل نہیں ناظر نسبت انکا انہی چارہ میں ہوتا ہے
 جب انہیں ہی کو عمر چاہا ہے نوادہ سکریا بابت لالہ امین چند صاحب تو انہی کتاب سفر نامہ میں یوں تحریر کرتے ہیں کہ بڑی آگ
 نہ اسکو جلاتی ہیں اور نہ دفن کرتے ہیں بلکہ یونہی ایک گڑھا کھود لاش کو صندوق سرکٹ ادہ میں رکھ دیتے ہیں داخل
 کر دیتی ہیں شکل انکی قبر کو بصورت چاہ ہوتی ہے اور وہاں بجز ان اشخاص کو جو مردہ دفن کرنی جاتی ہیں اور
 اندر نہیں جاسکتا اور سکا باعث جب امین چند صاحب نے اوسے پوچھا تو انہوں نے بیان کیا کہ قبر اسو اسطی سرکشاوہ
 رکھی جاتی ہے کہ شمع شمس پڑتا ہے۔ مگر راقم اٹھنی گورستان میانی صاحب کے حال میں حال انکی گورستان کا
 بخوبی تحریر کیا ہے وہاں تو ایسا نہ تھا شاید وہ نسیم شہر منی کے پاسیو نکو ہوگی مگر چارہ حشر ہی کہ اگر یہی رسم
 انکو یہاں مروج ہوتی تو یہاں انکا کون مانع نہا کہ حکام جو کہہ وہاں میں سو بہان میں والدہ اعلم کو نہ کہ اسو
 سکی تحقیقات لالہ امین چند صاحب کی بعض مراتب کچھ ایسی ہی ہیں حال شہر لاہور کے بیان میں بہ صفحہ
 باؤں کتاب سفر نامہ امین چند مطبوعہ کوہ نور تحریر کرتی ہیں کہ مسجد وزیر خان کی شاہ و بی بی و بی بی خانم وزیر خان بنو
 تو نام اسکا وزیر خان و مسجد مشہور ہو گیا آخر جب بادشاہ فی سبھا کہ میرا نام تو نہ ہوتا ہے اسنی ایک اور مسجد
 سنہری بنوائی اس پر بہ مثل راست آکر کہ چہ خوش گفت است سعدی وزیر لیا الا یا بہا ساقی اور کا سادہ و ناہیا

اصل حال مسجد وزیرخان

مصل حیران ہو کہ بہ کیسی تحقیقات ہو کہ خوردن رادوی باید آریے سخن گفتن و بکیر جان سفتن بہت اگر لالہ صاحب
 مروج ذرہ بھی اور ہر توجہ موجب غفلت واقع نہوتی کیونکہ کتب تو ایچ شاہان چغماں بکثرت موجود ہیں
 اور ذرہ سی کوشش سے معلوم ہو سکتا ہے کہ زمانہ نواب وزیر خان مرحوم اور نواب بہا رین خان بانی مسجد وزیر خان
 انہارہ سال کا بعد ہے اور سنہری مسجد نواب بہا رین خان بن روشن الدولہ طرہ باز خان نے مابین کشمیری و ڈبلی بار
 تعمیر کرائی وہ محلہ ڈرہ کا حوالہ دیتے ہیں طرہ تربہ کہ اگر انکو فرصت مطالع کتب تو ایچ کی نہ بھی تو نام محلہ وغیرہ

تو رسالت مرا کوئے کتاب و رانی سحاب مسترد لم کولہ شریع صاحب ہمارا کا صاحبہا کہ بعد تحریر حالات نوح لہو و حال
مکانات اور ولی شہر اور کامروم ہو کر اسوس کہ صاحب مدوح کیے مدلی سا جہاں ناما کی طرف ہو گئی با پار
حالات بیرونی پر لکھا گیا اب محض باجی حال کہ باطریں بائیں کتاب سفر نامہ امیں چند صاحب کو اسی محیر پر
ریجے ہوڑا سا حال مسجد ویرجیاں کا معسوس باقل و اول رج دل کیا ماہای امید کہ لکھا لہو و حال
رہا انصاف ملاحظہ مرا کوئے رانی و راویگی۔ واضح ہو کہ شمع علم الدین انصاری سا کی بصورت اول اولی مستند
کراہا صاحب او فاب لہو و حال ہوئی لکھو و حال ہا۔ صغر الطفر مستند متلاش مبتتب لامور و سا جہاں آباد
ہو ماہوادار الخلف اکرا آباد المعروف اگرہ میں ہو چکا اسوقت حضرت نور الدین جہاںگیر و ساہ غاری انار
رہا یہ سریر آرای خلافت ہندوستان منت لسان تہی۔ اور چند عرصہ ہی نور جہاں بیگم کہ جسکا حال
جہاں میں بیگم و کاست رہاں رد و رد کار ہے۔ مرض عرق الساس مدہ اتم شکل ہی اور کسی طبیب کا
معالجہ کار گرہ ہو ماہا حضرت جہاںگیر بہاوی سرور تہی یہ حکیم علم الدین جہاںگیر اس ہو کہ حکیم علی الاطلاق کا کہ جہاںگیر
عام و خاص کیے معالجہ میں ساعی رہا امرای ساہی تک رسا ہو گئی مستند مدہ نہ کہ دست شعا اسکی کا
مسیح مدگاں حضور سلطانی ہو اسوقت لو اب سعد الدین راہیں ملا ہو گئی حضور نور و ساہ فرمایا کہ اگر ملک
رانی محوہ سلطانی ہری معالجہ سر شعا یاب ہو تو قدر دالی میں سرور مرق تہو گنا بعد تشخیص مرض کہ کہ رو گیاں ترق
عصمت و عفت کو مدلی نہ بہا یہ ملاحظہ محسوس کر یا داخل گساجی اسالہ لکھا کہ حضور کو اطہار پر اسطر حصہ
کیا جاو گیا کہ بیگم صاحبہ کو ایک ہفتہ میں آرام و صحت ہو ماو بگو حضرت جہاںگیر تو اس لکھو و حال نامہ کی محسوس ہو چکا ہو
حالا بارہ بار و راو لکھی کہ اگر ایسا ہو تو انا اب شعا ما صاحب حکو عثمان ہو گو علم الدین شکر نہ ادا کر کے موس کہ کہ ایک
دالاں میں ایک ایک بالسا ریگ سا ناں مصفا سمیٹا می عادی کہیں بعد بار طہر تہاں لوں در دولت
ہو گا حد امی و سیاہی کیا حکیم علم الدین و دوسرے و بعد مار تہا می مطلق کہ صاحب میں بعد حنیع و حصی و صا
کر کے مدد چاہی اور اور کیا کہ اگر مری معالجہ یہ بیگم صاحبہ کو شعا حاصل ہو عادی تو جو کہ بہ حق اللہ رب العزائم
میر مسجد میں صرف کرو گیا بعد از ان طلوعہ معلوم میں بار یاب ہو کر انماں کیا کہ صاحب بیگم صاحبہ ملا کھلاں
مکان ریگ کستردہ میں چند قدم نہ لکھو و حال میں عادی میں صاحبہ معالجہ ہو چکا تو حکیم علم الدین و راہاں مار

تو کلت علی اللہ کہ کسی نقش رگ باین نشتر اس وضع سے مخفی کر کر رکھی کہ باہر سے بالکل معلوم نہ ہو۔
 عرس پر پہنچا کہ بیگم صاحبہ انہیں سپردن طایق النعل النعل اندر تشریف لیا وین اور اس طرح ٹھہر کر مکان میں بڑو تو علی
 الاعلان سب سر منوں کر روبرو وعدہ کیا کہ اگر جناب باری شافی مطلق تر اسمہ اس طبیب کی دست شفا سے خوشحال اور
 کامل عطا کرے تو تمام پھر زیور جو اس وقت میری زینب تن کی شکر یہ میں اس طبیب کو عطا کر دے گی یہ کہتی ہوئی بیگم صاحبہ اپنے
 اسکی کے اس طرح بخرم تمام مکان میں تشریف لیکن جب نشتر والے نقش پانویں پانور کہا تو وہ کار کر ہوئی ذرہ
 دردی محسوس ہوئی اور چند قطر سے خون فاسد کر نکل گئے تو نزاکت کی راہ سے آئی و امی کی صدا اٹھئی حضور
 یہ شعر فرمایا: زبان بر لائے خون فاسد بہ نشتر فساد و دمدم از عروق تا کم باد فی الفور مر ضعیف گو نہ
 آرام ہو گیا حضور نے بہت سی انعام عطا فرما کر عہد امارت شفا خانجات سے سزاوار کیا مفوبات استعمال ہو کر کلین
 اس اثنا میں واپس روانہ لاہور ہوا وہی ہمراہ آئی جب لاہور میں پہنچ تو بیگم صاحبہ کو شفا کی کلی
 ہو گئی شفا نے مرتب ہوا ایفا وعدہ کیو اس طرح نوجوان بیگم نے تمام بیگن کو جمع کر کر حکیم صاحب کو زیور جو عطا
 فرمایا اس پر تمام بیگموں نے بیاضا طر میلان شادی علی قدر مراتب ایک ایک زیور اپنا کیسی حلقہ دست اور کونے
 عطر دان وغیرہ بطور شکر یہ یا سدا رائے انرا دیا جب حکیم صاحب نے اسکی جمع لگائی تو بایس لاکھ کی مالیت نظر میں آئی
 بقول میر حسن: تجھ فضل کرتی نہیں گنتی باز جو جاہل کرے میرا پروردگار دوسری روز حسب فرمائش نوجوان حکیم صاحب
 منصب ہفت ہزاری سے سر بلند ہو کر نجباب نواب وزیر خان سزاوار ہوئی کہ تین دن کہ نواب وزیر خان صاحب درجہ شرف
 شہیدین دار دائم الصوم قائم الیل شہریان تک کہ مدت العمر کہی نماز عصر بلا سنت ادا نہ کی تھی ایفا وعدہ کو منتظر
 رہا کہ کسی تعمیر مسجد نہا میں مشغول ہوئی تھی کہ بازار دوسرے معہ بالا خانجات تابعدی دروازہ معہ سدا و حام و کٹر تعمیر
 کر اگر شال مسجد کئی اس وقت بھی فرار حضرت سید محمد سحاق الشہر میران بادشاہ کی ایک حجرہ چننے میں باز کا خلق اللہ
 تھی اب تک معاینہ مسجد سہوین معلوم ہوتا ہے کہ ابھی معمار فراغت کر کے تری میں کیوں نہونیت بانی اسقدر یا نخر تری کہ تھلا
 تمام کار گد اران عمارت یعنی معمار و فخر و غیرہ ایسی ہم پہنچائی تھی کہ جنہوں نے مدت العمر ایک نماز بھی دیدہ و دستہ
 قصائد کی تھی تمام غور ہو کر اسماعیلین بخر صرف عمارت کیا کچھ خرچ پڑا ہوگا۔ بعد طیار می مسجد شہانہ ہجری مقدس
 کو نواب مرحوم نے صرف مصارف مسجد کیو اس طرح ایک وقف نامہ بطور دستور العمل شجرہ کیا جسکی نقل فقیر سے طبع

ہر کہ از اولاد وقت متعرف وقت نہ کو باشد و بر بہر ہشتادمین حصول کرایہ اوقات گیر و ہر کسی از اقربا باشد
 نہم حصہ گیر و گذارک و البقیہ از خرچ عمارت و اہل خدمہ و مصالح ضروریہ و دیگر کالمشرف و الوقاد و الفربش بصرف
 علی المستحقین فی المسجد عند التعلین بصرف علی الخدمت کما ہو لکم فی المذہب الحنفی کل کلمہ قدر شرط الوقف فہو
 بعد ما سمعہ فانما ائتمہ علی الذین بعدہ لہذا حکم بلزوم الوقف المذكور و شرط انفاضی النافذ الاحکام الذی زین
 ہذا الوثیقہ بختہ المبارک شجرہ زانی غرہ رمضان المبارک الواقع فی ۱۵ شعبہ ۱۰ ہجریہ مقدسہ *

باعث زیادہ تر ترقی نواب صاحب مرحوم کا یہ ہے کہ والدہ شاہ جهان بادشاہ اسوقت انکو معالجہ سر شفا یافت
 ہوئی زان بعد شہ جهان کا معالجہ بعالم شہ زاولی کر کے رہو اسباتی محبت شاہ جهان کی اس پر بد جہ کمال ہو
 حتی کہ بلا مشورت انکو کوئی کام نہ کرتا تھا بعد چند ایسا اتفاق پڑا کہ حضرت نور الدین جہانگیر بادشاہ غازی
 اکبر و زخلوہ میں بیٹھ ہوئے درنگی تاج وغیرہ فرما رہے تھے اور سمات شہید کینہہ زاقیر حضور کر سر پرست و شہد طاووس
 سوس گس زانی کر رہے تھے شاہ جهان سلام کہواسطی حاضر ہوا شاید شہزادہ عالمیان کی اس کینہہ کی طرف کج میلان غارتھا
 جب پچھین نظیرین لڑیں تو وہ مسکرائی حضور فرمایا میں سوزیکہ دیا گو نہ ناراض ہو کر اس کینہہ کا کچھ کسی غلام نہ
 کروادیا اور شہ جهان کو نظر بند فرمایا نواب وزیر خان کو اس امر پر سخت تردد ہوا بعدہ درصدد اسکی راگ کسی
 صورت سے اسکو راکر اوسے امر کی سفارشیں کج کر نہوئیں نور جهان بیگم کی تمنا کچھ اور تھی آخر کار حسب الامار
 نواب وزیر خان کو شہ جهان فرایا تا مرن کیا کہ تغیر فلیمرین اسکی جان بلی مشہور ہوئی چونکہ ولید تھا
 بادشاہ فر وزیر خان کو حکم معالجہ دیا بعد چند نواب صاحب نے حضور شاہی میں عرض کی کہ غلبہ مرض سر شہزادہ
 عالمیان کا ایسا بجال ہے کہ اگر ہوا خوری و قوتہ نگر می تو خطرہ جاملن ہے اور مریم زانی مادہ شاہ جهان (ہو)
 بد جہ کمال استبداد کی حضور حکم دیا کہ بجائے فیض اللہ خان میر و ابان و نواب وزیر خان دو جارتک
 ہوا خوری کہواسطی جایا کرے جب اسطرحی ایامہ کامل گذر گیا تو نواب مذکور کو کہیں کی طرف لیکر ہلاک کیا
 و مان کر ناظم نے ملازمانہ خدمت کی نظم و نسق انکو اتہ میں دیکر دیا حضور کو خبر ہوئی فرمان جاری ہوئی وہ
 و مان باغی ہو بیٹھا بادشاہ اسوقت سیر میں تھے جب و انسی لوٹ کر آئی تو تخت آرائی حکومت بجا ہوئی
 شہ جهان یہ خبر پا کر ہی باجائے نصف خان وزیر عظم بہ سیل ڈاک لاہور میں آگیا کوئی مان نہوا تخت نشینی

اسکا حق تھا سربراہی سلطنت ہو گیا مقررہ حضرت کا شاہدہ میں بنایا کر آیا ماسواہم کہ بہت سی عمارات
 واقع تھیں اور میں تعمیر کرائیں نواب وزیر جاں کل مختار اور وزیر علم ہو کر امیر الامرا احباب یا احسن حال ہو کر
 سر دامن حال نگاہ کو سکا و فاسحاں لواب معوض مالم لاہور مقرر سوا بہایت نیکامی و خوش طبعی سے عہدہ نگاہ
 کو سر اسحاق کر تار آشوق عمارت انکو درجہ کمال تہا جاسا کہ اکثر مہتممات میں تاحال عمارت انکی یادگار ہے
 سحاں اللہ کا رحمان الہی میں کوئی شخص دم نہیں کھتا اگر دن بگروں گرداں گرد و کان اگر دروہا و لاوار
 انکی دل سبب کو محتاج ہو کر صاحب عاملی لوگ انکا ادب کرتے ہیں اب یہ مسجد انکو کام آتی ہے صحبت و ہی
 حصہ کرانہ دو کمات وغیرہ دیکر اوقات سسری کرتے ہیں مرزا بر دھس دم تحریر سر حادان +
 یہ جو کہ تین ہر دو ہجیرہ رحمان الہی میں حد صاحب کی تحقیقا برادر ہے امید ہے کہ وہ ہی اس سے
 ناراض ہو کر کیونکہ مصنف محقق کو جو دم تحقیقات ماری لارم ہے کہ جوئی تحقیقات اور تہ محسن کو ہو کر جو
 سچ ہو جو الہ قلم کرے اگرچہ الاساس مرکب میں ہے وہ سببیاں مقولہ حضرت پہلے کا ہے کہ اسے اور میں سبب
 تحقیقات درہ ہی جو رہی محسن ہو عام کالاعام کہ کلمات لغو بر اجہار کہ کہی قبول کر لیا متاخر بن محسن ملکہ
 وہ کہ میں ڈانٹا ہے تو یوں ہے کہ انہوں نے دریا کو کورہ میں لاہور لٹا نہ تھکے اس سے غلبہ سہرا میں حد کو اگر عام
 کہی تو سکا ہے اور سبک انہوں نے بعد تحقیقات کا یہ ہر ام مدبر کہ کتاب دریا یا ہے کیونکہ انہوں نے اس سے تحقیقا کیونکہ
 اساد در درار سہرا اعتبار کیا تھا کہ تین امر میں لٹہ عالم کس باعث کم تو ہے کہ ایک نوو ستور مار سیاں میں حادان
 سادہ رکھا تھا کہ ذوق قلم دریا یا نہ صداقت کو نہیں پہنچتا کہ دریا و دوسرا حال مسجد ویرجاں تیسرا دارال
 مہاراحہ رحمت سہارہ کر میں جو انہوں نے لٹہ عامان و انساں فقیر صاحبان لعل حمام تحریر فرمایا اور کاوا کہ
 فرہی حال متعلقہ سادہ مہاراحہ رحمت میں سکا کہ کتاب مہاراحہ دیا ہے اس امر میں تو متبک انہوں نے بہت سی
 لڑوای فرمایا ہے اگر درہ ساسی تو حہ حاضر اور ہر واتی تو اسے العاط ماسا ہے اسے حضرت حادان رحمت کے نام
 میں خواہ قلم ہو تو کہی کہ عامال فقیر صاحبان کا نام ملک بجا میں انظر میں فہم اس میں الاس مشہور ہے
 سحاں اللہ کے رائے نگاہ میں عامہ تمام آفاست آہر و سہرا میں عامال کریم اس کو ہم عرب اس عز
 رئیس اس رئیس شریف اس شریف محبت اس محبت نور علی پور حادان کرگ مس میں

اگر کسی نالایق یا عاقبت اندیش در نسبت با خاندان عالیشان اگر کچھ کہیں بھی تھا تو مناسب تھا کہ تحقیقات و مبالغہ
 لاہور میں قوت شریف لڑی آئے تھے خباب فقیر صاحب سے ملاقات فرمائی فقیر عظیم النکاح ایسا جاری ہے کہ چہاں سے
 وہ مراد فی و اعلیٰ باحلاق محمدی بچت پیش آئے ہیں شہر و اور حضرت نامی اور و نایق و نیکہ گنجین سے شریف لڑائی
 اور خاندانی اور صحیح البنی انکی ثابت ہوتی ہے ملاحظہ فرماؤ و تمام سادات الکریم کی مواہیر و آیات انہیں
 میں حاجت مشاطہ نیست وہی دلارام را اگرچہ بعض بعض حضرات نے اپنی رونق بازار کی کیواسطی اعلام خود بنی
 و خود ستامی بلند کر کے کئی طرح کی گفتگو میں ظاہر کریں گے کہ انکی ناطہ و نسبت برابر سادات العیظام و در و زرد یک سی
 انہیں عطر آن است کہ خود بیوید نہ عطار گوید سادات گیلانیاں لاہور و چوہانیاں و دیہال پور و تاج شریف گئی
 رشتہ داران انکی موکہ میں دل تو چاہتا تھا کہ اسمقام پر نقل شجرہ خاندان سہو مکان سے وغیرہ حالات مناسب
 ہوں مگر جزر و ملطوالت اس مری و را کہ مبادا کوئی کم بین یہ خیال کرے کہ بیاعتبار و ات قدیمہ تصنف نے کوئی
 لفظ زاید الوصف حوالہ فلم کر دیا ہو گا جو کہی را رقم انکم نے ان خاندان کی بابت و زراعی ہا را بدینجست سنگ
 ہا در میں مرقوم کیا ہے راستہ میں ہے کہ و یا سادات سہو ایک قطر ہی نہیں و دم تحریر خباب حضرت
 فقیر شمس الدین صاحب بہا و باوجودیکہ انہیں ہی مجسٹریٹ لاہور و خباب فقیر ظہور الدین بھا و را کشترا سست
 کشتہ ہا و در عہدہ دار سرکار عالی و قارئین اور اس عہدہ میں حکم بنین کہ فریقین مباح ہوں مگر سجان اند یہ ہا
 اینظر آیا ہے کہ عدل اور رحم کو کیا کر دیا ہو گا کہ کسی فرد بشر ہو گا کہ اس جناب کا مدح نہ ہو اے زیادہ حد ادب جا کہ اس
 حتم کر ہوں کہ کریم کار ساز حقیقی ایسے حضرات بابرکات کہ باغ و ابر و سلامت رکھو

حال عمارت مسجد وزیر خان مرحوم

دافع ہو کہ لاہور کو بارہ دروازوں میں سے ایک دروازہ شہر و یہ بنام تہا و ہلی دروازہ مشہور ہے
 اسکی اندر آتی ہی تمام عمارات و دروازہ بنیہ قواب وزیر خان مرحوم متعلقہ مسجد بنا کر بن اندر متصل دروازہ
 بطرف جنوب ایک سراسر پختہ مع حمام عالیشان جبکہ اب سرکار نے سنگ گرج گنج نام مقرر فرمایا ہے شہر و
 زیر مسجد وزیر خان کا چوک ایک بازار پر فضا ہے شہر و یہ اسکی ایک درکان محرابی جبکہ شمال و جنوب کی طرف
 پنج بن تین و کانین اور اوپر شہر نشین مقام نشست گاہ رنجتہ کار سفید اسکی اندر غرب رو بہ بیت نزدیکی

ایک بہت پہلو جس کو تختہ میران سید صوف صاحب کالوک اوس کو حرب میران بادشاہ کا باہمی
 بہتر میں اب سید عہدہ سی محمد سلطان ہیکہ دار مار گماستری کی تمیز اوسکی اور سر لوکرائی ہر اس کے پہلو
 دلی میں ایک سل سگ سر مرکی نصیب، حسین بہ عمارت محلہ مسیح سیاہی کو حوض سے کھدیہ ہر صولہ
 صاحب عالی مسائب سحر خارج میگر گرامات ہا در ڈیٹی کٹر صلح لاہور مقبرہ مشرکہ حضرت سید صوف
 ہ سر سہرہ تمیز کردو سچ سلطان ہیکہ دار سر کار میں آثار کیسی اگر یہ ہا در دام اقامت شدہ اور ہاتھا
 رسید شدہ سٹٹا یار پہلو جنتوں سے مدد اور شرفی و علی و تمال میں بحرہ مای گلی نصیب رات در صت
 حوب رویہ سب نام گردہ اور گسیدہ ہاڑی دار گردہ کو اوپر گسیدہاں خود و خود د آگے ہا دروں طرف برابر
 ہیں اس کوئی کوئی گری گئی ہر درہ میں طاق تختہ حوی لگا ہوا ہر عمارت کے حسی جو گنج میاں میں تو
 مرا بر او اور اشکارا رات قلع کد میں محراب نامہ جو سامو خود دروازہ کی حوب رویہ جو ترہ دوا حسی مقبرہ
 ہر ایک درخت بر او اس کے گوشہ لگی میں ایک یا دیکھتہ جرمی دار سہ مسل میاں میں بر ما ویا ہ ایک سلٹ
 جگہ قد آدم بلکہ طوریتہ دالاں مست و ریاست کو واسطی شمال کی طرف اس مقبرہ کو ایک یا دیکھتہ راعا
 دیا نامہ صاحب اس سر ہا گسیدہ ہاڑی دار طاہر اہم شکل مقبرہ آگے سب سبہاں بہر کوک حراب اور ہر
 اسکی گز گئی تہریمی چوک کو اندر کی اور دو کائیں میں گئی ہیں گراں حسب الحکم سر کا ناگر میری حیثیت
 اصلی را گیا ہر گسیدہ اس یاہ کا ہی سید بہت پہلو یار اس طرف یار در محرابی گوشہ لگی میں ہا ہر ایک چو
 میں یہ خرہ کریر گسیدہاں جرحی ہا در دہائی صرف ہند لوگ یا می ہر شے ہیں تو یہ کے اوپر والی دیوار گد
 میں ایک سل سگ سر مرکی طویل نصیب سہرہ ہر امارت و ایالت دنگا ہیرا دین دولت مال دین
 دار سلطہ خاص ہا دار الہام را یا دیا نامہ رامہ کلا اور نصوا ندید صاحب عالی شائب سحر خارج سگر گراما
 ہا در ڈیٹی کٹر صلح لاہور تیاری عمارت یاہ ہا در ۱۹ مطابق شدہ اع صرف بر خود نمود
 اور ایک سہرہ سگر کو یہ گئی ہ

در نکلاں شرقی کو اندر ہر المہ اور ہر دو طرف چوک میں مصلیٰ دین دو کائیں میں میاں دروازہ و مد کو یہ اور
 اور سگر سال رویہ جنوب و یہ اس چوک کے شمال و ایساں کی طرف طویل نامہ صاحب ہا در طرب رویہ آثار

حویلی الہی کی ایک طویل جو سابق میں ایک کٹرہ تباہ و زوال و زیرِ نمان نے وقف کر کے شامل مسجد بنا
 کر کیا تھا اندر اسکی مزار پر انوارِ حضرت میران سید بلند صاحب کی وہ بھی بہائی حضرت میران بادشاہ
 کو مشہور ہیں شمال روئے چوک کے میانہ میں ایک درمحرابی جسکو اوپر عمارت شملہ حویلی راجہ صاحب کے سین
 سرگباش اوس شرق و غرب کی طرف مفصلہ ذیل دوکانین شرقیہ و غربیہ روئے اسطرچ جنوب و
 اٹھارہ دوکانین بھارت قریہ بنیہ ذوال مرحوم غرب روئے چوک مسجد وزیرخان مرحوم کے شمال روئے
 اسکی شایع عام بازار فیما بین مسجد و طویلہ کہ جس میں مزار سید بلند صاحب کے ہے ایک دروازہ کلان محرابی پختہ
 چونکہ گچ ریختہ کار اوسکی پچر شمال و جنوب روئے ایک ایک دوکان بالکٹافہ اس دوکان کے غرب کی طرف
 کی طرف کو والی فقط اب حال عمارت مسجد تحریر کرتا ہوں شرقیہ و غربیہ چوک ایک دروازہ کلان محرابی
 کاشی کار ایک منزل بلند بازار سی صورت اسکی یہ ہے کہ دروازہ کے شمال و جنوب روئے دوکانین محرابی پختہ
 فشتی باین مقدار شمال روئے جنوب روئے ان کے اوپر باہر کی طرف کمر کیاں خورد جنگر اندر دوکانین بالائی چکا
 حال اندرون میں تحریر ہوگا دروازہ دو درجہ والہ باہر سے ایک منزلہ اور اندر سے دو منزلہ یعنی باہر کی طرف
 درمحرابی کلان جسکو باہر تمام کار کاشی و وزن بفلون بین بطرف شمال و جنوب تھریان طولانی سنگ سرخ
 کی تھریون کو اوپر تاسر محراب تمام نقاشی گلکاری ارتفاع در پیر وئی کے میانہ میں نیچے ایک اور درمحرابی
 جسکو اوپر شہ نشین نین کہ گریبان محرابی اوس کے باہر شرقیہ و غربیہ پنجنہ و پنجرہ نامی سنگ سرخ لگی ہوئی ہیں محراب
 کلان بیرونی کو باہر شرقیہ و غربیہ پہلوی شمالی اور جنوبی میں بطور بنارچہ یا جنگر تین میں در پچہ محرابی مرغولی باہر
 کی طرف اور ایک ایک بفلون میں بالائی در پچہ یا گردنہ اسکی اوپر صورت نیمہ گنبدی نیچے پیل یا یہ کہ گریبان
 سنگ سرخ رخ دروازہ کا شرق کی طرف رنگ آمیز چتر کے کام والہ شمال روئے باہر دروازہ کو بنارچہ کے
 اوپر دو کتبہ بالائی خط نسخ و قلم علی مرقوم ہے اور عہد ابوالنظر صاحب زادہ ثانی شاہ جہان بادشاہ غازی
 اتمام یافت فقط اسکی نیچے والے کتبہ میں یہ مرقوم ہے بانی بیت اللہ ثانی ندوی باخلاص مرید خاص الامام
 قدیم الخدمت وزیرخان دوسرے نیچے اسکی بنارچہ اوسکی نیچے اور کتبہ کلان محرابی منقش کاشی کار اس میں یہ تحریر
 ہے ہوا الجامع این جگہ کہ ہے چون فلک مظہر فیض + دار چو حرم کعبہ سرور سر فیض + بر چہرہ

اہل قلعہ میں دربار اور تاحتر کثرت نامہ چھوڑ دیں + اس طے جنوب رویہ مالای کا راجہ دو کتہ برتر
مالا میں بہت شکر کر رہا تھا سال تاراج ساڑھے سو مالی مقام + اور دھستہ گھنٹا سمجھ گاہ اہل قلعہ +
اور اس والد میں بہت تاراج اس ماسی چوپڑے میں اور دھستہ گھنٹا گھنٹا مانی سمجھ و برعان + کار پر کیے
اور کتہ مکمل طرف معانی اس میں بہت قوم میں + وہ + دھقان درویش شریک شریک + در قمر
جہاں ہر آن صبر کہ کتہ + در باب عمل ہاڑھ صبر گد + کا حرم ہر مارہست میں در دھستہ + کتہ
سرخواب کلاں ملا کر میاں میں اھصل الذکر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ + اور اس دروارہ کو کتہ شمال
و جنوبی ہر دو گسداں در و طولانی حوالہ اور سمار اور معین آہیں الکی مڑا ہی میں مقلاتہ یہ سنگ
سج کی خڑہ اور کسی در مسجد پر مانا ہوتا ہے یہ ریشہ خڑہ کو حوالہ میاں کی گلوں میں طرف شمال و جنوب دو
حوالہ بطور سنگاہ اندر اس کے ڈھونڈ ہی مسجد کی اور پر میاں میں گسداں عالیہ شتی بختہ عمارت کے
ہست ہندو میں صورت کہ شتر قرویہ در دارہ مذکورہ مالا اور عرب رو دیا ایک اور در دارہ محرابی اندر لیسی
تسکیر اندر کی طرف کتہ کاسی کا ہیں بہت قلم علی کر رہی + محمد مسکیر کاروئی ہر دو سہراست + کسی کہ
حاکم بن مست حاکم ہر سوار + عمارت اس دروارہ کی ہی در درہ والی ہر شرق کی طرف ایک محراب کلاں
اور جنوب رویہ اس ہی درہ خور دا اور محراب اسی طرح طرف شمال اور جنوب گسداں کو اور در درہ خور دا
میں یاروں راہ اندر کی طرف ہر سہر میں شرق شتی اور گتہ لکھی دانت دیساں ویرت میں یاروں کا
اسی طرح اندر دو کا میں کے مست کامیں بطور تہ میں گسداں والیں حور دا اور ہر بار طرف کلاں کلاں شمال
و جنوب رویہ ان مکانوں کو تین تین در پھر میں طور کہ میاں محرابی کلاں اور علی حور در مع طولانی شتر قرویہ
کی طرف درہ دہر کہ گسداں چور دیر دنی کو حال میں تسکیر تو میاں میں عرب رو دیا مالای در اندر دنی کو ہر محمد عربی
شتر ہر ایک در محرابی اور میاں میں گسداں اور عرب رو دیا اور گتہ جنوبی اور شمالی ہر دو میاں مارہ مارہ در
محرابی معولی والی ہر دو میں ہر سہر کی تسکیر سہر کی نصف گتہ گسداں کو در شمالی و جنوبی کے
باہر کا حال در سارہ رویہ گسداں کو شمال و جنوب رویہ ہر دو طرف میں شرقی و عرب دو طرف
دو کا تہ میں تفصیل شتر قرویہ عرب یہ مسکیر باہر آمدی محرابی معولی شتی قالمونی اور

اندروں کو ٹہریان اون میں حسب الحکم بالی مجلد و لوگ بکر اسیہ مہر میں تفصیل قابضان جو بطرف
 شرق چار دوکانیں ہیں ان پر ان شخصوں کا قبضہ ہے۔ مرزا اعظم بیگ صاحب اکسرا اسٹیشن
 مستر خلف مرزا اکرم بیگ صاحب مرحوم۔ بنی شاہ ولد مراد بخش مجلدی حال بجای خود فقیر کامل
 حافظ بخش خیر دین فضل دین پسران میان محمد بخش صحاف مرحوم۔ عبدالمد مجلدی برادر زادہ
 پسران محمد بخش۔ اور غرب رویہ پسران لوگون کا قبضہ ہے۔ جان محمد گکرہ سابق کاتب
 حال مدرس۔ بنی شاہ ولد مراد بخش مجلدی۔ پسران بسا مجلدی۔ محمد بخش موٹہ۔
 پسران عظیم الد مجلدی لطف علی شاہ مجلدی۔ دلی مجلدی۔ سرٹا یزد بخش سیرہ بالی
 شہاب الدین پسران بخش مجلدی۔ کون پسر ستار شاہ مجلدی۔ مقبوضہ خدا بخش مجلدی
 مہر شاہ۔ سائین صادق علی۔ الہیاجر ول کش ساہتی والہ۔ قاضی خیر بخش۔ شرق رویہ دوکانوں
 کی میانہ میں ایک ایک دروازہ جنکو آگے ایک ایک تہڑہ بن تین زینہ والہ بہانسی چڑکے اوپر دوکانات
 وغیرہ مقام جو کہنڈی دشتہ نشین ہائی زیر گنبد کلان پر جاتے ہیں ان دو طرفہ دوکانات کو شمال
 و جنوب کی طرف اور دو درمحرابی کلان جنکے اوپر مکان المشہور جو کہنڈی خشتی فالبوئی جنکو شمال
 و جنوب رویہ سستہ دہنی پنجرہ ہائی گلر سیسے مسدود ہیں میانہ کی میانہ میں ایک ایک کہڑکی نظر انداز درشتہ
 کی اوپر جو کہنڈی ہے بہت سی زیر قبضہ مرزا اکرم بیگ صاحب ہی اسکو نیچے بطرف شرق و غرب
 تہریان طولانی سنگ سرخ کے سات زینہ سنگ کی چڑکے اوپر آنا پرنا ہے ماسوا اسکی شمال رویہ میر
 مسجد اویس دوکانیں نقد جنوب رویہ دوکانات کیے ہی ایسا ہی در کلان معہ جو کہنڈی اس جو کہنڈی
 مرزا امیر بیگ رشتہ دار امام بخش کا قبضہ ہے ان جو کہنڈیوں کی دہنوں میں اکثر پنجرہ ہائی سنگین نصب ہیں
 ان دوکانات مجلدیوں کی اوپر بام گردنہ معہ پیل پایہ ہائی مگر اب بعض بعض بیاعت بڑی مٹی مسما کہو
 ہن فقط حال اندرون مسجد صحن مسجد میں تمام فرش خشتی چاروں طرف حبری
 فالبوئی جنکو مہون پر کار کاشی خوش اصلوب صحن کے اندر ایک حوض دہ در دہ مربع دس گز طول
 حوض میں میانہ میں ایک فوارہ اب مسجد کے اندر سیٹھ گز حال تقطیع مسجد شہر بہ ہوتا ہی شرق رویہ میانہ میں

وہ در مسجدی اور محمد علی کتہہ کالسی کار رنگ لسی تھیر ہے اوسکو اور ایک در بیچ محرابی در وال
 اور اوسکو دو میار و دو بارہ مارہ در والی مہکا مال حال ڈلو ہڈی میں مسدیح سے اسکی شمال جنوب
 روہ محرابی ماس انداد موب روہ شمال روہ مصل در واری کیے و دونوں طرف در وہ اور عالی
 واسطی مقام اندر لی گند ڈلو ہڈی کیے مصل فاصص ہر شش محرابی ترقے و در واری
 الہیا کس بر واری مسجد۔ رحم سادہ عاروب کس۔ مقصودہ امام سیدی قیر صوب روہ سادہ میں ایک
 مقام جو کہ ہڈی در وہ رفاع میں صف محرابوں سے ایک سرال بلند مقصودہ امام سیدی اوس کیے
 بیچے طرف جس مسجد عرب کی طرف رہے اور عالی کا اور ترقہ روہ ایک در واری واسطی آمد و موت
 مسجد کیے مبادہ میں ایک محراب السہوہ بارہ در ووالہ مسجدی اندر جوس اور اتار اور واری ہی ہجرت
 اور با حال عاری صوب کیے ماہر اس در وارہ کی ایک مقام العروہ مانعہ ویران ہے اس میں
 پاج حج چوب والہ آسمانی مدہ مادہ دارگاں اور ات چید عرصہ سے اوسکی اندر ایک صفرہ حسی
 ماہے حسین حضرت امام گاموں صاحب حد مسجد امام موجودہ حال کیے دس ہوئی ہیں دفات کیے
 شستہ میں واقع ہے سے میاں محمد ولد امام الحسن امام مسجد ہے ماس اوسکی ایک صوفیہ ہجرت
 اور حد مودہاں ایک درخت ہم ٹرا مسہور ہے عطا اس جو کہ ہڈی صوفی کیے شرق و غرب روہ
 مصلہ دین محراب میں شہر قزوہ عرب روہ اس میں ایک محراب کریم کس ماعداں کے قفسہ
 میں ہے خود مصل حج چوب و خوش گریا ہے اور قیفہ میں ہے ایک محراب وروالہ عالی ایک میں کریم
 محراب عاقہ صوف میران ماد سادہ صاحب ایک عاروب کس ایک میں ماشکی ایک میں ٹولی شاہ
 منولی ایک بہر مالی بس مراد رہتا ہے کہ جس محراب کی لوت وہ ایسا اسباب اور واری اس میں
 رہیں اسباب عاقہ اور ایک میں امام الدس ولد حسن الدس محراب رہتا ہے عطا اس طرح سارا
 طرف مار رہا نہ من جو کہ ہڈی بہ ہی مقصودہ ماس محمد امام مسجد ہے بیچے جس مسجد ہی ایک
 ایک در واری کلاں مسجدی در ویرانہ میں در بیچہ خور و اوپر طرف شرق و غرب ایک ایک در وارہ اور
 ایک ایک رہے اور عالی کوا سٹے ماہر سر مار در واری حسین کدھو سک بیخ کالسی اور ہر

ایک ایک درپہر خور و اندر اوس در محرابی کلان کے دو نو طرف بطرف شرق و غرب ایک ایک
 زینہ واسطے اوپر جانی منزل اول جو کہ ہندی کے ایک شرق کی طرف پانچ حجرے اور غرب کی طرف آٹھ
 اول میں یہ لوگ فالہض ہیں مرزا میر بیگ چنچ مان عمروں نقاش فضل دین وغیرہ پسران
 محمد بخش صحاف مرحوم امیر بخش و چراغ و رمضان پسران خیر دین مرحوم مورثہ میان حامد الد
 امام مسجد و تاج شاہ حافظ محمد یار مرحوم مولوی امام الدین امام مسجد بادشاہی حافظ محمد
 تلافہ امام مرزا اعظم بیگ فخر الدین شاک ملک لاڈا صحن مسجد کے تین درجہ ہیں اول
 مشرق و یہ جنازہ گاہ پہر غرب رویہ متصل اسکی بارنقاع یک مشق حد صحن مسجد نماز گاہ پہر اوسکو
 غرب رویہ حد زیر گنبد کا مشرق سے لیکر تا دیوار عربی اندرون زیر گنبد باطل مشق درعہ اور حد
 شمالی سے جنوبی تک چالیس درعہ حوض کیے گوشہ نہرت میں مراد حضرت میران بادشاہ صاحب جنگا
 حال تحریر ہوا ہے صحن مکان نماز گاہ کا عرض علا درعہ اسکو غرب کی طرف میانہ محراب کلان جسکی
 نیچے اور ایک محراب اس سے خور و اوسکو مغلوں میں بطرف شمال و جنوب اور دو درجہ محراب جنگا ارتفاع
 محراب میانہ کیے برابر تک پانچ ان محرابوں کے باہر شرق و غرب کی طرف دو مینار کلان اور
 دو بطرف شمال و جنوب اس در بیرونی اندرونی پر محمد عربی تحریر ہے کل چہار مینار کاشی کار
 منقش خوشنما ہای عمدہ ہشت پہلو اوپر اونکو بارہ بارہ درجہ محرابے مغربی جنہیں پنجہرہ مائے
 سنگین نصب لب بام گردنہ خوشنما اوپر میناروں کے گنبدوں پر یہی کار کاشی نقطہ ہر پنجہرہ محراب
 مسجد کیے باہر کی طرف مشرق و یہ تمام کار کاشی جس سے محرابوں کی اوپر متصل لب بام بخط عربی
 نام آیات قرآن شریف و احادیث مرحوم ہیں ہر دو محراب مای حد شمال کیے میانہ میں دو کتبے کاشی کار زر پڑا
 و پروالی کر زمین سفید اور اوسین بنی ثلث لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ اور ابو بکر عمر عثمان و علی تحریر ہے
 و پنجی والی میں بستر اوسین یہ تحریر ہے قال علیہ السلام المؤمن فی المسجد کالسک فی الاماء و المنافق فی
 المسجد کالطیر فی القفص قال علیہ السلام ان ملائکتہ اللہ یقتلون علی السیف الاول محراب کلان مسک
 پہلو شمالی میں چہرہ کتبہ کاشی کار میں اوسین سے پانچ گھارے اور پنجہرہ والی میں یہ تحریر ہے قال علیہ السلام

مسجد امام حسین علیہ السلام کی تعمیر و ترمیم کے بارے میں جو کچھ مذکور ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ مسجد نہایت عظیم و شہرہ آفاق ہے۔ اس کی تعمیر و ترمیم کے لیے جو کچھ رقم جمع کی گئی ہے وہ کافی ہے۔ اس کی تعمیر و ترمیم کے لیے جو کچھ رقم جمع کی گئی ہے وہ کافی ہے۔ اس کی تعمیر و ترمیم کے لیے جو کچھ رقم جمع کی گئی ہے وہ کافی ہے۔

نورانی مکان ہر شب و روز عوام و خاص نرن و مروجہ مشکلات کی واسطی وہاں حاضر رہتے ہیں اور
 والائین مجاور بیٹھے ہیں اب یہاں کا سجادہ نشین امام الدین بن حسن دین ہر فقط مغرب رویہ دیوار
 غربی کی پشت میں اٹھ پڑا اب زیر مسجد کے اوپر سے تھیں بطور تبراب خیمہ جاری ہیں مغرب رویہ اسکی بھائی ایک
 شارع عام کو چہ کلا لان کو چہ مشہور ہر فقط مسجد بڑا کی جنوب کی طرف کی زمین بہت حد شمالی و مشرقی وغیرہ کے
 ایک منزل بلند ہے کیونکہ در شمالی ہیرونی مسجد سے لیکر کالی در جنوبی اور در جنوبی سے تمام جنوب رویہ تاموچی داکبری
 دروازہ زمین بنی اور بقیہ ہر سہ اطراف بقدر ایک منزل بچان کیونکہ اوپر چڑھ دوکانیں ہیں اور اوپر ہر اتر زمین
 کو گنبد ڈیوٹری کی جنوب کی طرف جو دروازہ معہ چوڑائی ہے اب اس کو انیٹوں سے بند کر کے اس میں ایک خورد
 دروازہ لگایا ہوا ہے اسی باعث سے اب اس دروازے کا نام تاکی والہ دروازہ مشہور ہوا ہے فقط تفصیل زبندہ
 بنار باصحن مسجد سے تاسقف مسجد دروازہ ان کے دروازہ کا حال امام کا مومن صاحب مرحوم
 ہنگام مقبرہ باغیچہ میں متصل چاہے چرخ چوب والہ موجود ہے یہ امام غلام محمد صاحب مشہور امام کا مومن
 بن محمد صدیق سے سلسلہ قادریہ میں خادم حضرت عبداللہ شاہ کی تھی کہ حکا حال مفصل انکی مقبرہ واقع
 شمال رویہ موضع فرنگ میں درج کتاب ہذا ہو چکا ہے اباد اجداد سے امام اس مسجد کی چلو آتے تھے چنانچہ
 بیٹا انکا حافظ الہ بخش ہمارے دیکھتی دیکھتی امام تہا عرصہ چھ سال سے فوت ہو گیا اب بیٹا اسکا میاں محمد
 بدستور امام ہے یہ امام کا مومن صاحب واعظ اور شاعر اور نیز فقیر کامل صاحب تاثیر تھے اکثر شعرا
 پنجابی انکی عارفانہ وعاشقانہ زبان زد خاص و عام میں خادم انکی چند ان پابند شریعت نہیں مگر عقیدہ انکا
 بہ نسبت انکی سخت محکم نظر آتا ہے اب تک سال بسال عرس انکا معہ مجلس ہوتا ہے فقط نواب وزیر خان
 مرحوم فی واسطی وافر استحکام و رونق مسجد کے در رویہ بازار معہ دوکانات و بالائینا مسجد سے لیکر تابدلی
 موروازہ معہ سڑکی و حمام پاسوا انکی کئی کٹری اور جویلیان اور ایک دوکان اسکی شامل کر کے قلع
 کئی تھے چنانچہ اب تک دوکانات پائین مسجد وغیرہ مکانات ملحق اسکی مقبوضہ اولاد و خدام
 مسجد میں آفرین کرنا چاہتے ہزارچہ رنجیت سنگہ کو کہ باوجود بیگانگی نہ ہی خام طمع معہودہ خود اسکی
 طرف چند ان متوجہ نہوا بلکہ سڑکی مشمولہ میں چندی تو بچانہ سرکاری ڈیرہ لگن ہوا تو کہ ایہ ماہواری

اسکا اولاد نواب وزیرخان کو دیتا رہا مگر تو بھی گاؤں و میرہ اکثر مکانات اس کے قصبہ سے نکل گئے
 اہمال اکثر عوام قدیمہ کا نگہ ادا نہیں ملا کہ اس کے گرایہ پر ہی متناہر کریم حسن ایک شخص معور
 اولاد مہرنگاسے کہ حکما معصل حال اہمال یورہ میں سد رح ہی امتداسی حد متیح جرح جو
 دوحس پری کرتا ہی اسکی قصبہ میں سابق تیس اور اب میدرہ دوکان میں ہیں حکما گرایہ کہتا ہی اور
 میدرہ دوکانوں بیادسی ایسے گروہی مدار و سید جرح کر کے اہمال ہی طیار کر ائی ہیں قس علی ہا
 متولی لوٹے شہادام دھاروب کماں و میرہ ہی قالص ہیں مہلدا جہ رحبت سکہ ہمارا دگر
 صلی کی طرف مردہ توجہ داتا مگر سکھوں میں مشہور ہے کہ نواب وزیرخان مرحوم صاحب گوردار
 صاحب سہایت ارادتمندانہ بیعت آتا رہا تھا آری بیکسی کس و درجہ امدار بیکسی کا قمرہ صاحب
 اریہی کہی صایع ہیں و راستے اور صلح کلی اور بے تعمی محک دولت ہے جو ہر ایک
 نصیب ہیں ہوتی و حافظا کر وصل جو اہی صلح کس اہمال و عام و باسماں اللہ اللہ
 مار ہیں رام نام و حال ڈبرہ گوردار جس صاحب میں حال نواب صاحب کے ارادے کا صاحب
 گوردار جس صاحب مرقوم ہے جو جابے دیکھ لے نقد

تشریح عمارات و حالات نواب وزیرخان صاحب مرحوم

ماہہ اس جامع مسجد کے اندرون دروازہ کمالی ایک اور مسجد سیمتہ حبہ نواب صاحب مرحوم
 ہی عمارت اسکی حویلی گرج سیمتہ کار حوسن سلیقہ حال اسکی تعمیر کا یہ ہے کہ جبوقت نواب صاحب
 مرحوم تعمیر مسجد ہا میں متحول تھی اسوقت میں لود و ماس اوکی متصل نارار کہاری کہوئی
 جہاں اب مکانات تعمیر صاحبان ہیں تھے اسکا کہ یہ حضرت درجہ کمال متعدد دینداران
 اسل دایم الصوم تھے لہذا بھال فرانغ عبادت سن ایکہرا اٹھیا لیسر میں سرسیت وہ مسجد
 سرعت تمام تر عرصہ ۳۰ ماہ میں تعمیر کرائی امداراں اس ایکہرا اٹھیا لیسر ہی مقدس میر
 ایک حویلی عالیشان اندرون دروازہ ساہ عالمی بر سر بازار سنوائی جایا کہ اشک لٹاں آکر
 سہ دروازہ موجود اور نام اسکا بری محل مشہور ہی و جہہ قسیمہ اسم بری محل میں اختلاف ہی

کوئی صاحب فرما تے ہیں کہ بعد نواب خان بہادر نواب بھجی خان نے ایک کثیر التیمز ماہر
 بری نانی سے نکاح کر کے اس جوہلی میں سکونت اولیٰ تجویز فرمائی اور پیاس خاطر اس کے
 ایک رنگ محل اس کے میانہ میں بنوایا جس کا نام بری محل مشہور ہوا اور بعضوں کا مقولہ
 ہے کہ نواب دزیر خان صاحب نے تعلق اس جوہلی کے ایک باپین۔ بارغ تعمیر کر کے نام اس کا
 حدیقہ الارم رکھا تھا اس میں ایک محل میانہ تھا جس کو بری محل کہا کرتے تھے بعد ازاں وہ
 بارغ تعمیر کر لیا جس میں اب کتاب کھرے حال اس کا علیحدہ درج کتاب ہذا جو چکا ہے افسوس کہ
 دنیا مقام ماندو بدہنیں این عمر کہ بے آب بہ بینی آن را نقش است کہ بر آب بہ بینی آن را
 دنیا خوابی زندگانی درو سے خوابے است کہ در خواب بہ بینی آن را سن ایکہزار چوں بھری میں
 نواب صاحب مرحوم بجار منہ تپ رہ گیا اے عالم بچا ہو گئے فقط تین حاکمون کے عہد تک عمارات
 اس جوہلی کی موجود تھیں بعدہ رو بخرابی لاتے گئے عہد مہاراجہ میں درج نزول ہو کر چند ہی آوارہ پڑی
 رہی اور چند ہی کنور تو نہال سنگہ صاحب کا اصل بل مقرر ہوا اس ایام میں کوئی دل پسند کوڑہ ان کا
 بزرگ کپوڑہ سقط ہو گیا اس کی باو کار کے واسطے بالکل اس کی قبر اس کے یہاں بنی مدت پہر تاج شہاب
 اسپر ہوتی رہی بلکہ فرار کوڑہی شاہ مشہور ہوئی ابتدائی عہداری انگریزی میں اول یہاں تہا مذکور
 ہوا پہر نیلام میں سلطان ٹھیکہ دار نے خریدی اب بطور کنڈار پڑی ہے مگر نام ددواڑہ جو قائم ہے
 اس میں اب دم تحریر دوکان آبکاری اور اندر متصل اس کے بریخ اسکول سرکاری جاری ہے
 وغیرہ چند کوٹھی مع چار دیواری موجود اس کا سوا اس کی بر سر بازار تمام دوکانیں آباد ہیں چشم کشا
 صنع الہی بر میں خیال کرنا چاہیے کہ جب نواب صاحب ناظم لاہور تھے اس مقام پر کیا رونق ہوتی ہوگی
 ان قہر کہ بر چرخ ہم زرد پہلو بردر کہ آن سران بہاوندی رو دیدیم کہ بر لنگرہ اس فاختہ
 بنشستہ ہر گنت کہ کو کو کو کو **حال جناب حضرت میران پادشاہ مرحوم**
 ساکنین لاہور اگرچہ اس مزار پر انوار کا بجان ادب و اداب کرتے ہیں اور کرامات و خوارق
 عادات تاحال جاری مگر افسوس کہ حال مفصل انکا چند ان کسی کو معلوم نہیں کہیں کو ان کے

مال کے دریافت کی طرف مدد کمال خیال تھا سو بھرمانی مستحق معنی ملام سرور حریتہ اہنیا
 یہ آدر و پوری ہوئی ادھوں نے تلاش تمام حال ان کا رسالہ تحفۃ الواصلین سے
 اس طرح مراد تمام فرمایا ہے کہ وطن اصلی ان کا سہرگاردوں جو ملک فارس میں واقع
 ہے تھا اور معیت خدمت عند المبعث کا ررونی حیدر سے کے تھے بعد عطا سے حرقہ ملا
 حضرت کو حکم و داغی لاہور کا ہوا حسب حکم پیرایے کے یہاں وارد ہوئے تو
 لاہور کے محلہ ٹڑہ میں سکونت اختیار کی اور اسکا کہ عامل فاضل اور شیخ کمال تھے
 یہاں ملاسری و ماٹھی سے اکثر اشخاص مستفید ہوئے لگے وفات آپ کی سلسلہ
 سو جہاں میں واقع ہوئی چاہیے معنی جس نے مادہ تاریخ وفات آبکا اسم اللہ
 الرحمن الرحیم سے نکالا ہے بعد وفات حضرت یہاں مدوں ہر سے اور مراد تمام
 حسب الوصیت انکی سانی گئی بعد جدی قدرت انہی سے حضرت کی ہزار ہا نواریں
 ایک ایسا ہالو سیدار خود خود نمودار ہوا کہ تمام مراد کو اسے میل سے واپس دیا
 اس سے ایسا یہاں عام جاری ہوا کہ ہر مریض کو اس کے کہنے سے سہا ہو جاتی تھی
 اس باعث امام مامی حضرت کا برسر شہر ہو گیا عمارت میں چو دیاں میں ایک شخص
 مسی مادر ماں امیر الامرا نے چوہلی ایسی متعل مراد حضرت کے تعمیر کرائے اگر
 مراد حضرت کو ابی چوہلی میں لے لیا مگر تو بھی گروا سکی ایک حجرہ حسی ہوا دیا اس
 وقت ساعت لگے ہوا کے وہ ہالہ مشک ہو گیا وہ چوہلی تا شروع عمارت مسجد
 موجود تھی و برہاں مرحوم نے خرید کر داخل مسجد کی اور مراد حضرت عمارت موجود
 حال طیار کرائے معنی صاحب موصوف نے یہ مادہ تاریخ آبکا درج کتاب
 خود فرمایا ہے مہودا تاریخ وفات سید ابی اسحاق میراں مادشاہ لاہوری
 سید اسحاق دے مادشاہ گشت چوریں و ہر شکت مقیم
 سال وفات محمد آندول اسم اللہ الرحمن الرحیم ۸۸۵ھ

حال مسجد محمد صالح گنبد مرحوم - از انجا کہ کار کاشی و چینی فی زمانہ

جہاں کہیں ایسی عمارت ہوتی ہے، سیاحان قدرت پسند شوق دلی سے ملاحظہ فرمائی ہیں
 رونق امداد ہی ایسی ایسی عمارت ہوتی ہے کہ نہایت مناسبت حال بقیتہ ایسی عمارت واقع لاہور کا
 درج ذیل کیا جاتا ہے واضح رہے ناظرین بات چیں ہو کہ خاص شہر لاہور میں اسو اس مسجد جامع نواب وزیر خان
 کو تین مسجدیں اور کاشی کار یا دکاہر سلف میں ایک مسجد محمد صالح گنبد جو شیخ عنایت اللہ صاحب مصنف کتاب
 بہار دانش کا بہانجا و اور نیز داماد تھا عہد شاہجہانی میں انکی خاندان فرخوب ترقیان پائیں اور عالمگیر کے زمانہ
 میں یہی باغنت و آب و سر دفتر ہی ہوچی دروازہ ہی اندر آتی ہی بالمشافہ یہ مسجد بانوشنما ہی تمام کھڑی ہے
 شرف و یہ اسکی نیچ چار اور جنوب روید دو دو کاین واقع ہیں اور دروازہ آمد و رفت محاذی ہوچی دروازہ گوشہ
 الگنی بیاعت بہرہ اور فرشتوں کے در و دکانات کا ربیع عرق فی الارض ہو گیا ہے اسی باعث کہ ان جہہ دو کانون
 کا کرایہ ایک روپیہ ماہوار ہی امام کو حاصل ہوتا ہے عمارت دروازہ محرابی اندر اسکی نیچ اور در محرابی جسکو اندر طاق
 چوبی موجود باہر پیشانی پر کام کاشی بطور طاقچہ باسر پر تین کتبہ کتبہ شرقی میں - بانی ابن مسجد زیبا بنا اور بیانا
 میں ہندہ ال محمد صالح است اور جنوبی میں سال کینزار و ہندا و ہجری مرقوم ہے زمین انکی نسبتی حروف و
 سیل بوٹہ لاہور دی دریا کی اندر آب پانچ زمینہ خشتی موجود ہیں اور دروازہ ہی نہوڑ کر آدمی اندر جاسکتا ہے اور ہر
 دروازہ مکان بطور چوبترہ نشہ گاہ اسکی غرب روید ایک بالانمانہ و آمد و رفت اسکا گوشہ ایسان میں
 شرق و غرب روید کٹر گیان محن مسجد میں فرسختی در از و نمین خط سنگ موسیٰ کی جنوب روید ملحقہ کوہہ آہل
 حسین دریای باغ ہی راتھ تین ایک اور دروازہ معمولی عمارت اسکی قدیمی نہیں اسکو اندر بطرف شرق ایک
 مکان ہیٹک جسکی شرق روید سر بازار تین کٹر گیان اور بطرف اندرون مسجد دو در و دو سٹیمیدہ آب خالی
 پڑی ہے اسکی غرب کی طرف چاہ چرخ و اور جنوب روید اسکی سبیل سقف مسجد پر تین گنبد چوبہ گاب بزرگ سیاہ
 نظر آتی ہیں مجلس واریہہ گنبد مبانہ سو خالی نہیں اگر نیچ ہی کٹر ہے ہو کہ دیکھیں تو فقط قابو توئی سقف نظر آتی ہے
 استر کا خط کشیدہ کلکار دیوار غربی میں پانچ محراب میانہ کھان و دو خور و اسکی بغلو نمین جنگی آس پاس دو اور
 معمولی جواب از نواع ان خورد محرابوں کا زمین جسکی ایک گز شمالی کو اگر گنبد خشتی دوزینہ والا محراب میانہ کے

اور ماہر تمام کار کا نفسی مرقوم میں دو طرف دایہ کی منہ سے رہیں اگر سچ حرف سید ایک طرف یا بیچارہ اور
 دوسری طرف یا جامع ہر شئی کی روح اور دو دایہ کی اور دوی میں آیتہ الکرسی اور سیر ولی میں مرقوم دایہ کی اور سیر
 زہر زلالہ اور دایہ ام صاحب اکہی عمر محمد اکہی ام صاحب مرقوم کے ارتفاع میں دایہ کی طولانی ایسے دوام اللہ تعالیٰ کر
 فی دایہ کی ہم رہیں الکی متی رنگ شہر اور دوی شمالی میں یا معلیٰ یا مالع یا ماسار یا مایہ میں یا مالع یا مایہ یا مایہ
 معلیٰ میں یا مالع یا ماتی یا وارث شمالی کر اور ایک اور ایسا ہی دایہ ہے جو حور و محرابوں پر ہی حاوی ہے کہ ایسے
 ہی اسماء و اوتامک و تعالیٰ یہاں مایہ میں ایک اور دایہ ہے جسے چار سطریں آیات قرآنی کی بحدت
 اس کی گوسہ میں دو دایہ کی سلسلہ شمالی میں یا ماکر یا محمد اور حولی میں یا حماں یا علی سجدہ عربی مرقوم
 محراب شمالی میں تمام احادیث مرقوم ہیں گلاب مرقوم بسم اللہ الرحمن الرحیم اور قال رسول اللہ
 ﷺ انا نبی اور سکر اور بیتالی میں ہی چار سطریں درود سرب سجدت گوسوں پر یا معنی یا معنی یا معنی
 حولی محراب میں دیوار حولی میں اندر ایک محرابی در قالہ لونی اور ماکر راہ ایک اور محرابی در جیسے سحر کی کالی
 ایسے دو دایہ کی نظر اور اور مایہ کی پر ایک دایہ منہ میں سجدت محکوک سا کچھ مرقوم ہے ماہر محسن سجدہ میں گوسہ
 نیرت متصل محراب شمالی ایک درخت خزانہ کی سیاح کھڑی اس کی صدقہ اس محراب کا کاستی مہر شہر بھی ہے
 کہ ری گلابی حلقہ مانتی دو مصرعے انکل ٹری ہی میں حاتی جو ہے ہی اور گیا ہی سر صحن بہتیں محراب میں
 ہر ایک محراب و ہر ایچ ایک ماسر کطرف اور اور دو سر اس کے درہ حور و امیر بھی سکر اب جو کچھ ال محرابوں کے
 ستر تحریر ہی نقل اس کی کجانی ہے محراب شمالی جس کے دو مصرعے ٹری ہی میں حاتی یہ شہر پر موجود ہے +
 یہ تو اوار تو حوں عالم اور ہی کند + صبح را گرد و لعل بگت حیرت در دماں + اصفاد نور انش دود
 عالم لوی + میں و میں صہمائی طاعت ار تو حوں مرگاں عیاں + شکل محراب کہاں ماروی اعلیٰ نور
 در دحای مستحباب آمادہ تیر اس کہاں + مس گویم کعبہ لیک ہنقدہ داسم کہ بہت حد اوقاد حاس بخد
 اس آستان + اسی ستون شمع کاوری سرم او بیا + مبر و لاسن در وقع علمہا سردماں + محراب
 تیرین کی شمالی بر سجدہ شمع متعلیق جو بہر سیاہی کی میر قوم ہے گونشوں بر دواہری انہیں اللہ اور
 سیاہ میں محمد عربی کا ردی ہر دوسرا ست + کسی کہ خاک درین بہت خاک بر سر او محراب تیر

ہلال کی پیشانی پر ایک دائرہ کافشی کا رخولانی میانہ میں بزرگ لاجوردی قلعہ حلی - افضل الذکر لا الہ الا اللہ
 محمد رسول اللہ - اور گوشہ پر دائرہ مرجع اللہ وافی اللہ باقی دوری میں زیر و بالا بہت خوشخط زمین
 بزرگ لاجوردی اللہ الحمد والمنة کہ ان مقام محمود و این کعبہ مقصود کہ صحن صفا مسکنش چون طبق آفتاب
 مبالغہ از نور است و با ہم تا شام از پیشانی نورانی ہر محرابش کہ مانند جبین روشت خیمہ ان نور آما و
 بسان جو ہر آئینہ مصفاست انوار سفیدہ صبح صادق در بروز و ظهور بحسن سعی قدوسی آل محمد صالح در سال
 ہزار و ہفتاد و نہ ہجری صورت اتمام یافت امید کہ بمقتضای درستی نیست علت برفع باد جنات باعلی
 و وسیلہ قبول عبادت و حصول مرغیات حضرت و اسباب اعطایات کردیدہ ناصیہ ہر شخی کہ بسجود این نمود اہل بیت
 نورانی شود مانند چہرہ کشادہ رومی ہر نور ہر گرجین لال و اسی ترکی کہ ورت نہ بنید و دست نیاز ہر حاجتمند کہ
 درین مکان فیض نشان بلند کرد و از روی ہائے دلش پیش از حرکت لب و زبان برضوان انجامد محراب جنوبی
 کہ دوری میں زمین سفیدہ حروف لاجوردی - آسمان فیض راصح سعادت پر تو سے + آفتاب نورانی طاعت
 پیکیگان + داد میں حرمت لاہور را فیض حرم + سرفروشت ساکنانش نیست ہر خط امان + مسجد اذان
 میریدہ اما مش جبریل - خلوت روحانیان را شمع باید بی دغان + رایگان فیض سماوی را کجا داری
 قبول - طاعت مقبول بالاسی فرستی پیش اذان - بر کنارت صورت اتمام فالین نامندہ - میریدہ
 اجرا سن را یک یک با فلک ارمغان - ہمیشہ قبلہ اسلام بہت کعبہ است قبلہ گاہ مومنان با داجنات
 جاودان فقط اس محراب زیرین کی پیشانی پر بخط عربی زمین مسخ حروف سفیدہ یا اللہ یا رحمن یا رحیم
 مرقوم ہے فقط حولی مسکونہ بانی کی شرفرویدہ اس مسجد کہ تہی سبحان اللہ اب اسین ایک شاہ نامی دلال
 پیشینہ رہتا ہی مجازی دروازہ مسجد از الجنوب رویہ دیوار بدیوار فضل دروازہ موجی کہ اندر آتی ہی عرب
 رویہ ایک اور مسجد قدیمی چوٹی سی ہر اب شامہ اہجری مقدس میں مشغف حیدر شاہ صاحب فی تعمیر اسکو از
 سر نو کرائی نیچر اسکو تین دوکانین اوپر گوشہ کلنی کہ چاہ چرخ دار عمارت اسکی تمام سفیدہ چونہ گچ اوپر میانہ میں
 گنبد کلاں اور بغلو نمین دو نیمہ گنبد پیشانی پر آٹھ گنبدیان معہ دسینار خوردین محراب محرابوں کی بغلو نمین قطع
 شعلی محراب میانہ بر افضل الذکر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بانی مسجد حیدر شاہ شامہ اہجری اور ہر دو محراب

انجی حوالہ دے مائی سر محمد عری کاروی ہر دوسرے دست چکی کہ خاک درس بیت خاک سیرادو۔ اور
 ہر دو گاہہ ملتی اراک طرف المومنی المسیح کا الٹکے فی الامور دوسرے طرف والماسق فی المسعد
 کا بلطہ سے انقص + مرقوم ہر اس مسجد کی ہی امامت محمد صالح امام کرنا ہی مائی لڑا ہی ہر ایک اقرار ہا
 اس اقرار کا کا عدا شامیہ لڑا ہا ہر کہ کرایہ دو کلمات سے مجموعہ عرس ہیں وہ مال مائی جواب سرور عید
 اس میں ہر ایک دو انگوہی مائی تہا ہی بقیہ تہجج رسی نو کہ میں صرف ہوتا ہی۔ فقط حب محمد صالح مرحوم
 فقہ کراچی تومسی حافظ عبدالرحیم قریشی امام مسجد مستولی مقرر کیا بعد ازاں مٹیا اراک حافظ ہلا۔ اور ہر حافظ
 اور ہر حافظ رحیم حسن عدہ اس مسمی علام سی اور علام نہیں امام مسجد ہیں اب یہ امام صاحبان کار دیکھ کر
 اسی اوقات سری کر لڑا ہی ہر حافظ عبدالرحیم تہجج مسمی کریم الدردیاسی اب درمت شکست دریت عید
 مسجد الکی کرادی ہی جیسا کہ دروارہ کر مارچوہ برتھر شکست دریت یاراست فی سبیل اللہ کریم ہذا مرقوم
 دوسری مسجد عبداللہ حال مات لدائی حال کو کہ حضرت مالگیر مہم مسجد ماسا ہی یہ مسجد دروں دروارہ نکالی
 مصل شہر شاہ لاہور صرف لھا صلہ جا کر دروارہ ہر اندرانی ہر سر شاہ سال رو یہ سر شاہ دیوار جنوبی برتھی کا لہی
 اور تیس دریم جو در دو کلاں عزالی تہجج تیس دو کلاں اندر مصلی محراب کا لہی کاراوتریں گند تہی اب شمالی گند
 مسجد سہ ماہ محراب شمالی بالکل ماسا ہو گیا ہی محرابوں سر کہ تہجج تہی گراب لڑا ہیں ماسا قزو یہ مسجد بال گند
 ماسا کلاں لٹھ مسجد اسکر اور در جب نوڑہ سیاہ نکل اس مسجد کی ہی حار ماسا تہی گراب صرف دو جوہر و نوڑہ
 اگر مہم مسمی ہی جوہر سی ہر گربہات ماسا بعد ماسا رحمت سگہ سرق و ماسا روید اسکر تمام جہادی تو جی
 تہی حکا اب نام سال مائی نہیں اس امام میں شہر سگہ مائی انسر تو سحاہ قوم ہدولی اس مسجد برقصہ اسکر لیا
 اس ماسا سکا قصہ ابھن کلا تہجج سحاں ان کار دیا تمام جواب و خیال جواب سال روید صرف
 حوتزہ ماساہ سایش ماسا شاہ سر احمد ساہ درانی حکا ماسا حال سال نگیم پورہ میں ماسا ہر اور سال روید اسکر
 امام حاصل ہر ایک کوٹھی سرکاری میں ماسا مسقی مشر ولیم ار مشر انگ صاحب ہمار ساگر دغیر فارم ماسا
 ریلوی اور حرب روید دروارہ نکالی کر اور کوٹھی سرکاری میں ماسا مسقی مشر ار مشرین ماسا ہر ماسا ہر
 پولیس لاہور میں مائی کم مسمی مسلمان لاہور ماسا خواست و اگر اسی مسجد ہر اگر کر مرمت اسکی کرانی تو بیسک

سرکار رعایا پر در عنایت کردتی حال بابی مسجد بدقت تمام یوں دریافت ہو کہ فدائی خان کو کہہ کا
نائب مہتمم مسجد بادشاہی ایک شخص عبدالمدخان کابلی تھا اسنی جن تمیز مسجد بادشاہی کو مسجد بادشاہی کے

حال مسیحی چینیان دلی

یہ مسجد مذکورہ اب سرافراز خان جو اجلہ امرائی عالمگیر سے تھا محلہ چاک سواران میں شمال رویدہ دیوار دیوار
گوشتہ جو بلی سیانخان واقع ہر سرکہ محراب اسکی ہر پہلی مسجد وزیرخان کانسی کار اسین گوشتہ سرفی جنوب
شہر قریہ چار دیواری قبر حافظ الدین بخش امام مسجد اور دوسکی دیوار دیوار غریب دیہ چار دیواری مزار پرانوار حضرت مسیح
علامہ حسین صاحب جد بزرگوار قہر لکھنؤ کی ہے ازانجا کہ بعثت آنحضرت کی بخدمت جناب حضرت مولانا محمد الملت
والدین مولوی محمد الدین صاحب مرحوم قدس سرہ العزیز کے ہی اور وہ حضرت حضرات شاخین میں قطعتاً قطعتاً
غوث زمان تھے اسوا سبھی تہوڑا ایسا حال انکا کہ کتاب فخر یہ ہے استنباط کر کے اور نیز مسموعی خود تحریر کیا ہے

حال جناب حضرت مولوی محمد الدین صاحب مرحوم

واقع ہو کہ یہ حضرت شاہ صاحبزادی حضرت نظام الدین مرحوم اورنگ آبادی خلیفہ حضرت کلیم الدین جہان آبادی
اولاد حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی قدس سرہ العزیز سے تھے تولد حضرت کا لکھنؤ مولد اورنگ آباد جب حضرت کلیم
جہان آبادی فی مژدہ تولد حضرت کا مسموع فرمایا تو انکی واسطہ پاریات نفیس پیش قیمت ارسال فرمائی اور نام بھی
محمد الدین بہت اتنا ایسے مقرر کر کے نظم مولانا بھی زبان پر لائی جب حضرت پنجسالہ ہوئے تو عالم دین پانچ دانہ ہوئے
کی حضرت کو بارگاہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے عطا ہوئی جب آپ استیلاوت ہوئے تو وہ دانہ چاکا
کی سرفانی موجود پائی حضرت ظلم الدین مرحوم کو برو باطن اس کا الہام ہوا انہوں نے بھی آپ کو بطور نذر فرمایا
کہ امی جان بابا تہا خونی نکران پانچون ہمارا ہی حصہ صی اس پر انہوں نے دو دانہ والد کو اور بقیہ بن اپنے ش
جان فرمائی اس روز سی حضرت فی بہ معمول تھا تاکہ ہر روز انکو رو برو ہوتا کہ متوجہ ہو کر کہتے ہو انکو نواید غلیبہ
حاصل ہوئی ہونہار دخت کی جگہ عکس پات ایک فقیر صاحب کمال مجذوب اورنگ آباد میں رہا کہ تھے ہی
انہوں نے اپنے تصرف چاکا کہ مجذوب بناؤں بمضمون دلی را دلی می شناسد حضرت نظام الدین صاحب سے سفار
راہ سے فرمایا کہ انکو معاف رکھو ہم نے اس سے بڑے بڑے کام لیں ہیں حضرت اگر جو معافی بہای مولانا

نہی حضرت علامہ اسماعیل اور علامہ نسیم اور علامہ بہاد الدین اور علامہ کلیم الدین ہر ایک وقت میں ایک وقت میں
حضرت کی سے نصیب ہوئی تھی ہجری مقدس میں صاحب حضرت نظام الدین صاحب رگڑی عالم نقاہر حسین
وصال انکریستہ قاریوں سے ایک شخص مسو حاضری حاضر الحدیث بہا آبی کی اسکی معرفت صاحب مولانا کو طلب فرما کر
سینہ کر کے یہ لکھا یا دولت العزیز العزیز فی الواقع حشر کی فرمائی مراد انوار حضرت معصومہ اور گانا میں گنا
علی الدین ہر وقت ہم غیر رابرین دور و در وک کا مستعد رکات حاتفاہ میں حاضر رہتا ہی بعد و مات حضرت
سید کی مرض میں سال میں صاحب مولانا کو علم ظاہری و باطنی حاصل کی میں بعد اٹھ سال کمال مسول عالم
وریا صاحب رگڑی سعادت فرمائی فتویٰ حضرت کا امام ہند و سما میں مقرب تھا حضرت کی دہلی میں اکثر تعلیم و
تدریس کا سہل حاضری فرمایا تھی اس وقت حضرت نور محمد بیل صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ایک حدیث میں محبت
کی اور بعد ازاں حافظ حورم و حافظ قاسم و مراد حسین و مولوی علامہ حسین صاحب فرمایا کہ اکثر افاضان حضرت
کو دہم الحدیث فرمایا کرتے تھے اس میں اس میں تشریف لیکر اور بارگاہ ولی البندہ و مراد
ہو کر تھے ان میں ہر دار و شاہجہان آباد ہوی حضرت کا مسول ہا کہ ہجری سال سال یا مادہ اٹھارہ ہوی
کیا اسطی پاک میں حاضر ہو کر تھے اس میں اس میں تشریف لیکر اور بارگاہ ولی البندہ و مراد
اور مسو حاضری فرمایا تھی اگرچہ گاہ گاہ مانو کر یہ کا ہر ایک فرمائی مگر طرفہ ہبہ کہ خود کسی سوار ہوتے
انکریستہ میں دل شکستہ در مادہ مل عاتق اسکو سوار فرمائی تھی دہم آسا ادب تشریف لائے
مولانا ہوی میں اگر میر محمد الدین صاحب سے کہ سلسلہ نقصد میں علیہ حق حضرت کلیم الدین جہاں آبادی کے
محرر اناب فرمائی اور انکو ہمراہ لیکر عام مرادات کی زیارت کو اکثر اوقات حضرت پر علی گم نشین صاحب رحمۃ اللہ
علیہ کی عاتقاہ عالمہ پرستوں را کرتے درود و انکریستہ ٹوکرہ مسیحا میں دلائی کال ہور سے خرید کر دیا پاک
یش ہوی ہر ایک کو صوب ہوا حضرت پاک میں ایک حمزہ تنگ و مارک میں حکا طول در گرد حوض ڈیر گر
تہا در کش ہو کر میں بہا مسول رہی تھے اس میں ایام میں سجادہ میں دیا کو صوب دیواں شدہ سماں ہوی ایک در
صوب او کو عاتقاہ کیو اسطی تشریف لیکر اور ہر ایک سید میں کس فرما سے قدرت سی دیواں صاحب چہ در
کسی ایسی مرض میں مبتلا تھے کہ حکام کی وقت معاملہ اسکا سحر سیدوں کے کہہ اور نصرائی ہوی اور وہاں

دستیاب ہوا سید بیک کا متصور تھا دیوان صاحب اس معاملہ سے معائنہ سے نہایت خوش ہو کر مستند حضرت کرکراست
 ہو کر شہرہ کرکراست حضرت کا مشہور ہوا غلام مرتضیٰ بیٹی وغیرہ صد ہا اشخاص اور حضرت کی بخت میں شرف حاصل کیا
 جب حضرت دہلوی روانہ شاہجہان آباد ہوئے تو سائیں الدیاد حضرت کی پارکاب آئی دہلیہ حضرت کی پاس حاضر
 راستہ میں ایک روز حضرت اور محمد صاحب پہل سے فرمایا کہ ملک دکن کی طرف سے کچھ تشویش حاصل ہوئی ہے سچاں اہل
 بعد و زور دہلی خیر آئی کہ نوات نظام الملک بہادر جنگ جو حضرت کا دلی ارادہ تھا اپنی ہمشیرہ زادہ سہو اللہ خان
 کی جنگ میں عبداللہ خان افغان کے ہاتھ سے مقتول ہوا حضرت چندی شاہجہان آباد میں فروکش ہے اور بعد ازاں
 دروازہ جمعہ کی کیے باہر مدرسہ نواب غازی الدین خان صاحب میں جا کر تدریس و تعلیم میں مشغول نہیں لگے
 وہاں حضرت کا ایسا شہد ہوا کہ محبوب الہی حضرت کا لقب مشہور ہو گیا ماسوا حضرت نور محمد پہل صاحب جناب
 مولانا حضرت مولوی نیاز احمد قدس سرہا الغیر کے مفضلہ ذیل خلفای حضرت کے دسادہ آری ہدایت تھی
 حضرت عبداللہ شاہ صاحب + حضرت شاہ ظہور اللہ صاحب + مولوی روح اللہ صاحب + سید احمد +
 محمد شمس الدین صاحب + سید برج الدین صاحب + مولوی فرید صاحب + محمد سلیم صاحب
 مولوی مکرم صاحب + مولوی فرید الدین صاحب + مولوی عبداللہ صاحب + مولوی روشن علی صاحب
 مولوی حسن علی صاحب + محمد فتح اللہ صاحب + صوفی باب محمد صاحب + مولوی شاہ محمد صاحب
 حاجی محمد واصل صاحب + سید نور صاحب + سید محمد صاحب + مولانا میر غیا الدین صاحب
 سید فخر الدین صاحب + گل محمد صاحب + حافظ نور اللہ صاحب + شہر مراد صاحب
 شیخ محمد زمان صاحب + موسیٰ علاء الدین صاحب + مولوی محمد صالح صاحب + میان عبدالوہاب بیکانیر
 محمد قطب الدین صاحب + خدا بخش صاحب + محمد خدا عتیق + محمد غوث گریستہ پور + صاحبزادہ محمد
 بہاننگ فیضان حضرت کا جاری ہوا کہ جناب مولوی نیاز احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خلفای ارشد شاہراؤ
 ہرات میں تاحال ہادی خدائی میں حضرت محبوب الہی کی مزاج بدرجہ غایت متواضع تھی ہر کس و نا کس تو حضرت
 تمام پیش آئے تھے سب سے حضرت بدرجہ غایت متواضع تھے اگر قادم دست بستہ مواد ہو کر ویرہ شہرہ تو اب بھی
 بلکہ ناراض ہوتے فیضان عام ایسا جاری تھا کہ طالب جلد ترفاض الملام ہو جاتا تھا ایک روز کا اتنا ہی

که حضرت کی ہمسایوں میں ایک شخص نے اردو بیت کی فرمای آپ فرما دیا کہ کل عرصہ سارک حضرت
 طہا لا طہا خواہ طہا الدین بھیا رکالی کا ہو جس آپ بیت فرمادیں دوسری بدو حضرت فرمادیں اسکو
 تلاش فرما کر بت کر سرف فرمایا ہوت ہے اسکو ایسا ذوق پیدا ہوا کہ خود بدو حضرت کو رسیب اسکو سمجھ
 سہی اگر وہ سرف سرف دست لستہ حضرت کو درود دے کہ اگر کہہ اہو آپ فرما دیا کہ اسکو طہا فرما کر فرمایا کہ کہوں
 آتا ہے شیخ مایا مایا میں العیا دیا للہ اما ہی فرمائی یہ طاب اسکی سلب ہو گئے حضرت مادیو ذکر
 سنی مایا دہ جہاں کہیں مایا ہو یا سرب لجا فرما کر عمر میں ڈولی ہمراہ رکھتی ہو کہ آپ اد کہی کسی اور کو پو
 فرما دیا کرتے ہیں اکثر اوقات ادو مالہو ہو کار تاد مدام سے فرمایا کرتے کتاب ولید العواد اکثر آپ کی زیر مطالعہ رکھتی
 امراوسن طہا فرما کر حضرت کی سکی طرفی مانی دو طہا قبول فرمایا اگد مدہ مادیو نہ لجا تب تمام شتا
 حضرت کی طہا سارک میں کی آب سرف فرما ہو جی اب دہیں آئے لوسد احمد حسین سو فرمائی مگر کتب طہا اب
 فعل میں ہو ہی کفارہ اسکا ہے کہ طہا لدرہ نہ کر کے طہا میں تقسیم کما عو جہانہ اسو سرب تبیل حکم ہو
 حضرت کی داب سنی دابک ملو علی عظیم تبیہ کہ اگر کوئی مجلس میں آئی والا ہو وہ وقت نہ آتا تو اب اسکو جہاں
 شریف لجا کر معرفہ حال ہوتے اگد مدہ کا ذکر ہے کہ مسیرو داکر و طہا کا مادیو لاد دوسری آدمی کو جو میں ہو
 مادیو کسو وغیرہ حدیث کیو اسطو ہی آب اسکو عیاد کو اسطو خود اسکو کہ شریف لگا ساری طہا کاسو ہا پیو
 درہی کیسکو سوطیع سارک کی تہی نظر ہا میں حصان عام حضرت نور محمد سبیل کا ہر بیو علم فرما ہی ہا تہا سرب
 کی علما ہی سندی میں یہ حوالہ سلما صاحب سگدر سرب میں ہو ہی دالری ایسی مسہور ہو ہی کہ ہی دالری لگا
 مولوی حاصل سحر لکیر مادیو موجود میں جس علی نہا ہو لوی مدائیس صاحب ہا ہر لوالو راقم فرما ہی وفات حضرت
 حوالہ سلما صاحب کے حراج ادلیا ہر و طہا وفات حضرت کی بھی حوالہ لومجد صاحب مرمو سبیل ہر سرب رگہ لری عالم
 لجا ہو ہی سرم دہو جس عام فجر حدیث است د عالم میں عام خود میں است مدہ وی کہ دل کر است تعلیم ہا
 دہا ہی قسم و سام خود میں است د سگلس مادیو دلیل میں کہ لرا راقم عام خود میں است مادیو حضرت کو دوار عالما
 حضرت حوالہ طہا صاحب کے متصل شاہ جہاں آباد میں تہا ہی وفات حضرت معفورہ کو کتاب مولوی نصیب ماہ مکد لگا
 فجر مسو مولوی احمد میں مخلص مکمل صاحب کے صاحب لایا ہر حضرت ہا دشا مادیو لکری طہا مادیو لکری مولوی دشا

اور حضرت کو ایسی مطہر ہوئی کہ اسی پر فخر اشعار خطاب فرمایا **قطعه** چون ہزار شریف ناصیہ بر فرو تم غرض
 این کہ من یکدل چہت احمد سال وصال طلبم یک نفسم اسم پاک گفت بمن کہ مولوی فخر الدین محمد
 دل چاہتا تھا کہ شمعہ حال حضرت مولوی غلام حسین صاحب حوالہ قلم بطریق یادگار کیا جادوی مگر محض باخیال کہ کم
 بنیان نامی غلام اندیش پہ خیال نہ فرماوین کہ اپنی جدا مجد کہ اوصاف کر کر و سید فخر اپنا بنایا ہی اسوا^{ست} اسی پر منحصر کہہ جانا
 کہ ذات حضرت فدائی حسین اور فرین باوصاف محمد پستی پچیس سال برابر شب بیدار شام کہ وضو صلوٰۃ صبح ادا فرما
 رہی صدائے اشخاص الی دم تحریر اس امر کی تصدیق کرنیوالا لاہور میں موجود ہیں شرح عمارت خانقاہ ہذا حال عبارت ہے
 چہنان میں مندرج ہے۔ **و اسلام تشریح عمارت مسجد حسینی** والہ ابام سابقہ میں سکندر دوکان میں تین چنانچہ
 عرصہ تیس سال کا گذر ہوا نصف نصف تین دوکان میں نظر آتی تین اب بالکل عروق فی الارض ہو گئی اگر دروازہ چوکی کا
 کار مسجد ہذا شروع ہوا حافظہ سعد اللہ شاہ امام مسجد بیان کرتا ہوں کہ اسکی بنیانی پر مسجد مینہ افوار خان مرحوم تہا
 دروازہ بالکل مہرہا^ت بلکہ وہاں اب دوکان حجام مدہ حمام موجود ہے جگہ انہیں امام صاحب فروخت کی تھی
 یہ مسجد غیر آباد تھی جب جدا مجد مرحوم یہاں دفن ہوئے تو والدہ ام کو کیکد مصاحبہ صدکار و پیہ اپنی گرہ اور زر
 چننے جمع کر کے بیل مرمت فرش وغیرہ شکست و ریخت اسکی کرانی اب بفضل تعالیٰ آباد ہے ہر مسجد میں زیر گنبد
 ایک درجہ معمولی ہوتا ہے یہ مسجد دہری ہے یعنی زیر سقف دو درجہ اسکی موجود ہیں دیوار غربی میں زینہ واسطی اور چار
 سقف مسجد مکان گنبد کو درمیان زینہ کہ ایک حجرہ بطور مخفی عبادت خانہ اور ایک گنبد اب بزرگ سیاہ بطرف
 جنوب مائل مشرق دو چار دیوار یاں پختہ خشتی سفید استر کار شرفی میں فرار حافظہ الحسن امام مسجد پیر محمد اللہ شاہ
 امام موجودہ حال کی غریب رویہ اسکی چار دیواری خاتقا حضرت جدی امجد فی جاہیں انکی میں درجہ اولیٰ آمد و رفت
 اس چار دیواری کی میانہ میں فرار پختہ سفید چونچ جب پختہ غلاف پڑا ہوا سرکاری چراغدان اسکو اوپر ایک سنگ
 مرمر کی نصب ہیں یہ تاریخ کذہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم روضہ مولوی غلام حسین +
 عاشق حضرت امام حسین بگل تہاں شیخ پاک پٹن فخرش از فخر دین و نام حسین + نیست ہستی خدا کو
 ہستی یافتہ ز جام حسین + رحیمی محبت آن چستی + بود مقبول خاص و عام حسین - سال وصالش شہادت
 گفت تالف کہ ابن غلام حسین + شہادت ابانی ابن بناء فخر اشعار مولوی احمد بخش چینی تخلص مکیل عفی عنہ کتبہ بنی شہر

یار و لطف دیوار خار دیواری بر اسعار و تار و تار تیس اب ساعت اکثر مال جو کسرتی اور حولی
دیوار کی تحریر تری ہی ہیں قاتی اور عربی دیوار کا یہ حال ہے کہ اندر کی طرف تیس محراب محراب میاں میں ہو۔
محمد گل است علی یک گل - لود و فاطمہ دوی گل تر و گل - جو عطر است دات حسین و حسن - جو مجموعہ سند داریں
بجنت - اس کی اس خوب و الم و اب فاطمہ احقر الطرام محالی بامستندت الخیرات
مستندت و قلمتی و مکی ای فقیر نور احمد حسینی شہ نور محالی بن یہ ہوئی فی قصہ
النجفی بعد اکافی حجتہ العروس ہا حرره غیر احمد حسن حسینی تخلص - یکدل عی شہ امر قوم ہر ماہر در دارہ
ادب و لطف عرب محراب گندی داریں یہ تحریر رسم اللہ الرحمن الرحیم تاریخ وصال صفا گمان رور و نغمہ
و ہم صغر مطابق ستم ہس ماہ انہی شہ مطابق ستم جوں صاحب این مراد نام حسین و یمنہ
و بطعہ مست عام حسین - ایر سال وصال این ولی کامل - ناف گستا کہ وہ علام حسین - بمقابلہ قافی
لاہور کسادہ بیتیانی لا الہ الا اللہ گویاں رور و دوی حواء اللہ اللہ ستمت خرامید دیوان ہر ماہ
اکری ہر جو کہ نور جسم ابراہیم بامداد و تاب - مکر و حوں گل در گلستان ابد و در حلا - جوں میاں لعل
دار ابراہیم مد والدین - لود و لعل بعد نسل محمد قسیم رصا - حوں علامی حسین اس علی لود و دین دل - نامسی و
اہم سامی آل بیک را - حوں سہو اب مراد و دم و دم کہ آں - بہت حوں گلزار ابراہیم مالور و صیا
سال تاریخت جو بر سیدم سر و س عیبت - حوا گاہ مولوی گلزار ابراہیم ماہ - ایضا سمس لاہور سی - این چہ
دین حق رصا مد سر و روح دگر خدا ماہاد - مقول حسین لود و دلس - بار ب بجا و مصطفی باد -
صیلاست علامی حسین - آفا سن حسین مرقعی باد - ار حضرت محمد و دین دلی - ار نور مد العرق او و ماہ
نما کہ لسم بر دل فرمود - ناف کہ راز دس حرما د - حوں دید نظر کم تبارخ - او گویت کہ رحمت اللہ
نور علی و عمر و عثمان - رضوان مد ایرار کیا د - تاریخ فرید الدین لاہوری طالعہ ہی ہی غلام اللہ
رہی چشمہ فیض قات مصباح شرح بحرئی و رضوان اللہ علیہم فقط اور گوشتہ محراب پر یہ مرقوم ہے -
امام سماعی رحمتہ اللہ علیہ علی صلحہ قسیم النار والحکمة و صلی المصطفی حقا امکم
و ایمنہ عار و لطف لب امام جوادان کہدی موجودین تفسیر عمارت موجود حال مسجدینی

شمال روید متقبل گوشه ایسان در آمد و رفت معمولی معطوف تختہ چوبی اندر سکو جنوب روید - ایک حجرہ بول
 کر نیک واسطی جسکے پاس سبیل سجتہ ریختہ کار طولانی ٹوکوٹی والی ہینہ جناب والدہم جنوب روید سکو چار چرخ دار ہینہ
 محمد بخش صحاف نانائے راقم سکو پاس جنوب کی طرف ایک اور حجرہ ہسین اب میان کر شاہ بہا گری دانا شیخ امام
 تعویذ یہ جسکا بیٹا محمد غوث اب منجانب سعد اللہ شاہ امام مسجد ہذا بعد وفات اسکی امام مقرر ہوا تہہ مارگہ دہلی گزرا
 جنوب روید سکو چار دیواری خانقاہ محسن مسجد میں تمام فرش سجتہ خشتی چونچ گصحن کے دو درجہ درجہ مشرقی میں اب
 تا نصف گل بوٹہ لگا کر گریہ عرض اس درجہ کا چار گز اور طول تادیوار خانقاہ ساڈھی گیارہ گز درجہ ثانی جو
 محراب نامی مسجد اگر غرب روید اس درجہ کے ہے عرض اسکا سوا تین گز اور طول ساڈھی سولہ گز سر صحن تین محراب
 کاشی کا چینی کام والی نیچر سے تابگردن بلند استرکاری دکاشی اکثر کیا ہی اور اوپر تمام سالم ان محرابوں پر
 چونظم و شرم قوم ہر نقل اسکی بختہ درج کرتا ہوں محراب ثانی کے دو درجہ تین طولانی کتبی کاشی کار بنا کر یہ شعر
 لکھی ہوئی ہیں - وصف مسجد قلم جو پر وازد - فکر بروج آسمان تازد - شاہد انتخاب جلوہ طور
 چشم بد از سجلی او دور - چون خیالش بدل دو چار شود - سینہ بر مشرق تو بہار شود - از بیا جن حسین
 خندان - صبح امید آرزو مند ان - میکند از اشارہ ابرو - طاق او کار شیخ بہر عدد - گنبدش حساب
 کلاہ بود - سر فخرش باوج ماہ بود - محراب کی سر بر تین کتبی میانہ بخط عربی برنگ لاجوردی - انما بحر
 ساجد اللہ من آسن باللہ الامجاد الصمد - شاہ اور اسکی پاس یہ شعر ہیں مسجد جان کہ صورتش
 روحانی است - در معنی ظل کعبہ ربانی است - مرقوم ہو فیما بین محراب ہذا اور محراب میانہ کی ایک طاقت
 میں بخط عربی لاجوردی احادیث مرقوم ہیں اب جب قدر پڑھی جاتی ہے درج کرتا ہوں و تذبذب ارضوں
 کلہا یوم القیامۃ الی بعد فانہا یضمن بعض الی بعض الی الفصل البقاع
 اگر دو سطرین پڑھی نہیں جاتی محراب میانہ کلان کے سر پہ خط عربی زمین بنتی پر لاجوردی افضل الذکر
 لا اللہ الا اللہ محمد رسول اللہ حقاً اور دو درجہ میں حمد و سب اس مبدع پاک و صلوات و سلام
 صاحب لواک مستور ماند کہ بنا کر زندگانی بر آست و خانہ عمر محراب رفیق شفیق حسن عمل است و قاطع
 طریق طول الی حدیث حال ہوشیارانی کہ درین ویرانی اساس تعمیر خانہ دین پر داختہ اند و بخیر جاری ہوں

طوطی خود را شمار الوار الہی سرور ساحتہ و حوسا وقت سید را می کہ جسم ارجواب جملت مرالیدہ مراعات دلائی
 ساقیہ اندوہ فرمائی ارجواں احسان کریم مطلق باقیہ فیض ملوۃ جماعت کہ ہفتاد و درہم دراصل است و لاقت
 اس ارادت و اصل تکراری کہ اردیادادیاہ اولی است لقیہ در گارین چہارم نعم العبد المعابد الطبع و نعم العبد
 عام تمام سہای در المسد لایع و ہر عظیم العظیم و انتہای فیض کتبہ میر تقی تحریر ہر اسکے ماس صوبہ رو بہ ہر
 دیو سہای طاقتہ اسین خطہ علی ان اللہ یستجی من عبدہ و اصلہ فی جماعتہ قہ یسال حاجۃ فیض
 مرقوم اگر مشکوک ہو گیا ہو دور محراب چولی ہیں۔ مس کہ ہفتاد و نفس کا سہی است۔ گل اوقس تو بہار
 کردہ مہر س دروں ماہ وطن۔ اری عمدہ شدہ ہیں بہہ پیش۔ کرسی تہرہ و مسکن۔ کہ عمدہ است حوں میں
 ساہانہ سستہ بر کرسی۔ عرس را دست کہ سبب پری۔ سال این مبت جامع مجمع۔ لودیتی حاتم حق
 مودع مجمع سالک ماہ الہ جامع سیرا الہ سواہ شہ لکھا ہو گوارا حرات حواتالی میں کتی خطہ علی الہ
 اللہ فلا تدعو مع احد اور شمالی و چولی کترین خطہ فارسی مرحتہ و فرس اوست مہر
 کردی۔ حوں ماہ حواہ ساہانہ دالی است تحریر فط محراب ماہہ کہ انداز ہی کچھہ مرقوم ہا تمام سہ
 بر سق الکرا ایک درجہ ہو باہر گوارا میں اسطر حسہ و درجہ میں کہ میانہ میں محراب عمارتی حکام
 ۳۔ در عمدہ اب میا کی شمال کی طرف ایک مسر استر کار درجہ سرقی کا عرصہ ۵ گر اور سری اور دلی کا
 ۶۔ گر دیوار سری کہ میانہ میں محراب جسکی ساتھ مسرحتی قدیمی اندر سری تمام دیوارین استر کار
 رنگ آمیز استر کار می کہیں کہیں سی اکثر کئی ہو شمال رو بہ سر راہ در سحہ تہاب ساحتہ و فرس ہندی
 و عمرہ ہرنی ٹرکی کر ارتفاع اس در سحہ کار میں سی فقط ایک گرہ گیا ہو حسین اب طاق تحتہ چولی لگا لگا
 ادیر اسکی اندر کی طرف محرابی رو شدہ ان حب بہرہ مسخ آادادہ اسکی سحر دو کابین جاری ہو گان تو کما حواہ
 اسکی ہوگی اب بہرہ ہی عہدیت کہ سعد الدین سامہ صاحب سہین تعلیم و تدریس طعلاں و تالی ہیں۔

حال حضرت سعد الدین شاہ امام سجاد ہذا

ارل لوقت تعمیر مسجد با افرا حان مالی سعد فی مسی علام حبیب صاحب کو امام مسجد جامعہ کر کے علاوہ
 کراہہ دو کما مات مومع ابراہیم آباد حکی آمدنی سا لیاہ فرس آٹوہ سور و سہ کہ تو عروس حق الحمد للہ

عطا کیا جب وہ فوت ہوئی تو قبر انکری مسجد میں ہو جو اب تک بختہ موجود ہے و اما دکان کا حافظ خیر الدنوم
 ہاشمی سے قائم مقام انکا امام مسجد ہوا بعد ازاں صاحبزادہ انکا حافظ الہ بخش امام ہوا اس وقت باعث
 شہر آشوبی اور بادشاہ گردی اس نواح میں بالکل ویرانی تھی اور شرف و دید اس مسجد کے جہاں اب طویلہ تہ
 نوار خان موجود ہے یہ مقبوضہ حال مرزا محمد صاحب قمار بازاری مخفی ڈبو پل پر چھوٹی نواب میاں خان میں ہوا
 کرتی تھی اس باعث یہ حافظ الہ بخش صاحب گاہ بگاہ مسجد میں واسطی ادا دی نماز کر تشریف لائی تھیں
 و اگر اندرون محلہ ہذا اس مسجد میں کہ جسکو اب پریش گلہ زنی نی از سر نو تعمیر کرایا گیا کرتی تھی پہرہ تہ
 ہجری مقدس میں بہ حضرت پیر گہری عالم بقا ہو کر پہلو و دال خود دفن ہوئی چنانچہ قبر انکو گوشہ کئی مسجد
 میں اندرون چار دیواری خانقاہ مولوی غلام حسین صاحب مرحوم جد امجد راقم کے موجود ہے و اکثر تین
 صاحبزادی اور ایک صاحبزادی موجود ہیں (جو حافظ محمد یار صاحب مرحوم داغلا ہو رہے کتھڑا ہو کر
 نا حال موجود ہے۔ اول سعد الدین شاہ۔ دوم عبد الدین شاہ بیوم ظہور علی شاہ۔ مرد فقیر سلسلہ بدایین
 خام بخاریاں ہمیشہ تارک الدنیار ماسحان الدین کی خوش مذاق آدمی تھا اکثر لوگ طفلان کو دم چہا
 کیواسطی اسکی پاس لایا کرتی اور عبد الدین شاہ بھی خضرانہ و شکر کار مجذوب ہو کر فوت ہوا اور صاحبزادہ
 کلان سعد الدین شاہ نا حال موجود ہے انکا لاولدین اس باعث سے ہمیشہ شکستہ دل رہا ہر علم فارسی و عربی سے بہت
 رکھتا ہی چند لکے ہوئے ہیں انکے اس مسجد میں کچھ پیر نہیں کیونکہ سوا اسکا اس محلہ میں چار مسجدیں ہیں
 اور متصل اسکو شرفیہ مسجد سادہ خان علاوہ بران اس باعث سے شامل اس مسجد کو حفظ چہ گہ اور
 ساتویں جو ملی قادخان حال ملوکہ میان زید دست محمد سروان امارہ الہیہ مسجد الدین شاہ صاحب اپنا گہ
 مرد وئی بچکرا و جو کچھ اپنی پاس جمع تھا فرش مسجد وغیرہ شکست و ریخت میں صرف کر دیا ہی معاملہ برات خان
 بر شاخ آہو کر رہا ہے آیا خوش ورنہ خاموش آدمی خوش سلیقہ نیک بخت خندہ پیشانی ہے
 باعث اسکو کہ مباد بعد ازاں مسجد خالی اور ویران نہ ہو مسمی علام غوث بے شیخ امام بخش مرحوم الدین نورانی
 کو جو محلہ ہذا میں امام مسجد بنیہ جدا مجرم ہے بعد انہی قائم مقام امام مسجد ہا کر کے نیک نامہ جسٹس سرکار
 کر دیا ہی بہت ہی مناسب کیا کیونکہ وہ علام غوث ہو شیار لائی کا رہے اور مامو اسکا انکا شا

یہی تھا اور خود خود دی اتار کر رکھے اسکی ماحصیہ سے نمودائیں باپ اسکا شیخ امام بخش بہت مستطیل
 کامل متہور بہاؤ دیکھ سے ساکس لاکھ سو پڑ سالہا می سال سے لاکھوں اول سال و زہد پر ایم سعد بہا
 صد یا میرید خادم الکر مال موجود صورت الکی حضرت مثال نورانی تھو اس علام خوب فی اور ہر تونہ نکسا والا ہوں
 فی دہہ ستیر سیری مریدی کی باری ہے کہ کہہ بیٹے جوس گراں کر اب عارہ امامت کو تکارٹ کت و عہہ ہی
 کو ماسے اور باعوب و آمو و عیال راہیں جوش گراں کر رہے **حال تکیہ ساجا سادہ**
 والہ واقع موضع اجہرا - بہہ تکیہ اجہرا کے شمال رویہ واقع ہے اس میں ایک قہری
 سجاں سادہ کر اسکی عرب روساک کو بہہ عام عمر مہر سکھ و سکھ میں چار دنوار عام سیکو
 اور سچا ہی چہہ وٹ اسمن عامہ فور قریب المکسوی کی اب بہاں ایک فقیر سوئے سادہ رہتا سے عقد تحرہ
 صبی سوئے شاہ سولی سادہ خادم مل سادہ کا اور وہ نور شاہ کا اور وہ فاصل سادہ کا اور وہ محمد لہر کا
 اور وہ مالک جس کا اور وہ بوت صاحب کا **حال شہید گنج** دہلی دربارہ کیے ماہر شر قروہ بازار
 لکڑاہ سراہی محمد سلطان یکہ دار سر کا انگریزی خوب روہ سراہی ایک مسجد قدم پختہ رحمتہ کا کہہ ہی ہے
 محمد ستانی میں محمد بواج عام جوک دار مسہور بہا گو مکہ جو بیلیاں محمد دار اسکوہ رحمہ اللہ علیہ کی
 بہا لہی تہیں بعد مطاب محمد الدیحاں را در بواج حاں بہا وہ حکو خانہ حکومت اہل اسلام کہا جاٹا
 مسجد ہر افسہ موہ سراں چلے آتے ہی فاصل حال مسجد گڈ اسکہ حوی مسجد ہر اووار بدووار اٹھہ دوو کا
 ہماں حوں سکہ بدر گڈ اسکہ یہے شہت مکہ ماحیتی میں موای تہیں جو مال موجود میں روہر وڑ
 مسجد کے مکان سہید کچ مسجد سکھاں ہے جو مکہ دیاں اگر اوقات آمد و مد سکھاں شہر ہی اس
 اعلیٰ سہی بہاں بہا ایک جہوٹا سا ساجی خود بازار آباد ہو گیا ہے دربارہ مسجد شمال ویہ سر راہ محمد علی
 سہی اسکو علوی میں نظرف سرق و عرب دو بہڑاں او سکر اوپر ایک مکان سہہ سر لہہ سکی صنف ادلی
 میں سکا کاہیں سکہ صاحب کا ہلنگ سہا ہوا ہی بہہ کاہیں سکہ بڑا متعدد فقیر عرصہ چہہ سا کا گڈ راہو کہہ و
 راویہ سسں مام ہو گیا ہوا اس بلیگ ہر وہ اسراحت دریا کرتے ہی اساحت سہی عام سکہ لوک اسکا
 اور کہیں میں یہ مسجد کے میں گنبد محراب کو مد کر کے طاق پختہ سکوں نو لکھی ہیں بعد اس مالکام

معلوم ہوا کہ بانی اس مسجد کا اسم عبد اللہ خان خاندان وائشکوہ کا تھا شمال روئے مسجد کے قیام میں
 مکان رسول شاہیان شہید بنیکہ ایک حمام پنجہ عالیہ شان گنبد کلان والہ مغیہ دارشکوہ غیرت افروید
 وائشکوہ وائشکوہ کٹر ایسے کر ایہ اسکاب گنڈ اسکہ وگورت سکہ لیتھین سخان اللہ الحمد للہ وہ حمام
 باہتمام عبد اللہ خان شہنشاہ تعمیر ہوا تھا بعد اتمام اس حمام کے یہ مسجد پرستہ میں اس تقریب وائشکوہ
 بنا کر ای کہ چند عرصہ کے واسطی وہ عبد اللہ خان کو توال لاہور مقرر ہو کر مقام نخاس میں جلوں کیا کرتا
 تھا اب اس مقام نخاس کا نام نشان باقی نہیں رہا ابتدای عملداری انگہ زیریں ایک دواہ کلان نشان
 اس نخاس کا کاشی کاریم شکل دروازہ مسجد وزیر خان فرحوم سر راہ شمال ویدہ اسی سرک کی
 مایم کٹر تھا مگر محمد سلطان صاحب کو مہربانی میں داخل ہو سمار گرا گیا شہر قریہ دیوار بند ہوا وائشکوہ
 کے ایک حلقہ چار دیواری سے پنجہ بندی سکھان ہے اسکو اندر کئی سجادین گنبد دار سکھوں کی کٹر کٹر
 حال بگاڑ و خرابی ہے وہاں گوشہ ایشان میں ایک چاہ چرخ خوب والہ جاری ہے شمال روئے اس
 حلقہ کے جنوب روئے بر سر راہ زمین سے تابینہ بلند ایک والان خشتی اسکے سرکار اسکا نام سکا ہی
 ایک شہر ہے وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہاں گنڈ اسکہ وغیرہ متعلق اسکے بلکہ راہ روان کو پانی اور
 ہنگ پلائی ہیں جو چاہی پئی لبوئی ہر وقت بہہ دو نو خیزین موجود نہی ہیں اسمکان کے گوشہ گنبد میں
 ایک حوض چار زینہ والہ ہے جس میں چاہ چرخ خوب والہ سربانی اگر جمع ہوتا ہی اور چار کونڈی پہنگ ستی
 کے واسطی زمین میں گاڑی ہوئی ہیں دم تحریر مالک اس مکان کے گنڈ اسکہ وگورت سکہ میں اگرچہ
 بہت سکھان خچ پہنگ بکثرت ہوتا تھا مگر اب بھی ابکو وہ پیر و میہ کی پہنگ وغیرہ کا خچ ہوتا ہی
 جنوب روئے اسمکان کے یعنی دیگ کی جنوبیہ خشتی پر سجادہ سفید بہا ہی جو سکھ کو یہاں سہی میں
 رہتے اور تریہ ایک اور چار دیواری ہے دروازہ اسکا شمال روئے اسکی اندر گنبد سجادہ بابا سائیندا
 کی اسکی اندر سائینان دارائی کا اکثر تیار رہا ہی صف گنبد میں آئینہ ہی نسب میں عرصہ یکس سال
 کا منتفی ہوا کہ بہہ صاحب فوت ہوئی ہیں اس سجادہ پر اکثر اور عضو مابرو پیا لیٹو غرہ ماہ سہی
 راگ رنگ ہوتا ہے اور سلیم کے بہر مہنی میں چند اشخاص ارادنا جمع ہوتی ہیں اور کراہا پیر شاد

اسی مالو انقسم ہو یا سے مدد مال سادہ مسجد کی ایک درباری چشتی طولانی سکی نہ تیر
 لطف حرب سر راہ ایک دیر پہیہ ساروہ دار مسکرائی طور پر آئے است گاہ حرب رو یہ اسکی ایک
 سکا لڑا اس حمل بہا کی طرح کے لعلی انا میسا ماہی بہہ مکان دربار صاحب السہو ہوتے ہیں
 دروازہ اسکا رو روی سہی دنوار جوڑ میں اوداوسکی معام ڈوبہ پٹی دیوا حولی کے ماہر سر را
 ایک طولانی حوتہ پختہ اسکی اندر صا میں دو گند سادہ ایک گند بہا ی دنواں سکے اور دوسرا
 پانا جہاں سکے سرگیاں کا ماس انکی چند رحمت ہم پہل و غیرہ کھڑی میں لطف حرب ایک شمع دالاں
 سرکار حبت اسکی چوٹی قائم مدیوالی سرفرو یہ اسکی چار دہیں محرابی فالوئے اندر سال روہ
 ایک کوٹھری اور خوب روہ وہ سجایہ سکاوالہ اور ہوا ہے دالاں کے میاں میں دو نمک پوش کچے
 بچہ ہوی ہیں اور میر ہشتہ ایک گہر بہہ آدہ اور دوسرا گہر بہہ دسویں ماہ شاہ ہے کار کہا یہاں ہے اور
 بہت بہت ارادت سی سید انکا پڑا ماہی بہہ صورت مکان پر تکلف گوہ نورانی ہے اصل حال
 اسکا لون سموع و متعین ہوا کہ عدیرل سلف حقنای میر مو صاحب کو تعصب بہی یہ سبب
 بہی ماچار کر رکھا ہا عاصیہ اکثر اوقات کتھ اور بہدو آرای میں مشغول را کرتے تھو جی کہ حسب
 اہوں بی سکھوں کو بہت سک کر کی قیل کر یا شروع کیا تو ان لوگوں بی بہ معولہ ریاں پہانی میں مشہور
 مشہور میر مو ساڈی داتری اسی اوہ یہ سو ۴ جو مسالوں و بدایہ سو دوی دوی پچھ
 تا ہر کالی را دوالی اصرکار اسی اسی نام فلمو میں استہارہ دیا کہ جو کوئی ایک سکھہ کا سر لاوی پچیس
 روپیہ العام ماوڑی حیر اس سے کہ جوں باقی کا کا تھرہ ملتا ہے اس وقت تک سی معام متصل
 کو توالی سر گاہ تھو بی ہر محرم و کافر بہاں ہے قیل کیا جانا ہا اس امام میں بہا ی تارا سکے اور
 سی سکے قوم سکھاں سے راہد و متعدد ساہد مشغول برس حلقہ اگر را کرتی تھو جی کہ
 اسکو ضرر نور و صدمہ قیل کی ہوا اگر بہہ ہر ایک فی ارکاں دولت سی عرض کو کہ وہ علوب گریں ہر حال
 و مرج ساہد میں انکو تکلیف دی مناسب ہیں لیکن تقدیر اسکو ک سنی دیتی تھو عرض انکو
 گردار کر کے بہت بہت تکلیفیں دیں اور اسلام ظاہر کیا انہوں نے انکار کیا تو حکم دیا کہ انکا پست

بسم سے الہاراجاوی ومان کو حکم کردیتی انہوں نے اف نہ واور

حالت فرخ میں تھے کہ نمک پاشی انکی جسم نامی مجروحہ پر کرائی اسوقت انہوں نے سر اٹھایا کہ اچھا تم تو میری
پہلی میں پر تو ہوا اسی ہفتہ میں عدالت گونڈین طلب ہوگا تیرا یہ ظلم اور ہمارا صبر صفحہ ہستی پر مدت دیدار و کار
رہیگا سدا انکی بطرف شمال ایک چوڑی خشتی پر معہ گنبد چار درہ موجود ہی تین درہیں پنجری گلہ اور ایک کشادہ
آمدورفت کیواسطی ہے متصل لب باہم گنبد تمام چاروں طرف خورد خورد گنبدیان خوشنما اور راسوا انکر چاروں
گوشوں پر انسی ذرہ بلند اور چار گنبدیان اندر چوڑی پر دو مٹھیاں سفید جنہ اگر چہ چارہ سفید پری تھی ہے
اول خام پر بعد ہمارا جہر نہایت سنگیہ بہ تمام عمارت طیار ہوئی اس گنبد کے شرق و بہ ایک سماوہ سردا
وہاں تکہ ملوخی اس سماوہ کی عمارت بہت اچھی پر تکلف ہی باہر چاروں طرف مقام تمام گردش جسکو بہ لوگ
ہندی زبان میں مقام پر کہنا کہ تین چاروں گوشوں میں چاروں گونہ بیان چاروں طرف پنجری نامی سنگ سرخ نصب
درآمدورفت جنوب رویہ اندر اسکو دو مٹھیاں ایک خود اسکو اور دوسری اسکو چور کی فقط جب بہ دو نو
سایہ باین دلت قیل ہوئی تو اسی ہفتہ میں میر منو صاحب بخیال غرائض قصور کی طرف گئی اتفاقاً
سواری ایک کہوڑی باد پہاں قدم تیز رہتی کسی چیز سے ٹھہر کر ایسی بد کام ہوئی کہ اس کا تین چار
ہر چند سمہا لا قابو میں نہ آئی آخر کاریہ حالت ہوئی کہ ایک پاؤں اسکا رکاس میں رہا اور تین میں پر
ہر چند داو ہلا گیا کوی مدد کو نہ پہونچا لاچار اسی تکلیف میں قدم انداز باد یہ آخرت ہو گیا عقیدہ لوگوں کا
ان سادہوں کی طرف بڑ گیا اڑی سچ ہے بلیٹ بر سر آ رہا مظلومان کہ پنجام دعا کردن حاجات
از در حق بہر استقبال مؤائد لا لاش اسکو لاہور میں آئی اور شرق و یہ اس مقام شہد گنج کے مدون ہوئی
چنانچہ ایک بطور بارہ درمی طوی خشتی ریختہ کار قائم کہہ رہی ہے عہد مہاراجہ شیر سنگھ میں قبر اسکو کہہ دیا گئی
باعث اسکا ایک تعجب مذہبی تھا اور دوسرا کہہ سکھہ مخبر نے خبر دی کہ میر منو کی قبر کے نیچے ایک سروخانہ ہے
جس میں بہت دولت مدون ہی ان خام طبعوں کو تو بہانہ ہی چاہی تھا نام میں کہہ دیا ڈالی بہ بہر مقام
تعجب ہو کہ عمارت مقبرہ باقی رہی ہوئی ہے اب دروازہ اسکو بند کر کے کھینچے پوسہ اس میں پر رکھا ہو
کرایہ اسکا وارو غہ ترقول وصول فرمائی میں چشم کشا صنع الہی را بہین فقط

حال منی سنگ واضح ہو کہ صاحب سری گورو کو مدد سکھ صاحب بہادر سرگاس کو مدد
 میں دو شخص بھی رہی ہیں سنگ و گلزار سکھ ہر یک سے دور حاضر بنا کرتے ہیں بہہ بہی میں سنگ بڑا مال
 نامی شاعر راسی پجانی کا ہا صاحب سچہ جو گر بہہ کور و صاحب تجویر و ما کرتے ہیں بہائی صاحب سکون
 میں لاتی ہیں قدیم یہ بہہ بہہ بہائی ساکس موضع اندر پور علاقہ کو بہت تال کہ ہے اور اکثر دیات گورو صاحب
 مدد کا وہی موضع مقام لود و اس ہو یا ہا انکد وہ بہہ دو صاحب امرتسر کے دیش کیواسطی امرتسر
 اتنی حب اسان سے طالع ہو کر روانہ ہوئے لگے لوگ رمار ہو کر لاہور میں لاٹھی گئے حسب تذکرہ موجودہ مال صاحب
 بہوں اسلام قبول ہو یا لود بہائی گلزار اسکے کامد مدد اور یونیت اکہار لگیا اور بہہ متاج سیم صبر
 میں سر رہا بہا۔ بہہ بہار اہ کلاں چرچا اسمکاں کا بہت ساتھ بہیت وہ جیس ساسی کو واسطی آیا
 کر یا تھا اور مدد جی رہا کرتے تھے حب تک وہ حکومت پر قائم رہے تک یہاں تکس رو پیہ یومیہ کا
 سدرت جاری رہا سو اسکی علاوہ ترن مارں صلح امرتسر میں گیارہ سو روپیہ کی جاگہ ملتی تھی کمالی
 ہی اور موضع چوک وال و مطہر علاوہ مراں اور شرقیہ صلح لاہور میں ایک چاہ بھاس رو پیہ کا اور
 لود لاہور میں معصلہ پل مقامی صاف تھی موضع سکیاں میں **میلکہ بہائی دوسرے رام**
 علاقہ بھاس میں بہار اہہ کا معمول بہا کہ ہر ایک کو صلح ایک سو رو پیہ طور صدق لسانی رہا جاتا تھا
 جوج کو معرفت بہائی رام سنگ تقسیم ہو یا ہا اس میں بہو یا سچ رو پیہ یومیہ متا تھا کسوج بہک میں صرف
 آیا کرتے تھے سکھوں میں بہک نوشی کاڑا۔ واسہ محرمات اسکا نہہ میاں کرتے ہیں کہ بوقت گورو کو مدد
 سکھ صاحب کے اکثر حب اہل اسلام رہا کر یا تھا اس حالت میں انہوں نے حکم دیا کہ ہر سکھ ہندی انہوں
 مدد بہک یا کرے تاکہ جو اسکے دلیر مستولی ہو اور بہہ فقیر کو سکھ بہت استعماں کرتے ہیں انکا حق
 کہ سبوجی بہا راج ہی نوشی کیا کرتے تھے بہہ معاملہ فریں قباس ہے کیونکہ انک جہاں تصور سبوجی کچھ نظر آتی
 وہاں اکثر بہک جہاں سچو نظر آتے ہیں کارپا کان دیاس ارجو دیگر گرچہ ایک درویش سیر و تفرہ بہر علاقہ
 سکھاں میں بہہ لوک بہر طور آسودہ رہی حب سرکار لکھنوی کا محل و محل ہوا وہاں تمام موجودہ
 بالائی مقامات یہے تمام جیوں سنگ سجادہ نشین جسکا بیٹا گھڑ سکھ اپا موجود ہے انہا رہہ مو

—

علی الدوام اسکا اولاد کو معاف رہیگی مگر اس میں چہارم حصہ زر آمدنی بطور نقد ملے واس سے اسکا ہوا
 کری گا بعد ازاں ستمت الیکبراجی میں برور شنبہ تہہ دو آدشی مرگیا سجاد اسکی بہان ہے اب اس
 حکم پر عمل درآمد ہو گا ہے۔ عہد سکھانین ماسوا ان معافیات کی لاہور کے منڈویات غلہ سے
 چھٹ خرو زہر گا و ایک چھٹانک اور فی گا و آدہ سیر فی شتر پر بار آدہ پاؤ۔ بطور محصول ان لوگوں کو
 ملتا تھا اور جو کوی سوار پیادہ مسافر اس راہ سے آتا جاتا تھا اس سے فی نفر دو پائی حکم وصول کر لیتے
 تھے انکی سکھانہ تھی مگر اب ہی حسب مرضی مسافران کچھ نہ کچھ لی لیتی ہیں اصل حال انکی سجادہ نشینی کا
 حسب بیان ان لوگوں کو اسطر حر و صحر ہوا ہے کہ جب بہائی منہ سنگہ و گڈرا سنگہ ماری گئی تو خاص متصل
 کو توالی اس مقام پر علی گئی گئی بہائی جگاسنگہ انکی ارومند و نسی نہا گاہ بگاہ جاروب کشی کر کے چراغ تہی کرتا
 تھا جس انیام میں کہ دیوان لکھپت رای و چپت رای ناظمون دور بار میں رشید پایا تو حکام سے کہیا کہ
 کو توالی یہاں سے محفوظ کرائی اور جگاسنگہ کانان دو وقتہ اپنی لنگر سے مقرر کر دیا بعد چند ہی اوسے سے
 خام انکی بنوائی اور یہیں بیٹھ کر اوسے گز نہتہ نہا شروع کیا جب وہ ستمت الیہا و سونیس میں مرگیا
 تو بہائی جیون سنگہ خلف اسکا بدستور قائم مقام بنا خدانی اسکی مرادین برلائین کہ مہاراجہ نریت سنگہ
 حاکم ہو گیا ستمت امین وہ ہی راہی ملک عدم ہو گیا اب گڈرا سنگہ بیٹا اسکا سجادہ نشین ہر مقام سکھانہ
 دی ویک وغیرہ دوکانات جو دو طرفہ سر راہ ہیں انکی لواحقین کے قبضہ میں ہیں دم تحریر مفصلہ ذیل
 اشخاص اب مکانات سکونت پذیر موجود ہیں۔ گڈرا سنگہ۔ لچھن سنگہ گز نہتہ خوان۔ سکھاسنگہ باوچر
 آسا سنگہ بن گڈرا سنگہ۔ بریم سنگہ نیر گڈرا سنگہ۔ رام سنگہ۔ انکولی کشن۔ بہائی اہیرہ۔ بہا کلاب
 بہہ ہر دوش بد خوان ہیں اور دور و پیہ ماہواری معنات و پارچہ آمدنی دربار سے ماہ بامہ ملتا ہی
 ان میں سے آسا سنگہ بن گڈرا سنگہ ملازم دیگ سکھان ہے اسکا ہی کام ہی شنب و روزینک طیار
 کر کے راہ روان کو توالی۔ دوکانات و ہر دوشراں متعلقہ شہید گنج خراس وغیرہ کا
 قابض اصل سنگہ شہر و راہ گڈرا سنگہ اسکا ایک خراس اندر چھوٹا گڈرا سنگہ جاتا ہے

حور دیہ خراس سروئی کیے پیر سجدہ دو دو کاٹھ میں کر لیا اٹھ اٹھ اٹھ اٹھ ماہواری مل سکے لیا جو در
 دو کاٹھ سوداگر سکے بہتیرہ راوہ مالی گڈ اسکے کو قبضہ میں ہیں یہ بھی آٹھ آٹھ اٹھ اٹھ ماہواری لیا جو دو دو کاٹھ
 میں خود مل سکے ارد مروشی و غیرہ نقالی کرتا ہی ایک دو کاٹھ محکم سکے بہتیرہ راوہ گڈ اسکے کیے قبضہ میں ہیں
 اور ایک دو کاٹھ مرتبا سکے اور ایک برٹم سکے فالص حی گوشہ لگی شہید گم میں چار دو کاٹھ اور پون
 اس برٹمی گڈ اسکے لیتا ہے اور غلہ بھاس معصہ دیل کا پھر گڈ اسکے کر لیا اسی نہیں لیتا ہے ہر
 چار دو کاٹھ میں ہی میں جس سکے مہنہ ساکن امرتہ - حکم سکے - کلیاں سکے - لکھا لکھا
 سادہ صاحب سنگہ مقام دیگ سکے کر شمس دیوار دیوار سادہ بای معصہ مال کی حور
 ایک عمارت چار دیواری جتنی بلند ہو گوشتہ ٹائی لگتی دیوار پلیر کھیر ہر شکل برج عمارت ہی ہو
 بہہ معام سادہ بھائی صاحب سکے شہ پور در آمد و رفت اسکا تر فروہ (اسکی دروازہ کر ماہر تر فروہ
 معاصہ حید دم پر درخت موتہ مرار بر او اور حضرت تہ کا گوشتی صاحب مرحوم صاحب کا حال بلیدہ وح
 کتاب ہر امو جگاہی) معہ طاق تھمہ مولی اندر ڈیوڈ پڑا ورسکی ایک مال خانہ اندر رہا ہے چاہے کچھ
 معہ جرجی چاہے کیے پاس گوشتہ ٹائ میں حد آدم بلیدہ موتہ اسپر گڈ سادہ بھائی صاحب سکے کا مور
 اس حار دیواری کی سارے عام خود دیو دروازہ ہی ریل سٹیشن کو عا ہے اور حور دیو اس شایع کی سر
 سجدہ سارہ یکم جس کا حال بلیدہ وح دیل ہو گا معہ حال انکا بہہ ہی کہ سہی صاحب سکے قوم برہیں ساہو
 فقیر پاک شہید ہا اگر سکے لکھ را و تھمہ میں سپر کیاں اندلی عمارت چار دیواری بہت سکے میں ہاں پیر
 سعدیر بہت ہی چرچا انکا سہلی لگا عام و عاص کر آمد و رفت شرج ہوی چنا سہی بہارہ کلاں ہر بار ماہیں
 سکا کیو اسٹی آستانہ دوسرے پور میں دس گریہ کہم سوہ ہوی حور را و تھمہ وح چاہے حور عمارت اور اسٹام
 سوادیں ہر وقت گرتہ حوالی اور رہد ورامت میں مشغول رہا کر تو پیر سیکڑوں کو سوہ لوگ لکی درش
 کیو اسٹی آیا کرتے ہی آخر کار تھمہ میں سرگیاں ہو گڈ وحلی انکر سہی ہجان سکے و جڑت سکے بہت
 انکی خدمت میں حاضر رہا کرتے تھی ایں سحاں سکے کو اسوہ لے سادہ نہیں کیا ہوا تھا چنا سہی عمارت کی وہ
 گدی لیس رہا اور لوگ ہر پور سٹور اسکو مانتی ہے اسکو تر دو سہی سادہ انکر تھمہ ہوی میں اور تھمہ

مین و ده بهی سجاده نشین کل نفس ذالقیته الموت هو یزکی بعد بهائی چریت سنگه قائم مقام اسی رسی سین هوا
 اور چریت وغیرہ اسمکان کی وہی لیتار باب اس مکانین مسات مند کور زو جبر چریت سنگه ریتی ہی ماسوا
 اسکی چریت سنگه کو دیشہو مسی دیال سنگه وشن سنگه موجود ہیں وہ ہر دو چند عرصہ فی فوج سرکار عین ملازم ہیں
 اب سند کور کتی ہی کہ بہائی چریت سنگه سرگاس ہو گئی ہیں اور مین عورت ہوں مجھسی کار و بار سنبھالیں
 جاتا ہوں بڑی بیٹھی مسی بشن سنگه کو طلب کیا اور وہ اگر سجادہ نشین ہوگا فقط مسی گنڈا سنگه سجادہ نشین
 شہید گنم اور مسکانین ہاتھ ڈالتا ہوں اور بجائی خود صاحب سنگه صاحب کو چیلہ بہائی جیون سنگه بد خود کا بیان کر کر
 کہتا ہوں کہ یہ مکان ہی شہید گنم کے ساتھ ملحق ہی مگر اس امر کی تصدیق کوئی نہیں کرتا بلکہ جس سے دریافت کیا
 اوسو ہی کہا کہ گنڈا سنگه ناحق دست اندازی کرتا ہی بہائی صاحب سنگه صاحب کچھ علاقہ جیون سنگه
 تنہا صاحب سنگه صاحب گور و روپے اور جیون سنگه جیسے ہزار ہا آدمی خدام ہی فقط الغیب عند اللہ فقط

مسجد سارہ سکیم المعروف قریب سکیم

سجادہ صاحب سنگه صاحب کے جنوب رویہ بقا صلا شارع عام یہ مسجد عالیشان پختہ تین گنبد والی تاحال
 سالم و کامل کٹری ہو غرب رویہ اسکی باغ ملحقہ سرائی محمد سلطان گویا اس مسجد کا باین باغ معلوم ہوتا ہے
 کرسی مسجد بڑا کی زمین سے ایک منزل بلند راہ آمد و رفت مسجد شرف رویہ میانہ مین سولہ زینہ چڑھ کر اوسکی بیچ
 بغلو مین تمام کوٹھراں قابو توئی جو کسی زمانہ مین دو کانات یا حجرہ نامی درویشان ہونگے اور صحن مسجد کے
 گوشہ گلی مین ایک حوض دہ در دہ آب مٹی سی پڑے صحن کے دونوں طرف بطرف شمال و جنوب صحن سے
 بلند مقام نشست گاہ پر تکلف جسم فرسختی نہایت سلیقہ سے ہوا ہوا ہی سقف مسجد پر جانی کیواسطے
 زینہ شمال کی طرف اور مین گنبد دھری دم تحریر بزرگ سیاہ دیکھہ پرتی مین چارون گوشہ پر چار میناروں کے
 نشان خور و خور و طولانی نظر آتی ہیں زیر سقف محراب نامی مدورہ صحن کے بیچ پس پشت حجرہ اس قطع
 کی تقسیم عمارت ہوئی ہوئی کہ سبحان اللہ وہ لحد دیکھتے ہیں انسان کا روح خوش ہو جاتا ہی بطور عمارت
 مصلیہ والان در والان بہت ستہری زینہ کو شمال کی طرف حجرون کو اندر ایک چاہ کلان جسکی اندر
 سرد خانہ بھی دکھائی پڑتا ہے روشتان اس وضع کی رکھی ہوئی ہیں کہ ہر مقام مین بغراغت

تمام میٹر کر لکھا گیا ہے اگر تفصیل و اترتیرج قطع کیا و سرتو عوف طوالت ہی لہذا اسی پر کٹا گیا حاتم ہے کہ
 کسی مسجد کی سحر ایسی عمارت دیکھیں میں ہیں آئیں عہدہ جہانی میں بہہ نواح چوک دار اسہو تہا و جہاں آ
 سرائی محمد سلطان ہر و ماں حاصل جو ملی راند محمد داؤد شکوہ کو تہی مسئلہ میں دارا شکوہ کی شماره بیگم الموعود
 قدسیہ سلیم سوسادی کی قدرت الہی سرتاسر بچاں اسکی یہاں کوئی لڑکا مالاً تولد ہوا و سحر محمد دار شکوہ کی
 احازت لیکر برائی یا دو کار یہ مسجد ہوائی اسوقت مسجد ہوائی لیکر تاسعد دای اکادورستہ مارا رخن
 اس مسجد کو وقف تھا اب امتدای عملداری سرکار انگریزی میں پہلی چندی اداره داخل برول رہے
 لعداراں حساب میٹر او سو لڈ ڈنٹی صاحب مہتمم مطیع لاہور کراہیکل نے خرید کر کے مقام کوٹھی
 سیایا کو ل کر قرار دیا سہر حال خوب آراستگی و رمائی حب ولایت عالمی لگے تو صاحبان ریلوی کراس
 قیمت چہ ہزار روپیہ بیگم گنجی حدی صاحبان ریلوی رہتے رہے صاحبہ ولیم لیوک صاحب ہوا و مقام میں
 کترین سیوٹا کر تے تھے لعداراں کسی معلوت کیواسطہ صاحبان ریلوی محمد سلطان شکوہ دار نے خرید کر
 نوگو کا خیال تھا کہ وہ اسکو آباد کر کے حوالہ مسلماناں کر دیں گراہوں لڑا و ہر توجہ لعمرائی اگر دیا
 تھو بر دقتی تو ممکن تھا اب کام بیک رہتا حدی مقام اٹانگہ راری کاہ صاحبان مارا کر یہ اب لہجہ رہے
 اسہی کو می صاحب کر یہ دار اسمیں فروکش ہی ہیں بیت مسجد کو سکاف کر کر تیں رہی بگاڑ میں چکی آگ
 راندہ حولی ماہر دالسی سیرا مچھہ مہر سحرولی ہوتی ہی سرائی محمد سلطان کی لیکر مسجد ہوائی ہوڑا آکر
 سرفرو یہ تک یہ تمام ریں بہ دست آس پاس کے ہا بیت نہماں میں واقع ہے اگر بیابا بن کجاوی تو مرق
 میں یا بچیں گرا کا معلوم ہوتا ہے سرفرو یہ اسکی دیماں مسجد ہوا و مسجد دای اکا ایک مسجد ایسی ہے
 کرسی دار حواء لوراند مصاحب صاحبان کی تھی ہمارے دیکھنی ہے دیکھنی اس مسجد کو
 خرید کر حساب مادری میٹر سی ڈبلدو مورس صاحب متعینہ منس امریکہ کی کوٹھی
 ایسی نو دو ماس کیواسطہ ہوائی جبا سہ مدت مدید اسمیں فروکش رہے
 لعداراں صاحبان ریلوی لے اسخر خرید کر مقام دفتر قرار دیا اب عرصہ جہا
 سے فراغت احاطہ ریلوی کے واسطے گرا رہے ہیں فقط

خاقانہ ابدی شاہ یہ خاقانہ شہر قزوین تکیہ ڈنڈی گران غرب رویہ قبرستان حضرت ابوالحسن
 صاحب ایک ٹیلہ خورد پر واقع ہے باہر سے تھوڑی خشتی نظر آتا ہے طول جبکاسات گز اور عرض
 پانچ گز ارتفاع تا کمر بلند اصل میں یہ تھوڑا سقف سرد خانہ ہے اس تھوڑے بڑا ہر فقط ایک نشان قبر خشتی
 ہے مگر نیچے تہ خانہ جس کا طول عرض چار گز مربع ہے سقف قلعوتی ارتفاع ساڑھے تین گز استر کا پختہ
 جنوب کی طرف ایک دروازہ واسطہ نیچے جانے کا آٹھ زینہ اور ترکیبچہ جانا ہوتا ہے وہاں تین قبریں دو خام
 ایک خشتی ایک سائیں نور شاہ کی دوسری حکم شاہ معمار کی خام میانہ چونکہ خشتی پر معبر جراحان خشتی
 خود حضرت ابدی شاہ صاحب کے سال انکا یہ ہے کہ یہ ابدی شاہ صاحب خام سائیں روشن شاہ کو گھر
 آور وہ خادم اور سجادہ نشین حضرت فتح شاہ سرست کی جنگی مزار جنوب رویہ پڑا وہ یہ ہو موجود ہے تاریخ
 وفات ان کی دوسری رجب سن گیارہ سو بائیس کہتے ہیں کہ دیوان دلا رام جبکا مفضل حال
 نالاب جیت و لکت میں درج ہے سائیں ابدی شاہ کا بڑا معتقد تھا اور یہہ مکان ہی اس کے بنوایا
 اول بیان ہے کہ اچھا مکان خوشنما ہے بعد ابدی شاہ کے نور شاہ خادم انکی سجادہ نشین ہو کر جب وہ
 مر گئے تو شاہ راج اس مکان پر قابض ہوا جو خادم نور شاہ کا تھا بعد اس کے سمٹ میں وہ مر گیا قبریں ان
 دونوں کی پہلے ہیں اب محمد بخش اور بنی بخش پسران حکم شاہ معمار یہاں چلے گئے ہیں کوئی سلیہ
 عرس نہیں ہوتا اور نہ جنڈان اس مکان کی شہرت ہے فقط باہر جنوب کی طرف بارہ قبریں گلی
 رویہ متعلقان حکم معمار کے تکیہ مہتمان سر کی بند یہ تکیہ باہر دروازہ لاہوری کی قضاہ خانہ
 کی گوشہ باب کے طرف شہر قزوین گدام آبکاری کی موجود ہے یہ تکیہ گرم بخش سر کی بند بنایا اور انک وہ
 ضعیف ہیں سکونت پذیر ہی کہتے ہیں کہ وہ جائید پر عاشق ہی ہمیشہ جائید پر چھوڑ دو دو تین تین کوس سہل
 چلا جاتا ہے جب میں نے اس سے پوچھا کہ مرشد تیرا کون ہے تو اس نے کہا کہ جبکہ خواب میں اپنی شکل دکھاتا ہے
 ہمیشہ پہلی تاریخ جائید کی میری پاس آتا ہے میں اسکا غالب ہوں چٹلی سا آدمی معلوم ہوتا ہے اس تکیہ کا طول
 دو سو اور عرض ایک بیسٹھ ہے اس میں گونڈیاں پچیس لکڑیاں ہارن ہر گنڈرہ سوڑیاں تین سرینہ دو بوڑہ
 ایک دہر ایک ایک دن بائیس موجود ہیں اس تکیہ میں ایک چاہ قدیمی جسکی شہر قزوین ایک سرد خانہ ہے قدیم ہے

اسکی اور پانچ ریمہ اور ترکے کا ماہوتا ہے اور یہی وہ تیس گز مربع اس نصف عمارت اسکی قدیمی اور
 نصف حدیدہ بینہ کرم حسن موجود ہے چاہے کہ سرق کی طرف جنگی مسکوہ اس کے اور نیما میں چاہے جنگی
 شہر چونکہ گیسید حکا طول چھ فٹ عرض چار فٹ ارتفاع تیس فٹ اس پر قمر لالہ مہتمم دوسا ہی کہہ رہا
 شہر وہ ایک فخر کسی چورہ بھی کی اور اسکی ساتھ قبر سرف الدین سرکی صد کی سترہ دو سال کا ہوا ہے کہ
 سرکار تیس سو روپیہ اس کو دی رہی تھی کہ مکان سے وہ دست دراز ہو جاوے مگر اس سے قبول کیا گیا
 سرکی صد اسکی تعریف کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ طرح فقیر ہے فقط اور وزیر اسکی مذہب یہی ہے سرگرمی
 اس مکان کی کہتا ہے اور بعد کرم حسن سرکی صد مالک ہو گا مرنے والے سال سے کہو لہ سگانی کر کرنا دہانام
 سداں پر شکوہ آباد ہوا ہے اور آدمی ہلا مالس حد ترس بھی محنت مردوری کر کے خدمت مکان بھی کر
 چوڑا ہے جنگی بد ہوش شاہ یہ مکان پر سر پرٹ قلعہ لاہور کے سالار دیہ اور عرب روپیہ ہادی
 سرکاری و شہر دیہ گول باغ حواب سرکار سی ہا سیون کے عریا ہے موجود ہے گرد و لوح اس کے تمام ہمار
 بطور دیوار کھڑی خانہ طرف جنوب و شمال اس حار امار و اسہ و سیریاں ہو دی کھڑی ہیں باہ
 آمد و رفت سرق کی طرف اسکی اور طرف شمال ایک باہ جرحی والہ عاری ہے چاہے کہ عرب کی طرف
 قمر رحمت شاہ مرشد ہو سادہ قلعہ مال کے ایک تھرہ حتی بر حکا عرض گیارہ فٹ طول دو فٹ لگا
 ساڈھی بار فٹ شہر کی چاروں طرف دیوار چورہ جنگی سیر جو جس گے سعید ہیں جنوب کی طرف نیز جنگی
 اسکی اور دروازہ محرابی معطاق تختہ جونی قبر ہی حتی جو یہ گچ یہ رحمت میں بارہ سو جو میں ہے و اس
 یہاں آباد یہاں جنگل میں کھارہ دریا پر بیٹھ کر توٹہ وغیرہ لگائے لگا بعد حدی حرا دسکایا ہاں کھایا
 کہ ریش بھی حال لگو دوسرے میں کم آتے تھے کہ لوگ وہاں اسکی خدمت کرتے تھے حب سیلاب آتا تھا تو وہی
 وہاں بیٹھا رہتا تھا لوگ بوسلہ کستاں اسکی واسطی وہاں کھانا لے جاتے تھے اس بارہ سو روپیہ میں
 رہ کر انی عالم نقاہو ہے اب وہ مکان بہت اچھا جس آباد ہے جنوب کی طرف تیس حجرہ حتی بچنے گوہر نام میں
 ایک سو ستر مسقف حکا طول ۱۳ سو سو فٹ اور عرض مارہ فٹ گرد اس کے دیوار حتی حکا ارتفاع
 سواد فٹ عرب میں اس کے چوہاں ہر اوس میں ایک محراب حکا ارتفاع چھ فٹ اس مکان

مکان دوری شاہ

کا مالک بدھو شاہ ہر کل زمین متعلقہ اس جنگی کے پانچ بیکتین بیکہ میں تو چنگلی اشجار اور زمین بہت
 غرب مزید بارانی اس بدھو شاہ کی دو بیڑ ایک بیڑن شاہ دوسرا شوقی شاہ خور دسال ایک بھر گیا یہ
 سال دوسرا ایک سالہ جو اس جنگی کو کشال رویہ دریای راوی پتہ راوی کہتا ہے کہ بوقت سیلاب اس
 جنگی میں دریا کا بانی تار و ہوتا تھا شجرہ اس پر یہ ہی بدھو شاہ خادم سائین رحمت شاہ رحمت شاہ خادم
 غوث شاہ غوث شاہ خادم واصل شاہ واصل شاہ خادم نجیب الدین شاہ نجیب الدین خادم شرف الحق
 شرف الحق خادم خواجہ محمد سعید محمد سعید خادم شیخ احمد مجدد الف ثانی خادم حضرت شاہ سکندر
 شاہ سکندر خادم حضرت شاہ کمال شاہ کمال خادم حضرت فضل شاہ فضل شاہ خادم شاہ رحمان
 خادم محبوب علی قادر می خادم شاہ شمس الدین عارف شمس عارف خادم ابوالحسن فیاض ابوالحسن فیاض خادم
 شمس الدین شمس الدین خادم شاہ عقیل شاہ عقیل خادم شرف المصالح شرف المصالح خادم سید
 عبدالرزاق پاک سید عبدالرزاق خادم - حضرت غوث اعظم وہ خادم حضرت خواجہ ابوسعید خدری
 حضرت ابوسعید خادم حضرت حسن بکھاری حضرت حسن بکھاری خادم ابوالفتح طوسی ابوالفتح خادم خواجہ غزنی
 بمنی خواجہ غزنی منی خادم خواجہ واحد منی حضرت واحد منی خادم شیخ شلی حضرت شیخ شلی خادم حضرت جنید بغداد
 حضرت جنید خادم خواجہ معروف کرخی خواجہ معروف کرخی خادم خواجہ سری سقطی حضرت سری سقطی خادم حضرت
 داؤد طائی خواجہ داؤد طائی خادم خواجہ حبیب عجمی حضرت حبیب عجمی خادم خواجہ حسن بصری خواجہ حسن بصری خادم
 حضرت مولانا قاضی علی کرم اللہ وجہہ حضرت مولانا قاضی علی خادم حضرت محمد رسول اللہ علیہ والہ و آلہ و صحابہ وسلم
 تفصیل اشجار جنگی ہذا اشجار انہ تھوڑا انہ خور و غیرہ بے تعداد شاہ توپت شہوار
 بیربان ہندی درخت انار ہیمون پھل مکان جھون سبیل سورج
 حلقہ کیلہ با شرق و غرب رویہ بیڑن ذکر مکان حضرت دوری شاہ
 رحمتہ اللہ علیہ یہ مکان بطریق گوشہ بیان مقام فرو دگاہ ریلوی سی اور باغ بہکت رام کے
 عنقریب بگوشہ باب شمال رویہ راہ اوس راہ کجور استہ قدیمی شاہی لاسور شاہ لاسور کو جاتا ہے واقع ہے
 حضرت شاہ جہان میں دار و لاہور ہو کر حضرت دارا شکوہ آیکی خدمت میں ارادت

کلی رہتا تھا لکہ اوس وقت میں اس حضرت کو مادہ ہوائی کہا کرتے تھے جس تیار سہ ماہہ
 اس ایک ہزار بجاس میں رہنے کے عالم تھا ہوئی اور حضرت ہمراہ ساء خادمہ اس کو سجادہ نشین ہو کر
 مسد خلافت پر بیٹھی تو صاحب حال حاماں باطمینان لاہور واسطی آسائیں فقرا کو سو بیگہ میں مرو
 نام اس کو تاقیام حالقاہ واگہ اور ہوائی بعد وفات حضرت ہمراہ شاہ صاحب کے روس علی ساء خادمہ
 ایک محدود متناہ وس ہوئی انکو سو فکرا درجہ کمال تھا اور ہون کر گرد و نواح مرارت کگل فوٹو
 اسرار صعب کر انی اور بدست حاصل محدود رحمت و نول کر لگا کر کہ جس میں سی تاحال جار رحمت و نول
 قدیمہ موجود ہیں تا عہد حال ہمارے یہ مکان درجہ کمال آباد رہا اور یہ سحالت طوایف الکرک کر و کر
 بعد ازاں عہد مہاراجہ رحیت سنگ صاحب دیوان کر بارام لے رو کر اور یہاں بلع اپنا ماما
 حسب رواج عملداری سکھاں تمام رہیں مسمولہ حالقاہ جو قدیم سی واگہ اتہر سحالت ویرا لی اسی قصہ میں
 کر لے اسو سحر یہ مکان حیر آباد رہا اور کسی لڑاوس برتو نہ ہی کیا یہ اوس وقت کوئی فقیر صاحبیت
 یہاں سہا کار گہ ازاں دیوان لڑاوس کو بھی مالود کر دیا جب یہ لڑاوی نہ نسبت مرار سر دیوی فوٹو
 مسہورہ ہو کر نواں نہ کو کر کو وقت سب عالم دیاس درجہ کمال چیت آئی یعنی کوئی شخص چیت مسہور
 کہتا ہے کہ یہ مرار نور گ دلی کی ہے جب صبح ہوئی تو در مساب ہو کر جو حضرت کی مرار پر حاضر ہوا اور کہ فیہ
 مسی گلا ساء کو یہاں مدت کیواسطی مقرر کیا بعد ازاں لڑاوی بلع طیار کر آیا اور اب اوس ناع کو
 احد طرف سال ایک گاؤں مسی سلطان پورہ آا ہو گیا ہے اور سو وقت یہاں جنوب روئے ناع ایک
 مارا رہی عام ہمارا کر مارام آباد ہوا تھا سماں اللہ ایک وہ وقت ہما کہ کہیں گزرتہ کہلا ہوا تھا سکہ
 تا داب تمام ٹرہ رہی ہیں اور کہیں وہ مات ستر ہوئی نہیں مان کی طرف ایک مالاب عالیاں سکر
 عین مبابہ میں ایک مارہ درمی تاحال موجود ماسو اس کے کٹر سوالی اسی ناع میں تعمیر کرای اب تمام حضرت
 ہی کہ وہ تو مر گیا اور ناع ویرا سائے اہر العرض وہ فقیر حدر ورواں بیٹھ کر کا نور ہو گیا ہر
 کر مارام کو یہ تاسن انوی کہ کوئی فقیر صاحب بہت یہاں بیٹھ کر تاسن کر کے کر تے سائیں ترک حسن
 المسہور چکی ساء خادمہ سجادہ نشین حضرت مادہ ہوائی حسین کو لا کر ماتہا کر تمام دیواں کر کر لکہ

آب یہاں پین اور اس مکان کو آبا و کرین اونہوں نے کہا کہ ہم عمر حضرت مادیو محل حسین بکر زین
اور دیوان ہمیں نصرت خود مکان نبوت شاہ والد اپنی رہنے کے واسطے تعمیر کرایا ہے ہمیں بھان کر کہ بہر دیوان
مذکور نے کہا کہ آب یہاں رونق افراہوں میں انکو کچھ مابھاری اور خوراک دو وقتہ اور بارہنہ نہیں
وخرج تیل وغیرہ دیا کرونگا اور ہمیشہ بروز پنجشنبہ نایح طوائفان کرانا اور پندرہ عرس حضرت
کامیری ذمہ رہے گا اونہوں نے یہ امر قبول کر لیا اور دیوان ہو بیٹھ کر کہتے ہیں کہ اس وقت
دیوان ایک گوشہ خور دہڑانا ساتھ دیوان کر بارام نے چوترا مزار حضرت ڈوری شاہ صاحب
سختہ بنوایا بعد از ان تاحین حیات دیوان کر بارام ہمیشہ بروز پنجشنبہ محرمی نایح راگ ہوتا رہا
اور دیوان مذکور نے حد مکان نہا ہی اپنی باغ سی علیحدہ کر دی بعد از ان جب کر بارام کی سہری رام
کرنا ہٹ گئی اور سلطنت کھان میں بھی گوہ فتور پڑنے لگا تو یہ چمکی شاہ کہیں سیر کو چلے گئے بعد از ان
جب آئی تو یہ صورت رہی کہ کبھی وہ یہاں آ رہے اور کبھی مزار حضرت مادیو محل حسین سختہ ساتھی صاحب
محبوبہ و منگوہ صوبہ شاہ مرشد خود چلے جاتی جب وہ مائی فوٹ ہو گئی اور پنجاب میں عکداری سرکار
گردون وقار انگریزی قایم ہو کر بندوبست قانونی بھی ہو گیا تو یہر یہاں آکر بہت تن مصروف آبادی
ہوئے عرس حضرت کامعہ پندرہ اور گداہی کر کے مکان بھی بنوانا شروع کیا اتفاقاً اس اثنا میں سہات نامی
طوائف جو بعد مہاراجہ بٹری نامور عورت تھی جسکو اونہوں نے والدہ دینی بنایا ہوا تھا گردن فکلی سے نابینا ہو گئی
جہکی شاہ نے اسکو کہا کہ اسی نامی تو تن نہیں اور نابینا ہو گئی آب یہاں تیرا کوئی بانی دینے اور نصرت کرے
و انہیں تنہو لازم ہے کہ میری پاس چل رہے اس نے قبول کیا اور اس مکان پر آ بیٹھی چنانچہ ایک موجود
چونکہ کاسہ عمر اسکا باعث شمری لبریز نظر آتا تھا اس نے موجودہ اپنا ہذا اس مکان پر لگانا شروع
یعنی تو کچھ پندرہ حضرت میں شرح کیا اور بقیہ سہ چو کہندی مزار حضرت کے از سر نو بنوائی اور ایک
والان اور دو کوٹھی بعمارت سخت پختہ مستفہ مرتبہ معہ چار دیواری و دو درگاہی دار جواب پیر
موجود ہیں بنوادی فقط یہ جہکی شاہ بطور اور گداؤں کی ٹکر کذا فقیر نہیں اگرچہ گداہی کرتا ہی لیکن وضع
داری سے حسب الضرورت ایک دوروبہ نانگ لاتا ہی اور بہت آسودہ گداؤں کرتا ہی باہر سے

یہ مکان بطور مکان دیا دار اور دیکھ کر تھک رہی تھی چکی سادہ قدیم خاکس قصبہ قوم کلکو ما در را دتا کر لکھ گیا
 فقیر سے س مارہ سوچو بہتر سوچی ہو راقم کی رومہ سکونہ ایک مسجد سے دہندہ عمارت جتنی سچیتہ جو س گرجہ
 حادہ خور و غسل خانہ و حجرہ سوا کر سال اس مکان کر کر دی ہوئی ہو حضرت ددڑی صاحب کی عیت
 خدمت سزا پر گنت حضرت حاجی جمعیت صاحب مرحوم تھو اور حال ادھکا حال حاجی جمعیت صاحب اور
 مکان قدم رسول میں معصل مدرسہ حرمت مدینہ سائنس حکمی سادہ مالی مکان ہے آج مجھ کترین سچیتہ
 اور یہی وہ بھی ادعا کیا کرتے تھو کہ میں حشر گیراں ادھکا اور او کو مکان کار ہوں اب جد عمر سے
 یہ مکان مجھ کو بہ کر کے کا عہد بہ نامہ جسٹری سرکار کرادیا جابجہ نقل کسمہ درج دیل ہے مجھ پر کرنا
 لگی کہ اس کی ماہ و مسجد و غسل خانہ و حجرہ متعلقہ مسجد مدینہ اہل خانہ تمہاری کار ہو اور کوئی حشر گیر
 ایسے مکانات کی ہیں کہ اب سم کوئی دم کہاں ہیں ایسا ہو کہ بعد ہمارے کوئی اور اس مکان میں دست
 دراری کرے تم اس گورستان ہی یہاں مقرر کرویں قول کیا اور مکملہ دینی اس مہر مالی کے مدہ
 فراوان ہے یہ افراد کیا کہ تنگ آب مدہ میں اس مکان میں دستور پیش رہیں بعد وفات مدہ مگر
 تحمیر و مکین آب کی خاطر خواہ ادا اور حتی المقدور فاتحہ حتم کرا جو ٹری گا اس بعد بحیاں اس کے
 کہ اب گورستان متعلقہ روضہ حضرت سادہ الو العالی واقع ٹیلہ شہید گنج میں ترفیس حدیہ حکم سرکار
 مسوع اور مدود ہو گئی ہو اور حضرت ہی سجد میں راقم کی والدہ اور ہمیشہ و شعیقہ اور رومہ عہد
 وغیرہ لواحقین و در و در دیک کی قبور دناں تھیں دناں قور سچیتہ مدہ سو این تھیں خصوصاً قبر سید بیگم
 سکونہ راقم جو تیار سچ سوم دی الجوشہ عہد سوچی فوت ہوئی تھو تاریخ وفات اس مرحومہ کی
 متعلق مفتی ملام سرور صاحب نے یہہ مور دن کر کر اس کی قبر پر لکھوائی ہو سید بیگم کہ نو تقریفش
 نیک و نیک جوی و نیک شرت خوش لقا خوش زمان و در و نڈل و نو سکونہ نور احمد حسرت
 خوب سوداگریک شدار دی و نقد ماں بد نہ بہشت بہشت و اسی عداود حلقہ و دجواں
 عفو کن حرم و بغزت جنت و گنت سرور سال ترحیلش و نیک سادہ ملک بہشت
 اور دوسری تاریخ جو حور راقم نے لکھ کر قبر پر تحریر کرانی تھی یہہ سچ سید بیگم جو کہ اس شیریں جمال

زمین جہان کرید مہمان بہشت + رنگی و خوش سیرت مسرت + بر دبا خود جملہ سامان بہشت
 داو گدھائی الم بر جان خلق + ہمو کل شد در گلستان بہشت + گفت با اہل جہان بذا فراق
 وصل شد با حور و عثمان بہشت + سال و شش جہت چون چتر ز دل + گفت خوان شاہ حوران بہشت
 اور سو امی ان تار بخونک اور بھی بہت سی اشعار و سکہ تعویذ و چوتہ پر لکھ گئے تھے ماسوا اسکے
 بچنگ و قبضہ مد بطر تھی اسوا اسلے تاریخ ششم ماہ شوال الکرم ۱۱۸۵ھ مطابق پنج ماہ ۱۱۸۵ھ
 بروز یک شنبہ تمام ہوا ورنے وغیرہ سب کو جمع کر کے گورستان شاہ ابوالعلا صاحب لاشین
 نکال کر اسکان پر لے آئی اور بطرف غرب چو کہنڈی حضرت دوڑی شاہ کے صندوق کا ہے
 چوپین بن دفن کیا اس معاملہ میں بہت سارے پیر خیر ہو گیا الحمد للہ والنت کہ خوب جگہ عورت
 و حرمت انکی نصیب ہوئی اور خدا میر سے بھی نصیب گئی کہ اپنی والدہ کو قدموں بن بکھپہ و

حال عمارت موجودہ

جب لاہور سے بطرف باغ راہہ دینا نا تہہ بامکان چہولن شاہ صاحب جاوین نوشمال وید
 باغ دیوان کپارام پہلے بر سر راہ مسجد بنیہ اہل خانہ کمترین آئی ہے بروقت تعمیر تاریخ اسکو مفتی
 غلام سرور صاحب نے نہہ خیر فرمائی + زو جہ نور احمد چشتی + چون بیار است مسجد رعنا
 گفت سرور بسال تعمیرش + اسے بگو خانہ خدازیاہ + اور جناب والدہ منی بہہ تاریخ عنایت کے
 چو مسجد غسل خانہ چاہ و حجرہ الفضل حق عمارت کرد زو جہ نور احمد مفتی بودہ سرور شغیب
 از راہ تالطف بامن یکدل خبی این مسجد نہہ بکم عالی جاہ فرمودہ چنانچہ بہہ دو نو نا پختہ
 سنگ مرمر بن کندہ ہو کر نواح پیشانی مسجد پر نصب ہن کہ مسجد نہہ خشتہ سفید چون گچ باہر مسجد
 کی سر راہ جنوب رو بہ ایک غسل خانہ نہہ جسکو شرق کی طرف چاہ معہ چرنے روان اب محاذی
 دروازہ مسجد کی ایک ڈوبو ٹھی ہے جسین ایک دروازہ معمولی غرب رویدہ اور ایک نورہ
 بطور کٹر کے دیوار جنوبی بن اسکو جنوب رو بہ چار دیواری اسکو اندر چند حجرہ اور دالان شرقی
 بالائی حجرہ شرقی ایک چوبارہ خشتی ہفت در سچہ والہ سیر کا بہت عمدہ فقیر نے بنوایا ہے

نظر شمال اسکی ایک مکان سرکشادہ مسکریاں میں جو کہندی پنچہ صرب دور و دور
کی سے قریب ہوا، صاحب مروجہ اوسکریاں نہ طرف عرب سرور کی روح مروجہ کی اوسکی ساتھ
اٹل عرب قوالہ مروجہ واداسکی ساتھ نظر غرب قریب مشرق معورہ کتیریں کرگرد وواج ہوا
دو تار ہی پونہ اسکی عرب کی طرف اور میں ملکہ مکان ہوا میں چند نور عام واما سائنس
ساہ لی جسد سیریاں مودی لگاؤ ہوئی ہیں اس میں کرماں رسیدار لوگ مات جسد
ہیں مگر ہی الاصل میں ملکہ صاحبہ صرب دور و دور سے کہو کہ قور مصر میں مرا صرب کے
مقرر ہیں ہو کر اب انشاء اللہ تعالیٰ اس عار و لواری کو مع مورعہ امان خودی نہ کر اڑوں گا
اس مکان سرکشادہ کے گوشت لکڑی میں ماہر سر راہ الکت ماہ چچ حب والہ تھا جو کہ وہ پانی کم
دیتا ہے لہذا سحر ہے کہ اسکی اینٹیں کھو کر یاہ عدیدہ میں لگو اڑوں اور اسکو سدود کر اڑوں
صاحب میرے تو یہاں موامس تو انک مایع اس معاملہ کی مستحق معنی علام سرور صاحب
حرفیہ الا صبا وکد سنہ کراستی حب ہیریانی قدیمہ مودوں مریائی مہو ہوا چوہل مکان
سید یکم مود و خوش آرا مگاہ محب یک یافت و دلم گشت در سال مد میں اوہ مگو خوا گاہ
عحب یک یافت و علاوہ اراں معنی صاحب موصوف لی لفظ مد میں مستورات سورتا
شش ایک ہزار دو سو اکاسی نکالی ہے جو کہ بالفعل یہاں قور مستورات کی ہوئی
ہیں لہذا یہ مکان مد میں مستورات ہی ہے اصلی مایع وفات روح مروجہ سدہ کی سہ نقد
شش مہری اور والدہ میری سوال شش مارہ سو سہاس پرور ست اور ہستیرہ
مقرر ہر معان شش مہری ہے اور یہاں مایع شش سوال شش مدوں ہوئے نقط
نقل قبالہ اقرار ہی جہلی شاہ اقرار شتر شری مودسی تبرک میں مسہر
جہک شاہ خادم عدوہ الصرا سائنس صولی شاہ سجادہ سس مرار سرک ندرہ العارین ربدہ
الوا صلیں صاحب شاہ لعل حسین صاحب نور الہد سر عدوہ و مقصودہ مروجہ کہ مسفر مد کور در
صحت مد و تناب عقل و قائمی حواس مسہر مرقا و رعت خود ملا احیار واکراہ غری

بهر کردم و نیکم نمودم بفضیلت آسب فضایل اکتساب مدرس الروسایس العلماء مدرس صاحبان
 عالیشان عمده خاندان چشتای جناب لثومی نور احمد صاحب چشتی خلف جناب فضیلت پناه بیکدل
 شجر الشجر مولوی احمد بخش صاحب چشتی المتخلص بیکدل بگلی و تمامی زمین مزرعه و غیر مزرعه
 بمقدار یک بیکه تخمیناً بمقدار مندرجه نمبره او بموجب کاغذ هفت گانه سرکار منی مندرجه کتاب بطور
 که در مکتب خانقاه حضرت دودری شاه و همراه شاه و روشن شاه جعل الحینه مشواه الشهور مکان دودری شاه
 والد شکر دودریه در حجره بطرف شرق و غرب حجره و دیوان بطرف غرب و دودری بطرف جنوب هر یک
 مسقف مرتبه سرکی پوشش مع چار دیواری بهار شست پنجه مع چاه کوثرل پنجره ناطیار و اشجار ستره
 و غیر ستره واقع در قطعه زمین نوکها متصل باغ دیوان کرپارام متعلق تحصیل لاهور بدین حدود و اربعه شتر
 متصل است بر زمین زرعی باغ دیوان کرپارام و بعضی کپوله غری متصل است بر زمین زرعی مذکور و
 بعضی بر استه قدیمی پاشای شمالی آن متصل است بر زمین باغ مذکور جنوبی آن متصل است بر استه بادشاها
 قدیمی و منه الباب مکان مذکور بجمع حدود و حقوق که حق و ملک معموره منصرف مذکور است غالباً عن
 حق الغیر و عا منج جواز بینه و التملیک و بقسمتی باله تخمیناً است و مملک به تمام مملکه مذکوره را عند التسلیم
 مقرر مذکوره گرفته در قبضه خود آورد و بر آن مسلط شد تملیکاً و قبلاً صحیحاً شرعاً جائزاً نافذاً عالمائاً و
 الحال مولو یصاحب موصوف بر مکان مسبوقة الذکر قابض و ذخیل حشیش لیسایر و لیک لیسایر
 لاسنهای والد و شریفه و همیشه مقدسه و اهلیه محترم خود از گورستان حضرت شاه ابوالعالی مرحوم شگافید
 در مکان مذکور الصدیر باعث تکمیل قبضه خود مزارات تیار کنانیده و مسجد و چاه خور و آب و نخل
 و غسل خانه و یک حجره معموره زوجه مولو یصاحب موصوف معرفت را فی تعمیر سابقین موجوده من بعد
 ازین نیست و مانده منصرف مذکور را از وجه مملکه مذکور یا مملکه مذکور و نه از وجه و یک پنجه حق و دعوی و خصومت
 و شرکتی بوجه من الوجوه و سبب من الاسباب و بر تقدیر بعد از انتقال و بادر عین حیات منصرف را
 از مرده خادمان دیلاز سجاد شهبان شاه نعل حسین صاحب و با کسی از سلسله فقران حسین شاهی و غیر
 بابت مکان مذکور و دعوی ساخته خوانان مکان مذکور از مولو یصاحب موصوف باشند دعوی آنها

من کل الوجوه زیو لوبیا حب محض باطل و با حار و باد سرد و سردی مکان مذکور و من معرذ کور و شست
و دوشواری خود و شکرک العیر یا کرده آماد ساخته ام سحر میرانی التایج ۱۵ مایح ۱۶۵ شسته ام حبیب
سنگی غلم محمد بن بصر الدین مالہ لویس قدیم العزیز صلی الشہور حبکے شاہ
گواہ شد محمد اسگد سہید یوکیہ سحر و ہندی شہر میں ساہ سج ساہ و سوداگر غلام خود
علامت عمر بخش آہنگر گواہ شد صف الدین بن مال الدین ماما قرار فقیر مذکور غلام خود گواہ شد
گواہان زرگر ساکن دہلی در و دارہ سحر و ہندی العزیز صاحب فراس بن مراد میں قوم کہو کہو
گواہ شد سائن محمد ساہ بن ملا ساہ سکا مدار کیک فصل شاہ گواہ شد مار علی سکا مدار کیک گواہان
والد علامت و سب خط عمر الدین ولد الہی بن زرگر گواہ شد رائی حامد قرار چیکے ساہ
مذکور والدہ دبی چکر شا گواہ شد متھو دیکہ بن سیر بخش گواہ شد مسکن سید حراج ساہ
گواہ شد جدا یار صاحب خان شہد بامیہ جہر کریم بخش ولد جیم بخش ساکن باعماں پورہ
گواہ شد علامت و خطی فتح دین و رائی ناف سحر و ہندی گواہ شد ملا علی الدباں الدین
الشاہیں گواہ شد صوبہ و زر گواہ شد الہی بخش بن رحمتہ الدین سید ارباع دیوان کریم رام

احوال باغ شالامار واقع لاہور

رائی میاں کریم بخش بن جیم بخش بن مہر جادہ عظیم الدین حافظ لطیف الدین محمد فاضل بن
مہر گھاٹکا مال معقل حال موضع باعماں پورہ میں مدیح ہر اور سرکنت مشرہ ہر اسٹال کر کے
سحر کر گواہوں وجہ ششمیہ اس باغ کا اردو تحقیقات کاملہ بہ معلوم ہوا بعضوں کو مردیک
نام اسکا شہد باغ بھی جو تصور باغ اور بعضوں کو مردیک شالامار سالامار رہاں سماںی میں حد اکثر
کہتے ہیں اور بعضوں کو مردیک شعلہ ماہ بھی جادہ کا شعلہ اور بعضی اسکو سالہ ماہ سالہ تسلیں مہلہ
والف محدودہ و دای ہور بیان کرتے ہیں و حد دو سالہ رہاں سس کرک میں کہہ کر کہتے ہیں چکر
و ہرم سالہ و یا ایک سالہ اور یہی لفظ سالہ سوا الہ بن کیا ہر اور بعضوں کو مردیک شالامار میں محدودہ
مالف محدودہ و لام و الف محدودہ و حد ششمہ اسام کا بہہ ملائی ہیں کہ معام کستمیر میں کسی ماد ساہ

سلفانی ایک باغ و مندر بنوانی کا ارادہ کیا جب واسطی تقریر مقام کر کشمیر سے باہر سے اراکین ملت گیا
 تو ایک جگہ پسند کی قدرت الہی سے وہاں ایک پیدر کو کشتی شکاری کشتی کی پکڑا ہوا تھا اس باعث سے اس
 باغ کا نام شالامار مشہور ہوا کیونکہ زبان کشمیری میں گیدر کو شالا کہتے ہیں اور ہر ایک قسم شکاری کٹر
 کا ہوتا ہے اور سفر نامہ میں لالہ امین چند صاحب شاد عمارت بھی ارقام فرماتے ہیں انگریزی میں ضمیمہ فقط
 بعد اس کے جہان جہان اور بادشاہوں اس نقشہ پر باغ بنوائے نام انکا بھی رہا یہ باغ بھی اسی باغ کی نقشہ
 بنا ہوا ہے فقط یہ شالامار لاہور سے مشرق وید بفاصلہ چار میل انگریزی کی واقع ہے اور یہ باغ شاہ جہان
 بادشاہ نے خود بنیوق تمام حسب نقشہ باغ کشمیر سے لے کر ہجیر میں بنوایا تھا چنانچہ یہ قطعہ تاریخ لاہوری
 اختتام عمارت باغ نکا کا ہے **چون شاہ جہان بادشاہ حامی دین**
 آراستہ شالامار باطرز متین تاریخ بنا کر این زر عنوان حاتم - گفتا کہ بگو منوہ خلد
 سنہ - اصل میں یہ باغ ایک باغیں سات باغ ہیں اور نام انگریز الگ الگ اول باغ انگوری تھا
 یہی جو بروہ باغ شالامار مقبوضہ بندت برج ناتھ ہے اسکو مہاراجہ رنجیت سنگھ نے دہرہم آکر کھانا
 دوسرا باغ عنایت آباد جو فیما بین انگوری باغ اور شہلا باغ کے واقع ہے اب مقبوضہ سرداران ہند
 اور جو باغ کہ آب بنام شہلا باغ مشہور ہے اس میں بھی تین باغ ملحقہ یکدیگر ہیں ایک باغ فیض بخش
 جو دروازہ جنوب رویہ اندر تبارہ درمی محل میانہ ہے دوسرا باغ حیات بخش جو محل میانہ کے درجہ میانہ باغ
 اور محل میانہ سے چند زمینہ اتر کر اس میں جاتی ہیں حسین تالاب فوارہ دار موجود ہے پھر اس میں میانہ میں کہ جسکو باغ
 حیات بخش کہتے ہیں تین درجہ ہیں ایک یہ درجہ میانہ حسین تالاب سے چار بارہ درمی یا فیضیل سے
 کہ دوبارہ دریان شرق و غرب ہے تالاب کے اور دو شمال وید تالاب برسر مقام ساون بہادون شرق
 غرب حسین سے سیر ساون بہادون کی بخوبی ہوتی ہے یہ دونو بارہ دریان پہلو سنگ مرمر کی تھیں
 سنگدلی مہاراجہ رنجیت سنگ یہاں سے اوکھاڑ کر رام باغ امرتسر میں بمقام بارہ درمی نصب ہو
 اب یہ بارہ دریان خشتی کٹری ہیں اور برسر کنار تالاب بطرف جنوب ایک تخت سنگ مرمر جسکو اوکھاڑ
 پنجرہ دار سنگ مرمر کی لگی ہوئی ہیں یادگار شاہ جہان رکھا ہوا ہے وہ حسین حیات خود اس پر اکثر فضا

نورانی ہی اس تخت کے جنوب روئے ایک حوض مربع سنگ مرمر سے ڈھکے ہوا وہ کلاں جنوب روئے اس محل کے
 بارہ دہائی محل میاں کے چار سال روئے ایک آسار حکوہ راں بجائی جدر کتہ ہیں سنگ مرمر
 کی تھوڑی کتبہ کہ رب انشاء خیر عالم گیر کو اس محل میاں میں شہر کا شراعتی تھا جانشہ ہینہ یہاں اگر
 سیر آسار کر کرتی تھی جو کہ ساعہ تھی ایک روہ اس آسار کو دیکھ کر یہ رمانی ہو روں فرمائی۔
 رہا سہی ای آسار جوہ گرا زہر حبشی + میں رحین لکھہ راہ وہ کیستی + آیا بہ درد
 نوہ کہ حوض میں تمام سب + سر اسنگ می رلی دیگر کیستی + اور ایک ایک درجہ باغ شرق
 عرب روئے تالاب حکمرانام مسہورہ طردی دودہ اور لہندی دودہ ہی موجود ہیں اور گونہ لکھی دودہ
 ٹھہر ہیں ایک حمام میہ ساہ جہاں مادساہ ہی اس حمام کے درجہ حسی درجہ اول وانی میں دو تار وادی
 تالاب میں ایک حوض علماہ حکمران شرق و غرب روئے دو دو حوض آریہ سیر و ناں ہیں درجہ کی گونہ
 ایساں حوض آب سرد یعنی حوض اور طرف شرق حوض آب گرم مقام آسلاں ماہر باغ کے شرق و وسط
 مقام ساون سہادوں کا وہ قسمیہ اکایہ ہے کہ ہر بانی گرنیکا آوار بطور ماراں مسموع ہوا ہے
 صورت انکی یہ ہے دو ماہہ دریو کی کہ حوض سر سلاون سہادوں شرق و غرب روئے ہیں ایک مربع مقام
 یہاں میں واقع ہے شمال روئے ہکا کی ایک سہ دہہ سنگ مرمر دوا حوضی و شرقی و غربی میں طاقتور
 نای حوضی حوض و حوض و حوض حوض کے اس میں حوضت حوض رکھی جاتی ہیں اور اوپر سریانی گراہ
 توسیع حوضان بطور شرق اور وانی مارتن کی طرح معلوم ہوا ہے اس کے دریاں باغ حوض
 اور راہ بانی لکھی کا اس مقام سے شمال روئے باغ حوض (اسکو باغ ہی کہتے ہیں) یہ بہرہ حوض
 سے بھی شیب میں ہے اور ان ہر سہ باغ میں سحر میاں درجہ حوضان تالاب کلاں معہ تخت ہر بطور
 چار بار ہرین جاری ہیں اس کے شمال روئے ہتالی باغ تھا اگر آب علیحدہ ہو کر ویراں پڑا ہے اس باغ
 حوض میں دو دروازہ ہر کلاں حوضین سے باقی معہ عمارتی تفصیلت تمام چلا آئی ایک شرق روئے
 دو سر غرب روئے اب شرقی حوضت سے مسدود اور عربی حوضی ان درو سے کام کالسی بہت حوضت
 خوش مانا ہوا ہے باغ کے شمال کی طرف میاں میں ایک ماہہ درجہ حسی شرقی و غربی میں ایک ایک

در میانہ تہا اور وائس مہتابی باغ میں جالی تہواب وہ بند باغ حیات بخش میں کوی دروازہ باہر
آمد و رفت کا نہیں اور باغ فیض بخش کی دیوار غربی میں بارہ دری کی شمال رویہ ایک درخوردیوار
شرقی میں بھی بارہ دری کی جنوب رویہ ویسا ہی درخوردیوار آمد و رفت مقام نگاہ خانہ کی حال نگاہ
خانہ الگ تحریر کر دینا اسکی دیوار جنوبی میں تین راہ تھی یعنی اب جہان بارہ دری میانہ دیوار جنوبی
کو توڑ کر میکر میکر جدا پٹی کشنر ہا در فی بعد خود در موجودہ نکالا ہی اسکی مشرق و غرب کی طرف
دو در تھی اور در تیسرا غرب رویہ بارہ دری ہذا کی تہا لگاب بند تفصیل دروازہ سے جدید
ایک توپہ در کلان جو دیوار پشت بارہ دری واقع اندرون دیوار جنوبی سے بہوڑ کر میکر میکر صاحب
بہادر فی تجویز کر کے نکالا ہی اور دوسرا شرقیہ اس بارہ دری کی مہاراجہ رنجیت سنگھ نے ایک در کلان
بنوایا تھا میکر میکر صاحب نے بند کر دیا گوشہ ایسان میں ایک اور در کلان مہاراجہ فی بنوایا تھا جو اب بھی
موجود ہے اور ان ہر سہ باغ کی دیواروں پر چہر جیان کلان جنگلی آٹھہ آٹھہ در محرابی مرغولی سنگ سرخ
لکھن میں باین تفصیل موجود کہ ہر ایک برجی بگوشہ لکھی اور ایک بگوشہ نیرت اور ایک بگوشہ ایسان اور
ایک بگوشہ بابت اس باغ فیض بخش کی اور دو برجیان بگوشہ ایسان و بابت باغ فرخ بخش میں چہاں تھا
باغ خوشحال رویہ باغ فرخ بخش غم آباد مقبوضہ سرکار ہے اگرچہ ہمیں نعرک میں لیکن زراعت ہوتے
ہے اسکی دیوار میں بھی اب تک میں گر بوقت سرکار انگریزی نیلام ہو کر میلارام کی اتھہ فروخت ہوئی
ان ہر شش باغوں میں اشجار پر غم تجر ساتوان گلابی باغ یہ باغ گلزاری جو غرب رویہ شالا مار
دیوار دیوار تہا اس میں فقط گلزاری ہی تھی اب اسکا نام و نشان نہیں

حال وجہ تعمیر باغ ہذا

حسب تحریر مرقومہ بالا بعض تو کہتے ہیں کہ یہ باغ نمونہ باغ کشمیر پر بنا ہے اور بعضوں کا مقولہ قمرین
قیاس ہے کہ اگر دہ شاہ جہان بادشاہ واسطی زیارت روضہ مقدسہ حضرت جہانگیر بادشاہ کی
سنگے اور بمقام شاہرہ باغ دلکشان جو غرب رویہ مقبرہ حضرت شاہ جہان گیر واقع ہے شب باین
ہوئی اور سرت انہوں نے خواب میں ایک ایسا باغ دیکھا کہ حکا در جہ بالا ہی پانی اگر اور در جہ نشیب سے

ہو کر مامور نکلتا ہے اور لوگ اس باغ کو ارم کتھی ہیں جس کو صریحاً یہاں اوشی تو لوٹ علی میرزا علی
 اور لوٹ فاصل حال کو تمام مال جواب کہہ سلیا اور مرایا کہ کسی مقام ایسا تلاش کرو کہ جہاں باغ
 تیار ہو سکے اہوں کی تلاش کرتے کرتے ترقیویہ لاہور اور عروہ اسحاق پورہ جگہ مطلوبہ دریافت کر کے
 اطلاع محمد متھوڑی حکم سہی ہوا کہ لوٹ علی میرزا علی اس باغ کی ہر دریائی راوی سے لاد
 عمامہ وہ اسکام ہرستہ ہو کر علاقہ ساہ لوری ہر بیاں لایا اور لوٹ فاصل خاں میر عمارت اس
 باغ مہور ارم کا مقرر ہوا اوسے ایک شخص حالی معاری لقمہ باغ تیار کر کے بعد حصول
 مختاری عمارت اسی حالی کی کی حاجہ قبر اس استاد حالی کی ہر رنگا کی قبرستان کی عرب روئے
 اور حال اسکایاں حال باغ میں مدیجہ اور ہر رنگا حوالک اس میں کاتھا اسکوا عمارت
 مقرر کیا حاجہ وہ اس حدت میں مصروف ہوا اعداد اس یہ باغ تا عہد محمد شاہی ترقی پیراؤ آباد
 اعداد ان روئیو رالی لایا حتی کہ سماعت بادشاہ گردی بالکل دیراں ہو گیا کتھی میں کہ باغ میں کی آہ
 عربی میں ایک حوص حاصل سک لقمہ کاتھا حاجہ عہدین حاکماں حافظ محمد عظیم اللہ کی حوالہ لاد ہر رنگا
 سواماں یہاں کاتھا واپس حاکم کی کے اس حوص برائیک کھریل بل بادہی کی سا جھوڑے تھی
 تاکہ وہ حوص پنچہ ظالماں سے محفوظ رہے اور سیر ایک شخص مسی سعید کی حوصی الاصل شفیق تھا لہذا سکے حاکم
 کی آگے اس حوص کی عمری کی اور استرا اس حوص کو اکٹرا کر حاکم کو بلو ماس دوخت کیا اور بل
 دوبارہ نامی میں اس باغ کی سبب اکٹرا کر ٹھنڈا رو کی پاس وخت کئی سحان اللہ کیسی ہیچ مدد کرنے
 حسم حاکم تھیو گار بادشاہان سلف کو یوں برما کر دیا اویسح لویو تو ہی حركات ان ظالموں کی
 باعث تشریف آوری مہاراجہ رحمت سکے کی ہوئی یعنی حب ایسی ایسی یادگار ساں سلح لہا
 فریادیں کرنا شروع کیا تو رگکان ہی بحسن و کویم بخش کو یہاں مہاراجہ باگوار گد را دہوں باہم
 یکصلاح ہو کر مہاراجہ رحمت سکے کو بیام ہجا کہ لاہور میں اگر قالص ہو کر اس اقرار برکہ آتی ہے
 اس باغ کی آمادی برمتوہ ہوتوہ محکم ہی اس مصلحت میں ترکیب تھا حاکم احوال نواں کوئی
 معصل تخریر ہو چکا ہے مہاراجہ رحمت سکے یہاں حاکم ہو گیا تو اسکی آبادی بر حسب الاقرار

گمراہ نہ ہی اور ایسا آباد کیا کہ اب پہر ظاہر ہے آفرین باد بین بہت مردانہ اور کتین
مکان نگاہ خانہ شہلا باغ کے شر قرویہ جو مقام نگاہ خانہ میں دراب تمام
 لوگ اسکو نگاہ خانہ کہتے ہیں اسکا وجہ تہہ اور حال یہ ہے کہ گردنواح اسکی بطرف شمال جنوب
 دو دروازہ کلان ہیں اور گردنواح چار دیواری خستہ بوقت شاہان بہان حاضر فوج کی ہوا کرتی
 تھی اور دستور تھا کہ ایک دروازہ سی فوج آتی اور دوسری سے نکل جاتی تھی اور بادشاہ
 بارہ درمی واقع غربی طرف نگاہ خانہ میں بیٹھ کر ملاحظہ فرمایا کرتے تھے اب وہ بارہ درمی
 گر گئے تھے مگر پہر جناب سرسبز کی کرنیل لائسن صاحب فر تعمیر اسکی کرا دی اور بعضوں کو تروک
 یہ ہے کہ اس مقام میں ایک بارہ درمی متصل دیوار غربی نگاہ خانہ کو موجود ہے اسکی دو در
 بالائی قبیلہ سقف ہو بہو دوری قبر کے موافق ہے وہ اس خیال سے بادشاہ فر بنوائی
 تھی کہ اس پر نگاہ ڈالو سے موت اور قبر بار ہے اسواسطی اس مکان کا نام نگاہ خانہ مقرر ہوا
 یہ وجہ قیاس کے قرین ہے کیونکہ ایسا ہی ایک مکان رو بردی تخت واقع قلعہ لاہور
 جنوب رو یہ تھا اسمین راقم الحروف فر بھی قبر بنی ہوئی دیکھی تھی اور عام کالانعام اسکو بھی نگاہ
 خانہ کہا کرتے تھے اکثر شاہان سلف کا دستور تھا کہ ہر عیش گاہ کے سامنے ایسا نشان بنوایا
 کرتی تھی تاکہ موت یاد رہے اور نفس مغرور ہو کر ظلم نہ کری۔ مختصر حال عمارت شہلا باغ یہ ہے
 کہ گردنواح تمام چار دیواری پختہ کا جب پیر چہہ برجیان نام سنگ سرخ سے بنی ہوئی ہیں اب
 آتم درآمد و رفت جنوب رو یہ بر سر شرک امر تشر ہے آگی وہاں ایک خوابگاہ تھی اب اس
 خوابگاہ کے جنوبی دیوار کو بہاڑ کر یہہ دروازہ لگایا گیا ہے جنوب رو یہ اس دروازہ سے نہر
 آتے ہی اسکی غرب رو یہ ایک مکان اصل بنایا ہوئے آگی بہان یعنی غرب و شمال رو یہ اصل
 ایک دروازہ کلان شاہی بنا ہوا تھا اب جو گمراہ کیا ہے اب نہر کے شر قرویہ چند دو کانات ہیں
 یہ خوابگاہ حسین سے دروازہ نکالا گیا ہے تمام سنگ مرمر سے بنی ہوئی ہے اس خوابگاہ کو
 بطرف شمال میں دہن محرابی میں دہن میانہ کے برابر بطرف شمال بطرف اندرون باغ نہر جاری

ہی اوسیں تمام رازی گئے ہدی ہیں لب بہر سی طرف شرق و غرب تمام سمتہ نامی اسرار
 سر مار اور طرف شرقی اسکر ایک چاہ بہایت سرس اور سر و آب اس چاہ کو درامی کہہ دی گئے
 ہیں کہ یہ اسکی داس ایک درخت آسہ نام درامی کہڑا ہے کہتی ہیں جس تہوڑی دور اس
 مدرس سے حایں نواک مالاب مسکو گرد و طور حلیا پھر طلع بہم ہی کہ اس خود سر بہر کر سر
 مار حواہ گا ہیں سی طرف جنوب وہی حواگاہ ہے کہ میں سے اب در و ارہ نکلا ہے
 اور طرف شرق و غرب حواگاہ ہیں شتی ریمتہ کار حین نوارہ ہر سے ہوی ہیں حواگاہ محل
 مسادہ میں تمام مدرس سک مرمر کا بہایت روح افریدی اس محل میانہ حواگاہ میں طرف شرق
 و غرب دوریہ محرم جا بکو دوسرا باغ میں اس حواگاہ کی میں دس کلاں طرف جنوب
 او میں طرف شمال اور ایک ایک طرف شرق و غرب شمالی دہو کی مسادہ میں باہر کطرف
 و شمال **شرح زمین محدودہ شہلا باغ** میں باغ
 فیض جس ریرا حواہ مسادہ حواہ ہائے سمتہ و عبرہ مدرس تفصیل شجریا ریرہ استخار حواہ جس
 مدلیہ سگہ سراقہای سمتہ و عام عے کل سکہ ریس باغ حواہ جس ریرہ استخار حواہ جس
 میں مدلیہ سگہ حواہ عے کل سکہ ریس باغ حواہ جس ریرہ استخار حواہ جس
 حواہ و مالاب سکہ کل مام سکہ حق توہوں ہی شجر اگر مردوس بر روی ریس است
 ہیں اوس است بہت مکان **تکیہ مائی بہاگی شاہ** یہ مکان مشرق و بہر ہوا
 متعلقہ موضع میرا دی کہو ہی ہے اول بہاں تمام زمیں و مراہ پیر آنا و تہو تہو بہار تہو ولس سکہ
 و درارت سر و ار و اسر سکہ مائی بہاگی ہے بہاں ایک حواہ قدیمہ موسدہ جاری کرایا اور صرف در
 حواہ ایک کوٹہہ حشر ہی ہوا یا اور مصلح دوسور دیہ اسی گرہ سے حج کر کے بہر میں ہوا کر اسے
 بعد ازاں اسی نواسہ الہر جس کو ایام حاد م سا کر و ناں مٹھایا اور اوسکا نام بدل کر دیا دی ہا
 رکھا بہ الہر جس پہلی فوج دوسورہ صاحب میں سر حٹ دیو اسگہ مہا لہ مامری مسخر تھا اسکا
 میں مل ارماری مائی بہاگر شاہ میں مدرس عام گھر موسدہ ایک نور شاہ بعد اور دوسرے

نکسہ بہاگی شاہ

میرن شاہ اور میر سے معصوم شاہ سیدان تسمیٰ پہن آزاںجا کہ بوقت بہار آجہ بخت سنگ
 بہہ مائی بہاگی مجذوبہ صاحب کمال شہور تھی اور اکثر لوگ غریبا اور امرا اوسکو کرامت کے معتقد
 تھے لہذا قدری حال اسکا لکھنا مناسب متصور ہوا۔ واضح ہو کہ بہہ مائی بہاگی قوم راجپوت
 مناس سے ساکن قدیم موضع سنگوتا علاقہ بٹالہ کی تھی بعمر بیست سال کے سنہ ہجری میں
 شادی اسلی برادر عین ہوئی بعد قحط سالی ملک پنجاب کے جسکو ڈھائی سیرا کال کہتے ہیں
 واقع ہوئی اور تمام ملک درہم برہم ہو گیا کہتے ہیں کہ اوسوقت مان بیٹے کو نہ سنبھالتی تھی بہہ بہاگر
 مع والدہ اپنی منجات جلیان کے وٹالہ سے جلا وطن ہو آئی اوسوقت اتفاقاً مسمر سندوک
 واس و اتارام و پرتیم واس مہتان کو پستان سے مع جمع فقیران ہند امرنسر کو چلا آتے تھے بہہ
 ہمراہ اونکی ہوئیے اور گدائی کر کے اوقات بسر کرتے رہے اہر شاہ نواسہ اسکا بیان کرتا ہے
 کہ کہا کرتے تھے کہ اوسوقت میں چٹونکے دونی بنا کر میں اون مہتوں کو دیا کرتی تھی اور وہ حسب
 معمولی خود اونیں دال وغیرہ ڈل کر کہا پا کرتے تھے اور اپنا پس خوردہ دیدیا کرتے تھے جلیان
 والدہ اسکی تو بیاعت سرمد گر سنگر راستہ میں مر گئے اور خود مائی بہاگی ہمراہ مہتوں کو امرنسر میں آ پہنچے
 اور چند روز امرنسر میں رہ کر پیر بارہ برس کے لاہور میں آ گئی اندرون دہلی دروازہ کنچن پٹی
 عالم جوانی اور حسن خدا داد تھا لوگ اسکو چاہ کرنے لگے مسمر جانی غدا مال سے تادیت پندرہ سال
 دوستی اسکو رہی پیشہ طوائفان کرتی رہی اس عرصہ میں اسکو پیٹ سی دو لڑکیاں ایک بیوی جو
 اور دوسری نور پھر سے پیدا ہوئیں بعد ازاں راجو پھل کہا رہی کے ساتھ رعبت دلی اسکو ہو گئے
 اس اثنا میں دو دختران مسات جہر نشان اور ایک بیبا نور محمد نام پیدا ہوئے اوسنہ دوکان میں
 شراب فروشی کی ایک دہلہ دروازہ کی اندر اور دوسرے اندرون شاہ عالمین دروازہ جاری کین
 اوس سے وہ مالدار ہو گئے دو لڑکیاں اور اسکو کہہ میں پیدا ہوئیں ایک جی ائی اور دوسرے
 نور پھر جو امی کو شادی موضع سیجی نگر میں جسکو اب جاہل آیا نگر کہتے ہیں مسمر بکھو دلہ
 غلام کلال شراب فروش سے ہوئی اور نور پھر سے طوائف بن بیٹھی بعد اوسکی مائی بہاگی

مچی وہ ہو کر تمام مال و سماع اسالٹا دیا اور پھر مگر شکم سے یہہ آہی بخش حواس مالک نکال
 ماہے ہندو ہوا ہر انا مخلوقات نقد جس لیکر اوسکر حدت میں حق حق متوں تمام حاضر ہو کر لگی
 مدد کے بعد ماہر سے کہی کہو نہ ہی نواحی ساہ مدر اور کہی موضع محمود ٹوٹی میں یہ
 لگو ہر موضع حوض سعید میں سکوت اصیار کی سندہ سندہ دیاں بہد درت آہی سمودار ہوئی
 کہ ستہرہ اسکا مہاراحہ رعیت سکے یک ماہو پوچا حتی کہ روپیہ لیکر وہ لہری ماد ساہ حاضر الحد
 مائی بہاگی ہوا اور ہلر دفعہ ماسور روپیہ اسکی مدر میں میں کیا اور ہر ہرہ طرقتہ اصیار کسا کہ جو
 طالب و مدار جاما و سکوا سٹیں مار کر مٹا دیتی جہاں سچہ مہاراج بہر کسی مارا میٹیں کہا کہ اس مائی
 بہاگی کے اگر آگے بہاگی پھرتے اگر اورو مندوں نے بہاگی کے آگے بہاگی کو ایسا بہاگ تصور
 کیا اور جہاں شیر اور بہاگ ہونے تھے مائی بہاگرو دیاں بہاگی مائی تھی اور جب مہاراحہ
 مرگس والی سال ہی سمت اہارہ سو نوی میں سمار ہوئی لو مار ماراحہ دیاں سکے و راحہ سچیت
 سکے حسب الطلب مہاراج اسکو ملائے آئی لو بہب بعد و جس مدر نہ کیا مکر وہ اوکے ساتھ سرکار
 کی ماس نہ گئی آخر مہاراحہ کہہ کہ سکے انکو سجد ہو کر ہمراہ لیکر تو وہ گیارہ روز تک سرکار کے پاس رہے
 اور حسب الحکم سرکار صیاف طبع کو واسطی راج و ثاب ہوئی رہے انعام مہاراحہ رعیت سکے کو گوہ آرام
 ہو گیا اسکی سکر یہ میں ایک تویلے عرف دس ہزار روپیہ مائی بہاگی کو کوٹ سعید میں ہوا
 ہر نو اسکے بہاں مام وزیر و امرا و مراد و اہل و سلا متب و روز رمارب طاہرے
 و ما طمی کے واسطی حاضر ہوئے لگے اور حسب اسکی کہ خود حاکم وقت اس کا
 معتقد ہوا آوازہ کرا متب و خوراں اس کا دور دور تک پہنچا اور بہت لوگ اوس کی
 تریف سے رطب اللساں و عدب الیاں ہوئی اور مائی بہاگی ہر حسد لوگوں سے بہاگئے
 تھی لاگس لوگ اوسکا چہا بہر ہر تھے اور رات دن کوگوں کا ہجوم اوسکی پاس
 رہا بہا بہت امرا و رؤسا نے لاہور میں راحہ دیا ماہرہ سرداراں سدا مالوالبہ
 اور راحہ دیاں سکے وغیرہ اکثر استخاص اوس کے ماس آمد و رفت رکھتے تھے

راجہ دینا ناتھ کو مائی بہاگی نے سن اتھارہ سو اٹھائیس عیسوی میں کہا کہ یہ مکان تکیہ بنوادو
اور سنی یہ مکان بنوادیا کرو نواح چار دیواری خشتی جسکو پٹری سفید چونگچ طول و عرض سو گز
مربع ارتفاع اڑھائی گز اب وہ چار دیواری گر گئی اب صرف چوتھرہ خشتی موجود ہے جسکا طول
پچیس اور عرض بیس اور ارتفاع دو گز چوتھرہ کے چار طرف ایک دیوار مرقع بطرف جنوب
وشرق و شمال زینہ مدور خشتی اس تھرہ پر جب زینہ شرقی سے چرین نو شمال کی طرف تین گز
خشتی ان کو ٹھون کے اگی چاہ چرخ دیوار او سکر غرب کی طرف ایک چار دیواری جسکا طول پانچ
اور عرض تین گز اور ارتفاع دو فٹ اس میں چار قبرین چونگچ ایک مائی بہاگی دوسری نور پری اسکے
دختر جسکا بیٹا الہی شاہ قابض مکان ہے تیسری نور ابن مائی بہاگی چوتھی آہو شاہ کی چار دیواری
کے شمال کی طرف ایک اور چار دیواری خشتی جسکا طول و عرض سات گز مربع ایک گز
مرقع اس میں بطرف غرب ایک قبر سائین بورقہ شاہ قادری کی حویبت اجہا نقیر سر اپا نو محل
نو کھرہ میں رہا کرتا تھا اس چار دیواری کے اندر ایک اور چار دیواری خورد اس میں دو قبرین
ایک معصوم شاہ اور دوسری میرن شاہ سیدان شمس کی بہہ مائی بہاگی سن باک
سو چہا سٹہ سچرے مقدس میں بتاریخ دہم ذیقعد رومی نامی عالم بالا ہوی مرقع جنوب رومی
اسکے ایک چاہ چرخ چوب والہ زمین متعلقہ اسکے تین بگہ مزرعہ سرکار سے واگذازا فہام
مکان باجلاس سٹراجرٹن صاحب بہادر سادات شمس نے اس مکان کا دعویٰ کیا تھا مگر

خارج ہوا اس تکیہ میں اشجار مفضلہ ذیل متوہین مشرق ^{۱۵} گوندیان ^{۱۲} کیکر

برنا ^{۱۱} بونہر ^{۱۰} بکائین ^۹ سمورا ^۸ مٹہ و سنگتو ^۷ بقیہ ریل و چنبہ

چند رات موضع اجہرہ کے گوشہ مشرق و جنوب میں ایک مکان پر سنگاہ بنود مسیحی
بفاصلہ تین میل لاہور سے ہر غزہ ماہ ایک دن رات کو بلکہ ہوتا ہے اکثر لاہور اور گرد نواح دیہات
کی ہنود زن و مرد مانہا ٹیکو کہوا سٹے آتے ہیں اور چڑاوی جڑا تے ہیں فی زمانہ قابض اس
مکان کا سبھی بادابوٹی ناتھ بہہ مکان خاص جائی نشست لچمین جی برادر اجداد محمد کا ہی

انہوں نے ایک دفعہ یہاں آکر استراحت فرمائی ہے حال تحصیل اسکا سلیمہ وچ ہوگا اس کا
 مشترکہ راج بطور کوٹھری کے صدر بیچتہ سا ہوا جو کہ میں تمام رات چراغ روشن رہتا ہی اس
 صدر کی دیوانہن پر تمام گرد و لاج نسا و بیگمیش و ہوماں و سپرو اور کس مہاراج دہشتا ہو چڑو
 وراہ رسالو وراہ ہوڑی و میرا سجا اور گوردانک اور کور کہہ ماتہ اور محمد رمانہ ہوگی و عروہ
 آگلی میں لگو درخت پہل و لوٹ عظیم العامت گردا و سکی چار دیواری بہت اچھوڑ ہوئی ہے اور
 سے ساہ وٹ اور ماہر سے مارہ وٹ مربع شری خویہ کچ سعد طول اسکا میں گرا و بر من خود
 در وادہ شمال رویہ کے آگلی ماسح ریبہ دو و طرف ریبہ کے والاں بیچتہ حستی والاں شرف و ہر
 درہ سالم اور جنوبی دورہ نو سجدہ ماہر اس حاطہ کے ایک کو اجاری سائل ساٹھہ یکہ اور
 سہلہ او کے کس سیکہ نصیبہ العام مامام مقام اور باقی میں حیات ما و اوٹی ماہہ کے معاد
 و واکد ار ہے ماسوا اسکے ایک اور ماہ جرحیدار جاری اسکے پاس طرف شمالی میں
 سجادہ میں اوں کے سوہ رویہ ایک اور مکان چار دیواری مکان بیڈارہ اسکا طول یہ گرا و
 عرق ہے گرا و شمالی اسکا خام اس چار دیواری کی اندر میں والاں سیمہ و بہہ حاطہ میں معسل
 دیل مڑیاں جو کیوں کی موجود مدہ ماتہ مہرئی ماہہ ہوتہ ماہہ شدہ ماہہ شہج ماہہ
 ہتول ماتہ اوگہر ماتہ اسکے اندر دو درخت لوتہ اور ایک درخت پہل عظیم العامت
 خود دور سے نظر آتے ہیں بہہ ٹوٹی ماتہ ہوگی کس پہا ہے شجرہ اسکا بہہ ہو کہ ما و اوٹی ماتہ چل
 ہول ماتہ کا اور وہ ما و اسہد ماتہ اور وہ ما و ماتہ ماتہ اور وہ ما و اسحت ماتہ اور وہ ما و
 ان سیم کا جو کہ اس مکان میں صدر لچیں جی کا ہے اسوا سطر حال اسکا سطر ماس وچ پل
 کیا جاتا ہے۔ واضح ہو کہ لچیں سے صاحب حقیقی یہاں راہہ را محمد کے نہی حادان اکا سچ
 مسی استہوڑی استاد سے حال انکا یوں ہے کہ اس حادان میں پہل راہہ اچھوٹک ٹرا راہہ ہوا
 او سکر راج و دانی بھی دارالسلطنت او دہا یوری ریبہ کمارہ خود ہی ہے اسکو سور کا مٹا
 کہیں ہیں سدا و سکر جو حوا و لا و اسکر راج کر لی رہی مام او کی بہہ میں اچھوٹک کا ہٹا و لکے

او کے بعد اوسکا بیٹا برن جی او کے بعد اوسکا بیٹا کالست او کے بعد
 اوسکا بیٹا انی ماش او کے بعد اوسکا بیٹا راجہ بنو او کے بعد اوسکا وشیو کشیو
 او کے بعد اوسکا بیٹا رور او کے بعد بیٹا اوسکا بہار رور او کے بعد بیٹا
 اوسکا بنو ماش او کے بعد بیٹا اوسکا اوسٹہ او کے بعد بیٹا اوسکا برور وشیو
 او کے بعد بیٹا اوسکا گول ماش او کے بعد بیٹا اوسکا درلو ماش او کے بعد بیٹا
 اوسکا بنی سچ او کے بعد بیٹا اوسکا مکینہ او کے بعد بیٹا اوسکا سنگناس
 او کے بعد بیٹا اوسکا پر سچ او کے بعد بیٹا اوسکا کک ماش او کے بعد بیٹا
 اوسکا مان وانا او کی بعد بیٹا اوسکا پور کیش او کے بعد بیٹا اوسکا زوشل وشیو
 او کی بعد بیٹا اوسکا انارن او کے بعد بیٹا اوسکا پر کپہ وشیو او کی بعد بیٹا
 اوسکا ہر سچ او کے بعد بیٹا اوسکا وشیو مان او کی بعد بیٹا اوسکا زوشل وشیو
 او کی بعد بیٹا اوسکا تر مارن او کے بعد بیٹا اوسکا ترنگو او کی بعد بیٹا
 اوسکا ہری چند او کے بعد بیٹا اوسکا وپرشو او کی بعد بیٹا اوسکا ماربت
 او کے بعد بیٹا اوسکا بنجو او کی بعد بیٹا اوسکا بچے او کی بعد بیٹا
 اوسکا زورک او کے بعد بیٹا اوسکا برگ او کی بعد بیٹا اوسکا باہو
 او کے بعد بیٹا اوسکا گر او کے بعد بیٹا اوسکا ساٹھ ہزار بیٹا تہا مکرو لی عہد کا
 بنجس او کے بعد بیٹا اوسکا آنس مان او کی بعد بیٹا اوسکا دلپ
 او کی بعد بیٹا اوسکا پکیرت او کے بعد بیٹا اوسکا شرت او کی بعد بیٹا
 اوسکا ناہاگ او کے بعد بیٹا اوسکا غبریش او کے بعد بیٹا اوسکا سندھو وپ
 او کی بعد بیٹا اوسکا اوتاش او کی بعد بیٹا اوسکا رت پرن او کی بعد بیٹا
 اوسکا سرکپش او کے بعد بیٹا اوسکا سوداس او کی بعد بیٹا اوسکا کل ماہیا
 او کے بعد بیٹا اوسکا سیک او کے بعد بیٹا اوسکا ہر کوچ او کی بعد بیٹا

اوسکاوش رتبہ اوسکے بعد بیٹا اوسکا الی بہہ اوسکی بعد بیٹا اوسکا دوسوا بہی
 اوسکے بعد بیٹا اوسکا کت دانگا اوسکے بعد بیٹا اوسکا اور کہ ماہو اوسکے بعد بیٹا
 اوسکا رکبو اب اوسکی اولاد آٹنگ رکبو سی کہوتے ہی اور پہلی سو بہی
 منی مشہور تھے اس رکبو کا بیٹا راجہ اوسکا دوسکی اوسکا راجہ دوسے بیٹے

اس کے چار بیٹے رام جید راو لچس اور بہرہ اور سترہ اس سولہ عہد تخت منیں مری
 راجہ بیوی حال معصل انکا کتاب راجا وغیرہ میں مدح ہے حب عقیدہ اہل ہندو تو بہ تریتا
 میں اوتار ہوئی ہیں چاسچہ تو مارو سہو یعنی باؤ کار جنگ وہ مر اسوہ کی حالات کا مودہ ہے
 الیبت سدا بعد حب راجہ راجہ راول کو مارا خود مار پوری میں اگر راجہ راجہ اور ملک کا سدا
 سولی کر لیا تو کسرا عتسی ایسی استری سیتا جی کو مارا ص ہو کر موماس بیوی دس نکالا دیا
 اس حالت میں ایسی بہانی لچس کو کہا کہ اسکو گاڑی میں بٹھا کر کسی جنگل میں جھوڑا وہ حب الحکم
 سدا کو گاڑی میں بٹھا کر طرف لاہور روانہ سوقت یہاں جنگل بہالی آیا اور کسارہ درما می راوی
 اسکو گاڑی سے اوار دیا وہ معام مال یگ رکبو ج کے آگئی اوس رکبی کا نکاں مسکوہ امک جہاں
 لاہور میں جہاں سیدایتی ہی ساہو ہے عہد مہاراجہ اوسکاں کی بہت قرب ہوئی ہیں مدد حرج
 کسواسطی جاگیر تیاہتہ ملی ہوئی ہے حب لچس جی سدا کو یہاں جھوڑ کر اوس ہی نو اس نکاں میں
 جہاں اب بہ معام جید رات ساہو ہر اگر راجہ راجہ سگوٹھ اور درمی آرام فرما کر زوانہ خود مارو سدا
 نکاں خواں گاہ لچس جے کو کوکوں سے سرک ساکر اپنی ریشٹس گاہ مایا حو مکہ بہ باب بہت بڑی ملی تھی تریتا
 امک کی بہرہ لچس معصل حال ہیں کہلانا اسقدر کہ سمب سترہ سو دس میں یہاں ماو دہ ماہہ جہاں
 ماما تہ کا آنا اوسو ت یہہ نکاں دیریں مرہا صرف مڑی سی ہوئی ہے مدہ ماہہ لی اگر کرد لواج اسکا چار دوا
 سکا طول عرص اور ترخر ہو ہے تار کر ائی اور درساں اس کے گھسہ ہی ہوا اوسکی سمب سترہ
 سو ساٹھ میں مدہ ماہہ مر گیا مڑی اوسکی شمال روہ اس نہاں ہی اوسکا حد مڑی ماہہ کہ مڑی
 ہوا پندرہ چاس سال کے سمب اہارہ سو دس میں وہ ہی مر گیا اوسکی سچ ماہہ پندرہ اوس کا

گدی نشین ہوا اور سمت اٹھارہ سو پچاس میں مر گیا بعد اوسکی پھول ناتھ گدی نشین ہو کر پیر پچاسویں
 سال سمت اویس سو ایک میں فوت ہوا بعد اوسکی بولی ناتھ المشہور بالاک ناتھ موجودہ چیلہ اسکا کیکر
 نشین ہوا سو اسی آمدنی زر معامی بروز چندرات جو ریرین آتی ہر کچھ نقد و جنس و سجاتی ہیں اوس
 روز پچاس ساٹھ آدمیوں کو کہا نا دیتا ہے یہ جو گوون کو بیان اور رات کو موضع اچہر میں رہتا ہر اب
 تک اسکا کوئی چیلہ نہیں جسکو یہ چیلہ بنا دیکھا وہ مالک مکان ہو گا ذکر اول اور اجہ راجہ چند
 راجہ رام چندر کے دو بیٹے ایک کشاور دوسرا لوہوتی لوہوتی شہر لاہور آباد کیا اور کٹکٹو کشور جو بالفعل
 قصور مشہور اور وہ بعد راجہ رام چندر کے اجود نامین گدی نشین ہوا اوس کا بیٹا اونٹھ
 اوسکا بیٹا ت بد ہوا اوسکی بعد بیٹا اوسکا نس اوسکی بعد بیٹا اوسکا راجہ ناتھ
 اوسکا راجہ بندانک اوسکے بعد بیٹا اوسکا راجہ کیم دھنوان اوسکی بعد بیٹا اوسکا دوار کا
 اوسکا آہنی پنج اوسکے بعد بیٹا اوسکا راجہ کوروا اوسکی بعد بیٹا اوسکا راجہ پر پتر
 اوسکا راجہ دل اوسکے بعد بیٹا اوسکا راجہ جمیرل اوسکی بعد بیٹا اوسکا اکھنہ
 اوسکا وجر ناتھ اوسکی بعد بیٹا اوسکا شنک نا ہو اوسکے بعد بیٹا اوسکا دتہ نا ہو
 اوسکا راجہ دشویش اوسکی بعد بیٹا اوسکا راجہ برن نہوا اوسکے بعد بیٹا اوسکا راجہ پوش
 اوسکا دھور ستیہ اوسکے بعد بیٹا اوسکا اب چرن اوسکی بعد بیٹا اوسکا راجہ شکرہ
 اوسکا راجہ باور اوسکی بعد بیٹا اوسکا پر شوشت اوسکی بعد بیٹا اوسکا سو سندھی
 اوسکا امرتہ اوسکے بعد بیٹا اوسکا مہاشیوا اوسکے بعد بیٹا اوسکا بردہ وال
 اوسکا بردہ شان اوسکی بعد بیٹا اوسکا پور کہپ اوسکی بعد بیٹا اوسکا راجہ دتس
 اوسکا دتس دیوہ اوسکے بعد بیٹا اوسکا پرتی دیون اوسکے بعد بیٹا اوسکا دیو گر
 اوسکا شہایو اوسکے بعد بیٹا اوسکا بروست تہا اوسکی بعد بیٹا اوسکا ہانورتن
 اوسکا سو برنگ اوسکی بعد بیٹا اوسکا مردیوا اوسکے بعد بیٹا اوسکا سو نا کتر
 اوسکا گنیش نو اوسکے بعد بیٹا اوسکا انر یکہ اوسکے بعد بیٹا اوسکا شورن

اوسکا اہست اوسکی بعد مٹیا اوسکا مرده راج اوسکی بعد مٹیا اوسکا راجہ دہرم
اوسکا کر پچے اوسکی بعد مٹیا اوسکا سر پچے اوسکی بعد مٹیا اوسکا سپے
اوسکا ساکنے اوسکی بعد مٹیا اوسکا راجہ گروہ دیں اوسکی بعد مٹیا اوسکا اٹل
اوسکا پدیں جہت اوسکی بعد مٹیا اوسکا سرک اوسکی بعد مٹیا اوسکا کدک
اوسکا سورتنہ اوسکی بعد مٹیا اوسکا سو متر اوسکی بعد مٹیا اوسکا اسطر مادگار کیے
ہوڑا سا حال اودام راجہ ہاشمی سند کا تحریر کرتا ہوں کہ مکہ مکہ ہندوستان قدیم سے اہلس
مقصہ میں رہا ہی اور رام چندر کو اولاد میں راجہ پارسورس راجہ رادو پیر و تشرل لایا محض حال کا وجہ درج
ہو

احوال خاندان راجہ ہاشمی ہندوستان

ہندو کی تواریخ سے معلوم ہوا ہے کہ قدیم سے ہندوستان میں دو خاندانوں کی راجہ تھی ایک سورج
یسی سورج کی سل دو سری چندر سی یسی چاند کی سل سورج منوں میں سوراجہ اچھو اک منو کا بیٹا
حسی خاندان سورجیسی میں سلطنت قائم کر اول ہندوستان میں آکر راجہ ہوا اور اچھو دیا اودہ کو تو اچھو
اور اوسکو اولاد کا دارالار مارہ راجہ سا گیا بعد ازاں ہندوستان میں مدہ آیا اور رام فاضل اچھو کی بی بی
ہو کہ سورجیسی راجہ ہوا اس سے خاندان چندر منسی مترویج ہوا دارالخلافت اس کا ہر اک مہسکا
اب الہ آباد کشتی بن گیا یا واضح ہو کہ راجہ اچھو کی بی بی کا نام راجہ رام چندر ساون گندھ سستی میں مکر نام
اور پر سورجیسی ہی ہیں جس عقیدہ اہل ہندو کے نامہ انکار تباہی ہو کہ بعد لاکھ ہاشمی سال گذرے جس اور
ہندوستان انگریزی کتب میں کہ بہ اچھو اک مہسکا اوسکو کو ہی کتب میں سن عیسوی سے دو ہزار یا دو ہزار دو سو
میں پہلے ہندوستان میں آیا جس سے امرام چندرستانوں راجہ ہو کر جہو کھل لیکھ راجہ راجہ
کہ اگرچہ تو جس میں اختلاف ہو مگر اس پر اگر مہسکا ہیں کہ راجہ رام چندر مارہ سورس پہلوس عسوی
سی ہوا ہے کیونکہ مسرت لی صاحب کو کہ علم نجوم ہندوی میں بہت دشکاہ رکھتا تھا راجہ کی راجہ
کو جو کہ دال میکہ کو لکھا ہے خوب تحریر سے ملاحظہ کر کے مہسکا کو لکھ کو س عیسوی کو سو اکسٹھ میں پہلی ٹہرا ہوا
راجہ رام چندر لی شک ٹھہرا اور راجہ خاندان سورجیسی کا ہستم وچاچ ہا اسکا شادی مہسکا کی

راجہ جی لڑکی سے ہوئی وہ بھی سوچ بنسی راجہ تہارام چندر کو اپنی سوتیلی والدہ کے مکر سے بنی باس لایا
 جنگل میں نکالا گیا لاجا اپنی رانی سمیت جنگل میں چلا گیا دمان سے راون جو راجہ سنگھ کیب کا تھا اوسکو
 جو رو کو ورغلان کر لے گیا بعد ازاں راجہ چندر نے دکن کے ملک سے سمندر پر پل باندھ کر سنگھ
 فتح کیا اور انکو مار کر اپنی رانی پہنچایا بموجب قول مورخان انگریزی کے بھیہ رامائن وغیرہ میں تحریر ہے
 کہ رامادیوتا تھا اور اکھشون سے لڑا یہ مضمون شاعرانہ ہیں وہ کہتے ہیں کہ زمانہ سابق میں ہندوستان
 راجہائی بہادر کو دیوتا کہتے تھے اور اونکی مخالفوں کو اکھش کہا کرتے تھے کیونکہ دیوتا دن کو انہوں سے لڑنا
 حقارت ہوتی ہے فقط **حال خاندان چندر بنسیان** اسپر تمام لوگ متفق ہیں کہ
 چندر بنسی پہلے بدہ کے مذہب پر چلتی تھی بعد چندی برہمنوں کو دیوتاؤں سے بزرگ جانتی تھے کیونکہ اس
 سی پہلی چہترہ اور برہمن دونوں بزرگی کا دعویٰ کیا کرتے تھے اس سبب سی باہم اکثر کشت و خون لڑائی
 تھی راماکے پہلو سورج بنسیوں میں ایک بڑا زبردست راجہ پرسرام پیدا ہوا جسنی چہترہ لوگوں کو
 عارت کر کے ہندوستان کے شمالی سمت میں برہمنوں کو بڑا اختیار دیا اسکی شکرگزامی میں
 انہوں نے اوسکو دھرم اوتار خطاب دیا مگر بعد ازاں چہتریوں نے جلد تسلط پاکی اوسکو کو جو بزرگان
 راماسے تھا بطرف کوہ ہمالہ ہنگا دیا اور مہا بہارت کی لڑائی سے چند عرصہ پہلو بیاس ناجی نے بیدونکو
 جمع کیا غاہرا وہ بیاس ایک پھلو والی کا بنیا تھا ہندو مورخ اسکو پیدائش کے باب میں عجیب قصہ
 دلچسپ تحریر کرتے ہیں مگر وہ قرین قیاس نہیں اور اگر واقعی ہو تو مضائقہ نہیں کیونکہ بزرگوں نے فرمایا
بسمیت کارپاکان راقیاس از خود مگیر گر چہ آید و رفوشتن شیر و شہر تواریخ ہندوستان کے
 بہت مبہم ہے اور مضامین شاعرانہ اوسمیں بکثرت مندرج ہیں البتہ تواریخ اہل اسلام صاف معلوم
 ہوئی ہے اب اس میں سے استنباط کر کے ضیافت طبع ناظرین کے واسطی کچھ مختصر حال حوالہ فلم کیا
 کہاتا ہے جاننا چاہئی کہ جو مغرب سی ملک ہند پر بھی انکا پہلا حملہ وہ تھا جو دارائے ایران سے کیا حال
 سکابہ ہے کہ سن عیسوی سے پانسواٹھارہ سال پہلو دارا سخت کینہ رو پر بنیا اگرچہ اسی ولدانے
 یونان سے لیکر نابند ملک کو فتح کیا لیکن اوسپر بھی فتاعت نہ کر اور ہندوستان کو کہ جسکی

دولت اور مال کی خراوے سے ہی لٹکا جاتا اس ارادہ کر سے اسی سرالحر سائی لکس نام کو حکم دیا کہ ایک
 رٹا بہاؤی لشکر اور رٹا سیا کر کے دریائی حدود سے اور کریمپ میں حادی اگر سائی لکس میرالحر دارا کو مع
 نصیب ہوئی گراہی مراحت پیش آئی کہ مقام رو اگر سے مال سمندر میں ہے ہیں ہو چا وہ بڑی موج
 حرار لیکر سب دسماں میں آیا اور شمل دریا کے سرحد کے بہت ملک فتح کئے یہ معلوم ہے کہ کس کس
 ضلع مراد سکا قصبہ ہوا اگر یہ سچہ معلوم ہے کہ بہت معانات اور سکی قبضہ میں آئی تھی کہو کہ حوالہ دلی و سکر
 ملک ایراں سے ہوئی تھی وہ اس ملک کی آمدنی سحر ہائی پر شمار و محسوب ہوئی تھی در محصول ہر
 آتا ہوا اور سب دسماں سے صرف طلا مانتا ہوا ہر دو دس حوالہ موج ایراں سے ہوا کہ سکر
 حصہ سب میں جہاں ملک دارا ہو گیا اسان سیا لنگ کی رہتی ہیں کس حوالہ کو پہنچا لیا و سب مانتا
 سوا دھاب لکری کرتے تھے جس راہ میں دارا کا حملہ سب پر ہوا اسی وقت گو تم نے سب مد کو سب
 مقرر کیا ہوا اب تک موج سے گو تم نے حکو سادواں مدہ کہتے ہیں اس مدہ کے مولوں کو سب
 بچھنے کا حال اسکا کہ ہے کہ وہ مولی ملک پہاڑ میں سید ہوا اور کیا حسی میں اکثر اگر ماہاں سب
 اوس کا ماسو جالہس برس پہاڑ میں عیسوی کے معلوم ہوا اس مدہ کا مدہ سب میں سبوں کے مدہ
 سے مت عادت رکھتا تھا اور ہر برس مدہ سہ ہر سات و سب و کتہر تھے جیسا سیدال بیکہ رانہ
 میں مدہ کے بیروں میں را کہتو کے ساتھ سب و سب مانت اسکا یہ ہے کہ مدہ کو بیروں میں سبوں کو دوتا
 وں کو ہیں ماسی تھے اور مدہ سب چلتے تھے ان میں داتو نگاہی فرق تھا اور ہر سبہ ہو چا ہی سے وروٹی
 تھا اور سوقت میں مدہ کی پوماروں کا بچہ مدہ ہر سبیں و سادار لوگ ہی داخل ہو سکتے تھے
 حوالہ دی لکرتے تھے ہر سبیں مر حلق اور سکر چلتے تھے یہی ان میں کوئی آدمی جو قوم کا داخل ہو سکا ہوا
 اور سادی کر لی کو سب راہ رمار ماری کے تواب عاسی تھے کہ یہ کہ اوس سے ان مطلب ہو ہا کہ ایک
 مٹا سب ہوا حادی تاکہ اس کا کرما کر م کر سے جہاں اس سب مدہ سب میں ریں و آسمان کا لٹکا
 ہو و ان کیو کہ عادت مٹھ شہود میں ہر آدمی آخر کار ان دونوں میں سک عظیم ہر سبیں ہر
 حال آئی سب دارا لی سب پر مع ہا ہی تو سب دسماں ہر سب مت محمول ہر ہوا راہ

کو سکندر شکست دیکر بدو گاری جان نثاران فیلقوس پر خود ہند پر چڑھ اکابن برس تک
 او سکندر فوج فی سفر و جنگ میں کٹالیف گوناگون اور ہائیں خصوصاً بورش کو ہستان بر فی میں جسر و سنی
 ہندوستان کو ٹانگو انکو انعام دینی کا وعدہ کیا تھا اوسنی قابل کو فتح کر کے درباری سندہ پر پل باندھ
 کا حکم دیا اور سرداران ہر دو طرف سندہ کو پیغام بھیجا کہ اطاعت قبول کریں جب انک پر پہونچا
 تو عمر اس وقت بیس برس کی تھی آخر کار دریائی انک سی اور تر کر ایک لاکھ بیس ہزار فوج سے ہند پر
 حملہ کیا اوس وقت بطرف غرب سندہ کی زمین راجہ تھی ایک ابی سریر جسکا ملک کو ہستان کشمیر وغیرہ تھا
 دوسرا ٹیک ٹیلر جسکا ملک فیما بین دریائے سندہ اور جہلم کے تھائیں سر اورش جو جہلم سے سینا پور تک
 حاکم اور غالباً اولاد پانڈو میں تھا مورخان سکندر دو حاکموں کا ذکر کرتے ہیں ایک تو یورٹس اور دوسرا
 لی سریر ان میں سے ایک ہستنا پور اور دوسرا پنجاب میں رہا کرتا تھا اور بہتہ دونو چند ہنسی نہوالی سریر
 اپنی بہائو کو معہ تحالیف سکندر کے پاس بھیجا اور تنکسا ٹیلر نے بھی بہت شوق سے دوستانہ ملاقات
 اپنی والدہ خلافت سکندر میں اسکی معہ ضیانت فوج کو روانہ باطنینان تمام سکندر نے فوج کو حکم دیا کہ مانگ
 سفر دور کر لیں اور کچھ فوج انکی حفاظت کو واسطی مقرر کی اور چند سپاہی حفاظت کو واسطی اپنی ساتھیہ
 دریائی جہلم کطرف کوچ کیا موسم بہار پریشال کا تھا اب دریائی جہلم پورش نے بہت استقامت سے مقابلہ کیا
 اور جنگی ہاتھوں کو صفین باند میں سکندر کی فوج ہاتھوں کا مقابلہ کر سکتی تھی دربار کا باٹ بھی پور ایک
 میل کا تھا میل ایک ہزار سات سو ساٹھ درختہ کو کہتے ہیں سکندر سوچا کہ مقابلہ سے بچاؤ ترنا سنگل ہے
 کوئی حکمت نکالنی چاہی اس اثنا میں سکندر کو معلوم ہوا کہ وہاں سی دس کو سپہ دربار میں پایاب گاہ
 چنانچہ ایک رات میں رعد و ابر میں سو گیارہ ہزار سوار کے وہاں نہی اور تر کر طلوع آفتاب سے پہلے غریب
 جہلم کے آؤ تر اور فوج غنیم کو مکر و فریب سے ہٹایا جب پورش نے سنا تو اپنی بیٹی کو معہ چند فوج
 غنیم کے روکنی کو روانہ کیا اوسکو صفین نہا کہ غنیم کا ایک غول سپا آیا ہو گا انرض راسی ہری اوسکا
 بیٹا مارا گیا بہر پورس خود معہ چار ہزار سوار اور بیش ہزار پیادہ و رتہ و فیل کے مقابلہ کو واسطی
 روانہ ہوا ملازم اوسکی سب چہتری لوگ تھے تمام اوسکی فوج بھاگ نکلی وہ اکیلا لڑتا رہا سکندر

کو اوسکو بہادر یہی لیسدا کئی جاہا کہ بہہ مارا سادی بہہ سو حکمران سکھو بیہام پہا کہ اگر حاضر ہو جاوی
 نو سری موت دیکھ جاوی گی اس سرودہ حاضر ہو گیا سکدر لی اوسکو بوجھا کہ محسی کیا سلوک کردوں
 اوسے کہا کہ اگر ساہنساہ ہی تو باج محس کر سکدر لی اوسکو اوسکا ملک معذور درمی ملک کر
 عمارت کر کے اس سر تو باج محس کی بہہ دیکھ کر پورے کا دوا دار دوست سا اوسکو سکدر لی بہر دو گنا
 مہلت دوشہہ رسالی کا حکم دیا اور سوای اس راہ کے اور تمام ملک یورس کو دیکر درسامی راہ پور
 سو کر کیا حب وہ درامی سلج پر پہو سچا لو گدہ کے ملک کا حال سا کہ وہاں کا راجہ ٹاٹا دت سنگھ
 اوسکی ماس جبہ لنگہ ہا دتیس ہزار سوار پور ہار باہی ہا ایک مویج کہا ہے کہ راہ حیدر گوشت
 جو گدہ دیس کا راجہ ہو گیا ہا بعد چندی سکدر میں آیا اور لی محاما میں کیں اعلیٰ کہ سکدر لی آ
 گی رما سگر گدہ کر راجہ کر طاقت کا حال سا ہو گا سکدر لی ارادہ کیا کہ گدہ مر جہنڈا ایا کہو کر یہی
 اس ارادہ پر سلج کے بار ہو کا حکم دیا اور اسکا کہ وج سکدر مار س وغیرہ معر کو سی تنگ آئی ہو
 ہی اس سفر سے گوہ روکس ہوئی بہر حیدر سکدر لی درستی و رمی و حوسا مد و عہدہ جا کہ مویج روٹ
 ہو گئے اہوں را ایک عالمی صاف انکار کیا آخر میں سکدر مال ہو گئے و اس میں ہو گیا اور وہاں اوسکو
 بہت مزاحمتیں دیتے تھے پھر وہ ابو العزم ہا و شاہ بہا سی حالی کر بعد دو برس کا راجہ و سہ ماہی
 ستر تیس سال جوان مرگ مر گیا مہرا سہاں سکدر راہ درسم سدگی حوا و سو فت مویج بہر بحر کے
 ہی اب لطائف کر کے اس دیکھو کہ کیا فرق ہے بہر لوگ باج اور عولا کی سوای کہہ اور یہ کہا لی راہ
 انکا تارک ہو باہا بہر سہت سالہ لڑکیوں کر سادی کر دیو اور رگ رگ کر جتیاں بہا کر نے اور بہر
 رگ ملے تھو اور بہہ ہی انکا معمول تھا کہ حرف ٹرے ٹرے آدھرا میں سے جہیریاں لکھا بنا کر نی تھے
 بعد وفات سکدر کے اوسکی رفیقوں نے ملک کو آئیں میں تقسیم کر دیا سلوکس کو قصوبہ مائل ملا جس پر
 اس پر بہر دس سال بر حملہ کیا وہ ٹاٹا ابو العزم ہا و سو فت اگرچہ حیدر گوشت را سب استقلال سے اسکا
 کیا مگر آخر کار سلوکس نے خ نامی اور بہہ ہنر کر کیا کہ ہر سال سپاس نامی طریق طرح یا تنہیٹھ سکودا کر
 جب اس اقرار پر مصالحت ہو گئی تو سلوکس اپنی دست کی سادی حیدر گوشت سر کر کے افرکار سن

عیسوی سے دو سو باون برس پہلے چندر گوٹ مر گیا اور سکندر کو بت اس کی گدی پر بیٹھا
چندر گوٹ کو بعد جو حاکم ہوا انہوں نے بہتر وقت مغربی حملوں کو متنبہ سے متوقف کیا بعد چند
عرصہ کے جب برہہ والوں کا راجہ باندو برہمنان ہند سے دور ہوا تو اس وقت سکرل مذہب اختیار
کی گئے تھے مین چلا آتا ہوا علم کو اپنے قبضہ میں کر کے عام و خاص کو اپنا تابعدار بنادہ والی سرانڈیک کے
طرف چلی گئے انکو عمارت کا بہت شوق تھا چنانچہ جریر سرانڈیک یعنی لنگاپور جا کی ایک ایسی خوش
عمارت بنائی کہ جسکو برابر تمام دنیا میں کوئی عظیم عمارت نہیں ماسوا اسکوپا کو کوئندہ کر کی گئے مند
تعمیر کئے جنہیں سب سے بڑا مندر چالینٹ فٹ لہا نو فٹ چوراہا پختا لیس فٹ اونچا ہی اس میں
برہہ کی صورت تیس فٹ لمبی بنا کر رکھی من بعد کبریا جیت گورو دور دوراں ہوا واضح ہو کہ اس نام کو انہ
رے گزری مین انہیں سے ایک بکر یا جیت بڑا نامی گرامی ہوا ہر جگہ کا ذکر تاریخ فرشتہ میں مرقوم ہے
کہ بکر یا جیت پر مر کی نسل میں سے تھا پر امر کے خاندان میں مدت مدید راج رہا یعنی اسکو اولاد میں بہت
راج اس سے پہلے اعلیٰ مین راج کرتے تھے پھر یہ بکر یا جیت من عیسوی چہین برس پہلے تخت نشین ہوا
وہ صلح اور لڑائی دونوں میں ممتاز تھا ہندو شاعر اسکی تعریف میں بہت بہت مبالغہ کرتے ہیں کہ بہتر
کہ مفاطیس اسکی اجارت کو بغیر لوہے کو اور کہہ پا کہ اس کو نہ اٹھاتا تھا اور باوجود اسقدر حکومت اور
شوکت کو وہ بوریہ پر سونا اور ماسوا ایک برتن پانی کے اسکو حجر می میں کچھ اسباب نہ تھا اسکو علم کے
ترقی کی طرف نہایت خیال تھا عالموں فاضلوں کی عزت بدرجہ کمال کرتا تھا اسکو دربار میں چودہ سو
نامی فاضل ہمیشہ رہا کرتے تھے جن میں سے کالیداس شاعر بہت ممتاز اسکو عہد میں بہت کتابیں علم
سنسکرت تصنیف ہوئیں کہ میں کہ بکر یا جیت نعت وحدہ لا شریک عالم الغیب الشہادۃ ایک خدا کے
پرستش کیا کہ یعنی وحدت کی اصل مذہب کو ماننا تھا اسنے اپنا سمت بھی مقرر کیا بعدہ راجہ شالوا میں نے بکر یا جیت
پر مین بڑا دربار میں حملہ کیا اور اس کے ماتھے سے مارا گیا پھر شالوا میں نے وہاں میں اتنی ملک فتح کر کے جس
سے سمت بکر یا جیت کا لوگوں کو سہو ہوئے لگا اور شالوا میں کا سمت جسکو اب شالاکا کہتے ہیں
راج ہوا نعت چندر بتیوں کو راجہ پاک کی عہد سے اخیر تک دو ہزار برس تک کامل راج کیا بکر یا جیت

کی اس ملک سے چھپیں برس چھوڑ کر علی بن ابی طالب علیہ السلام سے ملے اور ان سے کہا کہ میں نے
 یہودی اہل میں سے ایک شخص کو دیکھا ہے جو کہ ایک بار کعبہ پر اندھیرہ کر کے لے گیا تھا
 راجے حکم اس پر کیا ہے اور اس وقت میں بہت دور آدھی اصرار ہے جس کی کہ وہ ہم میں انکو دارالحدیث
 شہر پائی پوتہ سپرد و سناں کا دارالسلطنت کہلا دیا چاہے وہ جس میں بدامناموں نے جہاد کیا ہوا
 صوبے خود سر ہو کر ایک ملک کا نام لے اسی آپ کو جو مختار سپرد کیا اصلی حادداں راجوں کا معدوم ہو گیا
 اور جو کر راجی ہیں گئے بدتدکرہ **شاهان اہل اسلام** ہا حادنا چاہی کہ مکہ معظمہ
 حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم میں پاسو اٹھتے عیسوی میں ہوا یہودی اہل
 ایک کے والد ماجد کا عبداللہ بن عبدالمطلب با اسم ہیں حدالساہ ہا حالیں برس کر میں موت اور تری
 اسلام شروع ہوئی دین حق کا حرم چاہے عرصہ طویل میں کچھ ملک نگہداشت حیات حضرت کی حلقائی
 عظام لی ہی وہ وہ مہوعات کہیں کہ کسی مادساہ کو نصیب ہوئی ہوگی عرصہ بیجاں سال میں
 ملک مغرب کا اسطام حرات گیا امام صوبہ اوکڑ ملج اسلام صوبی حکم عرا حاری تھا حلد ترک جس
 اور سام ہی اور سلطنت امراں درجہ رسم ہو کر حضرت عمر اس خطاب رسمی اللہ تعالیٰ عہد کر علامت میں
 و علم اور قراہ اور امراں مع ہوا نصر کو آئے اس حال سا با کہ گھرات اور سیدہ میں سحاب شروع ہو
 ہوا ہوں لے اور العاص کو واسطی حملہ سپد کے مہا نگر ملک اور میں شہید ہوئی اندراں طلعہ
 یہی حضرت عثمان اس عفاں جو اللہ تعالیٰ عہد لی سیدہ کے دریا کے کنارہ کو ملک ہو مرتب حضرت اور
 حملہ کیا مگر بعض نواعت سے وہ ارادہ پورا ہوا اس بعد حضرت علی مرتضیٰ شہید اکرم اللہ وجہہ فی سدا کا
 کچھ ملک مع کیا حضرت کی وفات کے بعد مسلمانوں خود چھوڑ دیا اس بعد حضرت ولید نے اور پھر
 خاطر کیا جاسچہ اس ساہ مو بیج سے الی اس ساہ سو پورہ عیسوی ملک سدا مع کر کے تائب دریا
 ملک پہنچی اور امام ملک کو اپا حراج گزار مایا ہوا کہ ساہ سالاروں اور رانی شور سے باہر ہو کر
 یورپ میں اپنا جہاد کبرا کیا ملک اسبابیہ ایک ہی حملہ میں ملج ہو گیا ان کے حملہ سے امام
 ہندوستان کے شمال میں رلر لہ آیا اور مالک رسی ہا در را حہ اصمیر کا رانی ہستی ہوئی تھا

اور اوسکا بیٹا شہر تپاہ پر مراہوا دستیاب ہوا جو زیورہ اوس وقت وہ لڑکا پہنچا تھا ہندو
 نو یک وہ زیورہ اپنے لڑکوں کو بیٹا تھے مین بعد اوسکے حضرت محمد بن قاسم نے ہند پر حملہ کیا
 اور وہاں کے حاکم گجرات سے خوب لڑائیاں کر کے فتحیاب ہو کر اون ملکوں کے وقت ملی مین راجہ
 تواریخت نشین تہا جب سے کہ حضرت ولید بن عبداللہ نے ہند مین دخل پایا اوسی وقت مین خاندان
 پر مرا ضعیف ہونے لگا بعد ازاں دید سو برس تک کوئی حملہ ہند پر اہل اسلام کی طرف سے نہ ہوا اگرچہ
 سن ہجری کی صدی مین ماور النہر اور خراسان کی زیر ریز اور وسیع ملکوں کو فتح کر لیا اور اونکو
 اسی برس تک خلیفوں کو صوبہ داران پر حکومت کرتے رہے مگر مارون الرشید کے بعد جو کہ اپنے
 نسل مین بہت نامی تھا خلیفوں کی طاقت کم ہونے لگی اور صرف جانشین جناب نبوی کے نام
 سے دور دور کے صوبہ داران خلیفوں کی اطاعت مین نہ رہ سکے بلکہ ایک ایک صوبہ انکی سلطنت
 سے باہر ہونے لگا حتی کہ صرف بغداد و انکی قصبہ مین رہ گیا اون صوبہ داروں سے ایک شخص اسماعیل
 مرکانی حاکم ماور النہر اور خراسان کا تھا اوس نے سن دو سو تریسٹھ ہجری مین خود سردار شاہ ہو کر
 ایک روز اور سلطنت قائم کی جس کا دار الخلافہ بخارا مقرر ہوا اس خاندان کو تواریخ مین
 خاندان سہانیا لکھتی ہیں بعد اوسکی چار بادشاہان سہانیا نے بڑی ناموری اور خوش اسلوبی
 سے سلطنت کی چوتھی بادشاہ نے بوقت مرگ منصور نامی ایک لڑکے کو ولی عہد اپنا کیا اوپر کان
 سلطنت اختلاف پڑا بعض شاہ متوفی کے چچا کو تخت نشین کیا چاہتی تھ اور بعض اوسکو اس بات مین
 الٹیں حاکم خراسان جو نیز کی کہ چچا کو تخت نشین ہو قدرت الہی سے بخارا مین اس فضیلہ سے پہلے منصور بادشاہ
 بن گیا بعد ازاں منصور نے الٹیں کو بخارا مین اسی خیال مین طلب کیا مگر وہ دانا تھا دشمن کے قبضہ
 مین نہ آیا آخر کار بعد پندرہ برس کے منصور اپنی خلف اسحاق کو اپنا قائم مقام کو کے مر گیا بعدہ
 اسحاق نے بشوریت مسکین سپہ سالار اپنے کے بخارا پر یورش کی تاکہ منصور مغلوب ہو کر اوسکی
 شاہی پر اقرار کرے القصبہ مسکین نے فتح پا کر منصور نوشتہ خود سردار شاہی کا ماحصل کیا اسحاق
 اپنے بے اعتدالیوں کے باعث جلد فوت ہو گیا فتح نے مسکین سپہ سالار کو تخت نشین غنی

کیا سنگیں اسے آیا کو سل شاہان ایراں سے بیان کر کے بادشاہ روم کو ایسا داد کہا کرتا تھا
 وہ اپنے ہلہری سن ملوسی کو جس کو سو ستہتر ہجری میں سپر پڑ آیا او سو قتل لاہور میں نام بھی یال جا کر
 ہتا اعداؤں کے ساتھ اسکی جو سس آئی چوئی تھی اس نامت سے مسلمانوں کو سپر میں آئے سے بہت
 مراحت ہوئی نامت سے معلوم ہوتا ہے کہ او سو قتل اہل اسلام کو سوا سی راستہ سدا کی کوئی
 اور راہ سپر دستاں میں آئے گا۔ ہاتھ تھوڑا اس کے سنگیں کسی طرح سے افکاروں کو اپنے ساتھ
 ملا کر لاہور و ملتان کو ایسے قصصین کر لیا اسوا اسکے ہند کے کیسی فائدہ مفتح کیئے اور اس سے بہت
 سی عیبت لیکر ایسے ملک کو چلا گیا بعد ازاں راجہ جی یال مدہ شکر مرار سدا کے پار جا کر اہل اسلام کے
 ملک پر حملہ آور ہوا مگر مشیرت اسکی یہ جلی ملکہ خود او کا مطیع ہو گیا اور ہر سال زر نقد اور ماہیوں کا
 دینا قبول کر آیا جو کہ او سے تمام حراج کبارا داہو سکا لاچار بہ محمد نام مست سماجت کر کے سپر
 کیا کہ کوئی مستند الی مت آپکا لاہور میں میکر ساتھ جلی میں مد دست ادائی خراج کا ملکہ کرو دن ملکہ
 اور جو ست قبول ہوئی نواب خیر اللہ خان کی ایسی ہمراہ لیکر لاہور میں آیا او سو قتل اس کے دیار میں
 طرف چپ چتری اور طرف راست رحمن کہتری حاضر رہا کر نے تھو چپ بہ معاملہ اوس پر ظاہر
 ہوا تو چتریوں نے اس مد دست میں جوش ہو کر ایسے وعدہ کے واسطے تاکید کی کہ اسکی اور ہم
 کو اگر خلاف انکی ادائی حراج سے منع کیا چوتیرہ نو مرد مار دوزگار رہا ہمان می کد کس نیاید کار
 راجہ جی ہالے سب اعوانی کے عہد شکنی کو کے راہ سے معتد سب سنگیں گھر در بارے عرت کر کے
 مید کر لیا سب سنگیں نے سنانو حج کبر جمع کر کے لاہور پر چڑھ آیا اگر تمام راہ نامی دہائی واحد
 کا لہرائی اسکی بدولی مگر وہی سپر دہل کو شکست ہوئی بعد ازاں اس کو سو ستاویں عیسوی میں سنگیں
 نائش برس حکومت کر کے مر گیا بعد اوس کے اوس کا بڑا بیٹا اسماعیل بخت ستین ہوا مگر دو چار مہینوں
 کی بعد اسکی ماہی نامور سلطان محمود دیو اسکی تخت پر قبضہ کر لیا اس وقت میں خاندان تھارسی ایک راجہ
 اور لاہور صوبہ کا حاکم ہا انور سلطان محمود بمبسی سالہ تخت پر بیٹھا اور چار سال وہ ایسے ملک کو
 سپر دست میں مشغول رہا پھر اس ایک ہزار ایک سو عیسوی میں سپر ستاویں حملہ آور ہو کر مارہ وقتہ ہوا

ہند میں آیا ماہ اگست میں وہ بجمہیت دس ہزار سوار پشاوریں اگر راجہ جیپال سے مقابل ہوا اور
 راجہ جی پال کو مجبور کیا بعد چند ہی راجہ جی پال جے تہی گک میں جل مرا اور اوراوس کا بیٹا اند پال
 تخت نشین ہوا سلطان محمود نے غریب رویہ سندھ میں مسلمان صوبہ دار مقرر کر کے سومات پر چڑھائی
 جہان پتر رفت و تکلیف فتح پائی وہاں ایک سورت سولہ اوپچی اور جہنم زمین میں مدفون
 اسی اوس کو توڑ کر کچہ غریزی اور کچہ مکہ میں بھیجا تاکہ فتح مسلمانان ظاہر ہو حال مفصل اس کا یہ ہے
 کہ جیپ شاہ نے ارادہ اس کے توڑنے کا کیا تو تمام راجہ مائی عالیشان نے عرض کی کہ اتنے
 کروڑ روپیہ حضور لے لیوین اور اس بُت کو نہ توڑیں اسپر بادشاہ نے تمام اپنے امیرون عالیو کا
 سے صلاح طلب کی سب متفق الی ہو کر کہنے لگے کہ روپیہ لینا مناسب ہے جب بازار سے پوچھا تو
 اوس نے عرض کی کہ اس کا توڑنا بہر حال بہتر ہے کیونکہ تمام شاہان اہل اسلام میں ناموری ہوگی
 اور رونق اسلام کریم حقیقی مالک ہو آپ کو اس سے زیادہ روپیہ عطا کرے گا بادشاہ نے اس
 صلاح کو پسند کر کے اپنے ہاتھ سے اس بُت کو توڑا قدرت الہی سے اس قدر جواہرات اوس میں سے
 برآمد ہوئی کہ جسکی نسبت زر مقبول راجہ مائی نصف تھی اس سورت میں سے بہت مال نکلا یہ پستش گاہ کلا
 ہندوان کی تھی اور ہمیشہ بوقت گرہن کے تین لاکھ بانری بہان جمع ہوتے تھے وہو خراج کے واسطے
 دو ہزار گانوں مسافت تھی اس سورت کی پوجا کے واسطے دو ہزار برہمن اور پانچ سو کنچیان اور تین سو
 کلاوت کو نوکر تھے اور تین سو حجام پاتریوں کی حجامت کے واسطے آیا کرتے تھے سلطان محمود نے
 وہاں سی اتنی دولت لی کہ کسی بادشاہ کے پاس نہ تھی قد سلطان محمود میانہ اور چمپک بدو تھا محمود
 غزنوی بجز تریسٹھ سال مر گیا کہتے ہیں کہ بوقت مرگ تمام جواہرات اپنی آنکھ سے گئے ساہمنی راہ گراؤ
 بہر لایا بعد اوس کے دو بیٹے دو نو خلائطت پر دعویٰ کیا اوس کا بڑا بیٹا محمد نام رحم دل اور اخلاص
 دوسرا مسود باب کی طرح مزاج میں قہر اور غم رکھتا تھا اس چمکڑے سے سلطان محمود نے اپنے
 جیتی جی ان دونوں کو ملک تقسیم کر دیا تھا تاریخ وفات سلطان محمود کی مظہر الحق سمیع الکریم
 نے یہ لکھی ہے آنکہ محمود غزنوی بودہ + واقف میر سکو بودہ + عادل و عارف خدا بودہ

تاج شریع مصطفیٰ نودہ + دروہاتس + مارہن + یات + اہل افان عیش و عشرت یات + ملک از
 عدل ادگلتاں شد + سرورم ریاض دوران شد + مثل ادبیر بادشاہ سود + دزدانستان
 آہ سوہ سال شہارآں جدید جہاں + ہاتھم گھٹ شہارماں + سستہ سلطان محمود کو بددو فربرد
 ایس کے مافی رہے ایک محمود در کمال رحم دل اور اعلان شد تھا اگر یہ شجاعت اس میں باقی نہ
 مافی تھی لیکن تو ہی سلطان محمود اسی کو بہت چاہتا تھا اور دوسرے مسعود کو ایسے کدو اراج بہکتا تھا
 سلطان محمود نے مابین خیال کر میرے بعد سروریاں دونوں میں نگرار ہو گا یہ تھوہر کی کر ماور البحر
 کی حکومت محکمہ کو مابین حیات خود تعویض کر دی دار الحکومت ایس کا حرجاں تھا اور
 مسعود کو تمام اسیلای معنی بر حاکم فرمایا بعد وفات سلطان محمود کے محمد قائم مقام اس کا
 تخت نشین ہوا مسعود کی یہ معاملہ مستی ہی محمد کو لکھ بھیجا کہ میرا مادہ سلطنت لیس کا بہین قبطیہ جاننا
 ہوں کہ وہ قیوں صوے جو میں نے اپنی صرب شمشیر سے لے ہوئے میں میرے قصہ میں رہیں مابین
 میرا مام خطیبین بڑا جاوے ایس امر کو محمد نے نہ قبول کیا اس مسعود جو مقبول خاص تھا
 پر چڑہ آیا اور مصل مقام نگہ آما کے بدر کمال کست و حوں کی آخر کار مسعود فتحیاب ہوا بدین
 اوسے محمد کی انہیں نکلوائیں اگر وہ خود مختار بادشاہ ہو گیا لیکن ایام حوائی میں جو اوسکو ترقی
 ہی وہ ظہور میں آئی یہی سلطنت میں رو برور متزلزل لگا اس کے وقت میں گلہ ماں ترکمان
 خواکتر سلجکی مشہور تھے اسیلای مغربی میں سرورس اوٹھایا ساعت و اس کی سلطنت
 میں متزلزل کی گیا ہندوستانی لوگ ایس بات سے خوش ہوئے کہ اجہا ہوا اوسکو ادھر کا فکر
 داس گیرنے ہر حال سن ایک ہزار تیس عیسوی میں مسعودی ہندوستانیوں پر چڑھائی کر کے گنہر
 کو مطیع کیا ہوا اوسکو سلجکیوں کا فکر ہوا لاچار سے سیکہ کو جو اوسکا سپاہ سالار جو ہندو نہا
 ادھر چھوڑ کر ادھر چلا گیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندو لوگ اوس وقت بھی عہدہ دار ہوئے
 بعد میں برس کے ہر مسعود ہند کو آیا اور ماسی کے مسوط قلعہ کو فتح کر مندرون کو گرا دولت بے
 اسہائے گیا اور وقت و ایسی ایسے مٹی کو حاکم ملتان مقرر کیا جب عربین میں پہونچا تو گراون

کو بہت زور اور پاپا طغرل بیک ترکمان نے اس پر یورش کے بعد کشت و خون کثیرہ اسیطیل
 شاہی تک اوہون نے غارت کی آخر کار اگرچہ مسعود نے طغرل کو کچھ ملک دیکر صلح کی پہر
 بھی رفع فساد نہوا چار لاہور کے طرف روانہ ہوا اس تباہی کے وقت میں اوس نے اپنے بہادر
 محمد کو بلایا جسکو نو برس پہلے اندھا کر کے بیٹھا یا ہوا تھا جب دریا سندھ پر آئی تھے تو اوسکی اپنی فوج
 نے خزانہ لوٹا شروع کیا اور محمد کو محبس سے نکال کر تخت نشین کیا اور مسعود کو اوسکی جگہ بیٹھا یا
 بعدہ سن ایک ہزار چالیس عیسوی میں وہ بھی راہی ملک بقاء ہو گیا **پرستش** اوس وقت پر
 پرستش شیو کی ملک دکن میں راج ہو گئی تھی جب بعد سو منات غارت ہوا تو اوسکی تہوڑی
 سی مدت پہلی خاندان سومنگی نے گجرات اور خاندان کے ملک کو مدد دکن فتح کر لیا تھا اس نسل کے
 بادشاہوں میں سے کسی بادشاہ کے عہد میں ایک پروہت نے جو کہ شیو کو مانتا تھا آ
 بہت چیلو کیے اور دکن سے چین کے مذہب کو بخوبی خارج کر کے اس دیوناہی شیو
 کی پرستش رائج کی اس پر اگرچہ دکن کے راجے نے اس نئی پرستش کے رد کنی کا ارادہ
 کیا مگر اوس کو شیو کے پوجاریوں نے قہراً مار ڈالا چونکہ بروقت حملہ کرنے سلطان محمود
 کے راجہ قنوج نے جو آخری راجہ خاندان کا رہ گیا تھا کسی مصلحت کی روسی اطاعت قبول کی
 تھی اور اس باعث سے تمام راجہ نامی ہند اوس سے ناراض ہو گئے تھے سب سے متفق ہو کر اوسکو
 مار ڈالا فقط **بقیہ احوال اولاد سلطان محمود** مسعود اس سلطان محمود
 کا بیٹا ہوا وہ نامی صوبہ دار بلج تھا جب اس نے باپ کا قتل ہونا سنا تو غزنی طرف چڑھ آیا
 لوگوں نے اوس کو دمان تخت نشین کیا وہ تخت نشین ہو کر محمد اندھ سے کیٹیوں لڑ کر فتحیاب ہوا
 ان خانگی خرفشون اور غلبہ ترکمانوں کے باعث ہندوستان کے راجوں کو حوصلہ جنگ
 پیدا ہوا یا جو بیجا نہ محمود نے بگاڑے تھے وہ پر قائم ہو گئے اور راجاؤں کی کثرت مذہب سے
 بہت سی دولت جمع اور بدستور پرستش شروع ہو گئی تھی کہ اوہون نے لاہور پر جو دار **نشاہ**
 اہل اسلام کا تھا محاصرہ کیا جو سات مہینہ تک رہا آخر کار محصوروں نے نکل کر ہندون کو ہٹایا

سب اکبر اراٹچا میں عیسوی میں سلطنت ہوئی تھی جس میں ہندیوں کے سنی میں نورس کے حوالہ
 میں چار بادشاہ ہوئے تھے جس میں اکبر ۱۵۵۵ء میں سلطان اور اہم تخت میں ہوا وہ بہت پرہیزگار اور
 صاحبِ علم اور شریع پر بہت چلنا تھا اور جس نے قرآن شریف پڑھا یہ بات بہت لکھا اس کے
 عہد میں ترکمانوں نے بہر دست راری شروع کی مگر آخر کار ہندوستان پر اس کی طرف سے
 مقبوضہ پر قائم رہیں اور اس فیصلہ کے بعد دوسرا من ایسی ایسی فتوحات حاصل کیں کہ
 اس کے کسی بزرگ کی جواب میں نہ آئی تھیں اس آمد و شد میں اس نے ایک لاکھ ہندو
 قید کر کے عربی کی طرف روانہ کیا بعدہ یانہیں برس تحت ستین رہا اس ایک ہزار
 اٹھانوے عیسوی میں فوت ہوا اور اس کے بعد اس کا بیٹا تخت پر بیٹھا اور سولہ برس
 بادشاہ رہا اور اس کے عہد میں نہ کوئی عالمی جنگ اور نہ کوئی مہر کا حملہ ہوا اور اس کے ولی
 بادشاہ ہوتی ہی اسے ہائیون کو قید کرنا شروع کیا اور ہر اس کے ہاں ہی نے بحرایت ترکمان
 ایسا سرسورس اور ہٹایا کہ ہر طرف مدانتظامی سے سہہ دکھایا آخر کار اس کے بعد سلطنت سے
 مر گیا اور بہرام تخت میں ہوا اور اس نے اہل علم کی قدر رفاقی شروع کی اور سترس برس تخت نشین رہا
 اور بعد ازاں عورتوں کے چھکڑے میں گرفتار ہو کر ذلیل ہوا قلعہ محصور رہا اسے پہر کی دھڑ سے
 تادی کی جس کی بعد وہ قتل ہو گیا بہر سیف الدین توری نے اپنے ہاں قطب الدین کے بعد
 ایسی ریکریا دی مہرام کو عربی سے نکال کر خود مختار بن گیا مگر رعیت نے نہ مانا بہرام اس ماعت
 ہر طرباب ہو کر اسی سلطنت پر قائم ہو گیا اور سیف الدین صاحب بعد تہیہ قتل کر اے گئے
 بہرام و سکاہ دی علا والدین عورتی قصاب لیے آیا اور ایسا لڑا کہ بہرام ہندوستان کو ہٹا گیا
 گیا اور اس گیارہ سو اداں میں مر گیا اس طرح ان کے حامدان کی حکومت موقوف ہوئی حضرت
 ولد بہرام لاہور میں اگرچہ عالم جمہوری دار السلطنت بنایا اور علا والدین نے عربی کو خوب لڑنا
 اور اس قدر لوٹ اور قتل کی کہ اس کو جہاں سو خطاب ملا حسد و شاہ ہی سات برس تک
 لاہور میں سلطنت کر کے مر گیا بعد ازاں فرزند اس کا حسد و ملک تخت نشین ہوا مگر

سوزی بہ حمایت محمد غوری اور بہر ار مکر و فریب یہ ملک بھی حشر و سوسے لیا بہر بیان
 یہی سلطنت غوریانہ ہوئی قطب الدین کے شمالی ملکوں فتح کرنے پر مقرر کیا سن گیارہ یا نوین میں وہ
 بہار کی طرف گیا اور اوسکی دار الخلافت کو لوٹ کر تمام ملک کو مطیع کیا اور بعد دو برس کے بہت
 سی غنیمت لیکر اپنے ملک کو باس دہلی میں آگیا ارکان دولت اسے حشر دے جانے لگے چنانچہ ایک دفعہ
 سرور باز کردہ ملک بہار کا درمیان آیا درباریوں نے کہا کہ اسکی شجاعت کا امتحان ایک ماہی لڑ
 والے سے ہو سکتا ہے قطب الدین نے جو کہ اول ہی سے اپنے اس سپہ سالار پر کچھ رشک
 رکھتا تھا اس امر کو قبول کیا مست مانتی سے لڑنے کا حکم دیا اس نے ایک ضرب شمشیر سے ماہی کو
 ہسکا دیا آقا اس کا خوش ہوا اور بیکرد وہی اسکی حاکم بہار کر کے اسکو حکم فتح کرنے بنگالہ کا دیا اس
 اُس وقت بنگالہ بدلت مدید سے دید یعنی جیکوں کی حکومت میں تھا ادھون نے اپنا سمت ہی جا
 کیا تھا جسکو اکبر نے بے رواج کیا تھا اوسوقت چھپن نے جو آخری راجہ مان کا حاکم تھا اس طرف
 یورش کی اور شہر ندیا میں سترہ سپاہیوں کی داخل ہو کر قتل شروع کی راجہ یہ سن کر خائف ہو
 جگن ناتھ کی طرف بھاگ گیا ملک فتح ہو گیا فقط سن بارہ سو چھ میں محمد غوری فوت ہوا باعث
 اولدی اس کی بادشاہت میں تکرار ہوا قطب الدین حاکم دہلی سب باقی ماندون میں
 طاقت مند تھا محمود محمد غوری کے پتھر نے شہر غور پر اور الدوز نے قابل وقتہ مار پر قبضہ
 کر لیا قطب الدین نے ہندوستان کی سلطنت کا دعویٰ کیا الدوز اس سے مقابلہ کیا مگر
 شکست پائی قطب الدین یہ فتح حاصل کرتی ہی غزنی کی طرف چلا گیا جہاں جاتی ہی اس کے سپہر
 ماج رکھا گیا بعد چندی وہ آرام طلب ہو گیا ال دوز یہ غنیمت جاکر اسپر حملہ کیا اور اس کو بہر ہندوستان
 میں بیٹھا دیا اس نے اگر ہندوستان میں بہت ریافت سے حکومت کی مگر افسوس کہ بعد اقل کے پانچ برس
 زندہ رہ کر سن بارہ سو دس میں فوت ہو گیا بعد قطب الدین کے اس کا بیٹا اسمی آرام تخت نشین ہوا اگر
 نظام بخوبی نہ ہو سکا شمس الدین ایک شخص عالی خاندان سے غلام قطب الدین کا تھا جسکو ہوشیار
 یکم قطب الدین نے اپنا داماد بنا یا تھا بعد ایک سال کے وہ آرام کو مغرور کر کے بادشاہ ہندوستان

کا ہوا اور پچیس سال بحولی سلطت کر بار بار اس کے دسویں جلوس میں ملا الدین شاہ حواریہ
 حکو دہان کے منلوں نے وہاں سے جارج کر دیا تھا ہندوستان میں آیا التمش کی جمع مے اس کا
 مقابلہ کیا اس اثنا میں التمش کے چند مسلمان صوبے سرکش ہوئے ہندو راجوں کا بھی ترو داتی
 تھا وہ اس کے ریر کرنے کی طرف متوجہ ہوا مالوے کی طرف گیا ستھرا میں مکرماجیت کی
 مورت مہمورت دیوی دہلی میں لایا جسکو مسجد جامع کے دروازے پر تھوڑا لالہ التمش کے
 جہم بھی اس مباحثت میں رہا جسکو امیروں نے بالائق دیکھ کر معرول اور فیضہ و مہر التمش کو ادر
 تارحی خلافت کیا اس گیارہ سو لو اسی عیسوی میں عدازاں اوسکی عا دان سے اور بادشاہ
 ہوی ہر س بارہ سوا ہٹا دں میں شکیخ خان کے بیرہ ہلاکو کا ایک ایلی شاہ دہلی کے پاس آیا وہ پچاس
 ہزار سوار اور دو ہزار پانچ لیکر اوسکی استقبال کو گیا ترک و شان سے ملاقات ہوئی الغرض وہ
 ایلی واپس جلا گیا منلوں کے حملہ سے ہند محفوظ رہا شاید باعث یہ تھا کہ اونکو ملک ایراں
 میں بہت کارہیتے تھے اس سلطت کی طرف متوجہ ص ہوئی عدازاں س بارہ سو
 ۴۰ میں طہر الدین حلف التمش جو حاکم بگالہ کا تھا مادشاہ ہو کر آیا اوسہی طبع کو وزیر مقرر کیا وہ ٹرا
 داماد سر بہادر آدمی تھا اوسکی تدبیر سے ملک فرعون بازہ یائی سرکش راحے ملج ہو گئے مگر عرب
 کی طرف منلوں نے کمال فتنہ بارہرات پر قصد کر کے متور اوٹھایا ہوا تھا اس واسطے دربار
 سدہ کی حفاظت کا ٹرا عہدہ تھا اسپرلین کا تہجا مسی شیرخان مقرر ہوا اوسنی بیجا کو اکی طرح
 سے بیجا یا ملکہ غزنی سے بھی منلوں کو کال میا مگر اسوس کہ ساتویں سال جلوس میں ملا الدین نے طہر
 قریب سو معرول کیا اس باعث ہوا نظام مین فرق آیا انا کین دولت فریہر اوسکی خواہش کی اپنے
 وج جمع کر کے مادشاہ سے مقابلہ کیا بادشاہ مقاومت مکر سکا ہرلین ویر ہوا سن بارہ سو چھیٹھ
 عیسوی میں مادشاہ ہر گیا بد اس کے اوسکا ویرلین مادشاہ ہوا اوسکی علم و عقل کی ایسی شہرت
 ہوئی کہ شاہاں ایراں و تاتارے اوسکی محبت کی آردو کی اوسے یہ مہم معمول رکھا کہ کوئی ہندو
 عہدہ دار ہونے پاوے اوسکی عہدگی مسلمان دہلی کے و بار کو ہایت خلعت اور عظیم الشان خیال

کہتے تھے اس اثنا رہیں اوسکے ایک امیر ظفر خان صوبہ دار سپہ نے ہمک حرامی کی اور
 بعد تردد سخت کے بہاندی کی طرف بہاگ گیا بلین کے نیر سے مارا گیا مغلوں نے اکثر لشکر
 پر قبضہ کر لیا بلین کے بیٹی محمد شاہ نے فوراً اونکو وہاں سے نکال دیا اوس کے دوسری سال
 تیمور خان فارس کے مشرقی حصہ کا بادشاہ تھا مغلوں کی شکست کا بدلہ لینے کو چڑ آیا
 محمد شاہ نے اوس کو بھی شکست دی مگر چونکہ اوس نے دشمن کا پیچھا ^{حد سے زیادہ}
 کیا اس باعث سے وہ کسی جنگل میں بحیثیت دوہرا سوار رعدہ فوج دشمن میں اکر قتل ہوا
 بلین نے یہ حال سنا تو عمر شہاد سالہ سن بارہ سو چھاسی میں اپنی جلوس کی اکیسویں سال باری غم کے
 اس جہان فانی سے کوچ کیا اور مرنے سے پہلے اپنے فرزند فیرا خان کو ولی عہد مقرر کر کے کیخسرو
 نعمت محمد شاہ مقتول نیرہ اپنی کو ولی عہد مقرر کیا چونکہ کیخسرو کا مزاج تند تھا اس واسطے چند سرداروں
 بشورت فوجدار دہلی فیرا خان کے بیٹی کی قیادت کو تخت نشین کر دیا وہ بادشاہ ہوتی ہی عیش و عشرت میں
 مشغول ہو گیا اور کاروبار انتظام شاہی کو اپنے وزیر نظام الدین کی سپرد کر دیا اسوقت فراتان
 دکن میں بڑا زور آور صاحب سپاہ تھا نظام الدین بد ذات وزیر درسد دارین بات کی ہوا کہ خود
 مختار بادشاہ ہو جاوی اگرچہ فیرا خان نے اس حال سے اپنی فرزند کو خبر دی مگر وہ خواب خرگوش میں
 رہا آخر الامر وہ خود دہلی کی طرف آیا اوس بد ذات نظام الدین نے کیقتباد کو اس امر کی ترغیب دی کہ
 باپ سے لڑے اس پر وہ فوج کشی کر کے لب دریا ^{جہاں پہنچا جب} فیرا خان نے دیکھا ضرور لڑا ہی ہوگی تو
 اوس نے اپنے بیٹی کیقتباد کو لکھ بھیا کہ قبل از جنگ ایک دفعہ میری ملاقات کرے اگرچہ کیقتباد نے
 تو اس امر کو منظور فرمایا تھا مگر بد ذات وزیر نے پہر ہی یہ تجویز دی کہ باپ بیٹی کی ملاقات کو واسطہ ^{فدائے}
 تسلیات بجا لاؤ ^{تھا} بہر حال قبول کر لیا بوقت دربار فیرا خان اپنے بیٹی کیقتباد کی سلام کی واسطے آیا تو
 نقیب فی پکار کر کہا کہ حضور فیرا خان بعد التیجا حاضر ہے یہ سنکر فیرا خان حشم پر آب ہوا
 اور کیقتباد بھی یہ معاملہ دیکھ سکا اور تخت سے اتر باپ کے قدموں پر گر پڑا باپ کو تخت پر بیٹھا کر
 دست بستہ فرمایا نہ ہو گھر ابدالان چند روز پدرویسریک جا رہے فیرا خان نے اوس کو ^{کے} کیقتباد

اس پر بددات ہو کر رہ کر اوکو معیشت کا رگ ہوئی اور دستور معمول پیش و عسرت رہا
 آخر کار دربار میں کچھ فتور شروع ہوا معلوم ہے مادشاہ کی طرف داری کی اور چلیجوں سے
 ایک سی مادشاہ سائے کا ارادہ کیا اس اتار میں مادشاہ معلوم ہو گیا اور خلیجوں سے سارے
 بددات کی بقا پر حرج کر کے سوٹوں سے جہ میں مار ڈالا معلوم کا کچھ مس کھلا اس صورت میں
 عامان حوری تمام ہوا بعد اس کے وہی مقام الدین تحت سین ہو گیا حسی ایک یا عابدان علیوں
 کا سا کیا وقت تحت لسی کے عمر اس کی سرس کی تھی اوسو استیصال پیدا کرتی تھی اپنی مقول
 ان کی درو سال لڑکی کو ہی مرو ڈالا مگر بعد ازاں اوس نے کوئی حوں یہ کیا لوگوں پر سحر رحم
 کما کرتا تھا اس واسطے بار و امین کثرت ہوئی لکین سرفار ہی اوس کی اطاعت نہ کیا کرتے تھے اوس کی
 اتار سلط میں ایک سرکستی ہوئی جس میں معد گرفتار ہو کر اسی اوس نے اوکو شہاب کیا اس سے
 سردا ایسر مندل ہو گئے کیونکہ وہ ہونے سے مشورت دی تھی کہ معد من کی انہیں نکالی جاوے مگر اوس
 کہا کہ میں اب صیف ہوں میں نہیں جاہا کہ حوں پر ہی کروں بعد ازاں اس مارہ سو تراویں ہوئے
 یں مادشاہ کے بیٹوں نے حید پر ہی کی خوب ولے ہند و راجوں پر بیٹہ نامی کر کے واسطے جاتا
 حاصل کی اور نزدیکی پار ہو کر دیو گڈ کے راجہ پر کوچ کیا وہاں رام دینوراجہ اوسنی لڑا آرتی
 وہ ملا الدین اوسکو ہتھیار کے ہاتھ آیا پھر رام دیو کے بیٹے وادریا کر کے اوس کو شہا کر ملک معر
 یہ سال ملا والدین کی دکو نہ آتا تو بہت تباہی کا ڈر تھا ملک معر سے سب وڈ گئے اور غلام ہوئے
 سے مطور مرید راہی کی بیٹے جہ سوس مونی اور دوس الماس لال مرد یا قوت اور اسی قدر سوسا
 چاندی لیا یہ معاملہ قریں قیاس نہیں مگر شاید کہ اوس وقت کا اس میں وقت کے مس سے کم ہوگا
 اس مہم سے اہل اسلام پر ظاہر ہو گیا کہ ہندو راجہ بالکل بدل اور ڈیر ہوک ہیں جب مادشاہ کو
 ضرورت تھی کہ اوسکو ہتھیار ملا والدین نے ایسی فتح مایاں حاصل کر کے اس قدر دولت جمع کی تھی کہ
 اس سے پہلے کسی مادشاہ کو نہ تھی وہ در صد داس کے ہوا کہ یہ دولت ایک خزانہ
 ان دنوں ایسر بہت مارک مارک گھنگوٹن رہا میں مطور سرگوتھی ہوئی رہیں جب ملا والدین

سنبھا کہ میری دشمن دربار میں بہت تواسنی ارادہ کیا کہ بادشاہ کو قید کر دے۔
 بادشاہ کو پیغام پہنچا کہ اگر میری ملاقات کو ادھر تو تمام خزانہ ہی اوس کا ہی غرض وہ گیا اور
 الیاس بیگ برادر علاء الدین سے اوسکو راہ میں مار ڈالا اور اوسکی سرکوبچہ پر چڑھا کہ اسکی
 فتح میں پہنچا یا بعد اوسکی علاء الدین دہلی کو کوچ کر آیا اور بادشاہ کے لڑکے کو خارج کر کے سن
 بارہ سو چھیانوین میں تخت نشین ہوا یہ سنکر منگولوں نے سہ دولاکھ سوار کنارہ سندھ پر یورش
 کر کے فتح پائی اور دہلی کو محصور کر لیا علاء الدین تین لاکھ سوار سے باہر نکلا اور ظفر خان سپہ سالار
 کو بمقابلہ دشمن روانہ کیا ظفر خان نے خوب شجاعت میں دکھلا کر منگولوں کو ہٹا دیا پھر علاء الدین نے پایا
 کہ ایک نیا مذہب اپنا جاری کرے اور وہ یہ بھی لکھا کہ محمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دانا سے
 ایک مذہب بنایا تھا مگر دزیروں نے اوسکو اس ارادہ لغو سے باز رکھا پہلو وہ بے علم تھا پھر اوس نے
 اس منشی کے عالم میں علم فارسی خوب حاصل کیا ماسوا اسکے شراب بکشت پیا کرتا تھا اس اثنا میں
 جس ملک میں مشا شروع ہو گیا جب اوسنی باعث فنا و دریافت کیا تو امیرون نے کہا کہ اگر شراب
 پیو میں یہ بے غوریان واقع ہوئی ہیں اسپر ماضت شراب کی بلکہ یہ کثرت ہوئی کہ کھلی کوچون
 میں شراب کو دریاہ نکلی النرض ایسی ایسی حرکات اس سے سرزد ہوتی رہیں اوسوقت اوس کے
 فوج کا تعداد چار لاکھ پچتر ہزار تھا سن تیرہ سو تین عیسوی میں تلنگانا میں فوج بھیجی اور پدمنی
 بی بی ویدو میں چلا جاؤں گا اوہوں نے نہ مانا پھر اوس نے کہا کہ ایک دفعہ دکھا دو میں ہٹ جاؤں گا
 راجہ نے یہ امر قبول کیا بعدہ راجہ اوسکی لشکر میں سیر کرنے آیا اس نے اوسکو پکڑ لیا اور کہا کہ بی بی
 دیدی ورنہ خلاص نہو گا جب پدمنی نے سنا تو اوسنی کہا کہ میں اس شرط سے آتی ہوں کہ میری سوار
 میرے قدر کی موافق وہاں آوے اوس نے قبول کیا تو سات سو ڈولی اوسکے ساتھ
 اسی اگرچہ ظاہراً اوس میں اوسکی سہیلیاں معلوم ہوتی تھیں مگر فی الاصل مسلح سپاہی ہمراہ
 لائی تھیں اس حص میں اوس نے اپنی شوہر کو بیٹھا کر بچال دیا اسپر بڑی لڑائی ہوئی

راجہ لڑمرا اور مدھی لگ میں ملکر جاگتے ہوئے کئی علاء الدین کے اوس ملک کو حوث لوٹا اور پھر اگر
 حوث و ب عمارتیں مساعد و غیر تعمیر کرائیں اور عیث و عشرت میں ایسا عرق ہوا کہ دس دویار
 کی کچھ حسرت ہی اس آس میں ملک کا فوراً اسکی سپہ سالار نے ارادہ ما دشاہی کا کیا قدرت
 الہی علاء الدین بچار ہو کر س تیرہ سو سولہ میں مر گیا اور اسکی سکھ میں سکندر مانی لکھا ہوا تھا یہ
 مقولہ ملک درست تھا کیونکہ وڈر اللہ العزم ما دشاہ تھا ملک کا فوراً اس کے مرنے کے
 بعد اسکی دو فریداں حلق کی انکھیں نکلو اگر اسکی جھوٹے فرزند کو مایں حیاں تحت نشین ہوا
 کہ وہ لیے ہے کچھ جواب مکرر کا اعداد اس حب اسکی لڑکے ہوئیں سببہالی تو مکینہ میدری
 شروع کی اگرچہ اس نے بہت ملک فتح کیے لیکن یہ کام بہت آریا کیا کہ ملک حسرت کو ایسا مصداق
 عظیم اتنا مایا جس نے ما دشاہ ہوئے کا ارادہ کر کے اسکو مصروف عیث و عشرت سکھاسد
 کیا ملک اس سے خوب خوب رسوائیاں کرائیں حب وہ کہہ میں مدام ہو گیا تو اسکو مرداؤ والا
 اور جامداں حلجیوں کا حم اور حسرت ملک ما دشاہ ہو گیا پھر عاری یک تفاق صوبہ دار ملتاں مپال
 میں فوج کیر جمع کر کے سرشورتس لایا اور حسرت ملک کو قتل کر کے حسرت و حوث تیں ہوا بعدہ
 ایسا نام عیث الدین رکھا یہ تفاق اصل میں ملے کا ایک علام مدد کمال و اما عیث اور مدیں
 تھا اس کے بعد اس کا بیٹا الف حاں ولی عہد مقرر ہوا بعد مدی ایک حویلی کے بیچ
 عیث الدین د کر مر گیا کہتے ہیں کہ اس میں کچھ مرید ہی الف حاں کا تھا اعداد اس
 تیرہ سو تھیں عیسوی میں الف حاں تحت رہے کہ عیث تفاق مشہور ہوا اسوا د جصلتوں کے
 دیوایں ہی اسکی مراح میں مدد اتم تھا اگرچہ وہ خود ہر علم میں ہوسیار بلکہ حکمت دیوانی
 ہی کوئی واقف اور ترقی ہی دل و جاں سے چاہتا لیکن تو ہی اسکی عہد سلطنت میں بہت
 بہت آفتیں برپا ہوئیں کیونکہ اس میں سبب حوث بری مدد کمال تھا اس کے بعد میں ہر ملک
 سے یورپ کی اس نے ایسے ایک کو ناقابل مقابلہ حیاں کر کے بہت سارے دیہاد کو دیکر واپس کیا
 اور ایسا سخت محصول اپنی رعایا پر مقرر کیا کہ رہیدار مدین چوڑ چوڑ کر ہاک کئی علاء الدین کے اوس

ایک سکے جس کا نام دحل رکھا تھا میں سے ہزار غلط خواہ قیمت پر چلایا اوس حسین دین میں
 ابتری کلی اگلی اس حالت میں اوسن چین پر چڑھائی کی اور وہاں بہ ندامت تمام واپس لے گئے
 پرسن تیرہ سو اڑتیس میں اوسکی بیچ جو راسب صوبہ ارساگر فی تحت کا دعوی کیا
 گر آخر کار گرفتار ہوا اسی غیرت کو واسطی روپست جسم سے اوگھڑ دیا بعد ازاں دیوگدہ کو اپنا دارالافت
 بنا کر اراکین دولت کو حکم دیا کہ مع عیال و اطفال وہاں جا کر بسین اس باعث دہلی ویران ہو گئی
 اور جو بھی آبا و نہوا بعد محمد تغلق کو اوسکا بیچا فیروز تغلق بادشاہ ہوا اوس کا فرج خاص پر خلافت و
 نرم مزاجی میں بہت مشہور تھا جو تیس برس سلطنت کر کے فیروز تغلق نے سن تیرہ سو اٹھتر میں
 بیٹے محمد کو جو تغلق ثانی کہلاتا تھا سلطنت سپرد کی اس نے بادشاہ ہونے پر ہی باپ کو وزیروں کو بدرجہ
 غایت تنگ کیا اور عیش و عشرت میں ایسا مشغول ہوا کہ ہر طرف سے فساد اٹھا دہلی میں ایسی قتل عام
 ہونے لگی کہ کشتوں کی پستی لگ گئی پھر فیروز تغلق ضعیف بادشاہ فری نظم و نسق سلطنت کا
 اپنا ہاتھ لیکر بعد چندی اپنی پوتے عنایت الدین کو تخت نشین کیا اور خود سن تیرہ سو اٹھاسی عیسوی
 میں مر گیا پھر دس برس میں چار بادشاہ تخت نشین ہوئے خاندان ادرگرات اور جون پور و مختار پور
 فیروز تغلق کو عہد سے دلاور خان غوری مالوی کا صوبہ دار مقرر تھا وہ بھی خود مختار بن گیا جب تیمور
 شاہ فرخ حال ان اہل یون کا منہ تو اپنی بے رحم فوج کو ہمراہ لیکر سند پر چڑھ آیا یہ تیمور بڑا بڑی رحم اور
 بڑا بادشاہ مغلوں کی ایک شریف خاندان سے تھا اس خاندان کے لوگ مدت مدید جنگیر خان کی
 اولاد کی نوکری میں رہے تھے اور اس نے خود جوانی کے وقت چوبیس برس کی عمر میں اس امیر اکاسی
 حاکم ماورالنہر کی خوب خدمت کی جبکہ عومین میں اس نے اپنی بہن کی شادی امیر تیمور سے کر دی
 بعد میں برس کر جب وہ فوت ہو گیا تو یہ خود تخت نشین ہو کر سمرقند میں رہنے لگا وہ انسان کی قتل
 سے حیوان کے موافق خوش ہوتا اور بعض وقت آدمیوں کے سروں کو مینار کی صورت بنا کر طبع کو بھانا
 تھا تین برس تک اوس نے ایران کو لوٹا اور اپنی پوتی پر محمد کو فوج دیکر سندوستان کی طرف بھیجا اشر
 ملتان کے متصل سخت لڑائی کی امیر تیمور سے مدد مناسبت ملی بعد اسی زور و شور سے امیر تیمور تبارخ آسمان

[illegible]

جلبہ بہا یا بعد اوس سید علاء الدین اور سلطان محمود کو کچھ اور تیرہ آدمی
 خود سر ہو کر حکمران بن بیٹھو اوس نے شہر بداون میں ایک باغ بنوایا جسکی آرائش میں بدل و جان
 مصروف رہتا تھا جب چاروں طرف سے غدر شروع ہوا تو اوس نے ذرا سی صلاح پوچھی اور ہنوں نے
 اپنی ہمہ دانی کی باعث یہ صلاح دی کہ حمید وزیر اعظم کو معزول کر دیا جاوے اور اوس نے ایسا کیا وہ
 دہلی میں بہاگ آیا اور شاہی زمانہ کو روانہ بداون کر کے کل جائیداد پر قابض ہو گیا اور بہلول لودھی
 کو کچھ بھیجا کہ آو میدان خالی چودہ جلد تر اگر سن چودہ سو چاس میں تخت نشین دہلی ہو گیا اور سید علاء الدین
 شاہ دہلی کچھ جاگیر لیکر بداون میں باہمیہا اور سن چودہ سو اٹھتر عیسوی میں دہلیں مر گیا پھر حسین شاہ
 نے اپنی جاگیر پر قبضہ کر کے دہلی تک لوٹنا شروع کیا جب بہلول کو خبر ہوئی تو جلد اگر اوسکی ساتھ کئی
 بار لڑا ہر بار شکست پائی بعد ازان دریا گرگنگ اوسکی حد شری من بعد اوس پر اپنا آپ کو ضعیف
 دیکھ کر سلطنت اپنی بیٹوں میں تقسیم کر دی سکندر لودھی دلی عہد تخت دہلی کا مقرر ہوا بعد سن
 چودہ سو اٹھاسی میں بہلول لودھی اڑیس برس سلطنت کی مر گیا جسکی بعد سکندر لودھی سریرا حکمران
 ہند ہوا اکثر میں کہ یہ سکندر لودھی ہندوؤں کی مذہب کا بڑا دشمن تھا چنانچہ اوس نے کئی مندر گرائی
 اداؤں کی مصالح سے مسجدیں بنوائیں مگر میں اوس نے زور و زنجیر نہ ہی جھٹکائی مسجدیں اور ایک بازار
 بنایا اور پھر ہندوؤں کو بناؤں سے منع کیا بعد اوسکی سن پندرہ سو سترہ میں اوس کا بیٹا
 ابراہیم لودھی بادشاہ ہوا اوس کے وقت میں بہت سی خوف امیروں کو پیدا ہوئی چنانچہ دولت خان
 حاکم ملتان نے اپنا بچاؤ نہ دیکھ کر کابل سے باہر کو جو مغلوں کا بادشاہ تھا واسطی فتح ہندوستان کے
 بلایا مگر اوس سے پہلے ابراہیم کا بیٹا علی علاء الدین کابل میں بدرخواست ادا دیا پونہ چاہا وہ باہر سے
 مدد لیکر ہندوستان پر حملہ اور ہوا مگر اوس نے کامل فتح نہ پائی دوسری سال باہر خود فوج لیکر آیا اور
 اور پانی پت میں ابراہیم مارا گیا اس طرح سے سن پندرہ چھتیس میں سلطنت لودھی ہی تمام ہوئی

نقشہ شامان

ہرست شانوں قوم سادات خدیجی کو ۳۶ سال تک بادشاہ رہی

شمار	نام	تاریخ	تاریخ	کیفیت
۱	سید میرزاں	۱۳۵۴ھ	۱۳۵۴ھ	مختصر و مہرورں حال ایس کا ادب و تحریر بہاؤ
۲	سید سارک شاہ	۱۳۵۴ھ	۱۳۵۴ھ	
۳	سید محمد شاہ	۱۳۵۴ھ	۱۳۵۴ھ	
۴	سید ملا واکیا	۱۳۵۴ھ	۱۳۵۴ھ	یہ شخص ختم کسندہ عالم اس سادات شانوں دہلی ہوا کہ پڑا کہ خود ملکہ اور عیاشی بائے رہا وہ ہمارا ایک عہد میں نصف سلطنت میں آگیا اور لودی بادشاہان ہونے لگا

نقشہ حامدان و سلطنت لودیہ شانوں دہلی

شمار	نام	تاریخ	تاریخ	کیفیت
۱	شاہ بہلول لودی	۱۳۵۴ھ	۱۳۵۴ھ	
۲	شاہ اسکر	۱۳۵۴ھ	۱۳۵۴ھ	
۳	اراجہ شاہ	۱۳۵۴ھ	۱۳۵۴ھ	یہ بادشاہ مارکی فوج کی ہاتھ بٹھایا آگیا اور سلطنت لودیہ ختم ہوئی

ذکر سلطنت مغلیہ و تخت نشینی بابر بادشاہ

اراجہ لودی مار گیا اور بابر سے سہ پندرہ سو چھتیس عیسوی میں دہلی کے تخت پر اٹھاس کیا اگر
اس باعث سے مارکی سلطنت کو استتال ہوا کہ مہیا فون کو سر دار جو مختلف اضلاع اتحادوں کی
چاہتی ہے اس واسطے خاص بیچے تو ار راجیوت بھی جو ہندون میں بڑی شجاع علی ایوم شہر
میں انسانوں کو چاہتی ہے اسکو واسطے ایک لاکھ آدمی بسر گردگی مسی محمود شاہ مقتول کا ہائی ہتا
ہندوستان کی طرف جمع ہوا اور بابر چاروں طرف سے دشمنوں کی نریمین آگیا مگر تاہم وہ ایسا

شجاع تھا کہ اوس نے اس امر سے ذرا بھی خوف نہ کیا اور سکرانہ میں نے صلاح دی کہ
آپ دریا میں کھنڈہ پر چل جائیں پر اوس عالی ہمت بادشاہ نے اتنی بڑی سلطنت کا چھوڑ
دینا مناسب نہ جان کر اون کو جواب دیا کہ مقصداً غیرت یہ ہے کہ لڑائی کی جادو کیونکہ افغان
کی مددگاری ہندو لوگ ہیں اور ان سے جہاد کرنا عین ثواب ہے کتنی مین کہ بابر شراب پیتا تھا اور
اس واسطے اہل فوج اوس کے امام بنا دیئے انکار کرتے تھے اس امر کو انتظام کیا واسطے علی گڑھ
اوس نے چھٹ پٹ توپ کی اور جس قدر شراب کے برٹن سونے چاندی کی تھیں سب فروخت کر کے توپ
و مسالین کو لد تقسیم کر دی یہ معاملہ دیکھ کر تمام فوج مستعد و مطیع ہو گئی بابر کو بند و چچان پیادہ اور
توپخانہ والوں پر بڑا بہرہ و ساتھ اس واسطے کہ اوس کے زمانہ سے پہلے ہندوستان میں توپخانہ اور
فوج پیادہ کا رواج بہت کم تھا بروقت مقابلہ کے توپیں اگی لگائی گئیں اور اون کو چھو پیادہ اور
بائیں طرف توپوں کی سوار علی الصبح پیشانوں کی فوج نے آگ بڑھ کے اوس کے ہمیں دیسا کو کہہ لیا
مگر وہ بھی توپخانہ کی مدد سے اون کو ہٹا مارا جب بابر نے دیکھا کہ غنیم کی فوج دو چار حملہ علی التواتر کر
تھا کہ گئی تو اس نے بھی دوستہ فوج کی ہمراہ لیکر ان پر دھاوا کیا مخالفت تاب مقابلہ کی نہ لاکر ہٹا
اور نیز بہت سی نامور سردار مارے گئے اگرچہ بابر کو مخالف جو بڑی قوی اور زور آور تھو تتر تتر ہو گئی مگر
پھر بھی اس سبب سے سرکشان کابل اور ہندوستان اوسکی عیش کو منقص کرتے تھے دلجمعی سے بادشاہ
کرہی اوس کو نصیب نہ ہوئی اور آخر چار برس کی سلطنت کو بعد ۳۵ سال میں ہی عالم بقا ہو گیا *

تاریخ وفات بابر بادشاهه بادشاهه دهر بابر کمال عدل بود واقف احسان عالم مصدق
سلطنت آله سال جان اوگزیدن جابغزدش گویء جای فردوس ابد بگنجد بابر بادشاهه اس تاریخ
مین هر مصرعه سی و سه هجری برآمد موهای بیهم بر چهار مصرعه پانزده تاریخ بین اور اگر هر مصرع که حروف منقطه
دو سر هر مصرع که حروف مبطله که ساتھ شامل که بین تو چار ما در دو کلماتی بین مقام خودی که ایک قطعه سی و سه
یاد سی تاریخ برآمد کسے صنعت سی عالی بین فقط ذکر سلطنت هایون بادشاهه
طهر الدین بابر بادشاهه کی وفات که بعد سی و سه هجری بین هایون ابن بابر جو هر دل عزیز اور عقل مند ماتحت از

اور باغیہ مارا سپاہ کے سرکے ہائیوں کی سواری کا کھوڑا بھی سقط ہو گیا ایک سپاہی نے اپنی زائدہ
 کی سواری کا کھوڑا بادشاہ کو دیا استنہین لوگوں نے اپنی بھی سوار اوٹھا دیکھا تو تین جانا کہ دشمن
 تباہ کیے چلا آتا ہوا اس وقت سب کی ہوش زیادہ تر پریشان ہو گئی اور جہاں تک پہاگ سکھ پہاگے
 اتفاقاً رات کی تاریکی میں ہائیوں سے ملکہ اور بس سواروں کے راہ ہول کر لشکر سے جدا ہو گیا جب صبح
 ہوئی تو دشمن کی ایک گروہ نے آگے بڑھائیوں نے کوئی صورت رائی کی نہ دیکھ کر شجاعت کو کام فرمایا
 اور انہیں چند آدمیوں کو ہمراہ لیکر ایسا لڑا کہ دشمنوں کی ہوش بھلا دی سبحان اللہ تیری قدر تو
 کما کوئی شریک نہیں تو جو چاہی سو کرے اور جو کچھ کرے سو ہو اس میں سے میں ایک ناگاہی تھی خافین کے
 سردار کی پشانی میں ایسا لگا کہ کام اوس کا تمام ہو گیا اس سبب سے وہ تیر بہتر ہو گئی ہائیوں نے فتح
 ہو کر وہاں سے کوچ کیا لیکن جہاں رات اور تین دن راہ میں کہیں پانی کی شکل نہ لگتی آخر جب چند شخصوں کے
 ساتھ امر کوٹ میں جو سندھ کے عرب پر واقع ہے پہنچا تو وہاں کا راجہ نہایت تواضع سے پیش آیا
 جو مدایج جہاں نوازی کو تھے بجالایا اسی جگہ اکتوبر کی چودھویں تاریخ ۱۳۳۵ھ عین جلال الدین محمد
 اکبر متولدہ ہوا یہ وہی اکبر ہے جو بڑا نامور بادشاہ ہندوستان کا ہوا لیکن بادشاہ کو لاچار یاری سے
 بہاگنا مقدم تھا یہ لڑکا ایک سہ دار نمک حرام بذات کرنا تہ لگیا جس نے اوس لڑکے کو لیکر مرزا
 کامران ہائیوں بادشاہ کے پہاڑی جو کابل و قندھار کا بادشاہ اور ہائیوں کا دشمن جانی تھا جو اچھو کر دیا
 سلطان طہاسب بادشاہ فارس نے جب سنا کہ ہائیوں کی سکنا عر سند سے بہت مصیبتیں دہائی میں تو
 ایک نامہ اس مضمون سے لکھا کہ تم یہاں چلو آؤ میں تمہارا مددگار ہوں ہائیوں روانہ فامس ہو کر ایک سال
 اصفہان میں رہا شاہ ایران ہائیوں سے کچھ عہد و پیمان کیڑا اور دس ہزار سوار دیکر کہا کہ اب تم
 اپنی ملک سو روٹی کو دوبارہ مفتوح کرو ہائیوں یہ مذمت غیر مترقبہ سمجھی اور پہلو اوس نے نابل پر
 جہاں اوس کا بیائی کامران حکومت کرتا تھا اور اسکی پاس اوس کا بیٹا اکبر تھا چڑھائی کی جب اس
 شہر کا محاصرہ کیا تو کامران نے اوسکی بیٹی کو لکڑیوں میں باندھ اور فیصل شہر سے لٹکا کر دکھلایا اور کہا کہ
 اگر تم حملہ کرو تو میں اس بہاری بیٹی کو لکڑیوں میں جلا دوں گا یا جو داس و در اور رحم دہی حال کے دیکھو

دشنامہ ایسی عزم پر مستقل ہو کر دیکھیں اس امر متعجب نہ ہو کہ دیکھ کے واسطے دیکھتا رہا کامراں کو اگر کے ساتھ
 کا موقع ملا ملک آخر کار اپنے دوستوں کو ملکر کامل سرکل گیا ہایوں نے شہر میں داخل ہو کر ایسی مٹی کر کے پھاڑ
 سے لکایا اور اپچی میں اسے روادشاہ سایا اور نورس تک ہایوں نے اس شہر میں سلطنت کی اگرچہ
 اس کا پہاڑی اس عرصہ میں اس کو متواتر سنا رہا لیکن اس کا کار معلوب ہوا بعد ازاں جہہ برس کے
 عرصہ میں اپنے تمام ملک موروثی کو فتح کر کے بادشاہ متقیل ہوا اس اتنا میں ایک پہاڑی اس کا عدد
 سدرت کر کے اس سے آگاہ اور ایسی ایسی پیغامت کو کام کہنے کہ ہایوں کی خاطر سے اگلانار ملال ہر
 ہو گیا اور نہایت محظوظ ہو کر پھر مٹر ملال الدین اگر کو اس کی مٹی کے ساتھ منور کیا کسی ٹرای میں مانا
 گیا اور دوسرا پہاڑی کامراں جو نہایت معیار و شہر دہتا ہایوں کی قسم پوتی کو خیال میں لایا ناچار
 اس کو ہایوں نے قید کیا سب لوگوں کو قید تھا کہ ہایوں اس کو زندہ یہ جوڑی لگا کر اس نے ہیکر خون سے
 ہاتھ آلودہ کیا اور صرف انہیں لگاوا دیں ایک مدت کی بعد یہ کامراج ہزار ہا عزت ہایوں بادشاہ
 ملک کی طرف ہاگزین برس کے بعد مر گیا قطعاً خاندان افغانان سوری کا حال
 ملک ہایوں ان حادثات میں متلا تہا تہا تیر شاہ کے موقع پا کر تمام ملکیت ہند میں اپنی سلطنت
 کوئی قائم کر کے ایسا انتظام کر لیا تھا کہ تمام لوگ اس سے خوش تھے ماسوا اس کے اس کے لکھنؤ
 لیکر دیر باغ سسہ تک خوئیں ہر اریل اگر بری کا فاصلہ ہے ایک شہر سوائی اور اس کی دو دو طرف
 میوہ دار درخت لگاؤ اور دو دو میل کے فاصلہ پر ایک ایک کو اکو دو دایا اور ہر ایک سرای پر
 ایک ایک سرای سارون کے اوپر سے کو سوائی جس میں ہر ایک سارو کو بادشاہ کی طرف سے کہا
 لسا تھا ایصاف رعایا کا بھولی کرتا لوگ ٹری اس میں سے گد ارہ کرتے تھے اس کے باج میں
 سلطنت کے بعد وفات پائی اس کی جگہ سلیم شاہ تخت نشین ہوا اس نے نورس سلطنت کی ادا
 وقت میں یہ سب فریضامی کے امرا میں ٹرا صا و پڑا یہ حال ہندوستان کا دیکھ کر ہایوں کی
 مغرور ہوں سے اس کو لکھا کہ اگر اس وقت وہ ٹھوڑی وجہ ہی لیکر مارم ہندوستان جو نو ملکہ
 جمع نصیب ہوگی ہایوں نے یہ رہ ہزار سوار اور بہت سی بجا بی ہو کر کہہ کر محمد و ہندوستان

فتح کشی کی محفل الہی ایسا شامیل حال تھا جیسے طرہ آور ہوا اور سکواچی ارطاعت میں لایا حاکم لاہور تارا خارا
 بتا بادیش آیا بہرام خان سپہ سالار ہمایون نے حالت منقلب میں حملہ کر کے مغلوب کیا بیٹا ہونے پر یہ
 حال دیکھ کر ایک شخص سہمی سکندر کو جو شیر شاہ کا بیٹھا اور بڑا بہادر تھا تخت دہلی پر بٹھلا دیا اس نے
 انہی ہزار فتح جمع کر کے ہمایون کو مقابلہ کو کوچ کیا فریقین میں بڑی بڑی لڑائیاں ہوئیں اکبر ابن ہمایون
 نے جو اوس وقت صرف تیرہ برس کی عمر کا تھا ایک لڑائی میں بڑی داد مردانگی دی آخر ہمایون نے
 شکست کھائی اور فتح اونکی پریشان ہو گئی اور سکندر شاہ کوہ شمال کی طرف پہاگ گیا اور ہمایون نے
 تیرہ برس کے بعد دوبارہ اپنی باپ کو تخت پر جلوس کیا بعد اس کے ہنوز ایک سال کا دل ہی نہ گذر تھا کہ
 ایک روز کسی تقریب کو کتب خانہ کی چھت پر چڑھا اور وہاں تقریباً دو ٹریک تہا کیا بہر اتفاقا ہوا کہ اپنے
 کو بیٹھ گیا آخر میں اذان ہوئی اذان کی تہی پیغام اجل کہنا پائیں چاہتا تھا کہ عصا رنگ کرادے مصلو
 کہ واسطی اور تھی چونکہ وہاں سنگ سرمر کا فرش تھا لکڑی پھسل گئی اور وہ سنہل نہ سکا کہ کہ چیت سے بچو پڑا
 چند روز بیمار رہ کر ۱۵۳۹ء میں جان بحق تسلیم ہوا ایک شخص کا ہر نامی شاعر نے تاریخ وفات اوسکی
 یہ لکھی : تاریخ وفات ہمایون بادشاہ : زیام فقر خود افتادنا گاہ
 وزان عمر عزیزش رفت بر یاد : پی تاریخ اذ کا ہی رمتزد : ہمایون بادشاہ از بام افتاد :

ذکر محمد جلال الدین اکبر ابن ہمایون بادشاہ

ہمایون کی وفات کو بعد ہندوستان کو تخت فی اسٹرا شاہنشاہ کی جلوس سے زینت پائی کہ جسکا نامی
 اس ملک میں تو کیا بلکہ کسی ملک میں نہوا ہو گا جسکو نیر اقبال کے روبرو کسی بداندیش اور مفسد کے
 چراغ سے فرض نہ پایا اور باوجودیکہ اپنی باپ کی وفات کو بعد تیرہ برس سے زیادہ عمر کا تھا لیکن کیا
 حوصلہ نہ پڑا جو اوسکی تخت نشینی کا مانع ہو نہ کام طفولیت میں اس نے سوا آٹھو ترسیت استاد کی بڑی
 بڑی آفتین نیز فلک کی ماہہ ہو اوٹھائیں تین اوسکی قسمت کی خوبی سے بہرام خان اٹالقی اوسکو
 ایسا ملا جو بہہ تن اوسکی خیر خواہی کا دم ہر تاتھا اور سوا ایس بات کی گستاخی اور بیباکی اوسکی
 مزاج میں تھی اور سب طرح سوا اپنی مالک کی خیر خواہی اور ترقی دولت پر ثابت قدم تھا اکبر بادشاہ

کہ مٹوس کے بعد تھوڑے دن گذرے تھو کہ بیسوں سال جو اصل کا، بیل اور جوصلہ حامل بہکتا تھا۔ سر
 عادت آیا، دروچ کی طرح جمع کر کے دو لڑائیوں میں قیام ہوا یہاں تک کہ اگر کو شلج مارک ہٹا کرے کیا
 جس طرح راوس ہے اتنا دین اپنی ترقی ماہ و حتمت کے واسطے سی کی تھی اگر اوسی طرح اسے ارادہ
 تھا کہ رہتا رہتا شہ نہ ہا کہ عا دیاں ہو یہ خطیہ کا نام دساں بہد و سناں یہ سنا گزیرے کہ ہوڑی بایلی کا
 بلاتا تھا اسلئے علدا او تر آیا اور وہاں میں پیام کر کے سناں و شوکت کی بود میں مصروف ہوا اس عرصہ میں
 اکرے لاہور میں کچھ جمعیت ہم جو کما کر دہلی رہ رہی رہے تھے مافیہ میں وہ لو لکڑوں کا مقابلہ ہوا
 بیسوں مایسوں کی فوج بر شکست پڑی اور وہ خود گرفتار ہو کر مادتہ کر و سرور لیا گیا اوس وقت
 بہرام خان شیرسلطنت کے عرس کی کہ جاں سیاہ ایں کا فر کو آتے ایتر بہت تن کیں اکرے دل مانتا
 کا نہ مانتا تھا کہ اوس کی من سے آئودہ ہو لیکن بہرام خان کی خاطر سے شمشیر رہے باہر میں لیکر اوس کے
 سر سے بہادی اے بہرام خان کو ایک ایسا ماتہ ارا کہ سر اس کا تن سے جدا ہو گیا اوس وقت تک تو
 بہرام خان بادشاہ کی جیر خواہی میں رہا لیکن آئیدہ اپنی عداوت پر مغرور ہو کر مست اور احسان بہکت
 اور کھوت کرے لگا کرے ہی اپنی وشت کو مانج کر اس سے ملی اقتضائی کی کہ بہرام خان پہلے مدوں
 مامی ہو گیا ایں یہ حکام آدای ہوئی پہر وہ شکست کہا کہ اس وقت کو یہ پکا کہ نہ سماعت تمام ملحق ہو
 ہوا لکڑ کے دل پر میل ہو بیٹھا ہی تھا ایں اوس کے تصور میں کہ عداوت کے مانتا ہی علو اوسکی لہنی
 کے واسطے بھی بہرام خان دستار نگہ دن ہایت ابعال امدت سرمدگی سے سیر جو ڈاڑی ہوئی حاضر ہو کر باہ
 تحت کو انکی سزگوں ہو کر کھڑا ہوا اکرے میر خواہ تیر بھی سیر کر دواں ہاتھوں سے اوس کے سر کو اٹھالیا
 اور انکی موت پر سب امیرزں سے اور یہ ہٹکا کہ حلفت میں با عداوت نہ مارا کرتا دیکھا کہ اگر تھو کار
 یہ کری خوش ہو تو حکومت کالیبی اور چندیری کی موجودی اور جو حضور میں رہا پسند خاطر ہو تو
 یہی عداوت شاہی دستور ای حال بر صورت سمجھو اور اگر طبیعت عداوت حق کی طرف مانع ہو تو بیت
 کو حاضر جمع سلامی انکی عزت اور منزلت کے حافی آب کر سنا ہوتو ہو کر لکڑے موت و نکلیں اسکو روانہ
 کیا لیکن وہ راہ میں کسی شخص کے ماتہ سے ملے ہو کر پاپ کرے ایک لڑائی میں مارا تھا مقتول ہوا اکر ترقی

عمل اور داد کی ساتھ بادشاہی کی اور باوجود جہون متواتر کی بہت سادقت انتظام ملک اور برکت
 اور مالی میں معروف کیا سائر ابواب جنگی ملکی مالی اور محدود و کچ واسطی خدایا بلج حسین فرمایا اور
 بہت سی مفید قانون جاری کیوں باوجود اس قدر مصروفیت امور کی کہیں اوسکی دل پر اضطراب
 محسوس نہوتا تھا باوجود اس کے مرضی الہی سے کہیں قدم باہر نہ کرتا تھا علما و فضلاء کی نسبت سے
 مستفید ہوتا اور ہر ایک کام بشورہ دانشوران دربار کرتا خود بینی اور خود رسی کہیں اس سے
 نظور میں نہ آتی اور مزاج اس کا کہیں مغلوب الغضب نہ کسی ملت اور مذہب کی تحقیق و تنقیح کا کامیاب
 مہم نہ نکلتا اور صبح و شام اور نصف النہار کے وقت اور نیز بوقت شب تمام امور اتنا دینی ہی
 تاریخ ہو کر مصروف بیاد و معبود و حقیقی ہوتا گنگارون کی تقصیر و کسفات کرتا رہا یا کی رفاہ اور
 آسودگی پر نظر رکھتا اور خواہش نفسانی کی طرف راغب نہوتا اور رات دن میں ایک دفعہ تاول طعام
 اور خواب بہت کم کرتا تھا اوسکی مجلس میں فاضل تاریخ دان حاضر ہوتا اور حالات پیشہ بیان کرتے اور
 بادشاہ فرمایاں ہی بہت کین یعنی کہیں کوئی صوبہ دار برسر مقابلہ آیا اور کہیں کسی ہندو راجہ سے جنگ
 ہوئی کہیں محمدی بادشاہوں سے جنگی مملکت کی حدیں اوسکی سلطنت سے متصل نہیں میدان پڑتی مختصر یہ
 ہے کہ مالوہ دو دفعہ اوسکی قبضہ ہوئی۔ اور دو مرتبہ مشرق ہوا اسی طرح صوبہ گجرات ہی بڑی اسی سے
 ملتا آیا کابل میں اوس کے بہائی فرس کشی کی آخر مغلوب ہو کر عفو جرایم سے جان بڑھا صوبہ بنگال میں کی
 دفعہ سرکشی ہوئی اور خطابی نظیر کشمیر ہی کہ اوس وقت تک کسی شاہ ہند سے مشقوق نہوتا تھا فتح کیا دکن میں
 نور الدین جہانگیر کو پہچاننا جاتا تھا فتح و نصرت پیشوا ہوئے تھے خاندیس ہی اور احمد آباد میں ہی علم نشا
 قائم کیا ہم احمد آباد اوسکی آخری صم تھی جب بڑا کا صوبہ صلح سے ملتا آیا دمان و مرا جہ سے کہ اکبر آباد و
 اگرہ میں آیا و ملتا رہا۔ اسے عالم باقی ہوا چنانچہ اوسے جگہ تیراوس کی درمیان سکندرہ کو تھی قطعاً
 فوت شد اکبر از قضا آٹھ گشت تاریخ فوت اکبر شاہ ۱۵۵۶ سنہ اس بادشاہ کو مذہب میں اختلاف ہو
 بعضی کہتے ہیں کہ وہ شمس تھا اور بعضی کہتے ہیں کہ ہندو مذہب سے اوس کو بڑا اعتقاد تھا اور اصل حال یہ ہے
 کہ وہ کسی اور مذہب کا متعقد نہ تھا مگر ان اس کو ہر ایک مذہب کی کتاب کو سننا اور اعتقاد ہی باقی رہا

ہر پیر بہت کریمہ کا سونے کا مدیہ کمال تھا جتنا ہی اسی واسطے زینت پر گیر کے بادشاہ کو دوسرے
مدیہ رکھتا تھا نام لکھ کر تیس بار یاوری لوگ تحقیق مدیہ بیسوی کہ واسطے ملو اور اوں کو انجیل سی
لکھ مانتے رکھا ملازمی ہی حرمی کر آیا سمان اللہ صالح کی محبت و ملت لایر الہ حصہ صاحب حکام عالی مقام کو آغا
اکٹھ کی مرچ میں نو کے حصہ تھی اسی باعث سر سلطنت اسکی ازین ہمہ یکسانی مدت مدید تک قائم رہی
ماسوا اس کے ہاں دس سال غیر و تا حال اس کے بیاض و رطب اللسان ہیں

حال شاہزادہ سلیم ابو المظفر نور الدین خوجہاں کبیر شاہ

شبہ شاہ اگر کی وفات کے بعد اسکا اکلوتا نانا شاہزادہ سلیم در میان قضاۃ مطاعی شہر سوری کی تخت تین
سد مستانچا قلعہ اکثر آدمیوں میں مراکز ہاں گیا اسباب القاب مقرر کیا اگرچہ لوگوں نے حیران چہاں گیر سے
سارن کر کے یا ناگہ اسکو تخت پر بٹھا دیں مگر انکی مشرت نگہ اور سب ہر پیری کی بادشاہ و جرم اوکا
صاف کیا خسرو نے ہر مبادت کی تب بادشاہ نے اسکی بیج کو شکست دی وہ گرفتار ہو کر رو دیا اور
اوپر حلائی آرا کیا مگر اسی ساتھی سرکشوں کام ہر گر رہاں پر نہ لایا اسکی مدت العمر کی قید کا حکم دیا اور اوکا
عامیوں کو بہت قلیع دیکر اسکو ساہمیں حان سے قتل کیا گیا دس برس کے بعد یہ شہزادہ قید سوری ہوا
اور اسکو اسکی قیدی ہائی شاہی اہل خانہ سے قتل کر ڈالا اور تاج چہاں گیر میں اس کا ماتن ہو یا ایک
امر کیر کر مسکو پر اور پیرا اسکو قتل کر ڈالا اسکو شہر کے اسی مسکو سے سناست سے ٹرا مارا اور گناہ تسو
کیا گیا ہر حال اس کا یہ کہ ایک شخص مسمی ہوا چہاں گیا کسی عالی خادماں کا کمرہ واقعہ تانا مار سے محتاج ناں
شبہ مہا اسی بیوی کے شہر و ستاں کی طرف آیا اور ایام میں اس کی عورت حمل سے تھی کہ سیتیں
ایک وقت سیانہ بین ان کی بہان ایک لڑکی پیدا ہوئی چونکہ خواہد آیا مارا دس کا اب اور ان حالت
اسلا س میں ملا تھی یہ سوچ کر کہ اس لڑکی کی پرورش کون کرے گا اور کہاں کہاں اس کو لے کر جائے
لڑکی کو اسی محل میں چھوڑ کر آئے چلے آئے مگر حیث کی بڑی ہوتی ہواں اسکی دو قدم آگے چلے ہو چھو
وہی رہتی تھی آخر کو لڑکی لے لی اور گھڑی ہو کر زار و رفتی لگی یہ حالت ایسی بیوی کی دیکھ کر خواجہاں
کا دل ہی اسد آیا اس باعث سے لاچار لڑکی لے کر واسطے بیوی ہر احب و سکر یاں ہو گیا اور کیا دیکھتا ہے

کہ ایک کالا مانت و س لڑکی کو لپٹا ہوا ہے اور سنی دیکھ کر وہ ایک لکھا جسکی باعث سانپ لگ ہو کر وحشت
 پر چلا گیا یا زفر شکر یہ ادا کیا اور لڑکی کو اودھنا کر اپنی بیوی کے پاس لے آیا تو زفری دور چلی تھی کہ ایک قافلہ ساکن
 کالا اونکے ساتھ وہ لاہور تک پہنچا یا زفر دیر تک اور نہر مند تھا بلکہ نوکر ہو کر رفتہ رفتہ کبر بادشاہ کی عدالت
 میں منشی ہو گیا اور سنی اپنی بیٹی نور جہان کی تعلیم میں بہت کوشش کی تاہم وہ سلیم نور جہان کا عاشق شہرہ حسن اور
 سلیقہ شکر عاشق زار ہو گیا مگر چونکہ شہزادہ کو عاشق ہو کر سوا اول نسبت اور سکی شیر افکن خان ترکخان سے ہو چکی تھی اسلئے
 اکبر بادشاہ از روئے انصاف نسبت کا چھوڑنا مناسب سمجھا حتیٰ کہ نور جہان کی شادی شیر افکن خان سے ہو گئی شہزادہ
 سلیم منہ دیکھتا رہ گیا جب شہزادہ سلیم تخت بند پر بیٹھا تو اپنی مقصد کے حاصل کرنے کے فکر میں ہی موفورہ کر فریاد
 پناہ کی دفتہ شیر افکن خان کے مار ڈالنے کی تجویز کی اور ایک دفعہ اسکو مقابلہ شیر اور دوسری دفعہ مست ہاتھی کے
 روبرو کیا مگر اسنے جو اسے بمسمیٰ نہ تھا شیر کو مار کر ہاتھی کو بھی قتل کیا آخر کار جہانگیر نے ایک امیر کبیر سی قطب کو صوبہ
 بنگالہ اس شرط پر کیا کہ وہ شیر افکن خان کو کسی طرح سے قتل کرے ناپار اور سنی چالیس قاتل شیر افکن خان کو واسطے
 مامور کیا جو اسنے مار کر بنگالہ کی آخر کار وہ صوبہ دار خود فوج لیکر ادھر پہنچا تو وہی شیر افکن خان نے دانتوں دی بینی اسکو
 ایسی مالتین کہ قلب شکر میں ہاتھی پر سوار تھا اتنے تنہا جا کر اپنی ہاتھ سے قتل کیا بل تیری بہادری و جوانمردی
 اسی کا نام ہے جدہ چاروں طرف سے تیرے بوجھار پرے لگی کچھ میں نے چلتا تھا تو نور جہان کو کہ بعد نماز خاوندانہ کے بڑے
 شوق سے بادشاہی محل میں داخل ہوئی مگر بادشاہ کو اسکی خاوند کر مراد انفرین باوجود اسے عشق کے قہر ت ہوتی تھی کہ چاہے
 برس کا اسکو روبرو نہ ہو بعد اسکا ایک دراز اسنے پیرا دیکھا تو بخود ہو گیا دلون کی مراد میں برائین بقول استاد سودا
 کر نے بر سر بازار گئی سم ہاتھ اسکو بگی جسکو خریدیا گئی سم حضرت عیش نے اپنی چال دکھائی بساط عقل پر بیٹھی بیٹھائی گوشہ
 مات آخر خواہ یا زفر نور جہان زیر غلہ ہوا اور اسکو دونوں ہائیوں کو بڑی بڑی عہدوں پر سرفراز فرمایا امورات مملکت
 میں اختیار رکھی اور کنگا ہو گیا جب کہ یا زفر جیارا اسکو نیکدانی سے نفاق و خدائوش اور انتظام مملکت بخوبی رہایت ہوت ہو گیا
 تو بہت ایسا کہ فخر پر پامور کہ جہانگیر کی بی دشواری سے ہوا چنانچہ شہزادہ خورم عرف شاہجہان نے از روئے عبادت اپنی بیٹی
 خسرو کو قتل کر کے صوبہ دار کر کے اپنا پیر لشکر کشی کی مگر شکست کھائی اور گرفتار سی چم کر کے کہی برس تک ہزارہ
 و پریشان پر کیا نور جہان بیگم بعد مرنے پر اپنے سلطنت میں غلامی لگی اکثر فرمانا شاہی ادھی کھمک و تحفظ سے جا رہا

اور ترابا ہنسا مستعد راہجو تو ن سے شکل تھا مگر نور جہان فی فوج کو دلاوری دینی سمجھا
 سب سے اول اپنا ہاتھی دربا میں ڈال یا پھر متواتر حملی ہوئی آخر کار مہابت خان فی فتح
 پائی نور جہان لاہور کی طرف بہاگ گئی بادشاہ فی بعد چند ہی اوس کو خط لکھ کر پھر لشکر میں
 بلوایا مہابت خان فی نور جہان کے قتل کا ارادہ کیا اور بادشاہ سے بھی جبراً اوس کی قتل
 نامہ پر دست خط کرائے اسپر اوس عقلمند بیگم نے یہہ تمنا کی کہ اب تو میں ماری جاؤنگی
 مجھ کو اپنے مالک سے ایک دفعہ مل لینے دو مہابت خان فی اس شرط پر اجازت دی کہ میرے
 روبرو وہی ملاقات ہو القصہ وہ بادشاہ کی خیمہ میں داخل ہوئی اور اپنی خاوند کو روبرو
 جا کر خاموش کھڑی ہوئی جہانگیر اوس کی غم اور ملال کو دیکھ کر رو پڑا اور اپنی بیوی کی
 جان بخشی کر اسی بعد ازاں مہابت خان بادشاہ کو کابل میں لے جا کر نہایت ادب سے
 پیش آیا تمام جلوس شاہی قائم رکھا آخر کار بعد غصہ کرائے قصور کے مہابت خان نے
 اپنا اختیار سب چھوڑ دیا اور بادشاہ کا بدستور سابق ذمی اختیار ہو گیا بادشاہ کا منہ
 بہت نیک تھا مگر نور جہان بیگم کو کب آرام تھا وہ در عدد اوس کے تھی کہ مہابت خان کو
 تہ بارہ کرے بعد اوس کے قتل کی تدبیریں خفیہ خفیہ عمل میں آئی لکین یہہ حال دیکھ کر
 مہابت خان مفرور ہو گیا نور جہان فی فوراً اوس کا مال ضبط کر کے استہارہ دیا کہ جو کوئی
 مہابت خان کا سر لاوی بہاوی انعام پاوی اس لئے تمام اضلاع میں اوس کی تلاش ہو
 آصف خان فیہر اعظم جو سچا ہی خود اختیار بادشاہی رکھتا تھا اپنی بہن نور جہان بیگم کو ظلم
 اور ان حرکات ناشائستہ سے بجان تنگ ہوا ایک روز شام کے بعد اپنے خیمہ میں بیٹھا ہوا
 تھا کہ نوکروں فی اطلاع دی کہ ایک غریب آدمی بیچارہ گردش کا مارا آپ سے کچھ عرض
 کرنا چاہتا ہے اوس کی دل میں رحم آیا سامنے بلوایا دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہہ وہی مہابت
 خان ہے جو مالک تمام ہندوستان کا تھا اوس کو خلوت میں لے گیا آپس میں گفتگو ہو
 آصف خان فی اپنے بہن کی بیوقوفی اور بادشاہ کی دیرواہی کا اندس کیا اسپر آپس

میں یہ تحریر ہوئی کہ شاہجہاں کو تخت ستیں کیا جاوے اگر وہ اوسیدن سے خط و کتابت
 اسباب میں شاہجہاں سے شروع ہوئی مگر عید موافق سے پہلے اس امر کا ہوسکا آسا فام
 اوسے آسا میں بادشاہ کو درجی کے بیماری سے ہایت صعب ہوا اور وہ بیمار ہی سسہاقت
 ملک کتیر کے دور در زیادہ ہوئے لگب وٹاں ہو واپس ہو کر لاہور میں آئے تو تائب ہوا
 ہو مگر اس کے بعد سلطان شہر بھری کے جیمہ زن ملک عدم ہو گئے اوسکی تاریخ وفات یہ ہے کہ
 شہنشاہ جہاں شاہ جہاںگیر کے دست عدل اور آسمان رحمت و چور الدین محمد نور دامن و اداں
 آرد نقش نور جہاں رحمت و اربین ماتم راجوں رحمت پرست و جہان غمگسں تداوار جہاں رحمت
 چو تاریخ وفات جس کشتی و حر و گھٹا جہاںگیر جہاں رحمت و سحر لاہور کے شمال روید لب دریا کی آو
 موضع شادہ میں مدوں ہوا اسی بادشاہ کے وقت میں مشرکاس سفیر حمیس اول شاہ انگلند کا
 کا دربار ستامی میں حاضر ہوا اور اس کو سورت میں کوٹھنی ملنے کی امارت ملی تھی یہ بادشاہ یک
 مزاج اور رحم دل متکون المزاج تھا طامس صاحب لکھن میں کہ اگر یہ بادشاہ مد مزاج ہو یا نہ ہو
 ہوتا یہ بادشاہ فقیر صوفیہ اور مست فقیروں سے بہت خوش اعتمادی کے ساتھ تھے انما با حفظ
 حال مقررہ مقدمت مرحوم کا علیہ روح کتاب ہدا ہے ذکر سلطنت شاہجہان بادشاہ
 غازی جہاںگیر ان کے دور کے یعنی شاہجہان اور شہریار اوسکی وفات کو مدائی رہے اگرچہ تو
 وفات جہاںگیر یہ دہشت سست و غلام نور جہاں سلیم کے گاہی ہی تھی کہ شہریار جو نور جہاں کے سکنت
 ہا دالی تخت و تاج ہو یہاں تھان اور آصف ماں ویر و اعظم نے حوقیقی ہا ہی نور جہاں سلیم کا
 ہا شہریار کا حق محاکمہ شاہجہاں کو وارت تلح و تخت ہا ریا جب کہ شاہجہاں تخت سلطنت پر تھا
 تو اس سے خراب تراب تدبیریں انتظام سلطنت کی بہت وقوع میں آئیں یہی اوس پر ایشہاں
 شہریار کو اور یہاں اوسکی اولاد کو قتل کیا بعد ازاں تیمور کی اولاد کو دکر کو جوان بچہ ہو خود حواں تل کر
 سرع کیا تاکہ کوئی مزاحم سلطنت ہو یا وجود اس احتیاط کر کیا شخص رقیب سلطنت نہ ہو
 یہی سببی بودی حواسیہ تیل احانی عاقدان سے تلاء آتا اس وقت کہ شاہجہاں دکن میں

برسرِ نجات تھا اس امیر کو بادشاہ نے میرے دوستے مقابلہ کے واسطے روانہ کیا تھا وہ جہاں
 وفات کی خبر سن کر شاہجہان کی تخت نشینی کا مانع ہوا شاہجہان نے اس کو کہلا بھیجا اگر کو
 متابعت کرے تو تیرے حق میں بہتر ہے ورنہ قہرِ سلطانی میں اگر تیرا ہوا گا اس سے خائف
 ہو کر وہ راہِ راست پر گیا بادشاہ نے اس کو صوبہ مالوہ عطا فرمایا بعد ازاں حسبِ الحکم شاہجہان
 سکے دار الخلافت میں آپاگر وریا شاہی میں اس نے اپنی بیوی قمری سوچ کر خیال کیا کہ شاید میری
 گرفتاری کرنے کی توجہ ہے اس پر اس کے بیٹے عظمت خان نے سرورِ یار بلوار کینچلی اور لودی
 اپنے مکان کو پہاگ ایک سو دس آدمی اور سکی ہمراہ لے کر سب اس مکان میں محصور ہو گئے چونکہ دشمنوں نے
 گھر گیا تھا اور موت سا منہ سے نظر آتی تھی اس پر اس طرح طرح کی خدشی اس کے خیال میں گذرتی تھی
 عرصہ میں اس کے زبانِ جان سے آواز چھوٹکی آئی لودی فوراً اندر گیا دیکھا تو تمام عورتیں خون میں لوث رہی
 میں معلوم ہوا کہ پیاسِ عفت اور ناموس کی عورتوں نے اپنی آپ کو خود ہلاک کر ڈالا تھا اس حال کے معائنہ
 سے اس کی مزاج میں دیوانگی سے پیدا ہو گئی کہ آخر اپنے دونوں بیٹوں کو ہمراہ لے کر ورنہ
 پر سوار تقاری بھیجاتا ہوا مکان سے نکلا اور پکار کر کہتا جاتا تھا کہ ظالم بادشاہ کو ان نقاروں سے اطلاع
 دیتا ہوں کہ میں جاتا ہوں اور دوبارہ آنکر اس کی جان پر مصیبت برپا کروں گا اگرچہ بچا شہ قیقا
 اس کا فوراً گیا گیا پروہ بہادر شکر کو اپنے پاس کب آنے دیتا تھا اس وقت کہ دریا میں چنیل کہ موسم
 برسات کی باعث طغیانی پر تھا اس کے سٹھ ہوا لگتھی اس نے یہ بہادر سچی کی کہ فوج کے
 قریب آتی ہی کٹورے دریا میں ڈال دے اگر عظمت خان اس کا پیارا بیٹا اور اس کی ہمراہ
 یہی مارے گئے مگر وہ پار ہو گیا دکھن میں جا کر اس نے چند اسکرشی کا بلند کیا اور علاوہ
 حبس کر کے اپنے رفیقوں کے بادشاہ کو لکندہ اور دریا پور کو بھی بادشاہ سے باغی
 کر دیا کیونکہ یہ لوگ بادشاہ سے آزدہ خاطر تھے شاہجہان اس امر سے گونہ خائف ہوا چونکہ تمام
 فوج پر اس کو پہرہ ساتوی تھا اسلئے علیحدہ علیحدہ فوج بسر گردگی ارادت خان اور اور سرداروں
 مختلف مقاموں پر واسطی بنیہ مفرد کی روانہ کی مگر یہ فوج لودی پر سرگزشت غالب نہ آئی بلکہ

نے اپنی پیاری بیوی کیواسطی بنوایا تمام عمارات روضی زمین سے عمدہ ہی بہرہ روضہ سنگ مرمر کا
ایک نو سو گز مربع ہے بڑی قیمتی پتھر اور سب سے لگی ہوئی قطر کند کا سہ گز گرداوسکی بڑا ڈانچ پتھر
اس روضہ کی تعمیر میں پچھتر لاکھ روپیہ خرچ ہوا تھا اور لاہور میں شالامار باغ نہایت دلچسپ ایسا
اوسکا بادگار ہے کہ چشم روزگار کی کوئی ایسا باغ کم دیکھا ہوگا حال مفصل اوسکا مدہ حال مقبرہ جاگیر بادشاہ
علمدہ درج کتاب ہند پر پیش برس تک شاہجہان کی سلطنت اس سے ہر جہاں صاف خان اور جہاں
جور کن اعظم اس سلطنت کی تہہ مر گئے تو بادشاہ کو امورات سلطنت میں زیادہ تر مصروف ہونا
پڑا اوستی تمام خلق کو اپنی خلق سے راضی کیا اس بادشاہ کی چار بیٹی بڑی خوش نصیب اور قابل حکمران
تھے اول نازکون اور باب میں بدرجہ کمال پارتھا اور بادشاہ کی اولاد کو بڑے بڑے عہدوں پر
سرفراز کیا ہوا تھا مگر جب وہ جوان ہوئی تو اون میں بڑی دشمنی ظاہر ہوئی کیونکہ ہر ایک اون میں عویلا
تخت و تاج تھادار اشکوہ پڑا بیٹا بادشاہ کا بہت عزیز ہمیشہ بادشاہ کی پاس ہوتا تھا اوسکی واسطی ولی
عہدی کی تجویز تھی لیکن اگرچہ ایک اور علم دوست اور فقیر کا طالب اور عیش و عشرت سے متنفر تھا
لیکن جلدی اسکی طبیعت میں بہت تھی بغیر عاقبت اندیشی نہ تھا۔ دوسرا بیٹا شجاع عباس رحمہ دل لاڈل
ملک بنگالہ پر حکومت کرتا تھا۔ تیسرے مرزا جلیل القدر گجرات پر حکمران تھا۔ چوتھا اور رنگ زیب
عامگیر تھی سب بہا بیون اور باب سے ایک الگ خصلت رکھتا تھا بغیر نہایت اجم مزاج کم گو عالم فاضل
متدین محدث و فقیہ عیش و عشرت سے متنفر و پابند شیعہ چونکہ اس کی زندگی تک کہیں کی فوج کو سہ
سالہ کی مٹی اسواسطی فن سپہ گری میں اپنی بہائیون سے زیادہ شجرہ کار اور قواعد دان
ہو گیا تھا شاہ جہان ایسا بیان ہو گیا کہ بے حس و حرکت کو روز تک پڑا داراشکوہ بمجر دلاحق ہونے
اس بیماری کو حسب الحکم اپنی باب کو کار سلطنت بادشاہ بیکر انجام کر سنے لگا اور بہائیون سے واسطی پتھر
پایا جس سے رشک اور خیال بدتری کا صاف پایا جاتا تھا بغیر اوس کی صاف حکم و بدیا کہ کی طرح کا
خط کوئی اذکی پاس داند نہ کرے اور ان امر کو جو انکی رفیق خیر خواہ تھے جلاوطن کر دیا ان
حکمتوں سے اوسکی بہائیون کے دلوں میں آتش کینہ بھڑک اٹھی اور بیماری کی خیر بادشاہ بیکر

اور ملو رار ہو بختی قحی ملک اور کوٹک مر جا کا لھی ہو گیا ہوا آخر کار مر رات شجاع فی سکاہ سی حرکت
کی اور دارا افغان کو ملا اور مر راد کی گھڑات سی تمام کیفیت اور رنگ ریب لکھ کر لکھا کہ ہم
ہم دو نوجو جمع ہو کر دارا شکوہ ریڑ پائی کریں اس راہی کو اور رنگ ریب لکھی پسند کیا اس بعد میر
مادشاہ کی صحت کلی مائی دارا شکوہ فی نہایت دریاں برداری سی امورات سلطنت سی دست بردار
ہو کر پھر اختیار سلطنت اسوای کر سیر کیا اور مر رات شجاع کو لکھا کیا کہ جو کہ تمہی فوج کشی بحال ہے
ساہنشاہ والا ماہ کی کی تھے اب لارم ہے کہ ایسی باتوں سی دست بردار ہو جو کہ اسکی نظر
میں ملد نظری ساگنی قحی اوس حر کو اوس کی مستحق خیال کیا اور مادشاہ کی راہی تاہر سی ماہی
اور کو ہے اوسے حیل قرار دیا سو اسطے مر رات سلماں اس دارا شکوہ کی گنگا کر گارتے ر
حا کر اور کو سکست دی وہ جاگ کر سکر کے قلعہ میں مستحق ہو اسلماں کی فوج کی اوس قلعہ
کو محاصرہ کر لیا سو اس کے ایک اور ہم جنوب کی طرف بہہ ہوئی کہ اور رنگ ریب نے فوج جمع کر
حسب الطلب مر راد کے بہت ملکہ کوچ کیا اور ساہزادہ مراد کو ایسی کلمات لکھے کہ جسے اوس کو
یقین ہوا کہ اور رنگ ریب میرا ملج رہیگا اور مادشاہ وہ ہو گا مر راد ریب میں آگیا اور
دو نوادہ ساہزادوں نے فوج بیکر کوچ کیا اور مر راد سی کے کنارے بر ایس میں فوج جمع
ور یا حسب سکر راجوت کو حوادیاہ کی طرف سی ایک فوج کتر سواراں کی لیکر دیا گیا
ہوا تھا شکست ناحش دی ساہ جاں بعد واردات سکر بہت حیران ہوا آخر سلیمان
اس دارا شکوہ کو حکم ہوا کہ مر رات شجاع سی صلح کر کے اس شمس جو خاک رجو ہائی کر
اور دارا شکوہ ایک لاکھ سوار بیکر در راہی چسل کے کنارہ یہ جاں سی اگرہ کو با سالی مرا
ہو سکتی ہے مورچہ مدی کر کے ٹارنا اور رنگ ریب اور مر راد حسب قریب آئی تو شاہی فوج
و لکھ کر دے نصیب ہو مر راد فی فیہ صلاح دی کہ مو چال توڑ دو اور رنگ ریب سے حسب
اندیشی سی بھارت بعد حالی اوسو معلوم کیا کہ ایک راہ ہار و ن بین سی سید ہی اگرہ
مافی ہوا سئلے اسو سکر کی وضع اسی جگہ سی دکھ کر دیا اگرہ کو روانہ ہوا مر رات شجاع کو

اب سواری چھوڑنے دار الخلافت کے یا لڑنے کے چارہ نہ رہا پر اوسکی گرم فزاجی
 اسکو مادہ جنگ رکھنا لڑائی ہوئی دونوں طرف کی فوج بہاک جانے کے بعد اورنگ زیب
 کے پاس صرف ایک سو سوار رہ گئے اور دارا کے پاس ایک ہزار سوار اورنگ زیب بالکل مایوس
 ہو گیا اتفاقاً اسی وقت نازک میں سبب صلاح ایک ناک حرام امیر کے داراشکوہ ٹہرے
 پر سے اتر کر کھوڑے پر سوار ہوا ہاتھی خالی دیکھ کر فوج میں تہلکہ مچ گیا ساری فوج
 شتر بتر ہو گئی اس باعث سحر داراشکوہ کو شکست فاش ہو گئی اسطرح پر کہ اندرون
 شاہزادوں کی فوج کے دو حصے تھے ایک حصہ پر مرزا مراد دوسرے پر اورنگ زیب
 تھا جس بازو پر مراد سپہ سالار تھا اوپر دارا نے بڑی تیزی اور زور سے حملہ کیا یہاں تک
 کہ صف سپاہ کی ٹوٹ گئی اور مرزا مراد زخمی ہوا اورنگ زیب نے یہ چالاکی کی کہ اسی
 حصہ میں بڑی سپہ نرور ہی سے مقابلہ کر کے اوس فوج کو جو اوس کے مقابلہ پر تھے بہکا
 دیا اور اوس وقت دوسرے بازو کی فوج کی مدد آگئی اس صورت سے انہوں نے فتح پا
 بعدہ دونوں شاہزادوں کی فوج مل کر اگرہ کو آئی چونکہ مراد زخمی ہو گیا تھا اورنگ زیب کو خود
 ظالمی سے تمام فوج کا اختیار اوسکو حاصل ہو گیا پہلے اوس نے سلیمان شکوہ کے پاس پہنچی
 پہنچ کر اوسکو اپنے سے ملا لیا بعد ازاں اپنے باپ شاہجہان کے قابو میں لانیکے فکر میں
 مگر یہ امر اسکو بہت نازک اور دشوار معلوم ہوتا تھا کیونکہ قلعہ بہت مضبوط اور زیر اسید تھا
 کہ بادشاہ کی قید کی خبر سننے سے بہت لوگ پہر جانیکو اور فساد عظیم قائم ہو گا اور شاہجہان
 بے ایسا نہ تھا بنواد سکے قابو میں آجاتا غرضیکہ باپ کے قید کر یکی تجویز شاہجہان کر اکیس
 شاہجہان کی خدمت میں روانہ کیا اوس نے بادشاہ کی خاطر جمع کی بادشاہ فرمایا کہ اگر اورنگ
 زیب کے دل میں فریب نہیں ہے اور سعادت مند لڑ کا ہے تو حاضر کیوں نہیں ہوتا
 اورنگ زیب نے بہہ سن کر اپنے بیٹے محمد کو بھیج دیا اوس نے جا کر دیکھا کہ قلعہ میں سوار و پیادہ
 کیلنگاہ میں اورنگ زیب کی گرفتاری کے واسطے کھڑے ہیں اس واسطے محمد نے بادشاہ

کی مدت میں عرص کی کہ سہاہ کی موجودگی سے قلعہ میں شکایت نہ تھی کہ سہاہ نے
 تو والد میرا حاضر ہوا دشاہی سہاہ کو حکم دیا کہ قلعہ سے جلی جاسے یہاں سے قلعہ سے
 سرراحمید نے قلعہ کا سد دست بطور خود سکوئی کر لیا ماد سہاہ بہت عجز و انکسار کرنا نہ کر
 سد دست ہو چکا آخر کار بادشاہ قید ہو گئے اور نگریں کو ہر طرف سے تہی ہو گئی اور
 صرف مراد مراد سے فیصلہ کرنا ماتی رہ گیا سوا دسکی طبع صورت ہوئی کہ اوسے مراد کو
 کہلا ہیچا کہ آج کی شب کو ان کی صیانت ہی مراد مراد حوشی سے آیا اور نگریں سے جو
 باج اور راک درنگ کر لے اور ٹھہری ڈھوم سے صیانت کی مراد مراد حسب بایستہ
 ہوا نو کترت سرور سے راک کو اوسے حکمرانوں نے حسب الحکم اور نگریں کو اوسے
 مادہ لیا اور نگریں نے حکم دیا کہ اگر وہ میری تاعداری سے اسی ہو تو فوراً مار ڈالو
 عرص کے وہ کٹکا لھی اوسکے دل سے دور ہو گیا اب کیا ہو سکتا تھا مراد دلی تحت شہر
 ہو گیا اگر وہ اوسے تمام عمر ایسے باپ کو قید میں رکھا اور اوسکی عزت و توقیر کر مارا ذکر
 سلطنت اور نگریں با دشاہ شہر میں اور نگریں کے حکام
 عالمگیر تھا تحت ہر دستاں پر جلوس مرا ہو کر بہہ خیال کیا کہ جب تک دارا شکوہ اور مراد
 شجاع کا نام صفحہ ہستی سے نہ اڑھیکاتا تک میری سلطنت مستقل ہوگی کہ وہ کہہ ارا شکوہ
 کو خود ساہجہاں نے تحت رہنا یا تھا اور حلق حد اوسکے اوصاف حمیدہ سے خوش تھا
 اتنا اس دارا شکوہ نے لاہور کو مراجعت کی اگرچہ یہاں پہنچ کر اوسے دتمس کی جمعیت سے
 زیادہ فوج جمع کی مگر مدین سب کہ دارا شکوہ کی فوج نئی تھی اور اور نگریں کی راک
 آرمودہ کار معاملہ کرنا مناسب نہ تھا مگر دیا ز سہد کے پار جلا گیا اور اسے مصر میں اسی
 بہت تکلیف اڑھائی اور اوسکی فوج کے آدمی رفتہ رفتہ کم ہوئے لگے یہاں تک کہ بہت
 نور سے آدمی ہمک حلال اس کے ہمارا رہ پکے تھے یہاں سکھو حشر ہو چکی کہ مراد شجاع اور سکا
 لائی شجاع لیکر اوسکے مقابلہ کو چلا ہے اس واسطے اور نگریں دارا شکوہ کا تھا

چوڑ کر ننگا رکبٹن چلا آبا دین اوسکو دیکھا کہ بڑی بہاری سی فوج بیکر بڑا ہے جوت
 سنگہ را جوت جو اورنگ زیب کے ہمراہ اٹار راہ سی ہو لیا تھا اوس سی جدا ہو کر اوسکے
 عقب میں حملہ آور ہوا اب اورنگ زیب کو بڑی دقت واقع ہوئی ساہنوی دشمن سی مقابل
 تھا اور عقب میں ایک اور دشمن ناکہانی پیدا ہو گیا پر اس جنگ میں اورنگ زیب کی ایک
 سردار نے بڑا ہکر مرزا شجاع کے ہاتھی کو زخمی کیا اور جانب مخالف سی ایک امیر نے اپنا
 آگے بڑھا کر اورنگ زیب کو ہاتھ کے پاس لا کر ایسی ٹکر لگوائی کہ بادشاہ کا ہاتھ ٹوٹ
 کے بل بیٹھ گیا بادشاہ وحاس باختہ ہو کر چاہتا تھا کہ ہاتھی سی اترے اتنی میں ایک سردار
 سے امیر جلہ نے جو وزارت پر مامور تھا پکار کر کہا کہ ہاتھی سی نہ اترنا کہ اسوقت ہاتھی سے
 اترنا کو یا تخت سی اترنا ہے یہ سنکر بادشاہ کو کچھ سلی ہوئی ہاتھی کے پاؤں میں زنجیر لگاوا
 مرزا شجاع سے یہ غلطی وقوع میں آئی کہ ہاتھی سی اتر کر کھوڑے پر سوار ہوا فوج نے ہنر
 ظالی پا کر بہت ہار دی اور بہانہ شروع کیا میدان اورنگ زیب کے ہاتھ آیا شجاع ننگا
 کو ہٹا گیا اور قلعہ منیگر میں جا کر مستحقن ہوا اسی اثنا میں خبر آئی کہ داراشکوہ فی دوبار
 دریا سے سندھ سی عبور کیا ہے اور بعد قطع کرنے ریگستان اور محنت کشی گرمی کے گجرات
 میں داخل ہو گیا ہے اور صوبہ دار گجرات کو جسکی بیٹی مراد سی منسوب تھی اپنا رفیق و ہم
 بنا کر اور فوج کثیر ہمراہ لیکر راجپوتانہ کو روانہ ہوا اور قریب اجمیر کے جو دار الخلافہ اوسکا تھا ایک
 مقام مستحکم حاصل کیا ہے اورنگ زیب مرزا شجاع کا تعاقب چوڑ کر جلد وہاں پہونچا اوسکا
 لشکر ایک زمین باند پر بڑا ہوا دیکھ کر دلیں ور گیا اور فوراً تیاری لڑائی کی اور دارا کو
 سخت سبت پہنا شروع کیا تاکہ میدان میں آکر لڑائی شروع کرے اس ڈکھ خیال کیا تب
 ایک فریب اورنگ زیب نے اورنگالا کے دوسرے دار دہلی طرف سی اسمضمون کا خط لکھوایا کہ ہم سے
 بڑا تصور ہو جو آپ کی رفاقت سی جدا ہوئی اگر دروازہ قلعہ کا نکلانی وقت پر آپا کہلا کر کہیں
 تو ہم معہ اپنی رفیقوں کے حضور میں حاضر ہو کر حکم بجالاویں ہر چند رفاقت میں اور غلطی ہو گئی

نے صلاح دی کہ اس میں مرید ماما جاسے مگر اس کی اسی ماوا لی سو نہ سمجھا اور موت میں ہی ہوا وہ
 کوئلہ پاس رہا نہ دیکھو داخل ہوئے اور ایک بچہ تھام بیٹھا ہی اندر کہیں گئی اور سوئے اور سکھو طاس رہا
 کہ یہ مرید ہاں مگر بھیر بھی بہت مردانگی اور شجاعت سے لڑا آخر کار کامیاب ہوا اور پوٹھ می اور میو
 کے ہمراہ گھرات کی طرف مدینہ خیال کر دیاں اور سکھو ساہیل کی ہاں کا مگر حاکم گھرات کی اور سکھو ساہیل
 اور مریدوں نے حوالہ کی مایمانہ و شہادہ تھی اور سکھو عام اسات لوت لیا اب دارا شکوہ نے مرید
 ساہیل رینگناں کی حاکم ہاں اور ہاں ہاں مادشاہ کی طرح برابر باغلیں اور ہاں میں آخر کار
 حاکم کی ہاں ہی تکرر شد میں حاکم ہاں ہاں کے حاکم تو ایراں کو جان اور کی بہت حاکم دارا
 اور لا اضع ہوئی جلا جا مگر اور وقت اور کی بارہی سوئی مادہ ہاں ہاں ملک ہو رہی تھی اور
 اور کی معارف جالب برج میں گوارا کی قریب اس موضع کے حاکم شیخ کا مقام رہا مست ہاں
 دارا شکوہ نے جا مگر وہ میرے ساتھ ہاں ہاں ہاں کا طریقہ رستے مگر وہ بڑا عالم اور حاکم
 نہ رہا مادہ جو دیکھو اسکے قتل کے نتیجہ ہاں مادشاہ کی دودھ حکم دیا تھا پر دارا شکوہ کی شہادہ
 سے دودھ حاکم اور کی تھی اس کی توقع پر دارا کو خیال نہا کہ وہ مجھ سے کچھ جس سلوک
 کرے گا مگر سچا اور کے اس میں کس کی دارا کا ثقاف کیا حکم دارا ہی سوئی سو رجب
 ہو کر جانتا تھا کہ کی طرف کو کل خاوی اسکے سیاہیوں کی اور سکھو کبیر اور پیر کر خان جانا
 کی حوالہ کیا وہ آگاہ کنارا کو ہزار دلت و حواری دلی میں لایا اور عالم گیر کے سیر کر کے لاپس
 کی طرف ملا گیا مگر راستہ میں حکم شہنشاہ حقیقی کے حاکم جہاں کو کسی نے قتل کر ڈالا اور ملک ویت
 چند قاتلون کو شہر کر کے حکم دیا کہ رات کو دارا شکوہ کا سر کاٹ ڈالیں جاسمہ اسامی ہو اور
 وہ بیچارہ آوارہ و دشت اور مادہ شہید ہوا اور روز جمعہ یکم ماہ محرم سنہ ایک ہزار و تیرہ میں
 شہر سیرت سرل گرین سرل جہت ہوا رحمتہ اللہ علیہ مد قتل دارا شکوہ کے ایک بہائی اور ملک
 رس کا سوسو مراد شجاع مافی راہ کی طرف سے اسکے دل میں کشاکش تھا اور سو رحمت پاکر بہت فوج
 جمع کر لی مادشاہ ایہی شہزادہ محمد سلطان کو مدد مرحلہ دربراس کے مراد شجاع کے مقابلہ

پروانہ کیا وہاں عجب ماجرا گذرا کہ مرزا محمد سلطان اپنی چچا مرزا شجاع کی لڑکی کے پرستار ہو کر کچال
 سستی اسکو وصل کا خواہاں ہوا یہ دیکھ کر اوس لڑکی نے ایک خط مشعر سفارش مرزا شجاع
 اپنی باپ : مرزا محمد سلطان کو لکھا وہ سجدہ محبت و عشق فوراً اپنی چچا سے جا ملا اوسنی بڑی خاطر
 کر کے اپنی لڑکی کا نکاح اوس سے کر دیا اور بعد رسوم شادی کے لڑائی میں مصروف ہوا چونکہ مرزا
 محمد سلطان کو یہہ کان تھا کہ جگو دیکھ کر تمام سپاہ اور نگ زیب کو میری ہمراہ ہو جاوے گی اوسنے
 وہ سب سواروں کو صف میں جا کر کھڑا ہوا اور جب اوسنی دیکھا کہ دشمن کی سوار اوسکو طرف بڑھ رہی
 ہیں تو اوسنی نادانی سے یہہ خیال کیا کہ یہہ لوگ ہم سے شریک ہوئے کو آئی ہیں جب اونہوں کو سخت
 حملہ کیا تو اوسوقت اوسکو انگلیں کھلے اور چچا اور پتیجا دونوں خوب لڑے مگر چونکہ بنگالہ کی فوج نا آزمودہ کا
 بڑول تھی اور میر جملہ کی فوج کا آزمودہ میدان جنگ میر جملہ کے ہاتھ آیا اوس اثنا میں اونگ
 زیب فی حکمت عملی کے راہ سے ایک خط مرزا محمد کے نام اس مضمون سے لکھا کہ حکو
 معلوم ہو کہ گویا اوسکو خط کا جواب دیتا ہے اوسمیں یہہ مرقوم تھا کہ تم اپنی خسر کی رفاقت چھوڑ کر
 فی الفور چلے آؤ اور اوس خط کو اسطر جیر روانہ کیا کہ شجاع کے ہاتھ آجاوے اتفاقاً ایسا ہی
 ہوا شجاع نے جب وہ خط پڑھا تو نا آزمودہ کاری کے باعث اسکو یہہ شبہہ پڑ گیا کہ مرزا
 محمد اپنے باپ سے ملتا ہوا ہے یہہ چند اوسو اظہار صداقت اور صفائی کا کیا لکھا اوسکی دل سے
 وہ شک رفع نہوا اور نگ زیب کا بھی اوس خط کے لکھنے سے یہی مطلب تھا سونڈائی پورا کر دیا
 آخر کار مرزا شجاع نے مرزا محمد کو حکم دیا کہ تم اپنی بیوی کو لیکر ۔۔۔ چلے جاؤ اب مرزا محمد کو
 کوئی جگہ امن کی نہ رہے تمام ہندوستان میں عملدار تھی اوسکو باپ کی تھی ناچار اوسنے اپنی
 باپ ہی کی طرف رجوع کیا باپ نے اسکو فوراً گرفتار کر کے گوالیار کے قلعہ میں قید کر دیا جہاں
 وہ سات برس کے بعد بہار رنج دہلا فوت ہو گیا اور مرزا شجاع بہہ تاب مقاومت نہ لاکر
 اراکان کو ہیاگ گیا وہاں کے راجہ نے اسکو معہ اوسکے اہل اطفال کے دغاسو پکر کر مار ڈالا
 شاہ جہاں بادشاہ بھی بہہ زوال سلطنت کو آئیں برس حالت قید میں زندہ رہ کر جان بحق تسلیم ہوا

اوسکی مرے کی وقت اور گریب کو اتنی حرات نہوی کہ باب کی سامنے تادی اسلوا ہی سے
 ستاد عالم کو سچا مکروہ اوسکی ہجرت سے پہلی مرچکا بہا اعداراں سلیمان شکوہ دارا شکوہ کا دنیا
 اپنی حاس سچا میکو کوہ ہمالیہ میں دست نور دی کر یا نہر یا بہا اوسکو را حہ سری گریب مستلحم
 اور گریب کی یک کر اصولی شہر مطابق گیارہویں حمادی الاول شہر ہجری میں ملے
 کوہ روانہ کر دیا جب ر دارالحجرات میں آیا اول اسکو ہاتھ پر سوار کر کے شہر میں سپہر کیا
 اور اعداراں اور گریب کو ساہمی لائی یادوں کی بیریاں دور کر کے ہاتھوں میں تہہ کڑیاں
 یڑی رکھیں حصار درمارا اوسکا یہ حال دیکھ کر روئے لکے اور گریب کی ہجرت کی شکل مظاہر
 سامنی اسیر سلیمان شکوہ نے عرص کی کہ اس دیکھ اور عذاب سے بہتر ہے کہ یکبارہ قتل کیا جاؤں کہ
 ریب لی سرم آثار سے کہا کہ ہمیں تم سے ایسا سلوک کیا جائیگا مگر یہ عہد یوراہویلی پایا کیونکہ
 یہ سلیمان شکوہ اور اوسکا بہائی سپہر شکوہ اور مراد کا چھوٹا لڑکا تہہ تیہوں گویا ریب میں اعد
 ہوڑیے حوضہ کے مرگئی اور مراد محمد صاحب راہ اور گریب کا بھی اس میدان میں گھر میں
 تک مقید رہا مراد کا بہہ حال ہوا کہ سلیمان شکوہ کو مقید ہونی کے چند مہینوں کے بعد اوسے قلعہ
 کی شہر پناہ سے ایک رسی لٹکا کر پہاگ حاکم ارادہ کیا اوس دیوار کے نیچے ایک سہرہ خورت
 رہی تھی جس سے اوسے امارت ہر ہجرت اترے کی لی لے تھی یہ حسوت کسر سے کو دیکھ کر اتر
 وہ خورت اسے خلائی کہ کہاوں کو حرم کو گئی اور گریب بی بہہ حرم سکرو میں حیاں کیا کہ
 صاب تک نہ رہے رہے تک مہکھوڑا حرمہ واسکیر ہے اسلئے اوسکو پرقید کیا اور ایک سہا
 لڑکا تلاش کیا اسکے باب کو مراد لے سمالت حکومت گجرات قتل کیا تھا اوسکو سمجھا یا کہ تو مراد
 مراد بیروں کا دعویٰ نہیں کر چہا سچا ایسا ہی ہوا اوسکی مقدمہ کی تحقیقات ہو کر ریبست مراد
 مراد کے حکم قتل کا دیا گیا مراد کو اور گریب لی اپنی روبرو طلب کر کر قتل کروا دالا بعد
 اسکی کہہ اندیشہ اس بادشاہ کو رہا سب بہا تیوں اور ہتھیوں کو اپنے بادشاہ مہاں کی طرح قتل
 کر کر دھنار بادشاہ ہو گیا اس بادشاہ کے عہد میں ساہ عباس ادساہ ابراہیم اور کفرہ در

پیدا ہوئی باعث اسکا صرف زیر قیدی کا تصور تھا جس نے غلطی سے نامہ پر لکھا تھا کہ شہنشاہ بہار
 کی طرف سے بہتانہ والی ایران کو پہنچ کر شاہ عباس بہہ دیکھتے ہی برسم ہو کر فوراً مادہ جنگ ہو گیا
 ہر چند وقوع اس امر سے اور نگ زیب کو بڑا ترود ہوا مگر اوسنی بہت استقلال سے کام کیا اسلئے
 میں شاہ عباس نقضی الہی مر گیا اور اسکو جگہ سے جھننی پونا اسکا تخت ایران پر بیٹھا مکر وہ
 غارم ہندوستان نہوا اسکے عہد میں دوبارہ صلح ہوئی بعد ازاں ایک عورت مسات بسا بیٹے
 وادویش اور خلق نیک دکھا کر مہوار کے منلج سے بیس ہزار آدمی کا لشکر (جنمیں جنی اور خیر اور
 جو کی اور سنی شامل تھے) جمع کر کر اور نگ زیب پر چڑھائی کی اگرہ تک ملک فتح کرتے ہوئی چلے
 آئے اور بہ بھی مشہور ہو گیا کہ اس عورت ساحرہ نے ایسی قسم کا کہاں تیار کر رکھا ہے کہ جب
 اپنی لشکر کو کھلا دیتی ہے تو بروقت جنگ کر وہ دکھائی نہیں دیتی اسلئے اور نگ زیب کے لشکر میں خوف
 پڑ گیا ہر چند اور نگ زیب سپاہ کو سمجھا تا رہا پر وہ اعتقاد باطل اونکی دسے نہ جانا تھا اسواسلئے
 بادشاہ فی چند تعزیر لکھ کر اپنے چہنڈوں پر لنگوائی اور سپاہ کو کہا کہ اب اوس عورت کا جادو
 تمپر اثر نہ کرے گا اسکو بعد جنگ ہو کر سپاہ بادشاہی نے غالب کر اون سب کو تیغ کیا بعد اسکو
 عہد میں ایک فساد کا بل میں برپا ہوا مگر اوسکی حکمت کا ملہ نہ جلد دفع ہو گیا اور نگ زیب کو
 گو لکنڈہ اور بیجا پور کے مسخر کر نیگا بڑا شوق تھا اسواسلئے تینہ چار من اٹھائیسویں سال جلوس
 لشکر شاہی کو تین حصہ کر کے تسخیر کیں کو روانہ کیا اول شانہرا وہ شاہ عالم ولی عہد نے گو لکنڈہ پر
 اور خود بادشاہ فی معہ تمام فوج کو بیجا پور پر چڑھائی کی آخر بسبب حادث ہونی فحط سالی کے بہت ہی
 شرائط اور اقرار کیے بعد وہاں کو رعایا نے اطاعت قبول کی اور سکندر علی شاہ جو وہاں کے سلطان
 سی آخرین بادشاہ تھا مقید ہوا بعد ازاں مکر گو لکنڈہ پر چڑھائی کی اور سات مہینہ کے محاصرہ
 کی بعد کئے جنگ اور فریب اور دغا سے اس شہر کو بیہ فتح کیا اور اوس شہر کو حاکم ابوالحسن کو بہت
 دولت اور خوار ہو سے قتل کیا اسکی بعد کو بڑا حاکم بانی نرہا مگر اوسی اثنا میں قوم مرہٹی کو زور آور ہوئے
 لگی اسوقت بہت قوم گجرات کی کنار ہو بہا رسی قطعات میں بستی تھے اونین سے ایک شخص سچوا

سڑا سب جو صلہ میدا ہوا جو سالانہ سی نہایت دشمن رکھتا تھا ہاں ہی لوگ اوسکی سامنے جمع ہوئے
 اتروہ لوگ شہر میں کوہ لٹتی اور دیر سے جمع کرتے ہوئے چلے جایا اور کیے حاکم سے اوسکی تلخ کر کے
 واسطی ایک شکر حرارہ فصل حاکموں کو دیکر روانہ کیا سیواچی نے کہا ہاں ہاں کہ مجھ کو طاعت منظور ہے
 لیکن ایک ملاقات آپسے تھا کر لی جا رہی ہیں اوسی منظور کیا سیواچی نے اپنی سپاہ کہاٹ میں تھا
 کر اوسکو کہہ دیا کہ مسوقت نکل کی آوار سو دور آدھن کی صبح پر آہر واسطی حاکم ہر اور آہر
 کو حکم دیا اپنی سامنے لایا ہاں الگ کر کے ہاں مقام میں رہ گیا سیواچی ہی وہاں آیا اور اتنے ہی تلخ ہوا
 اور مڑی دلا ویسی فصل حاکم کے ہیٹ میں حاکم واسطی حاکم نے ہی لوہا رکالی اور سیواچی کیے سپر
 ماری مگر چونکہ اوسکی بگڑ کر کے بچے خود ہی دار عالی گیا اوسے دوسرا حاکم مارا حاکم کو کا کام تمام
 صبح کا سردار مارا گیا صبح تر تر ہو گئے اس صبح سے بہت سی لوٹ دشمن کے ہاتھ آئی اور سیواچی
 کی مڑی مسہوری ہو گئے اوسی ملک دیکھیں بہت سی لوٹ مار کر ملک سیواچی کے قریب ایک لوٹ
 کر گئے وہ حاکم بھائیوں نے اوسپر چڑھائی کی مگر معلوم رہا حاکم سیواچی صوبہ ہاں پر نہ صرف ہو گیا
 اور پیاس ہر اور پیادہ اور سب ہر اور سیواچی کی صبح میں جمع ہو گئے اس واسطی اور ملک رہے
 نواب سبایتہ حاکم کو مدد صبح اوسکی معاملہ کیے واسطی بھی اگر وہ اوسکی کئی فتوح حاصل کیں مگر
 ایک خاص موقع میں گہر حاکم کو لئے سبایتہ حاکم کا بیٹا مارا گیا اور ایک دنگلی اوسکی بیٹہ کٹ گئی
 اور ایک کہڑی سیٹھ کو دتے ہوئے بھی ہو گیا اس واسطی اوسے مراعت کی اسطر حسی چدر دور
 مرثیوں کو لائی موقوف رہی سیواچی نے فرصت پا کر شہر سورت کو لوٹا جوابات اور اسٹری اور
 بہت اسباب قیمتی ایک کرور روپہ کا اوسکے ہاتھ آیا اور ملک زیب بہہ حال سکھ بہت اور مدد
 ہوا اور ایک مڑی صبح سر کر دئے راہ ماہر اوسکی مہ کو روانہ کی وہ اوسکو دہلی میں پکڑ لیا مگر بہر
 ہوئی کہ تیری حوت دستور بیگی کہاں اگر وہ مقید ہو گیا ہر اوسکی اسامہ سب کیا کہ وہ اور اوسکا
 میٹا دو لوٹ کر دس میٹہ لگے اور نو کر دس کے اوپر مٹہاٹی رکبہ کر علوانی لوگ اوسکو ماہر لی آئی
 اس قریب سے مجلس پا کر سہرا کو گیا اور وہاں سے حاکم ہاتھ میں پہنچ کر قرا تے

انتیاری کی اوسوقت عالمگیر نے جو ایک گوشہ ملی میں دیر سے آئے دو تہ جہ میں ایک تو طبعی کہ وہ
 سکھ اور فریبی اور دغا باز تھا اور بادشاہ کو اس کے شر بہون سے نفرت ہو گئی تھے دوسرے
 یہ کہ اوسوقت شاہ ایران کے مقابلہ کی تجویز ہو ہی تھی علاوہ اس کے ہٹنے کے فساد کے دفع کر
 میں بادشاہ مصروف تھا اس واسطے سیوا جی کو جو فرست ملی نو اوسنی تمام اختلاص مغربی کو ٹوٹ
 کر تباہ کر دیا اور سورت کو بھی دوبارہ غارت کیا جہاں سے بہت سا روپیہ وصول کر کے لیا
 اور قلعہ سنگ جو بہار میں واقع ہے اس کو اپنے قبضہ میں کر کے اپنا لقب راجہ مقرر کر کے سکھ
 بھی اپنے نام کا جاری کیا اور اپنے برابر ہونا قول کر پھینون کو دیا اور ہیشہ دین پر کر کے
 آبادہ تر شہرت پائی بعد ازاں گو لکندہ میں جا کر بارہ ہزار سواروں کے ساتھ حملہ کیا وہاں
 رعایا نے بہت سارے روپے دیکر شہر کو ناراج سے بچایا اوسوقت سیوا جی نے شہر ند کور میں
 شانہ دربار کیا اور گو لکندہ کا راجہ مشہور ہوا اور مقام جنجی اور دیلور وغیرہ میں اپنی فوج مقرر
 کی اور مدد اس اور سرنگا ماتم نگ ملک فتح کر یا من بعد منہی پر حملہ کیا مگر غالب نہ اسکا فرسٹیکہ پہنچ
 برس کا ہو کر پیری کی سوزش میں مبتلا ہو کر تباخ بنجیم اور بل شہر سے مر گیا اوسکی وفات کے
 بعد اسکا بیٹا سہا جی گدی پر بیٹھا اور تھوڑی ہی روز فوج شاہی کا مقابلہ کرتا رہا آخر کار گھر لایا اور
 سلمان ہونیکے انکار کے سبب سیو شہر میں قتل کیا گیا بعد اوزنگ زیب نے اراکان اور
 کو فتح کیا اوسکے بعد بیجا پور اور کلکتہ کو فتح کر کے بغاوت کا فرہ اذکر چکایا اور ستارا تک پہنچ
 کی دارالحکومت بھی اپنے قبضہ میں لایا مگر میرٹھی پھر بھی بڑھتی جاتے اور ہر طرف تاخت کر رہے
 پرتے تھے اور اورنگ زیب ان کے ساتھ سیو شہر تک تھا آخر کار وہ شاہنشاہ عالیو قار شہر ہجرت
 مطابق شہر میں بمقام شہر احمد نگر غزنویں برس کی عمر میں چالیس برس کے سلطنت کے
 بعد راہی ملک تھا ہو سیر المتاخرین میں کہا ہے کہ جب اورنگ زیب بہت بیمار ہو کر زندہ کی سیم
 مایوس ہوا تو کام بخش کو جو اسکا چوٹا بیٹا تھا اور اسکو بہت پیار کرتا تھا اسکو بروزدہ
 سترہ ماہ ذیقعد ۱۱۰۷ ہجری صوبہ بیجا پور مرحمت فرمایا اور حکم دیا کہ بہت چاہد بیجا پور میں

آیا ہو کچھ کو کہ اور سکویاں لیا کہ باد اعظم شاہ کے ہاتھ سے جو اسکا دوسرا بیٹا تھا کچھ سب
 اسکو بہت بچہ اور روزِ عمرات میں بھیج دیا کہ عظم شاہ کو حکم دیا کہ صوبہ مالوہ کو کچھ کر کے گریہ بہت
 کر کے ماوسے اور ہسرور پانچ کوس ملا کر اور دور درہرسل میں تمام کرنا ماوسے اور
 اعظم شاہ جوڑی دور ہی گیا ہا کہ روزِ جمعہ ۲ ماہ دسی قد شاہ صحری میں عالم گیر نے عالم کا
 سے راحت کی بہت سرسکر ہوئے اعظم شاہ سادوت کر کے لشکر شاہی میں آیا اور اب کی حارہ کو
 بندہ تم لکھا دیکر پوٹا اور نگ آنا میں دوا کیا اور حکم دیا کہ موت شاہی کھائی ماوسے اور
 رس تاریخ ۱۰ دالچ گور و جید ہا سخت برطوس کیا اور رعیت اور لشکر کی اہانت اور دلجوئی
 خاطر داری شریع کی حراہ و لشکر کا تھا اور پرتا بغض ہوا اور امر کو حکم دیا کہ در مار عام میں آویں جس
 آخر تو ہر ایک پر رسے موافق واریش کی اسف الدولہ اسد خاں بہادر یکے ستور عہدہ وراثت پر مقرر
 ہوا اور اسکا مٹا دالشارحان دستور ساد سالاری پرتو قرار دیا اور پرتو بہا تنظیم ہو رہا تھا اور
 اور ہر عالم گرا دشاہ کا ٹاٹا سلطان معظم کمالع ہا اور شاہ تھا ساد سے دو جوڑی شیوں مسی حتم
 اختر جہاں شاہ اور ربیع العدیکہ جو اپنے والد کے عین جہات میں صوبہ کامل سرحد ایراں برقیہ ہا اور
 سلطان معظم شاہ کا بڑا بیٹا محمد معز الدین جہاندار شاہ تھا اسکا صوبہ دار تھا اور اسکا دوسرا بیٹا عظم شاہ
 حواد کی راہ لاد میں بڑا لائق اور مسطور نظر اور نگ زیب تھا ملک نگالی کی صوبہ داری پر مقرر
 اور محمد کام بخش حسب الامر اپنے تانگم گیر کے بیجاورد کا حکم تھا گویا اور نگ زیب کی حوال میں ہندوستان
 لیا اور شاہ سلطان معظم ہا اور شاہ اور ملک کہیں کا حکم محمد اعظم اور سلطنت بیجاورد کا دشاہ کام بخش
 معتبر ہو سکے تھے اور اس کے دل میں بھی آرد وہی کہ یہ تینوں اپنے اپنے ملکوں میں ہمیشہ کامراں اور دریاں
 خراب ہیں گرن ملک داری کی حرص اور سلطنت کے لالچ سے جیسا کہ انکوں کو چہن سے نہیں ہے دیا اور کو بھی
 آرام نہ کرے دیا اول کام بخش سے جو اسے والد کی طاعت کی خشنی تو اس سے کہ اسکی تصدیق میں بیجاورد
 ایک جیسری حکم تھی اسکو کاسے خود ملک گیری کا فکر ہو اگرچہ ظاہر محمد اعظم شاہ سے کام بخش اور اسکی
 والد کو یہ کہہ کر خوش کر لیا تھا کہ سوا ہی صوبہ سماورد کے میں اور صوبہ سی اٹا نہ کر دو دلا اور کام بخش

دکتر شاہ عالم

بہار پور میں اپنے نام کا قلعہ اور سدا باری کر دیوے لرا اور

اس عظیم شہر کا بل سے اور اس کا بیٹا عظیم الشان بیگنہ میں سے عالم گیر کی شدت بیماری کا حال سن کر لکھنؤ کی طرف چلے جب اثنائے راہ میں سلطان معظم بہادر شاہ نے سنا کہ بادشاہ کا انتقال ہو گیا تو اسے اول تاریخ محرم ۱۱۹۰ ہجری کو تخت سلطنت پر جلوس فرمایا اور محمد اعظم کو لکھا کہ چونکہ ملک کہن وسیع انکو مناسب ہے کہ بموجب والد کے اوسپر لکھنؤ اور ملک ہند کی سلطنت میرے سپرد کر دو کیونکہ جنگ سے صلح ہر وقت ہے اعظم شاہ نے اسکو جواب میں لکھا کہ وہ بادشاہ در اقلیم گنجند معظم شاہ نے یہ بات سن کر اعظم شاہ پر حیرت کی اور محمد مغر الدین حاکم لٹان بہت لشکر اور سامان خزانہ لیکر بمقام لاہور اپنے والد کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہاں سے دونوں ملکر اکبر آباد کو گئے اور بیگنہ کی طرف عظیم الشان بھی جو فوج جرار اور خزانہ بشار اور سامان رکھتا تھا اکبر آباد میں پہنچا اور اسکو اثنائے راہ میں ہی ایک کروڑ روپیہ سے زیادہ خزانہ شاہی مل گیا وہ بھی ساتھ لے آیا اور مختار خان صوبہ دار اکبر آباد کو جو شاہزادہ سید ارجنت کا حشر اور عظیم شاہ کا خیر خواہ تھا قید کر لیا اور تمام خزانہ و سبب سلطنت پر جو اکبر آباد میں با فراط موجود تھا قلم ہو گیا مگر قلعہ اسکو ماتھے اس واسطے نہ آیا کہ قلعہ دار نے یہ خبر کیا کہ جب تک کوئی بادشاہ با استقلال تخت پر نہ بیٹھے میں قلعہ جو الہ نہیں کر سکتا چونکہ عظیم الشان کو سوائے قلعہ گیری کے اور انتظام بھی ضرورت تھا اسواسطے اوسنے اس طرف توجہ کیا اسنے میں معظم شاہ بہادر باپ اوس کا بھی دمان پہنچ گیا اوسنے وہ خزانہ نیاپ کی ندر کیا وہ نہایت خوش ہو گیا کیونکہ اسکی سپاہ سبب قلت روپیہ کے نہایت تنگ تھے وہ روپیہ اوسنے ضروریات فرج سپاہ میں تقسیم کیا آخر کار باہم شہزادگان کی سخت لڑائیوں میں لکر چونکہ شاہ عالم کی حمایتی بیٹے طاقت و رام راہی عظام تھے اسواسطے اسنے تخت حاصل کیا یہ بادشاہ اپنے بہائیوں سے بہت مہربانی رکھتا تھا کہ اوس سے مخالف نہوں مگر ہر ایک نے تخت شاہی کی آرزو کی اسواسطے لڑائیوں ہوئیں اور سب نے شکست پائی ایک تو لڑائی میں مارا گیا اور دوسرے نے اپنے آپ کو خود قتل کر ڈالا اور شاہ عالم بادشاہ ہوا و کمر سلطنت شاہ عالم بادشاہ بہادر شاہ بڑا رحم دل اور لائیں تمام بادشاہان سابق سے گزرا ہوا اور نہایت فیاض اور بڑا دیندار مسلمان

اور واقف شرح و قوانین تھا اور سچے ایام حکومت میں مثل اور اداسان کی کسی خبر نہ تھی قوم کو
 سب نصیب سے نہیں ستایا شاہ عالم کا اصل مطلب یہ تھا کہ اس کی قلمرو میں اس اور صلح نہ ہو کسی کوئی کسی پر
 ظلم کرنا نہ یا دے چنانچہ اسی لیے اس بادشاہ نے راجپوتوں سے بھی اقرار نامہ اس مضمون کا لکھوا لیا
 کہ وہ بادشاہ کی ماموریت میں ہونے والے اور کچھ فساد نہ کریں گے اگر وہ یہاں طاعت صرف برا کر نام ہی مگر پہلے
 اس نے اسی ماتحت کی ایجنسی پر بغیر صوبے مہسٹوں کی لوٹ سے بچائی اور یہ بادشاہ جس جنگ میں
 بھی جہارت کا مل کہتا تھا اور یہ طاقت اس بادشاہ نے بھلا بلکہ ایک نئی دشمن کے حوالہ سے ایام سلطنت
 میں گہرا ہوا تھا کہ بلائی تھی اور وہ یہ تھی کہ سکھوں کا پہلو بار کے وقت میں ہوا تھا یعنی اس وقت میں
 کو رو مانک پیدا ہوئی اور ایام بادشاہی اگر بادشاہ کہہ صرف بغیر کی حالت میں ہے اس واسطے کوئی
 شتر میں حال اور چاہو اگر عہد دولت اور ملک ریاست میں سب ہو کچھ نالیف بدھسی کے پہلو لوگ بادشاہ
 کے سمت دتس ہو گئے چنانچہ اور ملک یہ ہے کہ رو تیج بہادر کو پکڑ کر مار ڈالا اور وہ کو بدھسی کے کو رو تیج
 کا بیٹا تھا تمام عمر اس کی جوں کے عرصہ میں صرف کی اور سکھ لوگ بغیر کی حالت چھوڑ کر مسلح اور
 کھول کر رہے ہو گئے اور عید بار اور ملک زیت لڑ کر معلوم ہوئے اور اور ملک ریاست کے وارث کے اس کے
 مسل کئے اور گورو گوبند سنگھ کے علاوہ وطن کیا وہ اسی غم میں دیوا بہو کر گیا جب اور ملک کے وفات کے
 تو سر دار سدا نامی حملہ گورو وارانسی کیر کے سر سپرد پر قاصد ہو گیا یہ سن کر شاہ عالم نے اس پر چڑھنے
 کیے یہ حال سکر وہ ڈار کے قلعہ میں جا کر پناہ گیر ہوا شاہ عالم نے وہ قلعہ لے لیا اور سدا جان بھاگ کر پناہ
 کے پناہ سے بھاگ گیا اور شاہ عالم تھراپور میں شائع میں فوت ہوا **ذکر معزز الدین**
جھاندار شاہ شاہ عالم بادشاہ کی وفات کی بعد اس کی جبار میٹوں میں تخت کو واسطے
 لڑائی ہوئی مگر بڑے میٹر معزز الدین کا طرف دار ہوا اس وقت و العار حان جو بڑا طاقت ور رئیس تھا اس نے
 معزز الدین کو فتح ہوئی اور اتنی بیٹوں نے لڑائی میں مار دی گئے کہ یہ تخت پر بیٹھا تو اس نے اس لقب
 جہادار شاہ مقرر کیا مگر حکومت کراہ میں ہایت مالائیں کلا سید عبداللہ اور سید حبیب دونوں ہاتھوں
 فتح سیر شاہ عالم کی پڑے کو، تاہم بربر الگ یہ کیا جس نے عالم بیاد کے جہادار شاہ

اور نواب ذوالفقار خان کو شکست دی اور وہ دونوں مارے گئے اور فرخ سیر بادشاہ ہونیا جہاندار
نے صرف ایک برس بادشاہت کی اور سلاطین میں شکست اوسکی بادشاہت قائم رہی۔

ذکر بادشاہی فرخ سیر بادشاہ

اس بادشاہ کے وقت سیدون کا بڑا زور ہو گیا تھا چنانچہ فرخ سیر کو سید عبداللہ اور سید حسین
جنہوں نے آویسکو تخت دلویا تھا اپنا غلام تصور کرتے اور اپنی مرضی پر تمام قلمرو میں احکامات
جاری کرواتے اور بڑے زور آور ہو گئے تھے اس بادشاہ کے وقت میں وہی بند اسکیکھ سیر
سے بچو اور اوردیے انگ کی کنارے پر تخت اور تاراج کرتا پھر تاہا کہ فرخ شاہی نے اوسکو
قتل کیا آخر سید عبداللہ اور سید حسین کی حکومت پر امرائے دربار کو رشک ہوا اور آپس میں اوسکا
چرچا پہلا بادشاہ کو بھی اونکی تابعداری ناگوار معلوم ہوئی چنانکہ اونکی اطاعت نہ کرے یہ حال اوس
سیدون پر کھل گیا اسیلئے اونہوں نے بادشاہ کو مار ڈالا اور پھر اورنگ زیب کے بڑے پوتے کو تخت پر
بٹھلایا مگر پانچ مہینہ کی حکومت کے بعد وہ مر گیا پھر اونہوں نے اوسکے بہائی کو تخت پر بٹھلایا جسے
صرف تین مہینہ بادشاہت کی بعد ازان روشن اختر کو جو شاہ عالم کا پوتا تھا تخت نشین کیا جسکا لقب

محمد شاہ مقرر ہوا۔ ذکر بادشاہی محمد شاہ بادشاہ اس بادشاہ نے پہلی بار
توبلا غدر سیدون کی خاطر داری اور غرت بدستور کی مگر آخر کو اونکی قتل کے واسطے ایک تجویز کی اس
عرصہ میں ان دونوں بہائون کو سید عبداللہ اور سید حسین اور نظام الملک حاکم مالوہ میں کچھ نا اہل
ہو گئے اور کچھ صلاح ٹھہری کہ بادشاہ مع سید حسین کے اوس سرکش حاکم مالوہ پر چڑھائی کریں
چونکہ سید حسین کے مار ڈالنے کی سازش ہے ہو چکی تھی اسیلئے اوسکو راہ میں مار ڈالا سید عبداللہ نے بہ
خبر پا کر ایک نیا بادشاہ قائم کر دیا اور اپنی بچاؤ کی صورت پیدا کر لی مگر اوسکو شکست ہوئی اور
قید کیا گیا محمد شاہ نے ابھی بہت دنوں حکومت ہی نہ کی تھی کہ اوسکی نالیاتقی ظاہر ہو گئی اور یہ
مشہور ہو گیا کہ وہ بادشاہت کی لائق نہیں کیونکہ اوسکی چال و چلن ایسی نمایاں ہوئی کہ اوسکی
دو بڑے لائق وزیر ایک نظام الملک اور دوسرا سعادت علی خان اوس سے منحرف ہو گئے فقط

حال غسل اس کا یہ ہے کہ یہ نظام الملک ٹرا عالی دماغ عقل فہم مدد کمال مارک مزاج سخن رسن ہوا ایک نے غسل
 اور عادت محمد شاہ مادشاہی موروثی ہو کر اسیر ہو گیا بعد جدیدی حسب راسی و اس محی الدین خان بہادر بعد اواسی
 چند لاکھ روپیہ کر اسید دار رہائی ہو کر کہ تو رجز مارا اور ہوا اور قیام کو واسطے ساہا معاہدت ادریش قلعہ کو الیابین معید
 کر اس کا تجویز کیا بعض لٹالیاں دے مارے جو اسکی مارک مزاجی سے جہر دار و حکم شاہی سے لایا رہی عرض کر کہ لپٹ
 نظام الملک مدد کمال عالی دماغ ہو اگر حضور اسکی محبت میں کسی لائیتی اجہل کو رہ ساتھ فرماویں تو یقین کلی ہو کہ
 اسکی مزاج پر قید قلعہ کو الیابین سے زیادہ تر مارا گو اور ہو گا اس حضرت محمد شاہ سے ایک دہائی ساہی مزاج اجہل کو اسکی
 محبت میں حاضر رہے کہ واسطے حکم دیکر دیات کی کہ خوتیری دل میں تو میری کلف کہدینا کہ لٹا طو اسکی بالیابین
 لکرا وہ ہو قیوف حب اسکی خدمت میں بمقام مجلس گیا تو مانی ہی بر حلاف قاعدہ اسلام کو و ملیکم السلام کہاں
 اس سے سلام الملک میراں ہوا کہ یہ کیا معاملہ ہے اگر میں اسلام علیکم کہتا تو اسکو جواب دیا لام تھا ابھی وہ یہاں
 ہی تھا کہ اس نے کہا کہ تو کیا نادان عہد بداد ہے کہ تمام مراسم دسار سے ہی آگاہ ہیں کہ وہ وقت تشریف آوری
 اینجا کے تگوارم تھا کہ اسلام علیکم کہتا کہتا تو لایا میں نے جو جواب سلام کہدیا دوسرے کہ تگوارم
 تھا کہ میرا مہر بوجہتا وہ ہی تو نے نہ کیا بہر حال تو ٹرا لائیتی ہو لاچار میں سے ہی بیجا کہ سوا آب کا کیا نام ہے اس
 لایا ہو کر کہا کہ میرا مہر نظام الملک ہی اسیر آئے فرمایا کہ نام غیر مناسب لائیتی آپ کو درصہ کے نہیں آج
 آپ کا نام نظام الباقیہ مقرر ہوا کیونکہ ملک دار ایس حور دوسرے سیاہ ار قسم غلہ و مافکہ گاہی کلاں
 و رات برگ ار قسم عیولات است برای کلاں اشخاص اس خوردی ماعت حقارت می ماست وہ اس
 تعجب ہوا حاتم تھا کہ کچھ جواب دی مگر اس نے سخت کر کے کہہ کہا کہ تو بڑا نادان ہے کہ تجھے میرا نام نہیں پتا
 اس نے لایا ہو کر کہا کہ آئیہ کا اسم مبارک کیا ہے اس نے کہا کہ والدین نے تو سلام مسطوریں موسیٰ
 کہتا تھا مگر میں نے کھڑوالت اسمین اعتقاد کر کے اپنا ام الرطل والبقی اس قسم والیا تھو تجویز کیا ہے
 کیونکہ من چالیس کا اور رطل اٹھاسی سیر کا ہوتا ہے اور سور اسیر فیل ٹری کلاں ہوگی اسکی مکہ یوق موسیٰ رم
 جو بہت است اس کے بہت چھوٹا ہے اور موسیٰ مکہ میں شیم حوال سے حور ہوئی ہے اور سے نہیں مدد کو گستی ہر
 اس کے عوض یہ اس کا پاسرہ یعنی بیدرہ یہہ مسکر شمسہ لٹ لو اب صاحب اور گیا اور نہایت

تردو طریقین دافع ہو ابعد اسکے اس احمق شخص نے کہا کہ آپ بڑی ناہم ہو کیونکہ آپ نے مجھ سے نہیں پوچھا
 کہ تم شعر گوئی میں بھی کچھ مہارت رکھتی ہو یا نہیں اس پر حیران و پریشان خاطر ہو کر نواب صاحب نے فرمایا
 کہ اچھا حضرت فرمائیے کہ آپ شعر گوئی میں بھی کچھ مہارت رکھتی ہیں کہ نہیں اس کے جواب میں اس نے کہا کہ
 مان پروردگار الشعر مجھ پر خطاب شاہی ملے والا ہے ششتر ہونہ خروار ہی ایک شعر اپنا سناتا ہوں اگر کچھ اسکے
 مذاق ہوگا تو تحسین و ادین گئے ہونہذا برآید آفتاب از فلک چون طاس قل اعوذ برب الناس ملک النار
 الی الناس من شر الوساوس النجاس الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنۃ — نواب نظام الملک
 نے کہا کہ اگر آیت شریف کو پورا کر کے لفظ والناس سے شامل کیا جاوے تو کافیہ درست ہو جاوے اس پر اس نے
 کہا کہ تو بڑا بی وقوف ہے کہ اتنا ہی علم عروض و محقق اقف نہیں کہ وزن مصرعہ ثانی کا اس الحاق سے بڑھ جاوے گا
 یہ ہر سنتی ہی وہ حیران ہو گا اور اپنے پس ماندوں کو کہیلد ہیجا کہ ضبط ہو سکی اور میری زندگی مطلوب ہے
 تو بقیہ روپیہ داخل خزانہ شاہی اسی وقت کر دو اور بادشاہ کی خدمت میں عرضی لکھو کہ بجائے دس ہزار کے
 بیس ہزار ملے لو یا مجھ سناری دار دیو و مگر اس نا بجا برکومیری صحبت سے آپس طلب کر لو اس پر روپیہ داخل
 اور وہ رہا ہو گیا بعد اس کے حضور نے اسکو خلعت نوابی عطا کر کے اس کے عہدہ قادیمہ پر سرفراز
 کیا اس سے بجز کہ چوکر دی با کلخ انداز پیکار خذر کن کاندرا آماجش نشینی ہر گرا بنجی بدل نشینی
 اگر بعد از ان صدر راحت رسائی از پاداش یک بخش امین مباحش اس نے سامان مطلوب پتیار کر کے صف
 بغاوت اختیار کی اور دکن میں جاتی ہی خود سر بادشاہ ہو گیا چنانچہ آج تک اولاد اسکے وہاں خود خستیار
 حاکم ہے یہ بد سلو کی ایسی امرا کی عالی وقار سی دیکھ کر نواب سعادت خان بہادر نے بھی ٹک حرامی پر
 کمر باندھ ہی یعنی ٹک اودہ میں جا کر باغی ہو گیا جن سے ملک اودہ بھی الگ ہو گیا چند ہی غیر حفاظت
 سرکار انگریزی اولاد خود مختار ہی مگر آخر کار اب بباعث بد انتظامیوں کے از انجا کہ اس سرکار کو آسائش رعایا
 برابا از حد مطلوب ہے اور یہ وقت یہی تھیال ہے کہ خلق اللہ جو دبیعت ایزدی ہے پنجہ
 ظالم میں نہ گرفتار ہو سرکار فی بعد ہدایت ماسی روزمرہ کو وہ ملک ضبط کر لیا اور تنخواہ واجد علی شاہ کو
 واسطی تجویز کر دی اب بارام تمام وہ حضرت کلکتہ میں غول عش و عشرت بہر بخداد و گاتینہ کن کہ خدا داد اعداد و است

نظام الملک کو قہر پہنچا تو ملک میں تمام گری اور سعادت ماننے لگے اور وہ میں علاوہ میں سے
 مارک وقت میں مرہٹوں نے ہی سہرا دیا اور ملک کو لوٹ لیا اور سلطنت کی لیے کمر بستہ ہو گئی
 ٹرائیاں لڑے اور مالوہ اور گجرات کو لوٹ کر اگر کے دروازہ تک پہنچے یہ حال دیکھ کر سنا دیلی
 نواب اور وہ نے کوج کیا اور اسے مرہٹوں کو ایسا سنا دیا کہ اگر بادشاہ اسکو روکے یا تو وہ
 زور مرہٹوں کا مالکل توڑ دیتا کہ بادشاہ اسے اسکو حکم دیا کہ آج مرہٹوں سے نہ لڑے کیونکہ بادشاہ
 دیر برعاص کو معہ جدید اردوں کے اور کئی مقام کے واسطے خود دروازہ کرے گا یہ حکم دیا تو سعادت علی
 اپنے دل میں دلیل ہو کر پہنچا مرہٹوں کو جو فرصت ملی وہوں نے دہلی پر حملہ کیا اور بہت مال لٹا کر
 مالوہ کو چلے گئے سوا اسکی تمام قلمروں میں بہت سی لوٹ مار کے بعد اراں بادشاہ نے خود خراجی عامل
 فارس کے خود سر بادشاہ ہو گیا تھا ہندوستان پر حملہ کیا اور اس عہد سی آجاکہ دریاں ٹنک سے دہلی
 تک چار روڑ میں پہنچا اور محمد شاہ کو اس کے آتی کی حرکت ہوئی آخر جیت سٹ فوج تیار کی گئی اور
 نواب سعادت علی ان لڑے کو ٹر ہی شکست یا کر اسیر ہوئے تہ نواب سعادت علی ان کے ایک عہد
 بادشاہ کو لکھ دیا کہ دو کروڑ روپیہ لیکر واپس چلا جاوے اس پر اس کا ارادہ واپسی کا ہو گیا کہ ہر
 محمد شاہ کی بے وقوفی سے نظام الملک معہ محمد شاہ کی تقصیر میں آئی اسلئے بادشاہ کے ٹرہ کو دہلی
 میں آیا اور تخت دہلی پر بیٹھ کر بادشاہ دہلی ہو گیا دور و دور تک ٹرائی نظام اور جسے مانگ رہے دور
 رات کو سہر میں ادواہ مشہور ہوا کہ بادشاہ مارا گیا یہ خبر شکر مہدوں سے اس کے کہیں سپاہی مارا
 حب بادشاہ کی بچہ حال سنا تو عہد ہو کر قتل عام کا حکم دیا جب دہلی کے کوچوں میں حوں کی مدد ملی
 تہ قتل عام سہ ہوا مگر تہں روڑ تک حکم لوٹنے کا ماری رما اس عہد میں جو لوٹ کا مال محسوب ہوا
 تہں کروڑ بیس لاکھ روپیہ کا لکھا حسین سے قریب سب کو توہیری اور ماتی خواہرات تہں جو سلطنت
 سلیہ کرسوں کی کھائی تھی بادشاہ نے ہندوستان کو اپنے قبضہ میں رکھنے کی کچھ خواہش
 لکھ کال اور قندار اور اوس صوبہات کو خود دریائے ٹنک سے مغرب کو واقع میں ہے تقصیر
 ہا سب ماکر محمد شاہ کو تخت پر بیٹھا کر ہندوستان سے کوج کیا اور ایسی فوج کا کوئی

پیاسی ہندوستان میں نہر کا شہدہ ان کی کرنی کی تاریخ سے آٹھ برس بعد بادشاہ
 بمقام شہد خراسان میں مارا گیا اور اس کا ملک کبھی حصوں میں منقسم ہو گیا احمد شاہ ابدالی
 جو قوم کا افغان ایک امیر زیر حکم نادر شاہ کے تھا یہ حال دیکھ کر گھر کو گیا اور اپنے شہر کا بادشاہ بن
 بیٹھا اور رفتہ رفتہ قوت بہم پہنچا کر شہنشاہ امین اوسنے دریائے گنگا سے عبور کر کے شہر سرہند کو
 حارت کیا اور وزیر شاہ ہند کو جو اوس سے لڑنے کو آیا تھا شکست دی اور پرودہ نواب لڑائی
 میں مارا گیا اس واقع کے بعد محمد شاہ بھی مر گیا اور اوس کا بیٹا احمد شاہ بادشاہ اور اوس کے
 وزیر صفدر جنگ میں خانگی رنجش شہنشاہ تک رہی **ذکر سلطنت احمد شاہ**
 اس بادشاہ کے عہد میں دربار میں بڑا ہنگامہ اور فساد رہا کیونکہ احمد شاہ بادشاہ اور اوس کے وزیر
 صفدر جنگ میں خانگی رنجش ہمیشہ سے چلی جاتی تھی اس واسطے کہ وزیر نے ایک توجہ شاہی کو جسکو
 بادشاہ بہت چاہتا تھا مار ڈالا تھا آخر بادشاہ نے باعانت امیر الامرا غازی الدین خان کی جو کہ
 نظام الملک کا پوتا تھا وزیر صفدر جنگ کو اپنے دربار سے نکلوا دیا اور غازی الدین کو وزارت دی
 وہ اوس سے بھی بدتر نکلا اس واسطے بادشاہ نے اوسکو نکلوانے کی بھی تجویز کی غازی الدین بدد
 ہو کر دیار مرہٹہ کی احمد شاہ کو پکڑ کر قید کر لیا اور اوسکی آنکھیں نکلوا ڈالیں اور جہاندار کے ایک بیٹی کو
 جسکا خطاب عالم گیر ثانی مشہور تھا تخت پر بیٹھا دیا اور یہ سلطنت شجاع میں شہنشاہ قائم رہے

ذکر سلطنت عالم گیر ثانی بادشاہ

اس بادشاہ کی وقت تمام ملک میں تہلکہ برپا ہو گیا افغانوں نے پنجاب پر حملہ کر کے ملتان اور لاہور
 اپنی قبضہ میں کر لیا اس شان میں سکھوں کی بھی طاقت اور تعداد بڑھتی شروع ہوئی جاٹوں اور بھٹیوں
 نے جا بجا لوٹ چا دی اور مرہٹے بھی دھاڑ مار کرتے پرتے تو یہاں تک کہ روہیل گنڈ کے شہر ہی
 اونہوں نے لوٹ لیا ایسے وقت میں غازی الدین نے پھر پنجاب کی فتح کرنے کا ارادہ کیا یہاں
 ایک عورت جو قوم سے پٹانی تھی اور اوسکو احمد شاہ ابدالی لاہور کی حکومت سپرد کر گیا تھا
 غازی الدین نے گرفتار کر لی یہ سن کر احمد شاہ ابدالی تیسری دفعہ ہندوستان پر لشکر کشی کر

آیا اور دہلی میں پہنچ کر شہر میں شہر کو ایسا مارت اور برباد کیا جیسا کہ اور شاہ کے ہاتھ سے ہوا تھا کہ وہ دہلی میں لگا تو عالم گیر ثانی نے احمد شاہ ابدالی سے درخواست کی کہ اگر آپا محلہ قلعہ میرے اوپر چھوڑاؤ تاکہ عابدی الدین و میر میر آپ کے ہاتھ سے بعد میں بڑے سلوک سے اوسے عالم گیر کی حفاظت کر دیتے قوم روپیہ کا ایک ستر لاکھ دہلی میں پیش کر دیا تاکہ وہ قلعہ کی قوت کو ترقی نہ دے دیوے قاضی الدین نے احمد شاہ ابدالی کے ہاتھ سے بعد میں شہنشاہ کی خدمت سے فوراً دارالسلطنت پر آپا قلعہ کر بادشاہ کو مار کر لاش اوسکی جنا میں تنیک دی مگر اوس وقت ہی اوسکو ایسی جان بھائی مسئل ہو گئی اور ہر ایک طرف کا قلعہ اور شاہ دہلی کا ایلے حال ہو گیا مگر اوس نے بیٹا علی اب انعاموں اور مرہٹوں میں لڑائی قائم ہوئی مرہٹوں نے جب دیکھا کہ میدان خالی ہے تو اوسوں نے ملک کا دعویٰ کیا اور چاہا کہ ہم ہندوستان کے مالک بن جائیں چنانچہ سکھوں سے مدد لیکر دہلی اور اگرہ اور ملتان اور لاہور فتح کر لیا اور اتفاقاً کو مار کر دہلی ایک کر پاراوتار دیا بعد میں سستی ہو گئی دہلی احمد شاہ ابدالی کے لیکر ہندوستان پر حملہ آور ہوا اور دہلی پت پر ایک جنگ عظیم احمد شاہ اور مرہٹوں میں ہوئی جس میں مرہٹوں نے شکست ہوئی اور اسی ہزار آدمی مرہٹوں کا مارا گیا اور تباہ کیا اور کامیر شکر میدان میں کام آیا اتفاقاً اوسکی طرف شیعہ الدولہ صوبہ دار اودہ اور حافظ رحمت خاں اور عودہ دی خان روپیہ قتل ہوئے دوسری لڑائی میں سکندر کے قریب سلگسی ہوئی اور اسی تباہی اور بھائی کہ اوس میدان میں چند ہمراہوں کے ساتھ وہ خود قتل ہو گیا مگر عوج ساری میدان میں کام آئی ابھی بعد سال بعد اوسے تین پابا تھا کہ مرہٹوں نے ایک فوج ایک لاکھ چالیس ہزار آدمی کی جمع کی اور اوس فوج کا سردار شیو دیو راجی مرہٹا ہو گیا تھا اوسے وزیر سے ملکر اور بھاٹوں کو ہمراہ لیکر دہلی کی طرف کوچ کیا احمد شاہ ابدالی دربارے جنا سے پار ہو کر دشمن کے مقابلہ کو گیا اگرچہ اوسکی فوج دشمن کی فوج کے سامنے کچھ حقیقت نہ کہتے تھے مرہٹوں کا حوصلہ ہوا اوس کے سامنے آئیں اور پانی پت کر موریوں پر اوسوں نے آکر پتے تین چپا یا احمد ابدالی نے اوسکا تعاقب کیا مگر کچھ نہ

ہندو پر میدان کی لڑائی ہوئی مرہٹوں کی فوج تندرہتر ہو گئی اور بانیس ہزار آدمی اور پچاس ہزار
 گھوڑے اور بہت مال غنیمت کا احمد ابدالی کے ہاتھ آیا نوین ماہ جنوری ۱۷۵۸ء کو احمد شاہ بہاول
 دہلی کو چھوڑ کر ولایت کی طرف آیا اور عالم گیر ثانی کے بڑے بیٹے عالم کو جس کا لقب شاہ عالم
 تھا اور جس کو نازی الدین نے بروقت مار ڈالنے عالم گیر ثانی کے ۱۷۵۹ء میں تخت پر بیٹھایا تھا برائے
 نام بادشاہ بنا کر جو ٹیکیا احمد شاہ ابدالی و دران متاخرین میں ابو الغرم بادشاہ شامان خراسان
 ہوا ہے اسکے باپ کا نام محمد امان سال ولادت اس کا کسی میں درج نہیں مگر بعضہ مورخ مولد اس کا خطہ
 لکھان تحریر کرتے ہیں سن ایک ہزار ایک سو ساٹھ ہجری میں بمقام قندھار کو کب آرائی جلوس ہوا
 چنانچہ صاحب مرآۃ الاتباع سلاطین نے یہ قطعہ جلوس اس کا درج کتاب کیا ہے قطعہ خوش
 احمد شاہ تاملار بہ تخت خلافت بعد عظم و شان بد نواز و شنیدم ز سال جلوس بد وقت ایدارین
 تہذیب و جہان بد اور سن ایک ہزار ایک سو چوراسی ہجری مقدس میں بمقام قندھار اس جہان فانی سے سربراہی
 تخت عدم ہوا چنانچہ تاریخ وفات اس کی بزرگ فریاد فرمائی ہے چوا احمد شاہ درانی ز دنیا ملک
 ہا و دانی رہ گرا شد و خرد و گفت از سر بہا تاریخ با قلم ہم فرمان روا شد و ذکر شاہ عالم
 ثانی بادشاہ شاہ عالم مرہٹوں کی مدد سے بہر دہلی پر قابض ہوا مگر تھوڑے روز بعد غلام قادر
 ایک رومینہ نے بادشاہ کی آنکھیں کھلوا ڈالیں اور جب سید بہا مرہٹوں کے سردار نے دہلی کو فتح کیا
 تو اوس نے شاہ عالم کو قید کیا اور جب سترہ سالہ میں دہلی انگریزوں کے قبضہ میں آئی تو اوہوں نے
 ایک لاکھ روپیہ ماہوار سی تنخواہ بادشاہ کی مقرر کی چنانچہ اوس تاریخ سے اس خاندان کی بادشاہی
 کی جان بچی رعایا کو اس مملکت کی ترقی ہوئی آبادی بڑھ گئی علم ہندوستان میں پہلے لگا سرکین
 درست ہوئے مرہٹوں اور جاٹوں اور ریسلون معتمدوں کی سرکوبی ہوئی سرکار کپنی بہادر کے
 عملداری کی ختم ہونے اور جناب ملکہ مظفر کوٹھریا دام خستہ کی حکومت کے شروع ہونے تک یعنی
 ۱۷۸۱ء تک گدی نشینان منلیہ کے ایک لاکھ روپیہ ماہوار سی بے غلش تنخواہ جاری رہی شاہ عالم ثانی پنتالیس
 برس تخت بطور یادگار شامان سابق کے رہا اور ایام تخت نشینی اوس کے ۱۷۵۹ء سے ۱۷۸۱ء تک

احوال مقبرہ حضرت نور الدین جہاں پیر بادشاہ عاری

اگرچہ حال نوار بھی ان کا کتاب ہذا میں مختصر اور عام کتب تواریخ ہند میں ایسا مفصل مندرج
ہے کہ حاجت نشین نہیں رکھتا مگر حال عمارت مقبرہ کا لکھنا ضرور تھا لہذا کمترین فی حق المقدور
حال مفصل عمارت کا مندرج کیا کہ سابق تمام مقبرہ ہذا باغ نواب مہدی علی خان کا تھا جس میں
حبس حکم شاہ جہاں بادشاہ مرخوم بہ مقبرہ تعمیر کیا گیا **تشریح عمارت**
وہ پختاوی ناظرین یا محکمین ہو کہ بہ مقام مقبرہ دریاحی راوی کو کنارہ پر شہر لاہور سے
بطرف شمال بقاصد چار میل واقع ہے سبحان اللہ عجیب عمارت ہے کہ معارف خرد اس عمارت کو
دیکھ کر حیران و سرگردان ہو اور حسرت سوجان و دل کہتا ہے قطع عمارت اور حسن تقسیم منازل سب ان
لاکھار و پیاس عمارت عالیشان پر فرج ہوا ہوا ہے اگرچہ یہ مکان شہر سحر مقدس میں طیار
ہوا اور باعث منزل سلطنت چنائی و بادشاہ گردی کی حرمیت مدید متواتر کردارہ ہزار ہا حصو
بہد عمارتی مہاراجہ رنجیت گو کہ ظاہر اوہ ارادہ شاہان سلف بدرجہ کمال تھا مگر تاہم باعث
نقص ہندی تمام کتب مایہ سنگ مرمر و غیر سنگ سرخ لاکھہ مارو پیہ کی ہاشم اکبر و اگر مقام
دربار سری امرتسر و رام باج فصب کراہ سبحان اللہ اب بھی خوبصورتی اس مکان
عالیشان کی وہ ہے کہ سیاحان ملک ہمار و کہتی ہی کہتی ہیں کہ اگر فردوس برد و نخی میں
ہیں بہت و جہین بہت ہے۔ اس مقبرہ کو چہ ویرچہ ہیں جب تفصیل ذیل جسد رجب میں کہ مزار پر انوار ہے
وہ درجہ شہیت پہلوا نذر ہی گنبد نما اول اس مرقد کے سقف کو اوپر زیر آسمان ایک اور نئی رنگ
مرمر کا تھا مگر بعد ہا و در شاہ حبس حکم کسی ملاکی واسطی بارس باران نزول رحمت الہی کو مان
سقیہ بنا دیا گیا بعد چند ہی جب بارش سے صدمہ عمارت مرقد کو پہونچ لگا تو لٹنا سنگ کی لڑنے لگاں
لاہور کی وہ سقیہ کو دیکھ کر بند کر دیا بعد ازاں بعد ہماراجہ رنجیت وہ لکڑیاں کہ پوچھیں تو
ہمارا جگہ ٹک سنگ کی اسکی مرمت کراہی چنانچہ ایک وہ سقف چوبی سیاہ میں موجود ہے

گوشہ باب و نیرت و ایسان کو ناسر دو ذوائج شکستہ ہو کر سنگ سیحہ پتوند کیا گیا ہے اس
 چوڑے کے پنج اندرون مقبرہ تمام فرش سنگ مرمر و سنگ مرمر کا بطور کلی درخت
 پہلو نیا ہو ہے اور یہ مقام مرقد فرشتے سے تاسقف گنبد عمارت سنگ مرمر کا ہے جس میں خط کشی
 ادنیٰ اور عمارت چھینچ اب سقف گنبد سے استرکاری قدرے اکڑ گئی ہے اس مقبرہ کے
 اندر آٹھ پہلو میں آٹھ دہن چار ٹرے اور چار اس سے خور و خین سے در شمال و جنوب مشرق
 کے دیر و رونی میں چھ فرما سے سنگ مرمر نصب و در غرب کی طرف در آمد و رفت ان ہر چارہ درکاران
 کا عرض سکر اور عرض سوا پیم کر اور عمارت سنگ مرمر کی اور بھی عمارت خشتی عمارت
 نئی ہوئی ہیں اور محراب کی طرف جو دروازہ آمد و رفت ہے اس میں بھی عالی سنگ مرمر کی
 اور اسکی میانہ میں درجہ اولیٰ اس گنبد مرقد کے باہر اور چھ درجہ میں ہا سقف اور دو
 کشادہ جسکی تفصیل ہے سوائے اس دروازہ کے اور تین درجہ عالی و اربعہ انکا حال غلیظ
 سحریموگا اول در آمد و رفت کا حال لکھتا ہوں کہ در اندرون کے باہر در تین درجہ
 سقف قابیوتی عمارت کری میں ان تین درون کا طول اسٹہ فٹ اور عرض تیرہ فٹ
 دیوار شمالی و جنوبی پر تابینہ بلند نقاشی و گلکاری عالی شان جسکی زمین بسنتی اور گل
 بیل بوٹہ رنگ لاجوردی و سنہرا و اشکے اوپر استرکاری سفید زمین پر بھی تمام فرش
 سنگ مرمر و سنگ مرمر و سنگ موسیٰ کا درختہ ثالث میں ایک دروازہ چوبی کلان لگا ہوا
 اسکا باہر جو درجہ رابع ہے اس میں فرش صرف سنگا پری کا ہے اور خطوط سنگ موسیٰ
 کے رنگ نیاہ واضح ہو کہ چاروں طرف اس درجہ ثالث کی باہر جو درجہ رابع ہے وہ بطور
 غلام گردش بنا ہوا ہے جسکا فرش سنگا پری کا اور دیوار میں ہر دو طرف تا بکر بلند نقش
 گلکار حسب تحریر بالا اور اوپر سے سادہ اور چاروں طرف اس درجہ میں چائیں کو تہزیا
 یعنی حجرہ لای پختہ قابیوتی جسکی چوکاٹیں سنگ سرخ کی جن میں سے دو کو ٹھہرون کو طاق کا
 قدیمی اور تین جدید طاق لگی ہوئے ہیں اب کو ٹھہرون پر ہم لوگ قالیض میں

صرف دین محاور قطب الدین محاور امام الدین محاور نظام الدین محاور ہتھاب
یک یک یک یک یک

اور نقیہ فی طاق پڑی ہوئی ہیں سقف اس درو کی گنبد نما قابوئی ہر در حد کی سقف
میں تین تین ملکہ آہن چڑھے ہوئی ہیں اس سرکار کی طرسی دو ملکنا ہر ایک انگریزی اور
ایک فارسی واسطی ملکیت کی لنگا ہوا ہے کہ کوئی صاحب انگریز یا کوئی رئیس جو نالیکر اور
نخاوسے (سچاں اندر سرکار ہمارے کیسا حفظ مرآت نشان سلف کا کہتی ہے) انفس کہ پور
بہر پار طرف انون ہے کہ میاہ میں درگاں عسکی اندر حایاں لگی ہوئی ہیں اور اس پاس باج پور
کوہ ٹریاں طول عرض اس درجہ خاصہ کا طور مربع یعنی ہر طرف دو سو بیس مش طول اور بیس
۱۴۸ فٹ خوب رویہ اس درجہ میں سے قدرے ویش آگہر گیا تھا مگر سرکار نے مرستہ اسکی چوبہ سے
کرادی ہے اس درجہ کے باہر ہر طرف کنارہ کنارہ دس سنگ سرخ کی ہیں طول اسکا ۱۳۸ فٹ
اور عرض ۱۰۸ فٹ ارتفاع اس دہنوں کا بیس سٹ دس ہر طرف فرسٹ ہے بھی دراندہ دس
اندروں مرقہ کاسے ہر طرف مساہ میں ایسے ایسے چار دس اور میں کل دس چار و ہر طرف
کو چوبیس میاہ میں کلاں اور دو سو بیس دریا باہر پڑا ہوا ہے اس ویش کہ ہر بلو میں اکاٹھ
کلاں اور اسکو آس باس باج پور دس ہر دہن کی مداخل سنگ سرخ کے اور نقیہ سنگ سرخ کے
حکم باہر دو دورینہ دس اند ویش کی باہر ایک زبہ سنگ سرخ کا ہر دس میاہ کی تعب ویش حکم پور
میں اسکے اندر سے زبہ اوپر یا یکا گویا مقبرہ کی جہت پر عالی کیو واسطی آٹھ حجرہ زبہ والہ میں
نچکا حال علیحدہ تحریر کرونگا۔ اس دہنوں کی باہر ایک چوترہ چاروں طرف مربع طول عرض
اسکا دو سو ساٹھ فٹ جیسر تمام فرش سگا بری کا ہوا ہوا ہے ارتفاع اس چوترہ
نواچی کار میں بیرونی سے پانچ فٹ اور دو سو بیس الی کنارہ چوترہ فاصلہ سالیس فٹ
اس چوترہ کی چاروں طرف میاہ میں چار زبہ واسطی اوپر آئی چوترہ کی یہ ہر چار زبہ
سنگ سرخ کے ہیں حکم چار چار درجہ یعنی سیر میاں میں طول ہر زبہ کا بیس فٹ پانچ

اور عرض پانچ فٹ ایک ساج اس چوترہ کو پنج چار و نظرت باہر فرش خشتی نہایت عمدہ ہوا ہوا ہے
 طول اس کا تین سو چوبیس فٹ اور عمارت چوترہ سے تا گوشہ فرش عرض ستائیس فٹ اس فرش
 کی باہر چار و نظرت چار دیواری خشتی جہین تمام دہن بطور نشہ نگاہ بنی ہوئی مین چار دیواری
 کے چار گوشہ پر چار برج دو منزلی خشتی یعنی چار حجرہ قابلہ ہوتی اور اوپر برج اٹھ دروازی ہیکہ اور چار
 کیو سطح دو طرف دو سیر بیان یعنی ہر برج مین دو دروازہ نقد او کی فی زینہ بندہ سیر بیان چار و نظرت کہ دروازہ
 مقبرہ اندر و چار دیواری پانچ اندر و چار دیواری کی ایک سو یکہ جہین زمین عمارتی یعنی چار چار
 پختہ معہ فوارہ تیس سیکہ اور قلعہ مزر و عہ تقیم باغ یوں ہے کہ ہر گوشہ مین چار چار تختہ اور فی
 تختہ نہر روان و سترک پختہ تمام اشجار پر بار لگے ہوئے ہیں اب اس چار دیواری کے اندر چار چار
 رخ چوب والد باری مین جہین سے ایک چاہ خوب رویہ لہنا سنگہ حاکم سابق نے جاری کروایا تھا
 اور دوسرا حضرت فقیر عزیز الدین صاحب میرا سابق ہمارا میرا تختہ سنگہ فی طرف شرق ایک چاہ راہ
 فیض طلب نے بطرف جنوب اور چوتھا مسٹر جان ویدر برضا صاحب ڈپٹی کمشنر نے لاہوری نامی مجاور
 کو جاری کروایا تھا اور شاہی چاہ کلات باہر اس دیواری کے جہین نے چاہ جہین چوب جاری
 ہے اور واسطی پر فرش اس پانچ کے اٹھ تیس ہل تھا رہی تھے اب اس چار دیواری مقبرہ کا
 ایک درآمد و رفت غریبہ در کلات ہے جسکا حال کے تحویر کر دنگا۔ وہ جو مین تھے ادل تحریر
 کیا ہے کہ مقبرہ کو اوپر جائیکو سطح ہر طرف دو دروازہ مین صورت انکی بھی ہے کہ ہر زینہ کی
 چوبیس سیر بیان جب اسکو اوپر جاوین تو پانچوں درجہائی مقبرہ کی ایک ہی سقف ہے
 اور اس سقف کو اوپر پہی تمام فرش کلکار مین سنگ مرمر اور ابرسی و سنگ مرمر کا ہوا ہوا
 ہے اسکو سیانہ مین جو سقف نامی اندرونی درجہ خاص مرقد کی ہے وہ بطور چوترہ اوپر
 سے معلوم ہوتی ہے اب اسکا حال لکھتا ہوں اضم ہو کہ سقف کو اوپر لب بام اول
 کھڑکے سنگ مرمر کے لگے ہوئے تھیں اب آدہ گر بلند چار و نظرت نیمہ خشتی چوب گنج بنا ہوا ہے
 اور جو سقف کو سیانہ مین سقف اندرونی بطور چوترہ معلوم ہوتی ہے اسکا طویل و عرض

برابر چوہرہ سادہ کو جوڑ کر اسکی سرکار طرف راسی تراسی فٹ اور اس تمام سقف کا طول طول
شمال سے جنوب کی طرف ۲۱۳ فٹ اور شرق سے غرب کی طرف ۲۱۵ فٹ اور اس سقف چوہرہ
خام کے اوپر پانی کیو اسطی تین درجہ ریبہ خود و سنگ مرمر اور ایک لالائی سنگ مرمر کی ہے
اس سقف چوہرہ کا طول عرض ۱۵۰ فٹ اسکے اوپر ہی تمام درخت سنگ مرمر اور سنگ مرمر
کا ہوا ہوتا ہے اسکے میناروں میں درہ سقف سے چوہرہ در شاہ فر توڑ کر بنا بیٹی تھی استرکار جو سچ جو
اب سیاہ ہوا ہوتا ہے اسکی عرب روہ درخت سنگ مرمر سے اور یہ سقف تو عید مرقد ہا در شاہ
فر اکثر فاکرہ شامی تہی طرف غرب شرق سے ہند ۱۵۰ فٹ اور جنوب و شمال کی طرف ۱۵۰ فٹ۔
اس سقف کی چاروں گوندوں پر پامیار جو نیچر سے ایک منزل تک سنگ مرمر کی خنیں کلکا
سنگ مرمر کی ہے اور اوپر اسکے چار مینار صورت انکی یہ ہے کہ سقف کی اوپر سے دو
ریہ سنگ مرمر پر لگی انگریزہ سنگ مرمر کا حکا عرض سات فٹ پانچ انچ ایک تیر خنیت نام سنگ مرمر
بطور مرغول نصب کئی ہوئی ہیں عمارت میناروں کی اندر سے تو صورت سنگ مرمر کی
اور باہر سے سنگ مرمر و سنگ موسی و سنگ زرد و سنگ مرمر و سنگ ارمی کی طور پر یا
چو کہیں دریا میناروں کی سنگ مرمر کس اسکی اوپر پامیار و اسطی المیرل اول مینار
سبتر ہاں سنگ مرمر کین جبکی دیدار سیاہ میں ایک ایک حجرہ واسطی رویشی کے سنگ مرمر کا
ہر مینار میں لگا ہوا ہے جب ایک مینار پر چاروں تہ پر چو کہیں سنگ مرمر کی ماہر کو حکا
طول عرض ۱۵۰ فٹ لگی ہوئی اور باہر اسکی نگر کردہ سنگ مرمر کا اور ارتفاع اس مینار ۱۵۰
فٹ عمارت پر اٹھارہ رینہ سنگ مرمر کی جو کہ مینار مانی اتنیں پر دروازہ معہ چو کہیں
سنگ مرمر کا ارتفاع اس مینار کا سولہ فٹ باہر دروازہ کے بدستور گردنہ سنگ مرمر پر اکیشی
رہ چوہرہ کی مینار رابع اسکی اوپر سقف بطور گنبد سنگ مرمر اور کلس ارتفاع اسکا چوہرہ
فٹ ہر مینار نسبت پہلو میں حکم اور آئینہ آئینہ دہن معہ ستون و مرغول مانی سنگ مرمر
اور انکی اکثر ملک ہے حجرہ دار ہر در مینار میں لگی ہوئی ہے مگر تخت سنگ مرمر پر لگی اکثر دار

ڈالی اب صرف مینار گوشہ بانیب میں ایک اور نیرت میں دو اور گلی میں ایک اور ایسان میں
 دو کھڑے ہیں اب سرکار ابد یاد انگریزی کے بعد مسٹر ویدیر نے حساب بہادر دہٹی کشتہ کو مرست
 دیکھی کراچی ہے ایسین نزل راج کا فرش خراب ہو گیا ہے اب اگر گسینی مرست نہ کراچی تو بال
 خراب ہو جاوے گا جب ان مینار و بنریا وین تو عجیب لطف نظر آتا ہے کہ جنوب کی طرف دریائے
 رافضی جو زیر دیوار چار دیواری جاری ہے اور تمام شہر لائو مسیحی بادشاہی و
 وزیر خان وغیرہ عمارت نظر آتی ہیں اور ایسان کی طرف موضع شاہدرہ اور گلی کی طرف
 باغ شالامار دس دس کوس تک ہر طرف نظر جاتی ہے پیٹ ہر مینار کی اہم فٹ اور چار
 دیواری کی یہ صورت ہے کہ دیوار غری میں تو دروازہ کلاں جہین سے ماہی مسجد عمارتی جلا
 باوی آمد رفت کا تمام سنگ سبز و گلکاری سنگ مرمر سے بنا ہوا ہے مرغول اسکی بھی سنگ
 کوہین جہین اسم ذات اندر تبارک تعالیٰ کا کندیدہ اس دروازہ کی دو تہریان سنگ سرخ کی
 بطور شمشیت گاہ ہیں اور پلپ بام چار ستیاں خورد اندر سے یہ دروازہ دو منزلہ یعنی بطرف شمال
 و جنوب پنج کوٹھریاں اور اوپر شیشینان اب سرکار نے اس میں ڈاک بنگلہ مقرر کر کے طاق تختہ
 آئینہ نصب کئے ہیں تاکہ جو کوئی صاحب واسطی سیر کر اوسے ایک وہیہ بومید و کوہنر چوکی درمی
 ہلنگ موجود اور ایک چپراسی بھی واسطی حفاظت ڈاک بنگلہ کو حاضر رہتا اور زر آمدنی کلر
 میں جمع ہوتی ہے اور خوشامی چار دیواری کی چھ ہے کہ میانہ دیوار غری میں خاص دروازہ
 ہذا اور اسکی مقابل بطرف شرق بارہ درمی تھی اور اس بارہ درمی کے بطرف جنوب و شمال
 ایک ایک کوٹھری اسطرح بطرف شمال و جنوب دیوار کے میانہ میں بارہ درمی خشکی قابونی کلاں
 اور اسکی نیلو غنیں ایک ایک کوٹھری اسطرح بطرف شمال اب دیوار شرقی بعد مدہ دریا گر گئی ہے
 جہین سے صرف بطرف گوشہ ایسان قدرے باقی ہے گوشہ گلی کا برج اور دیوار جنوبی اور دیوار
 سجے نصف گر گئی ہے اس چار دیواری کی اندر مکان مقبرہ کی عمارت کو شرق و غرب و
 و شمال و جنوب کی طرف ایک ایک حوض مربع جبکا عمق نابکر ہر حوض میں ایک ایک فوارہ کلاں

مکتوبہ گئی و میرت و مالیک اہل اہل اور نیز ہر سہ مارہ درمی کرمادی ایک ایک اور جو حق کل کیا
 جس سے جس کو اس نے کپڑے میں اور نقیہ مٹی سے ملک ایک حوص کی مادہ ہی موجود ہے
 اسکا حوارہ اگر سرکار حلاوی کو بل سکتا ہے اور واسطہ ہر ہے۔ یہاں ان حواروں کے
 چار دیواری ہدا کے اوپر محرمی آب چار ماہ کلاں متعلق ان جو فضائیہ موجود حکما حال اور
 تحریر ہو چکا ہے۔ اس چار دیواری کی باہر بطرف عرب ایک سرای عالیاں مشع باؤگا تھان
 سلف اس سرای میں محادی دروازہ بطور محراب دروازہ عرب کس طرف بصر حاصل ہو و دروازہ
 ایک مسجد عالی شاہ میں کینڈ والی تین ہیں والی دو فوردا ایک کلاں جس سے مقابلہ و جواب دروازہ
 کا نوچہ شالیہ حتیٰ مع مسجد میں ایک حوص حتیٰ استرکار اس میں بہت سی بقیہ حوارہ ہی تھان
 شمار ہو گیا ہے مادہ اسکی بھی شامل حوص ماضی بقبرہ تفصیل محرمی سرخو بہ ہے واضح ہو کہ
 اس سارے کے دوروازہ میں ایک طرف شمال اور دوسری طرف جنوب یہ دو دروازے
 کلاں عالی شان حتیٰ استرکار و مندر میں اس سرای کے درمیان میں محادی دروازہ مغربہ
 ایک ماہ کلاں مشعلو ہے اس میں چھ چوب ہین مگر سافین کو اس سے آرام ہے چھاپہ
 حصرت سچی سرور کا سنگ باتا ہے تو ایک رات بچاں مقام کرتا ہے اس رو رہاں رسی دہم
 و نام ہوتی ہے دیوار عربی کے میاں میں مسجد مذکور ہے اور اسکی نعلونیں کھینچیں کو تھرا
 اور دیوار ترقی کی طرف بحر میں دروازہ مقبرہ حسین اب ڈاک بگلا ہے اور اسکی نعلوں
 میں کھینچیں کو تھراں اور طرف دیوار شمالی و جنوب میاں میں ہر دو طرف در کلاں اور
 اوکی نعلونیں انیس میں کو تھراں کل حیر اور چارہ ون کو سو میں چار ج کلاں یہ تمام کو تھرا
 دو دروازہ والی ہیں بغیر ماضی رائدہ مسقفہ دراند زجرہ مسقفہ قابو لی تختی ہر حجرہ کا طول
 عرض اور طول سرائی کا ایک سو تیس گردن اور عرض چھاسی گردن فقط۔

حال مغبرہ اصف خان پر اور نور جہان بیگم

غروب رو بہ سرای بڑا کرم قبرہ اصف خان مرحوم کا ہے چاروں طرف اسکی چار دیواری خشتی بطور باغچہ
 جسکے اندر رئیس یکایک زمین اگر یہ باغ بڑا آباد تھا اب بھی اس میں اشجار خربا کثرت میں اور قدرے
 سر و غیرہ بھی کھڑے ہیں اسکی میانہ میں جو مقبرہ سنگ مرمر کا بنا ہوا تھا اب خشتی دروازہ اس باغ کا
 سنگ مرمر کا تھا مگر سکہ لوگ اکھاڑ کر اتر کر غیرہ لیکن یہ مقبرہ بھی مٹتے ہوئے اب رہ گئیں کے چوترو خشتی
 ہر چار طرف باغچہ میں پھر باقی خشتی اور چاروں طرف گنبد کی چاروں طرف اور تعمیر قبر سنگ مرمر جس پر
 یہ اسماء الہی تحریر ہیں باحق یا وکیل، اقوی یا مستین یا مولیٰ یا حمید یا محضو
 یا مبدع یا معید یا محی یا صیت یا حی یا قیوم یا واحد یا ماحد یا احد
 یا صمد یا قادر یا مقدر یا مقدم یا موخر یا اول یا آخر یا ظاہر
 یا باطن یا والی یا متعالی یا سر یا تواب یا منعم یا رؤف یا عفو یا مالم
 یا ذوالجلال والاکرام یا مقصد یا جامع یا قاضی یا معنی یا مانع یا قادر
 یا نافع یا نور یا ہادی یا بدیع یا باقی یا وادع یا رشید یا صبور
 یا مالک یا قلوس یا موس یا مہین یا عزیز یا جبار یا مستکبر یا خالق یا
 یا باری یا مصو یا غفار یا قادر یا وہاب یا رزاق یا فلاح یا علیم یا قادر
 یا باسط یا خافد یا واقع یا معز یا سامع یا بصیر یا حکم یا عادل یا لطیف یا
 یا خیر یا حلیم یا عظیم یا غفور یا شکور یا علی یا قی یا معنی یا مقیت یا
 حسد یا حیل یا قدیر یا قریب یا مجیب یا واسع یا حاکم یا ودود یا با یا شہید
 اور یہی نام قبر حضرت جہانگیر پر کندہ ہیں دروازہ آمد و رفت اسکا یہی بطرف جنوب اور مخراب اسکا
 دیوار شمالی میں اور غرب کی طرف اس مقبرہ کا ایک مسجد میں گنبد والی خشتی کاشی کا صحن مسجد میں فرشتہ
 سنگین تھا جو سکہ لوگ اکھاڑ کر لے گئے اور شرق کی طرف دیوار میں درگوہ ہریان - اب یہ باغچہ چالیس سوا
 کی جاگیر میں ہے اور مالکی بھان مسیحی غوث و قطب کی ہے اور وہ شہت در شہت مزارع و مجاور
 بھان کے چلو آئے ہیں یہ اصف خان بھتی بھائی نور بھان بیکم کا تھا مقبرہ اصف خان کے پاس بطرف

پوسہ ناف مرقد اور جہاں سکیم کی سے کہ نواح ان کے سائق میں بڑا ماحیہ تھا اب راعی ہونے لگا ہے اور
 چند درخت چراگاہ سے میں غار ساس مقبرہ کی اب حتی رنگینی ہے اور اوپر سے تمام سہرا گاہاں کر سکے
 لگیں یہ مقبرہ بطور آں ہائیاں ساہلو ہے یعنی اس صحن سے کمرے سے ہوتی ہیں کہ جس آدمی حاکم
 ہوں مادی در و در حراس کے باہر اٹھائیں میں دیکھ اس کے نہ جانہ اس میں صرف تصویر قبر حتی کہ ہر
 وہ سامع عجب تکلف ہوا تھا ملا وہ سگ مر و سگ مسخ کار کا کسی بکبت تھا کیوں نہ تھا یہ وہ ہی
 اور جہاں سکیم ہے کہ حکما چاکیر بادشاہ عاشق قان بار عباساں اندر باغی آں قصہ کہ جس
 پہلو ۴ سردر گہاں سجاں بھاد بدی رو ۴ ویدیم کہ رنگرہ اس فاضلہ ستمہ جیسا کہ
 گو گو کو کو ۱۰ العرص مشاہدہ سہاں مکانات کی عمرت آتی ہے اور عقل حیراں ہو کہ انہوں کی کس مشہد
 سہ مکانات سوا ہو گئے الحی عدا کی کسی کام میں فہم و ادراک ہو چکے ہیں سکنا و السد علم ہر
 حب بہ مکانات طیار و نعیم ہو مگر اس وقت رونق اکی کیا ہو گی مگر وای روال اور بکھاں کہ انہوں
 نام و نشان یاد گار تہاں سلف کا مشاد یا اب جید سہر عدا ری سہر کارا گری ہوئی سے اسد ہی
 اللہ مرمت شکست ریخت مقبرہ حضرت جہاں گیر کی ہوتی ہے چاہچہ اشک تجھائیں ہزار رو بہ
 اسکی مر سہر ہر مر سہر سے صرف ہو چکا ہے فقط حال محاوران و حد ام ہو
 رانی محاورین کی معلوم ہوا کہ جب شاہجان بادشاہ فیہ مقبرہ حضرت جہاں گیر کا تعمیر کرایا تو اخت
 در بادشاہی میں ہماں علام محمد قوم ارائیں کو ماحسانی اور مجاوری اس مقبرہ منورہ کی تصویریں
 ہوئی اور بادشاہ کی طفرہ لاکھا رو پیہ اسباب فیلہ سور و غیرہ برو مای کیخواب سائیاں مانی
 اطلس و پیمینہ وغیرہ اکی سہر ہوئی اس وقت ان محرون میں می حجرہ و دود و حاطہ قرآن حوال
 مقبرہ سے مادرا کی جاگیر میں موضع مگل و ہر کوئہ دیر عطا کیا اور اسوا اسکے حوز میں متعلق
 جاہات نواحی مقبرہ کہتے وہ ہی انکو معاف تھی اور حج و اوطان عمرائہ شاہی سے ملتا تھا
 مداران بادشاہ گردی پڑی اور بادشاہ و احمد شاہ فیہ یورس کی اور تہر سہاں سکیم
 محاوران اس وقت تمام اسباب خیمہ شاہیانہ وغیرہ را و ہو گئے اور حب عدا ری رخصت ملکہ کی

ہوئی اور گوتم امن و چین ہوا تو اس نے باقی اسباب پھان کا بر باد کر کے سنگ وغیرہ بھی الگ کر لی
 اول مجاورین پھان کو موقع ٹھیکاً متصل بمقبرہ کی سکونت بند پڑی اور پھر چند سو سرائی میں رہ کر
 اور اب شاہدہ میں بہترین بعد رنجیت سنگہ تمام جاگیرین مجاورین کی ضبط ہوئیں صرف باغیچہ
 اندرونی مقبرہ مجاورین کو معاف رکھ کر باغیچہ خود بطور نذرانہ و ڈالی کچھ میوہ دانہ سرکار میں پہنچا
 دیتے تھے بعد ازاں جب سردار سلطان محمد خان برادر دوست محمد خان امیر کابل یہاں آئے تو پھر
 بیچارے مجاورین سرگردان ہو کر بعد ازاں جب عکدار می سرکار انگریزی کی ہوئے تو سرکار انگریزی
 نے بھی باغیچہ اندرونی مقبرہ مجاورین کو بعض خدمت عطا فرمایا جو انکے کہاں تھے وہیں اور جو نذرانہ
 چاہا وہاں آتا ہے وہ یہی یہی لوگ تھے یہاں آئے یہاں مسمی امام دس شرفین نظامین
 جوایا حکمت اسد مجاورین اولاد ہر غلام محمد سے ہیں چنانچہ شجرہ انکا یہ ہے —
 غلام محمد کے پانچ فرزند ہوئے اول مہر موند دوم مہر احمد سوم خان محمد چارم قادر بخش پنجم تباہ
 انین سہ مہر موند اوٹپاہ لاولد گھر اور احمد کے تین بیٹے ہوئے ایک فیض بخش دوم الہی بخش سوم لاہور
 بعد ازاں فیض بخش کے پھان دو فرزند ہوئے ایک قطب الدین دوسرا نظام الدین سوم موجودین
 اور الہی بخش کا ایک بیٹا مسمی شرفین موجود ہے اور لاہوری کا بیٹا امام الدین موجود ہے —
 اور خان محمد بن غلام محمد بڑا معزز ہوا اور نیز یہ سب چھوٹا بیٹا غلام محمد کا تھا اسکا بیٹا حکمت اسد
 موجود ہے اور قادر بخش کا ایک بیٹا جوایا موجود ہے اور الہی مجاورین موجودہ کی اولاد یہ ہے
 حکمت اسد تاحال امام دین کے چار بیٹے شرفین کا ایک یہاں نظام الدین کے فرزند
 لاولہ گلا ہتھاب جتا جلف بکتر متنی مسمی حاجی چندو عمر دین محمد فہم دین
 جوایا کی دولہ گمان — اب انکی تقسیم زراعتی و پیداوار باغیچہ اسطر ہے کہ اول انین یہ محل
 ہتا کہ جو زرچڑھاوا وغیرہ پیداوار ہوتی ہتی علی السو یہ ہر روز تقسیم کرتے تھے اور اب جب کہ نسبت
 ہوا ہے تو اسوقت ان لوگوں نے خزانہ بابت تقسیم باغیچہ کیا اور حکمہ بند و بست ہوئی و شصت
 سلاطین ایک دیاں شاہ کبتر ہی بہو کار ساکن شاہدہ اور دوسرے عبداللہ جو وہری لوگ تھے مقرر ہوئے

ہوں تو یہ فیصلہ کیا کہ اس باغیچہ کے میں حصہ کیا دیں اور ایک حصہ میں میں شخص سہمی لاہوری نے زمین
 و آبوی محسن قابض رہیں اور تقیہ و دھوکہ میں سے ایک حصہ حکمت اسکا اور دوسرا خواجی کا۔ اور اس وقت
 میان حکمت اقدس کی بابت چڑھا واپہ بد دوست کیا کہ محاور میں میں نو سین مقرر ہو میں فیصلہ کیا کہ
 کہ میان حکمت اقدس روز کا چڑھا والا اگر بار رو بیہ تک ہو تو لیو سے اور اگر بارہ اوچر تو تقسیم کیا جائے
 اور اسی شرط پر میان حوایا لیو سے امام الدین و شرف الدین و نظام دین و قطب دین لیوین۔
 اب ان گو میں معنی عدلیت معلوم ہوتی ہے کیونکہ حکمت اقدس و حوایا تادہ میں ہنر اور حکمت کرتی
 اور طارم انکے کار ر راحت کرتی ہیں اور امام دین قطب الدین شہر دین و نظام الدین شب و روز
 یہاں حاضر رہتے ہیں اور خدمت عار و کستی دل و جان سے کرتے ہیں اور تقیہ یہ ہے کہ جب حکمت اقدس
 اور حوایا کی نوبت آتی ہے تو وہ لوگ درواریہ مقبرہ کو مقفل رکھتے ہیں اور جب کوئی ریا ت کیو اسطر
 آتا ہے تو درواریہ کھول کر دیکھا دیتے ہیں اللہ یہ امر مناسب نہیں بلکہ لازم ہے کہ مرد لائق زیارت
 ہے اور ہر وقت صاحبان عالیشان و خیر ریشاں و رعایا ریا و اسطر دیکھنے کے آتی ہیں اور درواریہ
 اگر مقفل ہوتا ہے تو ناظرین کو تکلیف ہوتی ہے اور اس بد و بست سہمی امام دین کرتے ہیں
 و شرف دین مارا میں وہ کہتے ہیں کہ اگر بدستور سابقہ تقسیم چڑھا واپہ رور ہو جس حصہ ہو جاوے
 تو مناسب ہے کیونکہ میں روز تک فیصلہ چوایا اور حکمت اقدس کا رہتا ہے تو بعد اسکو اس میںوں کی
 نوبت دین رور کیو اسطر آتی ہے اب وہ کہتے ہیں کہ اگر جو یہ مقرر ہوا تھا کہ اگر کار رو بیہ سہمی زیادہ
 آوے تو تقسیم ہو کر سے مگر اب جو کوئی پردہ دار عورت یا کوئی معر ز شخص آتا ہے تو وہ مذمہ
 اندر مرد ما جاتا ہے اور ہکھو خبر نہیں ہوتی اور ہمارا گزار صرف اسی مرقا کی آمدنی پر منحصر ہے
 سو یقین ہے کہ نوبت الکی تابعدالت ہوو چکی۔ مدت مدید سے لاہور میں ایک جٹا مررا کریم
 صاحب مامی عالم و قابل بخودہ انہر آب کو خاندان چغتائی سہ شہو کر رہتے تھے حاسہ مارٹا انہوں نے
 عوس بھی یہاں کا کرایا اور خج عوس ہمارا جسے زر نقد انکو رو بیہ بعد ہمارا جسے سیر ساک علاوہ باغیچہ
 لہا ہوا وہ مرزا صاحب بدرجہ کمال عالم و حاصل ناظم تھے اور میدان مصریلی رام جو ابھی ہمارا جٹا

تھی اور ماسوا اس سے صد ہا شاگرد لکھ کر بیٹے اور بیٹیاں علم محاسبہ میں لکھنوب و شنگاہ بھی اب اوکھ
صاحبزادی عالیقدر مرزا اعظم بیک صاحب اکسٹر اسٹنٹ کمیشنر ہاؤس برکات ہین اور وہ روپیہ جو سکا
بابت عوس مرزا صاحب منفقہ کو ملتا تھا ایک بنام مرزا اعظم بیک صاحب معاف ہوجو بطور پیشہ اوکھ ملتا تھا
لکھنوب ہر کاب عرصہ چار سال سے عوس نہیں ہوتا مچا اور لوگ اس سے شاکلی ہیں کہ وہ زر عرسانہ ہارا
حق ہے ہماوئے نوہم عوس پر خراج کیا کریں فقط

حال سماوہ سردار جواہر سنگہ و راجہ سوجیت سنگہ

ہمارا راجہ رنجیت سنگہ تخت اٹھارہ سواناسی میں بمقام پہلور ایک ڈیرہ گرتھون کا پاس فرسب
لکھنوب کے مقرر کیا اور اس ڈیرہ میں پار سو گرتھ جمع کئی جنمیں پار کیدان قوم سو ڈھی دیویدی
اور پار اجیٹن ایک صاحب سنگہ سادہ پید اور دوسرا صاحب سنگہ لان اور تیسرا جیل شاگہ کالیا نوار جو بپا ہا
دیوان سنگہ اور پانچ نشان مہ شتری نقارہ مقرر کئی کل معہ قوالان وغیرہ ہانسو آدمی ہا اول ہیں
ڈیرہ قلعہ کی خواہ گاہ میں فروکش ہوا اور بعد از ان مسجد بادشاہی واقعہ حضوری باغ میں بعدہ کٹر لکھنوب
میں بمقام امرتسر میں بعد بشوالہ گلاب راجہ متصل جو ملی جمدار خوشحال سنگہ اور بعد از ان بعد وزارت راجہ
پیر سنگہ یہ ڈیرہ مقام باوئی واقع شہر لاہور و فوکش راجہ عہدہ دارون کو جاگیر میں اور بقیہ لوگوں کو
ہمارے ڈیپٹی آٹھ انہ ہاوری معہ نان ملتا تھا اور پانی دستی رام صاحب فخر اس ڈیرے کی تھی بوقت تھنر
اس ڈیرہ کی ہمارا راجہ فی شہار دیا تھا کہ جو کوئی شخص پچیس گرتھ لیکر آوے اس ڈیرہ میں عہدہ دے اس
مقام شہید گرتھ سے ہانی ہاگ سنگہ بھی پچیس گرتھ لیکر آیا اور پچیس گرتھ کا دفتر مقرر ہوا ہمارا راجہ کا
محول ہا کہ بروز سنگرت گرتھونکو ہاٹھ اور چہر لوگ ران کرتے اور انام مناسبہ عطا فرماتے
اور ہر موسم میں طبوسات علاوہ بران بعد از ان سمت اکاشی میں اس ہانی بد سنگہ کو ہمارا راجہ
رساگہ گیان سنگہ والہ میں بقرار ایک روپیہ بومیہ نشاخی مقرر کیا پھر سمت چوراسی میں ہاسی پورہ سنگہ
پانچ بیٹے سمی نرائن سنگہ کو اپنی بدلی نشاخی کرایا اور خود بجائی ہانی دیوان سنگہ ڈیرہ گرتھون میں
نہیں مقرر ہوا بعد از ان ہمارا راجہ فی اس ڈیرہ میں سے جاگیر داران و سو ڈھی و ہان کو الگ کر دیا

اس طرح غنیہ گرتی تعداد میں سورہے ہمارا دہر سک تارچ یکم اسوج بروہ جو سمت اہارہ سو
 تراویس مارے گئے تو راجہ ہیرا سک نے صو دیدیدت ہلما اس ڈیرہ میں ایک سو سیماس گرتی گرتی
 اور سی ستو دیال پناور یہ ہم اس کا رختہ کا سہا ہی صاجان واسطہ تقسیم طلب کر مقرر ہوا
 اتنو شب اس ڈیرہ میں تین ایٹن تھے ایک بھائی مدہ سنگہ و مہرا صاحب سنگہ سادہ یہ مقبیلہ جہاں
 کماں ان اٹھو کی علاوہ جاگیر و کی نو ذر و پیر ماہواری تخواہ گرتی تھی مقرر تھی جس سروراجہ ہیرا
 ناموں ہمارا راجہ دیس سنگہ کا ور بریاند مہرا تو اس سر اس بدہ سنگہ کو معہ ہما گرتی سنگہ حکم دیا کہ ان
 گرتی ہو میں کیا رہ کر نہ صاحب اور کچن گرتی ڈیرہ میں ہیں ہمارا راجہ دیس سنگہ شب و روز
 ماتہ کرتی رہا کریں اور اس حدت کر پاسور و پیر ماہواری باس تخواہ مقرر کر دیا کہ ایک ایک
 گرتی کے پڑھیں کیو اسطہ پانچ پانچ گرتی مقرر ہوئی اور ایک ایک اوپر پوسیدہ طور جو راگ علاوہ
 تخواہ صوبہ کے ملا کرے پاس پوزیدہ پوسیدہ کا گرتا ہر سنگہ اور نقیہ سے حج تیل جل گل و جویہ
 تارچ سنگرات ماہ اسوج سمت امیس سو و مہرا و راجہ ہیرا سنگہ بعد و رات چند ماہ مقبول ہوا
 مہراں امد مقام غیر تھی کہ یہ مہرا و راجہ ہیرا سک را در حقیقی رانی جہاں سرورہ ہمارا راجہ سک
 دو بھائی تھے ایک جو ہیرا سک و مہرا و راجہ ہیرا سک بعد رانی ہمارا راجہ کماں مسمی ماسک
 قدم حث والد اکا و برہ سگاں شکاری میں کمدان بعد و راجہ ہیرا سک مقرر تھی تھاکہ ہمارا راجہ
 سال تھے راجہ تارنا دیکھا کہ یہ دو نو بھائی تھے کین یعنی با جابہ نامی جریہ ہیرا ہوئی اور
 ہاتھوں پر مار رہا سے ہوئی یا پایا وہ ہیرا کرتے تھے جب ہمارا راجہ دیس سنگہ تخت نشین ہو
 تو انہوں نے مدد عایب رند و اختیار پیدا کیا کیوں ہوتا کہ ہمارا راجہ معصوم اور رانی جہاں
 والدہ الکی اور مہیرا الکی حث الیم ہیرا سنگہ دیکھا کہ رانی صاحبہ باسنا طراہ لعل سنگہ
 مدد کمال کرتی ہے اور یہ دو نو بھائی بھی یعنی ہیرا سنگہ اور جو ہیرا سک ہم لوالہ و ہم یار راہ
 لعل سنگہ کی نہیں تو انہوں نے انکو بھولی محاراجہ ہیرا سک ایک گوتہ قید کر رکھا بعد جد سے
 فوج حاصل کی مساوی ہو گئی اور انہوں نے سب فوج کو امیدوار اصابہ تخواہ و انعام کیا

حتی کہ ماہ پودہ سنہ ۱۹ این تمام فوج در پی قتل ہندت چلا ہو گئی کیونکہ وہ بہایت بچلے عالم تھاراجہ بیر سنگ
 نے حسب سخن پروری راجہ کو تو نکر اسکا دنیا قبول نہ کیا اور یہی اسکو یقین تھا کہ یہ لوگ مجھ کو مار دیں گے
 جب فوج نے غلبہ کیا تو راجہ بیر سنگ اپنی حویلی واقعہ ہیر سنگ کی طرف رخ کر کے بیٹھا فوج سکھان کے سردار
 جواہر سنگ کو وزیر مقرر کر کے قید سحر ڈا اور تمام فوج و زبرد قتل راجہ بیر سنگ دینوت چلا ہو گئے
 حتی کہ بوقت آٹھ بجے دن کو راجہ بیر سنگ و ہندت چلا مسدود ہو گئے وغیرہ چند ملازمان تختینا پچاس ساٹھ
 آدمیوں کو بسواری اسپان حویلی سے نکل کر بارادہ جھون دروازہ تک اسے نکلا اگر در پی اس کے
 تمام فوج خالصہ تو پان لک بڑی اول راجہ بیر سنگ کے بنیام شاہد رہے ہندت سردار سلطان محمد خان
 برادر سردار دوست محمد والی کابل استوا کیلئے گئے مگر اس نے کچھ نصیحت کی اور نہ مدد دی لاچار
 مایوس ہو کر آگ کو چلے جب لاہور سے چودہ ہندہ کو س نکل گئے تو فوج سکھان نے نصیحتاً راجہ بیر سنگ
 کو کہا کہ اگر تو ہندت چلا کو مدد نہ دی تو بدستور ہمارا فرستے مگر تقدیر نے نہ چاہا کہ راجہ بیر سنگ کو اور
 سوار تھرواد شجاعت دی ہندت چلا و میان اپسنگ بھی کام آئی بوقت ہشت سوار کو لاہور میں
 آگے چنانچہ راقم الحروف نے بچشم خود دیکھا کہ راجہ بیر سنگ اور ہندت چلا کا سردار و بر وی حویلی ہمارا راجہ
 کٹر سنگ جہان سردار جواہر سنگ قید تھا ایک پر نالہ سے لٹایا گیا تھا راجہ بیر سنگ بدیہ تمام عین ہوتا
 اور ہمارا راجہ گلان کو اپنا ایاں خیال کر کے پھر بیان سچ فرزند کھا کر فریخت اور ناعین حیات ہمارا راجہ گلان
 ہر روز پانچ و پید بوقت شب سکر کنچہ رکھ جاتا تھا اور سچی باسن ہتک سوئے بانڈ ماہو الکا کھانہ
 طرف تریہ سے کہ کئی بچہ رنگ اجہ بیر سنگ کچن و پھر کارنگ روپ میا ہی نظر آیا اور موچین بدلتا
 کندل والین نظر آتی رہیں پھر وہ سرگلی کو جو عین ہو کر بن کہا تی رہے چنانچہ ایک شکہ مسمی ندان سنگہ
 جنی ہندت چلا کر ہاتھ سے سڑی سو فونی پامی تھی کئی روز ہندت چلا کو سکر کوشہ لاہور میں پانچ سے
 ہو کر بن مارتا پھر اسجان امدا یک وہ روز تھا کہ ہمارا راجہ کٹر سنگ نہ ہال سنگہ سرخو دکی شرارت سے
 مرا ورا سیوقت وہ بھی ہمراہ ہر کٹر سنگہ جلا پھر ہمارا راجہ کٹر سنگہ نے بادشاہنگ رانی چند کو کو
 مردا والا پھر بالمشاورت فرام کہ ہمارا راجہ بیر سنگہ سردار حیت سنگہ نہ داناو الیہ بہشت راجہ دیان سنگہ

مارہوری شاہ ماول میں تباہی کیم سوج میں حالت معایہ کشتی بیلواں قتل کیا اور اس وقت قلم
 میں کر راجہ دیان سنگہ کو بھی ہلاک کیا پھر راجہ پراسنگہ نے دلا ہی پاس کا لیا یعنی بعد جنگ سرورہ سردار
 جیس سنگہ اور لہا سنگہ کو مدد مہر کسٹا معتر اوگر کے قتل کیا اور وہیں سرورہ کی لکھا اس دہاں
 راجہ میر سنگہ کا سر نکٹ ماسا بعد اس کے سردار جہاں سنگہ در پیر مقرر ہوا اور جوہ داو عشرت خسرت دی
 بعد نو مہنو کر اس جگہ پہنچا کہ باہر وہ امیں سواک میں وزیر ہوا اور اسوج سمت صد مین سکوں نے
 اس پر لڑا کر کے مدد جوہی حصول العام ر علاقہ آؤنگر کہ ہمارا راجہ تیر سنگہ نے بہکو ملاں انعام دیا اور راجہ
 ہراس سنگہ سے کہی عطا ہوئی اس کو کہ ماسی ملائی یقیم کرو وہ جیلوں ہو گیا سنگہ تو ماکم کسی مین بدلا
 کہ بہت سے ارادہ کیا کہ قلم بردار و اگر میں رانی جنداں کی بہت خوب کی کہ ہمارا راجہ دلپ سنگہ مدد سردار
 جہاں سنگہ ایک ماہتی پر سوار کیا اور جوہ و دیلی میں پہنچ کر ہمراہ سوئی اور چاؤنی میاں میر پتر
 واسطی مصالحت کی گئی کہ سکھ لوگ ہمارا راجہ کو دیکھ کر اس حرکت سے مارا جاویگا لفظہ جب
 دہاں گئی تو کوہر جھٹا والی پٹنیں سرکشی کر راہ پر آئیں ماہتی کو مہا کر ہمارا راجہ و تیب سنگہ کو اتار
 یا اور سردار جہاں سنگہ کو نصیب سکین و تیسرے قتل کر ڈالا اور پتہ چرتن سنگہ بدی جو خاص مقصد
 اس کے تھے وہ ہی کام آئی چید رانی جنداں کو داویلا کیا مگر کسی نہ سناہر رانی صاحبہ اس کی لاس
 اوسی ماہی بردال کر دتی سو رانی ہوئی راجہ دیان سنگہ مین لے آئی کیونکہ اوسی و میت
 کی بھی کہ میری سماہ متصل سماہ راجہ سو جیت سکے کے کرنی جا ہی یہ واردات بوقت مہر و دیگر مہری
 اور پانچ لاس کی ملائی گئی اس کی لاش کو ساتھ ہار رانیاں مسکوہ اس کی سنی ہوئیں کتھ مین کہ
 انہوں نے اس وقت خوب ست کیا اور بوقت سنی ہوئی یہ سر پہ سکھوں کو دیا کہ پرستہ
 ٹکڑے کر کے گا اور ایسی ایسی دعائیں دیتی ہوئی جل گئیں رانی جنداں نے نہایت رنج و غم سے
 عزت اس کی کی صاف فوج نے دیکھا کہ رانی صاحبہ نہایت ناراض ہیں تو طاہر اعھو نقاصیر جانچ کر
 کہ جوہر ہونا تھا سو ہو گیا اب تم مالک ہو جو حکم دو کہ سو ہم کہیں مگر مثل نہیں ہے کہ رانی جنداں نے
 دیکھ بہ کھا کہ اگر مہر نام خدا ہے تو مہر خراب کہ دیکھا وہاں آخا پنچہ اتک سب لوگ

کہتی ہیں کہ جن ان نے کہا ان کے ہاتھ پیرایا تھا ان بعد اسکو راجہ نعل سنگہ وزیر ہوا اور پتہ
 تمام حال تو اسخ خالصہ میں اور قدری مہاراجہ کلان کو سادہ کے سال میں موجود ہو چکے
 دیکھ لی اور بعد اسکو رانی صاحبہ نے سادہ بنوانی شروع کر دیا ان بوٹا سنگہ نام سے خلیفہ نو
 صاحب ہتھم عمارت سادہ مقرر ہو کر رانی کا ارادہ تھا کہ یہ سادہ بڑی عالیشان بنی چنانچہ
 اکثر سادہ ہوں سو بلند سے مگر خزانہ جا کہیونکہ قبل از اختتام عمارت سادہ اختتام سلطنت ہو گیا
 پھر رانی صاحبہ نے بہاؤ بدہ سنگہ گرنہی گوڈو کھان سو چکا ذکر اوپر تحریر ہو چکا ہی طلب کیا ان روڈ
 میں وہ بجو ملی کہ ک سنگہ سب حکم سر و راجہ ہر سنگہ مقیم تھا رانی صاحبہ نے اس بدہ سنگہ کو کہا کہ اب
 تم اس سادہ پر متعین رہو اور ماسوا تنخواہ اولی کے مبلغ پندرہ سو روپیہ کر جاگیر علاقہ شرف پور میں
 واسطی آرام مسافرین کے مقرر کر دو اور حکم دیا کہ یہ جاگیر محض واسطی اسکی ہے کہ جو کوئی سنا
 غریب سادہ ہو سکے سنت آوی او سکے کہانہ دیا جاوی یعنی سداورت جاری رہے اب نوشی
 کیواسطی ایک سبیل بھی مقرر کرادی اور مسمیٰ کہ ک سنگہ تنخواہ لالہ ماسوا رسی باپنی پلانوالہ مقرر
 ہوا ماسوا اسکو دو روپیہ یومیہ یان تفصیل لگا دیا کہ سوارو پیہ یومیہ کا نو کڑا پریشاد و دربارانہ
 بطور اس یعنی نذرانہ گرنہی مقرر کیا اور سنت رام جمدار کہا ران کو حکم دیا کہ ہر روز کڑا
 پریشاد اپنی ہاتھ سے چرایا کرے موضع مانڈو گو جرجو شرف پور لالہ ماسوا متقل شہل باغ ہر بعض
 یمن سو روپیہ کی بہاؤ بدہ سنگہ کو جاگیر عطا کی اب تک وہ بہاؤ بدہ سنگہ اس سادہ پر قابض ہے
 وہ جاگیر ابتدائی عمارت الگ نہ زمین جاری تھی مگر ۱۵۹۹ء میں ضبط ہو کر باعث اسکا بہت ہوا
 کہ کسی خیر نے سرکار میں بہاؤ فروری ۱۵۹۹ء خبر دی کہ یہ بدہ سنگہ منسودہ پروانہ کی کیا جاتا ہے
 اس پر جناب صاحب و پٹی کشن سٹراٹریٹ ایس اجرن صاحب بہاؤ ران خانہ ملاشی
 کیواسطی شریف لیکچر کاغذات مشعر پیشین گوئی برآمد ہوئی یہ بدہ سنگہ زبان پنجابی میں کب
 یعنی شاعر ہے ہمیشہ گرنہی خدائی میں مشغول رہا کہ تاہم ماسوا اس سادہ سر و راجہ ہر سنگہ کو ایک
 دہر سالہ اندرون دروازہ ذکر اسکی قبضہ میں ہے جہاں سادہ کاغذات برآمد ہوئی اس پر چند

سال کیواسطے کالی یا پانی کو وہ سہاگیا دیاں کو حاکم نے حال میں پسند کر کے حکم فرمایا دیا
جیاجیم دم تحریر وہ لاہور میں دستور قدیم محاط سجادہ ہے جاگیر واکدار ہو ہی آدمی لساں ہے
ہم سجادہ ماہر و دارہ مستی کے مقام رت کو گوستہ البساں میں متصل باع مادامی حال کہیں باغ تہ
ہی متصل اسکو سجادہ راحہ سوچیت سکے برار راحہ دیاں سکے وکلاں سکے و مہاراجہ جموں کتہ میر ہے
دیاں مہاراجہ جموں کتہ میر کی طر فسی کہہ مدوحج ہوتی ہے چاسمہ دم تحریر جو جناب مہاراجہ جٹ
والی کتہ میر تقریب ملا دست حاکم لاڈ کو درجہ راجہ در دام اقبالہ وار و لاہور ہو ہی نو جس
سای کیواسطے اس سجادہ سم سرگوار رت شریف لیکچر اور عدد مناسبہ خیر آدمی اساعت سجدہ نما
کو یہ آباد ہے اور بہ سجادہ سرور اجواہر سکے باطوار و مریت طلب عمارت رستہ کار موجود ہے
راہی جداں کہی دست میں ایک کیر مسات مشکلاں مدوح نہایت دی اختیار تھی اوسنی
روارہ مستی متصل گول سرک عرب رویہ باع بیچہ نواب علو رضا صاحب مرحوم ایک تنوالہ
بہا خناسیہ ایک موجود ہے گردنواح اسکو چار دیواری محکمہ سترکار اور سیانہ میں مندر طیلان
طلائی منتقن مصور اس میں ایک رہیں مقیم ہے چار دیواری کے اندر دالاں سجدہ ہو ہی ہیں اور سکلاں
اب مقام ہر دیواریں مقیم ہے لوگ کتہ ہیں کہ راہی مشکلاں اوس نواح میں مشہور ہے لاکہ ہار پور
یا شہر اور جوش گدراں ہے **حال نوکبہ** شہر رویہ لاہور و مرد گاہ رملو
سال کی طرف ایک باع نواب علی مرداسخان کا موجود ہے بہ وہی نواب علو مرداسخان جو مسکا
حال علیحدہ وچ کٹاٹ ایو چکا ہے اب تک مارہ درمی اس باع کو عالیشان موجود ہے اور ماسوا
کسی کسی یکجہ سراقہا ہی حتی ہر موجود میں دست سجدہ باع سرداراں سدناوالیہ کے قصبہ
اب بیاعت اسکو مالکی تمام نواح اس باع کا نوکبہ مشہور ہے جس میں حد جاہ مرر و عہدہ ملحقہ ہیں
اس نواح کا مہر دار فی الحال نہرہ میاں سی بخش کا ہے مسکا حال باغیاں پورہ کے حال
مہصل مدوح ہے اور مہر جافط بخش زبائٹ سکا کار گوار ہے حد اسکی موضع کہو بھی میراں
متر ہے باع کر یا رام دیکان دورے شاہ صاحب مقصودہ راقم اس کے سلاقہ میں ہے دہ

اسکا بنام نو لکھ پڑھ مشہور ہو کہ علی مرد اسحاق مرحوم نے اس کا طیارہ ہی پر نو لکھ روپیہ صرف کیا تھا اور بعضی
 یوں بیان کرتے ہیں کہ اس وقت آمدنی اس محال کہ نو لکھ روپیہ سالیانہ تھا والد اعلم بالصواب
خاتمہ

تحقیقات چشتی ایک عمدہ کتاب بھی نسخہ نایاب ہی جامع احوال بزرگان بنو و اہل اسلام ہے
 منظور خاطر خاص و عام ہے چاروں طرف لاہور کے جس قدر مزار پرین بزرگان سلف کو یادگار
 ہیں اون سب کو حالات آغاز سے انجام تک ابتداء سے اتمام تک فخر الشعراء شرف العلماء علیہ
 ہمہ دان نہا یہ منوشتہ خوان مولوی اہل فاضل کل معدن علم مزجج ارباب علم جامع فروع
 و اصول مجمع معقول و منقول مصدر نیکوئی و نیکو سرشتی مولوی نور احمد چشتی لاہور سے
 لی بہمال محنت و جان فشانی و غایت ترویج و سرگردانی حسب الحکم حاکم معذرت گسترہ خیال کے لکھ لکھ
 صاحب اسٹنٹ کشر کے وج فرامی اور بہت صفائی کے ساتھ ایک آئینہ جہان نثار روشن کیا
 عبارت اس کو عام فہم خاص پسند مضامین اس کو بہت بلند صلح کل کی بہ حالت ہے کہ ہر ایک مذہب
 والی کو قدر و منزلت کو رعایت ہی کہیں تشریح عمارت ہی کہیں توضیح حالات ہی کہیں اشعار ابدار
 ہیں کہیں شجرہ ہامی سلسلہ دار ہیں جو کہ آج تک کوئی کتاب جامع تشریح و حاوی تفصیل حالات
 انبات قدیمہ لاہور نہ تصنیف اور نہ مطبوع ہوئی تھی اس واسطے کہ یہ کتاب ایک مجموعہ فیض عام و فائدہ
 عام ہو کر کے مطبع کوہ نور لاہور میں مطبوع ہوئی لیکن افسوس ہزار افسوس کہ قبل از اختتام
 خود مصنف صاحب کا بمرض ہیضہ و بامی آنا فانا میں خاتمہ بالخیر ہو گیا خدا مغفرت کری اُمید کہ
 شائقین باتکیں و ناظرین ندرت آئیں جب اس کو سیر فرماویں اور نظر اٹھاویں مصنف صاحب
 کو روح کو فائزہ خیر ہو نہ چاویں اور مصنف صاحب کو تصانیف و سواہی اس تحقیقات چشتی کو اور بھی
 الموسوم بہ تحفہ چشتی و یادگار چشتی صفحہ ۲۰۲ گار پر یادگار ہیں وہ ہی نہایت عمدہ کتابیں ہضامین
 دلپسند و عبارات ارجمند ہیں عرض کہ ذات بابر کات مولوی صاحب کے ایک معنات زمانہ
 سی تھی فقط از بندہ فضل الدین صحافی لاہوری +

تاریخ اختتام از مفتی غلام سرور نیرنگی مطبوع
 محبت چہپ کر یہ تحقیقات جتنی بکاسافی شکل سمہ دارا ہے کہیں ذکر شہاں ماطر کیس
 کہیں تیج حال اولیا ہے و معاین جوئے لکھی دلچسپ و مایاں خوش عمارت حاصل ہے
 کیا ہی جویاں صلیح کل ہے یہ کہا ہر نے غصہ جو کہا ہی ہے بہر اکتاف حال اسلوب
 محبت آئینہ عالم ما ہے کہیں اشعار گوہر مار مظلوم کہیں بختوں کا نقشہ جم رہا
 ہر اک لفظ ہر اک مسی ہر اک حرف و عرص صلی علی علی علی ہے کہیں سرور نے آواز سکون تاریخ
 کہ اجا تھے جتنی سب سے ہونہ اند مولوی محمد علی برادر خور و مصنف کتاب
 سکھ ایس ماہ کہا دارد ہر سند کو مکر حریجوں مجلس و سال طعش حروبہ بدل گشت
 سدہ مطبوع سمہ مجلس ایفدا تو کوہ نور سے پہ نور چکا ہو اور دسی ہی نور او سکنا
 سرورن جیپ تاریخ اسکو بدل + بہر مصداق تحقیقات مولانا ایضاً

حوکی نصیب جتنی لی بہ تحقیق جہی دیکھی بہ سالم بہ غضب ہی
 کہیں یہی بدل ہی تھا ہاتھ تاریخ بہ تحقیقات جتنی شے محبت سے
 تاریخ دعات نصیب کتاب ارہا در تہا یں سید
 چراغ شاہ سروراری

ماگہاں حوں نور احمد جتنی بیکو شرت ست سوئی داریت و ملتاروا
 مدد حیات جو بتم سال تو ملت بدل گشت نور نور احمد سوئی دار العت
 ایضاً

6529

مولوی نور احمد جسی عماریں و ہر ردی خود ہفت
 ہاتھ بیکو شرت سوئی حمت مروت جتنی گشت
 ۱۹۶۴